سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

(جمعتہ المبارک 5، سوموار 8، منگل 9، جمعتہ المبارک 12، سوموار 15، جمعرات 18۔جون2020)

(یوم الجمع 13، یوم الاثنین 16، یوم الثلاثہ 17، یوم الجمع 20، یوم الاثنین 23، یوم الثلاثہ 26۔شوال المکرم 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : بائیسواں اجلاس

جلد22(حصہ اوّل) : شمارہ جات : 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،5۔جون2020

جلد 22 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	جناب سپیکر کا گورنر پنجاب کے اعلامیہ کے تحت پنجاب اسمبلی کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور میں منعقد کروانے کا اعلامیہ	-----------	3
3۔	ایجنڈا	-----------	5
4۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	7
5۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
6۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	16
7۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	17
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
8۔	سپیشل کمیٹی نمبر6 کی عبوری رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	17
	رپورٹ (جو زیر غور لائی گئی)		
9۔	سپیشل کمیٹی نمبر6 کی عبوری رپورٹ کو زیر غور لانا	------------	20
10۔	اسمبلی کا سپیشل کمیٹی نمبر6 کی عبوری رپورٹ پر مندرج سفارش پر متفق ہونا	------------	20
11۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	27
	قرارداد		
12۔	معزز ممبر اسمبلی محترمہ شاہین رضا اور جناب شوکت منظور چیمہ، سابق ممبر اسمبلی سردار عاطف حسین مزاری (مرحومین)، طیارہ حادثہ اور COVID-19 میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت	------------	28
	سوموار، 8۔جون2020		
	جلد 22 : شمارہ 2		
13۔	ایجنڈا	------------	45
14۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	47
15۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	48
	سوالات (محکمہ زراعت)		
16۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	51
17۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	90
18۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	116

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس		
19۔	تھانہ مناواں لاہور کی حدود میں شہری کا قتل	------------	124
20۔	جڑانوالہ کے شہری کے گھر ڈکیتی	------------	125
21۔	حجرہ شاہ مقیم میں دس سالہ بچی سے زیادتی اور قتل	------------	127
22۔	تحصیل صادق آباد کے رہائشی کا قتل	------------	129
	تحاریک التوائے کار		
23۔	ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں سیوریج کی صفائی کے لئے مشینری کی عدم دستیابی	------------	131
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
24۔	مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب 2020	------------	132
	بحث		
25۔	اورنج لائن میٹرو ٹرین اور اس کے کرایہ کے تعین پر عام بحث	------------	133
	منگل، 9۔جون 2020		
	جلد 22 : شمارہ 3		
26۔	ایجنڈا	------------	173
27۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	177
28۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	178

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
29۔	معزز ممبر اسمبلی چودھری بلال اصغر کی والدہ، معزز وزیر راجہ راشد حفیظ کی والدہ اور معزز ممبر اسمبلی جناب محمد افضل گِل کی والدہ کے لئے دعائے مغفرت -----------	179
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
30۔	قرارداد نمبر 33 اور تحاریک التوائے کار بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	180
	سوالات (محکمہ خوراک)	
31۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	181
	تحاریک التوائے کار	
32۔	تحصیل تاندلیانوالہ کے موضع 3/53 ٹکڑا دربار صلاح الدین میں بی ایچ یو کی تعمیر میں تاخیر -----------	200
33۔	فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور کے بی ڈی ایس کے طلباء سے اضافی فیس کا مطالبہ (---جاری) -----------	202
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
34۔	مسودہ قانون (ترمیم) کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2020 متعارف کروانے کی تحریک -----------	208
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
35۔	مسودہ قانون (ترمیم) کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2020 -----------	209
36۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	209

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)		
37۔	مسودہ قانون(ترمیم) کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2020	-----------	210
38۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	218
	قرارداد		
39۔	پروفیسر محمد وارث میر کی گرانقدر خدمات پر نیو کیمپس انڈر پاس کو دوبارہ ان کے نام سے منسوب کرنا	-----------	219
	قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)		
40۔	حلقہ پی پی۔185 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا مطالبہ	-----------	225
41۔	ماؤں کے عالمی دن کے حوالے سے خواتین کو صحت، خوراک اور تعلیمی سہولیات کی فراہمی کا مطالبہ	-----------	226
42۔	وفاقی حکومت کی جانب سے دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا	-----------	228
43۔	ہسپتالوں اور قرنطینہ سنٹرز میں کام کرنے والے عملہ کو تمام حفاظتی ضروری سامان فراہم کرنے کا مطالبہ	-----------	230
44۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	236
	قرارداد		
45۔	شام میں شدت پسندوں کا اسلام کی انتہائی محترم شخصیات کی قبور، اجساد کی بے حرمتی پر احتجاج اور جواب طلبی	-----------	237
46۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	242

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قرارداد		
47۔	1984 میں بھارتی فوج کا سکھوں کے مقدس مقامات پر حملہ کرنے، سکھ یاتریوں کو شہید کرنے کی پُرزور مذمت اور اقلیتوں پر مظالم بند کرنے کا مطالبہ	-----------	243
48۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	244
	قرارداد		
49۔	جنۃ البقیع میں حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا باقاعدہ روضہ مبارک بنانے کے اقدامات کا مطالبہ	-----------	245
	پوائنٹ آف آرڈر		
50۔	پیف کے حوالے سے ایوان کی کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ	-----------	247
	جمعۃ المبارک،12۔جون2020		
	جلد 22 : شمارہ 4		
51۔	ایجنڈا	-----------	251
52۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	255
53۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	256
	حلف		
54۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	-----------	257
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
55۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	257
56۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	293
57۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	330

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
58۔	لاہور میں پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب شدہ 1700 کیمروں کے خراب ہونے کا انکشاف -----------	350
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
59۔	صحت پر عام بحث -----------	354
	سوموار،15۔جون2020	
	جلد 22 : شمارہ 5	
60۔	سالانہ بجٹ برائے سال21-2020پیش کرنے کے لئے تاریخ اور وقت کے تعین کا اعلامیہ -----------	403
61۔	ضمنی بجٹ برائے سال20-2019پیش کرنے کے لئے تاریخ اور وقت کے تعین کا اعلامیہ -----------	403
62۔	ایجنڈا -----------	405
63۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	407
64۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	408
	سرکاری کارروائی	
65۔	سالانہ بجٹ برائے سال21-2020پر وزیر خزانہ کی تقریر -----------	409
66۔	سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال21-2020کا پیش کیا جانا -----------	429
67۔	ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال20-2019کا پیش کیا جانا -----------	430

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
68۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2020	-----------	430
	ترامیم کا ایوان کی میز پر رکھا جانا		
69۔	قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعات 5 اور 76 کے تحت دوسرے شیڈول اور قواعد میں ترامیم	-----------	430
	جمعرات، 18۔جون 2020		
	جلد 22 : شمارہ 6		
70۔	ایجنڈا	-----------	435
71۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	437
72۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	438
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
73۔	سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث	-----------	439
74۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(59)/2020/2253. Dated: 29th May, 2020. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 5th June 2020 at 03:00 PM** in the Provincial Assembly Chambers Lahore or at such other place as may be specified by Speaker Provincial Assembly of the Punjab."

Dated: Lahore, the
28th May, 2020

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

جناب سپیکر کا گورنر پنجاب کے اعلامیہ کے تحت پنجاب اسمبلی کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور میں منعقد کروانے کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(59)/2020/2254. Dated: 29th May, 2020. The following order made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is published for general information:

"WHEREAS, the Governor of the Punjab, vide his order dated May 28, 2020, has been pleased to summon the 22nd Session of Provincial Assembly of the Punjab to commence from June 5, 2020 at 3:00 pm.

AND WHEREAS, vide the same order, the Governor of the Punjab has been pleased to hold the said Session in the Provincial Assembly of the Punjab Chambers or at such other place as may be specified by me, i.e. the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab.

AND WHEREAS, owing to the current situation of COVID-19 Pandemic, it is almost impossible to maintain physical distancing in the current Assembly Chamber.

NOW THEREFORE, pursuant to the above-mentioned order of the Governor of the Punjab and in exercise of the powers vesting in me under rule 235 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and all other provisions enabling me in this behalf, **I, PARVEZ ELAHI,** Speaker, Provincial Assembly of the Punjab**,** hereby declare the Crystal and Royal Grand Halls of the Hotel Faletti's Lahore as "Chamber" within the meaning of rule 2(1)(f) of the said Rules for the purpose of holding Session of the Assembly till further orders.

PARVEZ ELAHI
SPEAKER"

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5-جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) عام بحث

اورنج لائن میٹروٹرین اور اس کے کرایہ کے تعین پر بحث

ایک وزیر اورنج لائن میٹروٹرین اور اس کے کرایہ کے تعین پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1-	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی-258
2-	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی-29
3-	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی-296
4-	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو-331

کابینہ

1-	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر، وزیر خوراک
2-	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3-	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
4-	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

8

5۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات / کالونیز
6۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
7۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
8۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
9۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
10۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
11۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
12۔	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات
13۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
14۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
15۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات ونار کو ٹکس کنٹرول
16۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
17۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
18۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
19۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
20۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری
21۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
22۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
23۔	ملک اسد علی	:	وزیر جنگلی حیات وماہی پروری

9

24۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
25۔ سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
26۔ سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
27۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
28۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30۔ جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
31۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
32۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
33۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
34۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
35۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
37۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

11

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	:	مال
3-	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10-	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
12-	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13-	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14-	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف ومذہبی امور
15-	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16-	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17-	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18-	جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

12

19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات
36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

13

قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

جناب محمد شان گل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 5-جون 2020

(یوم الجمع، 13-شوال المکرم 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جو کہ اسمبلی چیمبرز قرار دیا گیا) میں شام 4 بج کر 24 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ
بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَىْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

سورۃ البقرۃ آیات 153 تا 156

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (153) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں لیکن تم کو شعور نہیں (154) اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمھاری آزمائش کریں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت سنا دو (155) کہ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (156)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتا ہوں
الٰہی تو ہم سب کو محفوظ رکھنا
بیماریوں کو سدا دُور رکھنا
بیماریاں سب کو گھیرے ہوئے ہیں
بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں
نبی سیدالانبیاء کے برابر
نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
محمدؐ کا ثانی محمدؐ کا ہمسر
نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
اگر ہے تو اک ذات اللہ کی ہے
جو ذات محمدؐ سے اعلیٰ ہے ورنہ
محمدؐ سے اعلیٰ محمدؐ سے بڑھ کر
نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
جسے حق نے بُلوایا عرشِ اولیٰ پر
ہوا فضل حق سے وہ مہمانِ داور
خُدا کی خُدائی میں ایسا پیغمبر
نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
نبی خاتم الانبیاء کے برابر
نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں گے۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
3. سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے پی پی-296
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

شکریہ

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: سب سے پہلے ہم جناب عمار یاسر کی پیش کردہ قرارداد جس پر جناب محمد بشارت راجہ کی سربراہی میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 تشکیل دی گئی تھی جس کو پورے ہاؤس نے adopt بھی کیا تھا اُس کی رپورٹ میاں شفیع محمد ہاؤس میں lay کریں گے۔

سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی عبوری رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I lay the interim report of Special Committee No. 6.

MR SPEAKER: The interim report of Special Committee No. 6 has been laid.

یہ جو رپورٹ ابھی پیش کی گئی ہے اس کے اوپر حزب اختلاف اور باقی معزز ممبران سے بھی میری بات ہوئی تھی کہ اس رپورٹ کا اصل مقصد یہ تھا کہ خاتم النبیین حضور پاک ﷺ کی ذات اقدس کے حوالے سے خاص طور پر قادیانیوں کا جب issue آیا تھا تو اس حوالے سے سارے ہاؤس نے متفقہ قرارداد کے تحت یہ فیصلہ کیا تھا اور ابھی آپ کا کام ادھورا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی کی گئی تھی کہ مارکیٹ میں تین کتابیں ایسی آئی ہیں جن میں ایک کتاب "The First Muslim" اور دوسری کتاب "A Short History of Islam" اور تیسری کتاب "After the Prophet" ہے جن میں ہمارے آقائے کریم محمد رسول اللہ ﷺ اور اُمت کی عظیم ماں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ ؓ جن کی پاکیزگی کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دی اُس کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنیؓ اور شیر خدا حضرت سید علیؓ کے بارے میں اس کتاب کے اندر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ نہ صرف قابل مذمت ہے، قابل افسوس ہے بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے لمحۂ فکریہ والی بات ہے کہ پاکستان جس کا وجود ہی اس لئے ہوا کہ ہمارا ایک ہی نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

تو ایسے ملک کے اندر یہ کتابیں کیسے پہنچیں، کیسے پرنٹ ہوئیں اور مارکیٹ میں کیسے پھر رہی ہیں؟ لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں ایک قدم آگے بڑھ کر ان کتابوں کو فوری طور پر ban کرنے کے حوالے سے اور اُس وقت کمیٹی کو بھی یہ کہا گیا تھا لیکن آج اس حوالے سے پورا ایوان اور حزب اختلاف سے بھی میری بات ہوئی ہے تو آج ہم یہ قرارداد متفقہ طور پر لے کر آئے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہاں پر پتا نہیں ایجوکیشن منسٹر صاحب بیٹھے ہیں یا نہیں لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسی طرح ایک اور کتاب بھی لکھی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ Jesus Christ کی birthday منانا ٹھیک نہیں ہے۔ چونکہ ہمارے لئے بھی آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں اور اُن کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ ان سے پہلے according to Islam اور

قرآن پاک اور نبی کریم ﷺ نے بھی خود یہ گواہی دی ہے۔ البتہ ان کے منسٹر نے خود فرمایا ہے کہ کرسمس منانا بھی غیر آئینی اور غیر قانونی ہے تو اس کو ختم کیا جائے لہٰذا میری humble submission ہو گی کہ جس طرح کے اقدام انہوں نے شروع کئے ہیں یہ نہ کئے جائیں کیونکہ اِن کے لئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بڑا مشکل ہو جائے گا۔ بہت شکریہ

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔ اس وقت چاروں اطراف سے قادیانیوں نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی حرمت پر حملے کئے ہوئے ہیں اور چاروں اطراف سے ان کے ذمہ داران ایوان اقتدار میں بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ مختلف اوقات میں کبھی کتابیں لکھ کر تو کبھی پمفلٹ چھاپ کر نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور کبھی خاکے بناتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج اس ایوان میں موجود مسلمان اور اقلیتی ساتھی جو نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں میں اُن سب سے آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے ایوان سے یہ پیغام ان قادیانی طاقتوں کو جانا چاہئے جو قیامِ پاکستان کے بھی خلاف تھے، آج اسلام کے خلاف ہیں اور پاکستان کے وجود کے بھی خلاف ہیں۔ اس وقت پاکستان میں جو افراتفری پھیلائی ہوئی ہے اور پاکستان میں لادینیت کے جھنڈے گاڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے ان میں قادیانی سب سے آگے ہیں۔ آج اُن پر پابندی لگانی چاہئے۔

رپورٹ

(جوزیر غور لائی گئی)

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ میاں محمد شفیع! آپ تحریک پیش کریں۔

سپیشل کمیٹی نمبر6 کی عبوری رپورٹ کو زیر غور لانا

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

That the Interim Report of Special Committee No. 6, be taken into consideration at once.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That the Interim Report of Special Committee No. 6, be taken into consideration at once.

The question and the question is:

That the Interim Report of Special Committee No. 6, be taken into consideration at once.

(Motion is carried unanimously)

MR SPEAKER: Mian Shafi Muhammad may move the next motion.

اسمبلی کا سپیشل کمیٹی نمبر6 کی عبوری رپورٹ پر مندرج سفارش پر متفق ہونا

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

That the Assembly may agree with the recommendations of the Special Committee No. 6, as contained in the said Interim Report.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That the Assembly may agree with the recommendations of the Special Committee No. 6, as contained in the said Interim Report.

The question and the question is:

That the Assembly may agree with the recommendations of the Special Committee No. 6, as contained in the said Interim Report.

(Motion is carried unanimously)

MR SPEAKER: Since the Assembly has adopted the Interim report. Therefore, this House orders that the Government must implement it and forthwith ban the books titled (1) The First Muslim, (2) After the Prophet and (3) Short History of Islam and forfeit all their copies from the market. A report to this effect must be submitted in this House within a period of one week.

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال(جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! میں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال(جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ایک اہم نکتے کی طرف اقدام اُٹھایا۔ اس معاملے پر یہاں قرارداد پیش ہوئی جس پر سب لوگ متفق ہیں کیونکہ یہ دین اور ایمان کا حصہ ہے۔

جناب سپیکر! نبی کریم ﷺ سے محبت ہماری روح کا حصہ ہے اور آج آپ نے یہ ثابت بھی کیا ہے کہ آپ نے پنجاب اسمبلی کے ہاؤس کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ اقدام اٹھایا ہے۔ باہر تمام لوگ بھی آپ سے توقع کئے بیٹھے تھے اس لئے آپ نے تمام کتابوں کو remove کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر آپ کی توجہ دلوانا چاہوں گا کہ بہت اہم اور حساس مسئلہ یہ ہے کہ 7- ستمبر 1974 کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر ختم نبوت کے منکرین قادیانیوں کو کافر قرار دیا تھا۔ یہ آج کی بات نہیں بلکہ 1984 کو حکومتِ پاکستان نے خاص طور سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ سے جو فیصلہ آیا اس میں ظہیر الدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718 میں یہ قرار

دیا گیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں، یہ اسلامی شعار کا نام کسی بھی صورت میں استعمال کر سکتے ہیں اور نہ ہی یہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کا نام استعمال کرتے ہوئے تبلیغ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح جب یہ فیصلہ آیا تو قادیانیوں نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تب سپریم کورٹ نے پی ایل ڈی 2019 تفصیلی فیصلہ جاری کیا جس میں یہ ثابت کیا گیا کہ قادیانی مرتد اور غیر مسلم ہیں۔ اسی فیصلے میں سپریم کورٹ نے یہ بتایا کہ نادرا کی طرف سے ابھی تک پورے پاکستان کے اندر اگر ٹوٹل بائیس کروڑ آبادی ہے تو اس میں ایک فیصد سے بھی کم قادیانی رجسٹرڈ ہیں لیکن بد قسمتی سے پنجاب اسمبلی ہو یا قومی اسمبلی ان تمام سیٹوں پر قادیانی طبقہ بُراجمان ہے جو وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں لہٰذا میری آپ سے تمام ہاؤس کی طرف سے اسمبلی کے floor پر گزارش ہے کہ main points پر جہاں قادیانی بیٹھے ہیں ان کو فوری طور پر remove کیا جائے تاکہ جو ہمارے اسلام اور دین میں غلطیاں کتاب یا قرارداد میں شامل کر کے غلطیاں کرتے ہیں اُن سے بچا جا سکے۔

جناب سپیکر! میری آخر میں گزارش ہے کہ میرے حلقے میں دو جگہ پر قادیانی بہت تیزی سے غلط اقدامات کر رہے ہیں لہٰذا میں چاہوں گا کہ جناب محمد بشارت راجہ سے مل کر اُن کے اقدامات کو روکا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ ہماری نہایت ہی قابل احترام ممبر اسمبلی محترمہ شاہین رضا، (ن) لیگ کے ممبر اسمبلی جناب شوکت منظور چیمہ کی وفات ہوئی ہے اور اس کے علاوہ حادثے میں بھی لوگ وفات پائے ہیں جس کے حوالے سے میری وزیر قانون اور اپوزیشن سے بھی بات ہوئی ہے کہ اس پر متفقہ قرارداد لے آئیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! راجن پور سے ہمارے سابقہ ممبر اسمبلی سردار عاطف حسین مزاری بھی فوت ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، سابقہ ممبر اسمبلی سردار عاطف حسین مزاری اور سب کے لئے اکٹھی قرارداد لے آئیں۔ جناب محمد بشارت راجہ! کورونا کی وجہ سے ڈاکٹرز اور نرسز بھی شہید ہوئی ہیں اُن کو بھی شامل کر لیں تاکہ سب کے لئے اکٹھی دعائے مغفرت ہو جائے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا اس بات پر شکر گزار ہوں کہ جب یہ اہم مسئلہ اٹھا تو سیاسی اطراف سے statements آئیں تو سب سے پہلی statement آپ کی آئی اور آپ نے ہی ہاؤس کے اندر اس مسئلے کو اٹھایا اور کمیٹی بنائی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اس پر خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں کیونکہ جس طرح میں نے پچھلے اجلاس میں بھی کہا تھا کہ یہ ہمارے ایمان کا جُز ہے اور ختم نبوت پر جو ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان کہلانے کا لائق ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اگر ایک آدھی بات ہوتی تو اُس کو غلطی مانا جاتا لیکن یہاں پر تو ایک ایجنڈا چل رہا ہے چاہے وہ کرسمس کے حوالے سے کرسچئین کمیونٹی کی بات ہو، چاہے عوام میں اس طرح کے شکوک و شبہات پیدا کرنے کی بات ہو اور چاہے ختم نبوت کے حوالے سے ہو۔

جناب سپیکر! میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ پہلے جب اس طرح کا کام ہوتا تھا تو فوری طور پر جو لوگ اس قسم کی سازش کرتے تھے ان کے خلاف کارروائی ہوتی تھی، انہیں معطل کیا جاتا تھا اور انکوائری کمیٹی بنتی تھی لیکن یہاں پر کوئی کمیٹی نہیں بنی۔ اگر آج آپ نے اور اس اسمبلی نے اس issue کو نہ اٹھایا ہوتا تو جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہے وہ تو خاموشی کی نیند سویا ہوا ہے اور ایسے لگتا ہے کہ جیسے ایجنڈے کے اوپر چل رہا ہے جس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ اس حوالے سے اس اسمبلی میں آج جو کمیٹی بنی اور کمیٹی کے اوپر جس طرح آپ نے lead کیا ہے تو اس پر ہم آپ کو appreciate کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے دو points اور بھی ہیں کہ ہم جو سیاستدان لوگ ہیں ہمیشہ تیار رہتے ہیں کہ ہمارا احتساب ہو۔ ہم ہمیشہ اس بات کے اوپر کھڑے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی wrong doing ہے تو ہم اس کے اوپر عوام کو جوابدہ ہیں لیکن جب آپ selected احتساب شروع کر

دیں، جب میاں محمد شہباز شریف کو چار ماہ سے زیادہ عرصہ آپ نے جیل میں رکھا اور آپ نے ان سے ساری انکوائریاں کیں جس میں assets beyond means کے بھی سوال پوچھے اور اس سوالنامے کا جواب بھی دے دیا گیا تو میرا آج اس ہاؤس میں آپ کے توسط سے ان "تمام" سے یہ سوال ہے کہ کیا وجہ ہے کہ میاں محمد شہباز شریف جو "کورونا" کے خلاف جنگ لڑنے پاکستان آئے، میاں محمد شہباز شریف اور مسلم لیگ(ن) جس نے کھڑے ہو کر یہاں ہمیشہ آئین اور جمہوریت کی بالادستی کی بات کی۔ جب پتا چل گیا تھا، یہ تو اداروں کو لڑانے کی کوشش ہے۔

جناب سپیکر! ہائی کورٹ کے اندر پٹیشن فائل کی اور نیب انہیں گرفتار کرنے پہنچ گئی جبکہ ہائی کورٹ نے اگلے دن، میں آپ کے توسط سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 2۔جون2020 کو میاں محمد شہباز شریف کو بلایا گیا کہ آکر جواب دیں اور 28۔مئی2020 کو ان کی گرفتاری کا arrest warrant issue کر دیا تو اس سے زیادہ بد دیانتی نہیں ہو سکتی۔ نیب کی یہی بد دیانتی ہمیں آپ کے کیس میں بھی نظر آئی جب نوٹس دیا گیا اور یہی بد دیانتی ہمیں جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے کیس میں بھی نظر آرہی ہے۔ یہی بد دیانتی ہمیں تمام اپوزیشن کے لوگ، جن کے خلاف کچھ نہیں ہے، نظر آرہی ہے تو ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا پھر شکریہ ادا کروں گا کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اوپر آپ نے ہاؤس کی کمیٹی بنائی، اس کا اجلاس کروایا اور وزیر قانون کو آپ نے پابند کیا۔

جناب سپیکر! میں نے جب بار بار سوال کیا تو آپ نے وزیر قانون سے کہا کہ ٹائم دیں لیکن اس ٹائم کے اوپر وزیر قانون کو ایجوکیشن منسٹر صاحب نے آنے سے انکار کر دیا تو یہ ہاؤس کمیٹی کی value ہے۔

جناب سپیکر! میری اس حوالے سے آپ سے گزارش ہے کہ آپ باقاعدہ ایک کمیٹی notify کریں جو اس issue کو دیکھے کیونکہ پورے پنجاب میں اس issue کی وجہ سے تعلیم کا معیار گرتا جا رہا ہے، لاکھوں لوگ بے روزگار ہو رہے ہیں اور بچوں کا مستقبل داؤ پر لگا ہے۔ آپ نے خود اس issue کو take up کیا تھا۔ آپ نے ان لوگوں سے ملاقات کی تھی، آپ نے اس چیز کا نوٹس لیا تھا اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس حوالے سے ہاؤس کی کمیٹی کو notify کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے ناموس رسالت ﷺ کے حوالے سے عرض کروں گا کہ یہ ہم سب کے ایمان کا حصہ ہے لیکن آئے دن اس پر سوالات اُٹھتے ہیں تو ہم سب اس کی مذمت بھی کرتے ہیں اور احتجاج بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت non-issues کو چھیڑا جاتا ہے تاکہ issues سے توجہ ہٹے۔ قادیانیت کا مسئلہ ہو، اقلیتوں کا مسئلہ ہو، non Muslims کا مسئلہ ہو تو وہ ہمارے آئین میں، بلکہ میں یہاں پر شہید ذوالفقار علی بھٹو کا نام لینا ضروری سمجھوں گا کہ انہوں نے اس مسئلے کو seventies میں حل کر دیا تھا لیکن اب بھی ملک جب کسی اہم موڑ سے گزر رہا ہوتا ہے تو اس وقت پھر ہمارے ایمان کو چیک کرنے کے لئے اس قسم کے testers لگائے جاتے ہیں تو میں چاہوں گا کہ اسے مستقل بنیادوں پر ختم ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے اجازت اس لئے چاہی تھی کہ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ آج کل جو حالات ہمارے حلقوں کے اندر زراعت کے حوالے سے ہو یا اس وبا کے حوالے سے ہو یا اگر کسی جگہ پر حکومت کی کوئی نااہلی کے حوالے سے ہو تو وہ انتہائی تشویشناک ہیں۔ اگر آپ ہمارے حلقوں میں جا کر دیکھیں تو آپ کو احساس ہو گا، آپ کے حکومتی حلقے ہیں شاید وہاں پر حالات بہتر ہوں لیکن حکومت کی طرف سے اپنی نااہلی اور نالائقی چھپانے کے لئے گندم کا بروقت sowing season میں سپورٹ پرائس کا اعلان نہ کرنا اور کاشتکار کو facilitate کرنے کے بروقت اقدامات نہ کئے گئے جس سے مڈل مین promote ہوئے اور بھرپور فائدہ اٹھایا۔

جناب سپیکر! میں نے اسی ہاؤس کے اندر آپ کی توجہ اس وقت بھی دلوائی تھی کہ کاشتکار کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور ہمیں -/1300 روپے فی من گندم وارا نہیں کھاتی۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے میرے تمام کاشتکار بھائی میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ اگر 50 من فی ایکڑ اوسط نکلے تو -/1300 روپے من میں ہمارے خرچے پورے نہیں ہوتے جس کی وجہ سے کاشتکار نے گندم کاشت کرنا چھوڑ دی اور وہ دوسری فصلوں کی طرف چلا گیا۔ کسی نے مکئی کاشت کی، کسی نے گنا

کاشت کیا، کوئی watermelon کاشت کرنے لگ پڑا اور ہم گندم کے حوالے سے نیچے سے نیچے چلے جاتے رہے۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ 2008 کی اسمبلی نے جب وفاقی حکومت پیپلز پارٹی کی تھی تو ہم نے گندم کی سپورٹ پرائس بڑھا کر اس ملک سے گندم کا بحران ختم کیا تھا۔ آپ کو یہ بھی یاد ہو گا کہ جب (ق) لیگ کی حکومت 2007 میں ختم ہوئی تھی تو اس وقت اس ملک میں گندم کا بھی قحط تھا، اس ملک کے اندر بجلی کا بھی قحط تھا اور اس ملک کے اندر چینی کا بھی قحط تھا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے کسان کو facilitate کیا، کسان کو خوشحال کیا اور ایک سال کے اندر ہم گندم ایکسپورٹ کرنے کی پوزیشن میں آ گئے۔ ہم نے چینی کی import بھی روک دی اور ہماری چینی کی ضروریات بھی ملک میں ہی پوری ہو گئیں۔ آج پھر وہی حالات ہیں، آج پھر کاشتکار کا خون ہو رہا ہے اور آج پھر کاشتکار کے منہ سے نوالے چھینے جا رہے ہیں جس کی میں یہاں مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہمارے حلقوں کے اندر تحصیلدار اور پٹواریوں نے چادر اور چاردیواری کے تقدس کو پامال کیا ہے، لوگوں کے گھروں سے ان کے "بھڑولوں" سے وہ دانے نکال کر لے گئے جو انہوں نے اپنے کھانے کے لئے سال بھر کے لئے رکھے تھے لیکن مڈل مین کی تجوریاں اور گودام بھرے جا رہے ہیں۔ اکتوبر 2019 میں گندم کیوں ایکسپورٹ ہوئی، پھر کیوں واپس import ہوئی؟ اگر وہی پیسا پنجاب کے کاشتکار کو دیا جاتا اور پنجاب کے کاشتکار کو سبسڈی دی جاتی تو میں سمجھتا ہوں کہ آج ہم گندم میں خود کفیل ہوتے۔ اس issue پر general discussion کے لئے ٹائم رکھیں۔۔۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ابھی فوتیدگی کے حوالے سے جو قرارداد ہے اسے پیش کر لیں کیونکہ گندم کے حوالے سے انشاءاللہ پورا دن رکھیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جو لوگ ذمہ دار ہیں انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ بے چارے ایک صوبائی وزیر کی چھٹی کروا دینے سے حالات ٹھیک نہیں ہوں گے۔ "ایہہ کھوہ صاف کرنا پینا اے"۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ابھی ایک متفقہ قرارداد کے حوالے سے وزیر قانون نے بھی آپ سے بات کی ہے۔ وزیر قانون پہلے رولز معطل کرنے کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وفات پانے والے ممبران صوبائی اسمبلی، پی آئی اے طیارہ کے حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں اور COVID-19 کے نتیجہ میں وفات پانے والے ڈاکٹرز اور دیگر شہریوں کے لئے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وفات پانے والے ممبران صوبائی اسمبلی، پی آئی اے طیارہ کے حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں اور COVID-19 کے نتیجہ میں وفات پانے والے ڈاکٹرز اور دیگر شہریوں کے لئے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وفات پانے والے ممبران صوبائی اسمبلی، پی آئی اے طیارہ کے حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں اور COVID-19 کے نتیجہ میں وفات پانے والے ڈاکٹرز اور دیگر شہریوں کے لئے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ قرارداد پیش کریں۔

معزز ممبر اسمبلی محترمہ شاہین رضا اور جناب شوکت منظور چیمہ، سابق ممبر اسمبلی سردار عاطف حسین مزاری (مرحومین)، طیارہ حادثہ اور COVID-19 میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان محترمہ شاہین رضا ممبر پنجاب اسمبلی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ان کی وفات سے یہ ایوان ایک مخلص اور محنتی ممبر سے محروم ہو گیا ہے۔ وہ ایک محب وطن سیاستدان تھیں جو اصول کی سیاست، جمہوری اقدار اور خدمت پر یقین رکھتی تھیں۔ مرحومہ پاکستان تحریک انصاف کی پرانی اور متحرک ممبر تھیں۔ وہ ایوان کی کارروائی میں بہت دلچسپی لیتی تھیں۔

یہ ایوان مرحومہ کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور ان کی کمی کو محسوس کیا جائے گا۔ یہ ایوان دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

یہ معزز ایوان موجودہ اسمبلی کے ممبر جناب شوکت منظور چیمہ اور سابق ایم پی اے سردار عاطف حسین مزاری کی وفات پر بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم شوکت منظور چیمہ کا تعلق گوجرانوالہ سے تھا وہ مسلسل تیسری بار اس اسمبلی کے ممبر بنے تھے۔ انہوں نے بطور چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی بھی خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم سردار عاطف حسین

مزاری کا تعلق راجن پور سے تھا اور وہ دو مرتبہ پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور بطور پارلیمانی سیکرٹری بھی خدمات سرانجام دیں۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مزید برآں یہ ایوان 22۔مئی 2020 کو لاہور سے کراچی جانے والے پی آئی اے کے طیارے کے المناک سانحہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔اس سانحہ میں 100 کے قریب مسافر اور عملے کے افراد شہید ہو گئے۔

یہ ایوان اس سانحہ میں شریک ہونے والے افراد کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اس المناک سانحہ میں پنجاب حکومت کے ہر دلعزیز سیکرٹری ایم پی ڈی ڈی، خالد شیر دل خان بھی شہید ہو گئے۔

یہ ایوان ان کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

مزید برآں یہ ایوان COVID-19 کے سلسلے میں وفات پانے والے ڈاکٹرز اور دیگر عملہ جو کہ فرنٹ لائن پر کام کر رہے ہیں جس میں پولیس اور پیرامیڈکس بھی شامل تھیں ان تمام کو بھی خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان محترمہ شاہین رضا ممبر پنجاب اسمبلی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ان کی وفات سے یہ ایوان ایک مخلص اور محنتی ممبر سے محروم ہو گیا ہے۔وہ ایک محب وطن سیاستدان تھیں جو اصول کی سیاست، جمہوری اقدار اور خدمت پر یقین رکھتی تھیں۔ مرحومہ پاکستان تحریک انصاف کی پرانی اور متحرک ممبر تھیں۔وہ ایوان کی کارروائی میں بہت دلچسپی لیتی تھیں۔

یہ ایوان مرحومہ کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور ان کی کمی کو محسوس کیا جائے گا۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

یہ معزز ایوان موجودہ اسمبلی کے ممبر جناب شوکت منظور چیمہ اور سابق ایم پی اے سردار عاطف حسین مزاری کی وفات پر بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم شوکت منظور چیمہ کا تعلق گوجرانوالہ سے تھا وہ مسلسل تیسری بار اس اسمبلی کے ممبر بنے تھے۔ انہوں نے بطور چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی بھی خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم سردار عاطف حسین مزاری کا تعلق راجن پور سے تھا اور وہ دو مرتبہ پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور بطور پارلیمانی سیکرٹری بھی خدمات سرانجام دیں۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مزید برآں یہ ایوان 22۔ مئی 2020 کو لاہور سے کراچی جانے والے پی آئی اے کے طیارے کے المناک سانحہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس سانحہ میں 100 کے قریب مسافر اور عملے کے افراد شہید ہوگئے۔ یہ ایوان اس سانحہ میں شریک ہونے والے افراد کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اس المناک سانحہ میں پنجاب حکومت کے ہر دلعزیز سیکرٹری ایم پی ڈی ڈی، خالد شیر دل خان بھی شہید ہوگئے۔

یہ ایوان ان کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

مزید برآں یہ ایوانCOVID-19 کے سلسلے میں وفات پانے والے ڈاکٹرزاور دیگر عملہ جو کہ فرنٹ لائن پر کام کر رہے ہیں جس میں پولیس اور پیرامیڈکس بھی شامل تھیں ان تمام کو بھی خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان محترمہ شاہین رضا ممبر پنجاب اسمبلی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ان کی وفات سے یہ ایوان ایک مخلص اور محنتی ممبر سے محروم ہو گیا ہے۔ وہ ایک محب وطن سیاستدان تھیں جو اصول کی سیاست، جمہوری اقدار اور خدمت پر یقین رکھتی تھیں۔ مرحومہ پاکستان تحریک انصاف کی پرانی اور متحرک ممبر تھیں۔ وہ ایوان کی کارروائی میں بہت دلچسپی لیتی تھیں۔

یہ ایوان مرحومہ کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور ان کی کمی کو محسوس کیا جائے گا۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

یہ معزز ایوان موجودہ اسمبلی کے ممبر جناب شوکت منظور چیمہ اور سابق ایم پی اے سردار عاطف حسین مزاری کی وفات پر بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم شوکت منظور چیمہ کا تعلق گوجرانوالہ سے تھا وہ مسلسل تیسری بار اس اسمبلی کے ممبر بنے تھے۔ انہوں نے بطور چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی بھی خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم سردار عاطف حسین مزاری کا تعلق راجن پور سے تھا اور وہ دو مرتبہ پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور بطور پارلیمانی سیکرٹری بھی خدمات سرانجام دیں۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مزید برآں یہ ایوان 22۔ مئی 2020 کو لاہور سے کراچی جانے والے پی آئی اے کے طیارے کے المناک سانحہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس سانحہ میں 100 کے قریب مسافر اور عملے کے افراد شہید ہوگئے۔ یہ ایوان اس سانحہ میں شریک ہونے والے افراد کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اس المناک سانحہ میں پنجاب حکومت کے ہر دلعزیز سیکرٹری ایم پی ڈی ڈی، خالد شیر دل خان بھی شہید ہوگئے۔

یہ ایوان ان کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

مزید برآں یہ ایوانCOVID-19 کے سلسلے میں وفات پانے والے ڈاکٹرز اور دیگر عملہ جو کہ فرنٹ لائن پر کام کر رہے ہیں جس میں پولیس اور پیرامیڈکس بھی شامل تھیں ان تمام کو بھی خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میں سب سے پہلے اپوزیشن لیڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس سلسلہ میں بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں شروع کروں گا اسinitiativeسے جو آپ نے پچھلے اجلاس سے ہمیں دیا تھا۔ قادیانیت کے حوالے سے اور آج جو تین کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے تو سورۃ الکھف میں پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قرآن مجید کی قسم یہ پیغمبر محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ ہم سب کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہے جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کے

ساتھ ساتھ نبی پاک ﷺ کی ذات پر ایمان نہ لائیں کہ وہ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں اور میرے فرشتے نبی ﷺ کی ذات پر درود بھیجتے ہیں۔ ہم اللہ کے گھر جاتے ہیں اور مسجد نبوی میں جاتے ہیں وہاں ریاض الجنۃ میں ایک آیت تحریر ہے کہ اے ایمان والو اپنی آوازوں کو میرے نبی کی آواز سے پست رکھو ایسا نہ ہو کہ تمہارے سارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔ یہ ادب کا مقام ہے۔

جناب سپیکر! میں اس موقع پر آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ سابقہ اجلاس میں جس طرح قادیانیوں کے حوالے سے ایک قرارداد ہم سب نے مشترکہ طور پر منظور کی اور آج ان کتابوں کے حوالے سے قرارداد بھی منظور کی۔

جناب سپیکر! میں ایک بات ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح میں نے کہا کہ اس معاملے کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کرتا لیکن جس طرح ابھی میرے معزز ممبر نے کہا کہ اس کمیٹی کے اجلاس میں مشترکہ قرارداد کی جو ایک روح تھی اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا تو اس بارے میں بھی آپ ضرور اس بات کا جائزہ لیں کہ ایسا کیوں ہوا؟ ایسا ہونا نہیں چاہئے تھا۔ اگر اسمبلی ایک مشترکہ قرارداد منظور کرتی ہے اور اس کی روح پر من وعن عمل نہیں ہوتا تو پھر یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس کو یقینی بنائیں اور اس بات کا بھی جائزہ لیا جائے کہ ایسا کیوں نہیں ہوا؟

جناب سپیکر! آج بڑے دُکھی دل سے یہ بات کرتا ہوں کہ جو یہ کورونا شروع ہوا تھا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں interrupt کر رہا ہوں لیکن معزز لیڈر آف دی اپوزیشن بات کر رہے ہیں اس قرارداد کی جو کتابوں اور قابل اعتراض مواد کے سلسلے میں منظور ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا کہ اس میں نہ تو عملدرآمد کے حوالے سے کوئی ایسی بات ہے، اس پر من وعن عملدرآمد کیا گیا اور اس پر کسی کو کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔ ہمارے معزز ممبر نے جو بات کی تھی وہ PEF کے متعلق تھی وہ اس قرارداد کے متعلق نہیں تھی۔ میں اس لئے واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تاثر نہیں جانا چاہئے کہ ناموس رسالتؐ کے متعلق کوئی فیصلہ ہوا اور اس پر عملدرآمد میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! ٹھیک ہے اس پر عملدرآمد تو ہو گیا تھا اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف! یہ تین کتابیں ایسی ہیں جو مارکیٹ میں ہیں سمجھ نہیں آرہا ہے کہ یہ کتابیں کس کی اجازت سے آئی ہیں۔ اگر وہ کتابیں آپ دیکھیں تو رونگھٹے کھڑے ہو جائیں۔ یہ اتنی بڑی زیادتی ہو رہی تھی اور ہم سب خاموش تھے۔ جب ہمارے سامنے اس کا ذکر آیا تو ہم نے ایک ہفتے کا ٹائم دیا ہے کہ ان کو ہمیشہ کے لئے ban کیا جائے، انہیں مارکیٹ سے اٹھایا جائے forfeit کیا جائے۔ اس پر عملدرآمد کے حوالے سے جناب محمد بشارت راجہ نے کہا کہ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر یہ سارا کچھ ہو جائے گا۔ جی، قائد حزب اختلاف! اب آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو آپ نے ایک ہفتے کا ٹائم دیا ہے اس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہئے اور میں وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے تصحیح کی۔ ایک ہفتے میں تو کارروائی ہو جائے گی لیکن آپ وزیر قانون کو یہ بھی ہدایت کریں کہ اس چیز کا بھی جائزہ لیا جائے کہ یہ کتابیں مارکیٹ میں کیسے آئیں اور اس کے کون ذمہ دار ہیں؟ ان کے خلاف سخت ترین کارروائی کر کے اس ایوان کو مطلع بھی کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ کورونا چند لوگوں سے شروع ہوا تھا اور آج ہم اپنے دوست ملک چین سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ میں اس پر آپ کی اجازت سے انشاء اللہ تفصیلی گفتگو کروں گا۔ آج ہمارے قومی اسمبلی کے ممبران، صوبائی اسمبلی کے ممبران، ہمارے فرنٹ لائن جو warriors ہیں، ڈاکٹرز ہیں، پیرامیڈکس اور نرسز ہیں، روزانہ خیبر پختونخوا میں، پنجاب میں، مختلف اضلاع میں اور سندھ میں اس موذی وبا کا شکار ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے اِس طرف بیٹھے ہوئے معزز ممبران اور اُس طرف کے معزز ممبران کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ایک دن میں ڈاکٹر کا انٹرویو اخبار میں پڑھ رہا تھا کہ ان کا جوان اُنیس سال کا بیٹا کورونا سے وفات پا گیا ہے اور انہوں نے کہا کہ میرے husband کو کورونا ہے اور ہم نے اس کو کورونا کے SOPs کے مطابق اس کی تدفین کی اور آج تک ہم اپنے خاوند سے اپنے جوان بیٹے کی وفات پر اس طرح رنج کا اظہار نہیں کر سکے کیونکہ وہ بھی quarantine میں ہے تو یہ کوئی اشرافیہ کی بیماری نہیں ہے، اشرافیہ کے کہنے پر لاک ڈاؤن ہوتا ہے اور نہ اشرافیہ کے کہنے پر لاک ڈاؤن کھلتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کو کہا ہے کہ آج میرا دل بہت رنجیدہ ہے اور میں مجبور ہوں، آج جو لوگ فوت ہو گئے ہیں ان کے بارے میں بات کر کے مختصر کروں گا لیکن آج دیکھیں جو سخت ترین فیصلہ ہمیں اوائل میں کرنا چاہئے تھا جب بیماری آ رہی تھی وہ دو ہفتے یا تین ہفتے کا لاک ڈاؤن تھا شاید یہ بیماری آج جنگل کی آگ کی طرح اس ملک میں نہ پھیلتی۔ زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن اللہ تعالیٰ بھی کہتا ہے کہ پہلے اپنا بندوبست کرو پھر مجھ سے مدد مانگو۔

جناب سپیکر! میں اخبار میں یہ بھی پڑھ رہا تھا کہ کچھ لوگوں نے طنزیہ جملے کہے کہ یہ اسمبلی کا اجلاس ورچوئل بلا لیتے یا جگہ تبدیل کرنے کی کیا ضرورت تھی اور اتنا کرایہ بھی ہے۔ یہ سوچ کسی کی ہو، ادھر سے یا اُدھر سے ہو قابل افسوس ہے۔ یہ 12 کروڑ آبادی کا صوبہ ہے، پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور یہاں پر جو چار لوگ فوت ہو گئے تو آج بھی ہم انسانی جان کو پیسیوں کی تکڑی میں تول رہے ہیں یہ بڑا افسوسناک واقعہ ہے اور میری دعا ہے کہ تمام ماہرین کے اندازے غلط ہوں جو ہمارے مایہ ناز ڈاکٹرز ہیں ان کے اندازے غلط ہوں کہ اس کا انفیکشن ریٹ کہیں پر دو فیصد ہے، کہیں پر 14 فیصد تک پہنچ گیا ہے اور اس صوبے کی سرکاری رپورٹ کہہ رہی ہے کہ کوئی 7 لاکھ لوگ affected ہیں۔ یہ کب تک وبا ہمارے ساتھ چلے گی، کتنے ڈاکٹرز شہید ہوں گے اور کتنے لوگ لقمہ اجل بنیں گے؟ اس کی debate میں جائیں گے تو آپ کو معلوم ہے اور نہ ہی مجھے معلوم ہے بلکہ اس رب کو معلوم ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر نمائندگان اس دوران آئیں گے اور وہ اس بارے میں اظہار خیال کریں گے، کوئی consensus بن جائے اس ملک میں یہ وبا جو ہمارے لوگوں کو مار رہی ہے ہم کوئی اس کا ٹھوس لائحہ عمل اختیار کر لیں تو یہی وہ فورم ہے اگر اس

پر طنز کرنا ہے کہ آپ اس اجلاس پر اتنا خرچہ کر رہے ہیں تو یہ بڑا قابل افسوس ہے۔ ہمیں اپنی سوچ کو بدلنا پڑے گا۔ جس طرح ہم کہہ رہے ہیں کہ یہ کورونا جب سے آیا ہے تو ہمیں اپنی زندگی کا لائف سٹائل پورا بدلنا پڑے گا، اس طرح اگر اس سے لڑنا ہے یا اس سے بچنا ہے، لڑنا نہیں بلکہ بچنا ہے تو اپنی سوچ کے زاویے بدلنے پڑیں گے۔ ہمارے اپنے ساتھی جناب شوکت منظور چیمہ جو ایک بہترین سیاسی ورکر تھے، محترمہ شاہین رضا انتقال کر گئی، سردار عاطف حسین مزاری اور سندھ سے جو ممبر اسمبلی اور وزیر تھے غلام مرتضیٰ اور اس کے ساتھ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ جو پی آئی اے کا اندوہناک واقعہ ہوا ان کو بھی اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ جانے والے چلے جاتے ہیں لیکن جو پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے بچے، ان کی بیویاں، ان کی مائیں اور ان کے والد وہ روز جیتے ہیں اور روز مرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس وبا سے محفوظ رکھے اور میں ضروری سمجھوں گا کہ جس طرح یہ ڈاکٹرز ہمارے ہیروز ہیں، نرسز ہیروز ہیں اور پیرامیڈکس ہیروز ہیں اسی طرح وہ ہمارے خالد شیر دل بڑے اچھے بیوروکریٹ تھے وہ بھی فوت ہو گئے۔

جناب سپیکر! میں نے اخبار میں پڑھا کہ آپ ان کے گھر فاتحہ خوانی کے لئے گئے یہ بہت اچھی بات ہے ان کے والد شیر دل بھی ایک بہترین پاکستانی بھی تھے اور ایک بہت honest بیوروکریٹ بھی تھے تو ہم سب کو اس وقت ایک اتحاد کی ضرورت ہے اور آج بھی تمام تر باتوں کے باوجود کیونکہ میں آج صرف اسی موضوع پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر! میں آج بھی اس ملک اور قوم کی خاطر اس وبا سے اور جو ٹڈی دل نے پورے پاکستان میں فصلوں میں ایک تباہی مچائی ہے، World Health Organization کی رپورٹ ہے کہ ہماری 25 فیصد فصل تباہ ہو جائے گی اگر بروقت اقدام نہ کیا گیا تو اس پر کسی وقت بات کریں گے لیکن آج میری گفتگو کا موضوع یہی ہے کہ جو اللہ کو پیارے ہو گئے۔

جناب سپیکر! میں ان سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کے لئے دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے اور یہ جو وبا نے سر اٹھا لیا ہے اور کنٹرول سے باہر ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم من حیث القوم اس کا مقابلہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے جو اس وبا کا شکار ہیں اور وینٹی لیٹر پر زندگی موت کی جنگ لڑ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت یاب کرے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان اور آپ کو بھی جو SOPs پر آپ نے عمل کرایا ہے اس پر بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں چاہے وہ کوئی ٹھیلے والا ہے، چاہے وہ کوئی ممبر اسمبلی ہے سب کی جانیں قیمتی ہیں اس بات کو باور کرنا ہوگا اور جانوں کو اور زندگی کو پیسوں کی تکڑی میں نہیں تولنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: راہ حق پارٹی سے جناب محمد معاویہ بات کریں گے۔ جناب محمد معاویہ کو مائیک دیں۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے کورونا کے ان حالات میں جب پورے ملک میں ایک مایوسی کا ماحول تھا اجلاس بلایا اور آپ کی آواز پر پورے پنجاب سے یہ لوگ جب لبیک کہتے ہوئے یہاں پر آئے تو ان کو مختلف ٹی وی چینل سے یہ خبریں موصول ہوچکی تھیں کہ لاہور کے اندر ممکنہ طور پر کورونا کیسز پانچ سے چھ لاکھ ہوسکتے ہیں اس کے باوجود جب آپ نے ان لوگوں کو لاہور میں بلایا تو موت کو سامنے منہ کھولا ہوا دیکھنے کے باوجود پورے صوبے سے جو لوگ یہاں پر آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی موجودگی میں اس نظام کی پختگی پر یہ مہر لگ چکی ہوئی ہے کہ سامنے موت نظر بھی آرہی ہو اس کے باوجود یہ عوامی نمائندے عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے جمہوریت کی بالادستی پر یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا جو آپ نے آج ہاؤس کے اندر اتفاق رائے سے طے ہوجانے والی ایک انتہائی اہم چیز کی طرف توجہ دلائی جس پر ہمارے بھائی وزیر حافظ عمار یاسر نے کام کیا، ہمارے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ نے کام کیا وہ تقریباً تین کے قریب کتابیں جن کے اندر صحابہ کرام، اہل بیت عظام کے حوالے سے اور بالخصوص ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حوالے سے نازیبہ تحریر درج تھی مجھے اس بات کی خوشی ہے اور پورے پنجاب کے نمائندے اس بات سے متفق ہیں کہ ایسے شر پسند عناصر کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے لیکن میں تھوڑی سی آپ کے حوالے سے جو ماضی کی کچھ چیزیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میرے والد مولانا اعظم طارق شہیدؒ اور علامہ عبدالستار نیازی اس وقت ہوتے تھے اور مولانا عبدالستار نیازی کے دور میں اس وقت وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف تھے اور وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف تھے اس دور میں وہ تمام

کتابوں کو زیر بحث لایا گیا جن کے اندر ناموس رسالت،ناموس صحابہ اور ناموس اہل بیت کے حوالے سے گستاخانہ تحریریں موجود تھیں اُس وقت کے وزیر اعلیٰ اُس وقت کے وزیر اعظم نے جب اُن تحریروں کو دیکھا اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ کلمہ طیبہ کے نام پر بننے والے ملک کے اندر کیوں کر یہ کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔وہ کتابیں ہمسایہ ملک سے بھی آئیں تھیں لیکن اُن کتابوں کو لکھنے والے بعض مصنفین کا تعلق سر زمین لاہور سے بھی تھا اُن کتابوں کو لکھنے والوں میں سے بیشتر کا تعلق پاکستان سے تھا۔

جناب سپیکر! میں افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ ہزاروں کی تعداد میں وہ گستاخانہ لٹریچر جب زیر بحث لایا گیا اُن میں سے سینکڑوں کتابوں پر پابندی لگی لیکن دُکھ افسوس کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے اُن کتابوں کے اوپر پابندی لگنے کے بعد اُن کتابوں کے مصنفین کو گرفتار نہیں کیا گیا اور اس طرح کی گستاخی کرنے والے لوگوں کے خلاف کوئی ایسا موثر قانون نہ بنایا گیا جس کے تحت اُن کو کٹہرے میں لا کر کھڑا کیا جاتا اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا اعظم طارق کی شہادت کے بعد آج تقریباً بیس سال کا عرصہ گزرنے کے بعد ہم دوبارہ پھر اس پورے ہاؤس کو اس پر فکر مند کئے بیٹھے ہیں۔ آخر ان کا حل کیا ہو سکتا ہے، آخر ان گستاخانہ مواد کے پیچھے کون سے لوگ ہیں تو میری آپ کے توسط سے صرف ایک درخواست ہے جن لوگوں نے میرے نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں اور اُم المومنین ماں عائشہ صدیقہ ؓ کی شان میں، حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی شان میں گستاخی کی ہے اگر ہم ان کے خلاف سخت قانون بنائیں تو یقیناً یہ باقیوں کے لئے نشان عبرت بنیں گے۔اُس کے علاوہ اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کو مختصر سی سزا سے گزار کر ہم اس پر قابو پا لیں تو شاید ممکن نہ ہو۔میرے پاس پچاس سے زیادہ ایف آئی آرز ہیں جو میں آپ کے سامنے عنقریب اجلاس میں پیش کروں گا جن ایف آئی آرز کے اندر فیس بک کے اندر صحابہ اکرام،اہل بیت کی بد ترین گستاخی کی گئی اور بد ترین گستاخی کے باوجود نا صرف یہ کہ وہ لوگ چند دن جیل میں رہنے کے بعد باہر آ گئے بلکہ جب ہم پولیس سے ملتے ہیں تو پولیس یہ کہتی ہے کہ ہمارے پاس قانونی طور پر ان کو جکڑنے کے لئے اتنی کمزور دفعات ہیں کہ اگر اُن کو گرفتار کر لیا جائے تو وہ لوگ گرفتاری سے پہلے ہی ضمانت کروا کر باہر آ جاتے ہیں۔اس سے زیادہ دُکھ اور افسوس کی اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ جہاں پر چھوٹی چھوٹی لڑائیوں میں، چھوٹے چھوٹے محلے کی سطح پر ہونے والے واقعات کے اندر تو کئی کئی دن تک

دوسرے بندے کی ضمانت نہ ہو اور کئی کئی دن تک اُس کی فیملی کے لوگ ملاقات نہ کر سکیں لیکن اسی ملک کے اندر جب کوئی صحابہ اکرامؓ، اہل بیتؑ کے بارے میں تحریر میں، فیس بک میں اور سوشل میڈیا میں گستاخی کرتا ہے اُس بندے کو گرفتار ہونے سے پہلے ہی رہائی کا پروانہ جاری کر دیا جاتا ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارا قانون کمزور ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ درخواست کروں گا ہمارے منسٹر حافظ عمار نے جو کاوش کی ہم اس کے ساتھ ہیں۔ اگر گستاخی کرنے والے لوگوں کے خلاف مضبوط اور مؤثر قانون سازی کریں تو شاید قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کی شفاعت پانے کے لئے ہمارے لئے یہ کافی ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! آخری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں جب میرے نبی ﷺ مدینہ منورہ میں گئے، مدینہ منورہ میں نبی ﷺ پہنچے حضور ﷺ کی میزبانی کرنے کی برکت سے انصار مدینہ کی فصلوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت عطا کر دی۔ حضور ﷺ کی میزبانی کرنے کی برکت سے اُس سال اُن کا اناج، غلہ، اُن کی کھجوروں میں اللہ تعالیٰ نے کئی گنا اضافہ کر دیا۔ آج ٹڈی دل کا مسئلہ ہے، آج کورونا کا مسئلہ ہے آج بے موسی بارشوں کا مسئلہ ہے ہمیں چائنا سے سیکھنا چاہئے، ہمیں باقی ترقی یافتہ ممالک سے سیکھنا چاہئے لیکن بحیثیت مسلمان میرا دین یہ کہتا ہے اگر آج اس کورونا کے ماحول میں، آج اس ٹڈی دل کے ماحول میں، ہم صرف اپنے نبی کے ساتھ وفا کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں، ہم صرف انصار مدینہ کے طرح اپنے نبی کو دل و جان سے welcome کرنے کے لئے تیار ہو جائیں، ہمارے ٹڈی دل کے مسئلے بھی حل ہو سکتے ہیں ہماری بے موسی بارشیں اور کورونا جیسی آفات کا حل بھی ہو سکتا ہے اگر محمد کریم ﷺ سے ہم نے وفا نہ کی تو پھر جو لوگ غیر مسلم ہیں اُن کے لئے اللہ کا اُصول اور ہے جو مسلمان ہیں اُن کے لئے اللہ کا اصول اور ہے۔ ہمیں سب سے پہلے اپنے نبی ﷺ سے وفا کرنی چاہئے وہیں سے سارے راستے نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت جزائے خیر دے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ بخاری! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو مائیک دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: Sorry میں نے آپ کو کہہ دیا۔ معاف کرنا میں نے عظمیٰ کاردار کی بجائے عظمیٰ بخاری کہہ دیا۔ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار! آپ بات کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج مجھے بڑا دُکھ اور تکلیف ہوئی ہم ساروں کی جو عقیدیت ہیں، ہمارا جو ایمان ہے پاکستان میں جو تمام مسلمان بستے ہیں اُن پر جب شک کیا جائے اور خاص طور پر جب آپ حکومت کو کہیں کہ حکومت ایک ایجنڈے پر ہے تو یہ ایک بہت افسوسناک بات ہے۔ آپ اُس حکومت کی بات کر رہے ہیں جس کے وزیراعظم نے اقوام متحدہ کے floor پر کھڑے ہو کر گستاخانہ خاکوں کے متعلق پوری دُنیا کو کہا تھا کہ کس طرح ہمارے لوگوں کے جذبات کو آپ مجروح کرتے ہیں اور کس طرح انہوں نے اس کے خلاف آواز اُٹھائی تھی۔ آج رانا مشہود کہتے ہیں کہ لگتا ہے کہ ایجنڈے پر یہ تین کتابیں آئیں۔

جناب سپیکر آپ قرارداد لائے اور جناب محمد معاویہ نے بتا دیا کہ بیس سال پہلے کیا ہوا اور انہوں نے اس کا کوئی ایکشن نہیں لیا کسی کو سزا نہیں ہوئی لاہور میں جو رہنے والے کچھ مصنفین نے وہ گستاخانہ مواد مارکیٹ میں لکھا ان کی حکومتیں تھیں انہوں نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ آج جب آپ نے ایکشن لیا ہماری حکومت نے ایکشن لیا تو ان کو افسوس ہے۔ رانا مشہود احمد خان ایجنڈے کی بات کر رہے ہیں دو منٹ انہوں نے بات کتابوں کی کی ہے اُس کے بعد انہوں نے میاں محمد شہباز شریف کے متعلق باتیں شروع کریں تو ان کا اصل ایجنڈا تو میاں محمد شہباز شریف کا تھا۔ کورونا کی یہ لوگ بات کرتے ہیں سب کو پتا ہے یہ کتنی مہلک بیماری ہے، پوری قوم کتنی مشکلات میں ہے اور پوری قوم اس کے خلاف جنگ لڑ رہی ہے اور نیب میں جب حاضر ہونے کا ٹائم آتا ہے تو انہوں نے کس طرح اپنے پارٹی کے ممبران کو خطرات میں ڈالا وہاں نیب کے دفتر کے باہر ایک دوسرے کے ساتھ جم غفیر کیا۔ ہم تمام نے ٹی وی سکرین پر دیکھا کیا یہ احتیاطی تدابیر ہیں جس کو سکھانے کے لئے ان کے لیڈر لندن سے جہاز میں تو بیٹھ کر آ گئے لیکن اُس کے بعد تین مہینے یہ کمپیوٹر کے پیچھے بیٹھے رہے اور اب یہ قوم کو باہر نکال رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ان کے بقول کورونا اور نیب اکٹھے نہیں چل سکتے، کبھی معیشت اور نیب اکٹھے نہیں چل سکتے، کبھی accountability اور نیب اکٹھے نہیں چل سکتے، کبھی حکومت اور accountability اکٹھے نہیں چل سکتے تو میں آپ کے توسط سے، اس ایوان کے توسط سے ان سے گزارش کرتی ہوں کہ خدارا آئیں اور حکومت کی مدد کریں، ہمیں solutions دیں، ہمارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلیں کیونکہ یہ وبا ہے، پوری دُنیا اس کے ساتھ جنگ لڑ رہی ہے، خدارا یہ point scoring کا ٹائم نہیں ہے کسی ایجنڈے کا ٹائم نہیں ہے ہمیں ایک قوم بن کر آگے چلنے کا وقت ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے جو معزز ممبران کورونا سے شہید ہوئے محترمہ شاہین رضا ہیں، جناب شوکت منظور چیمہ اور سردار عاطف حسین مزاری وفات پا گئے ہیں اور جو کورونا سے ڈاکٹرز، ہیلتھ ورکرز، نرسز اور جو دیگر مسلمان فوت ہوئے اور اُن شہداء کے لئے جو جہاز کے سانحہ میں شہید ہوئے ہیں اُن کے لئے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کروادی جائے۔

جناب سپیکر: جی، دُعا کروائی جائے۔

(اس مرحلہ پر تمام مرحومین کے لئے دُعا مغفرت کروائی گئی۔)

جناب سپیکر: اب آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 8-جون 2020 کو دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،8-جون2020

(یوم الاثنین،16-شوال المکرم1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 2

45

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ8۔جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) عام بحث

اورنج لائن میٹروٹرین اور اس کے کرایہ کے تعین پر بحث

ایک وزیر اورنج لائن میٹروٹرین اور اس کے کرایہ کے تعین پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

47

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

سوموار،8۔جون2020

(یوم الاثنین،16۔شوال المکرم 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 42 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝٣
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝٤ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝٥
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝٧
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝٨ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١

سورۃ الضحیٰ آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم(1) اور رات کی تاریکی کی قسم جب وہ چھا جائے(2) اے نبی ﷺ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑ دیا اور نہ تم سے ناراض ہی ہوا(3) اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہے(4) اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے(5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی بے شک دی(6) اور تمہیں رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا(7) اور اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا(8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا(9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا(10) اور اپنے پروردگار کی نعمت یعنی وحی کا بیان کرتے رہنا(11)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رحمتِ دو جہاں حامئِ بے کساں شافعِ اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
رہبر رہبراں سرورِ سروراں تاجِ دار شہاں وہ کہاں میں کہاں
اُن کی خوشبوُ سے مہکے چمن در چمن
تذکرے آپ ﷺ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی تاروں کی روشنی
اُن کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
ملک، خوش نوا، دل رُبا، دل کُشا، مجتبیٰ، مصطفٰے، راہنما، پیشوا
جملہ محبوبیاں اَن گنت خُوبیاں، ہو سکیں نہ بیاں، وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طورِ سینا بنا، اُن کے قدموں سے یثرب مدینہ بنا
وہ بُلائیں مجھے، یاد آئیں مجھے، تو اُڑ کے پہنچوں وہاں، وہ کہاں میں کہاں

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں بڑےheavy heartاور انتہائی دُکھ درد کے ساتھ ایک بات کرنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں آپ بھی دو دفعہ اس پر رولنگ دے چکے ہیں۔ میں نے دو دفعہ اسمبلی اجلاس کے دوران آپ سےhumble submissionکی تھی کہ پروفیسر وارث میر کا نامbridgeسے مٹا دیا گیا جو غلط ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے معزز وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سے فرمایا کہ اس کا کیا مسئلہ ہے اور اس کو کیوں ہٹایا گیا ہے لہٰذا اس نام کو دوبارہ لگوائیں۔I have the copy of your that verdict and ruling.میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے لیکن آج بات اس سے بڑھ گئی کہ حکومت کے ایک وزیر جناب فیاض الحسن چوہان جن کی میرے پاس ٹیپ ریکارڈنگ بھی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے چند دن پہلے اپنے گھر سے بڑی دھواں دار پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر وارث میر غدارِ وطن تھے اور انہوں نے حسینہ واجد سے بنگلہ دیش جا کر ایوارڈ وصول کئے۔

جناب سپیکر! میں ان کی اس کم علمی، لاعلمی بلکہ جہالت پر پریشان ہوں کہ حسینہ واجد 1996 میں وزیراعظم بنی تھیں اور جناب پروفیسر وارث میر کا 9 سال پہلے انتقال ہو چکا تھا۔ پروفیسر وارث میر اور فیض احمد فیض جیسے لوگ ایسے ہیں جو ہمارے اثاثہ ہیں۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ انہوں نے آمریت کے خلاف جدوجہد کی تھی بلکہ مال روڈ پر انہوں نے، چودھری اعتزاز احسن اور بیگم بشریٰ اعتزاز نے پولیس سے مار بھی کھائی لیکن پروفیسر وارث میر کے بارے میں یہ کہنا سراسر غلط ہے۔ آگے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ ہماری گورنمنٹ ان سے خوش نہیں تھی اس لئے ہم نے ان کا نامchangeکر دیا ہے۔

جناب سپیکر! حامد میر پر جس طرح مرضی تنقید کریں کیونکہ وہ ایک صحافی ہیں اور کسی کو اُن سے اختلاف یا اتفاق ہو سکتا ہے لیکن اس طرح کے متنازع بیان دینا جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ بالکل غلط بات ہے۔ جناب فیاض الحسن چوہان نے اس طرح کی بات کر کے پروفیسر وارث میر کو غداری کا سرٹیفکیٹ تھما دیا ہے حالانکہ وہ پاکستان کا اثاثہ ہیں جن کا بہت بڑا نام ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ چونکہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور ہم آپ کی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے respect کرتے ہیں تو اس حوالے سے رولنگ دیں۔

جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا کہ اس کے پیچھے کیا ہے؟ انہوں نے جناب عثمان احمد خان بُزدار کا نام لیا ہے حالانکہ جناب عثمان احمد خان بزدار کو کیا پتا کہ پروفیسر وارث میر کون ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بات کا ازالہ ہونا چاہئے اور ہم اس کے لئے عدالت بھی جائیں گے۔ وزراء کو چاہئے کہ وہ کم از کم اپنی زبان کو ضرور سنبھالیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ میری بات سنیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پروفیسر وارث میر نہایت ہی قابل احترام اور بڑے بے باک قسم کے صحافی تھے جو بہت اچھا لکھتے بھی تھے۔

میں خود ان کے جنازے پر گیا تھا۔ اس میں کوئی شک والی بات نہیں کہ اُن کی بہت خدمات ہیں۔ جب سے وہ پیدا ہوئے تب سے وہ ایک سچے پاکستانی تھے اور اپنی وفات تک محب وطن رہے اسی لئے اُن کو ایوارڈ دیا گیا۔

میری جناب محمد بشارت راجہ سے یہ گزارش ہوگی کہ اگر یہ بات کہی گئی ہے تو اسے آپ دیکھیں لہٰذا کل متفقہ طور پر ایک قرارداد لے آئیں اور ہم پروفیسر وارث میر کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! 4-جون کو اقبال پارک میں غبارے بیچنے والے بچے کو کسی امیر زادے کے کتوں نے کاٹ کاٹ کر زخمی کر دیا تھا جو ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے فوت ہو گیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں پھر اس پر بات کرتے ہیں۔ آپ ایسا کریں کہ آج تحریک التوائے کار جمع کروا دیں تو ہم کل یا پرسوں take up کر لیتے ہیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں نے تحریک التوائے کار جمع کروا دی ہے لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس کو out of turn take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جلدی take up کر لیں گے۔ جناب محمد بشارت راجہ! آپ نے اس حوالے سے help کرنی ہے کیونکہ یہ نہایت ہی افسوسناک خبر ہے۔ آپ جناب محمد بشارت راجہ کو document دے دیں تو وہ بھی دیکھ لیں گے۔

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں صرف یہی کہنا چاہ رہا ہوں کہ میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پھر بھی اپنے سوال کا نمبر پڑھیں کیونکہ کارروائی پوری کرنی پڑتی ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 1529 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان پنجاب سیڈ کارپوریشن کے قیام کے اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*1529: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے قیام کے مقاصد اور عملدرآمد پر تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

(ب) کون کون سے اور کس کس فصل کے نئے بیجوں کی ورائٹی سال18-2017 میں متعارف کرائی گئی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن محکمہ زراعت کا ایک نیم خود مختار ذیلی ادارہ ہے جو کہ پی ایس سی ایکٹ کے تحت 1976 میں قائم ہوا۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے مختلف اضلاع میں اپنے سیڈ پروسیسنگ پلانٹس لگائے جو کہ ساہیوال، خانیوال، رحیم یار خان اور پپلاں میں موجود ہیں۔ ادارہ مختلف اقسام کی فصلوں مثلاً گندم، کپاس، چاول، تیلدار اجناس اور چارہ جات کے معیاری بیج تیار کرتا ہے اور انتہائی ارزاں نرخوں پر تصدیق شدہ بیج کسانوں اور زمینداروں کو فراہم کرتا ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے رحیم یار خان سنٹر نے سال18-2017 میں گندم کا1,14,677 من، کاٹن8,525 من اور چاول کا بیج 6,162 من فروخت کیا۔

(ب) اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ نئے بیجوں کو دریافت کرنا تحقیقی اداروں کا کام ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن نئے بیجوں کی دریافت نہیں کرتا۔ سال18-2017 میں ریسرچ ونگ کے تحت اداروں نے دی گئی اقسام متعارف کروائی ہیں۔

نمبر شمار	فصل / پھل	نام اقسام	تعداد
1۔	گندم	بارانی17، فخر بھکر اور اناج2017	03
2۔	کپاس	آر ایچ662، آر ایچ668 اور ایف ایچ152	03
3۔	کینولہ	سُپر کینولہ	01
4۔	تِل	تِل18	01
5۔	السی	روشنی	01

6-	مونگ	پی آر آئی مونگ2018اور ازری مونگ2018	02
7-	چنا	چنا 2018	01
8-	برسیم	لائلپور ریٹ	01
9-	کھیرا	کھیرا الوکل	01
10-	کریلا	اسود17	01
11-	ترشاوہ پھل	سی آر آئی مسمی، پنجاب ٹروکو، سی آر آئی بلڈ مالٹا، پاک شیمبر اور آری کھٹی	05
		میزان	20

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں اپنے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر1574 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2677جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر2326 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان محکمہ زراعت کے
شعبہ زرعی انجینئرنگ کے آفیسر سٹاف اور بلڈوزر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2326: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر کون ہے اس کا سٹاف کتنا اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب) اس دفتر کے پاس کون کون سے آلات / بلڈوزرز ہیں اور ان میں کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں نیز کیا یہ ضلع رحیم یار خان کی عوام کے لئے کافی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع کے کسانوں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید بلڈوزرز اور زرعی آلات و مشینری دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر عمر درازا (نائب زرعی انجینئر) ہے اور ضلع میں تعینات سٹاف پچاس افراد پر مشتمل ہے جن کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) (نائب زرعی انجینئر فیلڈ اینڈ ورکشاپ خان پور ضلع رحیم یارخان کے پاس کل 17 بلڈوزرز ہیں۔ ان میں سے پندرہ بلڈوزرز چالو حالت میں ہیں اور دو بلڈوزرز خراب ہیں۔ خراب بلڈوزرز ناقابل مرمت ہیں جن کی مرمت کے اخراجات گورنمنٹ کے مفاد میں نہ ہیں۔ اگرچہ کہ تمام بلڈوزرز بہت پرانے ہو چکے ہیں اور اپنی نارمل لائف دو سے تین مرتبہ پوری کر چکے ہیں لیکن ضلع کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

(ج) سال 20-2019 میں ایک ترقیاتی منصوبہ Horizontal Land Development in South Punjab منظوری کے مراحل میں ہیں جس کے تحت 34 نئے بلڈوزرز خریدے جا رہے ہیں جو کہ صوبہ بھر میں بلڈوزروں کی کمی کو پورا کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: کیا پوری کتاب ای مکا آئے او؟ (نعرہ ہائے تحسین)

اگلا سوال نمبر 2678 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2682 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 3258 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل
کو کمپیوٹرائزڈ اور سی سی ٹی وی کے ذریعے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3258: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی منڈیوں میں ہول سیل مارکیٹنگ میں نیلامی کے ریکارڈ کے لئے سخت نگرانی کے لئے کمپیوٹرائزڈ نظام تشکیل دیا گیا ہے؟

(ب) کیا اس کی نگرانی سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے مانیٹرنگ کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کی نگرانی کے لئے سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے ایک نظام تشکیل دے رہا ہے جس کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی معاونت حاصل کی گئی ہے۔ ابتدائی طور پر یہ نظام لاہور کی دو منڈیوں (راوی لنک روڈ اور کاچھا) میں نصب کیا جائے گا۔

(ب) محکمہ زراعت نے ایک سو سے زائد منڈیوں میں سی سی ٹی وی کیمرے لگا دیئے ہیں جس سے منڈیوں کی لوکل مانیٹرنگ کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میرا جز (ب) کے حوالے سے منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ منڈیوں میں CCTV کیمرے نصب کرنے کا منصوبہ تھا انہوں نے کب شروع کیا اور ان کیمروں سے کیا بہتری ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ہم منڈیوں کے حوالے سےPAMRA کے نام سے ایک ایکٹ لے کر آئے جس کو ہم نے اسمبلی سے منظور کروایا تھا اور یہ مارکیٹنگ کی ریگولیٹری اتھارٹی ہے۔ منڈیوں میں نگرانی کرنے کا مقصد ہے تاکہ منڈیوں کوmodernize کریں، کسانوں کو ان کی فصلوں کا اچھا معاوضہ ملے اور مڈل مین کو درمیان سے آؤٹ کریں۔

جناب سپیکر! اس جدید نظام کے اندرCCTV کیمروں کا بھی پلان ہے اور ابھی ہم نے 100 منڈیوں میں کیمرے نصب کئے ہیں۔ فی الحال متعلقہ منڈیوں میںmanual ہی نگرانی ہو رہی ہے لیکن اس کو ہمdigitize کر رہے ہیں اور ہم ایک جگہ پر تمام منڈیوں کا ریکارڈ اکٹھا کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) کے حوالے سے ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں۔ محکمہ زراعت زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کی نگرانی کے لئےCCTV کیمروں کی مدد سے ایک نظام تشکیل دے رہا ہے اس کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی معاونت حاصل کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے اس کیtimeline بتائی جائے کہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی مدد سے یہ سسٹم کب تک آجائے گا اور دوسرا بتایا جائے کہ اس سسٹم کا محکمے نے کیا نام رکھا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ ہمارا پراجیکٹADP میںsubmit ہو گیا ہے اور اب اس کی منظوری کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اس کو آگے لے کر چلیں گے۔Basically digitize کر رہے ہیں کہ ایک جگہ پر بیٹھ کر سارا ریکارڈmaintain کریں تو یہ کمپیوٹر سسٹم ہی ہے جس کو ہم آگے لے کر چلیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!منسٹر صاحب کو اس پراجیکٹ کے بارے میں پوری طرح سے آگاہی نہیں ہے کیونکہ جب یہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کوreferہو گیا تو اس کا مطلب ہے کہ یہ کسی پراجیکٹ میں بھی تھا، یہADPمیں بھی آیا ہو گا،اس کے فنڈز بھیreleaseہوئے ہوں گے اور تب یہ اس مرحلے تک آیا ہے لیکن مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ وزیر موصوف ہمیں کیا بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!اس پراجیکٹ کی باقاعدہ ہمیں حتمی تاریخ بتائی جائے کہ یہ سسٹم کبin placeہو جائے گا چونکہ یہ پراجیکٹ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے پاس چلا گیا ہے اور وہاں سے کب تک واپس ان کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف آئے گا کیونکہ مجھے اندازہ ہے کہ پاکستان کی بیوروکریسی کس طرح سے وزراء کو کھیل کھلاتی ہے۔

جناب سپیکر!میں نے ساتھ چھوٹا سا سوال پوچھا کہ اس کا نام بتائیں جس کا ایک مقصد ہے کہ میں اپنے علم اور اندازے کے مطابق کہہ لوں کہ یہ بڑی دیر تکin place نہیں ہو گا۔اس کا ابھی تک کوئی نام نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر!میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وزیر موصوف کو اس بارے میں کچھ پتا نہیں ہے اور وہ صرف لفٹ رائٹ اب کر رہے ہیں ۔ یہ کسstageپر ہے، آپ کے محکمہ کی طرف سے ٹیکنالوجی بورڈ کو گیا ہے تو کیا آپ نے کبھی ان سے بریفنگ لی ہے اور ٹیکنالوجی بورڈ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو کب یہ سسٹم واپس دے رہا ہے تو مجھے اس کیtimelineبتائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر!جناب سمیع اللہ خان اس پراجیکٹ سے زیادہ ہی پریشان ہیں۔ ہمارے ہاں ابE-Systemہو رہے ہیں جن میں تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہوتا ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ ابھی ہم نے یہ پراجیکٹsubmitکیا ہے اور جب یہ پاس ہو جائے گا تو اس کی ساری تفصیل آپ کو دے دیں گے کیونکہ ابھی یہimplementنہیں ہوا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ درست ہے، یہ درست ہے اور درست ہے کہ میں پریشان ہوں لیکن افسوس ہے اور افسوس ہے کہ اس صورتحال پر اس حکومت کے وزراء پریشان نہیں ہیں مگر ساری قوم پریشان ہے لیکن انہیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔ یہ انہوں نے درست کہا کہ "ہمیں پریشانی ہے۔"

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اب بات اگر بڑھ ہی گئی ہے تو یہ بتائیں کہ اس پراجیکٹ کی cost کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! انہیں اگر اس پراجیکٹ کی cost کی طلب ہے تو یہ نیا سوال جمع کروادیں جس کی میں انہیں ساری detail دے دوں گا کیونکہ ابھی تو انہوں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ نیا سسٹم کیا introduce ہو رہا ہے جس کے متعلق ہم نے بتا دیا ہے۔ جب یہ اگلا سوال کریں گے تو اس کا ہم جواب دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ پنجاب ٹیکنالوجی بورڈ کو refer ہو چکا ہے۔ میری یہ بات ٹیکنیکل ہے یا ان کو سمجھ نہیں ہے یا یہ سمجھنا نہیں چاہ رہے۔

جناب سپیکر! یہ refer ہو چکا ہے اس لئے اس کا بجٹ مجھے بتایا جائے۔ اب timeline بتانے کے لئے یہ تیار نہیں ہیں، یہ کہانیاں نہ سنائیں اور نہ ہی یہ اس پراجیکٹ کی timeline بتانے کے لئے تیار ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! چلیں، اس طرح کرتے ہیں کہ اس سوال کو pending کر لیتے ہیں اور جب آئندہ اس محکمہ کی باری آئے گی تو اس وقت دوبارہ اسے take up کریں گے۔ منسٹر صاحب! اسے نوٹ کر لیں کیونکہ آپ کے محکمہ کے سیکرٹری اور دیگر لوگ بھی یہاں بیٹھے ہوں گے۔۔۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جی، بالکل وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے وہ اسے نوٹ کرلیں کہ آئندہ اسمبلی اجلاس میں یہ بتادیں کہ اگر یہ پراجیکٹ refer ہوا ہے تو اس کی cost کیا ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے یہاں پر اسمبلی اجلاس کے لئے بڑے اچھے arrangements کئے ہیں اور اجلاس بھی ہو رہا ہے لیکن اگر وقفہ سوالات پر وزراء کی تیاری کی یہ حالت ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے یہ ایوان کا وقت بھی ضائع کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر 3356 ملک خالد محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3396 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3444 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3464 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں کپاس کی فصل کی تباہی سے متعلقہ تفصیلات

***3464: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے رقبہ پر کپاس کی فصلیں سال 2019 میں تباہ ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کپاس کی تباہی کی اصل وجہ جعلی بیج، کھاد اور ادویات ہیں؟

(ج) محکمہ نے جعلی بیج، کھاد اور ادویات کی فروخت کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؟

(د) کیا حکومت نے ضلع راجن پور میں کپاس کی فصل تباہ ہونے پر کوئی سروے کروایا ہے نیز حکومت ان کسانوں کے ازالہ کے لئے کوئی مالی امداد کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) سال2019 میں ضلع راجن پور میں 3,52,000 ایکڑ پر کپاس کی فصل کاشت ہوئی۔ پانی کی کمی، زیادہ درجہ حرارت اور اقسام کپاس میں قوت مدافعت کی کمی جیسے عوامل کی وجہ سے اس سال فصل پر سفید مکھی کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے ضلع راجن پور میں تقریباً 137412 ایکڑ پر کپاس کی فصل متاثر ہوئی جس میں سے 114885 ایکڑ ایک سے 25 فیصد، 8233 ایکڑ 26 سے 50 فیصد، 7907 ایکڑ 51 سے 75 فیصد اور 6387 ایکڑ 76 سے 100 فیصد تک متاثر ہوئی اور پیداوار (گانٹھوں) میں پچھلے سال کی نسبت 32.96 فیصد کمی ہوئی ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر صوبہ بھر میں بھی کپاس کی فصل متاثر ہوئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ ضلع راجن پور میں کپاس کی پیداوار میں کمی کی اصل وجوہات درج ذیل ہیں:

- زمین کا سخت ہونا۔
- پانی کی کمی (زیرِ زمین پانی کا آبپاشی کے لئے موزوں نہ ہونا اور متعلقہ نہر کا 12۔اگست سے 31۔اگست تک بند ہونا)۔
- درجہ حرارت کا زیادہ ہونا۔
- کپاس کی اقسام میں قوت برداشت کی کمی۔
- کیڑوں میں زرعی زہروں کے خلاف قوتِ مدافعت ہونا۔
- مہنگے زرعی مداخل۔
- کھادوں کا غیر متوازن استعمال۔

(ج) محکمہ زراعت (توسیع) ضلع راجن پور نے سال2019 میں کھادوں کے 232 نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے 202 نمونہ جات کے نتائج موصول ہوئے۔ ان میں سے 186 نمونہ جات درست پائے گئے جبکہ 16 نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے۔ غیر معیاری نمونہ جات کے حامل افراد کے خلاف 17 مقدمات درج کروائے گئے۔ دو مقدمات میں ملزمان کو عدالت نے بالترتیب 63 ہزار روپے اور 45 ہزار روپے جرمانہ کیا۔ زرعی ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف اس سال راجن پور میں زرعی

ادویات کے 401(ریکارڈ)نمونہ جات لئے گئے جن میں سے 379 نمونہ جات کے نتائج موصول ہوئے۔ ان میں سے چار نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے اور پندرہ مقدمات درج کروا کر-/ 20,28,344روپے ریکارڈ مالیت کی ادویات قبضہ میں لی گئی ہیں۔

مزید برآں محکمہ زراعت نے ایک موبائل سروس (زیرو کاسٹ کوالٹی اینڈ پرائس کنٹرول سسٹم)کا آغاز کیا ہے جس کے تحت کسان اپنی شکایات فون نمبر: 2955539۔0300پر درج کرا سکتے ہیں جن کا ازالہ 24 گھنٹے کے اندر کیا جاتا ہے۔

(د) ضلع راجن پور میں فصل کپاس جزوی طور پر متاثر ہوئی ہے تاہم ضلع راجن پور میں متاثرہ فصل کپاس کا سروے اور کسانوں کی مالی امداد کے بابت کام ڈپٹی کمشنر اور بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ ضلع راجن پور میں کتنے رقبہ پر کپاس کی فصل 2019 میں تباہ ہوئی جس کا محکمہ نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے۔ ہمارے ضلع میں کپاس کی فصل اتنے بڑے پیمانے پر تباہ ہوئی ہے جس کے متعلق محکمہ نے بھی بڑی تفصیل سے بتایا ہے لیکن میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے ہے کہ آئندہ فصلوں کو بچانے کے لئے کیا محکمہ کوئی کارروائی کر رہا ہے؟

جناب سپیکر! محکمہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ اس کی بہت ساری وجوہات تھیں جن میں زمین کا سخت ہونا، پانی کی کمی، درجہ حرارت کا زیادہ ہونا، کپاس کی اقسام میں قوت برداشت کی کمی، مہنگے زرعی مداخل، کھادوں کا غیر متوازن استعمال اور کیڑوں میں زرعی زہروں کے خلاف قوت مدافعت کا نہ ہونا ہے تو آئندہ کے لئے محکمہ کیا کر رہا ہے؟ آیا اس پر کوئی ریسرچ سنٹر قائم ہوا اور کیا اس پر کوئی ریسرچ ہو رہی ہے کہ اتنے بڑے پیمانے پر جو فصل تباہ ہوئی ہے تو آئندہ یہ نہ ہو؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! کپاس ہماری بڑی importantفصل ہے لیکن اس کی بد قسمتی یہ رہی ہے کہ پچھلے دس سالوں میں اس پر کوئی ریسرچ ہوئی نہ کوئی seed introduceہوا اس لئے یہ پرانا seedہی ہم لے کر چلے آ رہے ہیں۔ ایک تو seedکا ہمارا بہت بڑا problemرہا ہے اور دوسری بات یہ کہ سب سے importantچیز جس کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ climate changeکا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ملک دنیا میں تقریباً پانچویں چھٹے نمبر پر ہے جو climate changeکی وجہ سے سب سے زیادہ affectہو رہا ہے لیکن میں اپنے کسان بھائیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس کے باوجود اس دفعہ ہم اللہ کے فضل و کرم سے اپنے ٹارگٹ کے قریب گئے ہیں اور جو بہتری ہم کر سکتے ہیں اس کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم سختی کر رہے ہیں کہ pesticideڈیلرز کی جعلی ادویات کو ختم کریں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہماری جو ایگریکلچر سروسز ہیں ان کو ہم زیادہ activeکریں۔ اس وقت تک اللہ کے فضل و کرم سے ہماری کپاس کی بہترین فصل کھڑی ہے لیکن آگے جا کر جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا وہی ہو گا مگر ہماری طرف سے پوری کوشش ہے کہ ہم اچھی فصل کی پیداوار حاصل کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے ان کی طرف سے آئے ہوئے تحریری جواب سے بالکل agreeنہیں کروں گا کیونکہ جواب factsکے بالکل برعکس ہے۔ ہماری کپاس کی فصل کا اس سال بھی بیڑا غرق ہوا ہوا ہے۔ اگر وزیر موصوف کو پنجاب کی بیوروکریسی یہ رپورٹ کر رہی ہے کہ کپاس کی فصل ٹارگٹ کے مطابق ہے تو انہیں چاہئے کہ اپنے افسران کی بہت سخت قسم کی سرزنش کر کے ان سے پوچھیں کہ یہ غلط رپورٹ کیوں کر رہے ہیں؟ پنجاب کے اندر جو کاٹن کا بیج ہے اس کی ایک تہائی صرف germinationاس سال کا rateہے، certifiedبیج تو پنجاب کی حکومت نے اس سال تیار ہی نہیں کئے اور بیج کی سخت قلت ہے تو میں

وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ ٹارگٹ کی جو بات انہوں نے کی ہے ان کا اس سال ٹارگٹ کتنے areaکا تھا اور ابھی تک areaٹارگٹ کے مطابق پورا ہوا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ جوlocustیعنی ٹڈی دل کی وجہ سے ساہیوال سے آگے جنوب کی طرف کپاس کی فصلوں کا بیڑا غرق ہوا ہے اور وہ کھیت بالکل سفید میدان بن چکے ہیں تو کیا اس کا تخمینہ ابھی تک لگایا گیا ہے یا نہیں؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! سردار اویس احمد خان لغاری نے ٹارگٹ کے متعلق پوچھا ہے جو کہ اس سوال سے متعلقہ تو نہیں ہے لیکن میں پھر بھی بتا دیتا ہوں کہ اس دفعہ ٹارگٹ 45 لاکھ ایکڑ کاٹن کا تھا اور اللہ کے فضل و کرم سے ہم تقریباً 42 لاکھ ایکڑ پر پہنچ چکے ہیں۔ جو ٹارگٹ ہم achieve نہیں کر سکے اس میں بہت بڑا حصہ بارشوں کا تھا، اس دفعہ کپاس کی بیجائی پر کافی بارشیں ہوئیں جس کی وجہ سے ہمارا ٹارگٹ پورا نہیں ہو سکا۔ جہاں تک یہ کاٹن کے بیڑا غرق ہونے کی بات کر رہے ہیں تو میں اس سلسلہ میں یہ کہوں گا کہ ہمارے چار ڈویژن ہیں ملتان، ساہیوال، بہاولپور اور ڈی جی خان۔

جناب سپیکر! میں خود ملتان میں باقاعدگی سے میٹنگ کر رہا ہوں اور میں پوری ذمہ داری سے اس معزز ایوان میں یہ عرض کروں گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ابھی تک ہماری کاٹن بہترین کھڑی ہے۔ جہاں تک یہ germination کی بات کر رہے ہیں تو میں اس سے متفق ہوں کہ اس دفعہ جو مارکیٹ میں سیڈ کمپنیاں تھیں ان کی germination 50, 55 percent سے زیادہ نہیں تھی لیکن اس کا سدباب کرتے ہوئے ہم نے بیج کی فی ایکڑ مقدار کو بڑھایا۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس کی germination بہت بہتر آئی ہے اور انشاء اللہ آگے چل کر بھی بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا تشریف رکھیں۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تین چیزیں آپ کے لئے نہایت ہی توجہ طلب ہیں۔ یہ بتائیں کہ آپ کی ایگریکلچر یونیورسٹیاں کیا کر رہی ہیں؟ جہاں تک کاٹن کے سیڈ کا مسئلہ ہے پرائیویٹ ٹیکسٹائل سیکٹر والے بڑی دیر سے چیخیں مار مار کر رو رہے ہیں کہ ہمیں اپنے ساتھ شامل کریں ہم باہر سے ٹیکنالوجی لے کر آتے ہیں۔ ان کو تو کوئی پوچھ

ہی نہیں رہا ہے، کسی نے ان سے رابطہ کیا ہے اور نہ کسی نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کوئی پروگرام بنایا ہے۔ اسی طرح آپ کی گندم کا بیج ہے، کیا آپ کو پتا ہے کہ پنجاب کی گندم کسی زمانے میں بہت اچھی ہوا کرتی تھی اور اب اس کا بیج سب سے بُرا ہے؟ سندھ کی گندم آپ سے بہت بہتر ہے۔ ایگریکلچر یونیورسٹیاں کیا کر رہی ہیں، کیا انہوں نے کوئی بیج develop کیا ہے جس سے پنجاب کی گندم کی پروڈکشن بڑھے؟ انہوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ آپ ان کو پکڑیں اور ان کے ساتھ بیٹھیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک مونجی کی فصل کی بات ہے تو بڑا افسوس ہوتا ہے کہ ہم بار بار انڈیا کے بیج کا حوالہ دیتے ہیں کہ وہ بہتر ہے۔ یہاں پرائیویٹ سیکٹر کا بیج کرنل ہے وہ بہتر ہے۔ کیا ہماری کسی یونیورسٹی نے کوئی بیج develop کیا ہے؟ ایوب خان کے زمانے میں میکسی پاک کا بیج لایا گیا تھا اس کی پروڈیکشن بڑھی تھی۔ اس کے بعد میں نے نہیں دیکھا کہ کوالٹی کے حساب سے پنجاب میں کوئی ایسا بیج آیا ہو۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ food basket ہے آپ کو اس پر توجہ دینی چاہئے اور کاٹن کے حوالے سے بھی ان کو تیز کریں۔ گندم کے بیج کے لئے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ زمیندار کے لئے کوئی اشتہار دیں، کوئی auction کریں تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ ہمیں کون سا بیج لینا ہے اور وہ آپ ان کو زبردستی دیں۔

جناب سپیکر! میں نے خود دیکھا ہے کہ پہلے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کسانوں کے پیچھے پیچھے ہوتا تھا کہ یہ بیج لگائیں۔ اب وہ spirit رہی ہے اور نہ وہ کام رہا ہے اسی لئے یہ سارا کچھ ہو رہا ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! آپ کی reservation بالکل صحیح ہے۔ میں تھوڑی سی گزارش کروں گا کیونکہ آپ نے بہت اہم مسئلہ pin point کیا ہے۔ آپ کی بات بالکل بجا ہے کہ ہماری یونیورسٹیاں انٹرنیشنل لیول کا کاٹن سیڈ تیار نہیں کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ انڈیا میں ایک BT introduce ہوئی تھی اور یہاں کے پرائیویٹ سیڈ کا بندہ اس کو لے کر آیا تھا، وہ چوری کرکے لایا تھا اور آج بھی یہاں وہ سیڈ چل رہا ہے۔ اسی دوران گورنمنٹ کی ملٹی نیشنل کمپنی Monsanto کے ساتھ almost deal complete ہو گئی تھی لیکن (ن) لیگ کے دور میں وہ cancel کر دی گئی۔

جناب سپیکر! آج ہم Bolguard-1 پر ہیں جس میں سفید مکھی، گلابی سونڈی کا بہت attack ہے۔ دنیا Bolguard-3 پر چلی گئی ہے جس میں یہ بیماریاں ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا آپ فرما رہے تھے کہ پرائیویٹ سیڈ کمپنی کے ساتھ ہمارا رابطہ نہیں ہے۔ SANIFA ایک پرائیویٹ سیڈ کمپنی ہے اس کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر: میں پرائیویٹ سیڈ کمپنی کی بات نہیں کر رہا ہوں میں ٹیکسٹائل سیکٹر والوں کی بات کر رہا ہوں کہ وہ مارے مارے پھر رہے ہیں جو کاٹن کے main user ہیں۔ ان سے تو کوئی رابطہ نہیں کر رہا ہے اور وہ پیسے بھی لگانے کے لئے تیار ہیں۔ وہ باہر کے best بیج لانے کے لئے بھی پوری help کرنے کو تیار ہیں لیکن ان سے آج تک کوئی رابطہ نہیں ہوا ہے اور اس کو دو سال ہو گئے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں نے APTMA کے ساتھ بے شمار میٹنگز کی ہیں۔ یہ ہماری ایسی ایسوسی ایشن ہے جس نے کبھی سیڈ کو سپورٹ نہیں کیا، کبھی کاٹن کو سپورٹ نہیں کیا وہ صرف ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ ہم نے دو، تین پرائیویٹ سیڈ کمپنیوں کو totally free hand دیا ہے کہ وہ انٹر نیشنل مارکیٹ کے ساتھ مل کر۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں جب آپ serious ہوں گے میں آپ کی ملاقات ان سے کرا دوں گا وہ خود invest کرنے کے لئے تیار ہیں اور وہ APTMA کے سب سے major exporter ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: وہ خود کاٹن کی بے شمار چیزیں export کرتے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! آپ ضرور بھیجئے میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: لیکن آپ بندے کو روڑھ دیتے ہو۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! جو ان کا جواب آیا ہے میں اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج پنجاب کی حکومت نے زمینداروں کو certified seed پچھلے سال سے کم از کم آدھا دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ بات گارنٹی سے کہہ رہا ہوں کہ اس سال پورے پاکستان کی کپاس کی پیداوار ٹڈی دل اور ان کے خراب بیج کی وجہ سے 60لاکھ bails سے اوپر نہیں جا رہی ہے۔ کہاں 13 ملین bails جو آج سے چند سال پہلے ہوتی تھی اور کہاں آج ہم 6 ملین bails پر آ گئے ہیں۔ کیا پتا شوگر مافیا نے بیج بھی خراب کر دیا ہو اور وہی شوگر مافیا بیجوں کو ٹھیک کرنے کے لئے انچارج تھا۔ اس پر ان کو ضرور غور کرنا چاہئے کیونکہ کپاس کے بہت بُرے حالات ہیں۔ اس وقت ہم فیلڈ سے ہو کر آ رہے ہیں۔ یہ کسی قسم کی fantasy world میں نہ رہیں، یہ اپنے افسروں کو کہیں کہ وہ بتائیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے research پر بات کی ہے۔ ہم ان کی یونیورسٹیوں اور ان کے institutes کو کتنا پیسا دے رہے ہیں۔ جناب عثمان احمد خان بزدار کی حکومت کو ایگریکلچر جی ڈی پی کا کم از کم 5 فیصد ریسرچ پر لگانا چاہئے۔ یہ لوگ ریسرچ کیمونٹی کو صرف salaries دے رہے ہیں۔ ابھی جو بجٹ آئے گا اس میں بے چارے وزیر صاحب کیا کریں گے ان کو تو کوئی resource ہی نہیں ملتا۔ وزیر اعلیٰ پیسے دیں گے تو یہ اپنے محکمے پر لگائیں گے۔

جناب سپیکر! یہ بہت سخت issues ہیں اور میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جب ایگریکلچر پر debate ہو اس وقت ہمیں سچ باتیں کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے وہ ہو جائے گی۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3488 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کپاس کو گلابی سنڈی سے
محفوظ بنانے کے لئے حکومتی اقدامات و دیگر تفصیلات

*3488: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کپاس کو گلابی سنڈی سے محفوظ بنانے کے لئے محکمہ زراعت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) گلابی سنڈی کس حد تک کپاس کو نقصان پہنچاتی ہے؟

(ج) کیا گلابی سنڈی کے خاتمہ کے لئے کسانوں کو آگاہی فراہم کرنے کے لئے کوئی مہم شروع کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) کپاس کو گلابی سنڈی سے محفوظ بنانے کے لئے محکمہ زراعت نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1. کپاس کی ایسی اقسام بنائی جارہی ہیں جن پر گلابی سنڈی کا حملہ نہ ہو۔
2. تحقیقاتی ادارہ برائے حشرات، فیصل آباد میں کپاس کو گلابی سنڈی سے محفوظ بنانے کے لئے Pink Boll Worm لیبارٹری قائم کی گئی ہے جس میں گلابی سنڈی کی مختلف حالتوں کی پرورش اور ان کے مربوط تدارک پر تحقیق جاری ہے۔
3. محکمہ زراعت نے 2016 تا 2019 تک گلابی سنڈی کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک منصوبہ چلایا جس کے تحت کپاس پیدا کرنے والے اضلاع کی 54 تحصیلوں میں 50،50 ایکڑوں کے بلاک میں 120 گو سیپلور (پی بی روپس) فی ایکڑ لگائے۔ اس کے علاوہ 50 ایکڑوں میں سیکس فیرامون ٹریپس بھی لگائے۔
4. کپاس کی گلابی سنڈی کی روک تھام کے لئے پچھلے تین سال سے کپاس زون کی ہر تحصیل میں پی بی روپس کے نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔ ان کے حوصلہ افزا نتائج آنے پر اس سال تجارتی بنیادوں پر پی بی روپس زمینداروں کے لئے موجود ہوں گے جس کی درآمد کی اجازت کے لئے وزیراعظم نے خصوصی طور پر دلچسپی لی۔
5. کپاس کی گلابی سنڈی کی بروقت روک تھام کے لئے جنسی پھندے (سیکس فیرامون ٹریپس) ہر یونین کونسل میں لگائے گئے۔
6. ضلع، تحصیل، مرکز اور یونین کونسل کی سطح پر زمیندار کی تربیت کے لئے سیمینار منعقد کئے گئے اور آگاہی مہم چلائی گئی۔

7. ٹی وی پروگرامز، ریڈیو پروگرامز اور اخباری اشتہارات کے ذریعے لوگوں کو آگاہی فراہم کی گئی۔
8. پچھلے کئی سالوں سے حکومت پنجاب کی زیر نگرانی کسانوں کی آگاہی کے لئے مارچ اپریل میں بڑی سڑکوں اور رابطہ سڑکوں کے قریب پڑی ہوئی کپاس کی چھڑیوں کو الٹ پلٹ کیا گیا تاکہ دھوپ پڑنے پر گلابی سنڈی پروانے بن کر اڑ جائے اور کپاس کی فصل نہ ہونے پر خود بخود مر جائے۔
9. حال ہی میں دفعہ 144 کا نفاذ صوبہ پنجاب میں لاگو کر دیا ہے جس کے تحت کوئی بھی شخص کپاس کے ٹینڈوں کو کھیتوں، کھلی جگہوں، گھروں، کپاس کے جننگ کارخانوں یا اس کے استعمال میں کسی بھی ایسی جگہ پر (کپاس کی چھڑیوں کے ساتھ یا چھڑیوں کے بغیر) ذخیرہ نہیں کر سکتا۔ اس سلسلے میں کسانوں میں آگاہی مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔
10. کپاس کی چھڑیوں کو روٹاویٹ کیا گیا۔
11. کپاس کی بچے کھچے ٹینڈوں کی تلفی کے لئے کپاس کے کھیتوں میں بھیڑ بکریاں چروائی گئیں۔
12. بچے کھچے ٹینڈوں کو اکٹھا کر کے تلف کیا گیا۔
13. حکومت پنجاب نے کپاس کی اگیتی کاشت پر پابندی لگائی تاکہ گلابی سنڈی کے دورانیہ زندگی کو ڈسٹرب کیا جائے۔
14. کسانوں کو ان کے کھیتوں میں جاکر محکمہ زراعت کی ٹیمیں پیسٹ سکاؤٹنگ کر کے کپاس کی گلابی سنڈی اور دوسرے نقصان دہ کیڑوں کے بارے میں روزانہ کی بنیاد پر تربیت فراہم کر رہی ہیں۔

(ب) کپاس کی گلابی سنڈی موزوں موسم میں عمومی طور پر 30 تا50 فیصد تک نقصان پہنچا سکتی ہے اور اگر اس کے تدارک کے لئے بروقت اقدامات نہ ہوں تو یہ نقصان 100 فیصد تک بھی جا سکتا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے کسانوں کے لئے آگاہی مہم شروع کی ہوئی ہے جس کے تحت فارمرز ڈے، سیمینارز کے انعقاد، کتابچوں اور زراعت نامہ میں شائع ہونے والے مضامین کے ذریعے کسانوں کو گلابی سنڈی کے مؤثر تدارک کے لئے آگاہی فراہم

کی جاتی ہے اس کے علاوہ محکمہ کی طرف سے روزانہ کی بنیاد پر وٹس ایپ، ایس ایم ایس، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بھی آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے مکمل طور پر مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3545 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جاری فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

3545*: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کون سے فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ جاری ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مالی سال 20-2019 میں کتنے فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ رکھے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے فروٹ اینڈ ویجیٹیبل کی پیداوار، کوالٹی اور برآمد کو بڑھانے کے لئے 3۔ارب 26 کروڑ 10 لاکھ روپے کی لاگت سے چار سالہ (2017 تا 2021) پراجیکٹ باعنوان Establishment of Model Farms Linked With Improved Supply Chain and Value Addition کا اجراء کیا ہوا ہے۔ اس پراجیکٹ کا مقصد فروٹ اینڈ ویجیٹیبل کے کاشتکاروں کی آمدنی بڑھانے کے ساتھ ان کی برآمد بڑھا کر کثیر مقدار میں قیمتی زرمبادلہ کا حصول ہے۔ مزید برآں محکمہ زراعت (توسیع) کا ذیلی شعبہ ہارٹیکلچر پھلوں اور سبزیوں پر کام کر رہا ہے جس کے تحت "زیادہ سبزیات اگاؤ منصوبہ" یکم جنوری 2014 سے 30۔جون 2017 تک مکمل ہو چکا ہے جس پر 41 کروڑ 8 لاکھ 70 ہزار روپے خرچ ہوئے اور "غیر روایتی انداز میں

پھل کی مکھی کے کنٹرول کا منصوبہ "یکم جنوری 2015 سے 30-جون 2018 تک مکمل ہو چکا ہے جس پر 22 کروڑ 76 لاکھ 10 ہزار روپے خرچ ہوئے۔ اس کے علاوہ کچن گارڈننگ منصوبہ کے تحت موسم سرما کی سبزیات کی ایک لاکھ 10 ہزار سیڈ کٹس اور موسم گرما کی سبزیات کی 50 ہزار سیڈ کٹس رعایتی قیمت پر دی جا رہی ہیں۔

(ب) مالی سال 20-2019 میں فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ کے لئے دو پراجیکٹ رکھے گئے ہیں۔

1. "پھلوں کی پیداوار میں اضافہ بذریعہ فراہمی سرٹیفائیڈ پودوں کا منصوبہ "منظوری کے مراحل میں ہے جس پر 50 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔
2. "ریسرچ اینڈ پروموشن آف میڈیسنل پلانٹس (ادویاتی پودے) کا منصوبہ "منظور ہو چکا ہے اور اس پر 6 کروڑ 29 لاکھ 5 ہزار روپے لاگت آئے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں جاری منصوبوں کی تفصیلات کے متعلق پوچھا تھا۔ محکمہ نے پچھلی حکومت کے دور میں مکمل شدہ منصوبوں کے بارے میں بتا دیا۔ میں پہلے تو محکمہ اور پھر وزیر موصوف کا شکریہ ادا کروں گی کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ یہ سارے کام ہوئے وہ پی ایم ایل (ن) کے دور حکومت میں ہوئے اور جو ترقی ہوئی اور جو بھی اقدامات کئے وہ پی ایم ایل (ن) کی حکومت میں کئے گئے۔

جناب سپیکر! اب میرا ضمنی سوال جز (ب) کے جواب کے متعلقہ ہے۔ محکمہ نے جواب میں بیان کیا ہے کہ پھلوں کی پیداوار میں اضافہ بذریعہ فراہمی certified پودوں کا منصوبہ منظوری کے مراحل میں ہے تو سوال یہ ہے کہ یہ منصوبہ کب منظور ہو جائے گا تو وزیر صاحب اس کی کوئی time limit بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ ہمارا بجٹ کا سیشن ہے اور اسی میں ہمارے پراجیکٹس منظور ہوتے ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم نے یہ پراجیکٹ رکھا ہوا ہے کیونکہ کورونا کی وجہ سے ہمارے معاملات تھوڑے سے مشکل ہیں لیکن پوری کوشش کریں گے کہ یہ ہمارا پراجیکٹ اس سال میں آجائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ بار بار کہنا پڑتا ہے کہ میں جب بھی کوئی سوال کرتی ہوں چاہے وہ ایجوکیشن سے related ہو، چاہے وہ ایگریکلچر سے related ہو اور چاہے وہ ہیلتھ سے related ہو ہمیشہ مجھے جواب یہی آتا ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں اور کوشش ہے ہو جائے گا انشاءاللہ آخری مراحل میں ہے لیکن ڈیڑھ سال ہو گیا ہے ابھی تک کبھی یہ نہیں سنا گیا کہ مراحل پورے ہوئے ہیں اور complete ہو چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو اور بات تھی لیکن اب تو کورونا آگیا ہے۔ آپ مطمئن ہو جائیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! کورونا کو تو آئے ہوئے تین مہینے ہوئے ہیں اس سے پہلے بھی مجھے یہی جواب ملا کرتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ کورونا کے باوجود بھی میری کوشش ہے کہ یہ فنڈز اس بجٹ میں رکھے جائیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! پچھلا بجٹ کس نے دیا تھا؟

جناب سپیکر: چلیں! اب آپ پچھلے بجٹ کو چھوڑ دیں ناں۔ اب نیا آگیا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! چلیں، آپ کہتے ہیں تو چھوڑ دیتی ہوں ورنہ چھوڑنے والی بات نہیں ہے میں صرف آپ کے کہنے پر چھوڑ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال بھی ہے۔

جناب سپیکر: پھر چھوڑا کیا ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3618 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فروٹ و سبزی منڈی ملتان روڈ
منصورہ کی سڑکوں کی ناگفتہ بہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

***3618: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروٹ، سبزی منڈی واقع مین ملتان روڈ نزد منصورہ لاہور کی تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں بارش کے دنوں میں تالاب کی شکل اختیار کر لیتی ہیں؟

(ب) منڈی کی دیکھ بھال کن کن محکموں کی ذمہ داری ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پھل و سبزی منڈی کی دکانوں میں کرایہ پر ورکشاپس چل رہی ہیں اس بابت حکومت اور محکمہ کیا ایکشن لے رہا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) یہ درست نہ ہے مارکیٹ کمیٹی نے سبزی منڈی کے آڑھتی حضرات سے مل کر اپنی مدد آپ کے تحت چھ سڑکوں کی از سر نو تعمیر مکمل کر لی ہے اور پھل منڈی کے آڑھتی حضرات کے ساتھ بھی اپنی مدد آپ کے تحت سڑکیں تعمیر کرنے کے لئے بات چیت جاری ہے جبکہ سروس روڈ کی تعمیر ایل ڈی اے کی طرف سے جاری ہے چونکہ سبزی و پھل منڈی ملتان روڈ منصورہ وحدت روڈ سے نشیبی ہے اس لئے بارش کے دنوں میں پانی کا نکاس آہستہ ہوتا ہے۔

(ب) یہ منڈی 1978 میں ایل ڈی اے نے تعمیر کی تھی۔ منڈی میں موجود دکانیں مالکانہ بنیادوں پر ایل ڈی اے کی جانب سے بیچ دی گئی ہیں اور ان کی مزید ٹرانسفر ایل ڈی اے کے ذمہ ہے۔ بعد ازاں منڈی کا انتظامی کنٹرول مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ لاہور کو دے دیا گیا۔ منڈی کی صفائی کا کام مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ کے ذمہ ہے جو وہ LWMC سے بذریعہ ٹھیکہ کرواتی ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی نے کچھ ورکشاپس کو جو سبزی و پھل منڈی کے احاطہ میں تھیں ان کو سیز کیا ہے اور جن دکانوں پر زرعی اجناس کا کاروبار نہ ہو رہا تھا ایسی آٹھ دکانوں کے لائسنس بھی کینسل کئے ہیں اور ان کے خلاف مزید کارروائی کے لئے ایل ڈی اے کو تحریر کیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! مجھے اس سوال کا جواب بالکل غلط دیا گیا ہے اور جن افسران نے یہ جواب دیا ہے تو میری درخواست ہوگی کہ وہ میرے ساتھ منڈی کا دورہ کر لیں۔ وہاں پر جہاں بورڈ لگا ہوا ہے کہیں وہاں پر منڈی کے اندر گدھے بندھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں وہاں جاتی ہوں وہاں پر نالے بھرے ہوئے ہیں واسا کو بلائیں تو وہ کہتے ہیں کہ کوڑا نکالنا ہمارا کام نہیں ہے۔ ایک ڈیپارٹمنٹ دوسرے پر ذمہ داری ڈالتا ہے اور دوسرا ڈیپارٹمنٹ تیسرے پر ڈالتا ہے۔

جناب سپیکر! منڈی کا بہت بُرا حال ہے وہ میرے علاقے میں ہے میں متعلقہ افسران کے ساتھ visit کرنا چاہتی ہوں تاکہ وہ آئیں اور میں دکھاؤں کہ کون سا مسئلہ ہے جو منڈی میں نہیں ہے۔ مجھے یہ سارے جواب غلط دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ ملتان روڈ منڈی کی بات کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا ان کو مائیک دیں۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کون سی جگہ ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! یہ منصورہ کے بالکل ساتھ ملتان روڈ پر منڈی ہے۔

جناب سپیکر: یہ لاہور کی بات ہو رہی ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ ملتان روڈ منڈی ہے۔ اس میں ایک سبزی منڈی اور ایک فروٹ منڈی ہے جو سبزی منڈی ہے وہ تو ماشاءاللہ بہترین کام کر رہی ہے اس میں اس طرح کا جو محترمہ گلہ کر رہی ہیں وہ بات بالکل نہیں ہے لیکن جو ہماری پھل منڈی ہے اس میں بے شک یہ کسی حد تک صحیح بھی کہہ رہی ہیں لیکن اس میں جو زمین ایل ڈی اے نے acquire کی تھی اور منڈی بنائی تھی اس میں ہماری ایڈمنسٹریشن بھی کام کر رہی ہے لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس میں بہتری نہیں آئی۔ اب چونکہ یہ نیا ایکٹ بن گیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اب ہمارے پاس آگے پیسے ہوں گے اور ہم ان منڈیوں کو بہتر کریں گے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب آپ اس طرح کر لیں۔ آپ کسی دن اپنے محکمے اور ایل ڈی اے کو بھی ساتھ لے لیں اور محترمہ عائشہ اقبال کے ساتھ جا کر ایک visit رکھ لیں۔ وہ خود بھی دیکھ لیں اور آپ کے آفیسرز بھی دیکھ لیں گے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس طرح ٹھیک ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! جی، میں مطمئن ہوں اور میں visit کرنا چاہتی ہوں۔ شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس پراجیکٹ پر کام شروع ہو رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد یہ پراجیکٹ complete ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی بات نہیں۔ یہ visit کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! جی، ضمنی سوال۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وہ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں!وہ مطمئن ہیں۔ اگلا سوال نمبر3644چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3705جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔جی،سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!سوال نمبر3721ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا میں ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

***3721:جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کا جو ادارہ سرگودھا میں چل رہا ہے وہ کہاں پر ہے؟

(ب) اس ریسرچ سنٹر کا کل رقبہ کتنا ہے اوراس میں کون کون سے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ریسرچ میں سال2010سے آج تک کس کس ترشاوہ پھل پر ریسرچ کی گئی ہے اوران کی کون کون سے نئی اقسام دریافت کی گئی ہیں کن کن بیماریوں پر ریسرچ کی گئی ہے اور ان بیماریوں کی روک تھام کہاں تک ہو سکی ہے؟

(د) اس ادارہ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے اوراس بجٹ سے کیا کیا ریسرچ کی جارہی ہے؟

(ہ) اس ریسرچ سنٹر سے پھل کے کاشتکاروں کو کیا فائدہ اور مشورہ جات حاصل ہوتے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل چک نمبر38شمالی رسالہ نمبر5تحصیل وضلع سرگودھا میں واقع ہے۔

(ب) ادارہ ہذا کا کل رقبہ 76 ایکڑ 6 کنال اور 10 مرلے ہے جس میں سے 65 ایکڑ 6 کنال اور 10 مرلے پر ترشاوہ پھلوں کا باغ اور نرسری کے پودے ہیں جبکہ بقیہ 11 ایکڑ پر دفتر کی بلڈنگ اور ملازمین کے لئے رہائشی کالونی قائم ہے نیز اس دفتر میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ ہذا 2010 سے آج تک سیڈڈ کنو، سیڈ لیس کنو، مسمی، فیوٹر ارلی، گریپ فروٹ، میٹھا، کاغذی لیموں، یوریکا لیمن، ویلینشیا لیٹ، ٹراکو، شکری، بلڈ ریڈ، سیلسٹینا، رف لیمن، مارش ارلی، کاسا گرانڈ، ہنی مینڈرین، فیئر چائلڈ، فری ماؤنٹ، پرل، منی اولا، آرلینڈو، ریڈ بلش، فلیم سیڈلنگ، سٹار روبی، ڈیزی مینڈرین، ہارورڈ بلڈ، آرنلڈ بلڈ، میکسیکو ہن ویلینشیا، کاک ٹیل اور دیگر کئی اقسام پر تحقیقی کام کر رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں درج ذیل اقسام پنجاب سیڈ کونسل لاہور سے منظور کرائی گئیں۔

نمبر شمار	نام ورائٹی	نمبر شمار	نام ورائٹی
1-	Pak Kinnow	6-	CRI Musambi
2-	CRI Salustiana	7-	CRI Blood Malta
3-	SG- Feutrells Early	8-	Pak Shamber
4-	AARI Seedless Kinnow	9-	Punjab Taracco
5-	AARI Khatti		

مزید برآں درج ذیل پانچ اقسام منظوری کے لئے درکار ابتدائی ٹیسٹ پاس کرنے کے مراحل سے گزر رہی ہیں۔

1-	Local Metha	2-	Kahgzi Nibo
3-	Ruby Blood	4-	Succari
5-	Velencia Late		

ترشاوہ پھلوں کی مختلف بیماریوں کے تدارک کے سلسلہ میں کامیاب تحقیقاتی کاوشیں:

شعبہ ہارٹیکلچر، انٹومالوجی اور پلانٹ پیتھالوجی کے ماہرین نے نرسری سے لے کر ترشاوہ باغات کے پھلوں کی بیماریوں پر تحقیقاتی کام کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ ترشاوہ نرسری کے مرجھاؤ، باغات کے انحطاط، سٹرس کینکر، ٹہنیوں کا سوکا یعنی Wither Tip، سٹرس سکیب گموسز، سٹرس نیماٹوڈز کی پہچان اور اُن کے مربوط طریقہ تدارک پر کام کیا جارہا ہے۔ سٹرس نیماٹوڈز کو کنٹرول کرنے کے لئے رگبی بہترین دانے دار زہر ثابت ہوئی ہے جبکہ

سٹرس کینکر کو کنٹرول کرنے کے لئے مختلف کیمیائی و نان کیمیائی اجزا ٹیسٹ کئے جا رہے ہیں۔ گزشتہ سال کئے گئے تجربات کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پیاز اور اُس کے مرکبات بیماری کے تدارک کے لئے مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں جبکہ ترشاوہ پھلوں کی نرسری کی سطح پر ہونے والی زمینی بیماریوں کی روک تھام کے لئے فارملین کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے ہیں۔

بیماریوں سے مبرّا سٹرس نرسری کے پودے بنانے کے لئے سکرین ہاؤسز کا قیام:

ادارہ ہذا میں کسانوں کی بہتر راہنمائی کے لئے بیماری سے پاک نرسری کے پودے بنانے کے لئے اپنی کاوشوں کو آگے بڑھاتے ہوئے چار سکرین ہاؤسز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(د) ادارہ ہذا کے مالی سال20-2019 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

تنخواہ کی مد میں اخراجات	آپریشنل اخراجات	ٹوٹل بجٹ
2کروڑ16لاکھ70ہزار روپے	39لاکھ30ہزار روپے	2کروڑ56لاکھ روپے

سال20-2019 کے لئے محکمہ کی طرف سے درج ذیل KPIs مقرر کر دیئے گئے ہیں جن پر احسن طریقے سے تحقیقی سرگرمیاں جاری ہیں۔

DUS TEST OF FIVE CANDIDATE VARIETIES I.E. SWEET LIME, KAGHZI LIME, SUCCARI

1. Ruby Blood & Velancia late.
2. Prduction of 40000/-true to type certified nursery plants of citrus.
3. Production of 6000 seedless kinnow plants in the Govt. nursery.
4. Supply of 9000 bud wood of seedless kinnow to the registered nurseries.
5. Five trials on kinnow of different strains.
6. Conduction of 16 research trials on different aspects of citrus crop
7. Holding of Two Farmers days.
8. Delivering two trainings on seedless kinnow to the nurserymen.

9. Sixteen trainings on citrus orchard management to the citrus growers.

(ہ) محکمہ کی طرف سے مقرر کئے گئے فارمر کے فیلڈ وزٹ مطلوبہ تعداد میں باقاعدگی سے کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ ترشاوہ پھلوں کے جن باغبان کو اپنے باغ کے متعلق کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے وہ بذریعہ ٹیلیفون یا درخواست دفتر ہذا کو آگاہ کرتا ہے اور ادارہ ہذا کا متعلقہ آفیسر اس کے باغ کے معائنہ کے لئے مطلوبہ جگہ تک پہنچتا ہے اور اس کے مسئلے کا ممکن حل اس کو بتاتا ہے جس پر عمل کرنے کے بعد باغبان اپنے مسائل سے بہتر طریقے سے نبرد آزما ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں دفتر ہذا موسم کی مطابقت سے ٹریننگ پروگرام کا انتظام کرتا ہے جس میں محکمہ زراعت ریسرچ اور توسیع کے ماہرین ترشاوہ پھلوں کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے مطابق اپنے خیالات اور تجربات پیش کرتے ہیں اور پروگرام کے آخر میں ہر باغبان کو اپنی فصل کے مطابق کوئی بھی سوال کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور ادارہ ہذا کے ماہرین موقع پر باغبان حضرات کی صحیح راہنمائی کرتے ہیں۔ایک سال کے اندر اس طرح کے 16 پروگرامز منعقد کئے جاتے ہیں اور ہر پروگرام میں باغبان حضرات کی اوسط تعداد 70-100 تک ہوتی ہے۔ان پروگرامز کے علاوہ ادارہ ہذا کے ماہرین باقاعدگی سے ترشاوہ پھلوں کے متعلق اردو مضامین لکھ کر زراعت نامہ میں شائع کرواتے ہیں تاکہ پڑھے لکھے باغبان حضرات کو تحریری راہنمائی حاصل ہو سکے نیز ادارہ ہذا کے ماہرین ترشاوہ پھلوں کے مختلف امور پر ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرواتے ہیں تاکہ دور دراز کے باغبان حضرات گھر بیٹھے مستفید ہو سکیں۔ادارہ ہذا نے ترشاوہ پھلوں کی ایک نرسری بھی قائم کی ہے جہاں ہر سال30-40 ہزار صحیح النسل پودے تیار کر کے گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ پر کسان حضرات کو مہیا کئے جاتے ہیں تاکہ ملک میں باغبانی کا کاروبار عمدہ طریقے سے پروان چڑھ سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) میں، میں نے سوال کیا تھا کہ 2010 سے لے کر آج تک جو بھی پھلوں کی ریسرچ کی گئی ان کی کون سی نئی اقسام دریافت کی گئیں؟ یہ جو انہوں نے پیرا میں varieties دی ہیں تو ان varieties کے متعلق پہلا سوال تو یہ ہے کہ یہ 2017 varieties تک تھیں کیونکہ میں خود بھی ایک orange farmer ہوں and I am very well much aware of this fact. اور تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ سے میرا تعلق ہے۔ پاکستان کی 6لاکھ 50ہزار ٹن پیداوار صرف ان تحصیلوں کی ہے۔ ورائٹیز

جناب سپیکر! اب جو ریسرچ سنٹر کے اندر اقسام بتائی گئی ہیں یہ 2017 تک کی تھی اس کے بعد issue یہ آیا کہ اس ریسرچ کے اندر پوری دنیا آج کل work کر رہی ہے وہ climate control اور climate change پر work کر رہی ہے۔ climate change کی وجہ سے کیونکہ 222 ملین ڈالر کا orange ہم باہر دیتے ہیں یہ 18-2017 تک کی figure ہے۔

جناب سپیکر! 2004 میں جب آپ کی گورنمنٹ تھی جب یہ figure نیچے گرے تو آپ نے ایک سپیشل سبسڈی دی کیونکہ ہم لوگ جس طرح گندم کو دیکھتے ہیں، جس طرح ہم لوگ کاٹن کو دیکھتے ہیں اسی لئے ہمیں اپنے orange کے جو orchards ہیں۔ We need to concentrate on them urgently

جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ ریسرچ سنٹر میں جو نئے بیج کی بات کر رہے ہیں تو اس میں پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2018 سے لے کر 2019 اور 20-2019 میں جو بجٹ آئے ہیں اس میں انہوں نے کتنے پیسے دیئے اور کیا اس سال بھی جو orchards کی ہم لوگ سرگودھا والے expect کر رہے ہیں اس کی ہمیں پروڈکشن پوری نہیں ملی۔

جناب سپیکر! Just due to climate control اور آٹھ صفحوں کے جواب میں، میں نے کہیں پانچ لفظ climate نہیں پڑھا کہ جس کے بارے میں ہم یہ بتا سکیں کہ ہم لوگ climate control پر کیا کام کر رہے ہیں؟ مہربانی یہ پہلے دو ضمنی سوالات کے جواب دے دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! پہلے یہ اپنا پہلا ضمنی سوال بتائیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب سے آپ کی گورنمنٹ آئی ہے تو18-2017اور19-2018میں جو دو بجٹ آئے ہیں اس میں آپ نے کون کون سے پھلوں کی ریسرچ کی اور اس پر کتنی سبسڈی دی یا اس پر کیا خرچہ آیا؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ سارے جتنے سوال کر رہے ہیں یہ تو سارا سوال ہی نیا بنتا ہے ان کو تو پورا اس کا ریکارڈ چاہئے لیکن جو انہوں نے یہاں ڈیمانڈ کی ہے وہ تو ہم نے پوری کر دی ہے۔ اب اگر ان کو اس کا پورا ریکارڈ چاہئے کہ کتنا بجٹ رکھا ہے، کیا اقسام آئی ہیں تو وہ ہم ان کو نئے جواب میں ہی دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں بجٹ کی بات نہیں کر رہا انہوں نے مجھے ان صفحوں کے اندر explanation دی کہ ہم یہ ساروں کے اوپر کام کر رہے ہیں تو کچھ کام آپ کی گورنمنٹ نے کئے، اُس کے بعد میاں محمد شہباز شریف کی دو گورنمنٹ نے کئے میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے دو سالوں میں کون سے نئے seeds orange کے اوپر کام کیا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! کوئی seed جب آپ نے بنانا ہے تو اُس کے لئے آپ کو ٹائم چاہئے تین، چار، پانچ سال اب جو نئے seeds ہمارے پائپ لائن میں ہیں وہ ہم نے mention کر دیئے ہیں اب جب اُن کی maturity ہو گی اور وہ seeds council میں پیش کئے جائیں گے تو پھر اُس کے بعد اُن کی approval ہو گی۔ اب ہمارے پانچ seeds اس وقت پائپ لائن میں ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت! جو پانچ seeds ہیں اُس میں یہ نہیں ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ citrus بھی ہیں، یہ پائپ لائن میں ہیں ان کا duration ہوتا ہے ان پر ٹیسٹ ہوتے ہیں، ان پر trials ہوتے ہیں اُس کے بعد جا کر جب سائنسدان اُس پر satisfied ہوتا ہے وہ پھر انہیں seed council میں پیش کرتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوال پھر دہراتا ہوں کہ 2018 سے لے کر 2020 تک کن seeds کے اوپر کام ہوا یہ تو پرانے seeds ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں گورنمنٹ کو آئے ہوئے دو سال ہوئے ہیں تو یہ already pipeline میں ہیں۔ جو آپ کہہ رہے ہیں اس کا رزلٹ جلدی آ جائے گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ویسے تو میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں لیکن climate control اور climate change پر اور seeds کے اوپر انہوں نے کوئی کام کیا ہے تو مہربانی فرما کر اُس بارے میں بتا دیں کیونکہ پہلے جواب میں بھی no ہی آیا ہے اس کے اندر بھی no ہی آیا climate کے بارے میں kindly بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت ملک نعمان احمد لنگڑیال! climate change کے بارے میں جو affect آ رہا ہے اس کو بچانے کے لئے آپ نے اس حوالے سے کچھ کام کیا؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ یہ ہمارا جو climate change کا problem آ رہا ہے یہ تو تین سال سے آ رہا ہے اب یہ نیا topic ہے جو ہمارے لئے challenge ہے اس پر تو ہم بالکل کام کرنا شروع کر رہے ہیں لیکن یہ اتنی جلدی نہیں ہو سکے گا کہ ہم ایک سال میں کوئی ایسا seed introduce کر دیں جس پر climate change کا affect نہ ہو۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز منسٹر نے کہا کہ جو seed کی نئی ورائٹی ہوتی ہے اُس کو develop ہونے میں تین سے چار سال لگتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے اندازے کے مطابق تو سات آٹھ سال کا processہوتا جس میں ٹیسٹ ہوتے ہیں، ٹرائل ہوتے ہیں چلیں ان کی بات مان لیتے ہیں اگر وزیر موصوف بتا دیں جو existing seedsہیں،ان کی جتنی بھی ورائٹیز ہیں کیا صوبہ پنجاب میں ایک بھی diseasefree plants provideکرنے کی نرسری حکومت کے regulationکے underکام کر رہی ہے یا یہ private sectorکے اندر ایک بھی free diseaseنرسری کام کر رہی ہے؟CTV ایک virusکا نام ہے اور دوسری ایک بیماری citrusمیں ہوتی ہے جسے greeningکہتے ہیں۔

جناب سپیکر! ان دونوں بیماریوں کی وجہ سے Californiaاور Australiaمیں 1970 میں پورے باغ ختم کر دیئے گئے تھے یہ اتنی خطرناک بیماریاں ہیں اس کے خلاف ایک بھی disease freeنرسری کیا حکومت پنجاب کے underیا اُس کے institutesکے under کوئی چل رہی ہے کہ نہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! سردار اویس احمد خان لغاری صحیح کہہ رہے ہیں لیکن ہر ملک کا climateاور atmosphereالگ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کے علم میں اضافہ کروں کہ پچھلے دو سال سے جو citrusکی فصل ہے وہ اللہ کے فضل سے ہماری bumper cropہو رہی ہے اور اس کی ہماری exportبھی بہترین ہوئی ہے تو یہ بیماری ابھی تک اتنی زیادہ dangerousہماری طرف نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے کسی سیزن میں بھی یہ نقصان ہوا ہو اگر نقصان ہوتا تو ضرور آپ کے علم میں بھی آتا اور جہاں تک یہ معزز ممبر کہہ رہے ہیں جب یہ ہمارے نئے seedsتیار ہوتے ہیں تو یہ اُن موسموں کے لحاظ سے تیار کئے جاتے ہیں کہ اُس میں جو جو بیماریاں آتی ہیں اُن کا سدباب کرنے کے لئے۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تجاویز دے دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سب سے پہلے ان کو workکرنا پڑے گا۔ Sorryمعزز منسٹر صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ seedکے لئے پہلے اسے climatizeکرنا پڑتا ہے اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے کہ alreadyجو plantsلگے ہوئے ہیں آپ climate controlکے مطابق

اُس کے farmers کو بلاتے ہیں اس طرح کے آپ دو تین جو مین مین فارمرز کی associations بنی ہوئی ہیں جس طرح تحصیل بھلوال، بھیرا، سلانوالی اور کوٹ مومن ہر جگہ اپنی ایک association بیٹھی ہوئی ہے اُن سب کو بلائیں اُن سے یہ پوچھیں کہ کیا کیا climate خراب ہے جو سائز مالٹے کا یا کینو جو پہلے سرگودھا produce کرتا تھا۔

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری ایگریکلچر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں آپ ذرا نوٹ فرمالیں کہ جو تجاویز آ رہی ہیں پھر آپ اس حوالے سے منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے پہلی تجویز یہ ہے کہ مین فارمرز کی associations کو بلا کر اُن سے پہلے پوچھیں کہ کیا اس دفعہ بارشوں کے موسم کی وجہ سے ہمیں problems ہوئی ہیں، کیا ہمیں pesticide کی وجہ سے problem ہوئی ہیں، جس altitude پر سرگودھا ہے کیونکہ شہر اوپر ہے ہم نیچے آتے ہیں کیونکہ میرا جو حلقہ ہے یہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے بالکل ساتھ ہے۔ By the time جب وہ altitude ہمارے پاس آتا ہے تو ہمیں وہ fruitful results نہیں ملتے due to the weather تو سب سے بڑا جو orange کا آج کل فارمر ہے وہ اور ہمارے ملک پاکستان کو بھی اسی وجہ سے ہی سارا loss اُٹھانا پڑ رہا ہے کیونکہ ہم صرف main areas کو ٹارگٹ کرتے ہیں اور جو end والے areas ہیں اُن کو ٹارگٹ نہیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے climate change کے اوپر خدارا آپ لوگ کام کریں اُس میں ہمارے پورے پاکستان کی بھلائی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا جو جو organizations بیٹھی ہوئی ہیں سیکرٹری صاحب نے صرف ڈی او کو فون کرنا ہے اُن کو فون کر کے جو جو فارمرز کی associations ہیں اُن کو بلایا جائے، اُن سے بات کر کے جو تجاویز ہیں وہ دی جائیں۔

جناب سپیکر! 2004 میں آپ کو یاد ہوگا operational cost جب آئی تھی تو اُس کے اوپر ایک association آپ کو سرگودھا سے جہاں جہاں بھی oranges تھے آپ کو وہ ملی، آپ نے خصوصی طور پر توجہ دے کر خود ایک directive pass کیا کیونکہ ہم بجٹ میں اتنے پیسے

نہیں دے سکے تو آپ ان کی operational cost کے علاوہ ریسرچ کی جو cost ہے اُس کو بڑھا دیں تو میری request ہے اس سے پہلے کہ یہ آپ سے بہانہ کریں کہ اب یہ بجٹ پاس ہو گیا ہے اور ہم اس کو نہیں بڑھا سکتے تو ریسرچ کے اوپر kindly یہ ذرا زیادہ متحرک رہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ باقی آپ سارا کچھ لکھ کر دے دیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک! اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3796 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: زرعی فارم پر کاشت کردہ فصلوں کی اقسام اور فی ایکڑ اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3796: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں موجود زرعی فارم میں کون کون سی فصلیں کتنے رقبہ پر کاشت کی جاتی ہیں فی ایکڑ رقبہ پر کتنی لاگت آتی ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زرعی فارم ساہیوال میں تقریباً 16 ایکڑ رقبہ پر محیط آم اور بیری کے درختوں کا باغ تھا اگر ہاں تو اس کو کاٹ کر لکڑی بنا کر سستے داموں کیوں فروخت کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مربع نمبر 11 لائن نمبر 9 پر سدا بہار چارہ اگایا جاتا ہے کیا اس سدا بہار چارہ کی نیلامی کروائی جاتی ہے نیلامی سے حاصل ہونے والی رقم خزانہ سرکار میں جمع کروائی جاتی ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) گورنمنٹ زرعی فارم ساہیوال کا رقبہ 82 ایکڑ تھا جو کہ اب ویجیٹیبل ریسرچ سٹیشن ساہیوال سے 6 ایکڑ رقبہ واپس ملنے پر 88 ایکڑ ہو گیا ہے، جس میں سے 28 ایکڑ رقبہ پر دفاتر، سٹور اور کالونی وغیرہ ہیں۔ 16 ایکڑ رقبہ پر نیا باغ لگایا گیا ہے جبکہ بقیہ 44 ایکڑ

(پچیس ایکڑ پٹہ دار جبکہ اُنیس ایکڑ خود کاشتہ) رقبہ پر فصلات کاشت کی جاتی ہیں۔
کاشتہ فصلات کے نام، رقبہ اور فی ایکڑ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام خریف فصلات	کاشتہ رقبہ (ایکڑوں میں)	خرچہ فی ایکڑ (روپے)
1۔	دھان	9	19322
2۔	جوار چارہ	6	10200
3۔	مکئی موسمی	22	25890
4۔	مکئی چارہ	5	10500
5۔	خالی	2	-
6۔	ٹوٹل	44	-

نمبر شمار	نام ربیع فصلات	کاشتہ رقبہ (ایکڑوں میں)	خرچہ فی ایکڑ (روپے)
1۔	گندم	29	20575
2۔	مکئی بہاریہ	7	27672
3۔	برسیم	4	10000
4۔	جئی/جوار	1	8000
5۔	گاجر برائے بیج	3	24850
6۔	برسیم (انٹر کراپنگ)	7	10000
7۔	کینولا (انٹر کراپنگ)	4	12475
	ٹوٹل	55	

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ زرعی فارم میں تقریباً 16 ایکڑ رقبہ پر آم اور بیری کا باغ تھا۔ زرعی فارم میں موجود باغ بہت پرانا تھا اور اس کی پیداواری صلاحیت بہت کم ہو چکی تھی اور بہت زیادہ درخت آم بوجہ بیماری سوکھ چکے تھے۔ بارہا کوشش کی گئی کہ باغ کی بحالی ہو سکے اور زرعی ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ماہرین بھی بلائے گئے لیکن بحالی ممکن نہ ہو سکی۔ کل درختوں/پودوں کی تعداد 218 تھی جبکہ سفارش کردہ پودوں کی تعداد 72 پودے فی ایکڑ ہونی چاہئے تھی۔ اس طرح سے 16 ایکڑ باغ میں 1152 پودے آم درکار تھے جو کہ صرف 218 تھے۔ ان میں سے 93 پودوں پر پھل نہیں لگتا تھا جبکہ 88 پودے دیسی قسم کے تھے۔ باغ کی صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے سیکرٹری زراعت پنجاب کی ہدایت پر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی (بذریعہ چٹھی نمبری SOA(Ext)5-43/2017 مورخہ 26.04.2017

تشکیل دی گئی۔ کمیٹی نے مکمل سروے کیا اور بعد از معائنہ باغ مذکورہ کو اکھاڑنے کی سفارش کر دی۔ کمیٹی کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی نے بذریعہ چٹھی نمبری 2141 مورخہ 16.11.2017 باغ نیلام کرنے کی منظوری دی۔ تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے باغ کو اچھے نرخوں میں نیلام کیا گیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ زرعی فارم ساہیوال کے مربع نمبر 11 لائن نمبر 9 پر سدا بہار چارہ لگایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں جو پوچھا گیا تھا۔ ضلع ساہیوال میں ایک زرعی فارم ہے اُس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کتنی زمین ہے، اُس میں کیا کیا کاشت ہو رہا ہے تو اس کا جو جواب آیا ہے اس کے مطابق وزیر موصوف سے آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو 25 ایکڑ میں پٹہ دار ہیں وہ کتنے پٹہ دار ہیں جن کو یہ زمین دی گئی ہے اور کتنے عرصہ سے ہے اور اسی میں اس کی کتنی آمدن ہے اور جو انہوں نے نیا باغ سولہ ایکڑ پر لگایا ہے اُس پر محکمہ کی کتنی لاگت آئی ہے یہ ذرا بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر سوال پڑھ دیں تو سارا ایک ایک چیز کا جواب ہم نے لکھا ہوا ہے اگر کسی حصے پر انہیں اعتراض ہے تو یہ مجھے بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوال دوبارہ دہرا دیتا ہوں میں آپ کے توسط سے بتانا چاہتا ہوں جو ہاؤس میں جواب آیا ہے وہ پڑھنے کے بعد ہی ان سے ضمنی سوال کیا ہے۔ اس پر وزیر موصوف اس ایوان کو بھی بتا دیں کہ یہ جو 25 ایکڑ پر پٹہ دار ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے وہ کتنے ہیں اس میں نہیں لکھا گیا، سیکنڈ میں نے یہ پوچھا ہے کہ اس کی کتنی آمدن ہے اور جو 16 ایکڑ کے نئے باغ کا ذکر کیا گیا ہے اُس پر کتنی لاگت آئی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جو سولہ ایکڑ کا نیا باغ ہے اُس کے بارے میں صرف انہوں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ کتنا لگا ہے وہ بتا دیا ہے اگر لاگت پوچھیں گے تو وہ بھی بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! وزیر زراعت کہہ رہے ہیں بتا دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ پڑھ لیں نہیں بتایا گیا۔ میں نے پوچھا ہے کہ چلیں 25 ایکڑ پر جو ان کے پٹہ دار ہیں وہ کتنے ہیں اُس کا ایوان کو بتا دیں اور اس پر جو نئے باغ کا ذکر ہے اس کی لاگت کا بتا دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کو 25 ایکڑ کے پٹہ داروں کے ناموں کی لسٹ چاہئے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں وہ کتنے ہیں یہ بتا دیا جائے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! 25 ایکڑ کے جتنے پٹہ دار ہیں میں اُن کے نام ان کو دے دیتا ہوں اگر انہوں نے کوئی خاص پٹہ دار کا پوچھنا ہے تو میں وہ بھی ان کو بتا دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال سے آگے والا سوال بھی میرا ہی ہے اور میرے اُس سوال کے جواب میں محکمے نے بتایا ہے تو اگر آپ اس کا جواب بھی پڑھ لیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! پھر ہم آگے والے سوال پر چلتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، نہیں اگر منسٹر صاحب نہیں بتا رہے تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اس سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے کیونکہ ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ اس میں ایک پٹہ دار ہے جبکہ موقع پر دو پٹہ دار موجود ہیں لہٰذا آپ اس ڈیپارٹمنٹ کا حال دیکھ لیں کہ انہوں نے جواب غلط دیا ہے۔ میرے اگلے سوال کے جز (ج) میں انہوں نے بتایا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ابھی اگلا سوال take up ہی نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اگلا سوال نہیں کر رہا لیکن میں صرف آپ کو پٹہ دار کا نام بتا رہا ہوں جو کہ انہوں نے خود لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ آیت علی ولد غلام قادر اس کے زیر کاشت ہے تو میں یہ آپ کو اور ہاؤس کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ اس سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے کیونکہ موقع پر دوپٹہ دار موجود ہیں اور ان کے زیر کاشت رقبہ ہے اور جو میں نے باغ کے بارے میں پوچھا ہے تو وہ جز(ب) میں موجود ہے تو جز(ب) کے بارے میں، میں ان سے پوچھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا باغ کو سستے داموں میں فروخت کیا گیا ہے تو اس کے جواب میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ باغ اچھے نرخوں میں فروخت کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اچھے نرخوں کا مطلب کیا ہے تو یہ مجھے بتادیں کہ وہ باغ کتنی رقم میں فروخت ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بتائیں کہ وہ باغ کتنی رقم میں فروخت ہوا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر آپ دیکھیں تو ایک کمیٹی بنی تھی جس نے اس باغ کو فروخت کیا تھا تو یہ کمیٹی 2017-04-26 کو بنی تھی اور اس باغ کی فروخت 2017-11-18 کو ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے جو کہا ہے کہ وہ 16 ایکڑ کا آم اور بیری کا باغ تھا جو کہ بیماری لگنے کی وجہ سے سوکھ چکا تھا اور اس کی بحالی کے لئے مشتمل کمیٹی زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ماہرین کو بلایا گیا اور بحالی پھر بھی ممکن نہ ہو سکی، کیا منسٹر صاحب ایسا ہی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جی، ایسا ہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جو جواب دیا ہے آپ کے حکم کے مطابق آپ اگلے سوال کو بھی اس میں take up کر لیں کیونکہ یہ دونوں سوال ایک ہی فارم کے متعلق ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ایک عرض کر دوں گا کہ محکمہ جواب میں نرخ بھی نہیں بتا رہا اور سوال کا جواب بھی غلط ہے تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ۔۔۔

وزیر زراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ جس پٹے دار کی بات کر رہے ہیں تو اگر ان کے پاس وہاں پر دوسرے پٹے دار کا کوئی ثبوت ہے تو وہ مجھے فراہم کر دیں کیونکہ ہمارے ریکارڈ میں صرف ایک ہی پٹے دار ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ جناب محمد ارشد ملک کو بلا لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کو pending فرما دیں تاکہ اگلے سیشن تک کوئی حل نکل سکے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کو بلا کر اس معاملے کو sort out کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے دونوں سوال ایک ہی فارم کے متعلقہ ہیں اور دونوں کا جواب مجھے on the floor of the House پر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ جناب محمد ارشد ملک کو اور سیکرٹری صاحب کو بلا کر خود اس معاملے کو دیکھیں۔

وزیر زراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوالات کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ جناب محمد ارشد ملک کو کوئی ٹائم دے دیں۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ کا مسئلہ اب حل ہو گیا ہے۔

وزیر زراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! سیشن کے بعد میں جناب محمد ارشد ملک کو مل کر کوئی time set کر لوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

رحیم یار خان: محکمہ زراعت کے دفاتر اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*1574: **جناب ممتاز علی**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں کس کس شعبہ کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں؟

(ج) ضلع میں کتنے کسانوں کو سبسڈی پر کتنے اور کون سے آلات فراہم کئے گئے؟

(د) ضلع ہذا میں 18-2017 میں کتنے کھال پختہ کئے گئے اور مزید کتنے کھال پختہ کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے دفاتر/ذیلی دفاتر کے نام اور پتا جات کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں جاری منصوبہ جات کی شعبہ وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	شعبہ جات	جاری منصوبہ جات
1	شعبہ توسیع	زرعی مداخل پر سبسڈی کا منصوبہ برائے سال 19-2018
2	شعبہ اصلاح آبپاشی	پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ
3	"	نہری کھالہ جات میں پانی کی ترسیلی کارکردگی بڑھانے کے لئے پختگی میں توسیع
4	"	منافع بخش زراعت کا فروغ بذریعہ موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ٹیکنالوجی package
5	شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس	کراپ انشورنس

(ج) سال18-2017میں200لیزر لینڈ لیولنگ یونٹس سبسڈی پر فراہم کئے گئے۔

(د) ضلع ہذا میں سال18-2017میں64کھالہ جات کی اصلاح وپختگی کی گئی جبکہ سال 19-2018میں مزید223کھالہ جات پر اصلاح وپختگی کا کام جاری ہے۔

صوبہ بھر میں آم اور کھجور کی ریسرچ
کے اداروں کی تعداد اور ریسرچ سے متعلقہ تفصیلات

*3356: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں آم اور کھجور کی ریسرچ کے کتنے ادارے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) یہ ادارے کب قائم کئے گئے تھے ان میں آم اور کھجور کی کون کون سی بیماریوں پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ج) کیا آم میں پھوک کی بیماری پر کنٹرول کرنے کے لئے کوئی دوائی بنائی گئی ہے؟

(د) آم اور کھجور کی کون کون سی نئی اقسام ان اداروں نے دریافت کی؟

(ہ) ان اداروں کے مالی سال20-2019کے بجٹ کی تفصیل مد وار بتائیں؟

(و) ان اداروں کے کل ملازمین کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ز) ان اداروں کے پاس کتنی سرکاری اراضی کہاں کہاں ہے؟

(ح) ان اداروں کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت شعبہ تحقیق کے تحت مندرجہ ذیل ادارے اور ذیلی ادارے آم اور کھجور پر ریسرچ کر رہے ہیں۔

1۔مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان کے تحت آم پر ریسرچ کرنے والے ادارے:

i۔ **مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد**

ii۔ **مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال**

2۔ **ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد کے تحت کھجور پر ریسرچ کرنے والے ادارے:**

i۔ **ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ**

ii۔ **ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور**

(ب) ان اداروں کے قیام کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	قیام
1۔	مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان	2012
i۔	مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد	1978
ii۔	مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال	2007
2۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	1986
i۔	ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ	1961
ii۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	2003

ان تحقیقی اداروں میں آم کی جملہ امراض مثلاً منہ سڑی، سفوفی پھپھوندی، پودوں کا یکدم مرجھاؤ، سوکا اور پھل کی ڈنڈی کے گلنے کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ کھجور کی بیماری بیسل لیف راٹ پر تحقیقی کام جاری ہے۔

(ج) آم میں سوک کی بیماری کے خلاف تجربات سے دو تین پھپھوند کش زہریں نہایت مؤثر ثابت ہوئیں ہیں مثلاً تھائیوفینیٹ میتھائل، کاربینڈازم اور سٹروبلیورن وغیرہ۔

(د) ان اداروں نے آم کی 9اقسام منظور کروائیں جن میں یکتا، لنگڑا، دوسہری، انور رٹول، چونسہ ثمر بہشت، فجری، رٹول لیٹ، کالا چونسہ اور سفید چونسہ شامل ہیں۔ اسی طرح کھجور کی 9 نئی منظور شدہ اقسام میں کپرا، خرما، حلینی، اصیل، شامران، زاہدی، شکری، خدروی اور حلاوی شامل ہیں۔

(ہ) ان اداروں کے مالی سال20-2019 کے بجٹ کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	تنخواہ کی مد میں اخراجات	آپریشنل اخراجات	ٹوٹل
1۔	مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان	01384900	5077132	18926132
i۔	مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد	11835100	7173870	19008970
ii۔	مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال	468013	298534	766547
2۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	2475935	2819336	27577271
i۔	ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ	1683600	49800	1733400
ii۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	12210200	1962070	14172270

(و) ان اداروں کے ملازمین کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) ان اداروں کے پاس سرکاری اراضی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	کل اراضی (ایکڑ)
1۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	55
i۔	ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ	52.24
ii۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	50
2۔	مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان	34
i۔	مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد	79
ii۔	مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال	25

(ح) ان اداروں کے پاس سرکاری گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	گاڑیوں کی تعداد
1۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	03
i۔	ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ	-
ii۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	02
2۔	مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان	03
i۔	مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد	01
ii۔	مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال	01

صوبہ میں دھان کے مڈھوں
کو آگ لگانے سے متعلقہ حکومتی اقدامات و دیگر تفصیلات

*3396: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے سے فضائی آلودگی (سموگ) پیدا ہوتی ہے سموگ کی وجہ سے انسانی زندگی، فصلات، باغات اور سبزیوں پر منفی اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے؟

(ب) دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے کے واقعات کو روکنے کے لئے محکمہ زراعت کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) اس کے ذمہ دار کاشتکاروں کو کیا سزا دی جاتی ہے اور کتنا جرمانہ کیا جاتا ہے، تفصیل مہیا کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ دھان کے مڈھوں اور فصلات کی باقیات کو آگ لگانے سے فضائی آلودگی (سموگ) پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسانی زندگی، فصلات، باغات اور سبزیوں پر منفی اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ یہ فضائی آلودگی (سموگ) صرف دھان کے مڈھوں اور فصلات کی باقیات کو آگ لگانے سے ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ گاڑیوں، اینٹوں کے بھٹوں، لوہے کی ریفائنریوں اور دیگر کارخانوں سے اٹھنے والا دھواں اس کی سب سے بڑی وجہ ہے۔

(ب) دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے کے واقعات کو روکنے کے لئے محکمہ زراعت کی طرف سے اُٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. عام آگاہی مہم۔
2. گاؤں کی سطح پر volunteer کمیٹیوں کا قیام۔
3. رپورٹنگ اور مانیٹرنگ۔
4. گاؤں کی سطح پر فارمر ٹریننگ پروگرامز میں آگاہی۔
5. حکومت پنجاب کی طرف سے دفعہ (6) 144 کا نفاذ۔
6. دفعہ (6)144 کے تحت ذمہ دار کاشتکاروں کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کے لئے ضلعی انتظامیہ کو رپورٹنگ۔
7. دھان کے مڈھوں کی تلفی کے لئے کاشتکاروں کو سبسڈی پر happy seeder اور rice straw chopper کی عنقریب فراہمی۔

(ج) ذمہ دار کاشتکاروں کو دفعہ (6) 144 کے تحت دو سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں جو کہ عدالت پر منحصر ہے۔ تاہم اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ زراعت کسان دوست محکمہ ہے اور دفعہ (6) 144 کا نفاذ انتظامیہ کرتی ہے۔

رحیم یار خان میں محکمہ زراعت
کے دفاتر کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3444: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے دفاتر کتنے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں دفتری اور فیلڈ سٹاف کی تعداد اوران کے نام، عہدہ جات اور ذمہ داروں کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا مذکورہ ضلع میں زراعت پر تحقیق کا کوئی دفتر یا عملہ موجود ہے تو اس سے متعلق تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ضلع میں زراعت کی ترقی اور تحقیق کے حوالے سے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے 56 دفاتر کے نام اور پتاجات کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے 798 ملازمین کے نام، عہدہ جات اور ذمہ داریوں کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ زراعت شعبہ تحقیق کے دفاتر و عملہ موجود ہے جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) ضلع میں زراعت پر تحقیق کے حوالے سے محکمہ درج ذیل اقدامات اٹھا رہا ہے:

1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، خانپور۔

ادارہ ہذا کپاس کی نئی اقسام پر کام کر رہا ہے۔ اس ادارے نے کپاس کی زیادہ پیداوار اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام حکومت پنجاب سے منظور کروائی۔ جن میں RH-1، RH-112، RH-647، RH-662 اور RH-668 شامل ہیں۔ ادارہ ہذا کی مزید نئی اقسام منظوری کے آخری مراحل میں ہیں۔

2۔ شوگر کین ریسرچ سٹیشن، خانپور۔

ادارہ ہذا میں گنے کی نئی اقسام اور جدید پیداواری ٹیکنالوجی پر تحقیقاتی کام جاری ہے۔

3۔ آئل سیڈ ریسرچ سٹیشن، خانپور۔

- ادارہ ہذا نے تین اعلیٰ پیداوار دینے والی، کیڑوں کی بیماری سے محفوظ /رایا اور سرسوں کی منظور شدہ عمدہ اقسام تیار کیں یعنی خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں جس کی کامیاب کاشت پنجاب اور خاص کر ضلع رحیم یار خان میں کی جاتی ہے۔ ادارہ ہذا کی مزید نئی اقسام منظوری کے آخری مراحل میں ہیں۔
- ادارہ ہذا پنجاب سیڈ کارپوریشن، نجی کمپنیوں اور پنجاب کے ترقی پسند کاشتکاروں اور خاص کر ضلع رحیم یار خان کو پہلے سے بنیادی / بنیادی بیج مہیا کر رہا ہے۔
- ادارہ ہذا جدید ترین پیداواری ٹیکنالوجی تیار کرتا ہے اور اسے کاشتکاروں میں منتقل کرتا ہے۔
- شائقین کو مشاورتی خدمات مسلسل فراہم کی جارہی ہیں۔
- کسانوں کو آگاہی کے لئے ضلع رحیم یار خان کے مختلف مقامات پر مظاہرے کا پلاٹ بھی بویا جاتا ہے۔
- ٹیکنالوجی کی منتقلی سے متعلق توسیعی افسران اور اہلکار کو لیکچرز اور تربیت دی جاتی ہے۔

4۔ تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی، رحیم یار خان۔

- لیبارٹری ہذا کاشتکار کمیونٹی کو مٹی اور پانی کے تجزیے کی بنیاد پر مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کر رہا ہے۔
- زمین میں زرخیزی کی موجودگی کا اندازہ کرنا۔
- فصلوں کی مختلف اقسام کے لئے کھادوں کے استعمال کی سفارشات مہیا کرنا۔
- کاشتکاروں کے درمیان متوازن کھادوں کے استعمال کی ترغیب دینا۔
- کلرزدہ زمینوں کی اصلاح کے لئے زمینداروں کو رہنمائی فراہم کرنا۔
- کلرزدہ زمینوں کی اصلاح کے لئے جپسم کی کوالٹی کو جانچنے کے لئے جپسم کا تجزیہ کرنا اور استعمال کے متعلق ہدایات دینا۔
- ٹیوب ویل کے پانی کا تجزیہ کرنا اور استعمال کے بارے آگاہی فراہم کرنا۔

5۔ سینئر سبجیکٹ میٹر سپیشلسٹ(اگرانومی)رحیم یارخان۔

سینئر سبجیکٹ میٹر سپیشلسٹ(اگرانومی)رحیم یارخان علاقائی وموسمی حالات کے مطابق زرعی سفارشات میں تبدیلی کے لئے اور کاشتکاروں کے مسائل پر تجربات کرتے ہیں۔

ضلع رحیم یارخان اور بہاولپور میں کاشتکاروں کی تربیت کے لئے سفارشات بناتے ہیں اور فیلڈ سٹاف کو ٹریننگ دیتے ہیں۔

ضلع رحیم یارخان میں محکمہ زراعت کی ترقی کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

i. کھالہ جات کی اصلاح وپختگی۔

ii. غیر نہری کھالہ جات / ٹیوب ویل سکیموں کی اصلاح وپختگی۔

iii. جدید نظام آبپاشی(ڈرپ / سپرنکلر) کی تنصیب۔

iv. ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی۔

v. لیزر لینڈلیولر کی بذریعہ قرعہ اندازی مالی اعانت پر فراہمی۔

vi. آبی تالابوں کی تعمیر۔

vii. فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ۔

viii. کیڑوں اور ضرر رساں عوامل کی نشاندہی اور پیشن گوئی کرنا۔

ix. زرعی ادویات کے اوصاف کو چیک کرنا اور کاشتکاروں کو ملاوٹ سے پاک زرعی ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانا۔

x. ریڈیو پروگرام اور کاشتکاروں کی میٹنگ کے ذریعہ کاشتکاروں کو فصلات کی جدید ٹیکنالوجی سے آگاہی دینا۔

xi. زرعی مقاصد کے لئے زمین کی ہمواری کے لئے ضلع کو 15 بلڈوزرز کی فراہمی۔

xii. زیر زمین پانی کی دستیابی اور کوالٹی کی جانچ پڑتال برائے ٹیوب ویل بذریعہ الیکٹریکل رزیسٹیویٹی میٹر سروے کی سہولت کی فراہمی۔

xiii. بذریعہ ہینڈ بورنگ پلانٹ (2)زمینداروں کو زمین میں بور کرنے کی سہولت فراہمی۔

xiv. زمینداروں کے موجودہ ٹیوب ویلز کا بلامعاوضہ انرجی آڈٹ سروے کیا جارہا ہے۔

لاہور: ڈیوس روڈ پر محکمہ زراعت سے متعلقہ دفاتر کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3644: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیوس روڈ لاہور پر محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کس کس شعبہ جات کے ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے دائریکٹر جنرل اور دیگر ایگزیکٹو آفیشل کون کون ہیں؟

(ج) ان آفسز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں صرف لاہور ڈیوس روڈ کی تفصیل دی جائے؟

(د) ان آفسز میں کون کون سے ور کس سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ آفسز صوبہ بھر کے اپنے دفاتر کو یہاں سے کنٹرول کرتے ہیں یا ان کے subordinate آفسز بھی ہیں؟

(و) ان آفسز کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ڈیوس روڈ لاہور پر محکمہ زراعت کے دفاتر کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر کے ڈی جی اور دیگر ایگزیکٹو آفیشلز کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان آفسز میں 724 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) ان آفسز میں سرانجام دیئے جانے والے امور کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)

نام شعبہ	ذیلی دفاتر (subordinate Offices)
شعبہ توسیع، شعبہ فیلڈ، شعبہ اصلاح آبپاشی، شعبہ پیسٹ وارننگ، شعبہ زرعی اطلاعات، شعبہ مارکیٹنگ، شعبہ فلوریکلچر (ٹی اینڈ آر)۔	ذیلی دفاتر موجود ہیں
شعبہ پیام، شعبہ مارکیٹ کمیٹیز پراونشل فنڈ بورڈ، سی پیک یونٹ۔	ذیلی دفاتر نہ ہیں

(و) ان آفسز کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں کھادوں اور بیجوں پر سبسڈی کے لئے کاشتکار کے رجسٹرڈ ہونے کے طریق کار اور زرعی ہیلپ لائن کے متبادل نظام کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***3705: جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اپنے بجٹ مالی سال 19-2018 میں ڈی اے پی / یوریا کھادوں اور بیجوں پر سبسڈی کا اعلان کیا تھا اگر ہاں تو ان کھادوں پر کتنی سبسڈی کا اعلان کیا تھا کیا یہ کسانوں / کاشتکاروں کو دی جا رہی ہے اگر ہاں تو اس کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) سبسڈی حاصل کرنے کے لئے کیا کسانوں / کاشتکاروں کا رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے اگر ہاں تو کسانوں کو رجسٹرڈ کرنے کا کیا طریق کار ہے کیا حکومت اس طریق کار میں مزید آسانی پیدا کرتے ہوئے کسانوں کو دیہاتوں میں جا کر رجسٹرڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ زرعی ہیلپ لائن پر کی جانے والی ٹیلیفون کال کا نظام بہت مشکل ہے کافی دیر تک کال چلتی رہتی ہے متعلقہ نمائندہ سے بات نہیں ہو سکتی ہے جس سے سادہ لوح کسانوں کو مشکلات کا سامنا ہے کیا حکومت کسانوں کے لئے ہیلپ لائن کال سے ہٹ کر کوئی متبادل آسان طریق کار فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) حکومت پنجاب نے بجٹ مالی سال 19-2018 میں کھادوں اور بیجوں پر سبسڈی فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا اور اس مد میں درج ذیل رقوم مختص کیں۔

سبسڈی 19-2018	رقم روپے
کھادیں	ایک ارب 61 کروڑ 46 لاکھ
بیج برائے تیل دار اجناس	78 کروڑ
بیج کپاس	7 کروڑ 50 لاکھ

اس پروگرام کے تحت مالی سال 19-2018 میں ڈی اے پی (500)، این پی (200)، ایس ایس پی (200)، ایس او پی (800)، ایم او پی (500) اور این پی کی کھادوں پر -/300 روپے فی بوری سبسڈی فراہم کی گئی۔ مالی سال 20-2019 میں بھی کھادوں پر سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے جس کے لئے حکومت پنجاب نے 4۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔

براہ راست سبسڈی کا طریق کار:

کھاد کی ہر بوری میں سبسڈی واؤچر مہیا کیا گیا ہے پنجاب بھر میں رجسٹرڈ کسان واؤچر پر درج خفیہ نمبر اپنے شناختی کارڈ نمبر کے ہمراہ شارٹ کوڈ 8070 پر بھیج کر متعلقہ Branchless Banking Operator کی قریبی فرنچائز سے سبسڈی کی رقم وصول کر سکتا ہے۔

(ب) جی ہاں! سبسڈی حاصل کرنے کے لئے کسانوں / کاشتکاروں کا محکمہ زراعت کے پاس رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔ رجسٹریشن کا طریق کار یہ ہے کہ محکمہ زراعت توسیع کا فیلڈ اسسٹنٹ جو کہ یونین کونسل کی سطح پر کام کر رہا ہے کسانوں سے گاؤں گاؤں جا کر رجسٹریشن فارم پُر کرواتا ہے جسے بعد میں تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت توسیع کے دفتر میں کمپیوٹرائز کر دیا جاتا ہے۔ جہاں تک رجسٹریشن میں آسانی پیدا کرنے کا تعلق ہے تو متعلقہ فیلڈ اسسٹنٹ گاؤں گاؤں جا کر کسانوں / کاشتکاروں کی رجسٹریشن کر رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ کسانوں کی فنی راہنمائی کے لئے نومبر 2019 سے زراعت ہاؤس لاہور میں ایکسٹینشن 2.0 پراجیکٹ کے تحت کال سنٹر قائم کیا گیا ہے جس پر کاشتکار اپنے زرعی مسائل کے حل کے لئے بروز سوموار تا جمعہ صبح 9:99 بجے تا شام 5:00 بجے تک 17000-0800 پر کال کر رہے ہیں اور زرعی ماہرین کی ایک ٹیم زمیندار حضرات کے سوالات کے جوابات اور مختلف سکیموں سے متعلق جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے معلومات فراہم کر رہی ہے۔ ہیلپ لائن سے ہٹ کر کوئی متبادل طریق کار فی الحال زیر غور نہ ہے کیونکہ محکمہ زراعت کا عملہ پہلے ہی گاؤں گاؤں جا کر کسانوں کو مختلف فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی سے متعلق معلومات فراہم کر رہا ہے۔

ساہیوال: زرعی فارم کی زمین پر مارکیٹ بنانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3797: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی فارم ضلع ساہیوال میں تعمیر شدہ کوارٹر کتنے ہیں اور کتنے رقبہ پر ہیں کن کن افسران اور ملازمین کو الاٹ کئے گئے ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زرعی فارم کے رقبہ پر ناجائز قابضین گھر تعمیر کر کے بیٹھے ہیں اگر ہاں تو آج تک محکمہ نے ان کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زرعی فارم ہذا کے مربع نمبر 11 اور لائن نمبر 3 کو نا قابل کاشت زمین بنا کر مارکیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے اگر ہاں تو یہ کس کی اجازت سے اور کیوں تعمیر کی جارہی ہے اس کی منظوری کے کاغذات فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) زرعی فارم ساہیوال میں کل 16 رہائشیں ہیں جن میں سے آٹھ افسران جبکہ باقی آٹھ رہائشیں سٹاف کو الاٹ ہیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ زرعی فارم کے دو ایکڑ رقبہ پر 44 اشخاص عرصہ دراز سے گھر بنا کر بیٹھے ہیں۔ محکمہ زراعت (توسیع) ساہیوال نے متعدد بار ضلعی انتظامیہ کو لکھا ہے کہ وہ مذکورہ رقبہ خالی کروانے میں ہماری مدد کریں۔ مذکورہ اشخاص تقریباً 40 سال سے قابض چلے آرہے ہیں اور سال 2013 میں متذکرہ 44 کس قابضین کو انتظامیہ (اسسٹنٹ کمشنر ساہیوال) کی طرف سے الاٹمنٹ لیٹر جاری کر دیئے گئے جو کہ محکمہ کے زیر استعمال زمین سے الاٹمنٹ نہ ہو سکتی ہے۔ اسی سلسلے میں جناب اسسٹنٹ کمشنر و ڈپٹی کمشنر کو بذریعہ چٹھی نمبری 532 بتاریخ 31.10.18، چٹھی نمبری 816 بتاریخ 13.04.19، چٹھی نمبری 872 بتاریخ 22.05.19، چٹھی نمبری 1038 بتاریخ 06.08.19، چٹھی نمبری 1060 بتاریخ 11.09.19 اور چٹھی نمبری 1122 بتاریخ 19-10-08 درخواست کی گئی ہے کہ الاٹمنٹ لیٹر منسوخ کر کے رقبہ مذکورہ خالی کروانے کے لئے محکمہ کی مدد کی جائے۔

مزید برآں جناب ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع واے آر)پنجاب نے بھی بذریعہ چٹھی نمبری F/Dev&S/12-11/337 مورخہ 02.05.2019 کمشنر صاحب ساہیوال ڈویژن ساہیوال کو درخواست کی ہے کہ مذکورہ رقبہ خالی کروایا جائے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ زرعی فارم ساہیوال کے مربع نمبر 11 لائن نمبر 3 میں کوئی مارکیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے بلکہ مذکورہ رقبہ پٹہ دار آیت علی ولد غلام قادر کے زیر کاشت ہے۔

لاہور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3799: محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں محکمہ زراعت کے کس کس شعبہ کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں؟

(ج) کون کون سے علاقہ جات میں کسانوں کو سبسڈی دی گئی اور آلات سبسڈی پر فراہم کئے گئے؟

(د) ان دفاتر کے ملازمین نے یکم اگست 2018 سے اب تک کتنے کاروباری حضرات کو جعلی اور غیر معیاری ادویات وکھاد فروخت کرتے پکڑا اوران کو کتنا جرمانہ کیا گیا اور کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ہ) ان سے کتنا جرمانہ وصول ہوا کتنے افراد کو سزا ہوئی ودیگر جو ملزمان جعلی کھاد اور ادویات بیچتے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) لاہور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ زراعت کے جاری منصوبہ جات کی شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

نام شعبہ	جاری منصوبہ جات
توسیع	قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار گندم
	قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار دھان
	ایکسٹینشن سروسز 2.0
اصلاح آبپاشی	قومی پروگرام برائے اصلاح کھالہ جات (فیز II پنجاب
	پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ
	منافع بخش زراعت کے فروغ کے لئے ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی
	چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب کا منصوبہ
	Extension Services 2.O Identification of Dominant
تحقیق	Soil Service in Punjab
پلاننگ و ایویلیوایشن	Empowerment of Kissan through Financial
	and Digital Inclusion (E-Credit) & Connected
	griculture Punjab Platform (CAPP)

(ج) لاہور کے تمام علاقہ جات میں کسانوں کو سبسڈی دی جا رہی ہے اور آلات سبسڈی پر فراہم کئے جا رہے ہیں۔

(د) اگست 2018 سے لے کر اب تک جعلی اور غیر معیاری ادویات پر 1 غیر معیاری نمونہ اور تین خفیہ چھاپہ جات کے نتیجے میں چار ایف آئی آر کرائی گئیں اور پیسٹیسائیڈ کی 27783 کلو گرام / لیٹر مقدار اور 79,92,518 روپے مالیت کی دوائی پکڑی گئی اور سات ملزمان کو گرفتار کر کے حوالہ پولیس کیا گیا۔

یکم اگست 2018 سے اب تک کھاد فروخت کرنے والے ڈیلر حضرات سے کھاد کے 152 نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے آٹھ نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے ان ڈیلر حضرات کے خلاف آٹھ ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں۔

(ہ) اگست 2018 کے بعد درج کروائے جانے والے بارہ مقدمات (چار جعلی اور غیر معیاری ادویات اور آٹھ غیر معیاری کھاد) ابھی تک عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ جرمانہ یا سزا کا تعین عدالت کی صوابدید پر ہے۔

گزشتہ پانچ سالوں میں گندم اور مونجی کے بیج کی نئی دریافت سے متعلقہ تفصیلات

*3820: **چودھری عادل بخش چٹھہ**: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران گندم اور مونجی (چاول) کے سیڈز کی کون کون سی اقسام آئی ہیں ان کے نام علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) گندم اور مونجی (چاول) کے صوبہ بھر میں کتنے ریسرچ سٹیشن یا سنٹرز کہاں کہاں ہیں؟

(ج) ان اداروں کی پچھلے پانچ سالوں کی کارکردگی بتائیں اوران کا ان پانچ سالوں کا بجٹ علیحدہ علیحدہ مدوار بتائیں؟

(د) گندم اور مونجی(چاول) کی بیماریوں پر کنٹرول کے لئے کون کون سی زرعی ادویات متعارف کروائی کی گئی ہیں اوران زرعی ادویات کی وجہ سے گندم اور مونجی (چاول) کی فصل کی بیماریوں پر کہاں تک کنٹرول ہوا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ زراعت کے زیر سایہ تحقیقاتی اداروں نے درج ذیل گندم کی گیارہ اور مونجی (چاول) کی پانچ نئی اقسام دریافت کیں۔

اقسام گندم: اُجالا 16، اناج 17، اکبر 19، احسان 16، فتح جنگ 16، بارانی 17، فخر بھکر، بھکر سٹار، جوہر 16 گولڈ 16 اور غازی 19

اقسام مونجی (چاول) چناب باسمتی، پنجاب باسمتی، کسان باسمتی، سپر باسمتی 2019 اور سپر گولڈ۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے زیر سایہ گندم پر چار ادارے اور ایک ذیلی ادارہ جبکہ مونجی (چاول) پر ایک ادارہ اور اس کا ذیلی ادارہ کام کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے اور ذیلی ادارے کا نام اور جائے مقام	فصل پر تحقیق
1۔	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	گندم
2۔	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال بارانی ایگریکلچرل ریسرچ سٹیشن، فتح جنگ	گندم

3- تحقیقاتی ادارہ برائے بارانی علاقہ جات، بھکر — گندم
4- علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور — گندم
5- تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو — مونجی (چاول)
رائس ریسرچ سٹیشن، بہاولنگر

(ج) ان اداروں کی پچھلے پانچ سالوں کی کارکردگی اوران کے علیحدہ علیحدہ مدوار بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد

پچھلے پانچ سالوں میں ادارہ ہذا نے گندم کی کل تین نئی اقسام متعارف کروائیں ہیں جو کہ اُجالا16، اناج17 اور اکبر19 ہیں۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے:

سال	تنخواہ کی مد میں بجٹ (روپے)	آپریشنل بجٹ (روپے)	ٹوٹل (روپے)
2014-15	4,85,53,022	17,14,780	5,02,67,802
2015-16	5,07,89,010	65,38,000	5,73,27,010
2016-17	6,38,06,500	63,36,400	7,01,42,900
2017-18	7,02,84,880	1,90,59,350	8,93,44,230
2018-19	7,34,90,096	1,40,19,898	8,75,09,994

2- بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال

پچھلے پانچ سالوں میں ادارہ ہذا نے گندم کی کل تین نئی اقسام متعارف کروائی ہیں جو کہ احسان16، فتح جنگ16 اور بارانی17 ہیں۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے:

سال	تنخواہ کی مد میں بجٹ (روپے)	آپریشنل بجٹ (روپے)	ٹوٹل (روپے)
2014-15	9,36,56,800	1,37,05,000	10,73,61,800
2015-16	9,40,64,900	2,50,92,000	11,91,56,900
2016-17	12,60,66,250	2,89,88,300	15,50,54,550
2017-18	15,39,10,345	3,99,80,546	19,38,90,891
2018-19	16,54,41,664	3,89,83,845	20,44,25,509

3۔ تحقیقاتی ادارہ برائے بارانی علاقہ جات، بھکر

ادارہ ہذا پچھلے پانچ سالوں میں گندم کی دو اقسام فخر بھکر اور بھکر سٹار متعارف کروا چکا ہے۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے:

سال	تنخواہ کی مد میں بجٹ (روپے)	آپریشنل بجٹ (روپے)	ٹوٹل (روپے)
2014-15	2,05,86,200	57,37,500	2,63,23,700
2015-16	2,27,33,500	52,74,000	2,80,07,500
2016-17	2,62,46,160	63,47,180	3,25,93,340
2017-18	2,95,25,965	61,56,144	3,56,82,109
2018-19	2,02,47,000	37,97,500	2,40,44,500

4۔ علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور

ادارہ ہذا پچھلے پانچ سالوں میں گندم کی تین نئی اقسام متعارف کروا چکا ہے جو کہ جوہر 16، گولڈ 16 اور غازی 19 ہیں۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے:

سال	تنخواہ کی مد میں بجٹ (روپے)	آپریشنل بجٹ (روپے)	ٹوٹل (روپے)
2014-15	4,73,52,361	72,85,081	5,46,37,442
2015-16	5,24,55,666	87,04,599	6,11,60,265
2016-17	5,50,97,380	1,33,69,459	6,84,66,839
2017-18	6,57,23,674	1,45,16,067	8,02,39,741
2018-19	6,98,81,012	1,83,07,538	8,81,88,550

5۔ تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو

پچھلے پانچ سالوں میں ادارہ ہذا نے مونجی (چاول) کی کل پانچ نئی اقسام متعارف کروائی ہیں جو کہ چناب باسمتی، پنجاب باسمتی، کسان باسمتی، سپر باسمتی 2019 اور سپر گولڈ ہیں۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے:

سال	تنخواہ کی مد میں بجٹ (روپے)	آپریشنل بجٹ (روپے)	ٹوٹل (روپے)
2014-15	4,88,30,000	1,30,42,500	6,18,72,500
2015-16	4,95,40,940	1,49,65,009	6,45,05,949
2016-17	5,98,98,067	1,60,01,500	7,58,99,567
2017-18	5,96,32,566	1,89,69,034	7,86,01,600
2018-19	6,02,84,400	1,75,87,019	7,78,71,419

(د) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے تحقیقاتی ادارے اور ان کے ذیلی ادارے گندم اور مونجی (چاول) کی بیماریوں کے خلاف جینیاتی مدافعت کے لئے کوشاں ہیں اور اس ضمن میں کئی نئی اقسام (جن کا ذکر جز (الف) میں کیا جاچکا ہے) متعارف کروائی جاچکی ہیں تاہم مندرجہ ذیل زرعی ادویات استعمال کرکے گندم اور مونجی (چاول) کی بیماریوں کے انسداد کے خاطر خواہ نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

- گندم کی فصل کی اہم بیماری کنگی کے شدید حملے کی صورت میں ٹیبوکونازول، پروپی کونازول، ٹرائی فلوکسی سٹروبن + ٹیبوکونازول اور ٹرائی اڈیمیفون کے استعمال سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ گندم چونکہ ہماری بنیادی خوراک ہے لہٰذا اس پر ان زہروں کا استعمال ضرورت کے مطابق اور اگر بیماری کے تدارک کے لئے موسم سازگار ہو تب کریں۔
- مونجی (چاول) کی فصل کی اہم بیماری پتوں کے جراثیمی جھلساؤ کے لئے زرعی ادویات کاپر آکسی کلورائیڈ، کاپر ہائیڈرو آکسائیڈ، سلفر اور کسوگامائی سین۔ دھان کے بھکا کے لئے ایزوکسی سٹروبن، ڈائی فینوکونازول، کسوگامائی سین، ٹرائی فلوکسی سٹروبن + ٹیبوکونازول، ڈائی فینوکونازول، سلفر اور ویلیڈامائسین + ڈائی فینوکونازول۔ اسی طرح پتوں کے بھورے دھبوں کے لئے ٹرائی فلوکسی سٹروبن + ٹیبوکونازول اور سلفر کارآمد ہیں اور ان کے استعمال سے دھان کی بیماریوں کا کامیابی سے کنٹرول ہو رہا ہے۔

فیصل آباد: ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ
شعبہ پلانٹ پتھالوجی میں اسامیوں کی تعداد و دیگر متعلقہ تفصیلات

*3865: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایوب ایگری کلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کے شعبہ پلانٹ پتھالوجی میں ڈائریکٹر کی کتنی پوسٹیں کس کس گریڈ کی ہیں ان پر تعیناتی کے لئے تعلیم اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ڈائریکٹر کی اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، تعلیم مع تجربہ اور گریڈ بتائیں ان میں سے کتنےofficiating basis پر کام کر رہے ہیںofficiating basis پر ڈائریکٹر کی اسامیوں پر تعیناتیاں کرنے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت کے پاس مطلوبہ تعلیم، تجربہ اور گریڈ کے حامل افسران نہیں ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان اسامیوں پر مطلوبہ تعلیم، تجربہ اور گریڈ کے حامل افسران کو ترقی دے کر تعینات کرنے کو تیار ہے تو کب تک جو کہ پی ایچ ڈی ہولڈرز ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کے شعبہ پلانٹ پیتھالوجی میں ڈائریکٹر کی صرف ایک پوسٹ ہے جو کہ گریڈ20 کی ہے۔ چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری سے پہلے یہ پوسٹ گریڈ19 کی تھی۔

ڈائریکٹر کی اسامی پر تعیناتی ماہر امراض نباتات گریڈ19 میں سے میرٹ کی بنیاد پر پروموشن کے ذریعے کی جاتی ہے۔

اس اسامی پر تعیناتی کے لئے کم از کم ایم ایس سی (آنرز) پلانٹ پیتھالوجی کی تعلیم، گریڈ17 یا اعلیٰ گریڈ میں 17 سال کا تجربہ اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تسلیم شدہ جرنلز میں شائع آٹھ مقالہ جات جن میں سے چار مقالہ جات میں پہلا نام ہونا ضروری ہے۔

(ب) اس وقت ڈائریکٹر پلانٹ پیتھالوجی کی اسامی پر جناب محمد اقبال، پلانٹ پیتھالوجسٹ تعینات ہیں جن کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	محمد اقبال
عہدہ	پلانٹ پیتھالوجسٹ
گریڈ	BS-18+SP165/-
تعلیمی قابلیت	ایم ایس سی (آنرز) ایگریکلچر
تجربہ	29سال
موجودہ تعیناتی	بطور ڈائریکٹر Lookafter Chargeپلانٹ پیتھالوجی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد

مزید برآں چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری کے بعد پلانٹ پتھالوجسٹ (BS-18+165/-SP) کی پوسٹ پرنسپل سائنٹسٹ بی ایس۔19 میں اپ گریڈ ہو چکی ہے جس کے لئے ترمیم شدہ سروس رولز کے مطابق کیسز مکمل کئے جا رہے ہیں۔ چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری کی وجہ سے ڈائریکٹر پلانٹ پتھالوجی کی اسامی پر ریگولر تعیناتی نہ کی جا سکی۔

(ج) حکومت ڈائریکٹر کی اسامی کو پُر کرنے کو تیار ہے۔ اب چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری کے بعد سروس رولز میں ترمیم کی جا چکی ہے جس کے مطابق پروموشن کیسز مکمل کئے جا رہے ہیں۔

لاہور: محکمہ زراعت میں خالی اسامیوں کی تعداد اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*3918: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں زراعت کے دفتر میں گریڈ 1 سے 15 تک کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی پُر کر لی گئی ہیں مکمل تفصیل گریڈ وار بیان فرمائی جائے؟

(ب) 2018 سے آج تک گریڈ 1 سے 15 تک کی اسامیوں پر کتنی بھرتی کی گئی ہے گریڈ وار تعداد بیان فرمائی جائے؟

(ج) جو بھرتی کی گی اس خالی اسامیوں کا اشتہار کون سے اخبارات میں دیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے افسران آپس میں ملی بھگت سے خالی اسامیوں پر بغیر اشتہار کے بھرتی کر لیتے ہیں اور بعد میں اخبار میں اشتہار دیتے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) لاہور میں محکمہ زراعت کے دفاتر میں گریڈ 1 تا 15 کی 1525 اسامیاں پُر ہیں اور 749 خالی ہیں۔ گریڈ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2018 سے آج تک گریڈ1 تا 15 تک کی 85اسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے گریڈ وار تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بھرتی کی گئی خالی اسامیوں کے اشتہارات درج ذیل اخبارات میں دیئے گئے ہیں۔ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 2019-04-10،روزنامہ"نوائے وقت"مورخہ 2019-02-27 اور2019-01-31، روزنامہ "ایکسپریس"مورخہ2017-12-14، روزنامہ "جنگ"مورخہ2017-07-22 ،روزنامہ "نوائے وقت "اور"صحافت" مورخہ2019-11-13،روزنامہ"دنیا"مورخہ2018-01-13،روزنامہ"جنگ "مورخہ2019-06-25،روزنامہ"دنیا"اور"ایکسپریس"مورخہ2017-10-25، روزنامہ"جنگ"مورخہ2019-11-20،روزنامہ "جنگ" اور" نئی بات" مورخہ2019-11-26،روزنامہ"نوائے وقت"،"مشرق" اور "دن"مورخہ 2020-02-11، روزنامہ"دنیا "اور"نوائےوقت"مورخہ 2017-12-21۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ تمام بھرتیاں مجوزہ قوانین کے مطابق کی جاتی ہیں۔

صوبہ بھر میں زرعی آلات پر سبسڈی دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3960: **محترمہ سمیرا کومل:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے زرعی آلات پر سبسڈی بند کر دی ہے سبسڈی بند کرنے کی وجہ بیان کی جائے اگر نہیں کی گئی تو رواں مالی سال2019-20میں کاشتکاروں کواس مد میں کتنی سبسڈی دی گئی ہے؟

(ب) اگر حکومت زرعی آلات پر سبسڈی دے رہی ہے تو کن کن الات پر سبسڈی دی جارہی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ 2019-20 میں چاول، گنا، گندم ،تیلدار فصلات اوردالوں کے مختلف قومی منصوبہ جات کے تحت کاشتکاروں کو زرعی آلات / مشینری پر 50 فیصد کے حساب سے 32 کروڑ 7لاکھ 66ہزار روپے کی سبسڈی دی جارہی ہے۔اسی طرح شعبہ

اصلاح آبپاشی کے تحت زرعی آلات پر ایک ارب 80 کروڑ روپے کی سبسڈی دی جا رہی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے مختلف قومی منصوبہ جات کے تحت درج ذیل زرعی آلات / مشینری پر سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے۔ رائس ٹرانسپلانٹر (رائڈنگ ٹائپ۔ڈیزل انجن)، رائس ٹرانسپلانٹر (رائڈنگ ٹائپ۔پٹرول / گیسولین انجن)، رائس ٹرانسپلانٹر (واک آفٹر ٹائپ)، دھان کی نرسری اگانے والی مشین، واٹر ٹائٹ روٹاویٹر (42 بلیڈز)، واٹر ٹائٹ روٹا ویٹر (48 بلیڈز)، واٹر ٹائٹ روٹاویٹر (54۔ بلیڈز)، ڈائریکٹ سیڈنگ رائس ڈرل، ڈسک پلو، راجہ ہل، نیپ سیک پاور سپریئر، پلاسٹک ٹریز، چیزل پلو، شوگر کین پلانٹر، ارلی ہل اپ شوگر کین ریجر، گرینولر پیسٹیسائیڈ اپلی کیٹر، زیرو ٹیلج ڈرل (13۔ روز) / ہیپی سیڈر (10 روز)، ڈرائی سوئنگ ڈرل / شیلو ڈرل (13 روز)، وتر سوئنگ ڈرل / ربیج ڈرل (13 روز)، ویٹ بیڈ پلانٹر (8 روز)، روٹری سلیشر، پلانٹر / ڈرل، تھریشر، کمبائن ہیڈر ایکسٹینشن اور پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم۔

علاوہ ازیں محکمہ زراعت (اصلاح آبپاشی) ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی، لیزر لینڈ لیولرز اور جدید نظام آبپاشی کے لئے سولر سسٹم پر سبسڈی فراہم کر رہا ہے۔

ضلع بہاولنگر میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4061: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر اور ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع کو کتنا فنڈ مالی سال 2019-20 میں فراہم کیا گیا ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(د) اس ضلع میں زرعی انجینئرنگ کے کتنے ملازمین تعینات ہیں اور اس ضلع میں اس شعبہ میں کون کون سی مشینری ہے؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ ہذا کون کون سی مشینری کاشتکاروں کو کس حساب سے رینٹ پر فراہم کرتا ہے وہ کتنے روپے فی گھنٹہ کے حساب رینٹ پر فراہم کرتا ہے؟

(و) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کتنے فارم اور ریسرچ سٹیشن ہیں ان کا رقبہ کتنا کتنا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ زراعت کے 41 دفاتر ہیں اور 582 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) اس ضلع کو مالی سال 20-2019 میں -/53,05,15,877 روپے بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے شعبہ ہائے توسیع، ریسرچ، اصلاح آبپاشی، پیسٹ وارننگ، فیلڈ، کراپ رپورٹنگ سروس اور اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ کام کر رہے ہیں۔

(د) شعبہ زرعی انجینئرنگ ضلع بہاولنگر میں 46 ملازمین تعینات ہیں اور اس شعبہ میں درج ذیل مشینری موجود ہے:

نمبر شمار	نام مشینری	تعداد
1۔	بلڈوزر D50A-17 Komatsu	11
2۔	نسان لوڈر BNC-7878	01
3۔	سپروائزری وہیکل (سٹیشن ویگن) LHM-9542	01
4۔	بیڈ فورڈ ٹرک BNI-187	01
5۔	فیٹ 640 ٹریکٹر نمبر 957279	01
6۔	فورڈ 4600 ٹریکٹر نمبر 247350	01
7۔	بینڈ بورنگ پلانٹ 10" قطر	02
8۔	الیکٹریکل ریزسٹیویٹی میٹر	01

(ہ) ضلع بہاولنگر میں رینٹ پر فراہم کی جانے والی مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام مشینری	رینٹ فی گھنٹہ
بلڈوزرز (11)	1۔ -/560 روپے فی میٹر گھنٹہ برائے کسان جس کا رقبہ 12-1/2 ایکڑ تک ہے۔ 2۔ -/100 روپے فی میٹر گھنٹہ برائے کسان جس کا رقبہ 12-1/2 ایکڑ سے 25 ایکڑ تک ہے ڈیزل کسان فراہم کرے گا۔ 3۔ -/650 روپے فی میٹر گھنٹہ برائے کسان جس کا رقبہ 25 ایکڑ سے زائد ہے۔ ڈیزل کسان فراہم کرے گا)۔
بینڈ بورنگ پلانٹ	11.00 روپے فی فٹ
الیکٹریکل ریزسٹیویٹی میٹر	3900 روپے فی سروے

(و)

1. رائس ریسرچ سٹیشن، بہاولنگر۔ کل رقبہ 34 ایکڑ ہے۔
2. اڈاپٹیو ریسرچ سٹیشن بہاولنگر۔ اس کا اپنا کوئی رقبہ نہیں ہے۔

بہاولپور: محکمہ زراعت کے دفاتر اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4068: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کام کر رہے ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) محکمہ زراعت کا بہاولپور میں کوئی ریسرچ فارم یا انسٹیٹیوٹ ہے تو وہ کہاں پر چل رہا ہے اور اس کا رقبہ کتنا ہے اور اس میں کس فصل یا پھل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ج) اس محکمہ کا بہاولپور میں کتنا رقبہ کہاں کہاں ہے؟

(د) اس محکمہ کے اس ضلع میں گریڈ 17 اور اوپر کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) مالی سال 20-2019 میں اس ضلع کو کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؟

(و) اس محکمہ کے تحت کون کون سے منصوبہ جات اس ضلع میں چل رہے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے تحت چلنے والے ریسرچ فارمز / انسٹیٹیوٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ شعبہ ریسرچ

نمبر شمار	ادارے کا نام	پتا	رقبہ (ایکڑ)	فصل / پھل کا نام جس پر ریسرچ کی جاتی ہے
1۔	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور	گلبرگ روڈ، ماڈل ٹاؤن اے، بہاولپور	178	گندم، رایا، جوار، باجرہ، سبزیات، مونگ اور چنے
2۔	کاٹن ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	45	کپاس

3-	ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	50	کھجور، بیر اور انار
4-	آئل سیڈ زریسرچ سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	29	سرسوں، رایا، سورج مکھی، تِل، ارنڈ اور سافلاور
5-	ایگرانومک ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	25	کپاس، گندم اور چارہ جات
6-	ایگریکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	42	گوارہ
7-	ویجیٹیبل ریسرچ سب سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	20	میتھی، پالک، مولی، دھنیہ، پیاز وٹماٹر ٹرائل، بھنڈی توری، کریلہ، گھیا کدو
8-	انٹومالوجیکل ریسرچ سب سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	-	کپاس، آم، بیر، گندم اور سرسوں کے نقصان دہ کیڑوں پر تحقیق
9-	پیسٹیسائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری، بہاولپور	ایضاً	3	زرعی ادویات کا تجزیہ اور تحقیق کی جاتی ہے۔
10-	تجزیہ گاہ زمین وپانی برائے ریسرچ، بہاولپور	ایضاً	6	مٹی وپانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

2- شعبہ توسیع کے زیر انتظام زرعی فارم

نمبر شمار	ادارے کا نام وپتا	رقبہ (ایکڑ)
1-	گورنمنٹ زرعی فارم (توسیع) بہاولپور	99
2-	گورنمنٹ گارڈن بھیری والا بہاولپور	25
3-	گورنمنٹ گارڈن خیرپور ٹامیوالی، بہاولپور	16
4-	گورنمنٹ شرب نرسری بہاولپور	10

اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ شعبہ توسیع کے زیر انتظام زرعی فارمز ریسرچ مقاصد کے لئے نہیں ہیں۔

(ج) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے رقبہ سے متعلق تفصیل جز (الف) میں دے دی گئی ہے۔

(د) اس ضلع میں گریڈ17 اور اوپر کے 119 ملازمین تعینات ہیں، نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مالی سال20-2019 میں اس ضلع کو-/61,86,14,681روپے بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔

(و) اس محکمہ کے تحت درج ذیل منصوبہ جات اس ضلع میں جاری ہیں:

شعبہ	نام منصوبہ جات
1-توسیع	1۔ ایکسٹینشن سروسز2.0 (سائل سیمپلنگ،واٹر سیمپلنگ،کسان رجسٹریشن) 2۔تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ (نمائشی پلاٹ سورج مکھی، بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی) 3۔گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (نمائشی پلاٹ گندم، بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی، زرعی آلات گندم، جپسم کی رعائتی قیمت پر فراہمی) 4۔کماد کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (نمائشی پلاٹ کماد، زرعی آلات کماد)
2۔ تحقیق	1. PARB Project 904 "Nutrition enhancement of crops, fruits, vegetables and their products under climate change scenario". 2. PARB Project 911 "Diversification of cropping by promition of Wheat, Sohanjna, Castor Bean Taramera, Mustard, Pear Millet and Sesame in lesser Cholistan." 3. ADP Project "Commissioned Research for Development of Cotton Seed" 4. ADP Project "Establishment of Tissue Culture Lab at HRS and Provision of Missing Facilities at RARI, Bahawalpur." 5 . Extension Services .2O
3۔ اصلاح آبپاشی	1۔پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ 2۔ قومی منصوبہ برائے اصلاحِ کھالہ جات (فیزII) پنجاب 3۔ منافع بخش زراعت کے فروغ کے لئے ڈرپ / سپر نکلر نظامِ آبپاشی چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب
4۔کراپ رپورٹنگ سروس	پنجاب فصل بیمہ (تکافل) پروگرام

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں کپاس کی فصل کے لئے بیج کے کاشت کے دورانیہ سے متعلقہ تفصیلات

919: محترمہ شازیہ عابد: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کپاس کا BT سیڈ کب سے کاشت کیا جارہا ہے اور اس سے پہلے کون سا بیج کاشت کیا جاتا تھا؟

(ب) اس سیڈ پر موسمی لحاظ سے کیا اثرات مرتب ہورہے ہیں؟

(ج) BT سیڈ کی فی ایکڑ کتنی پیداوار ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) صوبہ پنجاب میں کپاس کا BT سیڈ 05-2004 سے کاشت کیا جارہا ہے تاہم بی ٹی کپاس کی کاشت کی باقاعدہ منظوری 2010 میں ہوئی۔ اس سے پہلے روایتی (نان بی ٹی) اقسام کاشت کی جاتی تھیں۔

(ب) موسمی تبدیلی کی وجہ سے خاص طور پر درجہ حرارت میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے جس سے کپاس کی فصل پر منفی اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ کپاس پر موسمی تبدیلی کے اثرات میں پھل کا گرنا، ضرر رساں کیڑوں اور بیماریوں میں اضافہ ہونا شامل ہے۔ خاص طور پر سفید مکھی اور گلابی سنڈی کا حملہ بھی شدت اختیار کر گیا ہے جس سے مجموعی طور پر کپاس کی پیداوار میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

(ج) گزشتہ سال صوبہ پنجاب میں BT سیڈ کی اوسط پیداوار 18 من فی ایکڑ ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ مختلف زمیندار 10 من سے 40 من فی ایکڑ تک پیداوار حاصل کر رہے ہیں۔

صوبہ بھر میں کپاس کی فصل کی جنیاتی طور پر کاشت اور رحیم یار خان میں اس کے نتائج کی تفصیلات

985: سید عثمان محمود: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2010 میں نیشنل بائیو سیفٹی کمیٹی نے جنیاتی طور پر کپاس کی فصل کی منظوری دی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو صوبہ بھر میں مذکورہ بالا فصل کہاں کہاں سال 19-2018 میں کاشت ہوئی نیز رحیم یار خان میں مذکورہ فصل سے کیا نتائج اور فوائد حاصل ہوئے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں سال 19-2018 میں بی ٹی کپاس کل کاشتہ کپاس کے بالترتیب 94.08 فیصد اور 93.30 فیصد رقبہ پر کاشت کی گئی ہے۔ مذکورہ عرصہ میں یہ فصل کپاس پیدا کرنے والی ڈویژنوں (ملتان، بہاولپور، ڈی جی خان اور ساہیوال) کے تمام اضلاع جبکہ سرگودھا ڈویژن کے سرگودھا، میانوالی اور بھکر اضلاع، فیصل آباد ڈویژن کے فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ اضلاع اور لاہور ڈویژن کے ضلع قصور میں کاشت کی گئی۔ ضلع رحیم یار خان میں مذکورہ فصل کے کاشتہ رقبہ اور پیداوار کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	کاشت رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (گانٹھوں میں)	پھٹی پیداوار) من فی ایکڑ)
2018	4لاکھ 8ہزار	6لاکھ 73 ہزار550	21.23
2019	5لاکھ27ہزار	8لاکھ 48 ہزار280	20.70

ضلع رحیم یار خان میں خالی اسامیوں کی تعداد اور زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

1004: سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت نے ضلع رحیم یار خان میں سال 17-2016 اور 18-2017 میں زراعت کی ترقی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے اور کون کون سی مشینری خریدی گئی؟

(ب) مشینری کی خریداری کے لئے کتنا فنڈ جاری کیا گیا اور کتنا خرچ کیا گیا؟

(ج) ضلع مذکورہ میں کس کس سکیل کی کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور کب تک پُر کر دی جائیں گی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں مذکورہ عرصہ کے دوران زراعت کی ترقی کے لئے کئے گئے اقدامات اور خریدی گئی مشینری کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مشینری کی خریداری کے لئے -/3,76,75,000 روپے کا فنڈ جاری کیا گیا جس میں سے -/3,62,21,000 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) مذکورہ ضلع میں سکیل 1 سے سکیل 19 تک کی کل 261 اسامیاں پچھلے کچھ عرصہ سے خالی ہیں۔ تمام خالی اسامیوں پر بھرتی حکومت پنجاب کے احکامات اور قوانین کے مطابق جلد کر دی جائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں پنجابی وچ عرض کراں گا۔

جناب سپیکر: جی، اجازت ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اگلے دن وی عرض کیتی سی۔ وبا دے حوالے نال ساڈے ہاؤس دے کافی سارے ممبران دا کورونا ٹیسٹ پازیٹو آیا اے۔ اللہ تعالیٰ اونہاں ساریاں نوں صحت دیوے تے اوہ واپس ساڈے وچ تشریف لے آون۔ پنجاب دے اندر ایسے طرح جیہڑے ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس اور لوک وی سارے بڑے بُری طرح متاثر نیں۔

جناب سپیکر! میری اگلے دن وی جناب نوں گزارش ایہی سی کہ ایس موقع دے اوتے اگر ساڈے وزیر اعلیٰ ہاؤس وچ تشریف لے آندے اور ایس وقت موقع وی اے تے دستور وی اے کیونکہ ساڈی اپوزیشن دی طرفوں کُج وی نئی سی ہونا تے اسیں وی حلقیاں وچ جا کے دس سکدے کہ اسیں وی وزیر اعلیٰ دی زیارت کیتی اے۔ اک طویل غیر حاضری توں بعد اونہاں تشریف لے کے آئی سی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وہ تشریف لا رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہن تے ایہہ وی فائدہ اے کہ تسی کسی نوں وی ماسک پوا کے لے آؤ جی۔ اساں تے کرسی تے بیٹھا ہی ویکھنا اے کہ جی اوہ وزیر اعلیٰ اے جی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! جس ویلے وزیر اعلیٰ آون گے اسیں اک واری ماسک لوا کے تہانوں وکھا دیاں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نہ وی ہووے لیکن ساڈا مقصد ایہہ ہے کہ اسیں وی ایس کرسی دیاں رونقاں ویکھیے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! جی، انشاءاللہ جلدی ہی ویکھو گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تے اونہاں دی ایس ہاؤس دے وچ جیہڑی involvement اے۔ ساڈی گزارش اہ ہے کہ ساڈے وزیر اعظم جناب عمران خان کہندے سن کہ results توقع توں گھٹ آرے نیں۔ تے میں ہن پوچھنا چاہندا ساں کہ میرے خیال وچ اک لکھ کورونا دے مریضاں دی تعداد ہو گئی اے۔ تے اموات دو ہزار توں ودھ گیاں نیں تے اونہاں دیاں ہن توقعات پوریاں ہویاں نیں یا اجے مزید چاہیدیاں نیں۔ ساڈے اضلاع دے اندر ایہہ پوزیشن اے کہ ہسپتالاں دے وچ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پہلے عرض کرلاں۔ اگلے دن وی میں گل کرن لگا ساں کہ پچھلے سیشن وچ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری اپوزیشن کے ساتھ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ ہم ہیلتھ پر general discussion رکھ رہے ہیں تو اس طرح پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا جبکہ جواب دینے والا کوئی نہ ہو۔ جب ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود ہوں تو یہ بات کریں تاکہ وہ ان کی بات کا جواب بھی دیں میں اس لئے گزارش کر رہا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں کوئی سوال نئی کر ریا جندا کوئی جواب درکار اے۔ ایس سیشن وچ تے ایس pandemic توں علاوہ کوئی دوجی گل ہی نئی ہونی چائیدی سی۔ ایتھے ہیلتھ منسٹر صاحبہ نوں موجود ہونا چائی دا سی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وہ اس پر general discussion رکھ رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اج وی general discussion وچ اورنج لائن ٹرین رکھی گئی اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! جی، آج اورنج لائن ٹرین پر general discussion رکھی گئی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش ایہہ ہے کہ ساڈے اضلاع دے اندر کوئی MO وی مریض نہیں دیکھ ریا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! ہیلتھ پر کب general discussion رکھ رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اسی آنے آں کہ بحث ہوندیاں تک اسی کتے late نہ ہو جایئے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): سید حسن مرتضیٰ! تسی late نئی ہوندے او تسی کل ہی بحث رکھ لو۔

جناب سپیکر! یہ کل ہی general discussion رکھ لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہماری اپوزیشن کے ساتھ یہ بات طے ہوئی ہے کہ وہ اپنی priority بتائیں کہ وہ کس ڈیپارٹمنٹ کی general discussion کس دن رکھنا چاہتے ہیں ہم وہ رکھنے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! آپ آپس میں بیٹھ کر اس کو طے کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہہ کل دا دن رکھ لیون۔ میں اگلے دن ایگریکلچر تے بحث رکھن لئی آکھیا سی تے اج وزیر وی سن اگر فوڈ ایگریکلچر تے اج بحث ہو جاندی تے ٹھیک سی لیکن اینہاں اورنج لائن ٹرین تے general discussion رکھ لتی اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ، جناب سمیع اللہ خان اور باقی ساتھی مل بیٹھ کر سارا پلان دے دیں۔ اب ہم آگے چلتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں میاں جلیل احمد نے کوئی بات کرنی تھی۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میری بڑی ایک اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ جس طرح ہاؤس میں کوشش کرتے ہیں۔ پچھلے سیشن میں بھی جو کام محکمہ تعلیم کا کتابوں کے حوالے سے تھے اس پر بھی آپ نے initiative لیا اور ہم نے اس کو appreciate بھی کیا، اسی طرح پنجاب PEF کا initiative بھی آپ نے لیا تھا آپ نے ان سے ملاقات بھی کی تھی میں نے بار بار پوائنٹ آؤٹ بھی کیا تھا کہ ان کے لئے ہاؤس کمیٹی بنا کر ٹائم رکھ دیں تو اس حوالے سے کوئی ٹائم رکھا گیا اور نہ ہی کوئی کمیٹی بنائی گئی تو کل وہ 10 ہزار سے زائد لوگ یہاں پر احتجاج کرنے آرہے ہیں کیونکہ ان کو رمضان میں پیسے ملے، عید پر کوئی پیسے ملے ہیں اور نہ ہی اب ان کو کچھ مل رہا ہے تو جناب نے پچھلے اجلاس میں بھی کہا تھا کہ اس کے لئے فوری طور پر ہاؤس کی کمیٹی بنا دی جائے تو میری آپ سے درخواست ہے کہ آج ہاؤس کی کمیٹی بنا دیں۔ اُس وقت میں نے ایک اور چیز پوائنٹ آؤٹ کی تھی جس کا آپ نے نوٹس لیا تھا۔ سکولوں میں بچے تو نہیں جا رہے لیکن انتظامیہ کے لئے انہوں نے صرف دو دن مخصوص کئے ہوئے ہیں جبکہ دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ online classes لی جائیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ جب سکولوں میں ایڈمنسٹریشن نہیں جائے گی تو پھر online classes کس طرح ہوں گی؟ یہ تو واضح تضاد ہے۔ آپ نے جو standards of education رکھے ہوئے وہ دن بدن down ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ اس بابت فوری طور پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنادی جائے کیونکہ محکمہ تعلیم تو کوئی کام نہیں کر رہا۔ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس کمیٹی میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے معزز ممبران شامل ہوں اور یہ کمیٹی اس بابت کوئی فوری فیصلہ کرے۔ مہربانی کر کے آج ہی یہ کمیٹی announce کر دی جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! پچھلے اجلاس میں ایجوکیشن کے حوالے سے بات ہوئی تھی اور آج بھی رانا مشہود احمد خان نے اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔ آپ اس معاملے کو دیکھ لیں۔ اس بابت کوئی عملی کام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اساتذہ کو تنخواہیں نہیں مل رہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میاں جلیل احمد! آپ جلدی سے بات کر لیں۔

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! ایک تو نہایت ضروری بات یہ تھی کہ کورونا پر بحث رکھی جائے اور وزیر قانون نے پہلے ہی فرمادیا ہے کہ کورونا پر discussion ہو گی لیکن میں ان کی خدمت میں یہ facts عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً تمام سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز ڈیوٹی نہیں دے رہے وہاں پر صرف نرسیں ڈیوٹی دیتی ہیں اور اگر کوئی مریض نیچے گر جاتا ہے تو وہ وہیں پر اڑھائی اڑھائی، تین تین گھنٹے پڑا رہتا ہے اور اسے کوئی اُٹھاتا نہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کے اُوپر یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ سب سے پہلے ان مریضوں کا خیال رکھیں۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جو مریض اللہ کو پیارا ہو جاتا ہے اس کی تدفین نہایت توہین آمیز طریقے سے ہو رہی ہے جو کہ انتہائی تکلیف دہ عمل ہے۔ میں نے ایم ایس میو ہسپتال اور ایم ایس شیخوپورہ ہسپتال سے اس بارے میں بات کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جو فوت ہو جائے اس کی باوقار طریقے سے آبائی قبرستان میں تدفین کرنے دیں۔ اگر ایس او پی کے تحت ایک ہزار بندے بھی جنازہ پڑھنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تو فوت ہونے والے آدمی کی فیملی کو بھی اس کے جنازے میں شریک نہیں ہونے دیتے۔ پولیس لاش کو اس طریقے سے لے کر جاتی ہے جیسے کہ وہ کسی دہشت گرد کی لاش ہو۔ یہ دونوں چیزیں انتہائی اہم اور فوری توجہ طلب ہیں۔

جناب سپیکر: میاں جلیل احمد! جب کورونا کے حوالے سے ایوان میں بحث ہو گی تو اس وقت آپ یہ سارے پوائنٹس بیان کر لیجئے گا۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان نے جو بات کی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس بابت آج ہی آپ کوئی فیصلہ فرما دیں۔ جب ہماری ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی تو اس میں بھی یہ issue زیر بحث آیا تھا اور آپ نے ہمیں یقین دہانی کروائی تھی۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ بے فکر رہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ! اس بابت ضروری ہدایات دیں گے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ نے یہ یقین دہانی کروائی تھی کہ ہم اس حوالے سے ہاؤس کی کمیٹی بنا دیں گے۔ میرا خیال ہے کہ یہ معاملہ delay ہو رہا ہے لہٰذا آپ مہربانی کر کے آج ہی اس کی کمیٹی بنا دیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس پیش کرتے ہیں پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 510 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں ایجوکیشن کے حوالے سے بھی ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس کو رہنے دیں۔ آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس کو پڑھیں۔

تھانہ مناواں لاہور کی حدود میں شہری کا قتل

510: محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" نیوز مورخہ 4-اپریل 2020 کی خبر کے مطابق لاہور کے علاقہ مناواں کی حدود میں نامعلوم موٹر سائیکل سوار مسلح افراد نے اندھا دھند فائرنگ کرتے ہوئے عابد نامی شہری کو قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا ہے، اس میں ملوث کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا اور اس واقعہ کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا اور اس کی ایف آئی آر نمبر 20/422 مورخہ 2020-04-02 بجرم 34/302 ت پ تھانہ مناواں لاہور میں درج ہو چکی ہے۔ اس میں کل چار افراد کو نامزد کیا گیا تھا جن میں سے تین افراد نے ضمانت قبل از گرفتاری کروائی اور اس کے بعد وہ روپوش ہو گئے۔ چونکہ ایک ملزم نے ضمانت قبل از گرفتاری نہیں کروائی تھی تو اس کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور وہ اس وقت پولیس کی حراست میں ہے۔ جو ملزمان مفرور ہوئے ہیں ان کے خلاف دفعہ 88/87 کی کارروائی عمل لائی جا رہی ہے۔ اخبار میں اشتہار آ چکا ہے۔ اس کی نقل میرے پاس موجود ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ان ملزمان کو اشتہاری قرار دے کر دفعہ 88/87 کے تحت ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ شکریہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا ہے، اس میں ملوث کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا اور اس واقعہ کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟ وزیر قانون نے اس کا جواب دے دیا ہے لیکن اگر ان کے پاس مزید تفصیل ہے تو اسے میرے ساتھ share کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں تفصیل دے چکا ہوں اگر کوئی مزید تفصیل چاہئے تو میں محترمہ حنا پرویز بٹ کو وہ بھی دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: چونکہ وزیر قانون نے اس توجہ دلاؤ نوٹس کا تفصیل سے جواب دے دیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 520 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

جڑانوالہ کے شہری کے گھر ڈکیتی

520: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 30-اپریل 2020 اور یکم مئی 2020 کی درمیانی رات کو چک نمبر 266 ر۔ب کھرڑیانوالہ، تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے رہائشی محمد ذکریا ولد عبدالرحمان کے گھر 30/25 کس نامعلوم مسلح ہائے کلاشنکوف و پسٹل داخل ہوئے اور اہلخانہ کو یرغمال بنا کر ہزاروں روپے مع سونا او دیگر قیمتی سامان لوٹ کر لے گئے اور اہلخانہ کو تشدد کا نشانہ بنایا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واردات کا مقدمہ نمبر 20/516 تھانہ کھرڑیانوالہ میں درج ہوا ہے۔ پولیس ان 30/25 کس ملزمان میں سے ابھی تک کسی ایک کو بھی گرفتار نہیں کر سکی۔ ملزمان کو گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز یہ کب تک گرفتار ہوں گے اور ان سے مال مسروقہ برآمد کر لیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس کا مقدمہ نمبر 20/516 بتاریخ 01-05-2020 بجرم 395 ت پ تھانہ کھرڑیانوالہ درج ہو چکا ہے۔ اس مقدمہ میں کسی کو نامزد نہیں کیا گیا تھا۔ چونکہ یہ ایک blind incident تھا تو اس کی تفتیش کے دوران مختلف ریکارڈ یافتگان کو interrogate کیا گیا ہے جن کی میرے پاس فہرست موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے ساتھ یہ فہرست share کر لوں گا۔اس حوالے سے geofencing بھی کروائی گئی ہے اور geofencing کے مطابق جو نمبرز ہمیں ملے ہیں ان لوگوں کو بھی investigate کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے، یہ درست ہے کہ ابھی تک اس مقدمہ میں کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا۔مدعی کی تسلی کے لئے اور اس مقدمہ کو حتمی شکل دینے کے لئے دو ٹیمیں بنائی جا چکی ہیں۔ایک ٹیم ایس ایچ او کھرڑیانوالہ اور دوسری ٹیم ایس ایچ او ستیانہ کی زیر سرپرستی کام کر رہی ہے۔اس کا نوٹیفکیشن میرے پاس موجود ہے۔یہ دونوں ٹیمیں انوسٹی گیشن کر رہی ہیں جیسے ہی کوئی ملزم گرفتار ہو گا تو مقدمہ ٹریس کر کے انشاءاللہ برآمدگی بھی کروائی جائے گی لیکن فی الحال اس مقدمہ میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس میں گزارش کرنی چاہوں گا کہ تھانہ کھرڑیانوالہ اور ستیانہ کے متعلقہ SHO's کے حوالے سے ایس پی رینک کا کوئی انوسٹی گیشن آفیسر لگایا جائے کیونکہ اس مقدمے کو درج ہوئے تقریباً ڈیڑھ ماہ ہو گیا ہے اور پولیس کی کارکردگی یہ ہے کہ ابھی تک کوئی بھی ملزم گرفتار نہیں ہو سکا۔اس واردات میں تیس کے قریب لوگ آ کر ڈکیتی کرتے ہیں، لوگوں کو مارتے، پیٹتے، تشدد کا نشانہ بناتے ہیں، عورتوں کو بھی مارتے ہیں اور پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں اسی توجہ دلاؤ نوٹس کے متعلق دوسری بار آواز اُٹھائی جا رہی ہے اُس کے باوجود ابھی تک کوئی خاطر خواہ کارروائی نظر نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! وزیر قانون سے میری گزارش ہو گی کہ مہربانی کر کے ایس پی رینک کے افسر اس مسئلے کو take up کرے تاکہ ملزمان جلد از جلد گرفتار ہو سکیں اور یہ واردات اپنی نوعیت کی کوئی پہلی واردات نہیں ہے اس سے پہلے بھی اس طرح کی بہت وارداتیں فیصل آباد شہر اور ضلع کے اندر بھی ہو چکی ہیں۔50/50, 40/40, 30/30 ڈکیت آ کر اہل خانہ کو باندھ کر تشدد کا نشانہ بناتے ہیں اور لوٹ کر فرار ہو جاتے ہیں تو یہ کون سا ایسا gang ہے جس تک پولیس پہنچ نہیں پا رہی؟ وزیر قانون یہ چیز بھی ensure کرا دیں کہ اس gang کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا؟

جناب سپیکر: آپ کا خیال ہے کہ اس واردات کا انوسٹی گیشن لیول بڑھایا جائے کہ ایس پی لیول رینک کا افسر اس واردات کی انوسٹی گیشن کرے تا کہ یہ gang پکڑا جائے۔جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ اگلے چوبیس گھنٹوں میں کسی ایس پی کی سربراہی میں تفتیشی ٹیم بنا دی جائے گی اور میں انہیں یہ ہدایت بھی کروں گا کہ معزز ممبر کو تفتیش سے آگاہ بھی کرتے رہیں گے لیکن ہماری طرف سے اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہو گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 527 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 528 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔جی، اسے پیش کریں۔

حجرہ شاہ مقیم میں دس سالہ بچی سے زیادتی اور قتل

528: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "اب تک" نیوز چینل مورخہ 27۔مئی 2010 کی خبر کے مطابق حجرہ شاہ مقیم، تحصیل دیپالپور، ضلع اوکاڑہ کے نواحی گاؤں اعوان اُتار میں دس سالہ سویرہ نامی بچی کو زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا اور نعش کو کھیتوں میں پھینک دیا گیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا تو کن افراد کے خلاف اور کیا اس واقعہ میں کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی؟ اب تک کی مکمل تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رُونما ہوا اور اس کا مقدمہ نمبر 469/20 مورخہ 27-05-2020 بجرم 302/376 تھانہ حجرہ شاہ مقیم درج ہوا۔ مقدمہ ہذا میں ایک کس ملزم محمد ندیم ولد محمد جمیل کو اسی روز بھاگتے ہوئے عوام الناس نے پکڑ لیا اور حوالہ پولیس کیا۔ دوران تفتیش ملزم کو گنہگار پا کر حوالات جوڈیشل

بھجوا کر چالان مکمل کیا جارہا ہے۔DNA کرا کر پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی،لاہور بھجوایا گیا ہے اور رپورٹ کا انتظار ہے۔ رپورٹ موصول ہونے پر چالان مکمل کر لیا جائے گا۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا اندوہناک واقعہ پیش آیا جس کی ایف آئی آر بھی درج ہوئی اور آپ اس وقت lawlessness کی حالت دیکھیں کہ ایک ہی دن میں یہ چار توجہ دلاؤ نوٹس آئے ہیں تو یہ حکومت کی رُوداد بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنی بات کریں باقیوں کو چھوڑ دیں یعنی اگر تو آپ چاہتے ہیں کہ اس کیس کا کچھ بنے تو پھر آپ اس پر focus کریں۔ اگر اجلاس میں لاء اینڈ آرڈر پر بات ہوگی تو آپ اُس کے اوپر ضرور بات کر لینا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ توجہ دلاؤ نوٹس کا طریق کار ہوتا ہے کہ ایک specific issue پر بات کی جاتی ہے انہوں نے ایک issue اُٹھایا میں نے اُس کا جواب دیا۔ یہ واقعہ ہوا اُس پر ایف آئی آر درج ہوئی، ملزم گرفتار ہو گیا تو یہ اور کون سا انصاف چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں صرف یہ assurance لینا چاہتا ہوں کہ جن کی بچی کو زیادتی کے بعد قتل کیا گیا ہے اُن کو کب تک انصاف ملے گا؟ اس کا کوئی time frame دے دیں کہ کب تک اُس کو پھانسی پر لٹکایا جائے گا؟

جناب سپیکر: یہ مقدمہ چالان مکمل ہونے کے بعد عدالت جائے گا تو پھر ہی پتا چلے گا کہ کتنا ٹائم لگتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب محمد ارشد ملک تھوڑا سا جذباتی ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے جو issue اُٹھایا تھا اُس کا تسلی بخش جواب مل گیا لیکن اس کے باوجود میں یقین دلاتا ہوں کہ جیسے فرانزک رپورٹ آجائے گی ہم چالان پیش کر دیں گے۔ آگے عدالت کی صوابدید ہے وہ کیا فیصلہ کرتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 527 سید حسن مرتضٰی کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

تحصیل صادق آباد کے رہائشی کا قتل

527:سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ کوٹ سبزل تحصیل صادق آباد کے رہائشی غضنفر محمود چھٹہ نامی شہری کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا جس کا مقدمہ نمبر20/21درج ہوا۔

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلے میں اب تک پولیس نے کیا کارروائی عمل میں لائی ہے کیا ملزمان گرفتار ہوئے، نہیں تو کیوں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ):جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا۔ FIR 21/20 بجرم 302/34/109 ت پ تھانہ کوٹ سبزل ایف آئی آر کی نقل میرے پاس موجود ہے۔ مقتول اور ملزمان آپس میں پانچ سگے بھائی ہیں اور ایک ان کا بھتیجا ہے جن میں دو ملزمان فیاض اور پرویز گرفتار ہوئے ہیں جن سے آلہ قتل برآمد کر کے چالان عدالت میں پیش کیا گیا ہے جبکہ ناصر جاوید اور ظفر جن کو مدعیہ نے زیر دفعہ ایک 109 ت پ مشورہ میں نامزد کیا تھا جو کہ دوران تفتیش بے گناہ ہوئے جن کو خانہ نمبر 2 میں چالان عدالت کیا گیا ہے اور مدعیہ کی خواہش پر مقدمہ کی تفتیش ڈی پی او، رحیم یار خان نے جاوید اختر ڈی ایس پی/ایس ڈی پی او، سرکل سٹی جتوئی ضلع رحیم یار خان کے پاس بھجوائی ہے اور انشاءاللہ مدعیہ کی ہر طرح سے حق رسی کی جائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جیسے وزیر قانون نے بتایا ہے کہ مقتول اور ملزمان سگے بھائی ہیں اور اُن کا ایک بھتیجا ہے۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق اُس بھتیجے کو چالان کیا گیا ہے جبکہ مقتول کے بھائی گرفتار ہیں اور نہ ہی اُن کو چالان کیا جا رہا ہے۔ جیسے ہماری تفتیش کا روایتی طریق کار ہے کہ جن کو پولیس بے گناہ سمجھتی ہے اُن کی گرفتاری بھی نہیں ڈالتی اور انہیں تھانے سے ہی فارغ کر دیا جاتا ہے اس مقدمہ میں بھی اسی طرح ہی ہوا ہے۔ مقتول کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اگر آپ کہیں تو

میرے پاس اُن بچوں کی تصاویر ہیں میں جناب کو دے سکتا ہوں۔ اُن بچوں کی پراپرٹی کو بھی وہ ہڑپ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون سے میری گزارش ہے کہ اگر وہ on the floor of the House, ensure کرادیں کہ اُن کے ساتھ انصاف بھی ہوگا اور اُن کی پراپرٹی اور اُن کے حقوق متاثر نہیں ہوں گے تو ان کی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! ڈی پی او صاحب سے بات کرکے یہ ensure کرادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ یہ پانچ بھائی تھے ایک قتل ہوگیا اور باقی چار بھائیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے۔ ان میں سے دو آدمیوں کا چالان کیا گیا ہے، ان کے بھتیجے اور دوسرے دو آدمیوں کو بھی خانہ نمبر 2 میں ساتھ چالان کروایا جارہا ہے لیکن جس طرح سید حسن مرتضٰی نے فرمایا کہ اس کا بالکل انصاف ہونا چاہئے تو مدعیہ کی خواہش پر اُن کے اپنے نامزد کردہ ڈی ایس پی کو تفتیش سونپی گئی ہے۔ ہم اس تفتیش کی رپورٹ کا بھی انتظار کرلیتے ہیں لہٰذا اُن کی finding کے مطابق ہم عملدرآمد کریں گے اور دوسرا میں ڈی پی او کو آج ہی ہدایت کروں گا کہ مدعیہ کو ہر قسم کی سکیورٹی فراہم کی جائے، ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی ہو اور نہ ہی زبردستی اس کی جائیداد کو چھیننے کی کوشش کی جائے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! جیسے جناب محمد بشارت راجہ نے فرمایا ہے اُن کا بہت شکریہ لیکن اگر ڈی پی او صاحب خود اس کو دیکھ لیں اور اس کی رپورٹ اسمبلی بھجوادیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ نے کہا ہے تو وہ ایسے ہی کرلیں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 240/20 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں
سیوریج کی صفائی کے لئے مشینری کی عدم دستیابی

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔104 ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں سیوریج کی پائپ لائن کی صفائی کے لئے کوئی بھی اچھی مشینری دستیاب نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے سڑکوں، گلیوں، محلوں میں سیوریج کا گندا پانی اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے عوام کو سخت مشکلات پیش آتی ہیں اور خطرناک بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ بہتر مشینری نہ ہونے کی وجہ سے سیوریج کا نظام بہتر نہیں ہے۔ پہلے ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن کو پانچ کروڑ کی گرانٹ دینے کی یقین دہانی کروائی گئی تھی جس کے منصوبے میں سیوریج کی مشینری Combined Sewer Suction and Jetting Unit بھی شامل تھیں اور وہ گرانٹ بھی ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں نہ دی گئی لہٰذا میری یہ پُر زور اپیل ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں سیوریج کی اچھی مشینری مہیا کی جائے تاکہ آئے روز یہ مسئلہ ختم ہو سکے۔ استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں لوکل گورنمنٹ کے منسٹر نے جواب دینا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ نہیں بلکہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020 has been introduced and it is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource for report within two months.

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ مختصر بات کر لیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ جب میں نارووال کے ڈی پی او کے دفتر گیا تو وہاں اس نے میرے ساتھ ناروا سلوک کیا ہے۔ میں نے اس کے خلاف تحریک استحقاق جمع کروائی ہے لیکن ابھی تک take up نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میڈیا نے بھی دکھایا کہ میرے ساتھ اس نے بہت بُرا سلوک کیا ہے لہٰذا میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ مجھے تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی تحریک استحقاق ہمارے پاس آئی ہی نہیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں نے جمع کروادی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اسے چیک کر لیتے ہیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! مہربانی کر کے جلدی take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں جناب عنایت اللہ لک سے کہتا ہوں کہ جلدی اس کا process کر لیا جائے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ

بحث

اورنج لائن میٹرو ٹرین اور اس کے کرایہ کے تعین پر عام بحث

جناب سپیکر: جی، اب Orange Line Metro Train and fixation of its fare کے حوالے سے بحث کا آغاز کیا جاتا ہے۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move for discussion on Orange Line Metro Train and fixation of its fare.

جناب سپیکر: اس بحث میں جو ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اس پر بحث کا آغاز کریں گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اس protest کے ساتھ بات کرنا شروع کروں گی کہ اس ملک میں کورونا وائرس اور ٹڈی دل کے حالات کے پیش نظر یہاں seriousness یہ ہونی چاہئے تھی کہ پہلے کورونا وائرس پر بحث کی جاتی۔

جناب سپیکر! پچھلی بار جب ہم نے اجلاس requisite کیا تھا تو بحث کو wind up کئے بغیر اجلاس ختم کر دیا گیا تھا اور ہمیں آج تک نہیں پتا کہ ہماری گمشدہ وزیر صحت کی کورونا کے حوالے سے کیا پالیسی ہے کیونکہ روز بروز لوگ اس بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔ بہر حال آپ نے اورنج لائن

ٹرین پر بحث کو ایجنڈے پر رکھا ہے لہٰذا میں اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی کوشش کروں گی۔ لاہور اورنج لائن ٹرین ایک ایسا بدقسمت پراجیکٹ ہے جس کی مختلف ادوار کے اندر feasibilities، ریسرچ اور تمام معاملات کی study کے بعد شروع کیا گیا لیکن عجیب اتفاق ہے کہ تحریک انصاف کی حکومت جب حکومت میں نہیں تھی تب بھی وہ اس پراجیکٹ کے خلاف عدالتوں میں گئی اور مختلف حیلے بہانے تلاش کئے گئے تاکہ اس پراجیکٹ کو رکوایا جاسکے۔

جناب سپیکر! میں ریکارڈ کے لئے کچھ چیزیں بیان کروں گی۔ اس بدقسمت پراجیکٹ کی ایک بدقسمتی یہ بھی ہے کہ اس کے متعلق کسی نے کچھ پڑھا ہوا ہے اور نہ کسی کو facts کا معلوم ہے لیکن اس پر صرف سیاست کرتے ہوئے کہہ دیا جاتا ہے کہ ہسپتال بنالئے ہوتے اور تعلیم کو فروغ دیا جاتا حالانکہ خیبر پختونخوا کے اندر پچھلے سات سال سے تحریک انصاف کی حکومت ہے لیکن وہاں پر ہسپتال بنے اور نہ ہی سکول بنے۔ لاہور میٹرو بس کے خلاف 2013 میں ایک پراپیگنڈہ ہوا اور اس کے بعد اب یہ اورنج لائن ٹرین اس کا شکار ہوئی۔

جناب سپیکر! میں اس کی background ضرور بتانا چاہتی ہوں کہ 2005 میں جناب پرویز الٰہی کی حکومت تھی اور اب اگر وہ یہاں بیٹھے ہوتے تو بہتر ہوتا لیکن جناب محمد بشارت راجہ کو یاد ہوگا کہ اس دورِ حکومت میں ایک firm hire کی گئی جس کا نام MBA Asia limited تھا، اس نے اپنی رپورٹ جمع کروائی۔

جناب سپیکر! جس پر انہوں نے کہا کہ لاہور کے لئے چار lines ضروری ہیں۔ انہوں نے 2007 میں یہ study complete کرکے حکومت کے حوالے کردی تھی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد جب ہماری حکومت بنی اور Chinese President کے ساتھ سی پیک کے اوپر مختلف امور پر گفتگو ہو رہی تھی تو اس negotiation اور اس دورے کے دوران اورنج لائن ٹرین پراجیکٹ کو چین کے ایک بنک جس کا نام Exim Bank ہے، نے volunteer کیا کہ وہ اسے finance کرنا چاہتا ہے اور وہ ٹرانسپورٹ کے اس پراجیکٹ کے اوپر پیسے لگانے کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ ضرور بتاتی جاؤں کہ اس پرapproximately دولاکھ45ہزارper day passengersکے سفر کرنے کا تخمینہ لگایا گیا کہ دولاکھ45ہزار مسافر روزانہ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔29۔جنوری 2014 کو اس کاInternational tender شروع کیا گیا جس کے اندر گیارہforeignاور پانچ لوکل کمپنیوں نےbidکیا۔دو کمپنیاںshort listہوئیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہGovernment to Governmentجو agreementsہوتے ہیں انagreementsکے اندر بہت ساریrestrictionsموجود ہوتی ہیں اور اس کے اندر اس طرح سے open bidding نہیں ہوتی لیکن 30۔مئی 2014کو پراجیکٹ کی جوbidدی گئی وہ ایک ارب 62 کروڑ ملین ڈالر تھی اور اس پوری bidکے باوجود اس کے اندر1478ملین جوapproximately 667 million dollarsبنتے ہیں، کو negotiate کرکے اس پراجیکٹ سے منہا کیا گیااور اس کی قیمت کم کرائی گئی۔

جناب سپیکر! اس پر بہت سارےcriticismہوئے اور ایکcriticismاس پر ہمیشہ ہوتا رہا کہ باقی ممالک کے اندر جوtrainsبنی ہیں، ایک تو یہ بھی ایکimportantچیز دیکھنے کی ہے اور پوری دنیا میں خاص طور پر جو میٹروپولیٹنز ہوتے ہیں، وہاں پر خاص طور پر ٹرانسپورٹ کو subsidizedکرنے کی ہمیشہ اہمیت رہی ہے اور دنیا کے مختلف حصوں میں وہ موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اورنج لائن ٹرین پاکستان کی ایکcomparative study دینا چاہتی ہوں ہے کہ اگر اسcore projectکیcostڈال دی جائے جو 1626 ملین بنتی ہے plusاگر اس کے اندر جوcontingenciesکے نام پر جو پرائس پراجیکٹ کے اندر رکھی جاتی ہے تو وہ59.95ملین فی کلومیٹرcostبنتی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ بتانا چاہتی ہوں کہ اورنج لائن ٹرین پاکستان کی تمام تر contingenciesکیcostڈالنے کے بعد اس کیprice 59.95 million dollarبنتی ہے۔ ممبئی کی ایکtrainجو2014 میںcompleteہوئی، اس کی اس وقت کی ڈالر کی قیمت اور تمام تر چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں بتانا چاہتی ہوں کہ ممبئی کی train60.7 ملین امریکی ڈالر میں completeہوئی جو کہ ہم سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!پونا کی ٹرین 2018 میں 62.21 ملین امریکی ڈالر سے مکمل ہوئی۔ جے پور کی 64.3 ملین امریکی ڈالر ہے، کوپن ہیگن کی 2002 میں مکمل ہوئی جس پر 69.8 ملین امریکی ڈالر لاگت آئی۔ جکارتہ کی train پر 117.11 امریکی ڈالر میں فی کلومیٹر مکمل ہوئی۔ یہ ایک comparative study ہے اور میں صرف باتیں نہیں کر رہی بلکہ میرے پاس ایل ڈی اے کے documents موجود ہیں جو کہ ابھی تک ریکارڈ کے اندر موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں official documents کو refer کر رہی ہوں۔ میں سنی سنائی باتوں پر بات کرنے کی کوشش نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر! اس comparative study کے بعد ایک وہ phenomenon کہ یہ بہت مہنگی بنی ہے اور اس کی cost بہت زیادہ ہے تو میں نے اس کے متعلق آپ کو بتا دیا ہے۔ Tendering کے اندر Government to Government tender ہونے کے باوجود، اس کو میاں محمد شہباز شریف کے کہنے پر open tender کیا گیا اور اس کے بعد جن دو کمپنیوں نے low bid کیا ان میں سے ایک کمپنی کو یہ ٹینڈر مل گیا۔

جناب سپیکر! اگلی بات اس حوالے سے میں جو کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ یہ بھی بڑا criticism ہوا اور کہا جاتا تھا میڈیا کی consumption کے لئے بہت ساری باتیں کی جاتی ہیں جو کہ صرف میڈیا کی consumption کے لئے ہی ہوتی ہیں لیکن یہ میرے پاس 2010 سے لے کر 2016 تک کا بجٹ ریکارڈ موجود ہے جس میں صحت پر کتنے پیسے مختص کئے گئے، جس میں تعلیم پر کتنے پیسے مختص کئے گئے اور بار بار یہ پراپیگنڈہ create کیا گیا کہ تعلیم اور صحت کے بجٹ کو cut کر کے اورنج لائن ٹرین بنائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ Exim Bank of China کی cooperation کے ساتھ اور اس کے loan کے بعد اورنج لائن ٹرین بنانے کی تیاری کی گئی۔

جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی figures دے دیتی ہوں کہ میرے پاس 2016 کا صحت کا بجٹ 94۔ارب روپے کا ہے، اس کے بعد تعلیم کا بجٹ ایک کھرب 85۔ارب اور یہ ڈویلپمنٹ و نان ڈویلپمنٹ کی پوری details موجود ہیں جو اس حوالے سے پیش کی جاسکتی ہیں۔ اس

کے بعد جب کچھ نہیں ملا تو یہ کہہ کر عدالت میں چلے گئے کہ تاریخی ورثے کو بڑا نقصان پہنچے گا اور اس کی رفتار سے تاریخی ورثے کو بڑا نقصان ہو گا۔

جناب سپیکر! عدالت میں بھی ہم نے گزارش کی اور میرے پاس پوری study موجود ہے کہ جہاں پر train کی جو speed ہے، تاریخی ورثے جو اس سے پہلے موجود ہیں اور جن کی مختلف ملکوں کے اندر میں نے مختلف مثالیں بھی دیں۔

جناب سپیکر! صرف ایک مثال اگر میں دوں تو وہ ملائشیا میں کوالالمپور کے اندر جامع مسجد جو official بڑی جامع مسجد ہے، کے صحن کے اندر سے جگہ دی گئی۔ ملائشیا کی اس جامع مسجد کے صحن کے اندر سیڑھیوں کے لئے وہ جگہ اور passage provide کیا گیا۔ میرے پاس بنگلور، چنائے، جے پور، حیدر آباد، یو ایس اے، اٹلی، یونان، فرانس، جرمنی اور بے تحاشا ممالک کی مثالیں موجود ہیں جہاں پر تاریخی ورثے ہونے کے باوجود، ویانا کے اندر ان کی palace of Justice, اور پارلیمنٹ بلڈنگ کے قریب سے نہ صرف یہ trains گزریں بلکہ ان کو facilitate کیا گیا اور وہاں پر train کے stations بھی بنائے گئے

جناب سپیکر! لیکن اس کے باوجود افسوس کی بات یہ ہے کہ پہلے تو سپریم کورٹ نے بہت عرصہ اس معاملے پر stay دیئے رکھا لیکن اس کے بعد جب اجازت ملی اور اس پراجیکٹ کو ڈیڈ لائن دی گئی، تین ڈیڈ لائنیں سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے پنجاب حکومت کو دی گئیں کہ اس پراجیکٹ کو complete کیا جائے کیونکہ یہ پبلک ویلفیئر کا معاملہ ہے اور اس میں پبلک نے سفر کرنا ہے۔

جناب سپیکر! پتا نہیں اس ٹرین میں جناب محمد بشارت راجہ، مجھے یا کسی اور کو سفر کرنے کی ضرورت ہو گی یا نہیں ہو گی لیکن اس میں بہت سارے طلباء، بہت سارے ڈاکٹروں اور بہت سارے مزدوروں کو عزت کے ساتھ سفر کرنے کی سہولت ملے گی مگر مجھے افسوس ہے کہ ہمیشہ کی طرح پی ٹی آئی نے اس پبلک ویلفیئر کے پراجیکٹ کے اوپر قدغن لگائی۔ اب ایک نیا معاملہ آیا ہے اور وہ یہ کہ ہم سبسڈی نہیں دے سکتے اور ہم اسے سبسڈائز کیسے کریں؟

جناب سپیکر! میرے پاس اس کی بھی ریسرچ موجود ہے کہ پوری دنیا میں پبلک ٹرانسپورٹ سبسڈائزڈ چلتی ہے اور خاص طور پر جتنے میٹروپولیٹنز ہیں وہ تمام سبسڈائزڈ ٹرانسپورٹ پر چلتے ہیں لیکن ہمارے ہاں یہ عجیب ہے کہ چینی مافیا کو سبسڈی دے دیں تو فرق نہیں پڑتا، ای سی سی کی میٹنگ کے minutes آنے سے پہلے سبسڈی دے دیں تو آپ کو فرق نہیں پڑتا لیکن جہاں عام آدمی کی بات آئے گی اور جہاں عام آدمی کی ویلفیئر کی بات آئے گی تو وہاں آپ کو سبڈی دیتے ہوئے problem ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے اس کا test run بھی کر لیا۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے میرے بھائی وزیر ٹرانسپورٹ نے اس کا test run بھی کر لیا تو بھائی ہم اس پراجیکٹ کا credit نہیں لیتے لیکن اسے چلاؤ تو سہی کیونکہ اس پراجیکٹ کو چلانا پڑے گا۔ الیکشن سے پہلے 2013 میں آپ کو خوف یہ تھا کہ میٹرو بس نے آپ کو لاہور میں کہیں کا نہیں چھوڑا اور اس کے بعد اب یہ خوف کہ اس اورنج لائن ٹرین کے بعد لاہور کے اندر شاید پی ٹی آئی کو بتانے کے لئے اور کرنے کے لئے، اب تو جو حکومت کی کارکردگی ہے وہ سب کے سامنے ہے اور عام آدمی پوچھ رہا ہے کہ میرے لئے حکومت پنجاب نے کیا کیا ہے۔ عام آدمی پوچھ رہا ہے کہ آج جتنے بھی ہسپتال جہاں high dependency centers بنے ہیں اور جتنے بھی ہسپتال ہیں جہاں پر اس وقت مریضوں کا علاج ہو رہا ہے وہ سب میاں محمد شہباز شریف کے دور کے بنے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ دو سال کے اندر مجھے پنجاب کی حکومت ایک بنائی گئی ڈسپنسری ہی بتا دے جو اس نے بنائی ہے۔ مجھے دو سال کے اندر ایک چھوٹا سا بنایا گیا سکول ہی بتا دے جو آپ نے بنایا ہو؟ آپ لوگ تعلیم کے اوپر کام کرنے کے قابل ہیں اور نہ ہی صحت کے اوپر کام کرنے کے قابل ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! جلدی سے wind up کریں۔

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں۔ جو کیا ہوا کام ہے اسے صرف چلانا ہے اور اسے آپ چلانے کی اجازت بھی نہیں دے رہے۔ یہ بہت بڑا dilemma ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور important بات آپ کے knowledge میں ضرور لانا چاہتی ہوں۔ ہر contract کو مکمل کرنے کی ایک مدت ہوتی ہے اور اس مدت کے بعد چار جزر کھے جاتے ہیں کہ اگر یہ پراجیکٹ timely complete نہ ہو تو damages کے طور پر آپ کو پیسے pay کرنے ہوتے ہیں۔ اس وقت 51 million per day پاکستان کو اس delay کی صورت میں pay کرنے ہوں گے۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے ویسے تو یہ ہر ہماری تختی پر اپنی تختی لگا رہے ہیں۔ وہ مظفر گڑھ کا طیب اردگان ہو وہاں پر بھی وزیر اعظم نے تختی لگا دی۔ ہمارے ہیپاٹائٹس پروگرام پر بھی آپ نے دوبارہ تختی لگالی، ہماری موٹرویز پر آپ نے دوبارہ تختی لگالی۔

جناب سپیکر! خدا کا واسطہ ہے بے شک اس پر بھی اپنی تختی لگالیں لیکن اس کو چلائیں۔ یہ پراجیکٹ تیار ہے، یہ completion کے mod میں جا چکا ہے، اس کا test-1 ہو چکا ہے اس کو چلانا ضروری ہے۔ 51 million per day damages کے طور پر پاکستان کی حکومت کو pay کرنے پڑیں گے اور میں سمجھتی ہوں کہ وہ حکومت پنجاب کے کھاتے میں جائیں گے۔

جناب سپیکر! یہ صرف سیاست کے لئے کیا جا رہا ہے کہ یہ پراجیکٹ میاں محمد شہباز شریف کا ہے اس لئے آپ اس کو پورا کر کے چلانا نہیں چاہتے۔ معاف کیجئے ایسا نہیں ہو پائے گا، اس پراجیکٹ کو نہ چلانا حکومتی غفلت ہوگی اور قومی طور پر ایک بہت بڑی نافرمانی ہوگی کہ ایک پراجیکٹ جو مکمل ہے اور اس کو چونکہ پچھلی حکومت نے بنایا ہے اس لئے آپ اس کو پورا نہیں کرنا چاہتے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بڑی بددیانتی کوئی نہیں ہو سکتی۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ سید حسن مرتضیٰ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آج کی بحث اس لئے ہے کہ ہمیں ممبران کی طرف سے تجاویز آجائیں کہ اس کا کرایہ کتنا ہونا چاہئے۔ جس طرح ابھی محترمہ فرما رہی تھیں میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ یہ منصوبہ کیوں بنا، کب بنا، کیسے بنا۔ اب یہ بن گیا۔ وہ خود بھی فرما رہی ہیں کہ یہ بن گیا اب اس کو چلنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ساری دنیا سبسڈی دیتی ہے، ہم بھی سبسڈی دینے کے لئے تیار ہیں لیکن suggest کیجئے کہ کتنی سبسڈی دی جائے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہو گی اور آپ کے توسط سے معزز ممبران کی خدمت میں یہ گزارش ہو گی کہ وہ اپنے خطاب کے دوران تجویز بھی دیں کہ گورنمنٹ کتنی سبسڈی دے اور اس کا کتنا کرایہ ہونا چاہئے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! چونکہ اس پراجیکٹ کو ایک عام آدمی نے استعمال کرنا ہے اس لئے اس کا کرایہ -/40 روپے سے زیادہ کسی صورت نہیں ہونا چاہئے۔ -/40 روپے شاید ایک فیملی afford کر پائے اس سے زیادہ کا کرایہ afford نہیں کر پائیں گے۔ اس پر حکومت سبسڈی calculate کر لے کہ کتنی بنتی ہے لیکن -/40 روپے سے زیادہ کرایہ نامناسب ہو گا وہ نہیں ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں پنجابی وچ عرض کراں گا۔ جس طرح وزیر قانون نے فرمایا کہ اورنج لائن ٹرین تے بحث اے اور اورنج لائن ٹرین دے حوالے نال ای گل کیتی جانی چاہیدی اے۔ اہ بحث اورنج لائن ٹرین دے کرائے دے تعین لئی اے کہ کنا کرایہ اور کنی سبسڈی ہونی چاہیدی اے کیونکہ سبسڈی دین نوں وی گورنمنٹ تیار اے۔ اوس حوالے نال گل ہونی چاہیدی اے لیکن جدوں گل ہوندی اے تے فیر گلاں وچوں گلاں وی نکلدیاں نے اور اوہ چیزاں جناں اوتے تواڈی سیاست base کر رئی ہوندی اے۔ جہیڑا تسی الیکشن تو پلاں

mandate لے کے آندے او، آ کے جدوں اوناں گلاں توں حکومت اگے پچھے ہوندی اے تے فیر اپوزیشن گل کر دیاں ہوئے او گل وی کر دیوے تے اوندے وچ کوئی حرج وی نئیں اے۔

جناب سپیکر! ایس ملک دے نال اہ المیہ اے اور میں سمجھناں کہ بڑی زیادتی اے کہ ارباں روپے دے پراجیکٹس ہوندے نے جدوں نویاں حکومتاں آندیاں نے تے او سابقہ ادوار دے منصوبے یا تے روک دیندی اے یا فیر ایس طرح جس طرح میری بہن فرما رہی سن کے اوناں دے اوتے اپنیاں تختیاں لا کے اور افتتاح شدہ چیزاں دا دوبارہ افتتاح کر دی اے۔ تے اہ پی ٹی آئی دا ویسے وی خاصا رہیا اے کہ او ایس طرح کر دے رہیندے نے۔

جناب سپیکر! ساڈی اہ گزارش اے کہ تسی ہاؤس دے وچ اورنج لائن ٹرین لئی تے بُجھدے او کہ کنی سبسڈی ہونی چاہیدی اے کیونکہ اک عام آدمی تے غریب آدمی نوں اہ سبسڈی ملنی اے تے اہ زیر بحث آنی بہت ضروری اے۔

جناب سپیکر! کیا میں اج ایتھے اہ سوال کر سکناں کہ جدوں تسی چینی چوراں نوں دینی سی، جدوں تسی آٹا چوراں نوں دینا سی اوہدوں تسی مناسب سمجھیا اے کہ پنجاب اسمبلی دے ہاؤس دے اندر ایس گل نوں زیر بحث لیایا جاوے؟ اودھی کوئی ضرورت نئی سمجھی گئی۔ جدوں کسے وی چینی چور نوں NRO دینا ہوندا اے تے اوس وقت اک non-issue نوں چھیڑ کے، کدی شہبازِ گل دی طرفوں صحافیاں نوں گالاں کڈ کے، کدی سنتھیا رچی دی شکل دے وچ سارے میڈیا دی، قوم دی اور سوشل میڈیا دی توجہ مبذول کروا دتی جاندی اے اور اک چینی چور چپکے چپکے نکل جاندا اے۔ حکومت اوس تے کوئی ایکشن نئی لیندی۔

جناب سپیکر! میں ایتھے گزارش کراں گا کہ جتنی تسی زیادہ سے زیادہ سبسڈی دے سکدے او اوہ دیو کیونکہ اورنج لائن ٹرین توں کسی ایم پی اے، ایم این اے، منسٹر، وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم نے فائدہ نئی اٹھانا، اہ صرف عوام نوں بہتر ٹرانسپورٹ ملنی اے لہٰذا زیادہ سے زیاد سبسڈی دینی چاہیدی اے۔

جناب سپیکر! میں ایتھے گزارش کراں گا کہ جدوں پاکستان مسلم لیگ (ن) حکومت وچ سی اور جناب وی اپوزیشن وچ ہیگے سی اور اسیں وی اپوزیشن وچ ہیگے سی تے اودوں بڑیاں آوازاں اُٹھ دیاں سن کہ جناب تخت لاہور نوں نوازیا جا رہیا اے، ہر فنڈ لاہور تے استعمال ہو رہیا اے۔ اج

جدوں اوہ اپوزیشن وچ بیٹھے نے، تسی حکومت وچ او، میں سمجھناں واں کہ اودوں تخت لاہور سی تے اج تخت ڈیرہ غازی خان اے۔ اج وی جیہڑی ڈویلپمنٹ ہوندی اے پہلی priority اوہ ہوندی اے کہ اوہ ڈیرہ غازی خان وچ ہووے اور باقی صوبے نوں نظر انداز کیتا جاوے۔ لاہور ہووے یا ڈیرہ غازی خان ہووے مینوں اونہاں دی ڈویلپمنٹ نال کوئی اعتراض نئیں اے لیکن مینوں اوس وقت دکھ ضرور ہوندا اے، مینوں اوس وقت تکلیف ضرور ہوندی اے جدوں میریاں فصلاں دے پیسے، میرے آبیانے دے پیسے، میرے لوکل لنک روڈ دے پیسے، میرے ہائی ویز دے پیسے نوں کٹ کے لاہور نوں خوبصورت بنایا جاندا اے۔ مینوں تکلیف ہوندی اے جدوں میریاں ضرورتاں دا گلا دبا کے ڈیرہ غازی خان دے وچ پارک بن دے نہیں۔ ہاں اوتھے وی بنن، ایتھے وی بنن اور باقی پنجاب وچ وی بنن فیر سانوں اوہندے تے کوئی اعتراض نہیں۔ مینوں انتہائی دکھ نال آکھناں پیندا اے کہ میری شاہراواں دے اوتے میرے سینکڑوں بہن بھائی اور بچے ہر روز ایکسیڈنٹ دی نذر ہورہے نے اونہاں نوں اج وی نظر انداز کر کے گلبرک دے اندر انڈر پاس تیار کیتا جا ریا اے۔ اوس انڈر پاس دی کی ضرورت سی، اوتھوں ٹریفک نئیں گزر رہی سی، اوتھوں کی فرشتے گزردے نے؟ میری سڑکاں دے اوتے جیہڑے روز حادثے ہوندے نے اونہاں دا ذمے دار کون اے؟ اگر ایس طرح ساریاں دی حق تلفی ہوندی رئی تے فیر اسیں وی سراپا احتجاج ہواں گے۔ اسیں عوام نوں ایہہ دساں گے کہ تہاڈے بچے دے قاتل موجودہ حکمران نے۔ منصوبیاں توں تختیاں بدلنا میں ایس گل توں حیران آں۔

جناب سپیکر! میرا اک عزیز بھرا میرے ضلع دا ایم پی اے اے اوہ میرے لئی بڑا ہی قابل احترام اے، اج اوہ تشریف فرمائیں اے۔

جناب سپیکر! میں جدوں پچھلی دفعہ ایم پی اے ساں میں اپنے حلقے دے وچ اک کالج منظور کروایا۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ پسماندہ ترین اے اونہدی بدقسمتی ایہہ رہی اے کہ اوتھوں اپوزیشن دا ایم پی اے ہوندا سی اور حکومتاں اونوں نظر انداز کر دیاں سن۔ اسیں کجھ دِناں لئی مسلم لیگ (ن) دے نال alliance ساں تے میں میاں صاحب نوں request کیتی اونہاں نے مینوں اوہ کالج دتا۔ میرے والد دے ناں تے اوہ مرتضیٰ ڈگری کالج سی۔ میرے اوس بھرا نے پی ٹی آئی

دی حکومت دے نشے دے وچ دُھت اور چُور ہو کے اوہندا ناں بدلوایا، اونہدے اوتے میرے مخالف دی تختی لوائی، اوتھے جا کے افتتاحی تقریبات کیتیاں ۔ مینوں کوئی تکلیف نئیں کیونکہ میرے لوکاں نوں میرا پتا اے، اوہ میری محنت دا نتیجہ اے لیکن بڑی شرمندگی ہوندی اے کہ ایس قسم دے وی ساڈے بھرا موجود نے کہ اوہ کسے دوجے بھرا دی سکیم دے اوتے ڈاکا پاندے نے۔ خدارا اینہاں افتتاح شدہ چیزاں دے افتتاح کرنا چھڈ دیو۔ ایندا اں کریڈٹ (ن) لیگ نوں جاندا اے۔ نون لیگ دا اوہ بڑا اچھا پراجیکٹ سی۔ عام آدمی کو اس پراجیکٹ دے نال سہولتاں مل رہیاں نیں۔ اپنی تختی لاؤ جس طرح میری بہن آکھ رہی اے۔

جناب سپیکر! قوم جان دی اے۔ ایتھے ڈویلپمنٹ اگر تختیاں تے ہوندی تے اج وی جناب پرویز الٰہی اور (ق) لیگ حکومت وچ بیٹھے ہوندے۔ سر، ایہو جیاں پارٹیاں دے وجود نئیں رہنے جہڑیاں نظریاتی نئیں ہوندیاں بلکہ مفاداتی ہوندیاں نیں۔ نظریات ہی باقی رہ جاندے نیں اور سیاسی جماعتاں ای باقی رہ جاندیاں نیں۔ آمریت دی چھتری دے تھلے شغل میلہ ضرور ہو سکدا اے لیکن قطعاً اوتھے کدی خوشحالی نہیں آسکدی۔

جناب سپیکر! میں اک گزارش کر کے اجازت چاہواں گا۔ میرے حلقے دے اندر تقریباً چھ آدمیاں نوں بے روزگار کر دتا گیا ہے۔ اوہناں دا جرم ایہہ ہے کہ میرے علاقے دے وچ فیصل آباد واسانے پینے دے پانی لئی ٹیوب ویلز لائے جیندے نال میرا واٹر ٹیبل وی تھلے چلا گیا اور اوہندے بدلے دے وچ میرے حلقے دے وچوں اور میرے ضلع دے وچوں کیمیکل والا پانی گزار کے میرے دریانوں آلودہ اور گندہ کیتا گیا ایہہ۔

جناب سپیکر! میرے حلقے دے مقامی لوکاں نوں ایہناں ٹیوب ویلز دے اُتے ورک چارج ملازم رکھیا گیا۔ اوہناں دا جرم ایہہ سی کہ اوہ سید حسن مرتضیٰ نوں ووٹ دیندے سن۔ میرے حلقے دے 600 آدمی بے روزگار ہو گئے نیں۔ کل مینوں اک فوجی نے رو کے فون کیتا اے کہ یار جدوں میں ریٹائرڈ ہویا تے مینوں ایہناں نے پولیس وچ بھرتی کیتا سی۔ ہن مینوں نوٹس آگیا اے کہ 30۔ جون تک تینوں فارغ کر دتا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کراں دا کہ اہناں فوجیاں نوں وی فوجی ہی considerکرو۔اک سی پیک دے چیئرمین والی تنخواہ دے وچ اوہناں ساریاں دے چولھے جل جانے نے۔ اوہناں نوں وی فوجی ہی سمجھو۔اوہناں دیاں نوکریاں نال نہ کھیڈو اور نہ اوہناں دیاں غریب بچیاں نوں رواؤ۔

جناب سپیکر! میں ایہناں گزارشات دے نال جناب کولوں اجازت وی چاہواں گا اور اپنی حکومت توں توقع کرناواں کہ جہڑیاں گزارشاں میں کیتیاں نیں اوہناں نوں ذہن وچ رکھن اور میرے حلقے دے جہڑے مسائل نیں اہناں نوں حل کرن۔اللہ وی اہناں نوں اجر دے گا اور اوہ لوگ وی دعا دین گے۔ایہہ اپنیاں تختیاں لان۔

جناب سپیکر! میرے حلقے دے وچ سولنگ نالی دے پیسے میرے کولوں ہارن والیاں نوں دے رہ نیں جہڑے میرے کولوں30 / 30ہزار دی leadتوں ہرے ہوئے نیں۔ایہہ اوہناں نوں بے شک پیسے دین۔میرے حلقہ وچ تے کم ہو رہیا اے ناں۔میریاں اوہ سڑکاں وی بنادیون۔

جناب سپیکر! میںtax payerآں۔کل تسیں دانے کڈنے سن تے میرے غریب لوکاں دیاں بھڑولیاں دے وچوں اور اوہناں دے گھراں دے وچوں چادر اور چار دیواری دا تقدس پامال کر کے دانے کڈ کے لے آئے او۔اپنے اہداف پورے کرن لئی ایہہ سب کچھ کردے پئے نیں۔کیا میریاں ضرورتاں پوری کرن لئی تہاڈے کول کوئی ٹائم نئیں اے۔میں تہاڈی ہر ضرورت پوری کراں اور تسیں میرے لوکاں دے مسائل وی حل نہ کرو۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب جاوید انصاری!

معاون خصوصی ٹرانسپورٹ برائے وزیر اعلیٰ (جناب جاوید اختر): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس طرح میڈم نے اورنج لائن ٹرین پر بولا ہے کہ سبسڈی غریب آدمی کو دینی چاہئے۔بالکل دینی چاہئے مگر جب آدمی کے پاس گنجائش ہو تو اس ٹائم آدمی کو کام کرنا چاہئے کہ میں جب یہ کام کر رہا ہوں تو یہ کرنے سے ہمارے حالات کیسے ہوں گے۔یہ جو اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ ہے اچھا منصوبہ ہے بُرا منصوبہ نہیں ہے ہم اس کی بُرائی نہیں کرتے مگر آدمی اپنے بچوں کو اُس ٹائم ہی چیزیں لے کر دیتا ہے جب اس کے پاس پیسے ہونے چاہئیں۔ قرضے لے لے کر ان

لوگوں نے جو یہ میٹرواورنج لائن ٹرین، میٹروبس چلار کھی ہے ہمارے ملتان میں 40-ارب روپیہ لگایا ہے میں کہوں گا کہ جس دن سے انہوں نے میٹروبس چلار کھی ہے علاقے کا بیڑا بھی غرق ہو گیا ہے اور سبسڈی کیا دیں کہ ایک سال تک وہاں گاڑی میں کوئی بندہ بیٹھنے والا بھی نہیں تھا۔ انہوں نے کتنے ہسپتال بنا کر دے دیئے ہیں؟

جناب سپیکر! یہ ہمیں بتا دیں کہ انہوں نے کون کون سے ہسپتال بنا دیئے ہیں؟ سابقہ سپیکر ادھر رانا محمد اقبال خان بیٹھے ہیں اس سے پہلے بھی میں ایم پی اے رہا تھا ایک روپے کا ان لوگوں نے ہمیں فنڈ نہیں دیا۔ کیاان لوگوں نے جرم کر لیا تھا کہ پی ٹی آئی کو ووٹ دیا تھا؟

جناب سپیکر! یہ اب بات کرتے ہیں میرے بھائی سید حسن مرتضٰی کھڑے ہیں کہ کام نہیں ہو رہے تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم اورنج لائن ٹرین بھی چلائیں گے، اچھے طریقے سے چلائیں گے ان کی طرح ایسا نہیں ہو گا اور جو بھی کام کریں گے انشاءاللہ ایسے قرضے نہیں اٹھائیں گے جس طرح ان لوگوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا کہ تباہی ہو رہی ہے اورنج لائن ٹرینوں پر پیسے لگا دیئے ہیں، میٹروبس پر پیسے لگا دیئے یا جتنا پیسا لگایا ہے ان لوگوں نے لاہور کے اوپر لگایا ہے کیا جنوبی پنجاب کو انہوں نے یتیم کا بچہ سمجھ رکھا تھا۔ اب ہم یتیم نہیں ہونے دیں گے انشاءاللہ ہم سب کو حق دیں گے اور برابر دیں گے ایسا نہیں ہو گا ان لوگوں نے برباد کر دیا۔

جناب سپیکر! یہ رانا محمد اقبال خان بیٹھے ہیں میرے بزرگ ہیں خدا جانتا ہے کہ ان لوگوں نے ایک روپیہ فنڈ نہیں دیا۔ ہم چیختے رہے ہیں پورے پانچ سال اپوزیشن کاٹی ہے یہ تختیوں کی بات کرتے ہیں، تختیاں لگا رہے ہیں وہ کر رہے ہیں انشاءاللہ ہم جو کام کرتے ہیں اس کے اوپر ہی ہماری تختیاں لگیں گی۔ یہ الزام تراشیاں چھوڑیں اور یہ جو تین سال بچتے ہیں اپنا آرام کریں اور انہوں نے جو دس سال میں کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میرے اللہ نے چاہا تو ہماری یہ گورنمنٹ تین سال میں انشاءاللہ ان کو کر کے دکھائیں گے۔ میرے اللہ نے چاہا تو بہت کام کریں گے۔ یہ نہیں ہو گا کہ اپنی جیبیں گرم کریں گے انہوں نے جو بھی کام کئے ہیں صرف اپنی جیبیں گرم کی ہیں۔ کمیشن کھایا ہے اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے دور میں ایسا نہیں ہو گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان زندہ باد۔ اللہ حافظ۔

جناب چیئرمین: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بد قسمتی یہ ہے کہ یہاں پر ایک ایسا جھوٹ اس قوم کے ساتھ بولا گیا اور اس تواتر کے ساتھ بولا گیا کہ وہ کرپشن کا چورن بیچنے والے جو کرپشن کرپشن کی باتیں کرتے تھے آج ان کے دائیں بائیں آٹا چور اور چینی چور بیٹھے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ آج چینی کی رپورٹ آچکی تو چینی کے اوپر کمیشن تو اس لئے بنا تھا کہ -/55 روپے سے -/95 روپے کی جو قیمت ہوئی تھی اس پر بنا تھا اور آج کیا رپورٹ آنے کے بعد چینی دوبارہ -/55 روپے فی کلو ملنا شروع ہو چکی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، debate Orange Line Train پر ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ یہی بات ادھر بھی کر دیتے تو بہت اچھی بات تھی۔ Biasedness جو ہے چیئر کے اوپر نہیں ہونی چاہئے۔ اگر آپ ان کو بھی روکتے تو میں بالکل یہ بات نہ کرتا۔ دیکھیں! آپ کو یہاں بیٹھ کر neutrality کا خیال رکھنا ہے اور میں نے یہ جان بوجھ کر بات چھیڑی تھی کیونکہ وہاں سے جو الزامات، جھوٹے اور گندے الزامات لگائے گئے جنوبی پنجاب کا شیئر جو ہے 32 فیصد بنتا ہے۔

جناب سپیکر! دعوے سے کہتا ہوں کہ ہم نے ہر سال 42 فیصد سے زیادہ کا شیئر جنوبی پنجاب کو دیا اور ہم جتنا شیئر جنوبی پنجاب کو دیتے تھے آج اتنا پورے پنجاب کو نہیں مل رہا۔ ان نااہلوں کی حکومت میں یہ حال ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک اورنج لائن ٹرین کی بات ہے اورنج لائن ٹرین پر جس طرح اس کی مخالفت کی گئی کیا یہ پراجیکٹ میاں محمد شہباز شریف نے اپنے گھر لے جانا تھا یا اس پر سفر میاں محمد شہباز شریف اور ان کی کیبنٹ نے کرنا تھا؟ یہ عام آدمی کا پراجیکٹ تھا جس طرح میٹرو بس ایک آدمی کا پراجیکٹ تھا آج جا کر لاہور، ملتان، اسلام آباد اور راولپنڈی میں لوگوں سے پوچھیں جن کو عزت کے ساتھ سفر کا وسیلہ ملا۔ وہ لوگ جو چھوٹی چھوٹی مزدوریاں کرتے ہیں، نوکریاں کرتے ہیں وہ آج عزت کے ساتھ سفر کر رہے ہیں اور حکومتوں کا کام کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر! حکومت کا وژن کیا ہوتا ہے؟ حکومت کا وژن ہوتا ہے کہ عام آدمی کو سہولیات دینا اور یہ میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ جو کہتے ہیں کہ پنجاب کے اندر health facilities تو پنجاب میں ہم نے پچھلے دس سال میں 55 نئے hospitals بنائے ہیں ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں اور سات سال سے جہاں پر خیبر پختونخوا میں پی آئی ٹی کی حکومت ہے مجھے ایک ہسپتال کا نام بتا دیں؟ وہاں پر ایک لیبارٹری کا نام بتا دیں، Drug testing laboratory کا نام بتا دیں؟

جناب سپیکر! بات باتیں کرنے سے نہیں بنتی اور یہاں پر آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ جب اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ شروع کیا گیا تو میں نام لے کر کہوں گا کہ پی ٹی آئی اس کی صرف یہاں پر مخالفت نہیں کی بلکہ اس کی عالمی فورم پر جا کر مخالفت کی۔ World Heritage Forum جہاں پر یہ اعتراض اُٹھایا گیا کہ یہاں پر جو ہمارے heritage یعنی اثاثے ہیں جو تاریخی ورثے ہیں sabotage ہو رہے ہیں۔ وہ خراب ہو جائیں گے تو World Heritage Council نے اُس کے اوپر پابندی لگا دی اور سپریم کورٹ نے کہا کہ World Heritage Council اگر اجازت دے گا تو تب یہ منصوبہ بنے گا۔

جناب سپیکر! مجھے اتفاق ہوا Krakow Poland کے اندر World Heritage Council میں گورنمنٹ آف پنجاب کی نمائندگی کرنے کا ان کا وفد وہاں پر آ کر مخالفت کرنے پہنچا ہوا تھا۔ جب آپ اپنے یہاں کے مسئلے دُنیا میں جا کر اُچھالیں گے تو آپ کا تماشا ہی بنے گا اور وہاں پر جو اکیس members state تھیں جن میں چائنا بھی شامل تھا، جن میں ترکی شامل تھا، جن میں امریکہ شامل تھا، جن میں فرانس شامل تھا اس طرح اکیس ممالک نے کہا یہ پہلی دفعہ ہمارے سامنے آ رہا ہے کہ کوئی سیاسی لڑائی اس فورم کے اوپر آ کر لڑی جا رہی ہے اور جب اُنہوں نے وہاں پر اس کا پورا معائنہ کیا اُن اکیس کی اکیس states نے اس اورنج لائن ٹرین کے حق میں ووٹ دیا اور وہی ووٹ جو وہاں پر World Heritage Council کا فیصلہ تھا وہی پھر سپریم کورٹ کے اندر آیا اور سپریم کورٹ نے بھی پھر اس منصوبے کی اجازت دی لیکن ہمارا خیال تھا جو delay ہو چکا تھا

کہ اُس delay کے اوپر یہ گورنمنٹ آکر جلدی سے جلدی اس منصوبے کو مکمل کرنے کی کوشش کرے گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر بات ہو رہی ہے کہ سبسڈی دی جانی چاہئے کہ نہیں دی جانی چاہئے میں کیبنٹ کی کارروائی پڑھ رہا تھا آپ نے 19-2018 کے بجٹ کے اندر 271 بلین کی سبسڈی مختلف مداعات کے اندر وفاق اور پنجاب نے بھی دی۔ اب آپ احساس پروگرام کو اُٹھالیں، آپ مختلف پروگرامز کو اُٹھالیں، سچ ہے یا جھوٹ ہے 300 بلین سے اوپر کی سبسڈیز دیئے جا رہے ہیں۔ سبسڈی کس کے لئے ہوتی ہے سبسڈی غریب آدمی کو ریلیف دینے کے لئے ہوتی ہے، سبسڈی غریب آدمی کو آسائش پہنچانے کے لئے ہوتی ہے۔ سبسڈی اس لئے نہیں ہوتی کہ آپ چینی چور کو سبسڈی دیں اور پھر جب فیصلہ آنے لگے اُس کو ملک سے بھگا دیں۔ سبسڈی کو استعمال کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا پروگرام ہے ہم لوگوں نے دہلی کے ماس ٹرانزٹ کا بھی وزٹ کیا تھا، ہماری کمیٹی نے جا کر مختلف پراجیکٹ کو وزٹ کیا تھا اور اُن کی جو feasibilities بنی تھیں۔ دُنیا بھر کے اندر سبسڈیز دی جاتی ہیں جب آپ ایک نیا سسٹم کھڑا کرتے ہیں مثال کے طور پر ہم صرف یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس کی cost کتنی ہے اور اس کو چلانے کی cost کتنی اور اس پر سبسڈی کتنی دینی ہے اُس میں ایک study یہ بھی تھی کہ اس کے جو سٹیشنز ہیں اُن سٹیشنز کے بھی آپ نے ملٹی نیشنلز کے ساتھ agreements کرنے تھے وہاں سے بھی آپ کو income آنی تھی، یہاں پر fast foods کی chains آنی تھیں، یہاں پر different stores کی chains نے آنا تھا اُن سے پیسے ملنے تھے، یہاں پر boardings اور hoardings ہیں اس کا جتنا elevated ہے اس کا ایک پورا concept تیار ہوا تھا کہ اُن کے اوپر بھی agreement کر کے جو آپ کو سبسڈی دینی پڑنی تھی وہ انتہائی نارمل بنتی تھی لیکن یہ چیزیں عوام سے چھپائی جا رہی ہیں، یہ چیزیں جان بوجھ کر discuss نہیں کی جا رہیں، ہر چیز کا حل نکالتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے ذریعے سے حکومت سے گزارش ہو گی کہ وہ studies جس کے اندر ان تمام stations کے حوالے سے ایک پورا master plan بنا تھا اور اُس کے ساتھ یہاں پر جو بات ہوئی ہم نے اس کے اوپر یہ بنایا تھا کہ اگر آپ اس کی -/40 روپے کی cost رکھتے ہیں، اس

پراجیکٹ کا جو ہم نےsoft loanلیا ہوا ہے اس کا20 سال کاreturnکاperiodہے اُس کے اندر آپ سب کچھcoverکر سکتے ہیں اگر آپ اس کو بہتر طریقے سے لے کر چلیں۔

جناب سپیکر! میں اس کو دوبارہ دہراؤں گا جب آپ تین تین سو، چار چار سو کی سبسڈیز اُن پراجیکٹس میں دے رہے ہیں جن کاimpactعام آدمی تک نہیں آرہا تو اس کا توdirect عام آدمی تکimpactہے،اس کاenvironment impactپر بھی ہے،اس کاimpact climateپر بھی ہے۔ اڑھائی لاکھ لوگestimatedہیں کہ روز اس پر سفر کریں گے۔ آج جو تینmetrosچل رہی ہیں اُن کی جوstudyبنی ہے کہ اُن کے چلنے سے نیچے کی ٹریفک کم ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! وژن یہی ہوتا ہے کہ آپalternate transportکا سسٹم اس لئے لاتے ہیں کہ آپ ایک تو جوcongestionsہیں اُس کو کم کرتے ہیں، آپfriendly environmentلے کر آتے ہیں، اس کا بھی یہیconcept تھا کہ جوcongestions نیچے آرہی ہیں جب اڑھائی لاکھ لوگ اس پر سفر کرنا شروع کر دیں گے نیچے اُس کاimpactآئے گا۔Climateاورenvironmentکیcostنہیں ہوتی کیونکہenvironment friendly اقدامات اُٹھانا وقت کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اس کا جو کرایہ ہے وہ کسی بھی صورت -/40روپے سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے اور اس کا جو سٹیشنز کے حوالے سے ماسٹر پلان بنا تھا اُس کو بھیimplementکیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ملک واصف مظہر!

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج اس ایوان میں ہم اُس اورنج لائن ٹرین کی بات کر رہے ہیں جو اس مملکت خداداد میں ہمارے مغل شہنشاہوں نے بنائی 220۔ ارب روپے کی خطیر رقم اس ملک کے غریب عوام پر قرضہ لے کر چڑھائی گئی، اُس ملک کے غریب عوام کے لئے یہ اورنج لائن ٹرین بنائی گئی جس ملک کے غریب عوام کو دوائی نہیں ملتی، جس ملک کے بوڑھے کی آنکھوں سے آنسوں چھلک رہے ہیں، جس ملک کے نوجوان کو تعلیم نہیں ملتی، جس ملک کا نوجوان

ڈگریاں پکڑ کر نوکریاں ڈھونڈ رہا ہے، جس ملک کی بزرگ خواتین کی آنکھوں میں آنسوں بہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے لئے قابل احترام ابھی رانا مشہود احمد خان نے فرمایا کہ یہ لاہور کی ضرورت تھی بالکل ضرورت ہو گی انہوں نے یورپ کی مثال دی ،انہوں نے امریکہ کی مثال دی، انہوں نے چائنا کا وزٹ کیا۔

جناب سپیکر! میری گزارش تھی کہ یہ وزٹ جنوبی پنجاب کا بھی کرتے اُس جنوبی پنجاب کو بھی جا کر دیکھتے جس میں مویشی اور انسان ایک ہی جوہڑ سے پانی پی رہے تھے۔

جناب سپیکر! میری گزارش تھی اُس جنوبی پنجاب میں جاتے جس کے نوجوان نوکریوں کے لئے بھٹک رہے تھے۔

جناب سپیکر! میری گزارش تھی یہ وہاں کے ہسپتالوں میں بھی جاتے ،اُس نشتر ہسپتال ملتان میں بھی جاتے جس میں بیڈ کے لئے سفارشیں کروانی پڑتی ہیں ،انہوں نے بات کی کہ ہم نے پچاس ہسپتال بنائے ،انہوں نے فلور آف دی ہاؤس فرمایا میرے لئے قابل احترام ہیں مگر مجھے خوشی ہوتی کہ اگر میاں محمد نواز شریف اُس ہسپتال میں علاج کرواتے ،مجھے خوشی ہوتی اگر میاں محمد شہباز شریف اپنے کینسر کا علاج اُس ہسپتال سے کرواتے مگر بد قسمتی سے سی آئی اے کے ایک economic hit manنے اپنی کتاب لکھی تھی کہ third worldکے countriesمیں ہم اس طرح کے مہنگے پراجیکٹ لے کر آتے ہیں کہ اُس ملک کی عوام اور اُس ملک کو ہم مہنگے قرضوں میں ڈبو دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ یہ اُس مملکت خداداد پاکستان کے اوپر اتنا مہنگا قرضہ چڑھایا گیا ابھی میری بہن فرما رہی تھیں کہ 51 ملین ڈالر demurrage دینے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! میرا ان سے سوال ہے کیوں اتنے مہنگے معاہدے کئے گئے ؟ انہوں نے metro buses کی بات کی آپ اسے خوش قسمتی کہیں یا بد قسمتی کہیں کہ ملتان میں بھی ایک میٹرو بس دی گئی 55۔ارب کے خطیر قرضے سے وہ دی گئی اُس ملتان میں جس میں پینے کا صاف پانی نہیں اور مقصد کیا تھا مقصد صرف اور صرف اپنی جیبیں بھرنا تھا۔ مقصد صرف اور صرف اپنا کمیشن کھرا کرنا تھا۔

جناب سپیکر! ابھی یہاں پر کہا گیا کہ سبسڈی دی جانی چاہئے بالکل دیں مگر سبسڈی اس غریب کو دیں جس کو کھانے کے لئے آٹا نہیں مل رہا۔ سبسڈی غریب کو گھی اور بنیادی ضروریات زندگی پر دیں اور آپ اس عوام کو اورنج لائن ٹرین دے رہے ہیں آپ ایک مسافر کو 200/- روپے سبسڈی دینے کی بات کر رہے ہیں۔ آپ 5-ارب روپے کی سبسڈی دیں گے اس طرح اس غریب ملک پر مزید قرضہ چڑھا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جتنی رقم اس اورنج لائن ٹرین پر سفر کرنے کی ٹکٹ بنتی ہے اتنی ہی مسافر سے لینی چاہئے، اگر ایک مسافر کی ٹکٹ کا کرایہ 240/- روپے بنتا ہے تو اس سے 240/- روپے ہی لینے چاہئیں اور اس پر کوئی سبسڈی نہیں دینی چاہئے لہٰذا جتنے پیسے بنتے ہیں اتنے ہی چارج کئے جانے چاہئیں۔ یہاں پر سید حسن مرتضیٰ تشریف لے آئے ہیں انہوں نے تخت لاہور کی بات کی تو میں ان کی اس بات سے بالکل agree ہوں آج بھی وہی mentality یہاں کی بیوروکریسی میں ہے۔ آج بھی تخت لاہور کی mentality ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر مزید کہا گیا ہے کہ ڈویلپمنٹ کا 33 فیصد بجٹ جنوبی پنجاب کو دیا جائے گا تو میری دعا ہے اور میری رب تعالیٰ کے سامنے التجا بھی کرتا ہوں کہ اللہ کرے کہ وہ 33 فیصد پورا جنوبی پنجاب کو ملے تاکہ جنوبی پنجاب کے باسیوں کو بھی پینے کا صاف پانی مل سکے۔ جنوبی پنجاب کے باسی جب لاہور آتے ہیں تو ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہم دوسری دنیا میں یا یورپ میں آگئے ہیں۔ اسی پنجاب کے لئے جنوبی پنجاب کی عوام ایک خطیر رقم generate کرتی ہے۔ ہمارے لئے یہاں کے نمائندے بھی قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارا capital لاہور ہے جو کہ ہمارے لئے عزت کا باعث ہے مگر چہرے اتنے خوبصورت ہوں اور جسم پر چیتھڑے لٹک رہے ہوں تو یہ بھی مناسب نہیں۔ ابھی سنتھیا رچی کی بات کی گئی۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ تو سید حسن مرتضیٰ بھی ذرا recall کریں کہ یہ practice کس نے اس ملک میں شروع کی ہے اور کس لیڈر نے جہاز سے تصویریں بنا کر پھینکوائیں اور گندی سیاست کی ابتدا کس نے کی؟

جناب سپیکر! مجھے فخر ہے کہ میں وزیر اعظم جناب عمران خان کا ورکر ہوں ہم نے کبھی بھی ذاتیات کی سیاست نہیں کی۔ ہمارا ریکاڈر اس بات کا گواہ ہے کہ جناب عمران خان نے کبھی کسی کی ذاتیات پر بات نہیں کی تو مجھے آج یہ جو کزن جماعتیں بنی ہوئی ہیں جو کہ کل تک ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے تھے مجھے خوشی ہے کہ آج انہوں نے آپس میں کنٹریکٹ کر لیا ہے جسے چارٹر آف ڈیموکریسی کا نام دیا گیا۔

جناب سپیکر! مجھے خوشی ہوگی کہ ان کا چارٹر آف ڈیموکریسی چلتا رہے۔ بس یہ پاکستان تحریک انصاف کی مخالفت میں نہ ہو اور یہ پاکستان کے غریب عوام کے مفاد میں چلتا رہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں پھر یہی گزارش کروں گا کہ اس مہنگی اورنج لائن ٹرین کا بوجھ غریب عوام پر نہ ڈالا جائے، اس غریب پنجاب پر نہ ڈالا جائے، جنوبی پنجاب کے غریب باسی پر نہ ڈالا جائے جو جوہڑ کا پانی پیئے اور اس کی سبسڈی وہ ادا کرے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ یہ معاملہ ٹرانسپورٹ سے زیادہ پولیٹیکل ہے۔ اس کی reasoning بھی available ہے کہ یہ کیوں political ہے۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہ معاملہ بڑا visibly, resoundingly and apparently it appears to be political than a transport matter

جناب سپیکر! لیکن میں آپ کی اجازت سے صرف یہ بات کہنا چاہوں گا کہ سچ سامنے آنا چاہئے۔ یہ ایک misnorm ہے کہ یہ پیسے صحت پر کیوں خرچ نہیں کئے گئے؟ یہ absolute misnorm ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ یہ پیسے تعلیم پر کیوں نہیں لگائے گئے، یہ بھی غلط ہے۔ یہ پراجیکٹ purely ایک loan based ہے۔ Exim Bank آپ کو تعلیم کے لئے یا صحت کے لئے پیسے نہیں دے رہا تھا۔ اگر ٹرانسپورٹ آپ کی priority نہیں ہے اور آپ نہیں چاہتے کہ کوئی ٹرانسپورٹ کا ایسا منصوبہ لگے تو یہ آپ کی priority اور choice ہے۔ آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ تنقید کریں لیکن fact based تنقید کریں۔

جناب سپیکر! اگر یہ 160- ارب روپے سات سال کے grace period کے بعد بیس سال کے عرصے میں sustainable نہ ہوں اور وہ cost جو اڑھائی لاکھ افراد کے روڈ سے off کر کے پٹرول کی levy، پٹرول کی cost، ٹائم کی consumption ان سب کے ساتھ add up ہو کر proper sustainable project نہ بنتا ہو تب تو اس پر تنقید جائز بنتی تھی لیکن اگر یہ تنقید صرف اس لئے کی جائے کہ point scoring کرنی ہے اور آپ نے کہنا ہے کہ بھوکے کے منہ میں نوالہ نہیں، مریض کے لئے صحت کی سہولت نہیں، بچے کے لئے پڑھنے کے لئے تعلیم نہیں تو یہ آپ کی کم علمی ہے اور یہ آج سے نہیں ہے۔ یہ ابتداء سے ہے جب سے دنیا کی تاریخ ہے اس طرح کے لوگ صرف آج ظہور پذیر نہیں ہوئے، ان لوگوں کا وجود تاریخ کی ابتداء سے ہے۔ جو جھوٹ کی بنیاد پر صرف پراپیگنڈے کے ساتھ حقائق کو مسخ کر کے سچ کی جگہ ایک alternate truth رکھ کر اور اس alternate truth کو اور loyalty کو اپنی سوسائٹی کے لئے زیادہ مؤثر سمجھتے ہیں برعکس اس کے کہ حقائق پر بات کی جائے اور سچ کو سامنے لایا جائے۔ اگر کسی کی یہ level of understanding نہیں ہے تو یہ میرا گناہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے بڑا clearly کہا کہ اس loan کی repayment میں From the date conceiving of this project کرنے سے اس کی پہلی قسط کی ادائیگی تک اس سے زیادہ soft loan چائنا نے state to state interaction کی بنیاد پر اس سے زیادہ سستے نرخوں پر آج تک ہمیں کوئی قرضہ نہیں دیا۔ یہ سی پیک کا حصہ ہے یہ initially نہیں تھا لیکن اس کو بعد میں سی پیک میں شامل کیا گیا۔ کب کیا گیا؟

جناب سپیکر! جب سندھ کی حکومت نے circular line مانگی، شہر کے لئے مانگی اور اتنی ہی لاگت کی مانگی۔ جب خیبر پختونخوا حکومت نے بھی خیبر پختونخوا میں پشاور کے اندر ریلوے لائن مانگی کم و بیش اتنی قیمت کی مانگی چنانچہ سی پیک کے تین منصوبے تو مجھے اس حوالے سے کوئی documents دینے کی ضرورت نہیں ہے صرف اگر انٹرنیٹ پر تھوڑی سی تکلیف کر کے Google پر Search ہی کر لیتے تو ان کے سامنے تمام معلومات آ جاتیں۔ کیا کریں ایک پراپیگنڈہ کی زندگی ہے جو گزارنی ہے۔

جناب سپیکر!For goodness sake میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پیسے آپ کو چائنا نے دیئے اور ان پیسوں کے نتیجے میں یہی اورنج لائن ٹرین بنی تھی۔

جناب سپیکر!For goodness sake اس کو بنائیں اور اس بحث سے آگے چلے جائیں۔ یہ لاہور میرا اور آپ کا ہے۔ یہ جو یہ بحث ہے کہ جنوبی پنجاب میں نہیں کیا گیا تو وہاں بھی ہونا چاہئے آپ کی حکومت ہے مزید کریں، ٹرانسپورٹ کو revolutionise کرنا وقت کی ضرورت ہے اور یہ کرنا کسی کے نقصان میں نہیں ہے۔ یہ شور تھا آپ دونوں کا contrast کر لیں، یہ شور تھا کہ لاہور میں بننے والی میٹرو مہنگی ہے جبکہ پشاور کی میٹرو 27۔ارب میں مکمل ہو گی۔ آپ کی اپنی ای سی سی کی میٹنگ میں Bus Rapid Transit Peshawar(BRT) کے لئے 52۔ارب روپے زیادہ خرچ کرنے کی منظوری دی جاتی ہے۔ آج وہ 27۔ارب روپے سے بہت زیادہ آگے جا چکی ہے۔

جناب سپیکر! آج سے ایک سال پہلے اس کی لاگت کا تخمینہ 82/80۔ارب روپے تھا جو کہ آج بھی نامکمل ہے تو ان کی priority کہاں پر اور کیا ہے؟ اگر آپ نے BRT شروع نہ کی ہوتی تو پھر آپ کا حق تھا کہ آپ مجھے کہتے کہ آپ کا focus transport پر ہے لہٰذا آپ کو اپنا فوکس دوسرے sectors پر بھی رکھنا چاہئے تھا لیکن حقائق کو مسخ کرنے کا حق کسی کے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر!.Reality should speak as a reality میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ I take it as my responsibility، میں اپنی بات کہہ کر جاؤں گا اور آپ کو حق حاصل ہے کہ اسے مانیں یا نہ مانیں۔ ہم آج جس معاشرے میں زندہ ہیں اگر ہم حقائق سے ہٹ کر بات کریں گے تو اسے کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر! اگر صرف اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ یہ میری پارٹی کا مؤقف ہے، یہ میری لیڈرشپ کا مؤقف ہے لہٰذا اسی کو میں نے toe کرنا ہے اور truth کو میں نے پیچھے پھینکنا ہے تو پھر اس سے society suffer کرے گی اور آپ کے بچے متاثر ہوں گے۔ آج آپ ایک سیاسی ایجنڈا بنا کر ایک shout تو create کر لیں گے لیکن Truth is the gospel. It will come out. It will come out screaming آپ مانیں یا نہ مانیں سچ چیخیں مار کر نکلے گا۔

جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجہ سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ سبسڈی کا فیصلہ کرنے جارہے ہیں تو یہ experts کی بات ہے۔ یہ اس paper پر لکھا ہوا ہے۔ میرے پاس یہ feasibility study ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہہ رہی ہے کہ اگر اڑھائی لاکھ مسافر اس پر سفر کریں گے تو یہ منصوبہ بیس سال کے اندر اپنے پراجیکٹ کو sustain کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اگر یہ مسافر کم ہو کر 95ہزار ہو جائیں گے تو government burden ہو گی اور اگر مسافر کم ہو کر 55ہزار ہو جائیں گے تو government further burden ہو گی۔ آپ کرایہ بڑھاتے جائیں گے تو آپ کے پراجیکٹ کی sustainability کم ہوتی جائے گی۔ دنیا کے اکثر ممالک میں ٹرانسپورٹ پر سبسڈی دی جاتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک اور ویسٹرن ممالک نے اب ٹرانسپورٹ کو حکومت کے کنٹرول سے نکال کر پرائیوٹائز کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! پرائیویٹ بزنس مین بڑی investments لے کر اس طرف آ گئے ہیں لیکن ہمارے ملک کی economy کا scale ابھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ حکومت نے طالب علموں کے لئے سپورٹ مہیا کرنی ہے کیونکہ طالب علموں نے، غریب کے بچے نے اپنی درس گاہ تک کسی مؤثر سفری رابطے کے ذریعے ہی پہنچنا ہوتا ہے۔ کسی مریض کو ہسپتال تک پہنچنے کے لئے سفری سہولت چاہیے۔ ڈاکٹرز، نرسوں اور پیرامیڈیکل سٹاف کو ہسپتال تک جانے کے لئے ایک بہتر ٹرانسپورٹ کی ضرورت ہے۔ کیا ان کے نصیب میں یہ کھٹارا بسیں اور ٹوٹی پھوٹی سڑکیں رہیں گی؟ اگر کسی نے یہ اچھا کام کیا ہے تو اس کو appreciate کیا جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین! میں جناب محمد بشارت راجہ کی efforts کو appreciate کرتا ہوں۔ Now he is acting as a Law Minster. We appreciate that efforts. آپ argument کی بنیاد پر بات کر سکتے ہیں۔ I do not want this political narrative. رانا مشہود احمد خان نے جو کچھ کہا میں ان کے ایک ایک fact کو indorse کر سکتا ہوں۔ سپریم کورٹ کے اندر petition گئی۔ فرزند اقبال کے فرزند petition لے کر گئے اور وہ پی ٹی آئی لاہور کے صدر تھے۔ ان کی petition یہ تھی کہ اگر یہ ریل یہاں سے چلے گی تو چوبرجی کے آثار قدیمہ اس ریل کے جھٹکوں کے ساتھ گر جائیں گے۔ وہ آثار قدیمہ اس کے جھٹکے برداشت

نہیں کر سکیں گے۔ یونیسکو کی ٹیم آئی اور انہوں نے کہا کہ sustainability 0.3 mm تک ہے جبکہ آپ کی ٹرین somewhere 0.1mm پر کھڑی ہے لہٰذا فکر والی کوئی بات نہیں ہے۔ یونیسکو کی یہ رپورٹ سپریم کورٹ میں گئی۔ کہا گیا کہ یہ منصوبہ بہت زیادہ مہنگا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے کہا کہ آپ اس میں contingency کے اخراجات بھی ڈال دیں تو پھر اس کی لاگت زیادہ نہیں ہوتی۔ اس کی لاگت میں land acquisition کی قیمت، دکانداروں کو کی گئی ادائیگیاں اور مقامی نقصانات کے ازالہ کے لئے کی گئی ادائیگیاں شامل ہیں۔ اسی طرح اس کے لئے grey structure create کیا گیا اور یہ کل لاگت 43۔ارب روپے بنتی ہے جو کہ sustainable ہے۔ یہ منصوبہ لاہور شہر کے اپنے بجٹ کے اندر کئے گئے cuts کا نتیجہ ہے۔ اس کا بوجھ لاہور میونسپلٹی پر آئے گا۔ اس کے علاوہ باقی 140۔ارب روپے کا soft loan ہے۔ یہ قرضہ 2 فیصد شرح سود پر لیا گیا ہے۔ اتنے کم شرح سود پر قرض لینے کی آپ مجھے دنیا میں کوئی ایک مثال دے دیں تو میں قصوروار ثابت ہوں گا۔ یہ کیسے egotiate ہوا؟ ہمیں Chinese Premier نے as gift offer کیا۔ یہ چیز ریکارڈ پر ہے۔ Mr Muhammad Basharat Raja is cognizant of the fact. اگر کیس کی تفصیل ان کے پاس نہیں ہے تو میں فائل لا کر دیتا ہوں۔ Chinese Embassy نے عدالت میں آ کر کہا کہ ہمارے جو business contracts ہیں اگر دنیا میں یہ پتا چلا کہ پاکستان کو اتنے کم شرح سود پر قرضہ دیا گیا ہے تو پھر ہمارے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! Come on, let's call spade a spade! یہ ٹھیک ہے کہ اس اورنج لائن ٹرین کے خلاف احتجاج ہوئے اور اس اورنج لائن ٹرین کے خلاف سڑکیں بلاک کی گئیں۔ We know that every big project has controversy. جب کوئی بڑا پراجیکٹ شروع ہوتا ہے تو اس کے خلاف کچھ لوگ احتجاج کرتے ہیں۔ بھلے آپ کوئی ڈیم بنانا شروع کریں تو اس کے خلاف بھی کچھ لوگ ضرور احتجاج کریں گے۔

جناب سپیکر! میں نے Archives میں دیکھا ہے کہ جب منگلا اور تربیلا ڈیم بنائے گئے تھے تو وہاں کے لوگوں نے ان کے خلاف مظاہرے کئے تھے۔ یہ دونوں ڈیمز 40 سال تک آپ کے ملک کی economy کی lifeline رہے ہیں تو ان کے خلاف بھی لوگوں نے احتجاج کیا

تھا۔اورنج لائن ٹرین یا میٹرو بس کے projects تو کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتے۔ Always the change is a problem.

جناب سپیکر!میری جناب محمد بشارت راجہ سے درخواست ہوگی کہ اگر آپ نے یہ initiative لیا ہے تو ہم اس کو appreciate کرتے ہیں۔آپ اس کا کرایہ minimum رکھیں۔رانا مشہود احمد خان اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے -/40روپے کرایہ کی تجویز دی ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ کہوں گا کہ اس کے کرایہ کے لئے experts آپ کو -/30روپے کرایہ کی feasibility بنا کر دے رہے ہیں تو Call them over،ان کو پارلیمنٹ کی کمیٹی میں بُلائیں،اپنے سامنے بٹھائیں،ہمیں بُلائیں ہم بھی آپ کو اس بابت assist کریں گے۔یہ ٹرین آپ نے چلانی ہے،یہ ایک بڑا پراجیکٹ ہے،please for goodness sack اس کو اسی طرح سے چلائیں جیسے experts تجویز کرتے ہیں۔میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔

جناب چیئرمین: اب محترمہ شاہینہ کریم بات کریں گی۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر!بہت شکریہ۔حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے ہر وقت میاں محمد شہباز شریف کی تعریف کی جاتی ہے کہ انہوں نے بہت اچھے پراجیکٹس شروع کئے تھے۔میں آپ کو اس دیگ کا ایک دانہ چکھانا چاہتی ہوں۔جب ملتان میٹرو شروع کرنی تھی تو انہوں نے ساؤتھ سے تعلق رکھنے والے تمام experts کو بُلایا۔

جناب سپیکر!انہوں نے صنعت وزراعت سے تعلق رکھنے والے تمام experts کو بُلایا اور ان کے سامنے تجویز رکھی کہ میں ساؤتھ میں ایک پراجیکٹ شروع کرنا چاہتا ہوں۔یہ بالکل سچا واقعہ ہے اور جس بندے نے مجھے یہ سُنایا ہے وہ اُس میٹنگ میں موجود تھا۔وہ experts بہت خوش ہوئے کہ ہم سے مشاورت کے بعد یہاں پر ایک بڑا پراجیکٹ شروع کیا جائے گا۔ان تمام exerts نے اپنے اپنے مشورے دیئے۔

جناب سپیکر! کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ آپ پہلے چولستان کی ہزاروں ایکڑ بنجر زمین کو کاشت کے قابل بنائیں۔ کچھ نے کہا کہ آپ تونسہ بیراج سے لے کر کشمور تک دریائے سندھ کے کناروں پر سڑک بنا دیں۔ اس سے ساؤتھ کے تمام لوگوں کا فائدہ ہو گا۔ جب تمام experts نے اپنی اپنی آراء دے دیں تو ظل سبحانی نے یہ کہہ کر مائیک بند کر دیا کہ میں نے ملتان میں میٹرو بنانی ہے اس لئے کہ میرا ووٹ بنک اس سے بڑھے گا۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ان کے پراجیکٹس صرف ووٹ بنک کے لئے یا پھر کمیشن حاصل کرنے کے لئے تھے۔ ملتان میٹرو کی حقیقت یہ ہے کہ جب تک انہوں نے فیڈر بسیں نہیں چلائیں تب تک صرف پانچ فیصد لوگ ان بسوں میں بیٹھتے تھے۔ جب فیڈر بسیں چلائی گئیں تو پھر اس کی 25 فیصد capacity fill ہوئی۔ یہ ملتان میٹرو بس ابھی تک بہت زیادہ نقصان میں چلائی جا رہی ہے اور اس کے لئے حکومت پنجاب ایک کثیر رقم بطور سبسڈی دے رہی ہے۔ ان کے سارے پراجیکٹس اسی طرح کے ہیں۔ یہ صرف دیگ کا ایک دانہ تھا۔ ان کے سب پراجیکٹس کے اندر آپ کو دو تین چیزیں ضرور نظر آئیں گی۔

جناب سپیکر! اپنی ذاتی تشہیر اور اپنی واہ واہ کروانا جبکہ ان پراجیکٹس میں آپ کو عوام کا فائدہ بہت کم نظر آئے گا۔ ان پراجیکٹس کی حقیقت ایسی ہے کہ جیسے گھر میں بچہ بُھوکا بیٹھا ہو، بچے کے پاس بستہ نہ، سکول جانے کے لئے کوئی سہولت بھی نہ ہو لیکن باپ قرضے پر اے سی لے آئے جبکہ اس کے پاس بجلی کا بل دینے کے لئے بھی پیسے نہ ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف کے تقریباً سارے پراجیکٹس کی حقیقت اتنی سی ہے۔ ہم نے ان پراجیکٹس کے لئے قرضہ لیا۔ کیا یہ قرض مفت میں ملا ہے؟ یہ قرض اسی قوم نے واپس کرنا ہے اور سود کے ساتھ واپس کرنا ہو گا۔ بہرحال اب ایک پراجیکٹ بن گیا ہے تو اس کو ہم نے مکمل کر کے چلانا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ اس میں سب غریب لوگوں کو سبسڈی دی جائے۔ اس میں سفر کرنے والے طالب علموں اور غریب لوگوں کے لئے کارڈز بنائے جائیں۔ اس میں سفر کرنے والے طالب علموں سے -/10 روپے کرایہ وصول کیا جائے جبکہ باقی لوگوں کے لئے -/30 یا -/40 روپے کرایہ مقرر کیا جائے۔ البتہ جو لوگ afford کر سکتے ہیں، جو لوگ اپنی گاڑیاں کھڑی کریں گے اور اس ٹرین میں سفر کریں گے تو ان سے زیادہ کرایہ وصول کیا جائے، وہ

اٹھارہ یا بیس ہزار روپے اپنی گاڑی پر خرچ کر رہے ہیں تو ان سے کم از کم -/300 روپے کرایہ وصول کیا جائے تاکہ ہماری حکومت پر بوجھ نہ پڑے۔ امیر لوگوں سے سبسڈی کے پیسے وصول کئے جائیں اس طریقے سے ہم اورنج لائن ٹرین کو self-sustain کر سکتے ہیں اور حکومت پر بوجھ بھی کم پڑے گا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر:

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ اس پر بہت ساری باتیں ہو چکی ہیں اور دونوں اطراف سے جتنے سکالرز نے بات کی ہے سب کے اپنے اپنے دلائل تھے اور اُس کے بعد بہت کم چیزیں بچتی ہیں تو میں دو تین منٹ میں کوشش کروں گا کہ اپنی بات ختم کر لوں اور ویسے بھی آپ نے اس سے زیادہ وقت مجھے دینا بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! بڑی اچھی بات ہے میں جناب سپیکر اور پنجاب اسمبلی کے تمام ذمہ داران کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے یہ initiative لیا اور آج ہم یہاں پر تمام تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بیٹھے ہیں تو میں اس پر جناب سپیکر کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! اورنج لائن ٹرین کو جب بنانے کا اعلان کیا گیا تو جیسے ابھی ملک محمد احمد خان بھی فرما رہے تھے کہ پاکستان تحریک انصاف کے ساتھی خود petition میں چلے گئے اور وہ وہ لوگ petition میں چلے گئے جو شاید کبھی شالامار باغ کے اندر بھی نہیں گئے تھے جن کے پاس اتنا وقت بھی نہیں تھا کہ شالامار باغ کو اندر سے دیکھ لیں۔ وہ بھی شالامار باغ اور چوبرجی اور باقی چیزیں بچانے کے لئے عدالت عالیہ اور عدالت عظمٰی میں چلے گئے تھے اور اب شاید دوبارہ وہ وہاں کا رُخ نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ شروع سے ہی اس پراجیکٹ کے ساتھ جو انمول محبت دیکھی گئی وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ جہاں تک میٹروبس اور اس طرح کے دوسرے پراجیکٹس ہوتے ہیں پوری دنیا میں حکومت سبسڈی دیتی ہے کیونکہ اس طرح کے projects, economically viable ہوتے ہیں لیکن financially viable نہیں ہوتے تو ساری دنیا ایسے پراجیکٹس کو subsidize کرتی ہے۔ رانا مشہود احمد خان نے بھی جیسے ابھی بات کی کہ یہ وہ پراجیکٹ ہے کہ جس میں آپ جو بھی سبسڈی کریں گے وہ سبسڈی directly اس ملک کے غریب، مزدور، کسان، طالب علم، نرس، ڈاکٹر کے پاس جائے گی اور وہ روزانہ rider کی صورت میں اس پر سفر کریں گے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی ابھی کرپشن کی بات کر رہے تھے کہ یہ سبسڈی کرپشن کرنے کے لئے دی گئی ہے تو محترم شہزاد اکبر کی طرح مجھے اُن سے پوچھنا ہے کہ آپ نے ان پراجیکٹس کے حوالے سے کرپشن کے جتنے الزامات لگائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کوئی ایک الزام بھی ثابت کر سکے؟ کہیں سے کوئی ایک روپے کی کمیشن کسی نے لی ہے اُس کو ثابت کرنا تو دور کی بات، آپ ڈھونڈ بھی نہیں سکے تو صرف الزام در الزام کی سیاست مت کریں۔ اس ملک پر جھوٹ بولنے اور بہتان تراشی کی نحوست چھائی ہوئی ہے جس سے ہمارا طبقہ پچھلے دو سال سے متاثر ہو رہا ہے اور پورا ملک بھی اس سے متاثر ہو رہا ہے۔ آپ یہاں بیٹھ کر جب اورنج لائن ٹرین کی بات کرتے ہیں اور میں کسی صوبائیت کا قائل نہیں ہوں اور میں ایسی بات کرنے میں بڑی احتیاط کرتا ہوں لیکن آپ میٹروبس اور اورنج لائن ٹرین کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ باقی شہر اس سے suffer کریں گے اور اس کا قرضہ ادا کریں گے تو آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ جہاں پر سات سال سے آپ کی حکومت ہے وہاں پر BRT بنا رہے ہیں اُس کو آپ نے 20۔ارب روپے سے شروع کر کے 120۔ارب روپے تک لے گئے ہیں تو کیا صوابی کے لوگوں نے اُس کی cost pay نہیں کرنی، کیا مردان کے لوگوں نے اُس کی cost pay نہیں کرنی اور کیا پشاور کے علاوہ باقی شہروں کے لوگوں نے اُس کی cost pay نہیں کرنی؟ وہاں پر آپ کا قبلہ کعبہ اور ہو جاتا ہے اور یہاں پر آپ کا قبلہ کعبہ اور ہو جاتا ہے۔ اصول ہمیشہ ایک ہوتا ہے، set ایک ہوتا ہے اگر آپ پنجاب میں ایک اصول پر کھڑے ہیں تو پھر خیبر پختونخوا میں آپ دوسرے اصول پر کیوں کھڑے ہیں؟ تو ہم سب کو اپنے

اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے وہ صرف اس لئے اس پراجیکٹ کی مخالفت کرتے ہیں کہ اس پراجیکٹ نے رہتی دنیا تک میاں محمد شہباز شریف کے نام سے بولنا ہے۔ آپ لاہور میں جا کر دیکھیں جہاں جہاں میٹرو بس چل رہی ہے روزانہ لوگ میاں محمد شہباز شریف کو دعائیں دیتے ہیں۔ غریب، کسان اور مزدور جو گجومتہ سے شاہدرہ آتے ہیں وہ جھولیاں اُٹھا اُٹھا کر دعائیں دیتے ہیں۔ یہاں پر جناب سمیع اللہ خان بیٹھے ہیں جن کا حلقہ شاہدرہ ہے میں بھی شاہدرہ سے ایم پی اے رہا ہوں شاہدرہ سے جو لوگ گجومتہ جاتے تھے وہ پانچ دن گجومتہ رہتے تھے اور دو دن کے لئے شاہدرہ اپنے گھر میں آتے تھے۔ گجومتہ میں کرائے کا گھر لے کر رہتے تھے لیکن آج اس میٹرو بس کے بعد انہوں نے اُس گھر کو خالی کیا اور وہ اپنے گھر آ کر روزانہ سوتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں۔ اس طرح کی بہت ساری ایسی unseen چیزیں ہیں جو ان پراجیکٹس میں ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! آج یہاں وہ لوگ بھی میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کے خلاف باتیں کرتے ہیں جو دبئی، امریکہ، چائنا یا اٹلی جائیں تو وہاں کی میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کے اندر اپنے بچوں کے ساتھ سلفیاں بناتے ہیں اور یہاں آ کر اپنے ملک کی ٹرین کی مخالفت کرتے ہیں تو ہمیں اس منافقت سے جان چھڑانی چاہئے، ہمیں اب اس جھوٹ سے توبہ کر لینی چاہئے کیونکہ جھوٹ نے اس ملک کا حشر کر دیا ہے۔ یہاں پر قرضے قرضے کی بات ہوتی ہے ہم نے 16 ہزار بلین قرضہ لیا، اللہ کے فضل سے اُس 16 ہزار بلین میں سے اس ملک میں لوڈشیڈنگ کو ختم کرنے کے لئے 11 ہزار میگاواٹ کے پراجیکٹس لگے اور ہم لوڈشیڈنگ کو ختم کر کے گئے، اس ملک میں گوادر سے لے کر پشاور تک سڑکیں اور پراجیکٹس بنے، اس ملک میں ہسپتال بنے، اس ملک میں میگا پراجیکٹس بنے۔

جناب سپیکر! مجھے جواب دیں کہ آپ نے 43 ہزار بلین قرضہ کر دیا لیکن کون سا پراجیکٹ لگایا؟ آپ کوئی ایک سنگل پراجیکٹ بتا سکتے ہیں جو آپ نے لگایا، نہیں بتا سکتے؟ خیبر پختونخوا میں آپ کی سات سال حکومت رہی اور آپ تیس سال والوں کو باتیں کرتے ہیں اگر جناب پرویز الٰہی یہاں ہوتے تو میں بات کرتا۔ جناب پرویز الٰہی وزیر اعلیٰ تھے تو آپ نے ریسکیو 1122 بنایا تو اُس کے بعد ہر حکومت نے کوئی نہ کوئی contribution کی۔

جناب سپیکر! میں حکومتی بنچز سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی contribution کیا ہے؟ پورے دو سال ہو گئے ہیں جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ اور کرپشن کے علاوہ آپ کو دنیا کا کوئی کام ہے؟ آپ نے اس صوبے کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ آپ اس صوبے کو learning licence پر چلا رہے ہیں۔ اس صوبے کی ترقی کی speed کی چائنا میں باتیں کی جاتی تھیں، جس کی speed کی پوری دنیا میں باتیں کی جاتی تھیں آج اُس صوبے کا آپ نے بیڑا غرق کر کے رکھ دیا ہے۔ آپ کو اس بات پر شرمندہ ہونے کی بجائے آپ یہاں پر ڈھٹائی سے باتیں کرتے ہیں۔ آپ facts and figures پر بات کریں، منافقت کو باہر چھوڑ کر آیا کریں اور یہاں پر جو بات کریں اُس پر کھڑے رہنا سیکھیں۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ نے آج یہاں پر کرائے کے حوالے سے بات کی ہے تو یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ اس پراجیکٹ میں آپ جتنا کرایہ کم رکھیں گے اُتنی ہی اس کی ridership بڑھے گی اور جتنی ridership بڑھے گی اُتنا ہی یہ پراجیکٹ viable ہوتا جائے گا۔ 2016 میں جو study ہوئی تھی اگر -/30 روپے کرایہ رکھا جائے تو اس کا rider دو لاکھ 45 ہزار ہو گا اور معاشی طور پر اس کا benefit بارہ کروڑ 30 لاکھ روزانہ کی saving ہو گی۔

جناب سپیکر! اگر آپ کرائے کو -/5 روپے بڑھا دیں گے تو 27 ہزار ridership کم ہو جائے گی اور آپ کی بچت 10 کروڑ 90 لاکھ رہ جائے گی۔ اگر آپ کرایہ -/40 روپے رکھیں گے تو 55 ہزار 533 مسافر کم ہو جائیں گے اور آپ کی saving نو کروڑ 91 لاکھ روپے رہ جائے گی۔ اسی طرح اگر آپ کرایہ -/50 روپے رکھیں گے تو آپ کا مسافر ایک لاکھ 33 ہزار رہ جائے گا اور آپ کی بچت 67 لاکھ کے قریب رہ جائے گی تو ان چیزوں کو سمجھیں۔

جناب سپیکر! آپ جب میٹرو بس یا اورنج لائن ٹرین کی بات کرتے ہیں تو آپ fuel بچاتے ہیں، ماحول friendly ہوتا ہے اور بہت ساری ایسی چیزیں کرتے ہیں جو unseen ہوتی ہیں۔ ساری دنیا بے وقوف ہے جو ان پراجیکٹس کو بناتی ہے۔

جناب سپیکر! بڑی حیرت کی بات ہے کہ اگر عوام کے پاس کچھ جارہا ہے تو آپ کو اس پر پریشانی لگی ہوئی ہے۔ حکومتیں دینے کے لئے آتی ہیں، لینے کے لئے نہیں آتیں۔ حکومتوں کا کام چندے مانگنا نہیں ہوتا، لوگوں کو دینا ہوتا ہے۔ خدارا دینا سیکھئے کیونکہ حکومتوں کا کام دینا ہے۔ میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کرتا۔ BRT کا جو حشر ہو چکا ہے باوجود اس کے کہ وہ 20۔ارب روپے سے شروع ہوئی تھی اور 120۔ارب روپے کو cross کر گئی ہے اور وہ آج بھی نہیں بنی اور مجھے لگتا نہیں ہے کہ وہ قیامت تک بھی بنے گی تو اُس کی فکر کریں، اُس کی کرپشن ڈھونڈیں، اُس کا حساب لیں اور یہاں کی فکر نہ کریں۔

جناب سپیکر! مجھے اُمید ہے کہ جناب محمد بشارت راجہ میرٹ پر فیصلہ کرائیں گے اور عوام کے حق میں فیصلہ کرائیں گے اور اگر میرٹ پر اور عوام کے حق میں فیصلہ ہو گا تو ہم یقیناً اُس کو سپورٹ کریں گے۔ میری رائے میں اس کا کرایہ -/30 روپے سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد۔

جناب سپیکر! میرے معزز ممبران نے بڑے زور و شور سے اورنج لائن ٹرین کے حق میں باتیں کیں۔ اورنج لائن ٹرین یا کوئی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کسی بھی ملک کے لئے بہت اچھی چیز ہوتی ہے۔ صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ پیسا صحت کے لئے نہیں تھا، تعلیم کے لئے نہیں تھا۔ ہم ان کی ساری باتوں کے ساتھ agree کرتے ہیں، بہت اچھا پراجیکٹ ہے ہم اس سے بھی agree کرتے ہیں لیکن انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ جناب پرویز الٰہی کے زمانے میں underground پراجیکٹ کا ایک پلان بنایا گیا تھا لیکن وہ کبھی آگے نہیں بڑھ سکا کیونکہ حکومت change ہو گئی تھی۔ جب ان لوگوں نے یہ پراجیکٹ envisage کیا تو اُس وقت ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے ان سے کہا کہ underground project will be much better and most sustainable لیکن ان لوگوں نے بات نہیں سنی کیونکہ یہ پراجیکٹ نظر آتا ہے اور

undergroundپر اجیکٹ نظر نہیں آتا۔ میرے بھائی رانا مشہود احمد خان نے 55 ہسپتال کا کہا ہے تو وہ مجھے دس بڑے ہسپتالوں کا نام بتا دیں جو انہوں نے بنائے۔ ان لوگوں نے Infrastructure Development Authority of the Punjab (IDAP) جیسا ادارہ بنا کر اس صوبے کو لوٹا۔

جناب سپیکر! آپ میرے ساتھ اٹک آئیں تو میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ وہاں پر آپ نے ہمارے ساتھ کیا حشر کیا ہے۔ تختِ لاہور کی بات ہوتی ہے لیکن ان لوگوں نے لاہور کے نام پر صوبے کو لوٹا ہے وہ بھی انتہا ہے۔ ہر پسماندہ ضلع اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ انہوں نے لاہور کے علاوہ باقی پورے پنجاب کے ساتھ کیا کیا؟ ہمارے ہاں 19 لاکھ کی آبادی ہے جس کے لئے میں 200 بیڈ کے ہسپتال کا بار بار کہہ چکا ہوں لیکن اس کے باوجود میں نے کہا کہ 100 بیڈ دے دیں لیکن اللہ نے اِن کو توفیق نہیں دی کہ ہمیں 100 بیڈ اور دے دیں۔ ہمارے پاس صرف دو ventilator تھے اور اب کچھ دن پہلے میں نے دو مزید لئے ہیں۔ یہ لوگ کنکریٹ، پتھر اور اینٹیں لگا کر دنیا کو ایک خوبصورت منصوبوں کا صرف تماشا دکھاتے رہے ہیں۔ جتنے منصوبوں کی یہ آج تک بات کرتے رہے ہیں ان میں سوائے کمیشن کے دوسرا کام نہیں ہوا۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں جو کچھ ان لوگوں نے آج تک اس ملک کے ساتھ کیا۔ ان لوگوں نے 188۔ ارب روپے کی گیس میں لوٹ مار کی ہے حالانکہ اوگرا کہتا رہا کہ قیمتیں بڑھائیں لیکن انہوں نے کہا کہ اگلی حکومت آئے گی تو دیکھا جائے گا۔ انہوں نے ہیلتھ سیکٹر کا نظام تباہ کیا اور اس کے cheques bounced پڑے ہوئے تھے۔ یہ PKLI کی بات کرتے ہیں جو انہوں نے 35 سال میں ایک منصوبہ بنایا اور اس کے لئے ہم آپ کے احسان مند ہیں لیکن باقی اضلاع کے ساتھ انہوں نے کیا کیا؟

جناب سپیکر! اگر حقیقت کھولی جائے تو پھر ان کو مرچیں لگ جاتی ہیں لیکن حقیقت سننے کا بھی ان کو حوصلہ رکھنا چاہئے۔ میں نے کہا کہ دس ہسپتالوں کا نام بتا دیں لیکن یہ نہیں بتا سکتے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہم بتانے کے لئے تیار ہیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! ہم نام بتانے کے لئے تیار ہیں۔ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

MR CHAIRMAN: Address to the Chair please.

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! انہوں نے 55 ہسپتالوں کا نام لیا ہے لیکن یہ مجھے دس ہسپتالوں کے نام بتا دیں۔ یہ صرف باتیں کرتے ہیں اور جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ ایسے زبردست سفاک چور ہیں کہ ان لوگوں نے چوری کا پیچھے کوئی نشان نہیں چھوڑا لیکن انشاء اللہ تعالیٰ یہ پکڑے جائیں گے۔ یہ چینی اور آٹے کی بات کرتے ہیں لیکن یہ پہلی حکومت ہے جو اپنے لوگوں کو سامنے اٹھا کر لائی۔ ان لوگوں نے اپنے ایک گھر کو subsidies دی ہیں اور اس گھر کو defend کرنے کے لئے بے شک پورے پنجاب کا بیڑا غرق ہو جائے۔ انہیں کوئی پروا نہیں ہے چاہے جو مرضی ہو جائے لیکن شریفوں کا گھر اور جاتی امرا بچا رہے اور 85 کروڑ روپے کی سکیورٹی کا بندوبست ہو جائے۔ اورنج لائن ٹرین ایک اچھا منصوبہ ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہم اب discuss کریں اور solution کی طرف آئیں۔ یہ لوگ سبسڈی کی بات کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ بالکل دینی چاہئے لیکن سبسڈی sustainable ہو اور غریبوں کو نظر آئے۔ اورنج لائن ٹرین کے سٹیشن کے حوالے سے جیسے رانا مشہود احمد خان نے کہا کہ ہم advertisement کے ذریعے کر لیں گے لیکن اگر من پسند لوگوں کو جیسے انہوں نے پارکنگ کے ٹھیکے ایک ہی خاندان کے ملازموں کو دیئے ہوئے تھے جس سے وہ اربوں روپے کما رہے ہیں لہٰذا یہ چیزیں نہ ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہترین طریق کار ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ لوگ اگر یہ باتیں لکھ کر لاتے ہیں کہ ہمارا اتنا usage ہو گا تو یہ ہو جائے گا لیکن subsidies وہ ملک دیتے ہیں جو afford کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس پراجیکٹ کے لئے 1.6 بلین ڈالر کا قرضہ لیا جو 3 بلین ڈالر actual بنتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی دیکھا جائے کہ ہم لوگوں نے قرضہ واپس بھی کرنا ہے۔ اچھے پراجیکٹ کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ سستا قرضہ مل جائے تو ہم فلاں پراجیکٹ بنا دیں گے۔ بجائے اس اورنج لائن ٹرین کے اگر underground پراجیکٹ بنتا تو بہت بہتر تھا۔ ہم سب ممبران اس بات پر متفق ہیں کہ عوام کو سبسڈی ضرور دی جائے لیکن یہ سبسڈی پنجاب گورنمنٹ کے لئے

sustainableہو۔ ایسی سبسڈی ہو جہاں پر غریب لوگ affect نہ ہوں۔ انہوں نے experts کے ذریعے اڑھائی لاکھ مسافروں کا جو envisage کیا تھا وہ کم از کم رہنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں آخر پر یہ بھی کہوں گا کہ ہم شریفوں کو attack کریں اور یہ لوگ شریفوں کو defend کریں تو ان باتوں سے نکل کر ہمیں اپنے پنجاب کا سوچتے ہوئے آگے بڑھنا چاہئے۔ غلط figures ہمیں دینی چاہئیں اور نہ ان کو دینی چاہئیں۔

جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان ایک منجھے ہوئے پرانے اور عزت دار سیاستدان ہیں لہٰذا یہ مجھے دس ہسپتالوں کا نام بتا دیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اب وزیر قانون wind up کریں گے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر انہوں نے مجھے چیلنج کیا ہے تو میں ضرور بتاؤں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں رانا مشہود احمد خان تشریف رکھیں کیونکہ رانا مشہود احمد خان نے بات کی تو سید یاور عباس بخاری نے سن لی اور اُن کی بات انہوں نے سن لی ہے۔ (قطع کلامیاں)

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! ہم اس کا جواب ضرور دیں گے۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آج میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ آف پنجاب کو یہ credit جاتا ہے کیونکہ ہماری یہ کوشش رہی کہ ہم ایک فیصلہ کرنے سے پہلے اس معزز ایوان کے ممبران کی رائے لے لیں۔

جناب سپیکر! میں تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور اپنی تجاویز بھی دیں۔ سب سے پہلے میری بہن محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بات کرتے ہوئے یہی فرمایا کہ subsidies دینی چاہئیں اور دنیا بھر میں پبلک ٹرانسپورٹ ہمیشہ subsidized ہوتی ہے جس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ انہوں نے جو cost بتائی اُس پر میرا اختلاف ہے کیونکہ actual cost وہ نہیں ہے جو انہوں نے بتائی ہے۔ اسی طرح سید حسن مرتضیٰ اور رانا مشہود احمد خان نے بھی فرمایا کہ سبسڈی دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سبسڈی بالکل دینی چاہئے کیونکہ پوری دنیا میں پبلک ٹرانسپورٹ subsidized rates پر چلتی ہے لیکن اگر ہم ان لوگوں کی ٹرانسپورٹ کی سبسڈی کے حوالے سے مثال دیتے ہیں تو پھر ہمیں ان کے دوسرے شعبوں کا بھی جائزہ لینا چاہئے کہ ان کی وہاں پر کیا صورتحال ہے۔ اگر انگلینڈ، جرمنی یا امریکہ میں ٹرانسپورٹ پر سبسڈی دی جاتی ہے تو اس لئے دی جاتی ہے کیونکہ ان کے صحت اور تعلیم کے شعبے کی وہ ڈیمانڈ نہیں ہے جو ہمارے پنجاب میں ہے۔ ابھی ملتان سے تعلق رکھنے والے ایک ممبر بات کر رہے تھے تو مخالفت برائے مخالفت اپنی جگہ پر لیکن حقائق کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہاں میرے بھائی ملک محمد احمد خان نے بڑے فخر کے ساتھ کہا کہ قرضہ آسان شرائط پر لیا تھا اور انہوں نے ٹیکنیکل بات کی کہ یہ قرضہ صرف ٹرانسپورٹ کے لئے تھا جو صرف اورنج لائن ٹرین پر ہی لگنا تھا۔ ہم نے ان کی بات مان لی لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ قرضہ ان شرائط پر نہ لیتے بلکہ کسی اور مد میں negotiate کرتے ہوئے لیتے۔ جس طرح ملتان کے ممبر نے کہا کہ جوہڑ سے پانی پیا جاتا ہے تو یہ صاف پانی کے لئے قرض لے لیتے۔ ہمارے مریضوں کے لئے جگہ نہیں ہے لہٰذا یہ ہسپتالوں کے لئے قرض لے لیتے اور سکولوں کے لئے قرض لے لیتے۔ ادویات لینے کے لئے ہسپتال اور بچوں کے لئے تعلیمی ادارے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میری بہن نے فرمایا کہ یہاں پر ventilators میسر نہیں ہیں لہٰذا ان چیزوں کے لئے قرضہ نہیں بلکہ اورنج لائن ٹرین کے لئے قرضہ لینا ضروری تھا۔ اب یہ قرضہ ہمارے گلے پڑ گیا ہے اس لئے اب کیا کیا جا سکتا ہے؟ میٹرو بس لاہور، راولپنڈی اور ملتان کو چلانے کے لئے 9.62 بلین روپے اور سپیڈو کو چلانے کے لئے 2.97 بلین روپے کی سبسڈی پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے دی جا رہی ہے۔ جس صوبے میں پینے کا صاف پانی نہ ہو، جس صوبے میں صحت کی سہولت نہ ہو، تعلیم کی سہولت نہ ہو اور باقی شہروں میں چنگ چی رکشا بھی نہ ہو لیکن لاہور، ملتان اور راولپنڈی کو اے کلاس کی travel facility دینا اور غریب عوام پر اربوں روپے کا سالانہ بوجھ ڈالنا کسی طور پر بھی انصاف کا تقاضا نہیں ہے۔ یہاں پر figures حقائق کے برعکس quote کئے گئے ہیں۔ اس وقت تک 191.59 بلین روپے اس منصوبے پر خرچ ہو چکے ہیں اور جب اس کے اکاؤنٹس close ہوں گے تو یہ تقریباً 200۔ارب کا منصوبہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! ابھی سید یاور عباس بخاری فرما رہے تھے کہ جناب پرویز الٰہی کے دور میں انڈر گراؤنڈ ٹرین کا ایک منصوبہconceive کیا گیا تھا جو تقریباً32/30 یا50۔ارب روپے کا منصوبہ تھا لیکن میں اس کے متعلقsure نہیں ہوں بہر حال50۔ارب روپے سے نیچے تھا۔

جناب سپیکر! اب اس کے مقابلے میں 200۔ ارب روپے کا منصوبہconceive کرنا اور ایک ایسے صوبے کے لئےconceive کرنا جہاں نہ پانی، نہ سکولز اور نہ ہسپتال ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہر لحاظ سے صوبے کے عوام سے زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! اب200۔ارب روپے کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ منصوبہ بن تو گیا ہے لیکن اب اسے چلانے کے لئے ہمیں کیا کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے ہمارے سامنے دو ماڈل تھے جن میں ایک یکساں کرائے کا یعنی اے سٹاپ سے لے کر زیڈ سٹاپ تک ایک ہی کرایہ رکھ دیا جائے اور دوسرا تھا کہ سٹاپ ٹو سٹاپ یعنی مرحلہ وار کرایہ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں یہ سارا موازنہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس پراجیکٹ میں حکومت نے سبسڈی تو دینی ہی دینی ہے۔ اگر یکساں اورنج لائن ٹرین کا کرایہ -/30 روپے رکھا جائے تو آپ کو سالانہ 12.72۔ارب روپے سبسڈی دینی پڑے گی۔ اگر -/40روپے رکھا جائے تو11.83۔ارب روپے سالانہ سبسڈی دینی پڑے گی۔ اگر -/50 روپے کرایہ رکھا جائے تو10.94۔ارب روپے سالانہ سبسڈی دینی پڑے گی۔ اگر -/60روپے کرایہ رکھا جائے تو 10.04۔ارب روپے سالانہ سبسڈی دینی پڑے گی۔ اسی طرح اگر اس کو مرحلہ وار کر دیا جائے تو -/30 سے -/60 روپے تک کے لئے 11.56۔ارب روپے بنتا ہے۔ -/40روپے کے حساب سے10.67۔ارب روپے بنتا ہے اور -/50 سے -/80روپے کرایہ رکھنے کی صورت میں 9.80۔ارب روپے سالانہ سبسڈی بنتی ہے۔

جناب سپیکر! اگر اس کوround figure میں لے لیا جائے یاaggregate نکال لیا جائے اور 10۔ارب روپے ہی لے لیا جائے تو ہم19.50۔ارب روپے پہلے دے رہے ہیں۔ 30۔ارب روپے سالانہ موجودہ حکومت کو سبسڈی کی مد میں مزید دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! بات وہیں آجاتی ہے کہ جہاں پینے کا پانی نہیں ہے، جہاں پر سکولز نہیں ہیں، جہاں پر کوئی سہولت نہیں ہے اور وہاں پر 30- ارب روپے صرف تین بڑے شہروں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت دینے کے لئے، تین شہر چلیں تین اضلاع کر لیں تو باقی 33 اضلاع جہاں پر پینے کا پانی بھی نہیں ہے تو ان کا کیا قصور ہے۔ یہ ہم آپ کی priorities کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں point scoring کے حوالے سے بات نہیں کر رہا بلکہ میں دل سے کہہ رہا ہوں کہ پنجاب کے 33 اضلاع بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے ضلع کا اور جنوبی پنجاب سے باقی ممبران بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو باقی 33 اضلاع کے لوگوں کا کیا قصور ہے کہ سالانہ 30- ارب روپے ہم اس فیصلے کی پاداش میں دیں جو ایک کام ہو چکا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ منصوبہ غلط تھا اور ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ نے غلط کیا۔ آپ نے ٹھیک کیا لیکن اتنی بات تو مان جائیں کہ آپ کی priorities غلط تھیں، آپ کی ترجیحات غلط تھیں اور آپ کی ترجیح یہ نہیں ہونی چاہئے تھی۔ آپ کی ترجیح پانی، صحت اور تعلیم پہلے ہونی چاہئے تھی اور سفر تو بعد کی بات ہے۔ زندہ رہیں گے تو سفر کریں گے۔ زندہ رہنے کے لئے جس چیز کی ضرورت تھی آپ کو وہ پہلے پوری کرنی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا اور میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک منصوبہ جو بن گیا ہے جسے ہم نے انشاءاللہ functional کرنا ہے۔ معزز ممبران نے جو تجاویز دی ہیں انشاءاللہ تعالیٰ انہیں مد نظر رکھتے ہوئے کابینہ میں سفارشات پیش کی جائیں گی جن کی روشنی میں فیصلہ کیا جائے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک بات طے شدہ ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ ماسوائے سبسڈی دینے کے ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے لیکن بات صرف اس وقت یہ ہے کہ سبسڈی کتنی دی جائے۔ انشاءاللہ تعالیٰ آپ نے جو رائے دی ہے اس کی روشنی میں سبسڈی دے کر اس منصوبے کو چلانے کی کوشش کی جائے گی۔ شکریہ

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Tuesday the 9th June 2020 at 2.00 P.M.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

منگل،9۔جون2020

(یوم الثلاثہ،17۔شوال المکرم1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22: شمارہ 3

173

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9-جون 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودہ قانون)

The Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020.

MS KHADIJA UMER:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020.
MS KHADIJA UMER:	to introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020.
MS KHADIJA UMER:	to move that the requirements of rule 93, rule 94, rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020.
MS KHADIJA UMER:	to move that the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020, be taken into consideration at once.
MS KHADIJA UMER:	to move that the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020, be passed.

174

حصہ دوئم

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 12-مئی2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد وضوابط مرتب کئے جائیں۔

2- چوہدری افتخار حسین چھچھر: اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-185 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ حلقہ کی عوام کو پینے کا صاف پانی میسر ہو سکے اور وہ موذی امراض سے محفوظ رہ سکیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1- محترمہ شاہینہ کریم: یہ ایوان ماؤں کے عالمی دن کے موقع پر دُنیا کی اور پاکستان کی ہر ماں کو سلام پیش کرتا ہے۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں جہاں والد کا کردار بہت اہم ہے وہاں والدہ کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اچھی مائیں اچھی قوم فراہم کرتی ہیں۔

یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ماں یعنی عورت کی جسمانی و ذہنی صحت، خوراک، تعلیم و تربیت، حمل کے دوران سہولتیں، محفوظ زچگی کی سہولت، محفوظ تولیدی صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کا مؤثر انتظام کرے۔

175

2۔ محترمہ مومنہ وحید: پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے کے وفاقی حکومت کے فیصلہ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ دیامیر بھاشا ڈیم تعمیر سے چار ہزار پانچ سو میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی جبکہ 12 لاکھ ایکڑ اراضی سیر اب ہو گی۔ اس ڈیم کی تعمیر سے تربیلا ڈیم کی زندگی 35 سال بڑھ جائے گی اور سولہ ہزار سے زائد افراد کو روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔

یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر کے فیصلہ کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور اس ڈیم کی تعمیر کو وقت کی ضرورت قرار دیتا ہے۔

3۔ خواجہ سلمان رفیق:
خواجہ عمران نذیر:
محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:

اس ایوان کی رائے ہے کہ ہسپتالوں اور قرنطینہ سنٹرز میں موجود صفائی ستھرائی کرنے والا عملہ کورونا وائرس کے خلاف لڑنے والا ہراول دستہ ہے۔ یہ عملہ بغیر کسی حفاظتی سازوسامان کے اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی وصوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس عملہ کو تمام حفاظتی ضروری سازوسامان فراہم کیا جائے۔

4۔ محترمہ کنول پرویز چودھری: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب میں لاک ڈاؤن اور کورونا وبا کے باعث سکولوں کے بند ہونے کی وجہ سے بچوں کی تعلیم بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ سکولوں کے بچوں میں کتابوں کی ترسیل مسلسل التواء کا شکار ہے اور بغیر کتابوں کے تعلیم گھر پروگرام کا کامیاب ہونا ناممکن ہے۔ پنجاب کے وہ اضلاع جو کنٹرول لائن کے قریب ہیں اور LOC کے ساتھ دیہاتی علاقے جہاں موبائل اور کیبل نیٹ ورک نہیں وہ بچے ٹیلی تعلیم سے محروم ہیں۔ سکولوں کے مسلسل بند رہنے، کتابوں کی عدم دستیابی اور ٹیلی تعلیم کے ذرائع کا نہ ہونا کہیں سکولوں میں بہت بڑے ڈراپ آؤٹ کا باعث نہ بن جائے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ گھروں میں بیٹھے تمام بچوں کو فوری کتابوں کی فراہمی یقینی بنائی جائے اور اساتذہ کے ذریعے بچوں کی تعلیمی راہنمائی کا مناسب انتظام کیا جائے۔

176

5- جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-104 میں راجباہ کلیانوالہ بورالہ ڈویژن فیصل آباد پر واقع بارہ دیہات چک نمبر 547 گ ب، چک نمبر 549 گ ب، چک نمبر 552 گ ب، چک نمبر 553 گ ب، چک نمبر 554 گ ب، چک نمبر 555 گ ب، چک نمبر 556 گ ب، چک نمبر 501 گ ب، چک نمبر 557 گ ب اور 558 گ ب کے چکوک عرصہ دو سال سے نہری پانی سے محروم ہیں اور غریب زمینداروں کو اپنی فصلوں کی کاشت میں بڑی مشکلات ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ان علاقوں میں نہری پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

177

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

منگل، 9-جون 2020

(یوم الثلاثہ، 17-شوال المکرم 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 36 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

نَحۡنُ
قَدَّرۡنَا بَيۡنَكُمُ الۡمَوۡتَ وَمَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِيۡنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى
اَنۡ نُّبَدِّلَ اَمۡثَالَكُمۡ وَنُنۡشِئَكُمۡ فِىۡ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٦١﴾
وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ النَّشۡاَةَ الۡاُوۡلٰى فَلَوۡلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿٦٢﴾
اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا تَحۡرُثُوۡنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنۡتُمۡ تَزۡرَعُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الزّٰرِعُوۡنَ ﴿٦٤﴾
لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنٰهُ حُطَامًا فَظَلۡتُمۡ تَفَكَّهُوۡنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا
لَمُغۡرَمُوۡنَ ﴿٦٦﴾ بَلۡ نَحۡنُ مَحۡرُوۡمُوۡنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيۡتُمُ الۡمَآءَ
الَّذِىۡ تَشۡرَبُوۡنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡهُ مِنَ الۡمُزۡنِ اَمۡ نَحۡنُ
الۡمُنۡزِلُوۡنَ ﴿٦٩﴾ لَوۡ نَشَآءُ جَعَلۡنٰهُ اُجَاجًا فَلَوۡلَا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿٧٠﴾

سورۃ الواقعۃ آیات 60 تا 70

ہم نے تم میں مرنا ٹھہرا دیا ہے اور ہم اس (بات) سے عاجز نہیں (60) کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسے جہان میں جس کو تم نہیں جانتے پیدا کر دیں (61) اور تم نے پہلی پیدائش تو جان ہی لی ہے پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟ (62) بھلا دیکھو تو جو کچھ تم بوتے ہو (63) تو کیا تم اُسے اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں (64) اگر ہم چاہیں تو اسے چُورا چُورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ (65) (کہ ہائے) ہم تو مفت تاوان میں پھنس گئے (66) بلکہ ہم ہیں ہی بے نصیب (67) بھلا دیکھو تو کہ جو پانی تم پیتے ہو (68) کیا تم نے اس کو بادل سے نازل کیا ہے یا ہم نازل کرتے ہیں؟ (69) اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ (70)

وَما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مر کے اپنی ہی اداؤں پہ اَمر ہو جاؤں
اُن کی دہلیز کے قابل میں اگر ہو جاؤں
اُن کی راہوں پہ مجھے اتنا چلانا یا رَب
کہ سفر کرتے ہوئے گرد سفر ہو جاؤں
زندگی نے تو سمندر میں مجھے پھینک دیا
اپنی مُٹھی میں وہ لے لیں تو گوہر ہو جاؤں
ضرب دوں خود کو جو اُن سے تو لگوں لاتعداد
وہ جو مجھ میں سے نکل جائیں تو صفر ہو جاؤں
آرزو اب تو مظفر جو کوئی ہے تو یہ ہے
جتنا باقی ہوں مدینے میں بسر ہو جاؤں

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی چودھری بلال اصغر کی والدہ، معزز وزیر راجہ راشد حفیظ کی والدہ اور معزز ممبر اسمبلی جناب محمد افضل گِل کی والدہ کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔سب سے پہلے دُعائے مغفرت کروانی ہے۔ہمارے ایک معزز ممبر اسمبلی چودھری بلال اصغر کی والدہ محترمہ کی وفات ہوئی ہے لہٰذا ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! راجہ راشد حفیظ جو کہ ہمارے وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم ہیں ان کی والدہ صاحبہ کا بھی انتقال ہوا ہے لہٰذا ان کے لئے بھی دُعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے راجہ راشد حفیظ کی والدہ صاحبہ کے لئے بھی دُعائے مغفرت کی جائے۔ معزز ممبر اسمبلی جناب محمد افضل گل کی والدہ صاحبہ وفات پا گئی ہیں تو ان کے لئے بھی دُعائے مغفرت کی جائے۔سب کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کریں۔

قرارداد نمبر 33 اور تحاریک التوائے کار بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحاریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 859 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے:

"قرارداد نمبر 33 اور تحاریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 859 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحاریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 859 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1434 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں فلور ملز و دیگر تفصیلات

*1434: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویژن میں کتنی فلور ملز کتنی باڈیز اور یہ کب سے محکمہ خوراک کی لائسنس ہولڈر ہیں تفصیل سے آگاہ کریں ان میں سے کتنی بند اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ب) محکمہ خوراک ساہیوال کن SOP کے تحت فلور ملز کو گندم کس ریٹ پر فروخت کرتا ہے؟

(ج) سال 18-2017 میں کن کن فلور ملز کو گندم کتنی اور کس شرح پر فروخت کی گئی نیز کتنی فلور ملز سے سیمپل لے کر نمونہ جات لیبارٹری بجھوائے گئے، نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے کون بااختیار ہوتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) حکومت عوام الناس کو بہترین، معیاری اور غذائی مرکبات سے بھرپور آٹا فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(رائے ظہور احمد)

(الف) متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) محکمہ خوراک ساہیوال موصولہ SOP بجانب گورنمنٹ آف پنجاب فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے تحت (کوٹا+شرح فروخت)فلور ملز کو گندم فروخت کرتا ہے جو کہ ہر بار مختلف ہو سکتی ہے۔

(ج) متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے ضلعی افسر خوراک بااختیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اتھارٹی نمونہ حاصل کرنے کا اختیار واپسی دوسرے افسر کو بھی تفویض کر سکتی ہے۔

(د) حکومت عوام الناس کو بہترین معیاری اور غذائی مرکبات سے بھرپور آٹا فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے ہر ممکنہ کوشش کی جارہی ہے نوٹیفائیڈ آٹا کی اوپن مارکیٹ میں فراہمی اس کا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز(ب)میں پوچھا گیا تھا کہ محکمہ خوراک کن SOP's کے تحت کس ریٹ پر فلور ملز کو گندم فروخت کرتا ہے۔

جناب سپیکر!جواب میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ خوراک ساہیوال موصولہ SOP's بجانب گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ خوراک کے تحت کوٹا+ شرح فروخت فلور ملز کو گندم فروخت کرتا ہے۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے کہ ساہیوال میں فی باڈی کتنی گندم جاری ہوتی ہے اور لاہور ڈویژن میں کتنی گندم جاری ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(رائے ظہور احمد): جناب سپیکر!شکریہ

جناب سپیکر: وزیر خوراک نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! وزیر صاحب اسلام آباد میں ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو کل اسلام آباد میں تھے آج انہیں آنا چاہئے تھا اور اجلاس بھی اتنے دن سے چل رہا ہے۔ وزراء کو اجلاس میں آنا چاہئے۔ ٹھیک ہے آپ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! پچھلے سیزن میں فلور ملز کو 1375/- روپے کے حساب سے گندم دی گئی۔ فلور ملز کی جتنی باڈیز ہوتی ہیں فی باڈی کے حساب سے 20 سے 25 بوری گندم جاری کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں لاہور کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا تھا تو اگر وہ کہتے ہیں تو ہم اُس کا جواب بھی دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساہیوال اور لاہور میں فی باڈی گندم کا کتنا فرق ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! فلور ملز کو گندم کا جو کوٹا دیا جاتا ہے یہ مختلف حالات میں بدلتا رہتا ہے۔ مارکیٹ کی ڈیمانڈ، فلور ملز کتنی پسائی کر رہی ہے یا کوئی فلور ملز کس حد تک چل رہی ہے اُس کے میٹر اور یونٹس دیکھے جاتے ہیں جن سے ملز کی پروڈکشن کا پتا چلتا ہے اُسی حساب سے اُس کو کوٹا دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کوٹا دینے کی پالیسی کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! 20 سے 25 بوری گندم فی باڈی دی جاتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس طرح پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں تو ایک layman کا knowledge بھی کافی بہتر ہوتا ہے۔ یہ فلور ملز کی ڈیمانڈ پر نہیں ہوتا بلکہ حکومت criterion set کرتی ہے اور اس کی پالیسی محکمہ خوراک بناتا ہے اور اس کے بعد فلور ملز کو گندم جاری ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوال اس لئے کیا تھا کہ اس سال لاہور میں 55 بوری گندم فی باڈی اجراء ہوا ہے اور ساہیوال میں اس سال 30 سے 35 بوری گندم فی باڈی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اتنی discrimination کیوں ہے؟ جبکہ ہم سارے پنجاب کو ایک نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمارے ساہیوال کا کیا قصور ہے کہ یہ ہمیں اس طرح نظر انداز کر رہے ہیں اور یہ پورے پنجاب کی فلور ملز کو گندم سپلائی کرنے کا کوٹا کب تک برابر کر دیں گے کیونکہ اس سال آٹے کی جو shortage ہوئی ہے اُس کی وجہ ہی صرف یہ ہے کہ گندم سپلائی کرنے میں discrimination ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! ضرورت کے مطابق ہر دفعہ گندم کی سپلائی میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اگلی دفعہ حکومت نئی پالیسی بنائے گی تو اُس میں اس چیز پر غور کر لیا جائے گا کہ لاہور اور ساہیوال کا اتنا فرق کیوں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! گندم کے کوٹے کے حوالے سے آپ کا علم میرے سے بھی زیادہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ یہ discrimination ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ عوامی فائدے کے لئے اس پر ایک ڈائریکشن فرما دیں کہ اگلی دفعہ اس سوال کا جب جواب آئے تو محکمہ خوراک اس discrimination کو دُور کر کے لائے اور یکساں پالیسی بنائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سوال میں اگر کوئی tips دینی ہوں تو مجھے بھی دے دیں۔

جناب سپیکر: پہلے آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1435 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

***1435: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام ہیں ان میں کتنے ناکارہ اور کتنے درست حال میں ہیں Bins;silos and godowns کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان گوداموں میں اس وقت کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے کتنی گندم سٹاک میں موجود ہے کتنی گندم اوپن پڑی ہے اس سے کتنا سٹاک گودام خراب /damage ہوا تفصیل سال 18-2017 کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ساہیوال ڈویژن میں گندم کی فصل کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید گودام silos وغیرہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد)

(الف) ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے 208 گودام ہیں اور تمام گودام درست حالت میں ہیں۔ ساہیوال ڈویژن میں silos نہ ہیں اس کے علاوہ ساہیوال ڈویژن میں 680 bins موجود ہیں جو عرصہ دراز سے ناکارہ ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا کے گوداموں میں ذخیرہ گندم کی گنجائش 218300 میٹرک ٹن ہے اور اس وقت سکیم 19-2018 کو سٹاک گندم 78907.00 میٹرک ٹن موجود ہے مزید 139393 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کی گنجائش ہے۔ سکیم 18-2017 کا سٹاک گندم موجود نہ ہے اور 19-2018 میں اوپن سٹاک گندم 70819.00 میٹرک ٹن ذخیرہ ہے۔ کوئی سٹاک گندم خراب damage نہ ہوئی ہے۔

(ج) ساہیوال ڈویژن میں ہر سال تقریباً4,00,000 میٹرک ٹن میں گندم کی خرید ہوتی ہے۔ یہ silos بننے یا نہ بننے سے منسلک نہ ہے تاہم گورنمنٹ مستقبل کی جدید ٹیکنالوجی کو مد نظر رکھتے ہوئے silos بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ:

"ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے 208 گودام ہیں اور تمام گودام درست حالت میں ہیں۔ ساہیوال ڈویژن میں silos نہ ہیں۔ اس کے علاوہ ساہیوال ڈویژن میں 680 bins موجود ہیں جو عرصہ دراز سے ناکارہ ہیں۔"

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 680 bins کب سے ناکارہ ہیں، ان میں گندم ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش تھی، ان کو مرمت کیوں نہیں کروایا جا رہا، ان کو تیار کروانے میں کتنی لاگت آئے گی اور ان میں کتنی storage ہو گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! 680 bins عرصہ دراز سے بند ہیں جن سے گندم بچانا اور ان کو دوائی لگانا بہت مشکل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! وہ یہ نہیں پوچھ رہے بلکہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ bins کام ہی نہیں کر رہے تھے اس لئے دوائی لگانے والی بات ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! وہ اسی لئے بند ہیں۔

جناب سپیکر: اس کی کوئی capacity تو ہو گی ناں۔ وہ capacity کا پوچھ رہے ہیں اور دوسرا یہ بھی پوچھ رہے ہیں کہ اگر وہ بند ہیں تو کب سے بند ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! وہ عرصہ دراز سے بند ہیں۔

جناب سپیکر: اگر عرصہ دراز سے بند ہیں تو ان کو ٹھیک کیوں نہیں کیا گیا؟ گندم باہر پڑی رہتی ہے جو بارشوں سے خراب ہو جاتی ہے۔ جو آپ کی already capacity ہے تو اس کے مطابق گودام اور bins کی repair ہونی چاہئے تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! ان میں conveyors نہیں ہیں اس لئے سیڑھیوں کے ذریعے لیبر کام کرتی ہے۔

جناب سپیکر: اگر conveyors نہیں ہیں تو ہونے چاہئیں تھے۔ وہاں یہ conveyors کیوں نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! یہ شروع سے ہی نہیں ہیں اور لیبر کے ذریعے گندم اوپر پہنچاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا دیکھ کر بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! اس میں capacity فی bin 300 بوری ہے لیکن بہت مشکل سے استعمال کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس کے لئے لیبر ہی نہیں ملتی۔

جناب سپیکر: وہ یہ نہیں پوچھ رہے کہ یہ کام کرنا مشکل ہے یا آسان ہے۔ انہوں نے capacity کا پوچھا ہے جس کا جواب آپ نے بتا دیا ہے۔

دوسرا انہوں نے پوچھا ہے کہ کیا ان bins کو ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! مرمت کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ گندم پہنچانا بڑا مشکل ہے اور لیبر بھی میسر نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: پھر یہ بنائے ہی کیوں تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا۔ سانوں تے ایہہ بنے بنائے ای لبھے نیں۔

جناب سپیکر: تسیں وی فیر ماسٹر ای او۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس طراں اینہاں نے کہیا کہ سانوں لبھے نیں تے اینہاں نوں ہر شے کھڑکی کھڑکائی ای لبھدی اے جیہدے متعلق شاہ صاحب نیں پہلاں دسیا سی۔

جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ آپ نے سوال کے بارے میں بالکل صحیح پوچھا ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری اس کے متعلق کوئی علم ہی نہیں رکھتے۔ اگر کوئی سیڑھی ہے یا conveyor ہے تو اس کو ڈیپارٹمنٹ نے ہی لگانا ہے اور یہ اس کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! اگر انہوں نے visit نہ کیا ہو تو وہ پورے پنجاب میں جہاں جہاں bins ہیں وہ دیکھ سکتے ہیں کیونکہ یہ صرف ساہیوال میں نہیں بلکہ پورے پنجاب کے godowns میں موجود ہیں۔ ایکڑوں زمین پر یہ occupied ہیں جبکہ وہ بالکل ناکارہ ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف ساہیوال کی نہیں بلکہ پورے پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔ اگر یہ ان کو مرمت نہیں کروانا چاہتے تو بتائیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں بتایا کہ silos بنانا چاہتے ہیں لہٰذا مجھے یہ بتا دیں کہ یہ silos کب تک بنانا چاہتے ہیں اور دوسرا یہ bins کیوں استعمال نہیں کرنا چاہتے جو گورنمنٹ کا اثاثہ ہیں؟ یہ جواب نہیں بنتا کہ عرصہ دراز لکھ کر فارغ کر دیا جائے کیونکہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس feasibility موجود ہے۔

جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے آخری بار جب سٹوریج کی تھی اُس کا ریکارڈ موجود ہو گا لہٰذا یہ بتائیں کہ کتنے عرصہ سے یہ bins خراب ہیں، ان پر کتنی لاگت آتی ہے اور کب تک مرمت کروا کر یا conveyor لگا کر ان کو چالو کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! 1980 سے 1990 کی دہائی سے یہ bins بند ہیں۔ جہاں تک جناب محمد ارشد ملک فرما رہے ہیں کہ اگر یہ چالو نہیں کرنے تو پھر جگہ خالی کیوں نہیں کی گئی جس کا جواب یہ ہے کہ اتنی جلدی جگہ خالی کریں گے اور نہ ہی آپ کو وہاں جگہ مل سکتی ہے۔ جہاں تک مرمت کروانے کا تعلق ہے تو ابھی تک محکمہ ان کو مرمت کرنے

کے قابل نہیں ہے اس لئے جب محکمے کو فنڈز مہیا ہوں گے تب انشاء اللہ مرمت کرنے کے بارے میں سوچیں گے۔

جناب سپیکر: یہ فنڈز کب مہیا ہوں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! پہلے جیہڑے فنڈز ملے سن اوہ وی واپس لیندے پئے نیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ خود دیکھ لیں کہ پارلیمانی سیکرٹری کا کتنا non serious attitude ہے۔ مجھے اپنے لئے کسی جگہ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھ پر اللہ کا کرم ہے۔ جتنے ایکڑ جگہ ان کو یا ان کے ڈیپارٹمنٹ کو چاہئے وہ میں مہیا کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ ان کی باتوں پر غور کریں جیسے یہ 1980 سے 1990 کا فرما رہے ہیں لہٰذا میں on the floor of the House چیلنج کرتا ہوں کہ سال 2000 میں بھی ان bins میں گندم ڈالی گئی اور 2002 میں بھی ان bins کو استعمال کیا گیا تھا۔ یہ ہاؤس کے floor پر جھوٹ نہ بولیں بلکہ یہ بتائیں کہ یہ ان کی مرمت کیوں نہیں کر رہے حالانکہ ڈیپارٹمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے؟ جس طرح آپ نے پہلے مہربانی کی ہے اس لئے آپ اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ ساہیوال ڈویژن میں تقریباً 4 لاکھ میٹرک ٹن گندم کی خرید ہوتی ہے۔ اگر اتنی گندم وہاں سے لیتے ہیں تو گورنمنٹ کو وہاں پر latest ٹیکنالوجی سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک نے پوچھا ہے کہ گورنمنٹ silos بنانے کا ارادہ کیوں نہیں رکھتی کیونکہ اس طرح گندم خراب اور ضائع ہو جاتی ہے۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے silos نہ بنانے اور ان کو مرمت نہ کرنے کا وتیرا بنایا ہوا ہے کیونکہ silos سے گندم خراب نہیں ہو سکتی۔

اکثر وہ یہی کہتے ہیں کہ اتنے فیصد گندم چڑیاں کھا گئی ہیں اور اتنے فیصد خراب ہو گئی ہے۔ یہ silos بنانے سے وہ percentage نہیں بنتی کیونکہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی اس میں saving ہوتی ہے۔ یہ silos بنانے کی پالیسی میں نے ہی شروع کی تھی اور ہم نے اپنے دَور میں کافی بنائے

تھے لیکن اس کے بعد یہ پالیسی بند ہو گئی۔ پارلیمانی سیکرٹری! وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں کہ اچھا کام کرنے کا بھی آپ کا کوئی ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! اچھا کام کرنے کا ارادہ ہر وقت ہوتا ہے۔ جناب محمد ارشد ملک میرے بھائی ہیں اور میں نے ساہیوال سے گزرنا بھی ہوتا ہے اس لئے ان سے ڈر بھی لگتا ہے کیونکہ یہ کسی کو layman کہہ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کا کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! یہ اپنے الفاظ پر غور نہیں کرتے اور دوسروں کو کہہ دیتے ہیں کہ یہ غیر سنجیدہ لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک کا اپنا ذاتی کام نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! انہوں نے آج تک اپنے الفاظ پر غور نہیں کیا کیونکہ یہ کسی کو layman کہہ دیتے ہیں تو کبھی کہتے ہیں کہ ان کو کھڑے کھڑکائے ملے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ ایسے ہی کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا تشریف رکھیں اور اگلا سوال سن لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے ان کو layman نہیں کہا۔ میں اپنی بات repeat کرتا ہوں کہ میں نے کہا تھا کہ یہ layman کے علم میں بھی ہے۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری اپنے اوپر لاتے ہیں تو میری ریکارڈنگ نکلوا لیں۔ میں نے کہا تھا کہ layman بھی جانتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ میں یہ سارا کچھ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔ ان کو سمجھ نہیں لگی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ میرے لئے بڑے قابل محترم ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر اس سوال کو pending فرما لیں اور دوسرے سوال کے ساتھ ہی اس کا بھی جواب لے لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ایک منٹ ذرا اگلا سوال پڑھ لیں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں۔ میرا اگلا سوال نہیں ہے بلکہ وہ کوئی اور ہے۔ میرا یہی سوال ہے آپ اس سوال کو pending فرمادیں اور ڈیپارٹمنٹ کو direction دے دیں کہ اس کے متعلق بتایا جائے کہ اس پر کتنی لاگت آتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں کیونکہ انہوں نے بنانے نہیں ہیں تو پھر لاگت پوچھنے کا کیا فائدہ؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! تو پھر silos کے بارے میں ہمیں کوئی specific time دیں۔

جناب سپیکر: وہ تو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے ہی نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست فرمایا آپ نے جو بات کی کہ چار لاکھ ٹن گندم خریدتے ہیں اور ان کے پاس ذخیرہ کرنے کی جو گنجائش یعنی storage کے لئے دو لاکھ میٹرک ٹن کی ہے جبکہ دو لاکھ میٹرک ٹن گندم open ہی رہتی ہے جو damage ہوتی ہے اور خراب ہو جاتی ہے۔ اس حوالے سے جو آپ نے silos والی پالیسی بنائی تھی وہ بہت اچھی ہے جس پر میں آپ کو on the floor of the House appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کو مہربانی فرما کر pending کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کے کہنے پر اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ اگلا سوال پڑھ دیں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگلا سوال گوجرانوالہ چلا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 1931 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں چکن برگر، شوارما وغیرہ
میں مردہ مرغیوں کے گوشت کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*1931: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں چکن برگر، شوارما اور چکن دابو کے نام پر شہریوں کو بیمار اور مردہ مرغیوں کا گوشت کھلایا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں ہوٹلوں، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے شہریوں کو ناقص اور غیر معیاری چکن گوشت سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیمار، لاغر اور مردہ مرغیوں کا گوشت کھانے سے شہری مختلف اقسام کی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(د) اگر جُزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت شہریوں کو تازہ، معیاری اور صحت مند مرغیوں کے گوشت کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد)

(الف،ب،ج) یہ درست نہ ہے، پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں مرغیوں کا ناقص و غیر معیاری گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے تاکہ عام شہریوں تک مرغیوں کے تازہ، صحت مند اور معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے گوشت کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے مخصوص میٹ سیفٹی ٹیمیں تشکیل دے رکھی ہیں جو کہ صوبہ بھر کے تمام شہروں میں موجود گوشت کے احاطوں، چکن مارکیٹس اور سلاٹر ہاؤسز کا باقاعدگی سے معائنہ کرتی ہیں تاکہ عام شہریوں تک تازہ، صحت مند و معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی و میٹ سیفٹی ٹیموں نے سال 19-2018 میں صوبہ بھر میں عام شہریوں تک مرغیوں کے تازہ، صحت مند اور معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 54,567 چکن شاپس کا معائنہ کیا۔ دوران معائنہ 40,390 چکن شاپس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے اور مرغیوں کا ناقص و غیر معیاری گوشت فروخت کرنے کی بناء پر 242 چکن شاپس کو سر بمہر کیا گیا، 3,775 چکن شاپس کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے اور 14 چکن شاپس مالکان کے خلاف FIRs درج کروائی گئیں جبکہ دوران معائنہ ملنے والا بیمار، لاغر و مردہ مرغیوں کا 7612 کلو ناقص و غیر معیاری گوشت اور 451 کلو چربی موقع پر تلف کر دی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا گورنمنٹ عوام کو تازہ، فریش اور اچھے چکن کا گوشت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، ارادہ نہیں بلکہ آپ نے کہا ہے کہ کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! چلیں۔ کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے تو میرا اس حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال ہے کہ ضلع وہاڑی جو کہ ان کا اپنا ضلع ہے، وہاں پر انہوں نے کتنی دکانیں seal کیں، کتنے جرمانے کئے اور چکن کا مردہ گوشت فروخت کرنے والے کتنے لوگوں کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائیں؟

جناب سپیکر! تفصیلات بتا دیں کیونکہ یہ ان کا اپنا ضلع ہے اور ان کے لئے کوئی بڑا امتحان نہیں ہے لہٰذا اپنے گھر کے متعلق ہی بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! میں اس کا جواب ضرور دے دوں گا لیکن ڈوگر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ fresh question کر دیں تو میں محکمہ سے معلومات لے کر اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ آپ کی جائز بات ہے اور یہ سوال fresh ہی بنتا ہے کیونکہ آپ کا سوال تو گوجرانوالہ سے متعلق ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میرا سوال پورے پنجاب کا ہے۔

جناب سپیکر: کیا کہا؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! یہ سوال پورے صوبے کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہاں! ویسے پورے صوبے کا ہی ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! چونکہ انہوں نے پورے صوبے کا بتایا ہوا ہے تو ایک ضلع کے متعلق بھی ان کے پاس تفصیلات ہوں گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! میں سمجھا کہ شاید ایک ضلع سے متعلق ہے لیکن یہ تو پورے صوبے کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! نہیں۔ انہوں نے خصوصاً ضلع وہاڑی کا پوچھا ہے۔ پہلے سوال پورے صوبے کے متعلق تھا۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں تو پھر ٹھیک ہے ناں۔ وہاڑی بھی پنجاب کے صوبے میں آتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! نہیں، پنجاب کے صوبے میں تو آتا ہے لیکن وہ specially وہاڑی کا پوچھ لیں گے تو میں انشاءاللہ اس کا جواب بتادوں گا۔

جناب سپیکر: دیکھیں ناں specific تو انہوں نے سارے پنجاب کا پوچھ لیا ہے۔ آپ محکمہ خوراک سے figures ابھی لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! سارے پنجاب کا تو میرے پاس جواب ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر جواب دیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! 54 ہزار 567 چکن شاپس کا معائنہ کیا گیا اور اس دوران 40 ہزار 390 چکن شاپس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے۔ مرغیوں کا ناقص اور غیر معیاری گوشت فروخت کرنے کی بناء پر 242 چکن شاپس کو سربمہر کیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ نہیں پوچھا بلکہ یہ پوچھا ہے کہ وہاڑی میں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! وہ وہاڑی کا پوچھ رہے ہیں تو اس میں وہاڑی کی تفصیل علیحدہ سے نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ہونی چاہئے تھی ناں کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ سارا کچھ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! نہیں، سارا کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں ناں۔ آئندہ سے آپ یاد رکھیں کہ میں خود بھی بطور وزیر مقامی حکومت سوالوں کے جواب دیا کرتا تھا اور آپ کو expect کرنا چاہئے کہ اگر پورے صوبے کی بات کر رہے ہیں تو آپ کے پاس صوبے کے تمام اضلاع کی الگ الگ figures ہونی چاہئے اور نہیں تو ابھی محکمہ خوراک سے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محکمہ کے پاس جواب کی تفصیل ہے؟

(اس مرحلہ پر آفیشل گیلری سے آواز آئی کہ ضلع وہاڑی سے متعلق تفصیل نہیں ہے)

ویسے تفصیل ہونی چاہئے۔ پارلیمانی سیکرٹری! میں آپ کے فائدے کی بات کر رہا ہوں کہ جب آپ سوالوں کے جوابات کی تیاری کریں ناں تو اس میں آپ چیزیں foresee کریں گے کہ اس میں کیا کیا ضمنی سوالات ہو سکتے ہیں۔ پھر اس حساب سے تیاری کریں اور اسی حساب سے figures لیں۔ آپ کے پاس material ہونا چاہئے اور in hand material ہونا چاہئے۔ اگر کوئی سوال آ جائے تو اسے استعمال کر لیں اور اگر نہیں آتا تو رہنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح آپ نے بڑے اچھے طریقے سے پارلیمانی سیکرٹری کی آئندہ کے لئے اصلاح کرنے کی کوشش کی ہے تو میرا ضمنی سوال بھی اسی طرح کا ہے۔

جناب سپیکر! جب سوال شروع ہوتا ہے تو اس کے جز (الف، ب اور ج) کے متعلق تینوں کی بات میں کہہ رہا ہوں تو جو پہلا جواب آتا ہے وہ "ناں" کا دینا کیوں ضروری ہے یعنی انہوں نے جز (الف) کے جواب میں دیا ہے جسے آپ صفحہ نمبر 3 پر دیکھیں تو جز (الف، ب اور ج) یعنی ناقص گوشت مہیا کیا جارہا ہے کہ نہیں تو ان کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ "یہ درست نہ ہے۔"

جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تینوں سوال کئے کہ ان کا جواب ناں میں ہے اور جز (د) میں لکھ رہے ہیں کہ 40 ہزار شاپس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے، مرغیوں کا ناقص و غیر معیاری گوشت فروخت کرنے کی بناء پر 242 چکن شاپس کو بند کیا گیا، 3775 چکن شاپس کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے اور 14 چکن شاپس مالکان کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔ جب یہ سارا کچھ ہوا تو یہ کس الزام کے تحت ہوا جس کی پہلے یہ نفی کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ان کے جواب میں تضاد کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کی بات ٹھیک ہے اور اسی طرح لکھا ہوا ہے کہ پہلے اگر آپ یہ مان ہی نہیں رہے تو پھر جرمانے کس بات پر کر رہے ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ جو خوراک کی وزارت ہے، اس کے افسران میں اتنی common sense نہیں ہے کہ پہلے تینوں سوالات کی نفی کر رہے ہیں کہ صوبے میں ایسا کچھ نہیں ہے اور پھر جز (د) میں آکر سب کچھ مان رہے ہیں۔ یہ جرمانے بھی کئے ہیں اور بھی کچھ کیا گیا ہے تو یہ صوبے کی عوام کے ساتھ مذاق بند ہونا چاہئے۔

(اس مرحلہ پر آفیشل گیلری سے "پنجاب فوڈ اتھارٹی کا نمائندہ آیا ہوا ہے" کی آواز)

جناب سپیکر: یہاں پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کا کوئی نمائندہ نہیں آیا ہوا؟ سیکرٹری خوراک نے تو اس کے متعلق نہیں بتانا کیونکہ اس سوال کا جواب تو پنجاب فوڈ اتھارٹی نے دینا ہے اور یہ سوال تو پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ہے۔ میرا خیال ہے کہ محکمہ جواب دینے کے لئے بالکل تیار نہیں ہے تو آج کے سارے سوالات ہم pending کرتے ہیں جن کا منسٹر صاحب اگلی دفعہ آ کر خود جواب دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ اسمبلی کا ممبر ہونا اور الیکشن لڑنے کے بعد اپنے حلقہ کے لوگوں کی نمائندگی کرنا ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہوتی ہے۔ جب آپ منتخب ہو کر آتے ہیں تو آپ اپنے assets کا پورا فارم fill کر کے دیتے ہیں جس کے اندر اپنا سب کچھ بتاتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج میں اس ہاؤس کے سامنے اس ممبر کی بات کرنا چاہتا ہوں چونکہ آج جب اجلاس ختم ہو گا تو بارہ تاریخ کو دوبارہ اجلاس ہو گا اور گیارہ تاریخ کو جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو جیل میں ایک سال ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! اب میرا آپ کے توسط سے ایک سوال ہے کہ ایک ایسا ممبر جو highest tax payer ہو، جس کے خلاف آج کے دن تک کوئی ریفرنس فائل نہیں ہو سکا، وہ پبلک آفس ہولڈر تھا اور ہولڈر ہے اس کے درمیان کوئی transaction نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن، ایف بی آر اور باقی انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ نے ان کے خلاف query نہیں کی تو آج ہم اس ہاؤس میں اس اسیر جمہوریت کو جس کو مشرف دور میں بھی پابند سلاسل کیا گیا، جس کو آج بھی ناجائز پابند کیا گیا اس کے لئے آواز اٹھاتے ہیں اور اس کے لئے ہم احتجاج کرتے ہیں کہ اس طرح political victimization کی جا رہی ہے اور اس طرح سے آواز کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ وہ فورم ہے جہاں پر ہمیشہ ہم عوام کی بات کرتے ہیں۔ جب ایک عوامی نمائندے کے ساتھ یہ سلوک

کیا جا رہا ہو تو آج ہم وہ سلوک کرنے والوں کے خلاف بھرپور احتجاج کرتے ہیں۔ یہ جتنا مرضی جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو قید کر لیں لیکن جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی جدوجہد تاریخ کے اندر سنہرے حروف میں لکھی جائے گی۔۔۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ رانا مشہود احمد خان نے بڑے۔۔۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! چونکہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی گرفتاری کو ایک سال ہو رہا ہے، ہم آج کے پرائیویٹ ممبر ڈے کے بزنس کا حصہ بنیں گے لیکن ہم حمزہ کی ناجائز گرفتاری پر ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
ٹوکن واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ رانا مشہود احمد خان نے بڑے جذباتی انداز میں گرفتاری کے متعلق بات تو کی ہے لیکن میں ان سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا جناب محمد حمزہ شہباز شریف کسی ایگزیٹو آرڈر کے تحت جیل میں ہیں؟ ان کو عدالتی حکم کے مطابق جیل بھیجا گیا ہے اور وہ ایک عدالتی آرڈر ہے وہ کسی individual کا ایگزیٹو آرڈر نہیں ہے۔ اگر یہ اتنے ہی پاکباز ہیں تو وہ عدالت میں اپنی بے گناہی ثابت کریں اور آگے آئیں۔ ماسوائے اس کے کہ point scoring کی جائے اور ماسوائے لوگوں کو دھوکا دینے کے، اگر ان کا اتنا دامن صاف ہے تو وہ بے گناہی ثابت کریں۔ آج میاں محمد نواز شریف کا کیا حال ہے؟ ان کو علاج کے لئے باہر بھیجا گیا اور وہ وہاں جا کر مفرور ہو کر

بیٹھ گئے ہیں۔ اگر ان سے کوئی پوچھے کہ آپ کے لیڈر تو مفرور ہیں تو اس سے بھی ان کو تکلیف ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ انہوں نے مذاق بنایا ہوا ہے، عوام کا مذاق بنایا ہوا ہے، اداروں کا مذاق بنایا ہوا ہے اور عدلیہ کا مذاق بنایا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ رانا مشہود احمد خان پر توہین عدالت لگتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ان میں جرأت ہے تو جائیں اور عدالت کے سامنے جا کر بات کریں۔ یہ عدالتوں کے سامنے بھیگی بلی بن جاتے ہیں اور باہر آ کر نعرے بازی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے بالکل بے بنیاد بات کی ہے جس کی ہم بھرپور طور پر مذمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ویسے بھی جناب محمد بشارت راجہ! اس بات سے پنجاب حکومت کا کوئی تعلق واسطہ ہی نہیں ہے۔ اس کا تعلق عدالت سے ہے کیونکہ یہ نیب کا issue ہے اس لئے وہ عدالت جائیں اور وہ عدالت میں ہی جا کر اسے face کر سکتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
ٹوکن واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے غیر جمہوری روّیے کی بات کی تھی۔

جناب سپیکر! میں غیر جمہوری روّیے کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ ان کی دس سال صوبے میں حکومت رہی ہے۔ کیا ان کا وہ روّیہ جمہوری تھا کہ یہ پروڈکشن آرڈر کا قانون نہیں بنا سکے۔ یہ جناب عمران خان کی حکومت، جناب عثمان احمد خان بُزدار کی حکومت اور جناب پرویز الٰہی کے سپیکر ہونے کے ناتے آج پروڈکشن آرڈر جاری کئے جا رہے ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 241/20 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

تحصیل تاندلیانوالہ کے موضع 3/53

ٹکڑا دربار صلاح الدین میں بی ایچ یو کی تعمیر میں تاخیر

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی-104 تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے موضع 3/53 ٹکڑا دربار صلاح الدین کے ساتھ علاقہ کے عوام کو صحت کی سہولتوں کی فراہمی کے لئے ایک بی ایچ یو کی تعمیر شروع ہوئی تھی جس کا تقریباً تین حصے کام مکمل ہو چکا ہے لیکن عرصہ ڈیڑھ سال سے اس بی ایچ یو کی تعمیر بند پڑی ہے جس کی وجہ سے علاقہ کے عوام میں بڑا اضطراب پایا جاتا ہے کیونکہ اس علاقہ میں صحت کی سہولتوں کا کوئی اور مرکز نہیں ہے۔ کسی حادثہ یا ایمرجنسی کی صورت میں عوام کو دور دراز جانا پڑتا ہے اور بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غریب عوام کو زیادہ مشکل پیش آتی ہے، ان کو کئی میل کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ مالی مشکلات کی وجہ سے ان کو زیادہ مشکلات اٹھانی پڑتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ یہ سکیم بنیادی مرکز صحت یونین کونسل 96 دربار پیر صلاح الدین تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد مالی سال 16-2015 میں ADP میں سیریل نمبر 899 میں شامل ہوا تھا۔ DDWP کی میٹنگ مورخہ 2015-12-09 کو 27 ملین کی رقم منظور ہوئی۔

2015-16 میں 20 ملین کی allocation تھی جس میں سے 6 ملین فنڈز جاری ہوئے جو کہ تمام خرچ ہو گئے۔ 2016-17 میں سکیم نمبر 1029 کے تحت شامل ہوئی۔

جناب سپیکر! 17.89 ملین allocation تھی جس میں تمام فنڈز جاری کر دیئے گئے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے یقین دہانی کرائی کہ یہ سکیم 2016-17 میں مکمل کر لی جائے گی اس لئے اس کو 2017-18 کے ADP میں شامل نہ کیا گیا لیکن بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے سکیم مکمل نہ کی۔ بعد میں 10 ملین کی مزید ڈیمانڈ کی۔ حکومت پنجاب محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے سکیم کو فنڈ مہیا کرنے کے لئے کیس Departmental Scrutiny Committee میں مورخہ 07-01-2020 کو منظوری کے لئے رکھا۔ اس کمیٹی کے ذریعے 10 ملین روپے کی منظوری ہوئی تاہم فنڈ مہیا کرنے کے لئے سمری کی منظوری 28۔ اپریل کو ہوئی ہے جس میں محکمہ صحت کی ہدایت جاری ہوئی ہے کہ کیس کو کیبنٹ کمیٹی میں رکھا جائے۔

جناب سپیکر! محکمہ نے کیس کیبنٹ کمیٹی کی منظوری کے لئے بھیج دیا ہے کیونکہ کورونا کی وبا کی وجہ سے جاری مالی سال میں ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز جاری نہیں کئے جا رہے ہیں اس لئے سکیم کے لئے مالی سال 2020-21 میں 10 ملین روپے تجویز کر دیئے گئے ہیں تاکہ سکیم کا باقی کام مکمل ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد صفدر شاکر! آپ satisfied ہیں؟

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میری تو request ہی ہے یہ علاقے کا مسئلہ تھا، عوام کا مسئلہ تھا تو اللہ کرے یہ جلد مکمل ہو جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 194/20 سید حسن مرتضیٰ کی ہے جو پیش ہو چکی ہوئی ہے۔ اس کا ہیلتھ منسٹر صاحبہ نے جواب دینا تھا۔ جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور کے بی ڈی ایس کے طلباء سے اضافی فیس کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا تو پہلے جواب پیش ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تحریک التوائے کار pending ہوئی تھی۔ آپ نے ہی pending کرائی تھی ویسے یہ پچھلے اجلاس میں پڑھی گئی تھی۔ آپ اس کو دیکھ لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ بی ڈی ایس کے candidates تھے جن کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ تقریباً 45 لاکھ روپے تو یہ فیس کا مسئلہ تھا۔ وہ پرائیویٹ میڈیکل کالج ہے اس کی فیس کے سلسلے میں یہ تحریک التوائے کار پیش کی گئی تھی۔ Already یہ جو مسئلہ تھا. It was also in the court اور sub-judice تھا لیکن میرے پاس اس وقت اس کی detail موجود نہیں ہے انشاءاللہ میں آپ کو کل پیش کر دوں گی۔ ویسے تو میں نے پچھلی دفعہ اس کا جواب دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے ہی یہ pending کرائی تھی کہ اس کی details دیں گی۔ یہ لکھا ہوا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں دوبارہ details لے آتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! پھر ٹھیک ہے۔ سید حسن مرتضیٰ! اس تحریک التوائے کار کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر لیتے ہیں تاکہ ان کے پاس اس کی پوری انفارمیشن آجائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بے شک pending کر لیں۔ منسٹر صاحبہ تشریف بھی کم لاتی ہیں تو یہ کوئی ایک آدھ طالب علم کا مسئلہ نہیں ہے یہ بے شمار لوگ ہیں جو اس سے متاثر ہو رہے ہیں اور آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے ایک پرائیویٹ سکول کے بارے میں عرض کی تھی جو کہ فیسوں کی وصولی کے حوالے سے تھی۔ آپ نے اس پر بھی احکامات جاری فرمائے تھے کہ فی الفور ان سکولوں کو کہا جائے کہ عدالتی احکامات پر عملدرآمد کریں۔ وہ اس حد تک احکامات پر عملدرآمد ہوا ہے کہ

میں نے خود اپنے بیٹے کی فیس لیٹ فیس کے ساتھ pay کی ہے۔ مجھے گیارہ ہزار روپیہ ریلیف کا ملنا تھا لیکن میں نے گیارہ ہزار روپیہ جرمانہ دیا ہے۔ میں لاک ڈاؤن کے دنوں لاہور نہیں آسکا اور اس کی فیس نہیں بھر سکا تھا۔

جناب سپیکر: جی، وہ میڈیکل کالج کا مسئلہ تھا؟

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! نہیں، یہ سکول کی فیس ہے لیکن میں میڈیکل کے حوالے سے تو یہ کہہ رہا ہوں کہ محترمہ عظمٰی زاہد بخاری کی بچی یا بچے کی فیس تھی اس دن وہ بھی یہی بات کر رہی تھی۔ یہ کوئی ایک بچے کا معاملہ نہیں ہے یہ بے شمار بچوں کا معاملہ ہے۔ اگر منسٹر صاحبہ اس پر تھوڑا سی ذاتی توجہ دیں تو یہ مسئلہ resolve ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ یاسمین راشد! آپ اس کو specially دیکھ لیں یہ problem تو ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ آج کل آپ ویسے بھی کافی busy ہیں لیکن یہ بھی ایک problem ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس کا جواب پچھلی دفعہ دیا ہوا ہے لیکن اگر کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے تو انشاءاللہ میں ضرور دوبارہ details لے آؤں گی۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کا جواب نہیں آیا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں دوبارہ details لے آؤں گی۔

جناب سپیکر: جی، دوبارہ details لے آئیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔اس کے بعد ٹائم دوں گا۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میرے لئے تو ہاؤس میں بات کرنا بڑا مشکل سا کام ہو گیا تھا۔اب ہمارے پاس ہاؤس ہی امید کی واحد کرن ہے۔اگر ہمیں یہاں پر بھی اپنی آواز بلند کرتے ہوئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے تو بڑا ہی افسوس ہے۔

جناب سپیکر! میں کئی دفعہ تحریک استحقاق پیش کر چکا ہوں اور کئی تحریک التوائے کار پیش کر چکا ہوں لیکن آج تک میری ایک بھی تحریک نہیں لگی مگر میں اس بات کو چھوڑ تا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروانے پر شکریہ ادا کرنے کے بعد میں بات کرتا ہوں کہ میرا گوجرانوالہ سے تعلق ہے اور گوجرانوالہ سے ہی ہمارے دو معزز ایم پی اے محترمہ شاہین رضا اور چودھری شوکت منظور چیمہ کورونا کی وجہ سے اپنی جان گنوا بیٹھے ہیں۔ گوجرانوالہ میں اتنا خوف وہراس ہے کہ ہم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ SOPs کس طرح سے ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر بنا رہے ہیں، کس طرح یہ مارکیٹیں بند کرتے ہیں، کس طرح یہ اپنے فیصلے کرتے ہیں؟ اگر عوامی نمائندوں کو اس کا پتا بھی نہیں ہو گا، وزیر قانون بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہم اچھوت ہیں، کیا گوجرانوالہ کے عوامی نمائندوں کو کبھی کسی اسسٹنٹ کمشنر نے یا ڈپٹی کمشنر نے اعتماد میں لیا ہے اور ہمیں کچھ بتایا ہے یا ہمیں کچھ سمجھایا ہے یا ہمیں اعتماد میں لینا کوئی گناہ ہے یا ہمارے ساتھ بات کرنا یا ہم سے مشاورت کرنا کیا وہ قانون کے خلاف ہے؟

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں یہ اپنی استدعا آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ عوامی نمائندوں کو بالکل بے اثر کر دیا گیا ہے اور ہماری رائے کا ادھر کوئی احترام نہیں ہے بلکہ خاص طور پر اس وقت میں مطالبہ کرتا ہوں کہ کورونا وائرس پر مسلم لیگ (ن) کے جو پورے پنجاب میں ایم پی ایز ہیں ان کو ڈی سی صاحبان لازمی مشاورت میں لیں اور ان سے مشاورت کریں کیونکہ جو

AC یا DC ہوتا ہے اس کو کیا پتا عوام میں کیا ہو رہا ہے؟ ہم سے بالکل مشاورت نہیں ہو رہی اور یہ میرا مطالبہ ہے کہ اس بارے میں آپ کچھ کریں۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ دیکھیں! ہم نے ہیلتھ پر ایک discussion بھی رکھی ہے تو منسٹر صاحبہ آپ کو اس بات کا جواب دیں گی۔ منسٹر صاحبہ! یہ ذرا چیک کر لیں کہ جب اضلاع میں meetings کریں تو تمام لوگوں کو involve کر لیں۔ اس کا فائدہ ہی ہو گا نقصان نہیں ہوتا کیونکہ یہ کورونا وائرس تو ایک common چیز ہے۔ ہم ویسے بھی ٹی وی پر کہتے ہیں کہ ساری پارٹیوں کو اکٹھا ہونا چاہئے اور ساری پارٹیوں کو آنا چاہئے لیکن ground level پر ان کو بھی مشاورت کے لئے بلانا چاہئے۔ جب discussion میں بات ہو گی تو آپ ذرا اس حوالے سے clear کر دیں ویسے بھی ان کو کہیں کہ اضلاع میں جو بھی ڈی سی صاحبان ہیں وہ کم از کم ان کو involve رکھیں۔ یہ ان کا بھی فائدہ ہے کیونکہ کورونا تو نہیں دیکھتا کہ یہ (ق) لیگ کا ہے یا (ن) لیگ کا ہے یا یہ پی ٹی آئی کا ہے۔ وہ تو انسان کو دیکھتا ہے تو اس میں ہم نے سب کو انسان کے طور پر treat کرنا ہے اور یہ آپ نے ensure کرانا ہے آپ کام کر رہی ہیں اس میں کوئی doubt نہیں ہے کہ آپ بہت اچھا کام کر رہی ہیں لیکن اس چیز کا بھی خاص خیال رکھیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چلیں! یہ آخری پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ جو ہمارے ہاؤس کا مسئلہ ہے اور ہمارے گھروں کا مسئلہ ہے اس جانب توجہ مبذول کرانا چاہ رہی ہوں کہ ہم نے SOPs تو پورے پنجاب کے لئے بنا دیئے ہیں لیکن ہمارے ہاؤس میں بھی بہت سارے SOPs کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ ہمارے بہت سارے سینئر ممبران جو عمر میں زیادہ ہیں وہ روزانہ اجلاس کے لئے آتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے تو اتنی پریشانی کی بات نہیں ہے لیکن یہ ان کی اپنی صحت کو خطرہ ہو سکتا ہے تو میری آپ سے استدعا ہے کہ ہمارے وہ ممبران جن کی عمر 45 سال سے زیادہ ہے پلیز ان کو گھر پر رہنے کا حکم دے دیں۔ ان کو ٹی اے / ڈی اے کی بھی یقین دہانی کرا دیجئے ورنہ کوئی نہیں رکے گا اور وہ آتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: اچھا میری بات سنیں۔ آپ ایک منٹ ذرا بیٹھ جائیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! پلیز۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ آپ کی بات آ گئی ہے۔ پہلے تو آپ اپنا ماسک اوپر رکھیں ناں۔ میری تمام ممبران سے درخواست ہے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے منع کیا تھا کہ ماسک کے بغیر اندر نہیں آئیں گے تو افسوس ہو رہا ہے کیونکہ ہمارے قابل احترام ممبران ہیں اور میرے قریبی عزیز بیٹھے ہیں۔ انہوں نے اندر آ کر ماسک اتار دیا ہے خدا کے لئے یہ آپ کی safety کے لئے ہے اور یہ جو آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں ان کی safety کے لئے بھی ضروری ہے۔

آپ مہربانی کریں اور اس طرح نہ کیا کریں بلکہ سیٹیں بھی جو میں نے آپ کو allocate کیں تھیں وہ اس لئے کیں تھیں کہ آپ جگہ جگہ پھرنے کی بجائے، کیونکہ خدانخواستہ کسی کو کورونا ہو تو آپ اندر ہی پھر کر سب کو نہ لگا دیں۔ آپ کی جو فکس سیٹیں ہیں اور ہم نے اوپر نام بھی دیئے ہوئے ہیں تو آپ لوگ وہاں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھیں تاکہ مجھے بھی پتا ہو کہ میں نے کس کو call کرنا ہے اور کس کو بلانا ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! ایک issue ہے۔۔۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: آپ ذرا بیٹھیں۔ یہ ایک دو نہیں بلکہ بڑے issues ہیں۔ آپ تشریف رکھیں پھر بات کرتے ہیں۔ دیکھیں! ایک جو سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ Private Member Day کے بزنس پر بات کر رہے ہیں اور سب سے بڑے issues جو پچھلے دنوں پیش آئے ہیں وہ حضور پاکؐ کی ذات کے حوالے سے آئے ہیں۔ ہم ان کی برکت سے ہی اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے مانگتے ہیں اور جو بھی مانگتے ہیں لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بڑی خاموشی کے ساتھ اور پتا ہی نہیں چلنے دیا ہماری جو کتابیں ہیں ان میں تمام صحابہ کرام کے حوالے سے چیزیں نکال دی گئیں اور

جہاں لکھا ہوا ہے آخری نبیؐ تو خاموشی سے اس کو بھی نکال لیا گیا ہے اور بے شمار چیزیں ایسی ہوئی ہیں جو قابل افسوس بھی ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسلام کی توہین تو ہے ہی بلکہ جو ہم خود بھی سکولوں میں پڑھتے رہے ہیں، میں بھی پڑھتا رہا ہوں اور سرکاری سکولوں میں پڑھتا رہا ہوں۔ وہاں میں نے جو خود پڑھا ہے آج میں کتابیں منگوا کر دیکھتا ہوں وہ وہاں پر نہیں ہے۔ ہم جو اپنی قوم تیار کر رہے ہیں، جو آئندہ نسلیں تیار کر رہے ہیں۔

ہم نے اس سے اپنی آئندہ نسلوں کو محفوظ رکھنا ہے جو یہ شر پھیلایا جا رہا ہے۔ یہ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے اور میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے پچھلے دنوں جو قانون سازی کی ہے، جو آپ نے متفقہ طور پر قرار دادیں دی ہیں اُس سے آپ کا image بہت بڑھا ہے، صرف دینی حلقوں میں نہیں پورے پاکستان میں، ہمارا تو ملک ہی اسلام کے نام پر بنا ہے تو پھر ہم کیا کر رہے ہیں اب دُکھ ہوتا ہے۔ آج پھر آپ کے پاس ایک موقع آیا ہے کہ ہم ایسی قانون سازی کریں کہ جو آئندہ نسلوں کے لئے، آئندہ قوم کے لئے، پاکستان کے لئے ناصرف اہم ہے بلکہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے، ہمارے دین کا حصہ ہے، اس کے بغیر ہم اپنے آپ کو مکمل مسلمان کہنے کے بھی حقدار نہیں ہیں تو لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں اس کے اندر جو ہم آج قانون سازی لے کر آرہے ہیں جو اُس وقت متفقہ طور پر ترمیم کے حوالے سے ہوا تھا۔

پہلے یہ سمجھیں کہ ہم کہہ کیا رہے ہیں؟ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جو ٹیکسٹ بک بورڈ ہے کوئی کتاب چھاپنے سے پہلے جو پنجاب کا علماء بورڈ ہے اُس کا no objection لے لیں یہ کوئی کون سی ایسی اعتراض والی بات ہے؟ یہ ایک ایسی بات ہے جو already قانون بنا ہوا ہے اُس کی enforcement میں ہم نے کچھ بھی نہیں کیا، قانون تو بنا ہوا ہے آج اُس کی enforcement کے حوالے سے ہم دوسرا step لے رہے ہیں اور یہ سعادت اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آج کا ہاؤس ہے اُس کے پاس آئی ہے۔ تو یہ آپ کے لئے بہت بڑی سعادت کی بات ہے تو لہٰذا ہم اس کو بسم اللہ کر کے شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2020
متعارف کروانے کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020. Ms Khadija Umer may move the motion for leave of the Assembly.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That Leave be granted to introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That Leave be granted to introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020."
>
> As the motion is not opposed.
>
> Now, the motion moved and the question is:
>
> "That Leave be granted to introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020."

(The motion was carried and leave is granted unanimously.)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: جی، کسی نے oppose نہیں کیا Ms Khadija Umer may introduce the Bill.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2020

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 has been introduced.

Now, we take up the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020. Ms Khadija Umer may move her motion for suspension of the Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 93, Rule 94, Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 93, Rule 94, Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020."

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 93, Rule 94, Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020"

(The motion was carried unanimously.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2020

MR SPEAKER: Mover may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE I, PREAMBLE and LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Khadija Umer may move the motion for the passage of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

آپ سب کو بہت مبارک ہو ماشاء اللہ اتنا اچھا کام سب نے کیا ہے تو میں دل کی گہرائیوں سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آج آپ کو اور ممبران اسمبلی کو اس بات پر مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ گھناؤنی سازش جو ہماری کتابوں کے اندر کی جارہی تھی آج اُس کا راستہ بند کر دیا گیا اور میں خاص طور پر اس بات پر کہ آپ نے سب سے پہلے اس کو پوائنٹ آوٹ کیا، آپ نے اس ایشو کو نا صرف اُٹھایا بلکہ اس کے اوپر ہم سمجھتے ہیں اور میں تو اس کے اوپر ہر وقت، ہر دفعہ یہ کہتا ہوں کہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اگر ہمارا اس پر ایمان نہیں ہے تو ہم مسلمان کہلانے کے لائق نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! آج ہاؤس محترمہ خدیجہ عمر اور تمام ممبران اسمبلی جنھوں نے اس کو متفقہ طور پر منظور کیا وہ مبارکباد کے بھی مستحق ہیں۔ آپ کا اور سب ممبران کا بہت شکریہ۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! میں آپ کو، خدیجہ عمر اور اس ہاؤس کو یہ بل پاس ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہر ایک اور خاص طور پر ہمارے مسلمان بھائیوں کا مطالبہ تھا اور یہ اُن کا بالکل جائز مطالبہ تھا میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں پورے ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب راہ حق پارٹی کے جناب محمد معاویہ بات کریں گے۔

جناب محمد معاویہ:

الحمدللہ رب العالمین۔

والصلوۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء وخاتم المرسلین۔

جناب سپیکر! اسمبلی میں جب ہم لوگ آتے ہیں تو اس وقت یہی توقع کی جا رہی ہوتی ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے یہی کہا جائے گا کہ ہم نہیں مانتے اور حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے لوگ کہیں گے کہ ہم مانتے ہیں اور اس کا اظہار ہاں اور ناں میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے درمیان صرف ایک کملی والے محمد ﷺ کی ذات ہے جب ان کی بات آتی ہے تو اپوزیشن اور حکومتی ممبران بیک زبان ہو کر کہتے ہیں کہ ہم محترمہ خدیجہ عمر کے بل کے ساتھ کھڑے ہیں یہ ہمارا ایمان ہے اور جو کام آپ اور میری بہن خدیجہ عمر کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں صدیاں بیت جاتی ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایسے نیک کاموں کے لئے چنتے اور نوازتے ہیں۔ جس طرح سے ہمارے نصاب میں تبدیلیاں ہو رہی تھیں ان کے درمیان اس طرح کا بند باندھنا انتہائی ضروری تھا۔

جناب سپیکر! آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ ہم اگر اپنے بچپن کے سکول کے ایام کو یاد کریں تو نصاب میں نا صرف یہ کہ تبدیلیاں کر دی گئی ہیں بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے بچوں کو نصاب میں وہ زہر گھول کر پلایا جا رہا ہے کہ وہ بچہ پیدا تو ہمارے گھر میں ہوتا ہے لیکن وہ اسلامی روایات سے نا صرف یہ کہ ناواقف ہے بلکہ وہ صحابہ اکرام، اہل بیت عزام کے عنوان پر اپنے ذہن کو اتنا آلودہ کر کے معاشرے کا حصہ بنتا ہے کہ ہمارا وہ مسلم معاشرے سے تعلق رکھنے والا بچہ ہی کل پوری امت مسلمہ کے لئے شرم کے ساتھ سر جھکانے کا باعث بن جاتا ہے اور ایسے لوگوں کو پھر دوسرے ممالک میں ایوارڈز سے نوازا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سوچتا تھا کہ یہ سلمان رشدی کون ہے، میں سوچتا تھا کہ یہ بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والی مختلف خواتین کون ہیں، جو اسلامی گھرانوں میں پیدا ہوئیں اور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی اور ان کو ایسی کتابیں لکھنے پر یورپ نے ایوارڈز کے ساتھ نوازا۔

یہ تو اللہ تعالیٰ آپ کو اور اس ہاؤس کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس راستے کے سامنے پُل باندھا ورنہ خدانخواستہ جس طرح سے ہماری نسل کے اندر یہ زہر گھولا جارہا تھا تو اس بات کا ڈر تھا کہ پاکستان کے مسلم گھرانوں میں سے سلمان رشدی جیسے لوگ نکلیں، یہ خطرہ تھا کہ ہمارے ہی گھروں کے اندر سے ایسے بچے پیدا ہوں جو کہ کل کو ختم نبوت ﷺ جیسے مقدس عنوان پر اپنی رائے کو بدل دیں۔ اس بات کا خطرہ تھا کہ صحابہ کرام اہل بیت عزام کے حوالے سے ہماری نسلوں کو پراگندا کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں دعا کے طور پر یہ کہوں گا آج زمین پر ریت کے جتنے ذرے ہیں ان کی تعداد سے زیادہ اس ہاؤس کو اور آپ کو خراج تحسین ہے جنہوں نے رحمت اللعالمین نبی ﷺ کی پہرے داری کے لئے آج اپنا حق ادا کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس سے پہلے بھی کہا کہ جناب عمران خان آپ اس وقت قوم کو بارہ ہزار روپے دے رہے ہیں، آپ اس وقت کورونا کے ماحول میں لپٹے ہوئے لوگوں کو سہارا دینے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اگر آپ صرف اور صرف ناموس رسالت ﷺ کے پہرے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے ساتھ کھڑے رہیں تو ہم بھوک سے بھی مر جائیں تب بھی نبی ﷺ کی محبت میں آپ کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن اس ہال کے لئے ہر ممبر کے لئے سنہری اور تاریخی دن ہے۔ میں امید کروں گا کہ متحدہ علماء بورڈ پر ہم نے جو اتنی بڑی ذمہ داری ڈالی ہے وہ اپنی ذمہ داری کو دیانتداری کے ساتھ پورا کریں گے اور ہماری آنے والی نسلوں میں ناموس رسالت ختم نبوت ﷺ کا یہ دیا جلتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر: اب ہم آگے چلیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں نے آپ سے request کی تھی کہ میں نے اس پر کچھ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ سارا اکٹھا ہی اس میں جواب آگیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں صرف اس پر ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمیں اس بارے میں جتنا بھی inform کیا گیا ہے جو بھی ہمیں رپورٹس ملیں یا جس نے بھی اس حوالے سے complaint کی کہ books میں اس طرح کا مواد شائع کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! جب سے ہمارے پاس منسٹری آئی ہے اس طرح دو مرتبہ ہو چکا ہے۔ پچھلے سال بھی ایسا ہوا تھا تب بھی ہم نے ان کے خلاف ایف آئی آر کروائی اور ہم نے وہ books market سے اٹھوالی تھیں اور ہم نے اس publisher کو بھی بند کروایا تھا means کہ ہم نے ان کے خلاف تمام ایکشن لئے تھے۔

جناب سپیکر! دوسری مرتبہ جب ہم کو اس حوالے سے inform کیا گیا ہم نے تب بھی یہ تمام ایکشن لئے جو کہ پہلے کبھی نہیں لئے گئے تھے۔

جناب سپیکر! پہلے میں آپ کو یہ بتادوں کہ پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ کے اندر ایک Fax Number دیا جاتا تھا جس پر ایسی چیزوں کی complaint کی جاسکتی تھی ہم نے 30 کمیٹیاں بنائی ہیں اور اس کے نتیجے میں ہم نے 10 ہزار کتابیں مارکیٹ سے اکٹھی کی ہیں اور ان کو daily basis پر inspect کیا جارہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر MD PCTB بھی بیٹھے ہوئے ہیں ان کو ان کمیٹیوں کی طرف سے daily report دی جاتی ہے۔ اس سے پہلے کبھی کنٹرول روم نہیں بنایا گیا تھا لہٰذا ایک کنٹرول روم بنایا گیا ہے جس میں آپ وٹس ایپ پر کال کرسکتے ہیں، آپ land line پر کال کرسکتے ہیں، آپ موبائل فون پر کال کرسکتے ہیں، وہاں پر 24 گھنٹے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جن کو آپ جا کر کتاب کے حوالے سے کسی قسم کی بھی complaint کرسکتے ہیں۔ کچھ دن پہلے ایک complaint آئی جس کا ابھی آپ ریفرنس دے رہے تھے وہ ریفرنس books ہیں وہ کریکولم کی books نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! جو مجھے وزیر اعلیٰ نے بھی کہا کہ آپ نے بھیجا تھا وہ ریفرنس books تھیں جو کہ پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ کے under نہیں آتیں اس کے ساتھ ہوم ڈیپارٹمنٹ یا لاء ڈیپارٹمنٹ deal کرے گا۔ جب آپ ریفرنس books کی بات کرتے ہیں تو وہ پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ کے under نہیں آتی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! نہیں، نہیں، نہیں، یہ بات نہیں ہے ہم نے پورا اس حوالے سے check کیا ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ دیکھیں آپ سمجھیں ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ آج سے پہلے آپ اکیلے تھے لیکن اس کام کے لئے پورا ہاؤس آپ کے ساتھ کھڑا ہے تو کیا یہ بات آپ کو سمجھ نہیں آرہی؟ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم اس بات کا پہرہ دیں گے پورا ہاؤس اس بات کا پہرہ دے گا تاکہ کسی کو آئندہ ایسا کام کرنے کی جرأت نہ ہو۔ آپ کسی بھی چیز کی implementation کے حوالے سے چھاپے ماریں جو مرضی کریں بلکہ اسی کو تو ہم نے strengthen کیا ہے اس کو آئینی و قانونی شکل دی ہے اوراٹھارہویں ترمیم کے بعد جو صوبوں کے پاس اختیار آیا ہے ہم نے اس کو آگے بڑھایا ہے۔ اگر آپ سمجھیں تو آپ کو بعد میں پتا چلے گا کہ ہاؤس نے آپ کی کتنی help کی ہے؟ یہ اس طرح نہیں ہے کہ ہم ایسے آج سارے اُٹھ کر آگئے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آپ جو کہہ رہے ہیں وہ میں بالکل سمجھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آگے جب یہ سلسلہ شروع ہو گا تو انشاءاللہ آپ ان سب چیزوں کو دیکھ بھی لیں گے۔ یہاں پر وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم یہ ساری چیزیں سوچ سمجھ کر کر رہے ہیں، یونہی نہیں کر رہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں بالکل سمجھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں آپ کی help ہے یہ آپ کو آج نظر نہیں آئے گا لیکن آگے چل کر آپ اس کو دیکھیں گے اور اس حوالے سے ہم آپ کو انشاءاللہ guide بھی کریں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں آپ کو صرف یہ بتا رہا تھا کہ کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں جو کہ پہلے کبھی بھی نہیں اُٹھائے گئے تھے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بات آپ کی ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ۔ میرے خیال میں تمام پارٹیز کے ممبران نے بات کر لی ہے لہٰذا اب پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے سید علی حیدر گیلانی بات کریں گے۔

سید علی حیدر گیلانی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔

جناب سپیکر! ذوالفقار علی بھٹو شہید کے بعد ختم نبوت ﷺ کی آپ نے جس طرح حمایت کی اور قادیانیوں کے خلاف جس طرح آپ نے بند باندھا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی نجات کے لئے یہی چیز ہے اور جو سعادت اس ہاؤس کو آج نصیب ہوئی ہے اس کا کریڈٹ بھی آپ ہی کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ خدیجہ عمر کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جن کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے اور اس پورے ہاؤس نے unanimously اپنے آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی مہر نبوت کو ensure کرنے کے لئے اس بل کو پاس کیا اور ٹیکسٹ بکس میں ان کے نام کے ساتھ خاتم النبیین کا لفظ بھی استعمال کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کریڈٹ سپیکر صاحب آپ کو اور اس ہاؤس کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! تاریخ ہم سب کو انشاءاللہ تعالیٰ اچھے لفظوں میں یاد رکھے گی اور آخر میں، میں پھر سپیکر صاحب آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جو قدم آپ نے اٹھایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی نجات کے لئے یہ کافی ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب وارث میر والی قرارداد لے لیتے ہیں۔ یہ قرارداد جناب ساجد احمد خان اور جناب خلیل طاہر سندھو، ایم پی ایز کی طرف سے ہے۔ یہ رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں لہٰذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ممتاز صحافی، دانشور اور استاد پروفیسر جناب محمد وارث میر کی خدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ممتاز صحافی، دانشور اور استاد پروفیسر جناب محمد وارث میر کی خدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ممتاز صحافی، دانشور اور استاد پروفیسر جناب محمد وارث میر کی خدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

پروفیسر محمد وارث میر کی گرانقدر خدمات پر نیو کیمپس انڈر پاس کو دوبارہ ان کے نام سے منسوب کرنا

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پروفیسر جناب محمد وارث میر کو اُن کی گرانقدر خدمات پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ انہوں نے 1958 سے صحافت کے سفر کا آغاز کیا اور 1987 تک اپنے دور کے ایک ممتاز صحافی، دانشور اور استاد تھے۔ انہوں نے آمرانہ ادوار میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کی اور اپنی جرأت مندانہ تحریروں کے ذریعے کلمہ حق بلند کیا۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ ابلاغیات کے سربراہ ہونے کے ساتھ آپ نے تقریباً 25 سال صحافت پڑھائی اور ملک کے تمام معروف اردو اخبارات میں بے باک اور فکرانگیز کالم و مضامین لکھے جو کہ آج بھی کتابی صورت میں محفوظ ہیں۔ گزٹ آف پاکستان برائے سال 2013 کے صفحہ نمبر 44 کے مطابق پروفیسر محمد وارث میر نے "سچائی کے لئے لکھوں اور لوگوں کی آواز بن کر بولوں "کے مصداق ایک مشن کے ساتھ پاکستان کے عوام کی امنگوں کی ترجمانی کی ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کے داعی، آزادی اظہار اور سوچ کے علمدار ہونے کے ناتے پروفیسر محمد وارث میر نے اپنے لئے اس مشکل راہ کا انتخاب کیا۔ پابندیوں، دھمکیوں، ذہنی اذیت اور تشدد کے باوجود آپ پختہ عزم کے ساتھ ظالم قوتوں کے سامنے ڈٹے رہے اور اپنے اصولی مؤقف پر چلتے ہوئے جمہوریت اور آزادی اظہار کی جنگ لڑی۔ پروفیسر جناب محمد وارث میر کی تحریر کردہ کتابوں میں حریت فکر کے مجاہد، کیا عورت آدھی ہے؟، خوشامدی صحافت، سیاست اور ضمیر کے اسیر شامل ہیں۔ آپ نے اپنے اصولوں کی خاطر 48 سال کی عمر میں جان کا نذرانہ پیش کیا۔ صحافت کے شعبے میں آپ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے

پروفیسر جناب محمد وارث میر کو ہلال امتیاز بعد از مرگ کا اعزاز عطا کیا ہے لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متفقہ طور پر پروفیسر جناب محمد وارث میر کی بیش قدر ملکی خدمات کے اعتراف میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں ان کی آخری آرام گاہ کے قریب واقع نیو کیمپس انڈر پاس کو دوبارہ پروفیسر جناب محمد وارث میر انڈر پاس کے نام سے منسوب کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پروفیسر جناب محمد وارث میر کو اُن کی گرانقدر خدمات پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔انہوں نے 1958 سے صحافت کے سفر کا آغاز کیا اور 1987 تک اپنے دور کے ایک ممتاز صحافی، دانشور اور استاد تھے۔انہوں نے آمرانہ ادوار میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کی اور اپنی جرأت مندانہ تحریروں کے ذریعے کلمہ حق بلند کیا۔پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ ابلاغیات کے سربراہ ہونے کے ساتھ آپ نے تقریباً 25 سال صحافت پڑھائی اور ملک کے تمام معروف اردو اخبارات میں بے باک اور فکر انگیز کالم و مضامین لکھے جو کہ آج بھی کتابی صورت میں محفوظ ہیں۔ گزٹ آف پاکستان برائے سال 2013 کے صفحہ نمبر 44 کے مطابق پروفیسر محمد وارث میر نے "سچائی کے لئے لکھوں اور لوگوں کی آواز بن کر بولوں "کے مصداق ایک مشن کے ساتھ پاکستان کے عوام کی امنگوں کی ترجمانی کی ہے۔بنیادی انسانی حقوق کے داعی، آزادی اظہار اور سوچ کے علمدار ہونے کے ناتے پروفیسر محمد وارث میر نے اپنے لئے اس مشکل راہ کا انتخاب کیا۔پابندیوں، دھمکیوں، ذہنی اذیت اور تشدد کے باوجود آپ پختہ عزم کے ساتھ ظالم قوتوں کے سامنے ڈٹے رہے اور اپنے اصولی مؤقف پر چلتے ہوئے جمہوریت اور آزادی اظہار کی جنگ لڑی۔پروفیسر محمد وارث میر کی تحریر کردہ کتابوں میں حریت فکر کے مجاہد، کیا عورت آدھی ہے؟، خوشامدی

صحافت، سیاست اور ضمیر کے اسیر شامل ہیں۔ آپ نے اپنے اصولوں کی خاطر 48 سال کی عمر میں جان کا نذرانہ پیش کیا۔ صحافت کے شعبے میں آپ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے پروفیسر جناب محمد وارث میر کو ہلال امتیاز بعد از مرگ کا اعزاز عطا کیا ہے لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متفقہ طور پر پروفیسر جناب محمد وارث میر کی بیش قدر ملکی خدمات کے اعتراف میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں ان کی آخری آرام گاہ کے قریب واقع نیو کیمپس انڈر پاس کو دوبارہ پروفیسر جناب محمد وارث میر انڈر پاس کے نام سے منسوب کیا جائے۔"

اس قرار داد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پروفیسر جناب محمد وارث میر کو اُن کی گرانقدر خدمات پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ انہوں نے 1958 سے صحافت کے سفر کا آغاز کیا اور 1987 تک اپنے دور کے ایک ممتاز صحافی، دانشور اور استاد تھے۔ انہوں نے آمرانہ ادوار میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کی اور اپنی جرأت مندانہ تحریروں کے ذریعے کلمہ حق بلند کیا۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ ابلاغیات کے سربراہ ہونے کے ساتھ آپ نے تقریباً 25 سال صحافت پڑھائی اور ملک کے تمام معروف اردو اخبارات میں بے باک اور فکر انگیز کالم و مضامین لکھے جو کہ آج بھی کتابی صورت میں محفوظ ہیں۔ گزٹ آف پاکستان برائے سال 2013 کے صفحہ نمبر 44 کے مطابق پروفیسر محمد وارث میر نے "سچائی کے لئے لکھوں اور لوگوں کی آواز بن کر بولوں" کے مصداق ایک مشن کے ساتھ پاکستان کے عوام کی امنگوں کی ترجمانی کی ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کے داعی، آزادی اظہار اور سوچ کے علمدار ہونے کے ناتے پروفیسر محمد وارث میر نے اپنے لئے اس مشکل راہ کا انتخاب کیا۔ پابندیوں، دھمکیوں، ذہنی اذیت اور تشدد کے باوجود آپ پختہ عزم کے

ساتھ ظالم قوتوں کے سامنے ڈٹے رہے اور اپنے اصولی مؤقف پر چلتے ہوئے جمہوریت اور آزادی اظہار کی جنگ لڑی۔ پروفیسر محمد وارث میر کی تحریر کردہ کتابوں میں حریت فکر کے مجاہد، کیا عورت آدھی ہے؟ خوشامدی صحافت، سیاست اور ضمیر کے اسیر شامل ہیں۔ آپ نے اپنے اصولوں کی خاطر 48 سال کی عمر میں جان کا نذرانہ پیش کیا۔ صحافت کے شعبے میں آپ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے پروفیسر جناب محمد وارث میر کو ہلال امتیار بعد از مرگ کا اعزاز عطا کیا ہے لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متفقہ طور پر پروفیسر جناب محمد وارث میر کی بیش قدر ملکی خدمات کے اعتراف میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں ان کی آخری آرام گاہ کے قریب واقع نیو کیمپس انڈر پاس کو دوبارہ پروفیسر جناب محمد وارث میر انڈر پاس کے نام سے منسوب کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلے مورخہ 12۔مئی 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محمد ایوب خان کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ اس پر وزیر خزانہ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا۔ وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ جی، وزیر خزانہ اس وقت ایوان میں تشریف فرما نہیں ہیں تو اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد دوں گا۔ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے پر جو قانون سازی ہوئی ہے اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اپنی بہن محترمہ خدیجہ عمر کو بھی خراج تحسین پیش کروں گا کہ وہ ہمیشہ ایسے issue کے حوالے سے اپنا بزنس لے کر آتی ہیں کہ جس سے سارا ہاؤس فخر محسوس کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں ایک بات کی نشاندہی کروں گا کہ متعلقہ منسٹر نے اسے oppose تو نہیں کیا لیکن وہ legislation کے دوران بات کرنا چاہ رہے تھے۔ میں نے انہیں مشورے کے طور پر کہا کہ آپ اسے oppose کریں یا پھر بعد میں بات کر لیجئے گا۔ ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے میری گزارش کو مد نظر رکھتے ہوئے بعد میں اپنا نکتہ نظر پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں وہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں جسے شاید اس ہاؤس کے کسی معزز ممبر نے نوٹ نہیں کیا۔ متعلقہ منسٹر نے کہا کہ جتنی توہین آمیز عبارت والی کتابیں منظر عام پر آئی ہیں وہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی نہیں بلکہ وہ supporting or reference books ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ زیادہ تر reference books ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد انہوں نے یہ ملبہ وزیر قانون یا وزیر داخلہ پر ڈال دیا۔ شاید محکمہ داخلہ کا charge بھی وزیر قانون کے پاس ہے۔ یہ reference or supporting books تو ہزاروں کی تعداد میں چھپتی رہتی ہیں۔ آپ بے شک متعلقہ وزیر کی statement نکلوا لیں۔ اس کی وضاحت انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ issue ہر روز نہ اُٹھایا جا سکے۔

جناب سپیکر! یہاں میں متعلقہ وزیر سے نہیں بلکہ وزیر قانون سے کہوں گا کہ وہ وضاحت فرما دیں کیونکہ متعلقہ معزز وزیر نے ان کتابوں کا سارا ملبہ اُٹھا کر وزیر قانون پر ڈال دیا ہے تو once for all اس معاملے کو settle ہو جانا چاہئے۔ کل پھر کوئی ایسی کتاب چھپ جائے گی اور حکومت کے وزیر اس معاملے کو ایک دوسرے پر ڈالتے رہیں گے کہ یہ محکمہ تعلیم کا نہیں بلکہ یہ محکمہ قانون کا issue ہے اور محکمہ قانون والے کہیں گے کہ یہ محکمہ تعلیم کا issue ہے۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ اس issue کے حوالے سے ایک متفقہ بات کی جائے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! یہ ہر اس مسلمان کا issue ہے جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ ہم سب مسلمان حضرت محمد ﷺ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور جناب سمیع اللہ خان میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن یہ بات کو ویسے ہی twist دے کر issue بنانا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن منسٹر نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ یہ میری ذمہ داری ہے انہوں نے کہا ہے کہ ریفرنس بک سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ہے اور اگر کسی کا کوئی تعلق ہے تو وہ محکمہ قانون جانے، محکمہ داخلہ جانے، جس سے بھی یہ issue متعلقہ ہے وہ جانیں اور اُن کا کام جانے لیکن انہوں نے قطعی طور پر یہ نہیں کہا کہ وزیر قانون جواب دیں اور یہ میری ذمہ داری ہے انہوں نے قطعی طور پر یہ نہیں کہا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو confusion پیدا کرنا چاہ رہے ہیں ان کو اس بات کا علم ہونا چاہئے آج ہم نے جس چیز کی قانون سازی کی ہے جناب سپیکر کے حکم پر اس کی بنیاد وزیر قانون نے رکھی تھی اور جس کمیٹی کی رپورٹ پر آج قانون سازی ہوئی ہے اُس کمیٹی کا convener میں تھا آپ وہاں پر موجود بھی نہیں تھے۔ جس طرح سپیکر صاحب فرما رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے کہ وہ حضور نبی پاک ﷺ کی ذات اور اُن کی حُرمت کا پہرہ دے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اُس پر اس قسم کی اختلافی باتیں کر کے اُس کو confuse مت کریں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! بات سُنیں۔ ہمارے منسٹر ایجوکیشن کا مقصد قطعاً یہ نہیں ہے کہ انہوں نے صرف ایک departmental بات کی تھی کیونکہ یہ اتنا important and touchy issue ہے تو ہم منہ سے جو بھی لفظ نکالیں اُس کے لئے بڑی احتیاط اور محتاط ہونا اس لئے ضروری ہے کہ خدانخواستہ ایسے الزام لگتے رہے ہیں اور کہیں یہ نہ ہو۔ ہمارے ایجوکیشن منسٹر کا مقصد بالکل بھی یہ نہیں ہے اور ہمیں اس میں سب کو اکٹھے ہو کر اس کی implementation کی طرف جانا

ہے تو اس میں ایجوکیشن والوں نے ہمارے کندھے سے کندھا ملا کر کام کرنا ہے، محکمہ قانون بھی اپنا کام کرے گا، محکمہ داخلہ بھی اپنا کام کرے گا اور سارے مسلمان اس حوالے سے اپنا اپنا کام کریں گے تو ایک چیز جو متفقہ طور پر اچھی ہو گئی ہے اس کو ہم اچھا ہی رہنے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ یہ اتنا اچھا کام ہوا ہے اس وقت جناب سمیع اللہ خان اُس کام کو متنازع بنانے جا رہے ہیں۔ وزیر قانون نے اُٹھ کر اتنی زبردست بات کی۔

جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ کچھ ریفرنس بکس تھیں جو پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ کے نیچے نہیں آتیں تو جو بھی اُن کا responsible ہو گا وہ جون سا بھی department ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے اور اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ آپ اور ہم اس کام میں سب اکٹھے ہیں۔ حزب اختلاف بھی اس معاملے میں اکٹھی ہے اور اس میں کوئی اختلافی بات نہیں ہے اور اگر کوئی اختلافی بات ہو گی تو ہم کارروائی سے حذف کر دیں گے۔

پہلی قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں!

حلقہ پی پی۔185 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی۔185 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ حلقہ کی عوام کو پینے کا صاف پانی میسر ہو سکے اور وہ موذی امراض سے محفوظ رہ سکیں۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-185 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ حلقہ کی عوام کو پینے کا صاف پانی میسر ہو سکے اور وہ موذی امراض سے محفوظ رہ سکیں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-185 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ حلقہ کی عوام کو پینے کا صاف پانی میسر ہو سکے اور وہ موذی امراض سے محفوظ رہ سکیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ شاہینہ کریم کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ماؤں کے عالمی دِن کے حوالے سے
خواتین کو صحت، خوراک اور تعلیمی سہولیات کی فراہمی کا مطالبہ

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ماؤں کے عالمی دِن کے موقع پر دنیا کی اور پاکستان کی ہر ماں کو سلام پیش کرتا ہے۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں جہاں والد کا کردار بہت اہم ہے وہاں والدہ کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اچھی مائیں اچھی قوم فراہم کرتی ہیں۔

یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ماں یعنی عورت کی جسمانی اور ذہنی صحت، خوراک، تعلیم و تربیت، حمل کے دوران سہولتیں، محفوظ زچگی کی سہولت، محفوظ تولیدی صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کا مؤثر انتظام کرے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ماؤں کے عالمی دِن کے موقع پر دنیا کی اور پاکستان کی ہر ماں کو سلام پیش کرتا ہے۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں جہاں والد کا کردار بہت اہم ہے وہاں والدہ کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اچھی مائیں اچھی قوم فراہم کرتی ہیں۔

یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ماں یعنی عورت کی جسمانی اور ذہنی صحت، خوراک، تعلیم و تربیت، حمل کے دوران سہولتیں، محفوظ زچگی کی سہولت، محفوظ تولیدی صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کا مؤثر انتظام کرے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ماؤں کے عالمی دِن کے موقع پر دنیا کی اور پاکستان کی ہر ماں کو سلام پیش کرتا ہے۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں جہاں والد کا کردار بہت اہم ہے وہاں والدہ کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اچھی مائیں اچھی قوم فراہم کرتی ہیں۔

یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ماں یعنی عورت کی جسمانی اور ذہنی صحت، خوراک، تعلیم و تربیت، حمل کے دوران سہولتیں، محفوظ زچگی کی سہولت، محفوظ تولیدی صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کا مؤثر انتظام کرے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

وفاقی حکومت کی جانب سے
دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے کے وفاقی حکومت کے فیصلہ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر سے چار ہزار پانچ سو میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی جبکہ 12 لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔ اس ڈیم کی تعمیر سے تربیلا ڈیم کی زندگی 35 سال بڑھ جائے گی اور 16 ہزار سے زائد افراد کو روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔

یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر کے فیصلہ کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور اس ڈیم کی تعمیر کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے کے وفاقی حکومت کے فیصلہ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر سے چار ہزار پانچ سو میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی جبکہ 12 لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔ اس ڈیم کی تعمیر سے تربیلا ڈیم کی زندگی 35 سال بڑھ جائے گی اور 16 ہزار سے زائد افراد کو روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔

یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر کے فیصلہ کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور اس ڈیم کی تعمیر کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے کے وفاقی حکومت کے فیصلہ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر سے چار ہزار پانچ سو میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی جبکہ 12 لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔ اس ڈیم کی تعمیر سے تربیلا ڈیم کی زندگی 35 سال بڑھ جائے گی اور 16 ہزار سے زائد افراد کو روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔

یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر کے فیصلہ کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور اس ڈیم کی تعمیر کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتا ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد خواجہ سلمان رفیق، خواجہ عمران نذیر اور محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ابھی پہلے والے معاملے پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلو، اگلی قرارداد پر بول لینا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے ابھی پچھلی قرارداد پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان کو یہ قرارداد پیش تو کر لینے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ہم نے اس قرارداد پر ابھی بات کرنی تھی لیکن آپ نے مؤقف نہیں آنے دیا۔

جناب سپیکر: جی، مؤقف پیش ہو گیا ہے لیکن اب ان کو قرارداد پیش کرنے دیں۔ اس قرارداد کے دوران آپ بول لینا جو بھی بولنا ہے۔ محترمہ! کیا آپ نے یہ قرارداد پیش کرنی ہے یا نہیں؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! بالکل پیش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

ہسپتالوں اور قرنطینہ سنٹرز میں کام کرنے والے عملہ کو تمام حفاظتی ضروری سامان فراہم کرنے کا مطالبہ

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہسپتالوں اور قرنطینہ سنٹرز میں موجود صفائی ستھرائی کرنے والا عملہ کورونا وائرس کے خلاف لڑنے والا ہر اول دستہ ہے۔ یہ عملہ بغیر کسی حفاظتی سازوسامان کے اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی وصوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس عملہ کو تمام حفاظتی ضروری سازوسامان فراہم کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہسپتالوں اور قرنطینہ سنٹرز میں موجود صفائی ستھرائی کرنے والا عملہ کورونا وائرس کے خلاف لڑنے والا ہر اول دستہ ہے۔ یہ عملہ بغیر کسی حفاظتی سازوسامان کے اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہے۔

"یہ ایوان وفاقی وصوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس عملہ کو تمام حفاظتی ضروری سازوسامان فراہم کیا جائے۔"

اب محرک اپنی قرارداد پر بات کر لیں اور جو بات رہ گئی ہے وہ بھی بے شک ممبران کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے آج کہنے دیجئے کہ یقیناً رولز پر آپ کی بڑے لمبے عرصے سے گرفت ہے لیکن صرف اتنی گزارش ہے کہ جب کوئی ممبر کسی قرارداد کو oppose کرے تو اس سے کوئی طوفان نہیں آجاتا۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ جلدی میں ہو گیا تھا اس لئے کوئی بات نہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وہ جان بوجھ کر ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! جان بوجھ کر نہیں ہوا بلکہ یہ جلدی میں ہوا ہے اور مجھے پتا ہے کہ کیا کرنا ہوتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں پچھلی قرارداد کی طرف جاؤں گا کیونکہ آپ نے اجازت دی ہے۔ دیامیر بھاشا ڈیم کے حوالے سے قرارداد پیش کی گئی ہے کیونکہ یہ ڈیم پاکستان کی زندگی ہے۔ آپ کو اچھی طرح سے علم ہے کہ گزشتہ بیس پچیس سال سے پنجاب اسمبلی کا یہ ہاؤس بڑا زور لگا تا رہا کہ پاکستان کے لئے کالا باغ ڈیم انتہائی ضروری ہے لیکن سیاسی و قومی قیادتوں کے اتفاق رائے نہ ہونے کی وجہ سے کالا باغ ڈیم کی تعمیر نہ ہو سکی۔ چنانچہ پانی پوری قوم کے لئے زندگی موت کا مسئلہ ہے اس لئے قوم انتظار نہیں کر سکتی تو اس دوران یہ بڑا درست فیصلہ تھا کہ اگر ایک ڈیم کسی وجہ سے متنازع ہو گیا تو متبادل کے طور پر دیامیر بھاشا ڈیم کے منصوبے کی feasibility تیار ہوئی۔ چونکہ یہ قرارداد کسی بات کا احاطہ نہیں کرتی کہ یہ کس حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یقین ہے کہ جس معزز ممبر نے یہ قرارداد پیش کی ہے اس کے پاس کچھ facts ضرور ہوں گے۔

جناب سپیکر! جس وفاقی حکومت کو معزز ممبر تحسین پیش کرنا چاہ رہی ہیں اس وفاقی حکومت کا دیامیر بھاشا ڈیم کی اب تک ہونے والی ڈویلپمنٹ میں کیا role ہے جبکہ اُس کی تحسین کی جاتی ہے جس کا پراجیکٹ کے اندر کچھ role ہو۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت گزشتہ سات سال سے خیبر پختونخوا میں حکمران ہے۔ یہ آپ کے علم میں ہو گا کہ چاروں صوبوں میں اگر پانی کے ذریعے سستی بجلی پیدا کرنے کے ذرائع کسی صوبے میں موجود ہیں تو وہ صوبہ خیبر پختونخوا ہے۔ یہ ذرائع سندھ کے اندر، بلوچستان کے اندر اور نہ ہی پنجاب کے اندر ہیں۔ پچھلے سات سال سے خیبر پختونخوا میں تحریک انصاف کی حکومت ہے اور سات سال پہلے جب انہوں نے اقتدار حاصل کیا تو جناب عمران خان نے قوم سے یہ وعدہ فرمایا کہ ہم 350 ڈیم بنائیں گے۔

جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت کی تحسین کرنے کی بجائے ہمیں بتاتے کہ ہم نے خیبر پختونخوا میں 350 ڈیم بنانے کا جو وعدہ کیا تھا اس کا حشر بھی BRT پشاور کی طرز پر ہوا جو مکمل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ اب BRT منصوبے پر بھی طرح طرح کے لطیفے ہیں اور ان کے 350 ڈیموں کے اوپر بھی ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک دیامیر بھاشا ڈیم کا تعلق ہے یہ اعزاز بھی پاکستان کے قومی راہنما میاں محمد نواز شریف کو حاصل ہے کہ 2017 میں افتتاح ہوا اور یہ چوتھی بار جناب عمران خان نے بھی افتتاح کیا ہے۔ اس دیامیر بھاشا ڈیم کا چار بار افتتاح ہوا لیکن onground اگر کسی وزیر اعظم نے کام کیا ہے تو میاں محمد نواز شریف نے کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اعداد و شمار کی بنیاد پر بات کر رہا ہوں کہ سب سے پہلے اگر کسی پراجیکٹ کے لئے کام ہوتا ہے تو وہ land acquisition ہوتی ہے کیونکہ land کے بغیر کوئی بھی پراجیکٹ مکمل ہی نہیں ہو سکتا۔ میاں محمد نواز شریف کے دورِ حکومت میں 31977 ایکڑ زمین acquire کی گئی جس کے لئے تقریباً 100۔ارب روپے release کئے گئے۔ ٹوٹل زمین جو acquire کرنی تھی یہ اس کا 86 فیصد تھا۔

جناب سپیکر! میری اس قرارداد کے حوالے سے یہ گزارش ہے کہ اگر تحسین کرنی ہے تو پھر سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی کرنی چاہئے کیونکہ اس نے 100۔ارب روپیہ اس ڈیم کے لئے مختص کیا تھا۔ 2018 میں اس ڈیم پر جو ڈرامہ سابق چیف جسٹس جناب ثاقب نثار اور جناب عمران خان نے مل کر کیا اس کے حوالے سے ہمیں بتایا جائے۔

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف نے 100۔ارب روپے سے 32 ہزار ایکڑ زمین acquire کی تھی لیکن سابق چیف جسٹس جناب ثاقب نثار اور جناب عمران خان نے ڈیم فنڈ کے نام پر جو چندہ مانگا وہ کہاں گیا؟

جناب سپیکر! دنیا حیران ہوئی کہ ڈیم اب چندوں کے ذریعے بنیں گے لیکن دنیا میں کسی ڈیم کا نام بتا دیا جائے جو چندے کے ذریعے بنا ہو۔ ہمیں اس فنڈ کی figure کا پتا ہے اور نہ یہ پتا ہے کہ وہ فنڈ کہاں ہے بلکہ سنا ہے کہ وہ ساری رقم 9۔ارب روپے ہے جبکہ ٹیلیویژن اور اخبارات میں اشتہارات آئے جن کا خرچہ 15۔ارب روپے ہے یعنی 15۔ارب روپے کے اشتہارات چلا کر

9- ارب روپے اکٹھا کیا گیا اور اس کا بھی پتا نہیں ہے کہ وہ فنڈ کا پیسا کہاں ہے۔ کیا اس طرح سے ڈیم بنتے ہیں اور یہ چندہ پارٹی اپنے وزیر اعظم کو کس بات پر خراج تحسین پیش کر رہی ہے؟ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ سابق حکومت کے منصوبے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جناب سمیع اللہ! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اور آپ کی بات ہو گئی ہے۔ اب سلمیٰ سعدیہ تیمور نے بات کرنی ہے۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہی بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ہاں صفائی کا جو عملہ ہے کہ ہم سب کی آج اتنی خوبصورت cause ہے اور نبی کریم ﷺ کی حرمت کے اوپر منظور کی ہے۔ بہت سارے اقلیتی لوگ ہیں جو اس میں شامل ہوتے ہیں تو کیا ہی اچھا ہو کہ ان کے لئے بھی یہ چیز ہو کہ جو uniform انہیں دینا ہے یا جو بھی انہیں حفاظتی چیزیں دینی ہیں تو انہیں بھی یہ معزز ایوان منظور کرے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! شاہراؤں پر صفائی ستھرائی کا کام کرنے والا عملہ لوکل گورنمنٹ کے نیچے ہے جو کہ انہیں ساری kits ان کے levels کے مطابق دیتے ہیں جہاں تک سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا تعلق ہے تو بشمول صفائی ستھرائی کے عملہ کی خدمات کا ادراک کرتے ہیں، ہم ان کی خدمت کو سراہتے ہیں اور صفائی و ستھرائی کے عملہ کو حفاظتی و ضروری سارا سامان فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر نے متعدد بار ٹیچنگ ہسپتالوں کی انتظامیہ کو وقتاً فوقتاً ہدایت جاری کی ہے جس کے تحت صفائی ستھرائی کرنے والے عملے کو personal protective equipment کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مراسلوں میں درج ذیل ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ سارے مراسلے ساتھ شامل ہیں۔ جس چیز کی بات انہوں نے کی ہے تو اس پر ہم مسلسل کام کر رہے ہیں اور سب لوگوں کو kits ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ عملہ کی باقاعدہ Infection prevention ٹریننگ اور حفاظتی اقدامات کو جنگی بنیادوں پر یقینی بنایا جائے گا۔

and control measures کا سختی سے اطلاق کیا جاتا ہے۔ تمام ہسپتالوں کی انتظامیہ روزمرہ کی بنیادی طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنارہی ہے اور صفائی ستھرائی کے عملہ کے لئے training sessions منعقد کئے جاتے ہیں۔ ہسپتال کی انتظامیہ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے یعنی صفائی ستھرائی کے عملہ کے استعمال سے بخوبی واقف ہے اس کے علاوہ COVID Ward میں کام کرنے والے صفائی ستھرائی کے عملہ کو pay بھی double دی جاتی ہے۔ Healthcare providers کو جو uniform دیا جاتا ہے وہی یہاں پر انہیں دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی صفائی ستھرائی کرنے میں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ کی ساری بات آگئی ہے لیکن اگر ان کی extra care یہ بھی کرلیں کہ وہ ذرا اس طریقے سے ہو کہ انہیں اسی level کی چیزیں دی جائیں جو دوسرے ڈاکٹروں کو دی جاتی ہیں اور ان کے ساتھ بھی وہی treatment کیا جائے جو باقی عام مسلمان عملہ کی طرح ہی ان کے level کی ہر چیز دی جائے۔ ان کا اصل مقصد یہ ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو COVID Ward میں کام کر رہے ہیں ان سب کو exactly وہی protective equipment دیا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ان میں کوئی فرق نہ رکھیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! بالکل ان میں کوئی فرق نہیں ہے اور آپ اگر سارے۔۔۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں آپ کو۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں اور پہلے ان کی بات تو سن لیں کیونکہ انہوں نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کی۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سب کو provide کیا جا رہا ہے اور یہاں تک کہ خدانخواستہ خدانخواستہ ان میں سے کسی کا COVID positive ہو کر انتقال ہو جائے تو ان کے لئے باقاعدہ package exactly grade 1 to 16 کا چار ملین روپے ہے اور گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے لئے 8 ملین روپے ہے۔ یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے اس لئے ہمارے ہسپتالوں کے اندر جو عملہ کام کر رہا ہے وہ ہمیں اتنا ہی عزیز ہے جتنے ہمارے ڈاکٹرز ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یقیناً ہم سب کچھ ان کے لئے کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اور بالکل یقین رکھئے کہ کسی قسم کا کوئی فرق نہیں سمجھا جا رہا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب اگر آپ کے ذہن میں کوئی ایسی چیز ہے جو pin point ہو تو آپ بتا دیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں کہتا کہ منسٹر صاحبہ جھوٹ بول رہی ہیں اور میں یہ کبھی بھی نہیں کہوں گا بلکہ صرف اتنا کہوں گا کہ وہ سچ نہیں بول رہیں کیونکہ ہمارے شہر فیصل آباد میں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایک قرارداد پڑھی گئی جس کا جواب آگیا ہے تو اسے general discussion میں نہ ڈالیں کیونکہ ہم نے پہلے ہی جمعہ کا دن general discussion on health رکھا ہوا ہے۔ سارے معزز ممبران اس دن اس پر بحث میں حصہ لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس دن سب معزز ممبران اس پر بات کرلیں گے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہسپتالوں اور قرنطینہ سنٹرز میں موجود صفائی ستھرائی کرنے والا عملہ کورونا وائرس کے خلاف لڑنے والا ہراول دستہ ہے۔ یہ عملہ بغیر کسی حفاظتی ساز و سامان کے اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہے۔ یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس عملہ کو تمام حفاظتی ضروری ساز و سازمان فراہم کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب محمد معاویہ رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں تو اپنی محرک تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک شام میں حضرت عمر بن عبدالعزیز اور دیگر قبور کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک شام میں حضرت عمر بن عبدالعزیز اور دیگر قبور کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک شام میں حضرت عمر بن عبدالعزیز اور دیگر قبور کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

شام میں شدت پسندوں کا اسلام کی انتہائی محترم شخصیات کی قبور، اجساد کی بے حرمتی پر احتجاج اور جواب طلبی

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قراداد پیش کر تاہوں کہ:۔

"گزشتہ دنوں عالمی ذرائع ابلاغ کے توسط سے یہ دلخراش اطلاع ملی ہے کہ خانہ جنگی کے شکار ملک شام کے صوبہ ادلب پر قبضہ کے بعد انسانیت دشمن شدت پسندوں نے صوبہ ادلب کے شہر میں اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران اور آٹھویں اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ وان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت عبدالملک اور ایک خادم ابو زکریا یحییٰ کی قبور کی بے حرمتی کی۔ مسلح شدت پسندوں نے انسانیت سوز حرکت کرتے ہوئے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے

مزار کے احاطے میں موجود تینوں قبروں کو کھودا۔ پھر ان میں سے اجساد کی باقیات کو بے حرمت کرنے کے بعد اُٹھا کر نہ معلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ تمام مذاہب اور دنیا بھر کے قانونی پروٹوکولز میں انسانی جان کو جس طرح زندگی میں حرمت و اولیت حاصل ہے ایسے ہی مرنے کے بعد انسانی جسم کو عزت و تکریم بخشی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں بدترین دشمن کی میت کو بھی حرمت انسانی کے تقاضوں کے مطابق پروٹوکول کے ساتھ تدفین کا حق دیا گیا ہے اور قبروں اور لاشوں کے مکمل احترام کا حکم دیا گیا ہے مگر شام میں شدت پسندوں نے اسلام کی انتہائی محترم شخصیات کی قبور اور اجساد کی باقیات کی بے توقیری اور بے حرمتی کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ انسان نہیں بلکہ انسانوں کی شکل میں درندے ہیں۔ شدت پسندوں کی جانب سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی باقیات کی بے حرمتی کا یہ واقعہ انتہائی شرمناک، افسوسناک اور دلخراش ہے۔

یہ ایوان اس شینع حرکت کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ بشارالاسد انتظامیہ اس واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف قرارواقعی کارروائی کرے۔ شام کو انبیائے کرام علیہ السلام، صحابہ کرامؓ اور اولیائے کرامؒ کی سرزمین کہا جاتا ہے۔اس سرزمین کے چپے چپے پر مقدس شخصیات کی قبور و مزارات، اسلامی یادگاریں اور تاریخی آثار پائے جاتے ہیں۔ ماضی میں مسلح شدت پسند اسلام کے عظیم جرنیل سیدنا خالد بن ولیدؓ جنہیں زبان نبوت سے اللہ کی تلوار کا لقب حاصل ہوا، کی قبر کی بھی بے حرمتی کی جا چکی ہے نیز حلب کی تاریخی جامع مسجد کو تباہ کیا جا چکا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ، یو این ہیومن رائٹس کونسل، یونیسکو، او آئی سی، رابطہ عالم اسلامی سمیت تمام عالمی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شام میں باقی تاریخی آثار اور اسلامی یادگاروں کی حفاظت اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر کی بحالی کے لئے مؤثر اقدامات کریں۔

آخر میں یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ باضابطہ طور پر ادلب میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی بے حرمتی کے واقعہ پر حکومت شام سے باضابطہ احتجاج اور جواب طلب کرے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"گزشتہ دنوں عالمی ذرائع ابلاغ کے توسط سے یہ دلخراش اطلاع ملی ہے کہ خانہ جنگی کے شکار ملک شام کے صوبہ ادلب پر قبضہ کے بعد انسانیت دشمن شدت پسندوں نے صوبہ ادلب کے شہر میں اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران اور آٹھویں اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ و ان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت عبدالملک اور ایک خادم ابو زکریا یحییٰ کی قبور کی بے حرمتی کی۔ مسلح شدت پسندوں نے انسانیت سوز حرکت کرتے ہوئے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے مزار کے احاطہ میں موجود تینوں قبروں کو کھودا پھر ان میں سے اجساد کی باقیات کو بے حرمت کرنے کے بعد اٹھا کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ تمام مذاہب اور دُنیا بھر کے قانونی پروٹوکول میں انسانی جان کو جس طرح زندگی میں حرمت حاصل ہے ایسے ہی مرنے کے بعد انسانی جسم کو عزت و تکریم بخشی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں بدترین دشمن کی میت کو بھی حرمت انسانی کے تقاضوں کے مطابق پروٹوکول کے ساتھ تدفین کا حق دیا گیا ہے۔ قبروں اور لاشوں کے مکمل احترام کا حکم دیا گیا ہے مگر شام میں شدت پسندوں نے اسلام کی انتہائی محترم شخصیات کی قبور اور اجساد کی باقیات کی بے توقیری اور بے حرمتی کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ انسان نہیں بلکہ انسانوں کی شکل میں درندے ہیں۔ شدت پسندوں کی جانب سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی باقیات کی بے حرمتی کا یہ واقعہ انتہائی شرمناک، افسوسناک اور دلخراش ہے۔

یہ ایوان اس شنیع حرکت کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ بشارالاسد انتظامیہ اس واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف قرارواقعی کارروائی کرے۔ شام کو انبیائے کرام علیہ السلام، صحابہ کرامؓ اور اولیائے کرامؒ

کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ اس سرزمین کے چپے چپے پر مقدس شخصیات کی قبور و مزارات، اسلامی یادگاریں اور تاریخی آثار پائے جاتے ہیں۔ ماضی میں مسلح شدت پسند اسلام کے عظیم جرنیل سیدنا خالد بن ولیدؓ جنہیں زبان نبوت سے اللہ کی تلوار کا لقب حاصل ہوا ان کی قبر کی بھی بے حرمتی کی جاچکی ہے نیز حلب کی تاریخی جامع مسجد کو تباہ کیا جاچکا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ، یو این ہیومن رائٹس کونسل، یونیسکو، او آئی سی، رابطہ عالم اسلامی سمیت تمام عالمی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شام میں باقی تاریخی آثار اور اسلامی یادگاروں کی حفاظت اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر کی بحالی کے لئے مؤثر اقدامات کریں۔

آخر میں یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ باضابطہ طور پر ادلب میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی بے حرمتی کے واقعہ پر حکومت شام سے باضابطہ احتجاج اور جواب طلب کرے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"گزشتہ دنوں عالمی ذرائع ابلاغ کے توسط سے یہ دلخراش اطلاع ملی ہے کہ خانہ جنگی کے شکار ملک شام کے صوبہ ادلب پر قبضہ کے بعد انسانیت دشمن شدت پسندوں نے صوبہ ادلب کے شہر میں اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران اور آٹھویں اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ وان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت عبدالملک اور ایک خادم ابو زکریا یحیٰی کی قبور کی بے حرمتی کی۔ مسلح شدت پسندوں نے انسانیت سوز حرکت کرتے ہوئے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے مزار کے احاطہ میں موجود تینوں قبروں کو کھودا پھر ان میں سے اجساد کی باقیات کو بے حرمت کرنے کے بعد اٹھا کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ تمام مذاہب اور دُنیا بھر کے قانونی پروٹوکول میں انسانی جان کو جس طرح زندگی میں حرمت حاصل ہے ایسے ہی مرنے کے بعد انسانی جسم کو عزت و تکریم بخشی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں بدترین دشمن کی میت کو بھی حرمت انسانی کے

تقاضوں کے مطابق پروٹوکول کے ساتھ تدفین کا حق دیا گیا ہے۔ قبروں اور لاشوں کے مکمل احترام کا حکم دیا گیا ہے مگر شام میں شدت پسندوں نے اسلام کی انتہائی محترم شخصیات کی قبور اور اجساد کی باقیات کی بے توقیری اور بے حرمتی کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ انسان نہیں بلکہ انسانوں کی شکل میں درندے ہیں۔ شدت پسندوں کی جانب سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی باقیات کی بے حرمتی کا یہ واقعہ انتہائی شرمناک، افسوسناک اور دلخراش ہے۔

یہ ایوان اس شنیع حرکت کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ بشارالاسد انتظامیہ اس واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف قرارواقعی کارروائی کرے۔ شام کو انبیائے کرام علیہ السلام، صحابہ کرامؓ اور اولیائے کرامؒ کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ اس سرزمین کے چپے چپے پر مقدس شخصیات کی قبور و مزارات، اسلامی یادگاریں اور تاریخی آثار پائے جاتے ہیں۔ ماضی میں مسلح شدت پسند اسلام کے عظیم جرنیل سیدنا خالد بن ولیدؓ جنہیں زبان نبوت سے اللہ کی تلوار کا لقب حاصل ہوا ان کی قبر کی بھی بے حرمتی کی جاچکی ہے نیز حلب کی تاریخی جامع مسجد کو تباہ کیا جاچکا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ، یو این ہیومن رائٹس کونسل، یونیسکو، او آئی سی، رابطہ عالم اسلامی سمیت تمام عالمی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شام میں باقی تاریخی آثار اور اسلامی یادگاروں کی حفاظت اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر کی بحالی کے لئے مؤثر اقدامات کریں۔

آخر میں یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ باضابطہ طور پر ادلب میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی بے حرمتی کے واقعہ پر حکومت شام سے باضابطہ احتجاج اور جواب طلب کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب رمیش سنگھ اروڑا، ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 6۔جون1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کی حملہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 6۔جون1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کی حملہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 6۔جون1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کی حملہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جناب رمیش سنگھ اروڑا! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

1984 میں بھارتی فوج کا سکھوں کے مقدس مقامات پر حملہ کرنے، سکھ یاتریوں کو شہید کرنے کی پُرزور مذمت اور اقلیتوں پر مظالم بند کرنے کا مطالبہ

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 6-جون 1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کے ٹینکوں اور توپوں سے حملہ آور ہونے اور گوردوارہ صاحب اور اس سے ملحقہ عبادت گاہوں پر موجود ہزاروں کی تعداد میں سکھ یاتریوں کو شہید کرنے کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور ساتھ ہی مطالبہ کرتا ہے کہ سکھ قوم کو انصاف فراہم کیا جائے اور جو بھی اس گھناؤنے کھیل میں شامل تھے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ سکھ قوم کے استحصال اور ظلم و بربریت کو فوجی جرم قرار دیا جائے۔ مزید برآں بھارت کے اندر موجودہ حالیہ اقلیتوں کے اوپر جو ظلم و ستم ڈھایا جارہا ہے بشمول کشمیری مسلمانوں کے اس ظلم کو فوری طور پر روکا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 6-جون 1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کے ٹینکوں اور توپوں سے حملہ آور ہونے اور گوردوارہ صاحب اور اس سے ملحقہ عبادت گاہوں پر موجود ہزاروں کی تعداد میں سکھ یاتریوں کو شہید کرنے کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور ساتھ ہی مطالبہ کرتا ہے کہ سکھ قوم کو انصاف فراہم کیا جائے اور جو بھی اس گھناؤنے کھیل میں شامل تھے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ سکھ قوم کے استحصال اور ظلم و بربریت کو فوجی جرم قرار دیا جائے۔ مزید برآں بھارت کے اندر موجودہ حالیہ اقلیتوں کے اوپر جو ظلم و ستم ڈھایا جارہا ہے بشمول کشمیری مسلمانوں کے اس ظلم کو فوری طور پر روکا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 6-جون 1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کے ٹینکوں اور توپوں سے حملہ آور ہونے اور گوردوارا صاحب اور اس سے ملحقہ عبادت گاہوں پر موجود ہزاروں کی تعداد میں سکھ یاتریوں کو شہید کرنے کی پر زور مذمت کرتا ہے اور ساتھ ہی مطالبہ کرتا ہے کہ سکھ قوم کو انصاف فراہم کیا جائے اور جو بھی اس گھناؤنے کھیل میں شامل تھے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ سکھ قوم کے استحصال اور ظلم و بربریت کو فوجی جرم قرار دیا جائے۔ مزید بر آں بھارت کے اندر موجودہ حالیہ اقلیتوں کے اوپر جو ظلم و ستم ڈھایا جارہا ہے بشمول کشمیری مسلمانوں کے اس ظلم کو فوری طور پر روکا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب رمیش سنگھ روڑا: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حضرت فاطمۃ الزہرؓ کے روضہ مبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے روضہ مبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے روضہ مبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! قرارداد پیش کریں۔

جنۃ البقیع میں حضرت فاطمۃ الزہراؓ
کا باقاعدہ روضہ مبارک بنانے کے اقدامات کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کی لخت جگر، حسنین کریمینؓ کی والدہ ماجدہ، جنتی خواتین کی سردار حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی قبر مبارک جنۃ البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سعودی حکومت کے ساتھ اپنا سفارتی اثر و رسوخ استعمال کر کے جنۃ البقیع میں حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا باقاعدہ روضہ مبارک بنانے کے لئے اقدامات کرے۔ اگر اس نیک اور مقدس فریضے کی انجام دہی میں کوئی مالی رکاوٹ ہو تو بطور محرک میں سارے اخراجات ادا کروں گا۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کی لخت جگر، حسنین کریمینؓ کی والدہ ماجدہ، جنتی خواتین کی سردار حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی قبر مبارک جنۃ البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سعودی حکومت کے ساتھ اپنا سفارتی اثر و رسوخ استعمال کرکے جنۃ البقیع میں حضرت فاطمۃ الزہراؑ کا باقاعدہ روضہ مبارک بنانے کے لئے اقدامات کرے۔ اگر اس نیک اور مقدس فریضے کی انجام دہی میں کوئی مالی رکاوٹ ہو تو بطور محرک میں سارے اخراجات ادا کروں گا۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کی لخت جگر، حسنین کریمینؓ کی والدہ ماجدہ، جنتی خواتین کی سردار حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی قبر مبارک جنۃ البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سعودی حکومت کے ساتھ اپنا سفارتی اثر و رسوخ استعمال کرکے جنۃ البقیع میں حضرت فاطمۃ الزہراؑ کا باقاعدہ روضہ مبارک بنانے کے لئے اقدامات کرے۔ اگر اس نیک اور مقدس فریضے کی انجام دہی میں کوئی مالی رکاوٹ ہو تو بطور محرک میں سارے اخراجات ادا کروں گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پیف کے حوالے سے ایوان کی کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ جس طرح آپ کے نوٹس میں بھی ہے میں نے صبح بھی بات کی بلکہ میں ہر سیشن میں پوائنٹ آوٹ کرتا ہوں کہ PEF کے حوالے سے لوگ احتجاج کر رہے ہیں اور جناب نے کہا تھا کہ ہاؤس کی ایک کمیٹی notify کی جائے گی۔ سیشن ختم ہونے سے پہلے اگر وہ کمیٹی notify ہو جائے تو بہت اچھا ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ یہ issue resolve ہو چکا ہے اور اس میں ایک agreement بھی ہو چکا ہے۔ اس agreement کی implementation کے لئے ایک کمیٹی میری سربراہی میں بن رہی ہے۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! اس کمیٹی میں رانا مشہود احمد خان کو بھی شامل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک 12۔جون دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعتہ المبارک،12۔جون2020

(یوم الجمع،20۔شوال المکرم1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 4

251

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ12۔جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت وسماجی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں میں توسیع

(i) **قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ127 کے تحت تحریک**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے)کے تحت درج ذیل آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے:

1. آرڈیننس (تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب2020(2بابت2020)
2. آرڈیننس (ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2020(3بابت2020)
3. آرڈیننس (ترمیم)دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب2020(4بابت2020)
4. آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020(6بابت2020)
5. آرڈیننس(ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن)پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020(7بابت 2020)
6. آرڈیننس(پنجاب ترمیم)مجموعہ ضابطہ دیوانی2020(8بابت2020)

252

(ii) آئین کے آرٹیکل 128(2) (اے) کے تحت قراردادیں

1- آرڈیننس (تدارک وکنٹرول) وبائی امراض پنجاب 2020 (2 بابت 2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 27-مارچ 2020 سے نافذ کردہ آرڈیننس (تدارک وکنٹرول) وبائی امراض پنجاب 2020 (2 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 25-جون 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

2- آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 (3 بابت 2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 27-مارچ 2020 سے نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 (3 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 25-جون 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

3- آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020 (4 بابت 2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 27-مارچ 2020 سے نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020 (4 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 25-جون 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

4- آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب 2020 (6 بابت 2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 21-اپریل 2020 سے نافذ کردہ آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب 2020 (6 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 20-جولائی 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

5- آرڈیننس (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020 (7 بابت 2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 22-اپریل 2020 سے نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020 (7 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 21-جولائی 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

6- آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020 (8 بابت 2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 29-اپریل 2020 سے نافذ کردہ آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020 (8 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 29-جولائی 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

253

(بی) عام بحث

صحت پر بحث

ایک وزیر صحت پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

255

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 12- جون 2020

(یوم الجمع، 20- شوال المکرم 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 8 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا
وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی
وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَمَا
مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا
فَخُوۡرَا ﴿ۙ۳۶﴾ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَیَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَ
یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ
عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿ۚ۳۷﴾ وَالَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ رِئَآءَ
النَّاسِ وَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ وَمَنۡ یَّکُنِ
الشَّیۡطٰنُ لَہٗ قَرِیۡنًا فَسَآءَ قَرِیۡنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَیۡہِمۡ لَوۡ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ
وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقَہُمُ اللّٰہُ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِہِمۡ عَلِیۡمًا ﴿۳۹﴾

سورۃ النّسآء آیات 36 تا 39

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسائیوں اور اجنبی ہمسائیوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ اللہ (احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا (36) جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں اور جو (مال) اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اسے چھپا چھپا کے رکھیں۔ اور ہم نے ناشکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (37) اور خرچ بھی کریں تو (اللہ کے لئے نہیں بلکہ) لوگوں کے دکھانے کو اور ایمان نہ اللہ پر لائیں اور نہ روز آخرت پر (ایسے لوگوں کو ساتھی شیطان ہے) اور جس کا ساتھی شیطان ہوا تو (کچھ شک نہیں کہ) وہ بُرا ساتھی ہے (38) اور اگر یہ لوگ اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لاتے اور جو کچھ اللہ نے ان کو دیا تھا اس میں سے خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان ہوتا اور اللہ ان کو خوب جانتا ہے (39)

ماعلینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

بزم کونین سجانے کے لئے آپ ﷺ آئے
شمع توحید جلانے کے لئے آپ ﷺ آئے
ایک پیغام جو ہر دل میں اجالا کردے
ساری دنیا کو سنانے کے لئے آپ ﷺ آئے
ایک مدت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پہ بلانے کے لئے آپ ﷺ آئے
قافلے والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں
دور تک راہ دکھانے کے لئے آپ ﷺ آئے

حلف

نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نومنتخب ممبر محترمہ ثانیہ کامران حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑی ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب ممبر اسمبلی محترمہ ثانیہ کامران (ڈبلیو۔316) نے
حلف اٹھایا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ہے اس کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! آج کے ایجنڈے پر لوکل گورنمنٹ کے وقفہ سوالات کے بعد کچھ گورنمنٹ کے بزنس کے حوالے سے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ گورنمنٹ بزنس میں کچھ Ordinances کی Extension تھی اور اس کے بعد General discussion on Health تھی اب چونکہ ہم COVID-19 کے حوالے سے کوشش کر رہے ہیں کہ اجلاس کا ٹائم کم رکھا جائے تو اس لئے Extension of Ordinances withdraw کر لی ہے۔ اب وقفہ سوالات کے فوراً بعد

That will be the کر لیں گے۔General discussion on Health Government business.

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ پہلا سوال نمبر1373 جناب محمد ارشد ملک کا ہے تو ان کا پیغام آیا ہے کہ میں تھوڑی دیر میں پہنچ رہا ہوں تو ہم اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئےpending کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر1374 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئےpending کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر1706 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر1847 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھلوال اور بھیرہ سٹیڈیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1847: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا کے علاقہ جات بھیرہ اور بھلوال میں سٹیڈیم کب بنائے گئے ان پر کتنی لاگت آئی اور اب مذکورہ سٹیڈیم کی حالت کیسی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دونوں سٹیڈیم خستہ حالی کا شکار ہیں؟

(ج) مالی سال19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ دونوں سٹیڈیم کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(د) مذکورہ سٹیڈیم کتنے کتنے رقبہ پر محیط ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کیا حکومت دونوں سٹیڈیم کو جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) بھلوال سٹیڈیم کی تعمیر سال 2017 میں شروع کی گئی اس کے لئے مبلغ ایک کروڑ 20لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جس میں سے تقریباً ایک کروڑ 5لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ سٹیڈیم میں کھیلوں کی تمام سہولیات موجود ہیں جن سے نوجوان فیض یاب ہو رہے ہیں جبکہ میونسپل کمیٹی، بھیرہ کی حدود میں کوئی سٹیڈیم نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ بھلوال سٹیڈیم خستہ حالی کا شکار ہے بلکہ نوجوان کھیلوں کی تمام سرگرمیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں رات کے وقت روشنی کے لئے لائٹس بھی نصب ہیں۔

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں بھلوال سٹیڈیم کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) بھلوال سٹیڈیم 27 کنال پانچ مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔

(ہ) میونسپل کمیٹی بھلوال بقیہ کام اسی مالی سال فنڈز کی دستیابی پر مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! جز (الف) میں بھلوال سٹیڈیم کی بڑی importance ہے کیونکہ ایک تو وہ موٹروے کے بالکل ساتھ ہے، ایک یہ MC یعنی میونسپل کمیٹی ہے اور اُس کے اندر یہ پارک ہے۔ 2017 میں پچھلی گورنمنٹ میں اس کے لئے ایک کروڑ 20 روپیہ مختص کیا گیا تو ایک کروڑ 5 لاکھ روپیہ لگ گیا اور بیچ میں جو missing facilities تھیں اس کے لئے میں نے ایک دو دفعہ اسمبلی میں بھی آواز اٹھائی۔

جناب چیئرمین! اب باقی جو 15 لاکھ روپیہ ہے تو میری معزز پارلیمانی سیکرٹری سے بھی یہ request ہے کہ اگر کوئی اور سکیم کے تحت بھلوال کے پارک کو، جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ اس میں ایک MC ہے اور یہ کافی زیادہ ہزاروں جوانوں کو cater کرتی ہے تو میرا پہلا ضمنی سوال

ہے کہ کیا یہ ہمیں وہ 15 لاکھ اور plus کوئی ایسا بجٹ دیں گے کہ بھلوال کے پارک کی بہتری کی جائے؟ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ 04-2003 میں اس کی بھرائی کر کے اس کی چار دیواری بنا کر پہلے ایک گراؤنڈ بنایا گیا تھا تو اس کے بعد اس پر سٹیڈیم بنا اور واقعی جس طرح معزز ممبر کہہ رہے ہیں، میں ان کے لئے اس کی ایک picture بھی لے کر آیا ہوں جو کہ میں نے ادھر سے منگوائی ہے گراؤنڈ پر بڑا کام ہوا ہے اور جو 15 لاکھ روپیہ ہے وہ lapseable نہیں ہے۔ ایک تو وہ 15 لاکھ روپیہ lapse نہیں ہو گا اور میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ بھلوال کی ضرورت ہے اگر اس کو اپ گریڈ کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے بھی ایک request کروں گا کہ ادھر فٹبال اور باسکٹ بال کے لوگوں کی آپس میں کوئی litigation چل رہی ہے چونکہ معزز ممبر وہاں کے بہت پرانے رہنے والے ہیں یعنی political family سے تعلق رکھتے ہیں تو یہ اس litigation میں تھوڑی سے مداخلت کر کے ختم کروا دیں۔ اگر بھلوال کے اس سٹیڈیم کو ان کے محکمے کی طرف سے ADP کے through رکھا جائے تو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پوری کوشش کر کے اس میں کچھ additional funding کرواتے ہیں اور ہماری کوشش ہو گی کہ بھلوال کو کچھ جانا چاہئے ویسے بھی ہماری جماعت کا وژن بھی یہی ہے کہ ہم healthy activities کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں تو انشاءاللہ امید ہے کہ ہم اس میں کچھ نہ کچھ کریں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری نے بڑی details میں جواب دیا ہے۔ اب چونکہ میرا سوال جو جز (الف) والا تھا اس میں بھیرہ اور بھلوال شامل تھے تو انہوں نے صرف بھلوال کا جواب دے دیا لیکن انہوں نے بھیرہ کے بارے میں لکھا کہ بھیرہ کی حدود میں کوئی سٹیڈیم نہ ہے۔ اب interestingly چونکہ میرے بڑے بھائی ڈاکٹر مختار احمد برتھ

پچھلی اسمبلی میں منسٹر تھے تو2017میں مجھے انہوں نے ایک نوٹیفکیشن handover کیا ہے اب چونکہ ممبر آف نیشنل اسمبلی ہیں تواس نوٹیفکیشن کے اوپر سپیشل ڈویلپمنٹ packageہے۔

جناب چیئرمین!میں یہ نوٹیفکیشن پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ شیئر کرنا چاہوں گا چونکہ ان کے محکمہ نے جو جواب جمع کرایا ہے وہ غلط ہے۔اب یہاں پر routine کیابن رہی ہے؟routine یہ بن رہی ہے کہ local politics کے اندر جو افسران وہاں پر کام کر رہے ہیں ان پر دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ جو بھی پچھلے سارے منصوبے تھے جیسا کہ ہمارا بھیرہ ریسکیو1122جیسا کہ ٹی ایچ کیو کی نئی ایمرجنسی بلڈنگ بنی تھی جیسا کہ ہمارا بھیرہ سٹیڈیم، یہ نوٹیفکیشن میرے ہاتھ میں ہے جو وزیر اعلیٰ اور ایڈیشنل سیکرٹری جو کہ آپ کی گورنمنٹ میں ابھی سیکرٹری ساجد ظفر ڈال ہیں۔

جناب چیئرمین!یہ انہوں نے نوٹیفکیشن کیا ہے۔اب اسی طرح ہی میری تحصیل کے کچھ سکول جو ہیں تو وہ ساری proposal پچھلی گورنمنٹ میں پاس کی گئیں۔اب اس پر اپنا حق بنانے کے لئے بتایا یہ جارہا ہے کہ ہم نے یہ سارے کام دو سال میں کئے ہیں۔ اب میں یہاں پر criticism کے لئے نہیں بلکہ صرف ایک بات بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ جو پراجیکٹس پچھلی گورنمنٹ کے ہیں تو kindly آپ ان کو cater کرکے پچھلی گورنمنٹ کا حصہ رکھیں۔

جناب چیئرمین!آج سوال ہوتا ہے تو وہاں پر نئی چیزیں چڑھ جاتی ہیں اور کہتے ہیں کہ مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ یہ سکولز اپ گریڈ ہوگئے ہیں۔بھائی یہ سارے proposals سکولوں کے، ریسکیو1122 کے، سٹیڈیم کے جو بھی معاملات ہیں یہ پچھلی گورنمنٹ کے ہیں تو میں آپ کی اجازت سے یہ نوٹیفکیشن پارلیمانی سیکرٹری کے handover کرتا ہوں، اگر آپ کی اجازت ہو اور اگر وہ بہتر سمجھیں تو اس سوال کو pending کر دیں۔اس نوٹیفکیشن کی صورت بھیرہ سٹیڈیم کا دوبارہ جواب منگوالیں تو.I will be grateful to the honorable Chair

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہ نوٹیفکیشن میرے پاس پہنچ گیا ہے تو ہم خصوصاً بھیرہ کے حوالے سے جُز کو pending کرکے اس کی current situation منگوا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب انہوں نےparticularlyجو بھیرہ کا پوچھا ہے اور ہمیں جواب تک اطلاع ملی ہے کہ بھیرہ میں کوئی سٹیڈیم نہیں ہے۔ اگر ان کے پاس نوٹیفکیشن ہے یا ادھر کوئی ongroundیاdocumentationجہاں تک پہنچی ہے تو ہم اس کوpursueکر لیتے ہیں کیونکہ یہ ان کی جائز بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی،.agreed upon

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ اس سوال کوpendingکر دیں۔ I am very grateful. اگر پارلیمانی سیکرٹری مناسب سمجھیں تو اس کو بھی اگلیADPمیں دیکھ لیں یا جو بھیyouth affairsکی کوئی چیز آ رہی ہے، جیسا کہ بھیرہ سٹیڈیم 2017 میں منظور ہوا تھا kindlyاس پر مہربانی فرمادیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس سوال کوpendingکرتے ہیں۔ اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر2072ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی-72 سرگودھا میں واٹر فلٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

***2072: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں کل کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کے متعدد دیہات اور قصبہ جات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ جات میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(د) مذکورہ حلقہ کے لئے سال 19-2018 کے بجٹ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ علاقہ جات میں مزید واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) میونسپل کمیٹی بھیرہ کی حدود میں دو فلٹریشن پلانٹ ہیں جو کہ فنکشنل حالت میں ہیں۔اس کے علاوہ پی پی۔72 میں محکمہ لوکل گورنمنٹ کے زیر انتظام کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ ہے۔

(ب) جواب جُز (الف) میں درج ہے۔

(ج) محکمہ ہذا کے پاس کوئی ایسی اطلاعات نہ ہیں۔

(د) میونسپل کمیٹی بھیرہ کے بجٹ 19-2018 میں بلدیہ کی حدود کے اندر نیا فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں! میونسپل کمیٹی بھیرہ وسائل کی دستیابی پر مزید فلٹریشن لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس کے علاوہ باری آنے پر پنجاب آب پاک اتھارٹی بھی وسائل کے مطابق حلقہ میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کی کوشش کرے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! انہوں نے جو سوال کے جز (الف) میں جواب دیا ہے تو میں اس کے ساتھ متفق ہوں۔

جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری سے ایک اور request کروں گا کیونکہ ہمارے بھیرہ میں لوکل گورنمنٹ کی ایک ہی سکیم تھی جو ابھی complete ہو رہی ہے۔اس میں main نالہ ہے اور اس میں کچھ difficulties ہوئی ہیں ان difficulties کے بعد ہمیں بھیرہ سٹینڈ کے اوپر دونوں طرف نالہ بنانا پڑا۔

جناب چیئرمین! میری ان سے یہ request ہے اگلی جو ADP آرہی ہے تو بھیرہ میانی اور چک مبارک کو دیکھتے ہوئے kindly اگر اس پر یہ تھوڑا سا work کرلیں اور ہمیں تھوڑا سا زیادہ فنڈز دیں for that certain areas تو I will be very grateful. Thank you Sir.

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میری معزز ممبر سے یہ گزارش ہوگی کہ ابھی اے ڈی پی بن رہی ہے ابھی ہم اے ڈی پی سے پہلے تو کچھ نہیں کہہ سکتے تو اگر ہمارے محکمہ میں کوئی ایسی provision آتی ہے تو انشاءاللہ ضرور معزز ممبر کو entertain کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، پہلا سوال ہم نے pending کیا تھا یہ جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا سوال نمبر بول دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1373 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر میں سیور مین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1373: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں اس وقت کتنے ملازمین تعینات ہیں اور کتنی پوسٹیں خالی ہیں؟

(ب) ٹی ایم اے ساہیوال کے سینٹری سیکشن میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنے عارضی ہیں یونین کونسل لیول پر سیور مین کتنے ہیں کیا آبادی کے تناسب سے ان کی تعداد کافی ہے؟

(ج) میونسپل کمیٹی کمیر میں ملازمین / افسران کی تعداد کتنی ہے کتنی پوسٹیں خالی ہیں ان میں کتنے مستقل اور عارضی ہیں کیا وارڈ وار سیور مین ڈیوٹی دے رہے ہیں کیا ان کی تعداد کافی ہے؟

(د) متعلقہ ادارے اور حکومت سیور مینوں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) میونسپل کمیٹی کارپوریشن، ساہیوال میں کل اسامیاں 807 ہیں جن میں سے 494 مستقل، 43 کنٹریکٹ، 176 ڈیلی ویجز اور 270 خالی اسامیاں ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے ساہیوال مورخہ 2016-12-31 کو ختم ہو گیا تھا اور 2017-01-02 سے میونسپل کارپوریشن معرض وجود میں آیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے سینٹری سیکشن میں اس وقت ریگولر ملازمین کی تعداد 180 اور 18 ملازمین کنٹریکٹ پر جبکہ 191 ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں نیز شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ میں سیورمین کی کوئی اسامی نہ ہے سینٹری ورکرز سے ہی بطور سیورمین کام لیا جا رہا ہے۔ 75 سیورمینوں کی ضرورت ہے اور یونین کونسل لیول پر فی یونین کونسل چھ سیورمینوں کی ضرورت ہے اور تین سینٹری ورکر فی یونین کونسل تعینات ہیں۔

(ج) میونسپل کمیٹی، کمیر میں افسران و ملازمین کی تعداد 30 ہے جبکہ 16 اسامیاں خالی ہیں جن میں سے صرف ایک آفیسر کنٹریکٹ پر ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل	کل تعداد	مستقل	عارضی	خالی اسامیاں	(ورک چارج)
افسران	3	1	1 (کنٹریکٹ)	1	11
ملازمین	43	28	-	15	

سینٹری ورکرز روزانہ کی بنیاد پر مختلف وارڈز میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جبکہ میونسپل کمیٹی کمیر کے منظور شدہ SOE میں سیورمین کی پوسٹ موجود نہ ہے اور سینٹری ورکرز کی تعداد بھی ناکافی ہے۔

(د) جی ہاں! مستقبل میں ادارہ سیورمینوں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میں راستے میں تھا آپ نے مہربانی کی میں آپ کے توسط سے جز (الف) میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پوچھا یہ گیا تھا کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں اس وقت کتنے ملازمین تعینات ہیں اور کتنی پوسٹیں خالی ہیں اور جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ٹی ایم اے ساہیوال سینٹری ورکر سیکشن میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنے عارضی ہیں؟

جناب چیئرمین! اب اس میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں کتنے ڈیلی ویجز ملازمین تھے جن کو already یہ مستقل کر چکے ہیں، یہ وہ بتادیں اور جو بقایا ان کے ساتھ ڈیلی ویجز تھے اُن کا کیا قصور ہے، اُن کو کیوں مستقل نہیں کیا گیا اور یہ تعداد کتنی ہے یہ بھی بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اس سوال کا جواب دوبارہ نکال رہا ہوں پہلے شاید یہ سوال dispose of ہو گیا تھا تو معزز ممبر سوال دوبارہ دہرا دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں آپ سوال کو دہرا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری میرے لئے قابل احترام ہیں میرے بڑے بھائی ہیں میں ان سے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں سوال کے جز (الف اور ب) میں ملازمین کے بارے میں پوچھا گیا ہے اُس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ڈیلی ویجز ملازمین ہیں میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں وہ کتنے تھے اور اُن میں سے کتنے مستقل ہو چکے ہیں اور جو بقایا ڈیلی ویجز ہیں کیوں مستقل نہیں ہو رہے اُس میں کیا قدغن ہے کیا وجہ ہے یہ بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہ ہم نے ساتھ ساری تفصیل دی ہوئی ہے اگر جناب محمد ارشد ملک کہتے ہیں میں ان کی خدمت میں یہ پیش کر دیتا ہوں یہ ڈیلی ویجز کے جتنے ملازم ہم نے مستقل کئے ہیں اور اُس کے بعد جو کلین گرین پاکستان کی ایک مہم چلی ہے 150 ملازم ہم نے اُس میں بھی رکھے ہوئے ہیں جو ایک مہینے کے لئے

ہوتا ہے اگر معزز ممبر مجھے کہیں گے تو میں اس کی تفصیل ان کو دے دیتا ہوں اور جو انہوں نے فرمایا کہ جو ملازم اس وقت مستقل نہیں ہوئے تو اُس کی وجوہات کیا ہیں تو اس کی proposal بن رہی ہیں تین چار ماہ سے COVID-19 کی وجہ سے یہ ایسا ہوا اور جو ملازمین کنٹریکٹ پر ہوتے ہیں اُن کو ہم مستقل کرتے ہیں لیکن ان کے لئے جو پچھلے دو تین ماہ گزرے ہیں ان میں کوئی ایسا کام نہیں ہو سکا تو ڈیلی ویجز والوں کا تو ابھی کوئی ایسا پروگرام نہیں ہے وہ کلین گرین پاکستان کے through ہم جو بندے لگاتے ہیں جو وقتی طور پر ہوتے ہیں وہ ہم اُن کو entertain کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین !میرے بھائی کے پاس پورا صوبہ پنجاب ہے اور سارے اضلاع میں ان کے پاس کارپوریشنز اور میونسپل کمیٹیز ہیں میں نے specific جو یہ سوال کیا ہے یہ ساہیوال میونسپل کارپوریشن کا ہے اور آپ کو اس کا حوالہ بھی دے دیتا ہوں تاکہ میرے بھائی کو آسانی ہو جائے۔ اس میں کوئی کنٹریکٹ ملازمین تھے ،اس میں ڈیلی ویجز ملازمین تھے تو ڈیلی ویجز ملازمین جن کو ایک ہی وقت میں رکھا گیا تھا اور اُن پر ایک شرط لگی تھی پچھلے دنوں گورنمنٹ نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا کہ جن کا چار سالہ ڈیلی ویجز کا tenure ہے ایک specific time تھا کہ اُن سب کو مستقل کر دیا جائے، کوئی ایک direction گئی کچھ specific لوگوں کو، تھوڑے سے ملازمین کو انہوں نے مستقل کر دیا اور جو باقی ڈیلی ویجز ملازمین جو اُن کے ساتھ ہی بھرتی ہوئے تھے اُن کو مستقل نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین !میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تضاد کیوں ہے یہ دو طرح کے آرڈر کیوں ہوئے ہیں یہ بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! جناب محمد ارشد ملک میرے بھائی ہیں ہم colleague بھی رہے چکے ہیں اور ماشاء اللہ بڑا ٹیکنیکل سوال کرتے ہیں۔ دیکھیں جو ڈیلی ویجز ہوتے ہیں وہ مستقل نہیں ہوتے ہیں، کنٹریکٹ کے مستقل ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اصل میں بات یہ ہے کہ ہمارے پاس کل اسامیاں میونسپل ساہیوال میں 807 ہیں جو ساتھ لف ہیں جس میں 494 مستقل ہیں اور 43 کنٹریکٹ پر ہیں۔ 176 ڈیلی ویجز ہیں اور 270 خالی اسامیاں ہیں اگر ڈیلی ویجز میں کوئی ایسا کام ہوا ہے تو جناب محمد ارشد ملک مجھے specifically بتادیں تو ضرور اس کو دیکھ لیتے ہیں ہم کیوں کسی کی حق تلفی کریں گے لیکن ہوا یہ ہے جو میری اپنی municipalities میں بھی اُدھر ہوا ہے کہ جو کنٹریکٹ کے ملازمین تھے جب سے یہ ہمارا نیا سسٹم آیا ہے اس میں کیونکہ یونین کونسلز ختم ہوئی ہیں اور وہ پھر field office بن گئے اور revenue village council بن گئی، neighborhood councils بن گئیں تو وہ ملازمین اُدھر تقسیم ہوئے ہیں اُس میں اگر کوئی ان کا معاملہ ہے، کوئی ایسا نوٹیفکیشن ان کے پاس ہے کہ ڈیلی ویجز ملازم کسی جگہ پر مستقل ہوئے ہیں اُن کو مستقل کیا گیا ہے وہ ہمیں لا کر دیں وہ تو ویسے بھی اگر ہم نہ بھی کرنا چاہیں تو پنجاب میں کسی ایک جگہ پر بھی ہوا ہو گا تو وہ president بن جائے گا اور یہ کورٹ کے through بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں میرا نہیں خیال کہ یہ ڈیلی ویجز ملازمین کے لئے ہو معزز ممبر میرے بھائی ہیں اگر اس حوالے سے یہ کچھ مجھے دے دیتے ہیں تو میں اس پر سیکرٹری صاحب سے بات کرلوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ اگر کوئی president ہے تو ہم کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جس طرح پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا کہ ڈیلی ویجز کو مستقل نہیں کرتے وہ کنٹریکٹ پر ہوں گے۔ میں اس بحث پر نہیں جانا چاہتا ہوں کہ کنٹریکٹ پر ہیں یا ڈیلی ویجز پر ہیں۔ ہوا یہ ہے کہ ساہیوال میونسپل کارپوریشن میں specific کچھ لوگ تھے جو اکٹھے بھرتی ہوئے اور اُن میں سے کچھ لوگ ایک مخصوص تعداد میں ہیں ان کو مستقل کر دیا گیا اور جو بقایا ہیں اُن کے ساتھ discrimination ہوئی ہے۔ جیسے میرے بھائی نے وہ assurance دلائی ہے تو میں ان کے ساتھ agree کرتا ہوں اللہ کرے کہ جو میونسپل کارپوریشن کے ملازمین ہیں اُن سب کے ساتھ یکساں سلوک کر دیں مجھے بڑی خوشی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پہلے اسی سوال کا جواب پارلیمانی سیکرٹری سے لے لیں جو چل رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں صرف یہی عرض کرنا چاہتا تھا میرے بھائی ہیں میں نے assurance تو انہیں نہیں کہا لیکن میں اپنی کوشش کروں گا کہ discrimination نہیں ہوگی اگر کوئی solid ground نہ ہو اس قسم کا کیونکہ ہر میونسپل کارپوریشن میں مختلف حالات vary کر رہے ہیں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ پوری کوشش کروں گا ان کے ساتھ سیکرٹری صاحب کی میٹنگ بھی کروادوں گا اور بیٹھ کر اس معاملے کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری کاش اُس گل تے ہی قائم رہ جاندے تے کیہڑی گل سی۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! اگلا سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ابھی میرا اسی سوال کے حوالے سے ضمنی سوال ہے جز(ب) میں ہے کہ جو میونسپل کمیٹی کمیر ہے اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ آفسران کی تعداد تین ہے اُس میں سے ایک مستقل ہے ، ایک عارضی ہے اور ایک اسامی خالی ہے تو میں اپنے بھائی پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کنٹریکٹ ملازم ہیں جو وہاں میونسپل کمیٹی کمیر تھی جو بدقسمتی سے نئے پاکستان میں ٹاؤن کمیٹی بن گئی ہے

جناب چیئرمین! اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کنٹریکٹ ملازم ہے اس کا کنٹریکٹ کتنا ہے اور کب سے ہے اور یہ میرے علم کے مطابق تو شاید ان کے کنٹریکٹ پر کافی سارے اعتراضات تھے تو ان کے کنٹریکٹ کو extend نہیں کیا جا رہا تھا تو یہ کب سے وہاں پر تعینات ہیں اور اس کی جگہ ہمیں میونسپل کمیٹی میں مستقل ملازم کیوں نہیں مل رہا اور ایک جو خالی اسامی ہے اس کو کب تک یہ fill کر دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! یہ اگلا سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ اُسی سوال میں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! آپ نے وہ سوال disposed of کر دیا تھا۔

جناب چیئرمین: وہ سوال تو ختم ہو گیا تھا آپ نے اگلا سوال بول دیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں تو اگلا سوال دیکھ رہا تھا پھر میں دوبارہ اُسی سوال پر آیا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے آپ سے اجازت لی تھی۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! ہم تو unanimously اگلے سوال پر آ گئے ہیں آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ کا حکم ہے تو اگلے سوال پر آجاتے ہیں آپ اتنی مہربانی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آجائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگلے سوال پر آجاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، سوال نمبر بول دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1374 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ٹی ایم اے اور میونسپل کارپوریشن ڈسپوزل سٹیشن سے متعلقہ تفصیلات

*1374: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے اور میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں کل کتنے ڈسپوزل سٹیشن ہیں ان پر کتنی موٹریں نصب ہیں ان میں سے کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔198 ساہیوال میں کتنے ڈسپوزل سٹیشن ہیں کتنی موٹریں ناکارہ اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ج) ان اداروں کے پاس کتنے جنریٹر اور پیٹر انجن ہیں ان میں روزانہ کی بنیاد پر کتنا ڈیزل / پٹرول استعمال ہوتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈسپوزل سٹیشن آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہیں اور موٹرز، جنریٹرز مع پیٹر انجن بھی ناکافی ہیں۔

(ہ) کیا حکومت آبادی کے تناسب سے ان کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) ٹی ایم اے، ساہیوال مورخہ 31.12.2016 کو ختم ہو گیا تھا جبکہ 02.01.2017 سے میونسپل کارپوریشن، ساہیوال وجود میں آیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں دس ڈسپوزل سٹیشن ہیں جن پر اکیس موٹریں نصب ہیں اور تمام چالو حالت میں ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔198 ساہیوال کی میونسپل کمیٹی کمیر کی حدود کے اندر ایک ڈسپوزل سٹیشن واقع نزد سبزی منڈی عارف والا روڈ اڈا کمیر ہے جس پر دو HP50 کی موٹریں نصب ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

(ج) میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے پاس چار جنریٹرز نصب ہیں۔ماہ اگست اور اکتوبر 2019 میں ڈسپوزل جنریٹرز بالترتیب مبلغ 7لاکھ 50ہزار 601روپے اور 8لاکھ 29ہزار 942روپے خرچ ہوئے۔ جن کی اوسط 12, 16, 24 لیٹر فی گھنٹہ ہے۔

جنریٹرز لوڈشیڈنگ کے اوقات ہی میں استعمال ہوتے ہیں اور ضرورت کے مطابق ڈیزل مہیا کیا جاتا ہے اور سب چالو حالت میں ہیں۔ میونسپل کارپوریشن، ساہیوال کے پاس 20 پیٹر انجن ہیں جو سیور لائن خراب ہونے کی صورت میں استعمال کئے جاتے ہیں جن کے لئے ضرورت کے مطابق پٹرول / انجن مہیا کیا جاتا ہے جن کا بل ڈیزل ماہ اگست اور اکتوبر 2019 بالترتیب 4لاکھ 32ہزار 937روپے اور 4لاکھ 4ہزار 354روپے خرچہ

آیا جن کی اوسطاً تین لیٹر فی گھنٹہ ہے اور میونسپل کمیٹی کمیر میں تین پیٹر انجن چالو حالت میں ہیں جن پر تقریباً پانچ لیٹر ڈیزل / پٹرول صرف ہوتا ہے۔

(د) جی ہاں! آبادی کے لحاظ سے میونسپل کارپوریشن، ساہیوال اور میونسپل کمیٹی، کمیر میں ڈسپوزل سٹیشن ناکافی ہیں جبکہ جنریٹرز / پیٹر انجن بھی آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہیں۔

(ہ) سیور لائن اور ڈسپوزلز پرانے ہو چکے ہیں اور میونسپل کارپوریشن، ساہیوال میں پنجاب انٹر میڈیٹ سٹیز امپروومنٹ انوسٹمنٹ پروگرام کے تحت نئی سیور لائنیں اور نئے ڈسپوزلز بنانے کے لئے ماسٹر پلان تیار ہو چکا ہے اور اس پر کارروائی ہو رہی ہے جبکہ میونسپل کمیٹی کمیر میں بھی وسائل کی دستیابی پر ضرورت کے مطابق جنریٹرز اور پیٹر انجن کی تعداد بڑھائی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال اور ٹاؤن کمیٹی کمیر میں ڈسپوزل سٹیشن، موٹرز، جنریٹرز مع پیٹر انجن کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ اس کا جواب پڑھ لیں کہ اس جواب کے جز (د) میں لکھا گیا ہے جی ہاں، آبادی کے لحاظ سے میونسپل کارپوریشن، ساہیوال اور میونسپل کمیٹی، کمیر میں ڈسپوزل سٹیشن ناکافی ہیں جبکہ جنریٹرز / پیٹر انجن بھی آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہیں تو جب یہ ناکافی ہیں تو میں نے پوچھا تھا کہ اس کمی کو پورا کرنے کے حوالے سے آپ کا کیا پروگرام ہے تو اس بارے میں ہمیں کوئی specific جواب نہیں دیا گیا تو یہ مجھے اس بارے میں بتا دیں کہ ان کا کیا ارادہ ہے آبادی کے لحاظ سے یہ کب تک اس کمی کو پورا کر دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں جناب محمد ارشد ملک سے request کروں گا کہ کیا یہ particularly ساہیوال کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں؟

جناب چیئرمین! ساہیوال کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں پر ہمارا Punjab Intermediate Citizen Improvement Investment Programme شروع ہو چکا ہے اور وہ پروگرام تقریباً 4-ارب 52 کروڑ روپے کا ہے۔ ساہیوال میں ان کے لئے grand sewerage system آرہا ہے اور وہ پروگرام administrative approval کے لئے بھی جا چکا ہے اور انشاءاللہ مجھے پوری امید ہے کہ اس پر جلد ہی کام شروع ہو جائے گا اور کچھ شروع ہو بھی چکا ہے۔ جناب محمد ارشد ملک کے علم میں ہو گا کہ ساہیوال میں لوڈرز اور ٹرک وغیرہ کام کر رہے ہیں تو اس حوالے سے ان کو ایک comprehensive sewerage system ملنے والا ہے جس میں تمام ڈسپوزیبل سنٹر ہوں گے اور اس میں فلٹریشن پلانٹ بھی شامل ہو گا اگر اس حوالے سے تفصیل جناب محمد ارشد ملک کو چاہئے تو ہم ان کو فراہم کر دیں گے۔

جناب چیئرمین! دوسرا یہ جو کمیر کا پوچھ رہے ہیں تو اس میں آبادی کے لحاظ سے پیٹر انجن اور جنریٹر وغیرہ ناکافی ہیں میں جناب محمد ارشد ملک کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں، لوکل گورنمنٹ کے ذریعے سے ADP آرہی ہے تو اس کمی کو پورا کرنے کی ہم پوری کوشش کریں گے۔ فلٹریشن پلانٹس کے لئے ہماری آب پاک اتھارٹی مارچ 2020 میں قائم ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! تیسری بات یہ ہے کہ 2½-ارب روپے اسی مالی سال میں انشاءاللہ تعالیٰ ملیں گے تو جن شہروں کی priority ہو گی ان شہروں میں کام ہو گا کیوں نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا انشاءاللہ کام ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ سوال جو اسمبلی فورم پر دیا جاتا ہے اس کے لئے بڑی محنت اور تردد کرنا پڑتا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ پارلیمانی سیکرٹری خود اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ ٹاؤن کمیٹی کمیر میں ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ آپ ان کی کسم پرسی کی حالت دیکھ لیں کہ کمیر شریف میں ایک لاکھ سے زائد آبادی ہے تو وہاں پر کوئی jetter machine ہے، کوئی sucker machine ہے اور نہ ہی وہاں کوئی ایسی سہولت ہے کہ اس سے پبلک استفادہ کر سکے۔ اس وقت گلیاں اور بازار لبالب گندے پانی سے بھرے پڑے ہیں اور وہاں کے باسی سیوریج ملا پانی پینے پر مجبور ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے بھائی جو وہاں پر فلٹریشن پلانٹس کی بات کر رہے ہیں تو انہوں نے جو اس حوالے سے جواب دیا ہے وہ بالکل غلط ہے کہ وہاں پر آج بھی فلٹریشن پلانٹس خراب ہیں آپ میرے ساتھ موقع پر وزٹ کر سکتے ہیں۔Punjab Intermediate Citizen Improvement Investment Programmeکے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا ہے تو یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے اللہ کرے کہ اس پر عمل ہو جائے۔

جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی سے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ میونسپل کمیٹی ساہیوال اور ٹاؤن کمیٹی کمیر کو اس مالی سال میں شامل کر لیں گے؟ براہ مہربانی کسی کام کے لئے تو یہ specific dateدے دیں اور ساہیوال اور کمیر کی عوام کے لئے کوئی ریلیف دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اصل میں بات یہ ہے کہ اس میں ساہیوال بھی شامل ہے۔ میں نے جس طرح عرض کی ہے کہ 4½-ارب روپے ساہیوال کے لئے ہیں اور اس حوالے سےadministrative approval ہو چکی ہے۔ کمیر میں اگر ان کے کہیں فلٹریشن پلانٹس خراب ہیں تو اس حوالے سے دو تین مسائل آرہے ہیں اب وہاں پر مختلف فلٹریشن پلانٹس لگے ہیں ایک توPublic Health Engineering Department executing agency اور کہیں پر لوکل گورنمنٹ کی executing agencyہے جہاں پر لوکل گورنمنٹ کیexecuting agencyہے تو وہاں پر اگر کوئی پلانٹ خراب ہے تو ہم اس کوentertainکروا دیں گے کیونکہ میں پبلک ہیلتھ کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب چیئرمین! میرے بھائی ہر بات پر مجھ سےassurance مانگتے ہیں میں assuranceتو نہیں دے سکتا لیکن میں اپنے بھائی سے یہ وعدہ کرتا ہوں یہ ہمارے معزز ممبر ہیں تو میں پوری دیانتداری سے ان کے مسائل حل کرنے کی اپنی پوری کوشش کروں گا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کے مسائل حل ہو گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! Insurance نہیں بلکہ یہ assurance ہی کروادیں کیونکہ insurance تو ہمارے رب نے کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! پارلیمانی سیکرٹری نے assurance دی ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! جس طرح سے بلدیاتی اداروں کے ساتھ قتل عام کیا گیا ہے اور آج سب جگہ پر یہی حال ہے جو کہ ابھی میرے بھائی نے بتایا ہے تو انہوں نے جو ظلم کیا میرے اوپر نہیں بلکہ جو بلدیاتی اداروں کا قتل انہوں نے کیا ہے اس کی معافی ان کو یہ قوم نہیں دے گی اور ان کو چاہئے تھا کہ اس حوالے سے اس کا کچھ اہتمام کرتے کیونکہ ہر جگہ ہر میونسپل کمیٹی اور تحصیل کونسل میں اسی طرح کا حال ہے کہ لوگ رو رہے ہیں ان کو پینے کے لئے پانی نہیں ملتا اگر مل بھی جائے تو وہ گندہ ملتا ہے، بند گٹر اور نالیوں کو کھولنے کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ اس پر ضرور توجہ دیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! جی، انشاءاللہ اس پر توجہ دیں گے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جیسے میرے معزز ممبر رانا محمد اقبال خان نے بڑی اچھی بات کی ہے اگر آپ مہربانی فرمائیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری میرے بھائی ہیں اور ہم کو ان پر اعتماد ہے، آپ اور پارلیمانی سیکرٹری میرے حلقے میں تشریف لائیں اور آکر دیکھیں کہ وہاں پر کتنی بُری حالت ہے اور ڈیپارٹمنٹ نے اس حوالے سے ایک lighter سا جواب دیا ہے کہ یہ ٹھیک ہے وہاں پر اب کس نے اس حال کو ٹھیک کرنا ہے گورنمنٹ تو ان کے پاس ہے تو آپ مہربانی کریں میں آپ کا اور ہاؤس کا بہت زیادہ وقت نہیں لیتا لہٰذا آپ مہربانی فرماتے ہوئے کم از کم ایک direction pass کریں کیونکہ جب ڈیپارٹمنٹ نے خود اس چیز کو admit کر لیا ہے کہ وہاں پر آبادی کے لحاظ سے سہولیات کا فقدان ہے تو کمیر والا کے لوگوں کا کیا قصور ہے، کیا وہ انسان نہیں ہیں، کیا وہ taxpayer نہیں ہیں ان کے ساتھ کیوں اس طرح کا ناروا سلوک کیا جارہا ہے؟ لہٰذا میں اس چیز کی floor of the House on the مذمت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری اور ڈیپارٹمنٹ میرے ساتھ وہاں پر تشریف لے کر جائے تو ہم آپ کو بھی چیئرمین صاحب دعوت دیتے ہیں کہ یہ discrimination اس لیول پر تو کم از کم نہیں ہونی چاہئے تو مہربانی کریں اس کے لئے ہمیں کوئی specific date لے کر دیں اور وزٹ کروائیں تو میں آپ کو بتاؤں کہ ڈیپارٹمنٹ نے اس سوال کے جواب میں کتنا جھوٹ بولا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اللہ تعالیٰ کورونا کی وبا سے نجات دلائے تو پھر آپ کی دعوت پر انشاءاللہ سب چلیں گے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری سے جواب تو لے لیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! پارلیمانی سیکرٹری نے آپ کو assurance تو دے دی ہے۔ اگلا سوال نمبر 2192 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال پھر جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1408 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی-198 ساہیوال میں صاف پانی کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

***1408: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-198 ضلع ساہیوال کے چکوک 114/9-L, 96/9-L, 111/9-L78-79-80/5-L, 135/9-L, 134/9-L چھبیل، اڈا بودیاں والا اڈا شریں موڑ، بھولے دی جھوک 98/9-L لکانوالہ اور میونسپل کمیٹی کمیر کے گیارہ وارڈز اور ملحقہ دیگر چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی سہولت موجود نہ ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی کمیر میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کب سے ہیں ان پر کتنی لاگت آئی ان میں سے کتنے چالو کتنے خراب کب سے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے خراب پانی کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسا موذی مرض پھیل رہا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک اس حلقہ کے عوام کو صاف پانی جیسی بنیادی سہولت فراہم کردے گی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی کمیر میں تین فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں جو کہ مکمل طور پر چالو ہیں۔ میونسپل کمیٹی کمیر کی جانب سے دو R,O واٹر فلٹریشن پلانٹ بذریعہ ٹینڈر لگائے گئے جن کی لاگت بمطابق TS. Estimate Rate 26 لاکھ روپے فی پلانٹ رکھی گئی ہے ان میں سے فلٹریشن پلانٹ وارڈ نمبر 7 چوک کلاں کمیر پر -/21,80,705 روپے اور فلٹریشن پلانٹ چک نمبر 120L9/ پر -/21,53,968 روپے لاگت آئی۔

(ج) محکمہ ہذا کے پاس کوئی ایسی اطلاع نہ ہے۔

(د) میونسپل کمیٹی کمیر پہلے سے ہی حلقہ کے عوام کو صاف پانی فراہم کر رہی ہے۔ میونسپل کمیٹی کمیر مستقبل میں مزید فلٹریشن پلانٹ بھی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ حکومت پنجاب کی قائم کردہ آبِ صاف پانی اتھارٹی سے باری آنے پر مذکورہ دیہات کو بھی صاف پانی کی سہولت مہیا کرے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اپنے سوال کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ پی پی-198 ضلع ساہیوال کے چکوک 114/9-L,96/9-L,111/9-L78-79-80/5-L,135/9-L,134/9-L چھبیل، اڈا بودیاں والا اڈا شریں موڑ، بھولے دی جھوک 98/9-L لکانوالہ اور میونسپل کمیٹی کمیر کے گیارہ وارڈز اور ملحقہ دیگر چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی سہولت موجود نہ ہے؟ اس کا محکمہ نے جواب دیا ہے کہ یہ درست ہے۔ جب محکمہ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ درست ہے تو پھر مہربانی فرمائیں

اور ان چکوک کو واٹر فلٹریشن پلانٹس کی سہولت میسر کر دیں۔ہم صاف پانی سے محروم ہیں۔ میرے حلقہ پی پی-198 کی عوام کڑوا اور سیور یج لائنوں کاmixپانی پینے پر مجبور ہے۔ہمارے ساتھ کوئی بھلائی کر دیں۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری سے کہہ دیں کہ اس بارے میں کچھ assure کر دیں یعنی میرے حلقے کی عوام کو صاف پانی مہیا کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! حکومت کی پالیسی کے مطابق ہی کام ہو گا۔اب آب صاف پانی اتھارٹی بن چکی ہے اور اس کے لئے پیسے بھی رکھے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں ایک عرض کر دوں کہ بنیادی طور پر اس کی priority rural based areas ہی ہو گی۔میرا خیال ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ کوئی discrimination نہیں ہو گی۔اس بابت need based کام ہو گا۔

جناب چیئرمین! مجھے امید ہے کہ جناب محمد ارشد ملک بجٹ پر بحث کے دوران بھی اس حوالے سے بھی اپنی تجویز دیں گے۔مجھے امید ہے کہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کے ذریعے یہ سارا کام ہو گا اور انشاءاللہ تعالیٰ جناب محمد ارشد ملک کے حلقے کا یہ کام بھی ہو گا کیونکہ پانی ایک بنیادی ضرورت ہے لہٰذا اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

جناب چیئرمین! میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ میں صاف پانی کی فراہمی میں ان کی مدد نہیں کروں گا؟ مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا وہ میں ضرور کروں گا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! انشاءاللہ تعالیٰ آپ کا کام ضرور ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کی اصلاح کر دوں اور ان کو بتا دوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ابھی تو یہ میرا پہلا ضمنی سوال ہے۔پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا ہے کہ مقامی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی اس بات کا فیصلہ کرے گی۔ پچھلے دو سال سے ہمیں تو اس کمیٹی میں کبھی نہیں بُلوایا گیا۔انہیں شاید علم ہی نہیں کہ ہم بھی اپنے اپنے علاقوں کے منتخب

ممبر زہیں۔ مقامی انتظامیہ تو ہمیں کسی مشاورت میں شامل نہیں کرتی۔ ہمارے پاس صرف یہی ایک ایوان کا فورم ہے کہ جہاں پر ہم اپنی گزارشات پیش کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی پارلیمانی سیکرٹری سے پھر درخواست کروں گا کہ وہ in the larger interest of the public مہربانی فرمائیں۔

جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے خراب پانی کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسا موذی مرض پھیل رہا ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ محکمہ ہذا کے پاس کوئی ایسی اطلاعات نہ ہیں۔

جناب چیئرمین! محکمہ نے یہ غلط جواب دیا ہے۔ علاقے میں لوگ ہیپاٹائٹس سے مر رہے ہیں جبکہ حکومت کے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! محکمہ نے جواب کے جز (د) میں بتایا ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر مستقبل میں مزید فلٹریشن پلانٹ بھی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ وہاں پر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور آب صاف پانی اتھارٹی بھی بن چکی ہے تو پھر پارلیمانی سیکرٹری ہمیں یقین دہانی کیوں نہیں کرواتے؟ یہ ہمیں کوئی date دے دیں کہ فلاں تاریخ تک یہ واٹر فلٹریشن پلانٹس لگ جائیں گے۔ لوکل انتظامیہ تو ہمیں بالکل نظر انداز کر رہی ہے۔ ہمارا تو وہاں کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ ہمارے پاس یہی ایوان کا فورم ہے کہ جہاں پر ہم نے اپنی عوام کے لئے بات کرنی ہے۔ میرے حلقہ کی عوام صاف پانی کے لئے بلک رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میرے بھائی جناب محمد ارشد ملک نے تو پوری تقریر کر دی ہے۔۔۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایجنڈے پر بہت زیادہ سوالات ہیں جبکہ جناب محمد ارشد ملک نے اپنے دو سوالوں پر تقریباً 45 منٹ ضائع کر دیئے ہیں۔ اس طرح باقی سوالات رہ جائیں گے۔ باقی معزز ممبران کے بھی سوالات ہیں لہٰذا میری درخواست ہے کہ ان کا بھی خیال رکھا جائے۔ آپ نے تو جناب محمد ارشد ملک کو تقریر کرنے کی اجازت دے دی ہے اور جناب محمد ارشد ملک کی موج ہو گئی ہے۔ وہ جب اپنی بات شروع کرتے ہیں تو پھر اس کو بہت لمبا کر لیتے ہیں اور بات کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں۔ یہ دوسرے معزز ممبران کے ساتھ زیادتی ہے

کیونکہ ان کے سوالات کے لئے وقت نہیں بچے گا اور آپ نے ایک گھنٹے کے بعد کہہ دینا ہے کہ وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں۔ اب ہم اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ بھی تشریف رکھیں کیونکہ آپ نے ان کو یقین دہانی کروادی ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1721 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: تجاوزات کے خلاف سپیشل سکواڈ کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

*1721: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے ایک سپیشل سکواڈ تشکیل دیا گیا تھا جس کی مؤثر کارروائی سے لاہور بھر کی تمام شاہرات سے تجاوزات کا خاتمہ ہو گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب دوبارہ لاہور میں تجاوزات کے بڑھنے کی وجہ سے لوگوں کی زندگی اجیرن بن گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت عوام کی سہولت کے لئے مستقل بنیاد پر یہ سپیشل سکواڈ تشکیل دینے اور اس کی ہیلپ لائن جاری کرنے کا پروگرام رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور میں تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے ایک سپیشل سکواڈ تشکیل دیا گیا تھا جو کہ آج بھی مؤثر کارروائی کرتے ہوئے لاہور بھر کی تمام شاہرات سے تجاوزات کے خاتمہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں تجاوزات کے بڑھنے کی وجہ سے لوگوں کو مسائل درپیش ہیں مگر میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور سپیشل سکواڈ ٹاؤن ہال اور اپنے 9زونز کے انٹی انکروچمنٹ سکواڈز کی مدد سے روزانہ کی بنیاد پر مسائل کے خاتمہ کے لئے دن رات کوشاں ہے۔

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے زیر نگرانی سپیشل سکواڈ ٹاؤن ہال مستقل بنیاد پر کام کر رہا ہے جو کہ مختلف ذرائع (تحریری، ٹیلیفونک، PMDU آن لائن پورٹل، چیف منسٹر شکایت سیل اور کھلی کچہری ڈپٹی کمشنر لاہور) کے ذریعے موصول ہونے والی عوامی شکایات کے ازالہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ جواب کے جز(ب) میں لکھا ہوا ہے کہ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور سپیشل سکواڈ ٹاؤن ہال اور اپنے 9زونز کے انٹی انکروچمنٹ سکواڈز کی مدد سے روزانہ کی بنیاد پر مسائل کے خاتمہ کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ اگر آپ میرے ساتھ مال روڈ پینوراما سنٹر کے پاس جائیں تو وہاں فٹ پاتھ پر چلنے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ اسی طرح لاہور ہوٹل یا برانڈرتھ روڈ کی طرف جائیں تو وہاں پر بھی ایسی ہی صورتحال آپ کو نظر آئے گی۔ لگتا ہے کہ یہ سپیشل سکواڈ تصویریں ضرور کھینچتی ہو گی لیکن ان تجاوزات کو ختم نہیں کرتی کیونکہ یہ تجاوزات اسی طرح قائم ہیں۔ مجھے محکمہ یہ بتا دے کہ یکم جون 2020 سے لے کر آج تک انہوں نے کتنی تجاوزات ختم کی گئی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو یہ بتاؤں گا کہ تجاوزات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک moveable اور دوسری immoveable تجاوزات ہوتی ہیں۔ جب ہمارا سپیشل سکواڈ جاتا ہے تو وہ moveable تجاوزات کرنے والوں کو اُٹھاتا ہے۔ ایک دفعہ وہ اُٹھ جاتے ہیں لیکن پھر دوبارہ وہیں پر آ قابض ہو جاتے

ہیں۔ یکم جون سے لے کر آج تک لاک ڈاؤن اور COVID-19 کی وجہ سے ہم زیادہ کام نہیں کر سکے۔

جناب چیئرمین! میں محترمہ حنا پرویز بٹ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ لاہور کی آبادی تقریباً ایک کروڑ 20 لاکھ ہے۔ اتنی زیادہ آبادی کے شہر میں ہم تجاوزات کرنے والوں کو روزانہ کی بنیاد پر نہیں اُٹھا سکتے۔ ہم ہفتہ وار ان تجاوزات کو ختم کرتے ہیں۔ تھڑوں یا فٹ پاتھوں پر کاروبار کرنے والوں کو ہم weekly basis پر اُٹھاتے ہیں۔ ہم عارضی تجاوزات کرنے والوں کو weekly basis پر اُٹھاتے ہیں لیکن بعد میں وہ پھر وہیں پر آجاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! محترمہ اگر ہمیں کوئی specific جگہ بتادیں تو ہم وہاں پر کل ہی کارروائی کرتے ہوئے تجاوزات ختم کروادیں گے۔ لاہور کے 9 زون ہیں۔ سپیشل سکواڈ کا انچارج گریڈ سترہ کا افسر ہوتا ہے۔ محترمہ اگر کوئی specific جگہ بتادیں تو ہم وہاں پر تجاوزات ختم کروادیں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کوئی specific جگہ pin point کردیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں نے پہلے ہی specific جگہ pin point کر دی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ آپ مال روڈ پینوراما سنٹر کے پاس چلے جائیں۔

جناب چیئرمین! میرے معزز پارلیمانی سیکرٹری سپیشل سکواڈ کی بات کر رہے ہیں۔ میرا ان سے اگلا سوال یہ ہے کہ جو سپیشل سکواڈ بنی ہے کیا یہ قانونی طور پر تشکیل دی گئی ہے؟ کورونا تو اب آیا ہے یہ مجھے last six month کی کارکردگی بتادیں اور یہ بھی بتادیں کہ ان کے خلاف کب کارروائی کی گئی ہے اور اب تک کتنی رقم بطور جرمانہ وصول کی گئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! محترمہ! fresh question دے دیں میں ان کو پوری تفصیل مہیا کردوں گا۔ ہم نے 31۔ مئی سے یکم جولائی تک 63 لاکھ روپے کے جرمانے کئے ہیں۔ میٹروپولیٹن ریگولیشن افسر گریڈ 17 کا ہوتا ہے تو special squad پر جو care taker ہوتا ہے وہ by laws کے مطابق ہی ہوتا ہے وہ کوئی غیر قانونی نہیں ہوتا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! جز (ب) ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اب لاہور میں تجاوزات کے بڑھنے کی وجہ سے لوگوں کی زندگی اجیرن بن گئی ہے تو اس کا جواب آیا ہے کہ جی ہاں۔ یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں تجاوزات کے بڑھنے کی وجہ سے لوگوں کو مسائل در پیش ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ ایک اچھی بات ہے کہ محکمہ نے یہ مانا ہے کہ لاہور میں تجاوزات بڑھ گئی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور میں zones 9 ہیں تو ہر zone میں anti-encroachment squads موجود تھے ان کی کارکردگی اچھی نہیں تھی جس کی وجہ سے یہ special squad بنایا گیا تاکہ اس پر رزلٹ آئے۔

جناب چیئرمین! میری اطلاع کے مطابق special squad کے structure کو پچھلے دو سال میں کچھ change کیا گیا ہے اور anti-encroachment squad and special squad کی coordination میں بھی کچھ ایسے SOP's شامل کئے گئے ہیں جن کی coordination بھی effect ہوئی ہے اس کے بارے میں بتایا جائے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اگر معزز ممبر اس سلسلے میں fresh question دے دیں تو میں ان کو پوری awareness دے دوں گا کیونکہ یہ نیا سوال ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ دن بدن آبادی بڑھنے کی وجہ سے anti encroachment squad کے ساتھ ساتھ special squad بنایا گیا ہے تو ہم اپنے طور پر بھی پتا کرکے معزز ممبر کو آگاہ کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ کی دوسری رائے ٹھیک ہے۔ آپ معزز ممبر کو معلومات لے کر دے دیجئے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اس میں میری کوئی ضد نہیں ہے اگر ان کے پاس اس وقت جواب موجود نہیں ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ fresh question بنتا ہے تو مجھے اس کی انفارمیشن دے دیں گے تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین! میں جز (ب) پر ہی concentrate اس لئے کر رہا ہوں کہ بیوروکریسی کی روایت بن گئی ہے آپ پورے جواب میں دیکھیں کہ دو لفظ "ہمہ وقت کوشاں" اور "دن رات کوشاں" استعمال کرنے کے بعد یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ پچھلے عرصے میں لاہور میں تجاوزات میں اضافہ ہوا۔ اگر لاہور میں تجاوزات میں اضافہ ہوا ہے تو "ہمہ وقت کوشاں" اور "دن رات کوشاں" رہتے ہیں تو یہ کس قسم کے "کوشاں" رہتے ہیں کہ پھر بھی لاہور میں تجاوزات بڑھ رہی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں نے 10-جون کو میٹنگ بلائی تھی اور میں جو data آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں یہ data میں نے خود collect کیا ہے۔ لاہور کی آبادی بڑھنے سے تجاوزات کا جو معاملہ ہے میں بھی لاہور میں پلا بڑھا ہوں تو دوسرے شہروں کے مقابلے میں لاہور کے مسائل بہت زیادہ ہیں تو کوئی کتنا بھی ہمہ وقت کوشاں رہے تو آبادی بڑھنے سے مسائل تو بڑھتے ہی ہوتے ہیں اور اُن مسائل کو روزانہ کی بنیاد پر دیکھا بھی جاتا ہے تو میں ممبر موصوف سے گزارش کروں گا کہ انہیں جو انفارمیشن چاہئے ہم انہی دے دیتے ہیں اور اگر معزز ممبر کسی خاص علاقے کو point out کرنا چاہیں تو ہم within 2/3 days اُدھر آپریشن بھی کر دیں گے۔ باقی مجھے معزز ممبر کی بات سے اتفاق ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1979 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شہر لاہور کے مختلف علاقہ جات کے اطراف قبضہ گروپ اور فروٹ فروشوں کا ٹریفک کی روانی کو متاثر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***1979: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شالامار چوک گورنمنٹ بوائز ہائی سکول باغبانپورہ لاہور کے دونوں اطراف میں قبضہ مافیا اور فروٹ فروش مافیا موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قبضہ مافیا سکول طلباء، راہ گیروں اور ٹریفک کی روانی میں مشکلات کا باعث ہیں؟

(ج) محکمہ نے اس کے سدباب کے لئے کوئی مستقل حکمت عملی تیار کی ہے تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ شالامار چوک گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کے دونوں اطراف قبضہ مافیا کا قبضہ ہے جبکہ پھل فروشوں کی ریڑھیاں سڑک سے ہٹ کر کھڑی ہوتی ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ پھل فروش ریڑھیاں راستہ میں رکاوٹ نہ ہیں کالج روڈ سے مدینہ کالونی جانے کے لئے چنگ چی رکشا وافر تعداد میں ہوتے ہیں جن کی وجہ سے ٹریفک متاثر ہوتی ہے۔

(ج) شالامار زون تجاوزات کے خلاف آپریشن جاری رکھے ہوئے ہے اور ٹریفک کی روانی کے لئے ٹریفک پولیس سے مشترکہ آپریشن بھی ترتیب دیئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! مجھے یہاں پر بے بسی محسوس ہو رہی ہے اور ہم لوگ حلقوں کی سیاست کرنے والے لوگ ہیں ہم انہی حلقوں میں رہتے ہیں اور انہی لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں اور انہی لوگوں کے مسائل سوالات کی صورت میں یہاں لے کر آتے ہیں لیکن افسوس کہ محکمہ نے اس قدر بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ یہ issue ہی نہیں ہے۔

میں شالامار چوک کے جس روڈ کی بات کر رہی ہوں وہ روڈ 16 فٹ چوڑا ہے اور اُس کے دونوں اطراف footpath پر بھی قبضہ ہے اور footpath کے ساتھ ساتھ چار چار فٹ پر ریڑھیاں لگی ہوئی ہیں۔ اگر دونوں سائیڈ پر چار چار فٹ پر ریڑھیاں لگی ہوئی ہیں تو 16 فٹ میں سے 8 فٹ روڈ تو ریڑھیوں نے لے لیا اور پھر بھی محکمہ کہتا ہے کہ ٹریفک کی روانی میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اُسی روڈ پر سکول بھی ہے، اُسی روڈ پر واسا کا دفتر بھی ہے، اُسی روڈ پر footpaths پر قبضہ بھی ہے، اُسی روڈ پر دونوں طرف چار چار فٹ کی ریڑھیاں بھی ہیں اور پھر بھی ٹریفک کی روانی متاثر نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! محترمہ کوئی ضمنی سوال کریں گی تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جواب کو چیلنج کر رہی ہوں اور میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا یہ humanly possible باتیں کر سکتے ہیں کہ 16 فٹ چوڑے روڈ پر 8 فٹ ریڑھیوں کی بھرمار ہے اور footpath کے اوپر بھی انہی کا قبضہ ہے پھر یہ کیسے کہتے ہیں کہ یہ درست نہ ہے؟ یہ جواب بالکل غلط ہے اور اُس علاقے کے لوگوں کے ساتھ یہ سراسر زیادتی ہے جہاں لاکھوں کی تعداد میں لوگ رہ رہے ہیں اور محکمہ بالکل جھوٹ بول رہا ہے اور افسوس کہ اُس جھوٹ کو defend کرنے والے بھی ڈھٹائی کے ساتھ بار بار کہہ رہے ہیں کہ وہاں کوئی issue نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! محترمہ میرے لئے قابل احترام ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ اس روڈ کو جی ٹی روڈ بھی کہتے ہیں۔ میں نے خود اس روڈ کو دیکھا ہوا ہے مجھے اس روڈ کا پتا ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی بتاتا چلوں کہ قبضہ مافیا اور چیز ہے وہ یہ ہے کہ کسی نے روڈ پر دیوار کھڑی کر دی یا کوئی گیٹ لگا دیا۔

جناب چیئرمین! محترمہ نے یہ فرمایا ہے کہ ہم حلقے کے لوگ ہیں تو بات یہ ہے کہ وہاں بیٹھے بھی ان کے حلقے کے ہی لوگ ہیں۔ اُس روڈ پر بہت زیادہ آبادی ہے اور اُدھر گاڑی پر بھی بڑی مشکل سے گزرا جاتا ہے اور میں اس میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ روزانہ کی بنیاد پر ہم لوگوں کے تھڑے اکھاڑتے ہیں لیکن دوسرے دن جب کوئی غریب آدمی تھڑا بنالیتا ہے تو ہم اس کو fire نہیں مار سکتے۔ ہماری یہ jurisdiction میں نہیں ہے اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اگر کوئی particular area ایسا ہے جو لوگوں کے آنے جانے میں رکاوٹ پیش کر رہا ہو تو ہمیں بتائیں تب ہم اس تھڑے کو صاف کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہاں کوئی قبضہ مافیا نہیں ہے بلکہ پھل فروش اور ریڑھی والے ہیں جن کو یہ اٹھا کر لے جاتے ہیں، دوسرے دن وہ جرمانہ ادا کر کے دوبارہ ریڑھیاں لگا لیتے ہیں اور یہی حقیقت ہے۔

جناب چیئرمین! میں محترمہ سے یہی گزارش کروں گا کہ اگر specifically کسی جگہ پر problem ہے تو بتائیں کیونکہ میں نے بھی وہ روڈ دیکھا ہوا ہے۔ محترمہ جیسے ہی pin point کریں گی تو ہم وہاں جا کر ان کی مشکلات دور کریں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو ضرور کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میری بات سنیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس پر speech نہیں ہو سکتی۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کسی کی آدھا آدھا گھنٹہ تقریریں سن لیں اور کسی کے اصل مسئلے پر اسے سوال بھی نہ کرنے دیں تو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ اپنی بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں یا جواب دے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، سوال کی طرف آئیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں specific جگہ بتا رہی ہوں اور یہ وہی جگہ ہے جسے گھاٹی کہتے ہیں۔ میں وہاں کی رہنے والی ہوں اور جناب نے ایک دفعہ visit کیا تھا۔ میں وہاں کی رہنے والی ہوں اس لئے مجھے پتا ہے کہ وہاں سے کوئی ایمبولینس بھی نہیں گزر سکتی۔ جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ ریڑھی والے آدمی ہیں تو کیا انہوں نے ریڑھی والوں کو قانونی حیثیت دی ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! مجھے اس کا جواب چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، وہ جواب دے رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! انہوں نے جو specific جگہ بتائی ہے اس حوالے سے انہیں assurance دے دیں کہ وہ جگہ clear کروا دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ہم بالکل خالی کروا دیں گے لیکن خالی کروانے کے بعد ہم اُدھر بیٹھ نہیں سکتے اس لئے یہ مقامی لوگوں کا کام ہے جیسے گھر کے سامنے گندگی ڈالنا یا گندگی اٹھانا گھر کے سامنے والے کا کام ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر کارروائی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ہم ایک دفعہ یہ خالی کر دیں گے لیکن جس طرح محترمہ فرما رہی ہیں کہ ہم بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں تو ہم بے بسی کا اظہار نہیں بلکہ اصل حقیقت بتا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! اگلے سوال کو move کرنے سے پہلے میں آج کل کے کورونا کے حالات کے پیش نظر کہہ رہا ہوں کہ محترمہ specifically جگہ بتا رہی ہیں کہ وہاں پر ایمبولینس بھی نہیں گزر سکتی لہٰذا اس کو چیک کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اس معاملے کی assurance دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں ایک چھوٹا سا ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، یہ سوال اب ہو گیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ۔ جواب میں لکھا ہے کہ جو رکاوٹ بنتی ہے یہ درست نہ ہے۔ پھل فروش ریڑھیاں راستے میں رکاوٹ نہ ہیں۔ کالج روڈ سے مدینہ کالونی جانے کے لئے چنگ چی رکشہ وافر تعداد میں ہوتے ہیں جن کی وجہ سے ٹریفک متاثر ہوتی ہے۔ میرے خیال میں یہ بڑا دلچسپ جواب ہے اور جواب میں ظاہر ہو گیا ہے کہ ٹریفک متاثر ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں چونکہ ایک عرصے سے محکمہ کو جانتا ہوں اس لئے حقیقت یہ ہے کہ محکمے والے ریڑھی فروشوں سے بھتہ لیتے ہیں جو عرصہ دراز سے لیتے ہیں اور میری اس میں کوئی point scoring نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کی طرف آئیں تاکہ ممبران کے زیادہ سوال take up ہو سکیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! ہو سکتا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری لاہور میں پلے بڑھے ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ ریڑھیاں ٹریفک کی روانی کو متاثر نہیں کرتیں اور یہ دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں؟ محکمے نے سارا ملبہ ٹریفک پولیس پر ڈال دیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ریڑھیوں والے غریب لوگ ہوتے ہیں لیکن کیا ریڑھیاں ٹریفک کی روانی کو متاثر نہیں کرتیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ اصل میں اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ چنگ چی رکشا کی تعداد بہت زیادہ ہے کیونکہ وہاں سکول بھی ہیں اور اب وہاں ہمارا احساس سنٹر بھی بنا ہوا ہے۔ میں ان کی بات سے agree کرتا ہوں کہ پھل فروش اور ریڑھیوں کی وجہ سے ٹریفک بالکل متاثر ہوتی ہے لیکن اگر ہم سارا ملبہ ان پر ہی ڈال دیں تو مناسب نہیں ہے۔ میرے خیال میں وہاں چنگ چی رکشا اور چھوٹی ٹریفک کا زیادہ آنا جانا ہوتا ہے لیکن میں یہی عرض کروں گا کہ ہم اگلے پانچ دس دن میں انشاء اللہ اس روڈ کو clear کروا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2067 محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2147 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں میت دفنانے کے لئے
قبرستان کے سرکاری ریٹ سے متعلقہ تفصیلات

2147*: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کون کون سے قبرستان میں میت دفنانے کے لئے جگہ خریدنی پڑتی ہے یا قبر کے لئے فیس مقررہ ہے؟

(ب) ان قبرستان میں میت دفنانے کے لئے کتنا سرکاری ریٹ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان قبرستانوں میں سرکاری ریٹ سے زائد رقم وصول کی جاتی ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) لاہور شہر میں مختلف محکمہ جات و پرائیویٹ سوسائٹیز کے زیر انتظام قبرستان موجود ہیں جن میں محکمہ اوقاف، محکمہ آثار قدیمہ، ایل ڈی اے اور پرائیویٹ سوسائٹیز شامل ہیں۔ ضلعی انتظامیہ لاہور کے زیر انتظام میانی صاحب کا قبرستان ہے۔ جس میں تدفین کے لئے گورنمنٹ کی کوئی فیس نہ ہے بلکہ میانی صاحب قبرستان کمیٹی کی طرف سے برائے کچا کھاتہ -/250 روپے اور برائے پکا کھاتہ -/1000 روپے پرچی فیس مقرر ہے جبکہ -/9500 روپے میں گورکن کی اجرت مع مٹیریل مقرر ہے جبکہ حکومت پنجاب نے شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی ہے جس کا مقصد پنجاب بھر میں ماڈل قبرستانوں

کی تعمیر و دیکھ بھال ہے۔ لاہور شہر میں بھی ایک ماڈل قبرستان کاہنہ کے قریب تعمیر کیا جا چکا ہے۔ اس میں قبر کے لئے مجموعی طور پر مبلغ 10 ہزار روپے ادا کرنا ہوتے ہیں۔ جن میں قبر کی جگہ، سلیب و کفن وغیرہ شامل ہیں تاہم اگر کوئی شخص اس مقرر کردہ رقم کو ادا کرنے کا اہل نہ ہو تو اس میں کمی بھی کی جا سکتی ہے۔

(ب) میانی صاحب قبرستان کی اپنی کمیٹی ہے کمیٹی کی طرف سے برائے کچا کھاتہ -/250 روپے اور برائے پکا کھاتہ -/1000 روپے پرچی فیس مقرر ہے جبکہ -/9500 روپے میں گورکن کی اجرت مع مٹیریل مقرر ہے جبکہ شہر خموشاں اتھارٹی کے قائم کردہ ماڈل قبرستان میں قبر کے لئے مجموعی طور پر مبلغ 10 ہزار روپے ادا کرنا ہوتے ہیں جن میں قبر کی جگہ، سلیب و کفن وغیرہ شامل ہیں تاہم اگر کوئی شخص اس مقرر کردہ رقم کو ادا کرنے کا اہل نہ ہو تو اس میں کمی بھی کی جا سکتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے بلکہ قبرستان میانی صاحب کی کمیٹی اور ماڈل قبرستان شہر خموشاں اتھارٹی اس امر کی یقین دہانی کرتی ہے کہ رقم مقرر کردہ ریٹ کے مطابق ہی وصول کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں لیکن specific ضمنی سوال کیجئے گا کیونکہ ٹائم تھوڑا ہے اور زیادہ ممبران oblige ہو سکیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! ایک شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی گئی تھی جس کا کام یہ تھا کہ پنجاب میں ماڈل قبرستان تعمیر کئے جائیں گے۔ یہ منصوبہ میاں محمد شہباز شریف نے شروع کیا تھا لیکن تب بھی اُن پر بہت تنقید کی گئی تھی۔

جناب چیئرمین! میرا پہلا سوال یہ ہے کہ اس شہر خموشاں کے طرز پر کیا حکومت دوسرے شہروں میں ایسے ماڈل قبرستان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! محترمہ کا سوال کچھ اور ہے کیونکہ مجھ سے specifically صرف لاہور کے بارے میں پوچھا گیا ہے لہٰذا یہ fresh question بنتا ہے۔ باقی شہروں میں ماڈل قبرستان بن رہے ہیں جبکہ لاہور کی حد تک میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ لاہور میں کاہنہ کے علاقہ میں ماڈل قبرستان لوکل گورنمنٹ کے زیر انتظام ہے اور وہ ماڈل قبرستان شہر خموشاں اتھارٹی بنا رہی ہے۔ میں باقی شہروں کے بارے میں تفصیل محترمہ کو مہیا کر دوں گا لیکن لاہور کی حد تک مجھے ساری معلومات ہیں۔ یہاں لاہور میں ٹوٹل 845 قبرستان ہیں جو مختلف سوسائٹیوں کے تحت ہیں۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ جی، محترمہ! مزید کوئی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں لاہور کے متعلق ہی ان سے سوال کرتی ہوں کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ کچھ لوگوں کی فیس waive off کی جاتی ہے لہٰذا میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ شہر خموشاں میں جو لوگ دفن ہوئے ہیں ان میں سے کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لواحقین سے دس ہزار روپے وصول نہیں کئے گئے بلکہ معاف کر دیئے گئے ہیں، مجھے اس کی لسٹ مہیا کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں بتا دیتا ہوں۔ دس ہزار روپے شہر خموشاں ماڈل قبرستان کی فیس ہے لیکن لاہور کے باقی 845 قبرستانوں کی فیس vary کرتی ہے اور کہیں پر بالکل بھی نہیں ہے۔ اگر کہیں کمیٹیاں موجود ہیں وہاں پر فیس ہوتی ہے۔ اسی طرح میانی صاحب قبرستان میں بھی فیس مقرر ہے۔ جن لوگوں کی فیس معاف کی گئی ہے ان کی لسٹ ہم محترمہ کو مہیا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: سوڈیوال ملتان روڈ میں گورنمنٹ مکرم گرلز ہائی سکول روڈ پر تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

***2067: محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر71(سوڈیوال ملتان روڈ لاہور)نزد گورنمنٹ(مکرم) گرلز ہائی سکول سوڈیوال کوارٹر روڈ مصروف ترین روڈ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مصروف روڈ پر نمبر62/1 کے مکین نے12فٹ دیوار آگے بڑھالی جس کی وجہ سے اس روڈ کے باقی مکین بھی اپنی اپنی دیواریں بڑھانا شروع ہو گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تجاوزات کی وجہ سے راہگیروں اور سکول آنے جانے والی بچیوں کو انتہائی پریشانی کا سامنا ہے عوام الناس کی دشواری ختم کرنے کے لئے متذکرہ بالا روڈ سے غیر قانونی تجاوزات کا خاتمہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر71(سوڈیوال ملتان روڈ لاہور)نزد گورنمنٹ مکرم گرلز ہائی سکول سوڈیوال کوارٹرز روڈ ایک مصروف ترین سڑک ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس علاقہ کے کچھ مکینوں نے پختہ تجاوزات تعمیر کر رکھی ہیں۔

(ج) جی ہاں!ان پختہ تجاوزات کی وجہ سے راہگیروں اور سکول کے طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا ہے۔ چونکہ یہ آبادی محکمہ PHE&HUD کے کنٹرول میں ہے اس لئے پختہ تجاوزات ختم کرانا بھی انہی کی ذمہ داری ہے تاہم سمن آباد زون، میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور نے موقع پر جا کر سروے کیا ہے اور اس ضمن میں متعلقہ محکمہ کو چٹھی

لکھ دی ہے۔ کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ سمن آباد زون متعلقہ محکمہ سے اس معاملے میں مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔

لاہور: بشارت روڈ باغبانپورہ میں فٹ پاتھ کے
دونوں اطراف دکانداروں کے ناجائز قبضے واگزار کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*2275: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بشارت روڈ باغبانپورہ لاہور کے فٹ پاتھ کے دونوں اطراف دکانداروں کے ناجائز قبضے کے حوالے سے ٹاؤن انتظامیہ نے کبھی کوئی کارروائی عمل میں لائی ہے؟

(ب) بشارت روڈ فٹ پاتھ پر قابضین کے خلاف آخری مرتبہ کب کارروائی کی گئی اور کتنے لوگوں کو کیا کیا جرمانہ یا سزا دی گئی؟

(ج) کیا روڈ کے دونوں اطراف فٹ پاتھ کو قبضہ مافیا سے واگزار کروانے کا ٹاؤن انتظامیہ ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) بشارت روڈ باغبانپورہ، لاہور پر تجاوزات کے خاتمہ کے لئے عملہ تہہ بازاری شالامار زون بلا تفریق کارروائی کرتا ہے اور دوران کارروائی ضبط شدہ سامان داخل سٹور کیا جاتا ہے، جبکہ آپریشن کے بعد فالو اپ بھی کیا جاتا ہے۔

(ب) بشارت روڈ پر ریڑھیوں اور عارضی تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے شالامار زون کی جانب سے آخری مرتبہ 27.02.2020 کو آپریشن کیا گیا جس میں 10 ریڑھیاں گرفت میں لے کر داخل سٹور کی گئیں جو کہ تاحال سٹور میں موجود ہیں جبکہ پچھلی سہ ماہی میں مذکورہ روڈ پر تجاوز کنندگان کو مبلغ -/14000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

(ج) عملہ تہہ بازاری شالامار ٹاؤن تجاوزات کے خلاف متحرک ہے اور آئندہ بھی وقتاً فوقتاً کارروائی جاری رکھی جائے گی۔

ضلع چکوال: کھجور روڈ کی تعمیر و مرمت اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2378: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کھجور روڈ کی مرمت کا کام کب شروع ہوا۔ یہ روڈ سیدن شاہ ضلع چکوال میں کھجور گاؤں کو چوآسیدن شاہ سےconnect کرتی ہے؟

(ب) اس کے لئے کتنے فنڈزallocate ہوئے تھے اور کتنے جاری ہوئے؟

(ج) کتنے فیصد کام مکمل ہو گیا ہے اور کتنا کام بقایا ہے؟

(د) حکومت اس بقیہ کام کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یہ منصوبہ کشادگی، بہتری و بحالی لنک روڈ کھجولہ تحصیل چوآسیدن شاہ بحوالہ وزیر اعلیٰ مراسلہ نمبری ASCM(Coord&Dev.)/CMO/17/OT-47/163945 مورخہ 16.10.2017 دوران سال 2017-18 میں منظور ہوا اس کا تخمینہ مبلغ 40.756 ملین روپے رکھا گیا جس کی انتظامی منظوری ڈپٹی کمشنر چکوال نے دی۔ یہ سڑک کھجولہ گاؤں کو چوآسیدن شاہ سے ملاتی ہے۔

(ب) اس سکیم کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے دوران سال 2017-18 مبلغ 20.756 ملین روپے مختص کئے اور جاری کئے۔

(ج) پچاس فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور پچاس فیصد کام بقایا ہے۔

(د) بقایا کام کو مکمل کرنے کے لئے مبلغ 20.000 ملین روپے درکار ہیں۔ اس سال گورنمنٹ کی سالانہ ترقیاتی پروگرام کو تیار کرنے کے بارے میں دی گئی ہدایات میں تمام لوکل گورنمنٹس کو کہا گیا ہے کہ وہ اپنے جاری شدہ منصوبہ جات کو مکمل کریں لہٰذا اس سکیم کو آئندہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ترجیح دی جائے گی۔

فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا سال18-2017
اور19-2018کے لئے مختص بجٹ اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2418: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا سال18-2017اور19-2018کا بجٹ مد وار کتنا کتنا تھا؟

(ب) اس کمپنی میں کتنے ملازمین عہدہ، گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس کمپنی میں کتنے ملازمین deputation اور کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(د) اس کمپنی کے جو ملازمین deputation اور کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان کو تنخواہ کس حساب سے دی جا رہی ہیں؟

(ہ) خصوصی package پر کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام عہدہ، گریڈ اور ماہانہ تنخواہ package کی تفصیل دی جائے؟

(و) اس کمپنی کے کتنے افسران کے خلاف کس کس بنیاد پر قانونی / محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی برائے مالی سال18-2017کا بجٹ2922.78ملین روپے اور مالی سال 19-2018کا بجٹ2112.40ملین روپے تھا جن کی تفصیل مد وار تتمہ (الف اور ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کل 151 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں صرف ایک ملازم deputation جبکہ 150 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

(د) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں صرف ایک ملازم deputation جبکہ 150 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ کمپنی میں deputation اور کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہ کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کوئی ملازم خصوصی package پر تعینات نہ ہے۔

(و) فیصل آباویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے کسی آفیسر کے خلاف کوئی قانونی / محکمانہ کارروائی نہیں ہو رہی۔

فیصل آباد: ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں شامل مشینری، گاڑیوں کی خریداری میں بے ضابطگی اور تحقیقات سے متعلقہ تفصیلات

2436*: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی جس میں سٹیٹ آف دی آرٹ قسم کی مشینری شامل کی ہے یہ مشینری کون کون سی ہے یہ کب، کتنی لاگت سے خرید کی گئی تھی۔

(ب) ان کی خریداری کے لئے کس اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا؟

(ج) ان کی سپلائی کے لئے کس کس کمپنی / فرم نے ٹینڈر جمع کروائے تھے اور کس کمپنی کو ٹینڈر الاٹ ہوا تھا کتنی مالیت میں ہوا تھا؟

(د) اس کمپنی کے لئے کتنی گاڑیاں کس کس فرم سے خرید کی گئیں؟

(ہ) ان گاڑیوں کی خریداری کے لئے کس تھرڈ پارٹی سے تصدیق کروائی گئی تھی؟

(و) کیا حکومت ان گاڑیوں کی خریداری کی تحقیقات CMIT سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ درست ہے کہ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی جس میں سٹیٹ آف دی آرٹ قسم کی مشنیری شامل کی ہے جس میں 10ٹریکٹر لوڈر،04 ٹریکٹر بلیڈ،48منی ڈمپر،16 کمپیکٹر، دو مکینیکل روڈواشر، چار مکینیکل سویپرز اور بارہ ڈمپر شامل ہیں۔ مشینری کی تفصیلات تتمہ (الف)(کالم نمبرز I&A,F) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اٹھائیس منی ڈمپر کے سپر سٹر کچر کے لئے 7۔جنوری2016، کو"دنیا"اور"جنگ"اخبار میں اشتہار دیا گیا۔16 کمپیکٹر،دو مکینیکل روڈواشر اور چار مکینیکل سویپرز کے سپر سٹر کچر کے لئے 6۔مئی2016، کو ڈان اور دنیا اخبار میں اشتہار دیا گیا۔چار منی ڈمپر کے سپر سٹر کچر کے لئے26۔اکتوبر2016، کو پیپرا ویب سائٹ پر اشتہار دیا گیا۔بارہ ڈمپر کے سپر سٹر کچر کے لئے16۔اکتوبر 2018کو "دنیا" اور 18۔اکتوبر2018کو"The News"اخبار میں اشتہار دیا گیا۔16منی ڈمپر کے سپر سٹر کچر کے لئے12۔ اکتوبر 2018کو "ایکسپریس" اور"The Nation"اخبار میں اشتہار دیا گیا۔ اخبار میں اشتہار کی تفصیلات تتمہ (الف)کالم نمبرDایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اٹھائیس منی ڈمپر کے سپر سٹر کچر کے لئے شریف انجینئرنگ ورکس، بیکوبلال انجینئرنگ، آٹوموبائل کارپوریشن اور کسان انجینئرنگ نے ٹینڈر جمع کروائے اور شریف انجینئرنگ ورکس کو بیاسی لاکھ ساٹھ ہزار روپے میں یہ ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

آٹھ کمپیکٹر m3-13 کے سپر سٹر کچر کے لئے کسان انجینئرنگ نے ٹینڈر جمع کروایا اور ایک کروڑ ترانوے لاکھ ساٹھ ہزار میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

آٹھ کمپیکٹر m3-08کے سپر سٹر کچر کے لئے کسان انجینئرنگ نے ٹینڈر جمع کروایا اور ایک کروڑ پینتالیس لاکھ ساٹھ ہزار روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

دو مکینیکل روڈواشر کے سپر سٹر کچر کے لئے بیکوبلال انجینئرنگ نے ٹینڈر جمع کروایا اور چوراسی لاکھ بیاسی ہزار پانچ سو روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

چار مکینیکل ویکیوم سوپیپرز کے سپر سٹرکچر کے لئے کارسازاور آٹو موبائل کارپوریشن نے ٹینڈر جمع کروائے اور کارساز پرائیویٹ لمیٹڈ کو تین کروڑ ستتر لاکھ چوبیس روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

چار منی ڈمپر کے سپر سٹرکچر کے لئے شریف انجینئرنگ ورکس اور آٹو موبائل کارپوریشن نے ٹینڈر جمع کروائے اور شریف انجینئرنگ ورکس کو گیارہ لاکھ چھیالیس ہزار چھ سو روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

چھ ڈمپر (4*2) کے سپر سٹرکچر کے لئے سمیکو ٹیکنالوجیز اور آٹو موبائل کارپوریشن نے ٹینڈر جمع کروائے اور سمیکو ٹیکنالوجیز کو ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ تیرہ ہزار تین سو تیس روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

چھ ڈمپر (6*4) کے سپر سٹرکچر کے لئے سمیکو ٹیکنالوجیز اور ر آٹو موبائل کارپوریشن نے ٹینڈر جمع کروائے اور سمیکو ٹیکنالوجیز کو ایک کروڑ اٹھاون لاکھ تیرہ ہزار تین سو تیس روپے میں ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

16 منی ڈمپر کے سپر سٹرکچر کے لئے شریف انجینئرنگ ورکس، آٹو موبائل کارپوریشن اور کسان انجینئرنگ نے ٹینڈر جمع کروائے اور کسان انجینئرنگ کو پینتالیس لاکھ بانوے ہزار روپے میں یہ ٹینڈر الاٹ کیا گیا۔

مشینری کی سپلائی کے لئے جس جس کمپنی نے ٹینڈر جمع کروائے اور جس کمپنی کو یہ ٹینڈر الاٹ ہوئے ان کی تفصیلات تتمہ (الف) کالم نمبرزI&E,G,H ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے لئے گاڑیاں ملت ٹریکٹرز سے 14، پاک سوزوکی موٹرز سے 48، سوزوفیصل آباد موٹرز گندھارا انڈسٹریز سے 22 اور ہینوپاک موٹرز سے 12 خریدی گئیں جن کی تفصیلات تتمہ (الف) سیریل نمبرز 1،2،3،5،6،7،13،14 اور 15 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہماری کمپنی کے پاس سب الگ الگ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں جس میں ٹیکنیشنز اور انجینئرز موجود ہیں جو گاڑیاں خود جانچ سکتے ہیں اور تھرڈ پارٹی کی ضرورت وہاں پڑتی ہے جہاں پر یہ سہولت موجود نہ ہو۔

(و) FWMC نے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کی گاڑیاں اور مشینری پیپرا رولز کے مطابق مقابلتی قیمت میں اچھی شہرت کی حامل مینو فیکچرر ملت ٹریکٹرز، پاک سوزوکی موٹرز، سوزو گندھارا انڈسٹریز اور ہینو پاک موٹرز سے خریدی گئیں اور ان کے اوپر اچھی شہرت کی کمپنیوں سے سپر سٹرکچر تیار کروایا گیا جس میں سے زیادہ تر سالڈ ویسٹ مشینری 2014-2016 میں خریدی گئی اور کچھ 2018 میں خریدی گئی۔ جن کو FWMC کے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے ٹیکنیشنز اور انجینئرز نے اچھی طرح جانچنے کے بعد استعمال میں لے کر آئے جو کہ اب تک درست حالت میں ہیں اور بہترین کام کر رہی ہیں اور اس میں کوئی کسی قسم کا مسئلہ، نقص سامنے نہیں آیا۔ اس خریداری کے متعلق کسی بھی حلقہ فکر کی جانب سے کوئی شکایت موصول ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی مسئلہ سامنے آیا۔ اس پس منظر میں CMIT تحقیقات کروانے کی ضرورت نہ ہے۔ حکومت CMIT سے تحقیقات تب کرواتی ہے جب گاڑیوں یا مشینری میں کوئی نقص پایا جائے یا گاڑیاں دی گئی تصریحات کے مطابق نہ ہوں یا پھر گاڑی ڈیزائن لائف سے پہلے ناکارہ ہو جائے۔

ضلع خانیوال: پی پی-209 اور پی پی-210 میں
واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد اور مقام تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*2441: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال کے حلقہ پی پی-209 اور پی پی-210 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس آج تک کہاں کہاں پر لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے چالو حالت میں ہیں؟

(ج) کیا پی پی-209اور پی پی-210 کی کل آبادی کے مطابق یہ فلٹریشن پلانٹس کافی ہیں جبکہ وہاں کا زیر زمین پانی ناقص اور نمکین ہے؟

(د) کیا حکومت تحصیل جہانیاں ضلع خانیوال کے دونوں حلقوں پی پی-209 اور پی پی-210 میں مزید فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پی پی-209میں تین واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں جو کہ چک نمبر61/15-L, 64/15-L, 67/15-L ضلع خانیوال اور ان کی Executing Agency سابقہ ٹی ایم اے میاں چنوں تھی اب ضلع کونسل خانیوال ہے۔پی پی-210میں دو واٹر فلٹریشن پلانٹس جہانیاں شہر میں لگائے گئے ہیں۔

1۔ نزد مین گیٹ میونسپل کمیٹی، جہانیاں

2۔ نزد سب ڈویژنل پبلک سکول، جہانیاں

اس کی Executing Agency محکمہ تحفظ ماحول ہے اور آپریشن اینڈ مینٹیننس میونسپل کمیٹی، جہانیاں کے پاس ہے۔

(ب) تین واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں۔

(ج) بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر واٹر فلٹریشن پلانٹس ناکافی ہیں۔ مزید لگانے کی ضرورت ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے پنجاب آب پاک اتھارٹی قائم کر دی ہے جو کہ وسائل کی دستیابی پر پی پی-209اور پی پی-210میں مزید فلٹریشن پلانٹ لگانے کی بھرپور کوشش کرے گی۔

لاہور: پی پی-154 میں واٹر فلٹریشن کی تعداد، ان کی چالو حالت اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2463: **چودھری اختر علی**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-154 لاہور میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں نصب ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے خراب اور کتنے چالو حالت میں ہیں؟

(ج) ان سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم ہوتا ہے؟

(د) بند یا خراب فلٹریشن پلانٹ کو چلانے کے لئے کن کن اشیاء کی ضرورت ہے اور کب تک ان کو چلانے کا ارادہ ہے؟

(ہ) کیا اس حلقہ کی تمام یونین کونسل میں واٹر فلٹریشن پلانٹ موجود ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) ان پلانٹ کو چلانے کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں کیا ان پلانٹ کے فلٹر کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے زیر انتظام پی پی-154 لاہور میں تین واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں جو کہ یونین کونسل نمبر 136,143 اور 154 میں نصب ہیں جبکہ پی پی-154 لاہور میں واسا کی جانب سے پانچ فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) دھوبی گھاٹ (2) مومن پورہ

(3) پاکستان منٹ (4) مومن پورہ پی ٹی سی ایل ایکسچینج

(5) مین بند روڈ نزد گھاس منڈی سراج پورہ

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن کے زیر انتظام یونین کونسل نمبرز 136 اور 143 والے فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں جبکہ یونین کونسل نمبر 154 میں نصب فلٹریشن

پلانٹ بند ہے جبکہ واسا، ایل ڈی اے، لاہور کے زیر انتظام تمام فلٹریشن پلانٹس صحیح کام کر رہے ہیں اور تمام کے تمام چالو حالت میں ہیں۔

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن کے زیر انتظام یونین کونسلز نمبر 136: اور 143 والے فلٹریشن پلانٹس سے روزانہ 1500 سے 2000 گیلن پانی عوام الناس کو میسر آتا ہے جبکہ یونین کونسل نمبر 154 کا فلٹریشن پلانٹ جب درست حالت میں تھا تب 1500 سے 2000 گیلن پانی عوام الناس کو میسر آتا تھا جبکہ واسا، ایل ڈی اے، لاہور کے زیر انتظام تمام فلٹریشن پلانٹس سے تقریباً 18000 سے 20000 گیلن پانی روزانہ کی بنیاد پر شہریوں کو مہیا کیا جارہا ہے۔

(د) میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور کا یونین کونسل نمبر 154 میں نصب واٹر فلٹریشن پلانٹ کی موٹر، بیٹری چارجز، پلمبرنگ و دیگر کام ہونا ہے جس کا تخمینہ منظوری کے لئے افسران بالا ارسال کیا ہوا ہے۔

(ہ) میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور کا یونین کونسل نمبرز 136 اور 143 کے فلٹریشن پلانٹس محکمہ ہیلتھ نے نصب کر کے ٹی ایم اے کے حوالے کئے تھے۔ علاوہ ازیں یونین کونسل نمبر 154 میں نصب پلانٹ بھی محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے KSB کمپنی سے نصب کروایا تھا اور بعد میں تین سال کے لئے ٹی ایم اے شالامار کے حوالے کر دیا تھا اور اب ان کا انتظام میٹروپولیٹن کارپوریشن کے پاس ہے۔

حکومت ضرورت کی بنیاد پر فلٹریشن پلانٹس لگاتی ہے اگر ضرورت ہوئی تو اس علاقہ میں واسا کی جانب سے مزید فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جاسکتے ہیں۔

(و) پی پی-154 میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور کے زیر انتظام فلٹریشن پلانٹس پر ایک ایک آپریٹر تعینات ہے اور حسب ضرورت فلٹرز کی تبدیلی کو یقینی بنایا جاتا ہے جبکہ واسا فلٹریشن پلانٹس کو چلانے اور دیکھ بھال کی ذمہ داری معاہدے کے مطابق M/S KSB (Pvt.) Ltc کی ہے اور ان کو بذریعہ SCADA نظام چلایا جاتا ہے۔ ان فلٹریشن پلانٹس کے فلٹر تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ ان کے میڈیا کو ہر تین چار سال بعد تبدیل کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔ 154 میں یونین کونسلز کی تعداد،
فراہم کردہ رقم اور ملازمین کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2466: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور میں کتنی یونین کونسلز ہیں؟

(ب) ان یونین کونسلز کے لئے کتنی رقم مالی سال 19-2018 میں فراہم کی گئی تھی؟

(ج) ان یونین کونسلز میں عملہ صفائی کی تعداد کتنی ہے؟

(د) ان یونین کونسلز میں صفائی کی صورتحال کیسی ہے؟

(ہ) کیا روزانہ کی بنیاد پر گلیوں اور محلوں کی صفائی کی جاتی ہے اور روزانہ کی بنیاد پر کوڑا کرکٹ اٹھایا جارہا ہے؟

(و) ان یونین کونسلز میں عملہ صفائی کے لئے کتنے مزید ملازمین کی ضرورت ہے یہ کب تک بھرتی کر لئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پی پی۔154 میں بارہ یونین کونسلز ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے: یونین کونسلز نمبر 155,154,153,144,143,141,140,136,135,134,133,131

(ب) یونین کونسلز میں رواں مالی سال 19-2018 کے لئے درج ذیل رقم فراہم کی گئی۔
ٹوٹل یونین کونسلز 12 گرانٹ فی یونین کونسل -/33,00,000 روپے ٹوٹل گرانٹ -/3,96,00,000 روپے

(ج) ان یونین کونسلز میں عملہ صفائی کی تعداد 311 ہے۔

(د) ان یونین کونسلز میں صفائی کی صورتحال بالکل مناسب اور تسلی بخش ہے۔

(ہ) روزانہ کی بنیاد پر صفائی کے کام پر مامور عملہ گلیوں اور محلوں کی صفائی کر کے تمام کوڑا کرکٹ کوڑادان میں ڈال دیتا ہے جس کو متعین کردہ گاڑی بروقت اُٹھا کر اس کی مختص جگہ پر لے جاتی ہے۔

(و) ایل ڈبلیو ایم سی تمام یونین کونسلز میں ورکرز کی تعداد کو سائنسی اور مقامی ضرورت کے اصولوں کے مطابق مقرر کرنے کے لئے نیا لائحہ عمل مرتب کر رہی ہے جس کے مطابق تمام یونین کونسلز میں ورکرز کی تعداد تبدیل ہو جائے گی اور یہ کام جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ضلع ساہیوال: چک نمبر5/53ایل میں جناز گاہ نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2483: **محترمہ شمسہ علی:** کیا وزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر5/53 ایل تحصیل وضلع ساہیوال میں جناز گاہ نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاؤں ہذا میں سرکاری زمین موجود ہے جو وہاں کی پبلک کی ویلفیئر کے لئے استعمال میں لائی جاسکتی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں میں جناز گاہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چک نمبر5/53ایل تحصیل وضلع ساہیوال میں تین قبرستان موجود ہیں جبکہ جناز گاہ نہ ہے۔

(ب) گاؤں میں موجود سرکاری زمین کے بارے میں محکمہ مال ہی بتا سکتا ہے۔چک نمبر5/53ایل کی آبادی بسی لعل شاہ کا قبرستان 44 کنال 10 مرلے رقبہ پر موجود ہے اور قبرستان میں کافی خالی جگہ موجود ہے جس پر جناز گاہ تعمیر کی جاسکتی ہے۔

(ج) یہ کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت ضلع کی سطح پر لوکل ڈویلپمنٹ بورڈ تشکیل پا چکے ہیں لہٰذا چک نمبر5/53 ایل کی جناز گاہ کی تعمیر کا منصوبہ لوکل ڈویلپمنٹ بورڈ ضلع ساہیوال میں برائے منظوری پیش کر دیا جائے گا۔

صوبہ بھر کے بڑے شہروں میں
آبادی کے تناسب سے ماڈل قبرستان کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2492: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آبادی کے تناسب سے صوبے کے بڑے شہروں میں کتنے نئے ماڈل قبرستان تعمیر کئے گئے اور کتنوں کے لئے جگہ مختص کی گئی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں قبرستانوں کے مسائل حل کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) حکومت پنجاب نے شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی ہے جس کا مقصد پنجاب بھر میں ماڈل قبرستان کی تعمیر اور دیکھ بھال ہے۔ حکومت کی سفارش پر محکمہ مال نے تمام صوبوں میں سرکاری زمین مختص کر دی ہیں۔ جہاں پر نئے ماڈل قبرستان بنائے جا سکتے ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ابتدا میں صوبہ کے تین بڑے شہروں میں ماڈل قبرستان مکمل ہو چکے ہیں۔ چار شہروں میں ماڈل قبرستان بننے کے مراحل میں ہیں اور اس سال تین شہروں میں نئے قبرستان بنائے جانے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کے قبرستانوں کے مسائل حل کرنا حکومت کی اوّلین ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ جس کی ابتدا شہر خموشاں اتھارٹی بنا کر کر دی گئی ہے۔ تاہم اس سال نئے ماڈل قبرستان کی تعمیر کے علاوہ گیارہ منصوبے موجودہ قبرستانوں کی چار دیواری کے لئے بھی منظور کئے گئے ہیں۔ ان اقدامات سے حکومت موجودہ وسائل بروئے کار لا کر قبرستانوں کے مسائل حل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے ۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت کی طرف سے پیدائش،
موت سرٹیفکیٹ اور نکاح رجسٹریشن کی فیس کے خاتمہ سے متعلقہ تفصیلات

*2523: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کی جانب سے پیدائش، ڈیتھ اور نکاح رجسٹریشن کی کتنی سرکاری فیس مقرر کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل کے سیکرٹریز اپنی مرضی سے زائد فیسیں وصول کرتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پیدائش اور ڈیتھ فیس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) حکومت کی جانب سے پیدائش، ڈیتھ رجسٹریشن (اندراج) کی کوئی سرکاری فیس مقرر نہ ہے۔ پیدائش کا اندراج بلا معاوضہ کیا جاتا ہے۔ اندراج پیدائش اور رسید جاری کرنے کے لئے کسی قسم کی فیس یا ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔ تاہم کمپیوٹرائزڈ برتھ سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی فیس مبلغ -/100 روپے فی سرٹیفکیٹ مقرر ہے۔

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961 کے تحت وضع کردہ قواعد کے قاعدہ نمبر 9 کے مطابق نکاح کے اندراج کے لئے دولہا یا اس کے نمائندے کی طرف سے نکاح رجسٹرار کو -/2 روپے رجسٹریشن فیس ادا کی جائے گی اگر حق مہر -/2000 روپے سے تجاوز کر جائے تو ایسی فیس ادا کی جائے گی جس کا شمار مذکورہ حق مہر کے ہر ہزار یا ہزار روپے کے جُز کے لئے ایک روپے کی شرح سے کیا گیا ہو جو فیس زیادہ سے زیادہ بیس روپے ہو گی۔ مزید یہ کہ مذکورہ بالا قاعدہ کے تحت وصول کردہ فیس کا 80 فیصد نکاح رجسٹرار خود اپنے پاس رکھے گا اور بقیہ بیس فیصد یونین کونسل کو ادا کرے گا۔

(ب) سیکرٹری یونین کونسل / اہل کار میونسپل کمیٹی کمپیوٹرائزڈ نقل و معائنہ فیس کے علاوہ کسی بھی قسم یا صورت میں کوئی فیس یا رقم وصول کرنے کا مجاز نہ ہے۔ اگر کوئی فیس یا رقم برائے اندراج وصول کی گئی تو سیکرٹری کے علاوہ چیئرمین بھی ذمہ دار ہو گا۔
حکومت کی مقرر کردہ فیس سے زائد وصولی، اختیارات سے تجاوز اور اختیارات کا غلط استعمال ہے۔ اس حوالے سے جب کوئی شکایت وصول ہوتی ہے تو بروقت کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت نے پیدائش اور ڈیتھ کے حوالے سے کوئی فیس مقرر نہ کی ہے۔

گوجرانوالہ: پی پی۔52 گل والا کے لئے
نکاسی آب اور چھپڑ کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*2524: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گل والا پی پی۔52 گوجرانوالہ میں سیوریج کا پانی اور چھپڑ / تالاب کا پانی گلیوں اور سڑکوں پر کھڑا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندہ پانی گلیوں / سڑکوں پر کھڑا ہونے کی وجہ سے اس گاؤں کے بچے / بچیاں سکول نہیں جاسکتے اور جنازگاہ تک جنازہ لے جانے کے لئے گندے پانی سے گزر کر قبرستان تک جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس گاؤں کے نکاسی آب کے لئے دو کلومیٹر کا نالہ تعمیر کرنے اور تالاب / چھپڑ کی صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ پانی کا نکاس کر دیا گیا ہے اور وقتاً فوقتاً پانی کا نکاس کیا جاتا رہا ہے۔

(ج) موضع گل والا گوجرانوالہ کی گلیوں / سڑکوں وغیرہ سے پانی کے نکاس کے لئے نالہ کی تعمیر مستقل حل ہے۔ جس کا تخمینہ مرتب کر لیا گیا ہے اور بابت منظوری گورنمنٹ کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ جیسے ہی منظوری ہوتی ہے۔ مذکورہ دیہہ تحصیل وزیر آباد میں ہے چونکہ ضلع کونسل defunct ہو چکی ہے۔ تحصیل کونسلز معرض وجود میں آچکی ہیں لیکن فنکشنل نہ ہیں لہٰذا تحصیل کونسل وزیر آباد فنکشنل ہونے کے بعد فنڈز کی دستیابی کی صورت میں کام شروع کر دے گی۔

قصور: پی پی۔176 میں واٹر فلٹریشن
کی تعداد اور ان کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*2545: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔176 قصور میں کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے ہیں؟

(ب) یہ کب کس کمپنی نے لگائے تھے ان پر کتنی لاگت آئی تھی، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے چالو حالت میں اور کتنے کب سے بند پڑے ہیں؟

(د) ان کی دیکھ بھال اور فلٹر کی تبدیلی پر کتنی رقم ماہانہ اور سالانہ خرچ ہوتی ہے؟

(ہ) کیا یہ واٹر فلٹریشن پلانٹ اس حلقہ کی تمام آبادی کو cover کرتے ہیں اور ان کی ضرورت کے مطابق ہیں؟

(و) کیا حکومت اس حلقہ میں مزید واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈائریکٹوریٹ جنرل لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے Clean Drinking Water for All (CDWA) Project کے تحت چھ واٹر فلٹریشن پلانٹ مندرجہ ذیل جگہوں پر لگائے ہیں:

1. پرانی پانی والی ٹینکی ہمت پورہ، نزد پولیس سٹیشن عقب ویٹرنری ہسپتال۔
2. گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول تھہ شیکھم۔
3. نزد جامع مسجد حسین خان والا۔
4. کوٹ ڈیرے والا، محلہ باغ والا، کھڈیاں۔
5. گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول فتح پور۔
6. چوک چکی صدیق ترکھان والی، رہائش فوجی محمد اکرم جورہ۔

(ب) یہ پلانٹس 16-2015 میں ڈائریکٹوریٹ جنرل لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے Clean Drinking Water for All (CDWA) Project کے تحت کے ایس بی پمپس کمپنی سے لگوائے تھے۔ فی پلانٹ لاگت تقریباً بائیس لاکھ روپے ہے۔

(ج) تمام پلانٹس چالو حالت میں ہیں۔

(د) ان پلانٹس کی دیکھ بھال کے لئے ماہانہ خرچہ تقریباً -/120000 اور سالانہ خرچہ تقریباً -/1440000 روپے ہے۔

(ہ) فی پلانٹ ایک گھنٹہ میں چار ہزار لٹر پانی صاف کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو کہ تقریباً 70 ہزار آبادی کے لئے کافی ہیں۔

(و) Clean Drinking Water for All (CDWA) Project کے تحت پی پی۔ 176 میں مزید پلانٹس لگانے کا کوئی پراجیکٹ زیر غور نہ ہے۔

قصور شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ
کے مقام تنصیب اور ان کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*2546: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قصور شہر کی حدود میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں نصب ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے کب سے بند پڑے ہیں؟

(ج) ان فلٹریشن پلانٹ کو چلانے کے لئے کتنی رقم اور کن کن اشیاء کی ضرورت ہے؟

(د) قصور شہر کی کس کس آبادی میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی ضرورت ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں مزید واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے اور بند پلانٹ کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میونسپل کارپوریشن قصور میں کل بیس فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام فلٹریشن پلانٹس درست اور چالو حالت میں ہیں۔

(ج) میونسپل کارپوریشن کو ان پلانٹس کو چلانے کے لئے درج ذیل پارٹس / مٹیریل کی ضرورت ہے۔

1- فیڈنگ پمپس
2- سونلٹ والوز
3- وسیل میٹرز
4- الیکٹرک پارٹس
5- ٹوٹیاں / کلیننگ مٹیریل

ان پارٹس پر اخراجات مبلغ 7لاکھ روپے مع لیبر چارجز ایک سال کے لئے ہوں گے۔

(د) سٹی قصور شہر کی درج ذیل آباد کالونیز میں مزید سات فلٹریشن پلانٹس کی ضرورت ہے۔

1- کوٹ پیراں
2- کوٹ غلام محمد خان
3- گلبرگ کالونی
4- سٹیل باغ موڑ
5- بستی صابری ٹربائن
6- دھوڑ کوٹ
7- شیرے والا کھوہ

(ہ) حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب آبِ پاک اتھارٹی کا قیام عمل میں آچکا ہے یہ اتھارٹی بہت زیادہ متحرک ہے اور شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

لاہور میں کوڑا کرکٹ تلف کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2722: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بجٹ 20-2019 میں دس کروڑ روپے میونسپل کوڑے کو تلف کرنے کے لئے جگہ کی فراہمی کے لئے مختص کئے گئے ہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو یہ جگہ کہاں مختص کی جائے گی اور جگہ مختص کرنے کا کیا طریق ہو گا نیز لاہور میں کتنی جگہ کوڑے کو تلف کرنے کے لئے مختص ہو گی؟

(ج) لاہور میں کوڑا تلف کرنے کے لئے کتنی جگہ کی ضرورت ہے اور ہر سال لاہور میں کتنا کوڑا جمع ہو گا اور اسے کس طرح تلف کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں کوڑا تلف کرنا مسئلہ بنتا جا رہا ہے حکومت نے لاہور کے کوڑا کو تلف کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور کیا اس کوڑے کو کسی کام میں لایا جا سکتا ہے تو کیسے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) بجٹ 20-2019 میں کوڑا تلف کرنے کی جگہ فراہمی کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تاوقت لاہور میں 190 ایکڑ جگہ مختص کی گئی ہے جہاں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 5500 ٹن کوڑا تلف کیا جاتا ہے جسے لکھو ڈیر ڈمپنگ سائٹ پر تلف کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ البتہ حکومت دو نئی جگہ پر کوڑا تلف کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ کوڑے کو استعمال میں لانے کے لئے بہت سارے طریقے ہیں جن میں کھاد بنانا، ایندھن کے طور پر استعمال کرنا اور بجلی بنانا وغیرہ شامل ہے۔ حکومت ان تمام پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور جس پر منصوبہ بندی شروع کر دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ البتہ حکومت دو نئی جگہ پر کوڑا تلف کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جس پر عمل شروع کر دیا ہے جس میں سندر اور کھارا سائٹ شامل ہیں جن پر بنیادی تحقیقات جاری ہیں۔ ایک نئی سائٹ بنانے کے لئے EIA Study کی جاتی ہے جس میں رہائشی علاقوں اور دریاؤں سے دوری SIA Study ماحولیاتی تشخیص شامل ہے۔

کوڑے کو استعمال میں لانے کے لئے بہت سارے طریقے ہیں جن میں کھاد بنانا، ایندھن کے طور پر استعمال کرنا اور بجلی بنانا وغیرہ شامل ہے۔ حکومت ان تمام پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور جس پر منصوبہ بندی شروع کر دی گئی ہے۔

ضلع کونسل و میونسپل کمیٹی کی پوسٹوں کو ڈائی انگ کیڈر قرار دینے سے متعلقہ تفصیلات

2793*: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع کونسل و میونسپل کمیٹی کی پوسٹوں کو2017 میںdying cadre قرار دے دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی وجہ سے جو بھی پوسٹ خالی ہوتی ہے وہ منسوخ تصور کی جاتی ہے؟

(ج) Rule 17 کیا ہے اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(د) کیا حکومت اس آرڈر کو منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ سسٹم کے بدلتے ہوئے نظام کو مد نظر رکھتے ہوئے اور لوکل گورنمنٹ سسٹم کو پائیدار رکھنے کے لئے ضلع کونسل و میونسپل کمیٹی میں 47پوسٹوں کو مورخہ19.04.2017 میںdying cadre قرار دے دیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات بھی درست ہے کہDying Cadre پوسٹ ریٹائرمنٹ اور وفات کی صورت میں متعلقہ لوکل گورنمنٹ کے شیڈول آف سٹیبلشمنٹ(SOE) سے خودبخود ختم ہو جائے گی اور اس Dying Cadreپوسٹ پر پروموشن,17-A of PCS Rules 1974 کے تحت تعیناتی اور حتیٰ کہ نئی بھرتی بھی نہیں کی جاسکتی ہے۔

(ج) Rule 17-A کے تحت کوئی سرکاری ملازم یا ملازمہ دوران سروس وفات پا جائے یا میڈیکل رپورٹ کی بنیاد پر مزید گورنمنٹ سروس کے قابل نہ ہو اور اسے ریٹائرڈ کر دیا جائے تو اس کی بیوہ، ایک بیٹا یا بیٹی کو اسی دفتر / محکمہ میں جس میں متوفی یا میڈیکل بنیادوں پر ریٹائر ہونے والا ملازم / ملازمہ خدمات انجام دے رہا تھا گریڈ 1 تا گریڈ 11 کی کسی خالی پوسٹ پر ملازمت دی جائے گی۔ تاہم رول 17-A of PCS, Rules 1974 کے تحت سکیل نمبر 1 تا 11 تک بھرتی کی جا سکتی ہے ماسوائے ان سیٹوں کے جو dying cadre قرار دے دی گئی ہیں۔

(د) جی نہیں! حکومت ان dying cadre سیٹوں کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

وجوہات:

47 پوسٹیں موجودہ لوکل گورنمنٹ سسٹم کے بدلتے ہوئی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے dying cadre قرار دی گئیں یہ 47 پوسٹیں غیر ضروری طور پر تمام لوکل گورنمنٹس کے شیڈول میں موجود تھیں اور ان پر کوئی ملازم کام کر رہا تھا ان پوسٹوں پر تنخواہیں لوکل گورنمنٹس کو ادا کی جا رہی تھیں جو حکومت پر اضافی بوجھ تھا ان تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان پوسٹوں کو dying cadre قرار دیا گیا ہے اور حکومت ان کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

لاہور اور دیگر شہروں میں عملہ
کی طرف سے سڑکوں کی صفائی میں عدم دلچسپی سے متعلقہ تفصیلات

*2977: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی تمام کوششوں کے باوجود صوبہ بھر میں اور لاہور و دیگر شہروں میں لوکل گورنمنٹ کا عملہ صفائی مخصوص سڑکوں کے علاوہ سڑکوں کی صفائی نہایت بے دلی سے کرتا ہے اور فٹ پاتھ کی صفائی بالکل نہیں کرتے ،وہاں سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر کوڑا ادھر ادھر پھینک دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا محکمہ اور حکومت سڑکوں مع فٹ پاتھ کی صفائی کو یقینی بنانے اور متعلقہ عملہ صفائی مع ذمہ دار افسران کے خلاف فرائض سے عدم دلچسپی پر کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) لاہور میں ایم سی ایل کے علاقے کی سڑکوں کی صفائی کی ذمہ دار ایل ڈبلیو ایم سی محکمہ کی ہے۔ جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا دو طرح کی سڑکیں شامل ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- مین روڈز 2- سب مین، لنک سڑکیں

دونوں طرح کی سڑکوں اور ان کے فٹ پاتھوں کی صفائی کا جامع پلان موجود ہے جس پر روزانہ کی بنیادوں پر عمل کیا جاتا ہے لیکن دونوں طرح کی سڑکوں اور ان کے فٹ پاتھوں کی صفائی کا طریق کار مختلف ہے زیادہ تر مین روڈز اور ان کے فٹ پاتھوں کی صفائی مکینیکل ذرائع سے کی جاتی ہے اور اس میں انسانی مداخلت تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ جبکہ لنک روڈز، سب مین کی صفائی اور ان کے فٹ پاتھوں کی صفائی انسانی ذرائع سے کی جاتی ہے جس کے لئے لیبر کام کرتی ہے اور beatلسٹ کی فارم میں پلان تیار کیا جاتا ہے۔

(ب) LWMCدونوں طرح کے پلانز پر کاربند ہے اور ہمیشہ سے کوشش کرتی ہے کہ کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیا جائے۔ LWMCفٹ پاتھوں اور سڑکوں کی صفائی یقینی بنا رہی ہے اور فرائض سے عدم دلچسپی پر متعلقہ اہلکار کے خلاف فوری ایکشن لیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: میونسپل کمیٹی ماموں کانجن
کو سڑکوں کی مرمت کے لئے فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3021: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

میونسپل کمیٹی مامون کانجن(ضلع فیصل آباد) کی شہر کی تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں کیا حکومت اس کمیٹی کو سڑکوں کی مرمت کے لئے فنڈ مہیا کرنے کا ارادہ ہے تو یہ فنڈ کب تک مہیا ہو جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

ٹاؤن کمیٹی، ماموں کانجن(سابقا میونسپل کمیٹی ماموں کانجن)کی حدود میں شامل جو سڑکیں مرمت طلب ہیں ان کا تخمینہ مرتب کر کے منظوری کے لئے ڈپٹی ڈائریکٹر (ڈویلپمنٹ) فیصل آباد مورخہ 03.10.2019 کو بھجوا دیا گیا ہے جس کی کاپی تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا:پی پی۔72 میں یونین کونسلز
کی اپنی اور کرائے کی عمارات میں قائم دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3092: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72 ضلع سرگودھا میں کتنی یونین کونسلز ہیں ان میں کتنی اپنی عمارت اور کتنی کرایہ کی عمارات میں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان مین جو یونین کونسلز کرایہ کی بلڈنگ میں کام کر رہی ہیں ان کا سالانہ کرایہ کتنا دیا جارہا ہے؟

(ج) یونین کونسل نمبر1 مڈھ پرگنہ میں سیکرٹری یونین کونسل کب سے تعینات ہے اس کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کیا ہے؟

(د) یونین کونسل مڈھ پرگنہ کا سالانہ بجٹ کتنا ہے اور اس کو کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے یکم جنوری2016 تا یکم ستمبر2019 کے فنڈز اور اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پی پی۔ 72 ضلع سرگودھا میں کل یونین کونسلز کی تعداد19 ہے نیز 13 یونین کونسلز اپنی بلڈنگ میں ہیں اور6 یونین کونسلز کرایہ کی بلڈنگ میں ہیں۔

(ب) ان کا سالانہ کرایہ 2لاکھ 79ہزار 924روپے ادا کیا جاتا ہے۔

(ج) موجودہ سیکرٹری تقریباًایک ماہ سے تعینات ہے ۔ اس کی تعلیمی قابلیت بی اے ہے اور سب انجینئر ہے ۔ یونین کونسل ورک کا دس سال کا تجربہ ہے۔سابقا سیکرٹری 31-10-2019سے ریٹائرڈ ہو گیا ہے۔

(د) یونین کونسل مڈھ پرگنہ کے یکم جنوری2016تا دسمبر2016تک آمدن اور اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. یکم جنوری2016تا دسمبر2016تک آمدن -/37,28,121روپے تھی۔
یکم جنوری2016تا دسمبر2016تک اخراجات -/19,79,653روپے تھے۔

2. یکم جنوری2017تا دسمبر2017تک آمدن -/21,22,570روپے تھی۔
یکم جنوری2017تا دسمبر2017تک اخراجات -/18,70,000روپے تھے۔

3. یکم جنوری2018تا دسمبر2018تک آمدن -/29,13,063روپے تھی۔
یکم جنوری2018تا دسمبر2018تک اخراجات -/24,64,940روپے تھے۔

4. یکم جنوری2019تا ستمبر2019تک آمدن -/31,54,414روپے تھی۔
یکم جنوری2019تا ستمبر2019تک اخراجات -/17,13,506روپے تھے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں
رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*3162: **جناب صہیب احمد ملک**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72 تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال (سرگودھا) کی حدود میں کتنی رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ سکیمیں ہیں؟

(ب) اب تک کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کی نشاندہی ہوئی ہے اوران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) میونسپل کمیٹی بھلوال کی حدود میں کل چھ ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جن میں سے چار ہاؤسنگ سکیمز زیر کارروائی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ حاکم سٹی بھلوال 2۔ آئی کون ویلی بھلوال

3۔ کنال ویو بھلوال 4۔ نوازش ٹاؤن بھلوال

جبکہ 2 سکیمز طارق گارڈن اور النواز ویلی فیز 2 غیر قانونی ہیں۔

میونسپل کمیٹی بھیرہ کی حدود میں مندرجہ ذیل دو سکیمیں فعال کرتی ہیں۔

1۔ نیو سٹی بھیرہ (رجسٹرڈ ہے)

2۔ ایفل سٹی بھیرہ ہاؤسنگ سکیم جو کہ پہلے ضلع کونسل سرگودھا کی حدود میں واقع تھی اب میونسپل کمیٹی بھیرہ کی حدود میں واقع ہے اور اس کا کیس برائے لینے منظوری ٹیکنیکل سکروٹنی ڈسٹرکٹ پلاننگ اینڈ ڈیزائننگ کمیٹی سرگودھا میں زیر غور ہے۔

تحصیل کونسل بھیرہ و ٹاؤن کمیٹی میانی کی حدود میں کوئی ہاؤسنگ سکیم فعال نہ کرتی ہے۔

(ب) دو ہاؤسنگ سکیمیں غیر قانونی ہیں ان غیر قانونی سکیمز کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے اخبار اشتہار دیا گیا ہے جبکہ سب رجسٹرار اور ADLR بھلوال کے ذریعے کھیوٹ ورجسٹری انتقال block کروا دیئے گئے ہیں۔

مزید عرض ہے کہ دونوں غیر قانونی سکیمز کے مالکان کے خلاف استغاثہ جات بھی متعلقہ تھانہ میں بجھوائے گئے ہیں۔ محکمہ سوئی گیس اور فیسکو کو بھی تحریری طور پر ان غیر قانونی سکیمز کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا ہے۔ قانونی کارروائی کی مکمل تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راجن پور: تحصیل جام پور میں

پارکس اور ان میں ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3169: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں کتنے پارکس کہاں کہاں ہیں؟
(ب) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
(ج) ان پارکس پر مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟
(د) ان پارکس کی حالت کیسی ہے کیا تمام پارکس میں عوام کی سیر و تفریح کے لئے سہولیات میسر ہیں؟
(ہ) حکومت اس تحصیل میں مزید پارکس بنانے اور موجودہ پارکس میں مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں تین پارکس ہیں:

1۔ **میونسپل پارک نزد ماڈل بازار جام پور**
2۔ **عبید اللہ سندھی پارک نزد چاہ مندو والا جام پور**
3۔ **چلڈرن پارک نزد گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج جام پور**

(ب) میونسپل پارک جام پور کی نیلامی ایک سال کے لئے ماہانہ کرایہ داری پر ہو چکی ہے اس کی دیکھ بھال ٹھیکیدار کے ذمہ ہے اور باقی دو پارکس میں دو بیلدار اور ایک مالی کی دیکھ بھال کے لئے ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔
(ج) ان پارکس پر مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔
(د) درست حالت میں ہیں صرف ایک پارک میں ٹھیکیدار کی طرف سے جھولہ جات عوام الناس کی سیر و تفریح کی سہولت کے لئے لگائے گئے ہیں جبکہ آمدہ گرانٹ کے بعد مزید دو پارکوں میں بھی عوام الناس کی سیر و تفریح کے لئے سہولیات میسر کر دی جائیں گی۔ عبید اللہ سندھی پارک میں آمدہ ہدایت گورنمنٹ آف پنجاب پلانٹیشن کی گئی ہے۔
(ہ) میونسپل کمیٹی جام پور اپنے موجودہ پارکس میں عوام الناس کو مزید بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع راجن پور میں موجود قبرستانوں کی چاردیواری سے متعلقہ تفصیلات

*3178: **محترمہ شازیہ عابد**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں کتنے قبرستان ہیں؟

(ب) ان میں کتنے قبرستانوں کی چاردیواریاں ہیں اور کتنے کی نہیں ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور کے زیادہ تر قبرستانوں کی چاردیواریاں نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت ضلع بھر کے تمام قبرستانوں کی چاردیواریاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تحصیل جام پور کی حدود میں 180 قبرستان ہیں اور میونسپل کمیٹی جام پور کی حدود میں مندرجہ ذیل چار قبرستان ہیں۔

1۔ ٹھاکرے والا
2۔ محسن شاہ بخاری
3۔ سید جمن شاہ بخاری
4۔ نوشاہ غازی

(ب) تحصیل جام پور کے 19 قبرستانوں کی چار دیواریاں موجود ہیں اور باقی 161 قبرستان کی چار دیواریاں نہ ہیں جبکہ میونسپل کمیٹی کے چاروں قبرستانوں کی چار دیواری ہے ٹھاکرے والا قبرستان قدیمی اور رقبہ کے لحاظ سے جام پور شہر کا سب سے بڑا قبرستان ہے اور اس قبرستان کی چار دیواری کا کچھ حصہ قابل مرمت ہے۔

(ج) درست نہ ہے بلکہ ضلع راجن پور کے تقریباً پچاس فیصد قبرستانوں کی چار دیواریاں تعمیر ہو چکی ہیں۔

(د) قبرستانوں کی چار دیواریاں بنانے کے لئے اس سے پہلے کوئی سپیشل گرانٹ موصول نہ ہوئی ہے اگر اس کے لئے حکومت سے گرانٹ مہیا کی گئی تو تمام قبرستانوں کی چار دیواریاں مکمل کر دی جائیں گی۔

میونسپل کمیٹی جھنگ میں ملازمین کی تعداد و خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3201: **جناب محمد معاویہ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی جھنگ میں عملے کی کل کتنی پوسٹیں منظور شدہ ہیں؟

(ب) میونسپل کمیٹی جھنگ میں مختلف پوسٹیں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی جھنگ میں صفائی ستھرائی کا عملہ کم ہے؟

(د) کیا حکومت میونسپل کمیٹی جھنگ کا عملہ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت میونسپل کمیٹی کو اب میونسپل کارپوریشن کا درجہ حاصل ہو چکا ہے اور اس کے سٹاف میں اضافہ کر کے اب 1029 پوسٹیں ہو چکی ہیں۔

(ب) مختلف اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے تقرریوں پر پابندی کے پیش نظر درج بالا سیٹوں پر تقرری عمل میں نہ لائی گئی تھی۔ تاہم عملہ صفائی خاکروب وغیرہ کی تقرری ڈیلی ویجز پر کر کے تعداد پوری کی جاتی تھی۔ بروئے نوٹیفکیشن نمبری No.ADMN-II(LG)3-55/2007 مورخہ 03.03.2016 ڈیلی ویجز تقرری پر بھی پابندی عائد ہو گئی تھی۔ اس وجہ سے یہ اسامیاں خالی چلی آرہی ہیں نیز مستقل عملہ صفائی کی ریٹائرمنٹ ہونے کے بعد اس تعداد میں اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ میونسپل کمیٹی کو کارپوریشن کا درجہ حاصل ہونے کے بعد عملہ میں 243 سیٹوں کا اضافہ ہوا ہے۔

(د) حکومت پنجاب کو خالی سیٹوں کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا ہے۔ جونہی جواب آئے گا تو اس کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

لاہور: حق نواز روڈ باغبانپورہ پر
تجاوزات اور ٹریفک کی روانی متاثر ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3251: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حق نواز روڈ باغبانپورہ لاہور پر تجاوزات کی بھرمار ہے حق نواز روڈ تا شوالہ چوک تک ٹریفک کی روانی ان تجاوزات کی وجہ سے متاثر ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں نے اپنی دکانوں سے باہر تھڑے بنا کر دکانیں بڑی کر رکھی ہیں اس پر حکومت کارروائی کرے اور ان تھڑوں کو ختم کرنے میں کردار ادا کرے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) حق نواز روڈ باغبانپورہ تا شوالہ چوک تک عارضی تجاوزات کے خلاف انٹی انکروچمنٹ سکواڈ شالامار زون تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے کارروائی کرتا رہتا ہے اور ضبط شدہ سامان داخل تہہ بازاری سٹور کیا جاتا ہے تاکہ ٹریفک کی روانی متاثر نہ ہو۔ اس کے بعد عملہ تہہ بازاری فالو اپ بھی کرتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے کلین اپ آپریشن کے دوران تمام تھڑاجات، ریمپ اور سیڑھیاں وغیرہ مسمار کر دیئے گئے ہیں۔

سرگودھا: تحصیل بھلوال قصبہ پھلروان
میں غیر قانونی سستا بازار لگوانے سے متعلقہ تفصیلات

*3265: **سید حسن مرتضیٰ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بھر کے اضلاع میں عوام کی سہولت کے لئے سستے بازاروں کا انعقاد کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سستا بازار لگانے کے لئے انتظامیہ کی طرف سے معیار مقرر کیا جاتا ہے اور جو بندہ اس معیار پر پورا اترتا ہے تو متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے اسے سستا بازار لگانے کے لئے NOC جاری کیا جاتا ہے؟

(ج) قصبہ پھلروان تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں کتنے لوگوں نے سستا بازار لگانے کے لئے apply کیا ان میں سے کتنے لوگ انتظامیہ کے مقرر کردہ معیار پر پورا اترے جنہیں بازار لگانے کی اجازت دی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ پھلروان (پلے گراؤنڈ نزد ریلوے لائنز) تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں ملی بھگت سے غیر قانونی طور پر سستا بازار لگوایا جارہا ہے خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے اور کیا وہ غیر قانونی بازار بند کرایا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے۔

(ج) جی ہاں یہ! درست ہے کہ قصبہ پھلروان میں سستا بازار لگانے کے لئے دو افراد نے درخواست گزاری تھیں جن میں سے فقط ایک شخص مسمی رانا جاوید اختر ولد حاجی امان اللہ کو سستا بازار لگانے کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب سرگودھا نے NOC جاری کیا ہے۔

(د) جی ہاں! درست ہے لیکن مورخہ 03-10-2019 کو بحکم جناب ڈپٹی کمشنر سرگودھا غیر قانونی بازار واقع پے گراؤنڈ نزد ریلوے لائنز قصبہ پھلروان تحصیل بھلوال کو ختم کروایا گیا ہے۔ اب اس جگہ پر ایسا کوئی بازار نہ لگایا جاتا ہے۔

بہاولپور کارپوریشن کی حدود کا تعین، عملہ کی تعداد و گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***3281: جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور کارپوریشن کی حدود کہاں کہاں سے شروع ہوتی ہیں؟

(ب) اس کی حدود میں کون کون سے علاقہ جات شامل ہیں؟

(ج) اس کارپوریشن کے عملہ صفائی کی تعداد کتنی ہے؟

(د) اس کارپوریشن کے پاس کون کون سی گاڑیاں ہیں کس کس مقصد کے لئے ہیں؟

(ہ) اس کارپوریشن میں جو دیہی علاقہ جات شامل ہیں ان میں صفائی کے لئے کیا انتظامات ہیں؟

(و) کیا حکومت اس کارپوریشن میں عملہ صفائی کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن کی حدود سابقہ اربن یونین کونسلز نمبر 1 تا 21 اور ریونیو حدود تحصیل بہاولپور (سٹی) پر مشتمل ہے۔

(ب) اربن یونین کونسلز میں موضع جات کی تفصیل اس طرح ہے۔ موضع بہاولپور، بانگا، ہانسرہ، حمائیتی، کرنا، ڈیرہ عزت، ہوت والا، رڈاں، 8/BC، 9/BC، 10/BC، بندرا، ویسلاں، ذخیرہ سمہ سٹہ، غنی پور، گوٹھ باجن، خانووالی، بھنڈادا خلی بندرا، غفور آباد، فتووالی، بکھری، گوٹھ گہنا، سمہ سٹہ، شرقپور، ربی، ڈیرہ مستی، راماں، نوشہرہ، اگلیاپور، ساہلاں، باقرپور، قادر بخش چنڑ، پنہوہاں، ماڑی قاسم شاہ، کسرہ مونجل، منگوانی، چاون، جھانگی والا، درویش محمد، گدپور، بھنڈا غلام حسین، بھنڈا تاؤبر مداہ۔

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن، بہاولپور میں عملہ صفائی 765۔ نفر پر مشتمل ہے جو دو حصوں میں تقسیم ہے جس میں 191۔ نفر عملہ سیوریج لائنوں کی صفائی کے لئے ادارہ میٹروپولیٹن کارپوریشن بہاولپور میں تعینات ہے جبکہ 574 نفر عملہ صفائی کی خدمات سال 2014 سے حکومت پنجاب کی جانب سے قائم کی گئی بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی، بہاولپور کے سپرد ہیں۔

(د) میٹروپولیٹن کارپوریشن کے پاس کل گاڑیوں کی تفصیل ذیل ہے:

(i) جیپ ٹیوٹافارچونر(زیر استعمال ایڈمنسٹریٹر)

(ii) سوزوکی کلٹس کار(پرانی)۔چار(زیر استعمال افسران میٹروپولیٹن)

(iii) ٹیوٹاہائی لکس پک اپ۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

(iv) ٹریکٹر فرنٹ اینڈلوڈر۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

(v) ٹریکٹر معہ ٹرالی۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

(vi) موٹر سائیکل۔نو(زیر استعمال ملازمین فیلڈ سٹاف)

(vii) سکر مشین۔دو(سیوریج صفائی)

(viii) فائر بریگیڈ۔دو(ایمرجنسی ڈیوٹی)

(ix) سوزوکی پک اپ۔ایک(سپرے کے لئے)

(x) ہائیڈرولک لفٹر۔ایک(سٹریٹ لائٹ)

(xi) فورک لفٹر۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

جبکہ اپریل 2014 سے ذیل گاڑیاںBWMCکو حدود بہاولپور شہر میں صفائی کے انتظامات کے لئے دی گئی ہیں:

(i) ٹریکٹر معہ ٹرالی۔گیارہ

(ii) ٹریکٹر مع لوڈر۔تین

(iii) ٹریکٹر مع فرنٹ بلیڈ۔ایک

(iv) ٹریکٹر مع کانٹک کیئر۔دو

(v) مکینیکل سویپر۔دو

(vi) موٹر سائیکل۔چھ

(ہ) اپریل 2014 سے حدود بہاولپور شہر میں صفائی کے انتظامات بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ذمہ ہیں۔

(و) بہاولپور شہر میں صفائی کے انتظام بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ذمہ ہیں اس لئے میٹروپولیٹن کارپوریشن میں عملہ صفائی بڑھانے کی ضرورت نہ ہے۔

میونسپل کارپوریشن اورویسٹ مینجمنٹ کمپنی
بہاولپور میں موجود گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3282: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کارپوریشن بہاولپور اور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی بہاولپور کی ملکیتی کتنی گاڑیاں کون کون سی ہیں صفائی کے لئے کتنی گاڑیاں ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کب خرید کی گئی تھیں کتنی گاڑیاں اس کمپنی کی ڈیرہ غازی خان شفٹ کی گئی ہیں ان کو یہاں سے شفٹ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان گاڑیوں کی وجہ سے جو صفائی انتظام بہاولپور کا نہیں ہو رہا ہے اس کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت اس کمپنی کی گاڑیاں واپس شفٹ بہاولپور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن کے پاس کل پندرہ گاڑیاں اور پانچ موٹر سائیکل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) جیب ٹیوٹا فارچونر (زیر استعمال ایڈمنسٹریٹر)
(ii) سوزوکی کلٹس کار (پرانی)۔ چار (زیر استعمال افسران میٹروپولیٹن)
(iii) ٹیوٹا ہائی لکس پک اپ۔ ایک (زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)
(iv) ٹریکٹر فرنٹ اینڈ لوڈر۔ ایک (زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)
(v) ٹریکٹر معہ ٹرالی۔ ایک (زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)
(vi) موٹر سائیکل۔ نو (زیر استعمال ملازمین فیلڈ سٹاف)
(vii) سکر مشین۔ دو (سیوریج صفائی)
(viii) فائر بریگیڈ۔ دو (ایمرجنسی ڈیوٹی)

(ix) سوزوکی پک اپ۔ایک(سپرے کے لئے)

(x) ہائیڈرولک لفٹر۔ایک(سٹریٹ لائٹ)

(xi) فورک لفٹر۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)

جبکہ اپریل 2014سے ذیل گاڑیاں BWMCکو حدود بہاولپور شہر میں صفائی کے انتظامات کے لئے دی گئی ہیں:

(i) ٹریکٹر مع ٹرالی۔گیارہ

(ii) ٹریکٹر مع لوڈر۔تین عدد

(iii) ٹریکٹر مع فرنٹ بلیڈ۔ایک

(iv) ٹریکٹر مع کانٹ کیرے ئر۔دو

(v) مکینیکل سویپر۔دو

(vi) موٹر سائیکل۔چھ

بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ملکیتی 92صفائی کی گاڑیاں شہر میں خدمات سرانجام دے رہیں ہیں۔موجوہ گاڑیوں میں سے 19 گاڑیاں میونسپل کارپوریشن بہاولپور سے 2014 میں کمپنی فلیٹ میں ضم کی گئی تھیں جبکہ باقی ماندہ 73 گاڑیاں سال 2014سے 2016 کے درمیان خریدی گئی ہیں نیز اوپر بیان کردہ تمام گاڑیاں شہر میں صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہیں ہیں۔ان 73 گاڑیوں کی تفصیل زیریں بالا تحریر ہے۔

1۔ منی ڈمپرز(40) 2۔ ویسٹ کمپیکٹرز(14)

3۔ ڈمپ ٹرکس(10) 4۔ آرم رول ٹرکس(4)

5۔ روڈواشر(1) 6۔ فرنٹ لوڈر(3)

7۔ فرنٹ بلیڈ(1)

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن، بہاولپور کے پاس خرید کردہ گاڑیوں کی تفصیل ذیل ہے:

(i) جیپ ٹیوٹا فارچونر(زیر استعمال ایڈمنسٹریٹر) سال2017

(ii) سوزوکی کلٹس کار(پرانی)۔چار(زیر استعمال افسران میٹروپولیٹن)سال2002سال2007

(iii) ٹیوٹاہائی لکس پک اپ۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)سال2008

(iv) ٹریکٹر فرنٹ اینڈلوڈر۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)سال2015

(v) ٹریکٹر مع ٹرالی۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)سال2007

(vi) موٹر سائیکل۔نو(زیر استعمال ملازمین فیلڈ سٹاف)سال1996 سال2007

(vii) سکر مشین۔دو(سیوریج صفائی) سال2007سال2016

(viii) فائر بریگیڈ۔دو(ایمرجنسی ڈیوٹی) سال1996 سال2002

(ix) سوزوکی پک اپ۔ایک(سپرے کے لئے)سال2010

(x) ہائیڈرولک لفٹر۔ایک(سٹریٹ لائٹ)سال2016

(xi) فورک لفٹر۔ایک(زیر استعمال انٹی انکروچمنٹ سیل)سال2007

(i) ٹریکٹر معہ ٹرالی۔گیارہ(سال2006)

(ii) ٹریکٹر مع لوڈر۔تین(سال2006)

(iii) ٹریکٹر مع فرنٹ بلیڈ۔ایک(سال2006)

(iv) ٹریکٹر معہ کانٹ کیئر۔دو(سال2006)

(v) مکینیکل سویپر۔دو(سال2012)

بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ملکیتی 73 صفائی کی گاڑیاں سال 2014 سے 2016 کے درمیان خریدی گئی ہیں جبکہ 19 گاڑیاں میونسپل کارپوریشن بہاولپور سے 2014 میں کمپنی فلیٹ میں ضم کی گئی تھیں۔ بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس 92 گاڑیوں کا فلیٹ شہر میں صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں جس میں سے ایک ڈمپ ٹرک ایک ماہ قبل عارضی بنیادوں پر ڈیرہ غازی خان بھیجا گیا تھا جو بعدازاں ایک ہفتہ بعد ہی واپس بہاولپور پہنچ کر کمپنی فلیٹ میں شامل ہو گیا تھا اور شہر میں روزمرہ کی صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی بہاولپور میں صفائی ستھرائی کی بہترین سہولیات کی فراہمی کے لئے ہر ممکن اقدامات بروئے کار لا رہی ہے اور ان اقدامات کی بنیاد پر بہاولپور شہر پنجاب کا سب سے صاف ستھرا شہر قرار پایا ہے۔

(د) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی جانب سے ایک ڈمپ ٹرک ایک ماہ قبل عارضی بنیادوں پر ڈیرہ غازی خان بھیجا گیا تھا جو بعدازاں ایک ہفتہ بعد ہی بہاولپور پہنچ کر کمپنی فلیٹ میں شامل ہو گیا تھا اور کمپنی فلیٹ میں شامل ہو کر شہر میں روزمرہ کی صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہا ہے۔

جھنگ: سیٹلائٹ ٹاؤن کے قیام

اور سیوریج سسٹم کے ناکارہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3310: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھنگ صدر میں سیٹلائٹ ٹاؤن کب قائم ہوا اور اس کے ٹوٹل کتنے بلاک بنائے گئے ہیں اس میں سیوریج اور صاف پانی کے پائپ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے سیٹلائٹ ٹاؤن کے لوگ مختلف متعدی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس ٹاؤن میں سیوریج کے نئے پائپ بچھانے اور صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جھنگ صدر میں سیٹلائٹ ٹاؤن کا قیام1955 میں لایا گیا۔اس کے تین بلاک A,B اور F تھے۔ بعد ازاں حکومت پنجاب نے کم آمدنی والے لوگوں کے لئے ہاؤسنگ سکیم بنائی جس کے چھ بلاک U,V,W,X,Y,Z ہیں۔ یہ سکیم 1989 میں میونسپل کمیٹی کے حوالے کی گئی۔2006 میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے سیٹلائٹ ٹاؤن کے کچھ حصوں میں سیوریج کا نیا نظام بچھایا اور ڈسپوزل ورکس کو اپ گریڈ کیا جو کامیابی سے چل رہا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. گرین بیلٹ سیٹلائٹ ٹاؤن کے دونوں اطراف
2. A بلاک
3. کلمہ چوک تا موسیٰ چوک
4. عثمان چوک بہاری کالونی تا لنک چنیوٹ روڈ Z بلاک
5. جامع چوک سے براستہ چونگی واہ والی ڈسپوزل ورکس چک کھوکھرا جو کہ کامیابی سے چل رہا ہے۔ تاہم دیگر جگہوں پر گلیوں میں پرانا سیوریج سسٹم چل رہا ہے اور اس کی میعاد پوری ہو چکی ہے جس کی وجہ سے یہاں کے رہائشی مسائل کا شکار ہیں۔

(ب) پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کے لئے سروے اور تخمینہ تیار کروایا جارہا ہے۔ سروے اور تخمینہ مکمل ہونے پر لوکل گورنمنٹ پلاننگ کو منظوری کے لئے ارسال کیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اوکاڑہ شہر کی صفائی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

501:جناب منیب الحق: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ شہر کی صفائی کے لئے کون کون سی مشینری استعمال ہو رہی ہے، تفصیل بتائیں؟

(ب) اس وقت اوکاڑہ شہر کی صفائی کے لئے کتنے سینٹری ورکر، سویپر اور فراش کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں ان کیڈر کی خالی پڑی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اوکاڑہ شہر کے لئے نئی مشینری خریدنے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) اوکاڑہ شہر کی صفائی کے لئے سات ٹریکٹر مع ٹرالیاں، دو فرنٹ لوڈر، دو فرنٹ بلیڈ ایک گاربیج کنٹینر لفٹر، 16 گاربیج کنٹینر پر مشتمل مشینری استعمال کی جارہی ہے۔

(ب) اس وقت اوکاڑہ شہر کی صفائی کے لئے بمطابق منظور شدہ شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ سینٹری ورکرز کی کل 447 اسامیاں منظور ہیں جن میں سے 26 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) میونسپل کمیٹی اوکاڑہ اپنے پاس موجود مشینری سے شہر سے کوڑا تلف کئے جانے کے امور باحسن طریقہ سے انجام دے رہی ہے۔مزید برآں بمطابق لیٹر نمبر SO(Admn-III)(LG)Misc-P-I/2015 تمام سینی ٹیشن ڈیلی ویجز سٹاف بذریعہ janitorial کمپنی رکھے جائیں گے۔

ساہیوال: ضلع کونسل میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹی میں جاری سکیمز سے متعلقہ تفصیلات

510: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع کونسل ساہیوال، میونسپل کارپوریشن ساہیوال اور میونسپل کمیٹی کمیر وپی پی-198 ساہیوال میں سال 17-2016 اور 18-2017 میں کتنی سکمیں منظور ہوئیں، کتنی مکمل ہوئیں اور کتنی پر کام بقایا ہیں؟

(ب) اس وقت ضلع کونسل ساہیوال، میونسپل کارپوریشن ساہیوال اور میونسپل کمیٹی کمیر کے پاس کتنے کتنے فنڈز کس کس مد میں موجود ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان اداروں کے ماہانہ کتنے اخراجات ہیں سال 17-2016 اور 18-2017 کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال، ضلع کونسل ساہیوال اور میونسپل کمیٹی کمیر کے ملازمین غبن کیس / نقشہ جات فیس و دیگر بے قاعدگیوں میں ملوث پائے گئے ہیں تفصیل سے آگاہ کریں نیز کتنے ملازمین کے کیس انٹی کرپشن میں ہیں اور کتنوں کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف)

(i) سابقہ ضلع کونسل ساہیوال میں سال 17-2016 اور سال 18-2017 کی سکیمز کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 17-2016

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
147	147	0

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال18-2017

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
240	240	0

یونین کونسل ترقیاتی پروگرام برائے سال18-2017

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
58	58	0

سابقامیونسپل کارپوریشن، ساہیوال کی ترقیاتی سکیمز سال17-2016

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
49	49	0

سال18-2017

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
40	40	40

یونین کونسل ترقیاتی پروگرام برائے سال18-2017

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
4	4	0

(ii) سابقا میونسپل کارپوریشن ، ساہیوال کی ترقیاتی سکیمز:سال17-2016

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
33	33	0

سال18-2017

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
103	103	0

(iii) سابقا میونسپل کمیٹی کبیر کی ترقیاتی سکیمز: سال17-2016

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
22	22	0

سال18-2017

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز
22	22	0

سال18-2017

کل سکیمز	مکمل سکیمز	نامکمل سکیمز	کینسل سکیمز
30	25	(in running)1	4

(ب) تفصیل برائے موجودہ فنڈز برائے مختص رقم مالی سال20-2019

(i) سابقہ ضلع کونسل ساہیوال

سائز اخراجات	تنخواہ ملازمین اخراجات	ترقیاتی اخراجات
-/159805000روپے	-/98381263روپے	-/1670000000روپے

(ii) سابقہ میونسپل کارپوریشن، ساہیوال

سائز اخراجات	تنخواہ ملازمین اخراجات	ترقیاتی اخراجات
-/323125000روپے	-/354962000روپے	-/100000000روپے

(iii) سابقہ میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال

سائز اخراجات	تنخواہ ملازمین اخراجات	ترقیاتی اخراجات
-/41148000روپے	-/28425298روپے	-/152000000روپے

(ج)

(i) سابقہ ضلع کونسل ساہیوال کے سالانہ اخراجات سال17-2016کو 99681062روپے اور سال 18-2017 کو-/669198108روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) سابقہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے سالانہ اخراجات سال17-2016کو -/169039343روپے اور سال 18-2017 کو-/3843991242روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) سابقہ میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال کے سالانہ اخراجات سال 17-2016 کو -/14280839روپے اور سال18-2017کو-/78010373روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سابقہ ضلع کونسل ساہیوال، میونسپل کارپوریشن ساہیوال و میونسپل کمیٹی کمیر کا کوئی بھی ملازم کسی قسم کے غبن کیس و دیگر بے قاعدگیوں میں ملوث ہے اور نہ ہی کسی کا کوئی کیس انٹی کرپشن میں ہے۔

راجن پور: میونسپل کمیٹی جام پور میں
گاڑیوں اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

532: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی جام پور (راجن پور) کی کتنی گاڑیاں ہیں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان ملازمین کے نام اور گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) جام پور میں صفائی کے لئے کتنا عملہ تعینات ہے یونین کونسل وار تفصیل فراہم کی جائے اور یہ عملہ کہاں پر کام کر رہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس شہر میں صفائی نہیں ہو رہی کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس سے تعفن پھیل رہا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ شہر کی صفائی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میونسپل کمیٹی جام پور میں کل گاڑیاں (9ٹریکٹرز تین ناکارہ 6چالو حالت) ایک سکر مشین ہینو (قابل مرمت)، ایک جیٹر مشین ہینو (قابل مرمت)، ایک کار مارگلہ ماڈل 1993 (قابل مرمت) ایک کار سوزوکی کلٹس ماڈل 2003 چالو حالت اور ایک جیپ (ناکارہ) دو موٹر سائیکل (ناکارہ) ہیں۔ میونسپل جام پور میں 177 ملازم ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں ان میں سے 43 دفتری امور سرانجام دے رہے ہیں اور 134 ملازم صفائی کا عملہ ہے ملازمین بمع نام گریڈ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی جام پور میں صفائی عملہ 134 ہے (ڈرائیورز، بیلدار، سینٹری ورکر اور ڈسپوزل سٹیشنز) شہر میں کوئی اربن یونین کونسل نہ ہے جبکہ میونسپل کمیٹی جام پور 13 شہری وارڈز پر مشتمل ہے عملہ صفائی شہر کی حدود میں وارڈز وار روزانہ کی بنیاد پر صفائی کرتا ہے اور شہر سے اکٹھا ہونے والا کوڑا کرکٹ بھی روزانہ کی بنیاد پر شہری حدود

سے باہر منتقل کر دیا جاتا ہے۔صفائی عملہ / سینٹری ورکرز مع گریڈ کی تفصیل تتمہ (ب)
ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ میونسپل کمیٹی کا عملہ صفائی روزانہ کی بنیاد پر کوڑا کرکٹ بذریعہ ٹریکٹر ٹرالی، گدھا ریڑھی، ہتھ ریڑھی اُٹھا کر شہری حدود سے باہر منتقل کرتا ہے۔

(د) سینٹری انسپکٹرز میونسپل کمیٹی جام پور کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ روزانہ کی بنیاد پر شہر کا وزٹ کریں اور جہاں کہیں کوڑا کرکٹ کا ڈھیر نظر آئے اس کو فوری طور پر اٹھوا کر شہری حدود سے باہر منتقل کریں۔ میونسپل کمیٹی اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے بہتر سے بہتر صفائی کے انتظامات ہنگامی بنیادوں پر کر رہی ہے۔

این اے۔193 جام پور میں
ترقیاتی کاموں اور دیگر منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

533: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) این اے۔193 جام پور (راجن پور) میں میونسپل کمیٹی کے تحت پچھلے تین سال میں کتنے ترقیاتی کام کئے گئے ان کاموں کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان منصوبوں پر کتنی رقم خرچ کی گئی، ان میں کتنے منصوبے مکمل کئے گئے اور کتنے منصوبے نامکمل چھوڑ دیئے گئے ان منصوبہ جات کا ٹھیکہ کس کس کو دیا گیا؟

(ج) کیا حکومت نامکمل منصوبہ جات کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف)

(i) میونسپل کمیٹی جام پور نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 کے تحت 25 سکیمز نالی سولنگ، ٹف ٹائلز وغیرہ تعمیر کروائی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) میونسپل کمیٹی جام پور نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 کے تحت 20 سکیمز نالی سولنگ، ٹف ٹائلز وغیرہ تعمیر کروائی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) مالی سال 18-2017 میں لوکل گورنمنٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 13 منصوبے مکمل کئے گئے جن کی تفصیل بمع نام ٹھیکیداران تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iv) میونسپل کمیٹی جام پور کی مالی پوزیشن بہت کمزور تھی اس لئے 19-2018 میں کوئی ADP نہ لگائی ہے۔

(ب) ان منصوبوں پر 3 کروڑ 23 لاکھ 50 ہزار روپے خرچ کئے گئے ہیں کوئی منصوبہ نامکمل نہ ہے۔ ٹھیکیداروں کے نام تتمہ (الف، ب اور ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کوئی منصوبہ نامکمل نہ ہے۔

ساہیوال: ضلع کونسل میں سال 17-2016 تا 18-2017 کے دوران ترقیاتی سکیموں کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

588: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع کونسل ساہیوال میں مالی سال 17-2016 اور سال 18-2017 کے دوران کون کون سی ترقیاتی سکیمز منظور ہوئیں۔ یونین کونسل وار آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ ترقیاتی سکیمز کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی، کتنی رقم بقایا بچ گئی باقی ماندہ رقم کہاں کہاں پر خرچ اور کس اتھارٹی کی اجازت سے کی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا سکیمز میں کتنی مکمل ہو چکی ہیں۔ کتنی زیر تکمیل ہیں۔ ان کا معیار کیا ہے کیا ان کا تھرڈ پارٹی سے وزٹ کروایا گیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع کونسل ساہیوال میں سال 17-2016 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 100 سکیمز جبکہ بحالی و مرمت کے لئے 47 سکیمز منظور ہوئیں اور 18-2017 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 173 سکیمز جبکہ بحالی و مرمت کے لئے 65 سکیمز منظور ہوئیں۔ یونین کونسل وار منظور شدہ ترقیاتی سکیموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(i) مذکورہ ترقیاتی سکیموں کے لئے 17-2016 میں مبلغ -/18,99,32,000 روپے اور 18-2017 میں مبلغ -/33,35,25,000 روپے کی رقوم مختص کی گئیں۔

(ii) گرانٹ برائے دیہی ڈویلپمنٹ پروگرام مبلغ -/14,50,00,000 روپے ترقیاتی سکیموں کے لئے مختص شدہ رقوم خرچ ہو گئیں ہیں۔ کوئی بچت نہ ہوئی ہے۔

(ج) تمام سکیمز ہائے مکمل ہو چکی ہیں ان کا معیار تسلی بخش ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب کی جانب سے لوکل گورنمنٹ دیہی ڈویلپمنٹ پروگرام کے سلسلہ میں موصول ہونے والی گرانٹ کی سکیموں کی Third Party Verification (TPV) بھی ہو چکی ہے۔

ساہیوال: میونسپل کارپوریشن میں
ملازمین کی تعداد اور ان کی تنخواہوں سے متعلقہ تفصیلات

589: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ حجم کیا ہے؟

(ب) میونسپل کارپوریشن ہذا کے فنڈز کی کمی کی وجہ سے کتنے ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن گریجویٹی اور فوت ہونے والے ملازمین کی مالی امداد کے کیسز زیر التواء ہیں ان کو ادائیگیوں کے لئے کتنے فنڈز درکار ہیں؟

(ج) کیا حکومت فنانس ایوارڈ کے تحت میونسپل کارپوریشن ساہیوال کو ماہانہ اس قدر فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کہ اس کے جملہ ملازمین کی تنخواہیں اور ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن و دیگر مالی معاملات کی بروقت ماہانہ ادائیگی ہو سکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں مستقل اور کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد 527 اور ڈیلی ویجز پر 176 ملازم کام کر رہے ہیں۔ ان تمام ملازمین کی تنخواہوں کا حجم برائے مالی سال 2018-19 مبلغ 27 کروڑ 78 لاکھ 71 ہزار 745 روپے تھا۔

(ب) فنڈز کی کمی کی وجہ سے کسی ریٹائرڈ یا فوت شدہ ملازمین کے واجبات زیرِ التواء نہ ہیں۔

(ج) محکمہ خزانہ میونسپل کارپوریشن، ساہیوال کو صوبائی مالیاتی کمیشن (پی ایف سی) کے تحت ماہانہ کی بنیاد پر فنڈز منتقل کر رہا ہے۔ یہ فنڈز تنخواہوں، پنشن، یوٹیلٹی بلز وغیرہ کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان فنڈز کے علاوہ میونسپل کارپوریشنز اپنے فنڈز بھی Generate کرتی ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ PFC Award 2019 متعارف کروانے کے لئے کام کر رہی ہے جس کے تحت فنڈز نئے فارمولے کے تحت لوکل گورنمنٹس کو مہیا کئے جائیں گے۔ نئے ایوارڈ تک ان لوکل گورنمنٹس کو PFC Award 2017 کے تحت فنڈز جاری کئے جائیں گے۔ مالی سال 2018-19 میں میونسپل کارپوریشن، ساہیوال کو مبلغ 38 کروڑ 69 لاکھ 88 ہزار روپے مہیا کئے گئے ہیں۔

ساہیوال سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
کی تشکیل اور اس پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

590: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ساہیوال کا حدود اربعہ کیا ہے؟

(ب) کمپنی کب معرض وجود میں آئی۔اس کے سالانہ کل کتنے اخراجات ہیں اور کتنا فنڈز بقایا ہے؟

(ج) تحصیل ساہیوال کے اربن / رورل ایریا کی صفائی کی حالت بہت بہتر ہے۔اس کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں اور کتنی مدت میں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز اس بابت جولائی 2018 سے تاحال کئے جانے والے اقدامات سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ساہیوال سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا وجود ہی نہ ہے اس لئے اس سے متعلق تفصیلات موجود نہ ہیں۔

(ب) ایضاً

(ج) میونسپل کارپوریشن ، ساہیوال کی حدود میں روزانہ کی بنیاد پر صفائی کروائی جا رہی ہے۔محدود وسائل اور عملہ کی کمی کے باوجود میونسپل کارپوریشن ، ساہیوال صفائی کے عمل میں کوشاں ہے اسی لئے کلین اینڈ گرین پروگرام کے سلسلہ میں ساہیوال سٹی صفائی کے حوالہ سے پنجاب بھر میں دوسرے نمبر پر تھا۔

لاہور: سنگھ پورہ تا شالامار چوک میں
قانونی و غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز سے متعلقہ تفصیلات

606: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سنگھ پورہ تا شالامار چوک کتنے قانونی و غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ ہیں؟

(ب) کیا جی ٹی روڈ باغبانپورہ بازار کے باہر قائم پارکنگ سٹینڈ قانونی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پارکنگ سٹینڈ کا ٹھیکہ کتنے عرصہ کے لئے دیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی سنگھ پورہ تا شالامار چوک ٹوٹل دس پارکنگ سٹینڈز چلارہی ہے جن کے نام مندرجہ ذیل ہے:

1۔	ولیم مارکیٹ	2۔	مسرت رزاق ہسپتال
3۔	نیشنل بنک آف پاکستان	4۔	گورے ریسٹورنٹ
5۔	الفلاح بنک	6۔	ایم سی بی بنک
7۔	اسسٹنٹ کمشنر آفس	8۔	ٹریفک پولیس لائسنس آفس
9۔	مناواں ہسپتال	10۔	نعمت خانہ

(ب) باغبانپورہ بازار کے باہر پارکنگ سائیٹ کا نام ولیم مارکیٹ پارکنگ سائیٹ ہے جو کہ قانونی اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے منظور شدہ پارکنگ سائیٹ ہے۔

(ج) ولیم مارکیٹ پارکنگ سائیٹ لاہور پارکنگ کمپنی خود چلارہی ہے اور یہ سٹینڈ کسی ٹھیکیدار کے پاس نہ ہے۔

رحیم یار خان: میونسپل کمیٹی میں گاڑیوں، ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

664: سید عثمان محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی (رحیم یار خان) کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں اور اس میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام اور گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) رحیم یار خان شہر میں صفائی کے لئے کتنا عملہ تعینات ہے یونین کونسل وار تفصیل فراہم کی جائے، یہ عملہ کہاں پر کام کر رہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس شہر میں صفائی نہیں ہو رہی، کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس سے تعفن پھیل رہا ہے؟

(د) اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ شہر کی صفائی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سابقا میونسپل کمیٹی موجودہ میونسپل کارپوریشن، رحیم یار خان کے پاس تین سوزوکی کاریں، تین پوٹھوہار جیپیں، آٹھ ٹریکٹر ٹرالیاں، چار لوڈر، تین ٹینکر گندہ پانی، دو سکر مشین، ایک جیٹنگ مشین، دو فرنٹ بلیڈ اور اٹھارہ ڈی واٹرنگ سیٹ موجود ہیں جو کہ ورکنگ پوزیشن میں ہیں۔ میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان میں 755 ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام و گریڈ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شہر میں صفائی کے لئے 445 ملازمین پر مشتمل عملہ صفائی تعینات ہے جو کہ حدود میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان وارڈ نمبر 1 تا 50 میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ وارڈ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شہر میں صفائی روزانہ کی بنیاد پر ہو رہی ہے اور کوڑا کرکٹ بھی روزانہ کی بنیاد پر اٹھوایا جا رہا ہے۔

(د) رحیم یار خان شہر میں صفائی روزانہ کی بنیاد پر ہو رہی ہے اور اس سلسلہ میں شہریوں کی طرف سے کوئی شکایت نہ ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔263 اور پی پی۔264
میں واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

678: سید عثمان محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔263 اور پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں پچھلے پانچ سالوں میں کتنی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں لاؤنچ کی گئیں؟

(ب) ان میں سے اب تک کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی ناکارہ ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ناکارہ سکیموں کے لئے دوبارہ فنڈ مختص کر کے ان کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سابقا ضلع کونسل رحیم یار خان نے حلقہ پی پی-263 میں ایک سیوریج سکیم لاؤنچ کی اور ایک کی مرمت و بحالی کی جبکہ پی پی-264 میں دو سیوریج لاؤنچ کیں اور چار کی مرمت و بحالی کی گئی۔ اسی طرح سابقا میونسپل کمیٹی رحیم یار خان نے پی پی-263 میں آٹھ عدد واٹر سپلائی سکیمز و9عدد سیوریج لائنز کی مرمت و بحالی کی جس کی تفصیل تتمہ (الف اور ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا تمام سکیمز چالو حالت میں ہیں ان میں سے کوئی بھی لائن ناکارہ حالت میں نہ ہے۔

(ج) مذکورہ بالا تمام سکیمز چالو حالت میں ہیں۔

ضلع قصور میں یونین کونسلز کی تعداد اور متعین سیکرٹریز سے متعلقہ تفصیلات

752: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کل کتنی یونین کونسلیں ہیں ان یونین کونسلوں میں متعین سیکرٹری کے نام، عہدے اور سکیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جنوری 2019 سے اب تک سیکرٹری یونین کونسل نمبر 17 راجہ جنگ قصور، کے خلاف عوام کی جانب سے کرپشن اور جعلسازی کی بابت بہت ساری درخواستیں موصول ہوئی ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان درخواستوں پر کیا کارروائی کی گئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کرپشن، جعلسازی اور ملی بھگت ثابت ہو جانے کے باوجود بھی اہلکار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع قصور میں 125 یونین کونسلز تھیں جن میں تعینات سیکرٹریوں کے نام مع سکیل کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سابقہ یونین کونسل نمبر 17 راجہ جنگ اب ٹاؤن کمیٹی بن چکی ہے اور اس کے چیف آفیسر کے خلاف کوئی انکوائری نہ ہے جبکہ موجودہ یونین کونسل نمبر 17 گاؤں مان میں ہے جس کے سیکرٹری کے خلاف کوئی شکایت نہ ہے۔

(ج) چیف آفیسر ٹاؤن کمیٹی راجہ جنگ و سابقہ یونین کونسل نمبر 17 گاؤں مان کے سیکرٹری کے خلاف کوئی انکوائری و شکایت نہ ہے۔

(د) جواب جُز (ج) میں درج ہے۔

قصور: قصبہ الٰہ آباد میں سیوریج کی ناقص صورتحال سے متعلقہ تفصیلات

753: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الٰہ آباد (قصور) میں سیوریج کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے کروڑوں روپے کی لاگت سے بننے والا نظام ناکارہ ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قصبہ کی گلیوں اور بازاروں میں ابلتے گٹر انتظامیہ کا منہ چڑا رہے ہیں گندہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے شہریوں کا گزرنا محال ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قصبہ میں مین دیپالپور روڈ اور چونیاں روڈ پر پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے خستہ حال ہو چکے ہیں روڈز پر بڑے بڑے کھڈے پڑنے سے حادثات معمول بن چکے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قصبہ کی قدیم آبادیوں میں سیوریج کا نظام ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے گندہ پانی جمع ہے؟

(ہ) کیا حکومت قصبہ الٰہ آباد میں سیوریج کا نظام درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) درست نہ ہے کیونکہ الہ آباد کی تمام آبادی یہی سیوریج سسٹم استعمال کر رہی ہے۔ تاہم سیوریج سسٹم بند ہونے کی شکایت آتی رہتی ہے جن کو بروقت حل کر دیا جاتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے کیونکہ میونسپل کمیٹی الہ آباد محدود وسائل ہونے کے باوجود ہمہ وقت مسائل حل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

(ج) مذکورہ شاہرات محکمہ ہائی وے سے متعلقہ ہے جن کی فوری مرمت کی ضرورت ہے؟

(د) الہ آباد کی قدیم آبادی ٹھینگ پنڈ ہے جس میں تقریباً 30,32 سال پہلے سیوریج سسٹم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ڈالا تھا جہاں اگر کوئی مسئلہ پیدا ہو تو فوراً حل کر دیا جاتا ہے۔

(ہ) قصبہ الہ آباد میں سیوریج کا نظام درست کام کر رہا ہے اگر کوئی مسئلہ پیدا ہو تو فوراً حل کر دیا جاتا ہے۔

لاہور: شالامار باغ کے علاقہ القادر سکیم گلی
میں خالی پلاٹ میں گندگی کے ڈھیر سے متعلقہ تفصیلات

775: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالامار باغ لاہور کے علاقہ القادر سکیم کی مین گلی میں رفیق ہاؤس 31 القادر ہاؤسنگ سکیم باغبانپورہ لاہور کے نام سے پلاٹ مع چاردیواری موجود ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پلاٹ میں موجود جنگل نما درخت اور کوڑے کرکٹ سے خطرناک حشرات، کیڑے مکوڑہ و تعفن رہائشیوں کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے؟

(ج) کیا محکمہ نے پلاٹ مالک کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے نیز کیا محکمہ اس پلاٹ کی صفائی کروانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہاں چار دیواری والا ایک پلاٹ شالامار باغ لاہور کے علاقے القادر سکیم کی مین گلی میں رفیق ہاؤس 31 القادر ہاؤسنگ سکیم باغبانپورہ لاہور میں موجود ہے۔

(ب) مذکورہ پلاٹ کے گرد چار دیواری بمع گیٹ تعمیر ہے۔اس چار دیواری میں ارد گرد کے رہائشی کوڑا کرکٹ پھینکتے تھے۔

(ج) شالامار زون ، میٹروپولیٹن کارپوریشن ، لاہور نے مالکِ پلاٹ کو تلاش کر کے مذکورہ پلاٹ کا گیٹ کھلوایا اور لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے تعاون سے پلاٹ کی صفائی کرا دی گئی ہے اور مالکِ مکان کو ہدایت کر دی ہے کہ آئندہ وہ پلاٹ کی صفائی وغیرہ کا خیال رکھے۔

ضلع رحیم یار خان: پی پی-264 میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

830:سید عثمان محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان حلقہ پی پی-264 میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی کتنی اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) یونین کونسل کی سطح پر سینٹری ورکرز کی تقسیم اور حاضری کو کس طریق کار کے تحت یقینی بنایا گیا ہے؟

(ج) رحیم یار خان میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے کوڑے کو ٹھکانے لگانے کے لئے کتنے پوائنٹس قائم کر رکھے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) حلقہ پی پی-264 تحصیل کونسل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی حدود میں آتا ہے اور یہ حلقہ دیہی ایریا پر مشتمل ہے اس حلقہ میں کوئی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نہ ہے اس لئے سینٹری ورکرز کی کوئی اسامی نہ ہے۔

(ب) چونکہ یہ حلقہ دیہی یونین کونسلز پر مشتمل ہے اس لئے ان یونین کونسلز میں سینٹری ورکرز کی اسامیاں نہ ہیں۔

(ج) رحیم یار خان میں کوئی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نہ ہے بلکہ شہر کی ویسٹ مینجمنٹ کا کام میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان کے ذمہ ہے۔ مزید برآں میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان کے پاس کوئی مستقل ڈمپنگ پوائنٹ / لینڈ فِل سائیٹ نہ ہے۔

ڈیرہ غازی خان: غیر قانونی کالونیوں کی تعمیر میں ملوث افسران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

842: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان میں غیر قانونی کالونیاں کن ادوار میں بنیں؟

(ب) جن افسران کی موجودگی میں یہ غیر قانونی کالونیاں بنتی رہیں ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈیرہ غازی خان کی حدود میں غیر قانونی کالونیاں 2006 تا 2012 کے دور میں تعمیر ہوئیں۔

(ب) 2006 تا 2012 کے دوران تعینات افسران اور اہلکاران نے غیر قانونی کالونیوں کے مالکان کو متعدد بار نوٹسز جاری کر کے تعمیراتی کام کو رُکوایا۔ غیر قانونی کالونیوں کے پلاٹوں کی خرید و فروخت روکنے کے لئے متعدد بار محکمہ مال کو ان کی رجسٹری اور انتقال بند کرنے کے لئے لکھا گیا جبکہ محکمہ سوئی گیس اور واپڈا کو ان غیر قانونی کالونیوں میں بجلی اور گیس کے کنکشن منقطع کرنے کے لئے بھی تحریر کیا گیا۔ مزید یہ کہ بذریعہ اخبار عوام الناس کی آگاہی کے لئے غیر منظور شدہ کالونیوں کے بارے میں اشتہار دیا جا چکا ہے۔

ڈیرہ غازی خان: غیر قانونی کالونیوں کو قانونی دائرہ میں لانے سے متعلقہ تفصیلات

843: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں کتنی کالونیاں غیر قانونی طور پر قائم ہیں؟

(ب) ان کو لیگلائز کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر کی حدود میں 107 غیر قانونی کالونیز / لینڈ سب ڈویژن ہیں۔

(ب) مورخہ 2019-11-19 کو حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن ڈائریکٹر جنرل (آئی اینڈ ایم)، لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی ہے جو ان غیر منظور شُدہ ہاؤسنگ / لینڈ سب ڈویژن کالونیز کو ریگولرائز کرنے کے لئے پورے پنجاب کے لئے اپنی سفارشات تیار کرے گی۔

ڈیرہ غازی خان: واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تعداد ان کی چالو حالت اور مینٹیننس سے متعلقہ تفصیلات

847: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کتنے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے سرکاری اور کتنے مخیر لوگوں کی طرف سے لگائے گئے ہیں اور کتنے فعال ہیں؟

(ج) سرکاری اور غیر سرکاری واٹر فلٹریشن پلانٹ کی مینٹیننس کا کیا انتظام ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں اس وقت 51 فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں۔

(ب) تیس فلٹریشن پلانٹس سرکاری سطح پر اور ایک فلٹریشن پلانٹ غیر سرکاری تنظیم نے نصب کیا ہے ان میں سے تیس فلٹریشن پلانٹس فعال ہیں نیز میٹروپولیٹن کارپوریشن، ڈیرہ غازی خان کے زیر انتظام صرف ایک فلٹریشن پلانٹ واقع چوک چورہٹہ نزد کمپری ہینسو سکول کے ساتھ چل رہا ہے۔

(ج) فعال فلٹریشن پلانٹ میں سے 27 فلٹریشن پلانٹس کی مینٹیننس غیر سرکاری ادارے کر رہے ہیں اور تین عدد واٹر فلٹریشن پلانٹ کی مینٹیننس سرکاری ادارے کر رہے ہیں۔

جھنگ: پی پی-126 میں پارکس کی تعداد، ملازمین کی تعیناتی اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

875: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-126 جھنگ میں کتنے پارکس کس کس جگہ پر ہیں؟

(ب) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ج) ان پارکس پر سال 19-2018 میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور سال 20-2019 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان حلقہ کے تمام پارکس کی حالت ناگفتہ بہ ہے اس بابت محکمہ حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پی پی-126 کی حدود میں درج ذیل سات پارکس ہیں جو میونسپل کارپوریشن جھنگ و تحصیل کونسل جھنگ کے زیر انتظام ہیں۔

1. جمیل شہید پارک، جھنگ صدر
2. نواز شریف پارک جھنگ سٹی
3. پیر پہاڑے شاہ پارک جھنگ سٹی

4. مجید امجد پارک جھنگ صدر
5. فاطمہ الزہرہ پارک سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ
6. صفیہ اکبر پارک سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ
7. بلقیس اختر ہاشمی پارک سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ

(ب) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے 26 ملازمین تعینات ہیں۔

(ج) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال 19-2018 میں مبلغ ایک کروڑ 37 لاکھ 51 ہزار 778 روپے مع سیلری خرچ ہوئے جبکہ رواں مالی سال 20-2019 کے لئے اس مد میں مبلغ 1 کروڑ 95 لاکھ 74 ہزار 921 روپے مع سیلری مختص ہیں۔

(د) درست نہ ہے بلکہ پارکوں کی روزانہ کی بنیاد پر صفائی کی جاتی ہے اور وسائل کے مطابق ان پارکوں میں بہتری لائی جارہی ہے۔

رحیم یار خان: ضلع کونسل کو سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے جاری کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

889: سید عثمان محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں ضلع کونسل رحیم یار خان کو سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) اس رقم کی ماہانہ خرچ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع کونسل رحیم یار خان مورخہ 01.01.2017 کو وجود میں آئی ہے اور مورخہ 01.01.2017 سے لے کر اب تک تحصیل کونسل رحیم یار خان (سابق ضلع کونسل) میں سیوریج صفائی کے لئے کوئی رقم / گرانٹ موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) ایضاً

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر248/20 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

لاہور میں پنجاب سیف سٹی اتھارٹی

کے نصب شدہ1700 کیمروں کے خراب ہونے کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 21۔ مئی2020 کی خبر کے مطابق سیف سٹی کے1700 کیمرے خراب ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے لاہور میں1700 سے زائد کیمرے خراب، کئی علاقوں میں مانیٹرنگ متاثر ہو گئی جس کے باعث رونما ہونے والی کئی وارداتوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج نہ مل سکی۔ لاہور شہر میں آٹھ ہزار سے زائد کیمرے نصب ہیں جن میں سے اس وقت تقریباً1700 کیمرے خراب ہیں۔ کیمرے خراب ہونے کی وجہ سے کئی علاقوں میں کیمروں کے ذریعے مانیٹرنگ متاثر ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہر میں ہونے والی حالیہ وارداتوں کی فوٹیج بھی پولیس کو موصول نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے ملزمان کو گرفتار کرنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ سیف سٹیز اتھارٹی کے قیام سے اب تک شہر میں کرائم کا گراف نیچے نہ آیا اور شہر میں سٹریٹ کرائم کے ساتھ ساتھ چوری اور ڈکیتی کی وارداتوں میں بھی ریکارڈ اضافہ ہوا جس کی وجہ سے لاہور شہر میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہے۔ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے1700 کیمرے خراب ہونے کی وجہ سے لاہور شہر کی عوام میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ جو تحریک التوائے کار محترمہ نے پیش کی ہے اس کی بنیاد ایک اخباری خبر ہے تو اس اخباری خبر کی بنیاد پر یہاں پر پیش کی گئی تحریک التوائے کار کو میں غلط تو نہیں کہوں گا لیکن اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ 100 فیصد درست نہیں ہے۔ محترمہ کا یہ فرمانا میں تعداد میں نہیں جانا چاہتا کہ کچھ کیمرے خراب ہیں۔ انہوں نے سینکڑوں کی تعداد میں بتایا ہے لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ہوتا یہ ہے کہ اس وقت لاہور شہر میں جتنے بھی کیمرے لگائے گئے ہیں ان میں سے کچھ خراب ہوتے رہتے ہیں لیکن یہ ایک مسلسل عمل ہے جو ایک continuous process ہے کہ جو کیمرہ خراب ہوتا ہے اسے ٹھیک کر لیا جاتا ہے لیکن درمیان میں ایک ایسا patch ضرور آیا تھا کہ جب ان کو ٹھیک کرنے کے عمل میں تھوڑی سی delay پیدا ہوئی تھی جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ جس کمپنی کے ساتھ ہمارا کنٹریکٹ تھا اور جس کمپنی نے یہ کیمرے provide کئے تھے اس کمپنی کا agreement renew ہونا تھا لیکن renewal میں کچھ مشکلات آرہی تھیں۔ ہم ان کی terms & conditions پر renewal نہیں کرنا چاہ رہے تھے اور ہمارے درمیان کوئی اتفاق رائے پیدا نہیں ہو رہا تھا جس کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے delay ہوئی تھی لیکن اب ہم ایک routine میں آ گئے ہیں اور جہاں پر بھی کیمرہ خراب ہوتا ہے تو اسے ٹھیک کر لیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات محترمہ نے فرمایا کہ ان کیمروں کی وجہ سے پولیس بہت سارے ملزمان کو trace نہیں کر سکی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر درست نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کو سیف سٹی اتھارٹی کی وجہ سے جو assistance ملتی ہے وہ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے اور یہ ادارہ بالکل اپنے طور پر بہتر کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب بھی اگر اس وقت کچھ کیمرے کسی جگہ پر خراب ہیں اور ان کے نوٹس میں ہیں تو ہم انہیں ٹھیک کروانے کی ترجیحی بنیادوں پر کوشش کریں گے لیکن بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا ایک routine کا کام ہے۔ کیمرے ضرور خراب ہوتے ہیں لیکن انہیں ساتھ ہی ٹھیک کر دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ جواب تسلی بخش ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا کیونکہ آج ہماری بحث "کورونا وائرس" پر بھی ہے لیکن special risk needs special attention عرض یہ ہے کہ جب اس کورونا وائرس سے پوری دنیا میں ہر آدمی اس سے گھبرایا پڑا ہے---

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! ابھی تو ہم نے کورونا پر بحث کا آغاز نہیں کیا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں صرف ایک پوائنٹ پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری قومی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر میاں محمد شہباز شریف اور دیگر قائدین---

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ ہم اسی پر بحث کر رہے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! مجھے بات تو مکمل کر لینے دیں---

جناب چیئرمین: نہیں، کورونا پر پوری بحث ہے اس لئے اس وقت آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ چاہوں گا کہ ایک دن پہلے میں نے ایک نجی ٹی وی پر خبر پڑھی بلکہ ان کے رات 9:00 بجے کے بلیٹن میں تھی کہ حکومت زمینداروں اور کاشتکاروں پر ایک نیا ٹیکس لگانے جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! ہماری زراعت کے انتہائی بُرے حالات ہیں اور میں اس ہاؤس میں بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس پر بحث کے لئے وقت رکھیں لیکن نہیں رکھا گیا۔ آگے بجٹ شروع ہو جائے گا تو اس پر بات نہیں ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین! میں حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ خدارا، خدارا اگر آپ ایسا ارادہ رکھتے ہیں اور اللہ کرے کہ وہ خبر غلط ہو لیکن وہ جو خبر تھی اور میں نے اس میں جو پڑھا تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ کاشتکاروں کے ساتھ، زراعت کے ساتھ اور اس ملک کی معیشت کے ساتھ انتہائی زیادتی ہو گی۔

جناب چیئرمین! یہاں پر کاشتکار اور زراعت کے لئے جو پالیسیاں بنائی جاتی ہیں اس میں ہمارے stakeholders کو شامل ہی نہیں کیا جاتا۔ آپ نے اگر ایک ریڑھی والے پر بھی ٹیکس لگانا ہے، آپ نے اگر کسی چھوٹے سے چھوٹے سرمایہ دار پر بھی ٹیکس لگانا ہے تو۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ! میں قطع کلامی کی معافی چاہتا ہوں ایک مفروضے کی بنیاد پر آپ تقریر کر رہے ہیں۔ ابھی بجٹ آیا نہیں ہے اور یہ کسی کو پتا نہیں ہے کہ کون سا ٹیکس لگنا ہے اور کون سا نہیں لگنا تو آپ اس کو بنیاد بنا کر یہ نہ فرمائیں۔ جہاں تک زراعت پر بات کرنے کا تعلق ہے تو ہماری جو cut motions آتی ہیں اس میں آپ زراعت کے ڈیپارٹمنٹ میں اپنی cut motions دے دیں تو آپ کو بھرپور بات کرنے کا موقع ملے گا لیکن ایک ٹیکس جو لگا ہی نہیں ہے اور ابھی بجٹ ہی نہیں آیا تو اس کی بنیاد پر تقریر کرنا مناسب نہیں ہو گا۔ آج کورونا پر general discussion ہے جو کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو اس کو شروع کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح آپ نے پوائنٹ آف آرڈرز پر وقت ضائع کرنا ہے اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ کو discuss کرنا ہے تو ہیلتھ پر بحث رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

صحت پر عام بحث

جناب چیئرمین: جی، آج بڑا اہم topic ہے تو اب ہم کورونا پر general discussion شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر ہیلتھ پر عام بحث ہے اور بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ اپنا نام بحث کے لئے مجھے بھجوا دیں اور جتنا چاہے بول لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ نے زراعت پر بات اچھے طریقے سے ختم نہیں کی کیونکہ اس ہاؤس میں بھی اکثریت کاشتکاروں کی ہے اور زمینداروں کی ہے لیکن ان پر جو ٹیکسز لگائے جا رہے ہیں ان کے متعلق ہم کسی سے پوچھ بھی نہیں سکتے۔

جناب چیئرمین! بڑا افسوس ہے کہ ہم بات بھی نہیں کر سکتے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ اس ہاؤس میں تقریباً70 فیصد ہمارے ساتھی اللہ کے فضل و کرم سے کاشتکار ہیں اور ان پر ٹیکس بھی لگائے جائیں لیکن ہم بولیں بھی نہ۔ یہ نہ سمجھیں---

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے رانا محمد اقبال خان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بتا دیں کون سا ٹیکس لگا ہے؟ آپ بتائیں کیونکہ بجٹ ابھی 15۔ جون کو پیش ہونا ہے اور ٹیکس آپ نے آج لگا دیا ہے۔ مجھے بتائیں کہاں لگا ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ٹیکس لگا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! مجھے بتائیں کہاں ٹیکس لگا ہے؟

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! ابھی ٹیکس نہیں لگا۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! وہ انکم ٹیکس ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! کب لگا ہے کیونکہ ابھی 15۔ جون کو بجٹ پیش ہونا ہے اور خدا کا واسطہ ہے کہ ایسی بات نہ کیا کریں۔ آپ کا جتنا تجربہ ہے اس کے مطابق بات کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو ایک بات میں کر سکوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! جی۔

جناب چیئرمین: میری معلومات کے مطابق کوئی نیا ٹیکس ایگریکلچر پر نہیں لگ رہا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے بھی وہ خبر سنی ہے جس کا ذکر سید حسن مرتضیٰ نے کیا ہے۔ میں بھی کاشتکار ہوں اور میری انکم کا 100 فیصد انحصار کاشتکاری پر ہے۔ وہ سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ ہے جس کے تحت ہم سب کو ایگریکلچر انکم ٹیکس بھرنا ہے۔ وہ سپریم کورٹ کا فیصلہ پرانا چلا آ رہا ہے اور وہ نیا ٹیکس نہیں ہے جو ہم سب نے بھرا ہے یا کچھ لوگ بھر رہے ہیں اور وہ ہمیں بھرنا پڑے گا۔ وہ خبر اس حوالے سے چلی ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! وہ دو ٹیکس ہیں جن میں ایک زرعی پراپرٹی ٹیکس ہے اور دوسرا زرعی انکم ٹیکس ہے---

جناب چیئرمین: جی، وہ سپریم کورٹ کی رولنگ ہے۔ بہت شکریہ۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس وقت پنجاب کے اندر کورونا وائرس کی صورتحال یہ ہے کہ--

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! یہ ٹھیک نہیں ہو رہا ہے آپ ہمیشہ اسی طرح ہی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! What you want to say?

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ ہاؤس کو dictate اور bulldoze نہیں کر سکتے۔

MR CHAIRMAN: This is not the way, this is not the way.

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! مجھے پوائنٹ آف آرڈر دیں۔ This is point of order

MR CHAIRMAN: This is not the way, this is not the way.

RANA MASHHOOD AHMED KHAN: Mr Chairman! This is not the way.

جناب چیئرمین: جو آپ لہجہ استعمال کر رہے ہیں This is not the way. The Chair is not bound to listen to you. Thank you very much. جی، منسٹر صاحبہ!

RANA MASHHOOD AHMED KHAN: Mr Chairman! We are not bound to listen to you.

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ آئندہ آپ میرے ساتھ اس لہجے میں بات مت کیجئے گا، پلیز۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ بھی دھیان رکھئے گا۔

جناب چیئرمین: آپ بتائیں کہ میں کس چیز کا دھیان رکھوں؟ وزیر قانون! پلیز نوٹ فرمائیں یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ دھیان رکھئے گا، میں کس چیز کا دھیان رکھوں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ۔۔۔

MR CHAIRMAN: Is he challenging my authority?

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ رانا مشہود احمد خان خود ڈپٹی سپیکر رہے ہیں، چیئر کے ساتھ مخاطب ہونے کا ایک طریق کار ہوتا ہے۔ یہ تشریف رکھیں اگر کوئی بات ہے تو ہم آپس میں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں لیکن چیئر کا احترام بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ہم ایک ایسا غلط precedent set نہ کریں کہ چیئر کا احترام نہ کیا جائے، چیئر کا احترام ہم سب پر لازم ہے۔ رانا مشہود احمد خان! چلیں، آئیں ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ،
رانا مشہود احمد خان اور جناب سمیع اللہ خان ایوان کی پچھلی نشستوں پر تشریف لے گئے)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ! آپ continue کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس وقت پنجاب میں 3 لاکھ 27 ہزار 172 افراد کا کورونا ٹیسٹ کیا جا چکا ہے جن میں سے پچھلے 24 گھنٹوں کے دورانیہ میں 1919 مریضوں کی کورونا وائرس کی تصدیق ہوئی ہے۔ اس وقت پورے صوبہ پنجاب میں تصدیق شدہ کیسز 47382 ہیں، اب تک 890 افراد کی اموات ہو چکی ہے اور تقریباً 9546 لوگ صحت یاب ہو کر گھر جا چکے ہیں۔ اس وقت قرنطینہ میں 2653 جبکہ جیل میں 86 افراد کورونا کے مریض ہیں۔ سارے زائرین اور تبلیغی اجتماع والوں کو صحت یاب ہونے کے بعد گھر بھیجا جا چکا ہے۔ اس وقت بیرون ملک سے آنے والے 10252 افراد کا ٹیسٹ کیا گیا ہے جن میں سے 117 افراد میں وائرس کی تصدیق ہوئی ہے۔ 5381 افراد کا ٹیسٹ رزلٹ منفی آیا ہے اور 2704 افراد کا کورونا ٹیسٹ رزلٹ متوقع ہے۔ اس وقت 25386 افراد کے براہ راست جبکہ ان کی contact tracing کے نتیجہ میں 113,064 افراد کی ٹیسٹنگ کی جا چکی ہے جن میں

سے 5978 افراد میں کورونا وائرس کی تصدیق ہوئی ہے۔This is the instruction of the World Health Organization.پنجاب میں 10 ہزار افراد کی ٹیسٹنگ اہلیت موجود ہے جبکہ پچھلے 24 گھنٹوں میں 9179 افراد کے ٹیسٹ کئے جا چکے ہیں اور اس طرح اب تک کئے گئے کل ٹیسٹوں کی تعداد 3 لاکھ 27 ہزار 72 ہو چکی ہے۔ ہم نے ریکارڈ مدت میں لیبارٹریوں کی تعداد ایک سے بڑھا کر 24 کر دی ہے۔ اس وقت پنجاب کے 207 ہسپتالوں میں کورونا وائرس کے علاج کی سہولت موجود ہے جہاں ٹوٹل 2177 وینٹی لیٹرز میں سے 626 وینٹی لیٹر کورونا وائرس کے مریضوں کے لئے مختص ہیں جبکہ 264 وینٹی لیٹرز کورونا مریضوں کے زیر استعمال ہیں۔ اس وقت پنجاب میں کورونا سے مشتبہ ہیلتھ کیئر ورکرز کی کل تعداد 4168 ہے اور ان تمام ہیلتھ کیئر ورکرز کے ٹیسٹ ہو جانے کے بعد 836 افراد میں کورونا وائرس کی تصدیق ہوئی ہے اس لحاظ سے متاثر ہونے والے افراد کی شرح 20 فیصد ہے۔ اس وقت صوبہ پنجاب میں کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے لحاظ سے لاہور 22749 مریضوں کے ساتھ پہلے، راولپنڈی 3561 مریضوں کے ساتھ دوسرے، فیصل آباد 3166 مریضوں کے ساتھ تیسرے ،ملتان 3160 مریضوں کے ساتھ چوتھے، گوجرانوالہ 1885 کے ساتھ پانچویں جبکہ چکوال میں سب سے کم 49 مریض رپورٹ ہوئے ہیں۔ پچھلے 24 گھنٹوں کے دوران پنجاب کے اضلاع کی رپورٹ کے مطابق کورونا وائرس کے 2003 نئے کیسز آئے ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کی کل تعداد 47382 ہو گئی ہے۔ ترجمان پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے مطابق اس وقت لاہور میں 22882، ننکانہ صاحب 209، قصور 420، شیخوپورہ 678، راولپنڈی 3621، جہلم 268، اٹک 158، گوجرانوالہ 1883 اور سیالکوٹ میں 1361 نئے کیسز رپورٹ ہوئے۔ یہ ساری تفصیل ہر ممبر کی ٹیبل پر موجود ہے we have distributed to everyone. جو ممبران detail دیکھنا چاہتے ہیں وہ اس میں موجود ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ہاؤس کو بتانا چاہوں گی کہ پنجاب اور دیگر صوبوں میں وائرس کی موجودگی کی شرح میں واضح فرق ہے۔ اگر ہم پنجاب کا دیگر صوبوں کے ساتھ comparison کریں تو پنجاب میں سب سے زیادہ 308806 ٹیسٹ کئے گئے، 43460 مثبت نتائج آئے جس سے وائرس کی موجودگی کا تناسب 14.07 فیصد بنتا ہے۔ اگر ہم سندھ میں دیکھیں تو اس کی شرح 16.75، KPK میں 17.51 اور بلوچستان میں 21.22 فیصد ہے۔ ابھی بھی صوبہ پنجاب میں باقی

صوبوں کے مقابلے میں کم شرح ہے۔کورونا وائرس کے پس منظر کا آپ سب کو پتا ہے کہ یہ چین کے شہر ووہان سے شروع ہوا۔ 31 جنوری کو پاکستان اور خاص طور سے پنجاب نے اس کی تیاری شروع کی۔ 31۔ جنوری 2020 کو عالمی ادارہ صحت نے COVID-19 نامی اس وائرس کو عالمی وبا کا درجہ دیا گیا۔ 25۔ جنوری 2020 کو صوبہ پنجاب نے 24 گھنٹوں والا Provincial Disease Response Unit قائم کیا۔ 10۔ فروری 2020 تک ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سٹاف، High Dependency Units اور Rapid Response Team کو کورونا وائرس کے حوالے سے مکمل طور پر تربیت دی جاچکی تھی۔

جناب چیئرمین! یہ تفصیل ہم نے سب کو تقسیم کی ہے This is the complete Standard Operating Procedure and guideline یہاں ہمارے جتنے بھی ایم پی ایز موجود ہیں میں نے ان سب کو یہ book دی ہے۔ It is a good book to read اس میں ساری معلومات ہیں How is COVID-19 spreading and it is extremely important کہ اس کو پڑھا جائے کیونکہ اس کو پڑھنے کے بعد آپ بہت زیادہ شعور پیدا کر سکتے ہیں۔ حکومت نے جو جو steps لئے ہیں وہ ساری detail دی گئی ہیں۔ So this has been published اور ہم نے ensure کیا ہے کہ یہاں جتنے ایم پی ایز ہیں ان سب کو معلومات دی جائیں۔

جناب چیئرمین! 28۔ فروری تک COVID-19 کی تشخیص اور علاج سے تفصیلی SOPs کا اجراء کیا گیا۔ 17 مارچ کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی سربراہی میں اعلیٰ سطح کی کمیٹی تشکیل ہوئی جس کی صدارت وزیر اعلیٰ پنجاب خود کرتے ہیں اور اب تک وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں بائیس اجلاس کئے جاچکے ہیں۔ حکومت پنجاب اب تک 6502 ملین روپے کورونا وائرس کے لئے جاری کر چکی ہے اور یہ میں پرائمری ہیلتھ کیئر کا بتا رہی ہوں۔ پرائمری ہیلتھ کیئر کے مکمل خرچے کی تفصیل ہم نے تمام ایم پی ایز کو تقسیم کر دی ہے اور یہ تفصیل It is also available on our website. نیز ہم نے روزمرہ کے اخراجات بھی ویب سائٹ پر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین! جس طرح میں نے آپ کو بتایا تھا کہ:

Total amount of money that government of Punjab gave to the Primary and Secondary Health Care was roughly 12 billion rupees.

جناب چیئرمین! ہم نے یہ چھ کا علیحدہ حساب دیا ہے اور جو خرچہ Basic Healthcare کا ہے اس کا علیحدہ حساب اس document میں موجود ہے جو تمام معزز ممبران کو تقسیم کر دیا ہے۔ ہم نے تمام خرچہ It has been mentioned in detail اس وقت جو main concern ہے۔ سب کا. That's about Lahore. Being an epicenter of pandemic.

جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتی ہوں کہ انہوں نے کہا کہ Detailed position of bed بھی لے کر آئیں۔ مسلسل ناراضگی ہوتی ہے کہ بیڈز available نہیں ہیں تو میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ اس وقت لاہور میں جو beds position ہے اس میں تقریباً ہمارے پاس mild patients کے لئے 2419 beds ہیں۔

This includes two thousand in the public sector and 419 in the private sector in which totally occupied beds are 903 and vacant beds are 1516.

جناب چیئرمین! HDU یعنی High Dependency Units یہ وہ یونٹ ہے جس کے اندر آپ مریض کو Oxygen under pressure دے سکتے ہیں اور کیونکہ ان کو سانس کی تکلیف ہوتی ہے۔ Due to this up to 15 liters of Oxygen way pap کے through دی جاتی ہے۔ 675 High Dependency Units ہیں جو کہ پبلک سیکٹر میں 405 اور پرائیویٹ سیکٹر میں 171 ہیں۔ اس وقت 461 total occupied beds ہیں اور 214 بیڈز خالی ہیں۔

جناب چیئرمین! ICUs with Ventilators کے متعلق عرض ہے کہ ایک مسلسل شور ہے کہ وینٹی لیٹر available نہیں ہیں۔ Ventilators are also available، پبلک سیکٹر میں 160 وینٹی لیٹرز available ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر میں 226 وینٹی لیٹرز available

ہیں یعنی 386 total ventilators ہیں۔ اس وقت 238 وینٹی لیٹرز استعمال ہو رہے ہیں اور 148 وینٹی لیٹرز خالی ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ پچھلے دنوں سے we are doing trials ہم نے ایک Hydroxychloroquine کے trials کئے تھے جہاں تک trials کا تعلق ہے ہمیں بیچ میں WHO نے یہ کہا کہ آپ اس trial کو روک دیں کیونکہ کچھ evidence اس لئے آ رہا ہے کہ Probably Hydroxychloroquine کا severely affected patients پر adverse effect ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! اب انہوں نے دوبارہ کہا ہے کہ یہ trials شروع کر دیں۔ On mild and moderate patients and that trial is ongoing. پلازمہ کا use کر رہے ہیں۔ According to various papers ابھی تک اس طرح کا benefit اس وقت سامنے نہیں آیا جو کہ ہم expect کر رہے تھے but we have made plasma freezes available. یہ PKLI میں available ہے اور تمام ٹیچنگ ہسپتال میں بھی available ہے اگر کوئی بندہ recovery کے بعد پلازمہ donate کرنا چاہے تو وہ جا کر اپنا پلازمہ دے۔

جناب چیئرمین! اس کا anti-body titers دیکھا جاتا ہے کہ کتنی anti-bodies ہے اور پھر اس کے بعد وہ پلازمہ بلڈ گروپ کے مطابق crossmatch کر کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ That permission is also there. اور ایک نئی drug ہے Which is known as Actemra. Basically it was used for Rheumatoid arthritis. لیکن یہ دیکھا ہے کہ اس drugs کے اچھے اثرات سامنے آئے ہیں۔ ہم نے initially جو small number of fifty patients پر trial کیا تھا اس میں The ones who were not on a ventilator, they responded in a better position. جو وینٹی لیٹر پر تھے ان کا survival rate was about 30 percent تھا۔

So that was not commendable it was important actemra has to be given at particular time. The Chief Minister of Punjab has been very kind.

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس پر proper trail کریں۔

We are going to make 1000 doses available in all the public sectors hospitals. We do this trial on our own patients who are admitted in public sector hospitals. The cost of one dose on one patient amounts one lac two thousand rupees.

جناب چیئرمین! اس پر یہ sanction کیا ہے ہم نے ایک ہزار doses منگوائی ہیں جس میں پہلی کھیپ تقریباً 1020 doses کی آگئی ہے We are anticipating that in next couple of days. We will be getting more injections. اور جو مختلف پرائیویٹ ہسپتال پر لوڈ ہے اس طریقے سے ان کو distribute کر رہے ہیں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ اپنی باری پر بول لیجئے گا۔ میرے خیال میں تیسری باری آپ کی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس میں important یہ ہے کہ میں نے تین دن اسمبلی میں مسلسل یہ ساری باتیں سنی تھیں تو میں ان باتوں کے جواب لے کر آئی ہوں تاکہ آپ کو بار بار نہ پوچھنا پڑے۔ میں بھی تو خاموشی سے آپ کی تین دن بات سنتی رہی ہوں تو میرا خیال ہے کہ اگر آپ دس منٹ اور میری بات سن لیں تو کوئی ایسی بُری بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں یہ بھی بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم پبلک سیکٹر میں in the next 15 days اس کی مزید bed capacity کی expansion کریں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ کمپنیوں کی بات کر رہی ہیں یہ ہماری بحث کے بعد جواب دیں تو بہتر ہو گا۔۔۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں آپ کو

In the end, I would like to summarize. One No.1 for the next ten to fifteen days we have made adequate arrangements to look after the patients who are being admitted to all the hospitals in Punjab.

جناب چیئرمین! ہماری پوری کوشش ہے کہ ان کو پبلک سیکٹر ہسپتالوں میں سہولت ملے۔ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ پرائیویٹ سیکٹر بھی properly support کرے۔ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے ہسپتال ہیں تو ہم نے ان کو بھی involve کر لیا ہے۔ اس وقت کہیں بھی دنیا میں جو جو میڈیسن recommend ہو رہی ہے. we are working on it ہم اس پر trials کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس وقت حکومت پنجاب کی پوری کوشش ہے کہ اچھی سے اچھی سہولت اپنی عوام کو دی جائے، کورونا کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے اور ہمارے پاس جو مریض بیمار ہو کر ہسپتالوں میں آرہے ہیں ہم ان کو بہتر سے بہتر treatment دے سکیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج آپ نے جو بڑی اچھی healthy debate کا آغاز کیا ہے تو اس میں میری submission یہ ہو گی کہ چائنا میں کورونا کا پہلا کیس دسمبر میں diagnose ہوا اور پھر پوری دنیا میں یہ وبا پھیلتی گئی۔ پاکستان definitely دنیا سے علیحدہ تو نہیں ہے۔ دسمبر سے لے کر آج تک ساری دنیا ایک ایک چیز کی ایک ایک سیکنڈ کی خبر میڈیا سے بھی لیتی ہے، تمام لوگ internet سے بھی لیتے ہے اور internet بھی use کرتے ہیں۔ پاکستان میں 26۔ فروری کو پہلا کیس دیکھنے میں آیا اور پھر 14۔ مارچ کو پنجاب میں پہلا کیس دیکھنے کو آیا۔ بہر حال مجھے اور بہت سارے دوستوں کو اب تک یہ پتا نہیں ہے کہ دسمبر سے لے کر 26۔ فروری اور 14۔ مارچ تک پنجاب اور پاکستان میں اس کی کیا تیاری کی گئی؟ کیونکہ نظر کوئی نہیں آئی۔

جناب چیئرمین! ہونا یہ چاہئے تھا کہ جب یہ cases diagnose ہوئے تو definitely چائنا ہمارا ہمسایہ ہے یہاں فوری طور پر committees بننی چاہئیں تھیں، فوری طور پر expert opinions لینی چاہئے تھیں اور فوری طور پر ایسی ٹاسک فورس بننی چاہئے تھی جو نیشنل ٹاسک فورس ہوتی جس میں تمام stakeholders شامل ہوتے اور مل بیٹھ کر مقابلہ کرنے کی تیاری کی جاتی لیکن بڑے ادب سے عرض کروں کہ وہ نظر نہیں آئی۔ اگر ہسپتالوں کی تیاری کی بات کریں تو ہونا یہ چاہئے تھا کہ ہمارے جو ہسپتال تھے ان کو nominate کر دیا جاتا کہ یہ specially کورونا کے لئے designate کئے گئے ہیں اور یہاں پر کورونا کا treatment ہوگا۔ سروسز ہسپتال کا نوٹیفکیشن کیا گیا لیکن جب وہاں پر پہلا کیس جاتا ہے تو وہاں جا کر پتا چلتا ہے کہ سروسز ہسپتال تو تیار ہی نہیں ہے اور وہاں پر تو کوئی تیاری نہیں ہے تو پھر cases مجبوراً میو ہسپتال بھیجے گئے اور آج may be میو ہسپتال 50 فیصد سے زیادہ کے لوڈ کو cater کر رہا ہے۔ ایکسپو سنٹر کا بڑا شور سنتے ہیں اور بڑا زبردست ہسپتال بنایا اور پتا نہیں کتنے کروڑ روپے جو کہ منسٹر صاحبہ کو پتا ہے 90 یا 95 کروڑ یا جتنے بھی کروڑ ہیں اس بارے میں پتا چلا ہے کہ آج کل وہاں پر کرکٹ ہو رہی ہے۔ Patients آج کل وہاں پر ڈبل وکٹ کرکٹ ٹورنامنٹ کر رہے ہیں۔ کمشنر لاہور کی رپورٹ نے اس کا کچا چٹھا کھولا وہ ضرور منسٹر صاحبہ نے بھی دیکھی ہوگی اور ہمارے ممبران پارلیمنٹ کو بھی پتا چلا ہوگا کہ وہاں کی رپورٹ کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں صرف ایک عرض اس میں سے کر دیتا ہوں کہ اس پر 37 کروڑ روپے کرایہ جو ایکسپو سنٹر انتظامیہ نے مانگ لیا اور جس میں اس چیز کی مشہوری کی گئی کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے بہت بڑا کارنامہ کر دیا اور بہترین ہسپتال بنا دیا ہے۔ اس ہسپتال کا فی بیڈ اور per patient کا یومیہ کرایہ 20 سے 25 ہزار روپے پڑ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ جو بڑے بڑے فائیو سٹار ہوٹلز ہیں اگر ان کے کمرے لے لئے جاتے کیونکہ کام تو وہی کر رہے ہیں تو شاید اس کا کرایہ بھی اس سے کم ہوتا جو کرایہ پڑا ہے۔ میں نے صرف کرائے کی بات کی ہے اور باقی expenditures کی بات نہیں کی۔ اس پر حسن نثار صاحب نے بڑی بات کی ہے تو بہتر ہے اس کا بھی ضرور جواب آجائے کہ وہ کیا صورتحال ہے اور کیا اس کے معاملات ہیں؟ اس کے بعد جو سب سے پہلی بات ہے کہ ہم نے جو ٹیسٹ کرنے

تھےWHO یہ کہتا ہے جس کے بارے میں، میں نے سنا ہے کہ ہماری گورنمنٹ میں ظفر مرزا کہتے ہیں کہ ہم WHO کی گائیڈ لائن کے پابند ہی نہیں ہیں۔ پتا نہیں کہ پھر ہم کس کی گائیڈ لائن کے پابند ہیں۔ اگر ہم WHO کی گائیڈ لائن کے پابند نہیں ہیں تو پھر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کی گائیڈ لائن یہاں پر چلتی ہے کیونکہ یہاں پر وزیر اعظم بھی کہہ دیتے ہیں کہ لاک ڈاؤن کرنا ہے یا نہیں کرنا، اشرافیہ نے لاک ڈاؤن کرادیا تو اب تک سمجھ نہیں آ رہی کہ گائیڈ لائن کس کی ہے۔ اب ٹیسٹوں کی طرف آتے ہیں آج بھی جو محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں جو آئی پی ایچ لیب، جو فرانزک لیب اور جو فرانزک لیب میاں محمد شہباز شریف نے بنائی تھی، ایڈز کنٹرول کی لیب، ہیپاٹائٹس کی لیب اور ٹی بی والی لیب ہے یہ وہ تمام facilities ہیں جو آج بھی آپ کے کورونا tests کا burden لے رہی ہیں اور الحمدللہ یہ تمام کی تمام labs میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں بنی ہیں جو آج کورونا کے epidemic میں آپ کے کام آ رہی ہیں۔ جہاں تک ہماری testing labs کا issue ہے تو میں بڑا حیران ہوں ڈیڑھ سو برس سے پرانی یونیورسٹی کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، میو ہسپتال بھی اتنا ہی پرانا ہے آج بھی وہاں پی سی آر کی سہولت موجود ہے لیکن وہاں آج بھی ٹیسٹ نہیں ہو رہے۔ سمجھ سے باہر ہے کیوں نہیں ہو رہے تمام کے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کے اندر یہ facilities موجود ہیں وہاں پی سی آر ٹیسٹنگ کی سہولت موجود ہے اگر آج اُن کو kits provide کی جائیں تھوڑی بہت exercise کرنے سے PSL 3 level پر آجاتی ہیں۔ کوئی بہت بڑی سائنس نہیں ہے اگر وہ آج تک کر دی جاتی تو تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں وہ آپ کو کورونا کے ٹیسٹ available ہوتے۔ الحمدللہ باہر جیسے لوگوں کے کپڑے اُتر رہے ہیں دو ہسپتالوں میں جو دو لیب ٹیسٹ کر رہی ہیں ایک کی نیب نے آدھی قیمت کروادی، نیب نے بہر حال میرے حساب سے یہ پہلا اچھا کام کیا ہے اور دوسری لیب کو بہر حال نہیں پوچھا۔

جناب چیئرمین! کہنے کا مقصد یہ ہے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جب epidemic آئی۔ پہلا جو کام کیا جاتا جو ڈبلیو ایچ او بھی کہتا ہے کہ ٹیسٹنگ کو اتنا زیادہ کیا جائے کہ جب تک آپ اس epidemic کا تعین نہیں کریں گے کہ یہ کس لیول تک ہے اور کتنی ہے اُس وقت تک آپ اس سے لڑنے کی تیاری نہیں کر سکتے۔ آپ ساری دنیا کی ہسٹری اُٹھا کر دیکھ لیں ہمیشہ دوسرے ممالک کی فوج جب حملہ آور ہوتی تھی تو دیکھا جاتا تھا کہ فوج کہ پاس کتنا اسلحہ ہے، کتنے پیادے ہیں، کتنی

تلواریں ہیں، کتنے سوار ہیں تاکہ اُن کا مقابلہ کیا جائے تو ہمارے پاس کورونا نے آتے آتے دو اڑھائی ماہ لگائے ہیں ان دو اڑھائی ماہ میں ہم نے تعین بھی نہیں کیا، اپنی تیاری بھی نہیں کی، پتا نہیں ہم کیا کرتے رہے ہیں کون سی تیاری کرتے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین! آج بھی میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ جو منسٹر صاحبہ نے فرمایا کہ ہم contact کو دیکھتے ہیں سب کچھ دیکھتے ہیں میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ درجنوں نہیں سینکڑوں ایسے کیسز میرے ذاتی نالج میں ہیں اور درجنوں ایسی اموات میرے ذاتی نالج میں ہیں جو کورونا سے ہوئی ہیں لیکن اُن کے گھر والوں سے کسی نے ٹیسٹ کرنے کے لئے رابطہ کیا اور نہ ہی اُن کو پوچھا اور آپ جس dashboard کے ڈیٹا کی بات کرتے ہیں جن کے آپ نے ٹیسٹ کر لئے جو positive ہو گئے اُن کی death ہو گئی تو وہ آپ اپنے ریکارڈ پر لے آتے ہیں لیکن آج بھی اس شہر لاہور میں، اس صوبے میں اس ملک میں روزانہ کی بنیاد پر سینکڑوں اموات ایسی ہو رہی ہیں کہ جن کا کورونا کا شبہ ہوتا ہے جن کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ symptoms کورونا والے تھے لیکن چونکہ اُن کی ٹیسٹنگ نہیں ہوئی اُن تک contact نہیں کیا جا سکا ہم اُن کو کورونا کی deaths کے اندر شامل نہیں کرتے۔ ہم تمام معزز ممبران پارلیمنٹ چاہئے یہاں بیٹھے ہوں، چاہے دوسری طرف بیٹھے ہوں یہ تمام اپنے حلقوں میں تعزیت کرتے ہیں، فاتحہ خوانی کرتے ہیں سب سے پوچھیں کہ روزانہ کی بنیاد پر کتنی ایسی فاتحہ خوانیاں کرتے ہیں کہ جن کو لوگ کہتے ہیں کہ کورونا suspect تھا، کورونا کا شبہ تھا یا یقینی کورونا تھا تو ہم تو روزانہ کی بنیاد پر ہی یہ چیزیں دیکھ رہے ہیں۔ ابھی جو میں نے بات کی تیاری کی ایک چھوٹا سا ملک ویت نام ہے چائنا کے بالکل ساتھ ہے ویت نام میں آپ کو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ 300 یا 300 سے کچھ زیادہ کیسز ہیں اور کوئی ایک death نہیں ہے۔ آخر ویت نام نے کچھ کیا ہو گا تو یہ رزلٹ انہوں achieve کیا ہے۔ kindly ویت نام کے ماڈل کو ضرور study کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ پتا چلا ہے کہ انہوں نے اپنے بارڈ پہلے ہی سیل کر دیئے تھے اور انہوں نے تمام ایس او پیز کو فالو کیا تھا اور آج اُس کا رزلٹ یہ ہے کہ ویت نام جیسا ملک جو بالکل epidemic سے محفوظ رہا ہے۔ ایکسپو سنٹر کی میں نے already بات کر دی، فائیو سٹار ہوٹل سے بھی اس وقت زیادہ مہنگا پڑھ رہا ہے اُس کے بارے میں کمشنر لاہور کی رپورٹ ہے۔

جناب چیئرمین! آپ سے گزارش کروں گا کہ اس ایوان میں اُس رپورٹ کی کاپی ضرور پیش کی جائے تاکہ پورے ایوان کو پتا چلے کہ ایکسپو سنٹر جس کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں اُس کی اصل کہانی اور اصل حقیقت کیا ہے؟

جناب چیئرمین! مجھے امید ہے میرے اس کہنے کے جواب میں وہ رپورٹ ضرور ایوان میں پیش کی جائے گی وہ رپورٹ میں نے نہیں بنائی وہ واجد ضیاء نے نہیں بنائی وہ سنا ہے کمشنر لاہور نے بنائی ہے تو اگر واجد ضیاء نے بنائی ہوتی تو شاید اُس ایکسپو سنٹر کا الزام بھی میاں محمد نواز شریف پر لگ جاتا اور کورونا پھیلنے کا الزام بھی میاں نواز شریف پر لگ جاتا۔ PPE کی بات کرتے ہیں ہم نے بہت شور سنا ڈاکٹرز، نرسز، پیرا میڈیکس کی طرف سے بہت زیادہ PPE کی ڈیمانڈ تھی اس پر ہڑتالیں ہوئیں، اس پر کوئٹہ میں ڈاکٹرز پر تشدد ہوا اور گورنمنٹ ایک claim کرتی ہے اور ڈاکٹرز دوسرا claim کرتے ہیں۔ 2017 میں یہ PPE جو ہیں، protective gears ہیں یہ میرے ڈیپارٹمنٹ میں، میں اُس وقت منسٹر تھا یہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے purchase کئے تھے اور وافر مقدار میں purchase کئے تھے جب H1، N1 آیا تھا جس کو سوائن فلو کہتے تھے اور ہم نے اس لئے خرید کئے تھے کہ ہمیں مستقبل میں اگر کوئی ایسی epidemic کا سامنا کرنا پڑے تو ہمارے پاس بھی یہ protective gears موجود ہونے چاہئیں۔ یہ تمام protective gears الحمدللہ 2017 میں purchase کرکے ہم نے ٹیچنگ ہسپتالوں کو مہیا کئے اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں جب میں اُن کا ایک کارکن منسٹر تھا ہم نے جو Personal Protectove Equipment procure کیں۔ انہیں PPE نے سب سے پہلے frontline soldiers کو بچایا اگر وہ PPE نہ ہوتیں تو سوچیں کتنا زیادہ damage ہو جاتا کیونکہ ہماری موجودہ گورنمنٹ نے آپ کو بھی پتا ہے، مجھے بھی پتا ہے کہ PPE کب منگوائی اور کب procure کیں اور منسٹر صاحبہ یقیناً اُس کا بھی ضرور جواب دیں گیں۔ جو ہماری OPDs غیر فعال ہیں، ہماری OPDs بدقسمتی سے تین ماہ سے بند ہیں کورونا سے تو لوگ مرتے ہیں اور بھی بیماریاں ہیں تو ہمیں اس کا بھی کوئی نہ کوئی سدّباب ڈھونڈنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! آپ یہ دیکھیں کہ کورونا وارڈز سے زیادہ دوسرے وارڈز کے ڈاکٹرز زیادہ متاثر ہوئے ہیں، ہمارے ہیلتھ کیئر providers کی ایک بڑی سنگین تعداد ہمارے ملک میں متاثر ہوئی ہے۔ پی آئی سی میں آپ دیکھ لیں کورونا کے مریض تو نہیں جاتے لیکن وہاں ڈاکٹرز متاثر ہوئے ہیں چونکہ جب suspect case آتا ہے تو اس کے ماتھے پر تو نہیں لکھا کہ وہ کورونا positive ہوگا یا نہیں ہوگا۔ بہر حال ہیلتھ کیئر provider کو جہاں ہم اُن کو سیلوٹ کرتے ہیں، ہمیں practical بھی اُن کی ہیلپ کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین! مجھے پتا چلا کہ اُن کو incentive دینے کا اعلان کیا گیا تھا لیکن بعد میں پھر incentive کے اندر بھی یوٹرن آگیا اور incentive کے اندر بھی درجہ بندی کر لی کہ فلاں کو دیا جائے گا اور فلاں کو نہیں دیا جائے گا۔ بہر حال آپ گورنمنٹ ہیں آپ کی مرضی ہے ہم تو صرف تجویز ہی پیش کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہسپتالوں میں ہم نے 2017 میں ایک بہترین نظام establish کر دیا تھا وہ ادویات ہم نے پنجاب کے RHCs, BHUs, THQs اور تمام جگہوں پر procure کیں کہ جو ادویات ہماری elite کھاتی ہے، وہ elite جس نے بقول وزیراعظم کے lockdown کروایا، جو اشرافیہ، جو بڑے بڑے لوگ، جو میڈیسن استعمال کرتے ہیں، پنجاب کے طول و عرض میں ہر ایک BHUs میں لوگ وہ میڈیسن استعمال کرنا شروع ہو گئے تھے اور الحمدللہ امیر اور غریب کا فرق ختم کرنے کی practical جو شروعات کیں تھیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں وہ میاں محمد شہباز شریف نے کیں تھیں۔ اس کو مزید بہتر کیا جا سکتا تھا، اس پر مزید کام کیا جاتا جو غلطیاں تھیں اُن کو ٹھیک کیا جاتا تو آگے مزید بہتر ہوتی لیکن unfortunately اُس سسٹم کو بھی roll-back کر دیا گیا اور آج پنجاب کے طول و عرض میں ادویات کی وہ قلت ہے جو میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔

جناب چیئرمین! مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحبہ ضرور اس کا بھی نوٹس لیں گی اور اس پر بات کریں گی۔ Actemra Injection کا بھی بہت ذکر ہوا، معزز ممبر طاہر سندھو نے بات کی کہ یہ publicity کی جا رہی ہے چونکہ publicity کی جا چکی ہے ہر بندہ وہ injection مانگتا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے سمجھ سے باہر ہے کہ جب آپ ایک انجکشن کی بات کرتے ہیں کہ اُس کا تجربہ کامیاب ہے پھر آپ اُس کے اُوپر پابندی لگا دیتے ہیں۔ آپ نے پابندی لگائی کہ وہ black ہونا شروع ہو گیا تھا لیکن اگر ایک چیز black ہو رہی ہے تو اُس کو black ہونے سے روکنا آپ کا کام ہے نہ کہ اُس کو ملنے سے ہی روک دینا چاہیئے۔

جناب چیئرمین! آپ نے اُس کے حوالے سے نوٹیفکیشن جاری کیا اور آپ نے اُس میں private hospitals شامل ہی نہیں کئے پھر کسی نے احساس دلایا کہ private hospitals میں جو مریض ہیں وہ بھی انسانوں کے بچے ہیں وہ بھی مر جائیں گے اُن کا بھی کوئی خیال کریں تو اب آپ نے 35 فیصد پرائیویٹ ہسپتالوں کا کوٹا دیا ہے لیکن آج کی تاریخ تک ابھی تک ایک بھی سنگل انجکشن کسی کو available نہیں ہے کہ بدھ والے دن تک انجکشن آئیں گے تو جس دن آپ نے نوٹیفکیشن کیا اور لوگوں کو خریداری سے روک دیا اُس دن سے لے کر اب تک جتنے لوگ مریں گے اُن کی موت کا ذمہ دار کون ہو گا؟ جب آپ نوٹیفکیشن issue کرتے ہیں تو آپ کو اُس کا متبادل پلان پہلے بنانا چاہیئے تھا۔ یہ سراسر آپ کی نااہلی ہے بہت ساری نااہلیوں کی طرح مجھے امید ہے اس پر ضرور کوئی بات ہو گی۔ ہاں ایک آپ نے کام کیا ہے ایک بڑے ہسپتال کو بہر حال آپ نے انجکشن provide کر دیئے ہیں جس کے ٹیسٹ کا ریٹ بھی آپ کم نہیں کروا سکے تھے اُس کا نام شوکت خانم کینسر میموریل ہسپتال ہے اُس ہسپتال میں بہر حال یہ انجکشن موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! میں wind up کر رہا ہوں آپ پریشان نہ ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز!

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! جہاں تک lockdown کی بات آتی ہے، میڈیسن کی بات ہو گی۔ میں نے بڑی سپیڈ سے باتیں کی ہیں کہ آپ کا زیادہ وقت نہ لوں۔ Lockdown کے اوپر آپ نے پہلے دن سے قوم کو confuse رکھا ہے۔ دیکھیں گورنمنٹ کا کام lead کرنا ہوتا ہے، وزیراعظم کا کام قوم کو lead کرنا، وزیراعظم کا کام epidemic میں، لڑائی میں قوم کو اکٹھا کرنا ہے لیکن یہاں پر حالت یہ ہے کہ قوم کو تقسیم در تقسیم کیا جا رہا۔

جناب چیئرمین! جب میاں محمد شہباز شریف ملک میں واپس آئے ہم نے پہلے دن کہا کہ نیشنل ٹاسک فورس بنا دیں تمام سٹیک ہولڈر اُس میں بیٹھ جائیں ہم مل جل کر اس سے لڑتے ہیں کیونکہ یہ epidemic ہے اور یہ کسی اکیلی حکومت کے بس کا کام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ سیاست کی بات اپنی جگہ لیکن epidemics کو کنٹرول مل کر کیا جا سکتا ہے۔ جب ڈینگی آیا تھا تو میاں محمد شہباز شریف نے کیا مزدور، کیا کسان، کیا امیر، کیا غریب، کیا صحافی، کیا student کوئی بندہ بھی اور بیوروکریسی سمیت سب کو ایک ساتھ لیا تھا اور اس ڈینگی کو ہم ساری قوم نے مل کر قابو کیا تھا۔ آپ کو پتا ہے اُس وقت سب سے پہلے لیبارٹریز کے rates کو settle کیا-/90 روپے میں ڈینگی ٹیسٹ کیا گیا۔ کیا امر مانع تھا کہ اگر ہم لیبارٹریز والوں سے بات کرتے اور ان کو کہتے ہیں کہ غریب کی پہنچ میں آنے والے ٹیسٹ کا ایک ریٹ طے کر دیتے تاکہ تمام لوگ گورنمنٹ کی طرف نہ دیکھیں بلکہ وہ اپنا ٹیسٹ خود کروا سکیں لیکن آج تک ٹیسٹ کے ریٹ کو کنٹرول نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین! WHO نے منسٹر صاحبہ کو directly address کیا ہے تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ WHO صوبوں سے direct address کرے میں نے اب تک ویسے نہیں دیکھا کہ کسی منسٹر کو WHO نے direct address کر کے کہا ہو لہٰذا وہ لیٹر نہیں ہے بلکہ وہ حکومت پنجاب کی بدترین کارکردگی کے منہ پر چارج شیٹ ہے۔ WHO نے اس لیٹر میں جو گائیڈ لائن دی، جو باتیں کیں جو پوچھا وہ پوری قوم کو پتا ہے کہ کیا پوچھا ہے۔ آپ نے اچھا تماشا بنایا جب پچاس کیسز تھے آپ چھتوں پر آذانیں دلواتے تھے جب کیسز کی تعداد پچاس ہزار ہو گئی تو آپ نے لوگوں کو کھلا چھوڑ دیا کہ جاؤ بھئی جاگ دے رہنا تے ساڈے تے نہ رہنا۔

جناب چیئرمین! میں ایڈوانس میں معذرت کر لیتا ہوں کوئی ورکر مجھے ایک نعرہ سنایا کرتا تھا کہ " اگے کنواں تے پچھے کھائی، پی ٹی آئی، پی ٹی آئی"۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! مجھے اس نعرے کا مطلب اب سمجھ آیا ہے۔ اب حال یہ ہے کہ لاک ڈاؤن کریں تب مرتے ہیں اگر لاک ڈاؤن نہ کریں تو تب مرتے ہیں۔ اب صورتحال یہ بن چکی ہے کہ آگے جاسکتے ہیں اور نہ ہی پیچھے جاسکتے ہیں لیکن اب بھی جو WHO کی گائیڈ لائن آئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی guidelines کو follow کیا جانا چاہئے۔

جناب چیئرمین! لاک ڈاؤن پر confusion پھیلائی گئی کہ اگر وقت کا وزیراعظم ٹی وی پر آکر یہ کہے کہ یہ کورونا وائرس کچھ بھی نہیں ہے بلکہ یہ ہلکا سا فلو ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور چند دن بعد آکر کہے کہ مجھے لوگوں کی سمجھ ہی نہیں آتی اور لوگ اس کو سنجیدہ ہی نہیں لیتے لہٰذا وہ خود بھی confuse ہیں اور قوم کو بھی کر رہے ہیں۔ یہ اپنی direction کو سیدھا کریں تاکہ کوئی confusion نہ ہو۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! اپنی speech wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! آخر میں، میں دو تین تجاویز ضرور دینا چاہوں گا کہ ایسے حالات میں آپ کا زور احتساب پر ہے یا MTI نافذ کرنے پر ہے۔ جہاں پر آپ نے اپنے پرائیویٹ بندے بٹھانے ہیں تو ابھی بھی پنجابی کی ایک کہاوت ہے کہ "ڈلے بیراں دا کج نئیں وگڑیا" اپنے معاملات کو صحیح کریں اور اپنے آپ کو صحیح کریں اور اپنے لوگوں کی تجاویز کو سننا سیکھیں، اس کو پورے طریقے سے focus کریں یہ وائرس اس طرح قابو نہیں آئے گا جو اس وقت حالات بن چکے ہیں اور خاص طور پر لاہور میں ہر دوسرا گھر متاثر ہے۔

جناب چیئرمین! میں request کروں گا کہ لیبارٹریز کو فوری طور پر ایک جگہ اکٹھا کیا جائے اور اس ٹیسٹ کی جو cost ہے اس پر ایک مناسب profit رکھ کر لیبارٹریز کو اس ٹیسٹ کی قیمت کم کرنے پر مجبور کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں request کروں گا کہ تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں کورونا ٹیسٹ کی سہولت دی جاسکتی ہے لہٰذا فوری طور پر یہ سہولت اگلے چند دن میں شروع کروائی جائے تاکہ massive پیمانے پر ٹیسٹنگ ہو اور WHO standards کو ہم follow کر سکیں کیونکہ WHO نے کہا تھا کہ 22 کروڑ لوگوں کے ٹیسٹ کریں لیکن ہم اب تک چند لاکھ لوگوں کے ٹیسٹ کر کے

خوشی سے پھولے نہیں سما رہے صرف لاہور میں کم از کم تین ٹیچنگ ہسپتالوں کو مکمل کورونا کے لئے مختص کیا جائے۔ منسٹر صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ ہسپتالوں میں بیڈز موجود ہیں تو یہ جائیں جا کر لوگوں سے پوچھیں پرائیویٹ ہسپتالوں میں روزانہ کو سفارشیں آتی ہیں کہ ہمیں خدارا بیڈ دے دیں اور بیڈ سے مراد وہ ایکسپو سنٹر والا بیڈ نہیں بلکہ آئی سی یو بیڈ چاہئے یہاں پر مشین کے حوالے سے جو بات کی گئی تو منسٹر صاحبہ نے کہا کہ 15 لٹر والی مشین موجود ہے۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! اپنی speech wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! مارکیٹ میں 60 liter saturation تک کی مشین موجود ہے اس کے بعد مریض کو وینٹی لیٹر کی ضرورت پڑتی ہے اگر وہ 60 لٹر تک کی مشینیں provide کر دی جائیں تو بہت سارے مریضوں کو وینٹی لیٹر کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی لیکن یہ مشینیں اگر پرائیویٹ سیکٹر میں موجود ہیں تو ہم کیوں نہیں provide کرتے؟ UHS نے جو کچھ کیا ہے تو میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا ڈاکٹر صاحب جو کہ UHS کی وائس چانسلر ہیں انہوں نے ایک پرائیویٹ ہسپتال کو لیٹر لکھا ہے کہ آپ 50 فیصد بیڈز مختص کریں تو کہنے کا مطلب ہے کہ جو کام نیب نے ٹیسٹ فیس کم کروا کے کیا اور جو UHS نے کیا یہ حکومت وقت کا کام تھا، یہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کا کام تھا اور یہ لیٹر منسٹر صاحبہ کی طرف سے جانا چاہئے تھا۔ ویسے تو پتا نہیں کیا کیا ہو جاتا ہے اور یہ تمام کام جو کرنے کے ہیں وہ کریں۔ خدارا ہماری جان عذاب میں پہلے ہی ڈل چکی ہے جیسا کہ معیشت کو تباہ کر دیا گیا اور کورونا نے بربادی کر دی۔ اب بھی خدارا پیروں کی مٹی اتاریں اور باہر نکلیں اور جا کر لوگوں کے مسائل سنیں۔ اٹک سے راجن پور تک مسائل ہی مسائل ہیں اور جو آپ نے ہیلتھ کا انصاف صحت کارڈ دیا وہ۔۔۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! بہت شکریہ۔ اب محترمہ شمیم آفتاب اپنی بات کریں گی۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے آج کا دن COVID-19 پر بحث کے لئے مختص کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے منسٹر ہیلتھ محترمہ یاسمین راشد کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اپوزیشن کی طرف سے جو اتنے سخت سوالات کئے جا رہے تھے ان کا مفصل جواب دے کر ان کو مطمئن کیا۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں اتنی تفصیل بتانے کے بعد اور اتنی بڑی کتاب آنے کے بعد بھی کوئی شکوہ رہ گیا ہے تو وہ بھی آئندہ پورا ہو جائے گا کیونکہ جتنی محنت سے منسٹر صاحبہ اور ہماری حکومت COVID-19 پر کام کر رہی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ کورونا نے نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

جناب چیئرمین! دنیا میں کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے جو کہ اس سے محفوظ ہو۔ کورونا وائرس بلا امتیاز ہر انسان کو متاثر کر رہا ہے یہ وبا، بلا اور آزمائش ہے یا کوئی سازش ہے تو یہ اب آچکی ہے اور ہمیں اس سے لڑنا ہے، ڈرنا نہیں ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمیں اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے اور ہم کورونا وائرس کو اللہ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر اس سے بچنے کے لئے حفاظتی اقدامات کرتے اور ہمیں جواں مردی سے اس کا مقابلہ کرنا ہے۔

جناب چیئرمین! ہمیں مایوس ہونے کی بجائے اپنا اور اپنے پیاروں کا خیال رکھنا ہے اور اس سے بچنے کی تدابیر کرنی ہیں۔ یہ اسی صورت ممکن ہے جب عوام حکومت کے بتائے ہوئے SOPs پر عمل کرے گی۔ اس وبا نے عوام کو ذہنی، جسمانی اور معاشی طور پر مفلوج کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! ہم بھی دنیا کے 180 ممالک کی طرح بچ سکتے تھے پہلے یہاں پر بڑی تعداد میں لوگ متاثر ہوئے ہیں اور آج ہم اپنے آپ کو محفوظ کر چکے ہیں۔ ہم اس وقت پہلے دس ممالک کی فہرست میں آچکے ہیں جہاں پر کورونا وائرس سے سب سے زیادہ لوگ متاثر ہوئے ہیں اور اس کی ذمہ دار ہماری عوام کا لاپروائی والا روّیہ ہے۔

جناب چیئرمین! جب اس ملک میں چند کورونا کے کیسز تھے تو حکومت سخت اقدامات کر رہی تھی اور عوام ڈر کے چھتوں پر اذانیں دے رہی تھی لیکن پھر عوام کا روّیہ بدلا اور عام لوگوں نے اس کو سازش قرار دیا اور لوگ دوبارہ سے روزمرہ کے معمولات زندگی پر آگئے۔

جناب چیئرمین! حکومت شور مچاتی رہ گئی لیکن عوام نے سنی ان سنی کر دی اور آج یہ صورتحال ہے کہ ہمارے قریبی عزیز اس دنیا سے جا رہے ہیں اور ہم بے بس بیٹھے ہیں۔ ہم پندرہ دن کی بے احتیاطی سے اس مقام پر کھڑے ہیں کہ جہاں پر خدانخواستہ واپسی ناممکن ہے۔ لاک ڈاؤن نے درمیانے اور غریب طبقے کو بہت متاثر کیا ہے جس کی وجہ سے غریب طبقے کو دو وقت کی روٹی کے لالے پڑے ہیں۔ پوری دنیا سے لوگ بے روزگار ہو کر وطن واپس آ رہے ہیں، لوگوں کے کاروبار تباہ ہو چکے ہیں۔ ہسپتالوں میں مریضوں کو رکھنے کی گنجائش ختم ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! میڈیکل سٹاف تیزی سے متاثر ہو رہا ہے اور کورونا کے مریض دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ حکومت ان نامساعد حالات میں دن رات کام کر رہی ہے۔ میڈیکل سٹاف، ایڈمنسٹریشن، پولیس، فوج اور تمام ادارے اس مشکل گھڑی میں اپنے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! بیرون ملک بسنے والے پاکستانیوں کو special flights کے ذریعے وطن واپس لایا جا رہا ہے اور واپسی پر ان کو مختلف quarantine centers میں رکھا جا رہا ہے اور اس کے بعد ان کو واپس گھروں میں بھیجا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! بے روزگار لوگوں کو احساس پروگرام کے تحت امدادی رقم دی جا رہی ہے، غریب اور نادار لوگوں کے گھروں میں راشن اور امدادی رقم پہنچائی جا رہی ہے۔ پورے پنجاب میں بڑی تعداد میں فیلڈ ہسپتال بنائے گئے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر صاحبہ نے بتایا کہ حکومت اپنی capacity کے مطابق عوام کے لئے دن رات ایک کر رہی ہے جبکہ بحیثیت ایک عام شہری کے ہمارے لوگوں کا رویہ نہایت پریشان کن اور مایوس کن ہے۔

جناب چیئرمین! سوشل میڈیا پر جس طرح سے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ ایک سازش ہے اور اس طرح کی غلط خبریں پھیلائی گئیں جس نے ہماری عوام کے رویوں کو بہت متاثر کیا۔

جناب چیئرمین! مجھے بہت افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ان گھمبیر حالات میں بھی اپوزیشن بجائے اس کے کہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرتی اور حکومت کا ساتھ دیتی وہ اس کو سیاسی رنگ دے رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میری اپوزیشن میں بیٹھے بہن بھائیوں سے گزارش ہے کہ آئیں مل کر اس وقت اس آفت کا مقابلہ کریں اور لڑائی اور سیاست اچھے دنوں کے لئے رکھ دیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں بس اتنا ہی کہوں گی کہ:

حالات کے قدموں پہ میں قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے بھی جو تارا تو زمیں پر نہیں گرتا
گرتے ہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا
لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

جناب چیئرمین: اب سید حسن مرتضیٰ تقریر کریں گے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے پنجابی میں بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ آپ پنجابی میں بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! بہت مہربانی کہ تُسیں ٹائم دِتّا اے۔ میں پہلے عرض کر رہیا ساں تے اوہدے اُتے وزیر قانون نے کہیا اج بجٹ آیا نئیں تے اہنوں پہلے پتا لگ گیا اے۔

جناب چیئرمین! جناب! گزارش ایہہ ہے کہ سانوں ساریاں نوں کجھ نہ کجھ پتا ہوندا اے کہ کی ہو رہیا اے تے کی نئیں ہو رہیا۔ ساریاں دے چھوٹے چھوٹے sources ہوندے نیں۔ حکومت کاشتکار دے اُتے ٹیکس لگانا چاہندی اے۔

جناب چیئرمین! میری بڑی humble جئی گزارش اے۔ اسیں ایہہ نئیں کہندے کہ ساڈے اُتے ٹیکس نہ لاؤ۔

جناب چیئرمین! ساڈی گزارش ایہہ ہے کہ ساڈی اوقات اور حیثیت دے مطابق ساڈے تے ٹیکس لاؤ۔ اس ملک دے اندر، جتھے تسیں کہیا اے کہ اک پاکستان ہووے گا دو پاکستان نئیں ہوون گے۔

جناب چیئرمین! گزارش ایہہ ہے کہ سانوں وی onboard لیا جاوے۔ ساڈے کاشتکاراں دیاں جہڑیاں نمائندہ تنظیماں نیں اوہناں نوں وی onboard لیا جاوے۔ اس ہاؤس دے وچ 70 فیصد کاشتکار، زمیندار اور زراعت نال جہناں دا سو فیصد روزگار منسلک اے بیٹھے ہوئے نیں۔

جناب چیئرمین! میں اج اہناں 70 فیصد نوں ہتھ بن کے اک گزارش کرناں آں کہ جدوں وی کاشتکار دے اُتے ضرب لگن لگے تے across the board ساریاں جماعتاں نوں چاہی دا اے کہ اوہندے اُتے گل کرن۔ ایندے نال کوئی فلور کراسنگ نئیں ہوندی۔ ایہہ ساڈا روزگار اے۔ ایتھے اک ریڑھی والے دی ریڑھی چک لئی جاوے تے اوسے ٹائم ہڑتال ہو جاندی اے۔ ساڈے منسٹرز جا کے اوہناں دے نال گفتگو کر رہے ہوندے نیں۔ ساڈا وزیر اعلیٰ وی اوہناں نوں اپنے کول بُلا کے اوہناں نال گفتگو کر رہے ہوندے نیں تے ایہہ اوہناں دے مسائل وی سُن رہ ہوندے نیں۔ ساڈے وزیر اعظم اس ایمرجنسی دی صورتحال وچ وی مختلف تاجراں نوں مراعات دے رہ نیں۔ کدی اوہناں دا ٹیکس ختم کیتا جاندا اے تے کدی دوسریاں مراعات دتیاں جاندیاں نیں۔ کاشتکار نوں کیوں onboard نئیں لیا جاندا؟ ٹڈی دل دے حوالے نال اک سال پہلے جناب آصف علی زرداری نے آکھیا سی کہ اس ملک دے اندر آن آلے وقت وچ ٹڈی دل تے climate change بہت وڈے issue بن جاون گے لیکن اہناں issues دے اُتے کوئی کم نئیں کیتا گیا۔ اج وی اگر ملک دے اندر کورونا ہے یا کجھ وی ہے۔ جدوں وزیر اعظم نے گل کیتی اے یا وزیر اعلیٰ دے behalf تے کسے نے گل کیتی اے کیونکہ اوہ خود تے کوئی گل کر دے نئیں تے ایہہ کہیا گیا اے کہ جناب مزدور دا سوچو، ریڑھی آلے دا سوچو، اوہ فلانے دا سوچو۔

جناب چیئرمین! بے شک ایہہ اندروں اندر ای 9 ہزار بندے نوکری توں کڈھ دین۔ بے شک فیصل آباد واسا دے وچوں 800 بندے کڈھ دین لیکن جدوں on the floor of the House گل کرن گے تے اودوں مزدور دی وی کرن گے، سرمایہ دار دی وی گل کرن گے لیکن پھیر وی کاشتکار دی گل نئیں کرن گے۔

جناب چیئرمین! میں پُچھنا آں کہہ کاشتکار دی گل کیوں نئیں کیتی جاندی؟ اللہ کرے جہڑی خبر میں ٹی وی دے اُتّے پڑھی اے اوہ غلط ہووے۔ ایس حکومت نوں ہوش دے ناخن آون اور کاشتکار دے اُتے جہڑا نواں انکم ٹیکس ٹھوکیا جارہیا اے اوہ نہ ہووے۔

جناب چیئرمین! اسیں ٹیکس وی بھرنے آں تے ساڈا NTN کوئی نئیں۔ ساڈا شمار ای نئیں ہوندا۔ ایس ملک دا اک عام آدمی ماچس خرید ا اے تے اوہندے اُتے اوہ GST pay کردا اے لیکن اوہدا کوئی ناں اے اور نہ ای کوئی کاشتکار داناں اے۔ کیوں؟ میں ایس ہاؤس دے وچ on the floor of the House ایہہ گل آکھ رہیا آں کہ ایس دفعہ اگر ٹیکس لگے گا تے اوہندا بڑا reaction آئے گا۔

جناب چیئرمین! میں اپنی ساریاں نمائندہ تنظیماں نوں وی گزارش کراں گا، میں اپنے ایم پی اے صاحبان نوں، چاہے اوہ حکومتی ممبران نیں ایناں نوں وی گزارش کراں گا کہ ایس issue تے سانوں ساریاں نوں اکٹھے ہونا چاہی دا اے۔ ساڈے نال بہہ تے گل کرو۔ کدوں تک تُسیں ساڈیاں پالیسیاں بابوتوں بنوانیاں نیں۔ ایس سیکرٹری زراعت نوں کی پتا اے، اوہ ساڈے مسائل نوں کی سمجھدا اے؟ جہڑا ساڈے طبقے دا ای نئیں اے اوہ ساڈے تے ٹیکس لائی جاندا اے۔ ایہہ ظلم اے اور ایہہ نہیں ہوناں چاہی دا۔

جناب چیئرمین! میں ہن کورونا دے حوالے نال گل کراں گا۔ منسٹر ہیلتھ محترمہ یاسمین راشد دیاں کاوشوں نوں میں سلام پیش کرناں آں۔ ایہہ سفر تے بہت کر دیاں نیں لیکن result کوئی نئیں آندا۔ سمجھ توں باہر اے کہ ہو کی رہیا اے؟ پوری دنیا دے وچ اودوں lockdown ختم ہوئے نیں جدوں کورونا دا گراف تھلے آن لگیا اے لیکن ساڈا lockdown اودوں ختم ہویا اے جدوں کورونا دا گراف اُتے جان لگیا اے۔ ساڈی حکومت دی priorities ایہہ نیں کہہ بندے بُھک نال نئیں مرنے چاہی دے بے شک کورونا نال مر جاون۔

جناب چیئرمین! 1200۔ ارب روپے ساڈی حکومت نے مختص کیتا اے کہہ اسیں کورونا دے relief لئی دے رہے آں۔ میڈیا دے اُتے پوری campaign چلائی گئی، اخباراں دے اندر، ٹی وی دے اُتے کہیا گیا کہہ کورونا relief دے لئی اسیں 1200۔ ارب دا اک وڈا package دے دتا اے۔ پاکستان دی تاریخ وچ ایس توں پہلے کدی ایڈا وڈا package نئیں دتا

گیا۔12 /12ہزار روپے اوہناں لوکاں نوں دتے گئے جہڑے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام دے پیسے پچھلے اٹھ مہینے توں روکے ہوئے سن۔ پراپیگنڈا کیتا گیا کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام دے اندر بے شمار خامیاں سن اور ایسے ناں شامل کیتے ہوئے سن جہڑے مستحق نئیں۔اس پروگرام دے وچوں ایہناں نیں اٹھ لکھ خاندان کڈ دتا۔ کیا ایہہ عدالت دے وچ، عدالت دے سامنے ایہو جیا اک خاندان وی لئے کے آئے ہن کہ توں پیسے وصول کر دا رہیا ایں، توں غلط آدمی سئیں نوں مستحق نئیں سئیں؟ تسیں اوہ اٹھ لکھ خاندان یا بندے کڈے نیں جہناں وچ کسے نیں عمرے لئی پاسپورٹ بنوایا، کسے نیں زیارات لئی پاسپورٹ بنوایا، کسے مزدور نیں کوئی دوہزار روپے دے کے قسطاں تے موٹر سائیکل لے لیا اور کسے نیں میٹر لوالیا۔ تسیں اوہ خاندان کڈ کے تے اپوزیشن دے خلاف پراپیگنڈے دا اک پہاڑ کھڑا کر دتا کہ بے نظیر انکم سپورٹ دے وچوں منسٹرز، ایم پی اے اور ایم این اے صاحبان پیسے لیندے رہ نیں۔

جناب چیئرمین! اپنی توجہ کارکردگی دے اُتے دیو۔ تہاڈی کارکردگی کورونا دے وچ بالکل zero اے۔ جس طرح ڈاکٹر صاحبہ نے فرمایا۔ ڈاکٹر صاحبہ دا سب توں وڈا مسئلہ ایہہ ہے کہ ایہہ اک اچھے ڈاکٹر اور استاد سن۔ ایندے وچ کوئی دورائے نئیں۔ ایہہ اج وی ڈاکٹرز نوں اینج سمجھدے نیں جیویں ینگ ڈاکٹرز میرے شاگرد نیں۔ ہن اوہ شاگرد نئیں بلکہ ہن اوہ ڈاکٹر بن گئے نیں۔ ہن اوہ فیملی والے نیں، اوہناں دے مسائل نیں۔ منسٹر ہیلتھ محترمہ یاسمین راشد نوں چاہی دا اے کہ اوہناں دے مسائل حل کرن۔ ڈاکٹرز اور ساڈے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ دے وچ کوئی ہم آہنگی نئیں اے۔ سب توں وڈا فقدان ایہہ ہے ڈاکٹر کہندے نیں کہ تسیں lockdown کر دیو جدوں کہ ساڈی حکومت کہندی اے کہ نئیں۔ سانوں پتا ای کوئی نئیں کہ اسیں کرناں کی اے، اسیں اوہناں دے نال بہہ کے کیوں policies نئیں بناندے، اسیں کیوں اوہناں نوں onboard نئیں لیندے، اسیں اوہناں دے مسائل کیوں نئیں سن دے، اوہ کیوں ہر روز کہندے نیں کہ ساڈے کول Personal Protection Equipment نئیں؟ سانوں چاہی دا اے کہ اسیں اوہناں نوں اپنے نال بٹھائیے، اوہناں دے مسائل سنیے۔

جناب چیئرمین !میں اپنے ذاتی تجربے دا ذکر کراں گا کہ میں میو ہسپتال لاہور دے وچ کچھ مریض بھجوائے نیں تے اوہناں نوں واپس کر دتا گیا اے کہ ساڈے کول کوئی کٹ نئیں، کوئی علاج میسر نئیں اے، کوئی بیڈ نئیں اور کوئی شئے نئیں اے۔ جدوں کہ ایتھے ایوان دے وچ آ کے بالکل اک ہور پاکستان نظر آندا اے۔ حالات انتہائی خراب نیں۔ ساڈے کول کوئی علاج دی سہولت نئیں اے۔ ساڈے ہسپتال بھر چکے نیں۔ جہڑے اعداد و شمار سانوں دسے جا رہے نیں اوہ بالکل غلط نیں۔ اوہناں اعداد و شمار دا حقیت دے نال کوئی تعلق واسطہ نئیں اے۔ لکھاں دی تعداد صرف لاہور دے وچ مریض موجود نیں۔ باقی پنجاب نوں چھڈ دیو۔ اگر ایہہ lockdown ختم کرناں سی تے عید توں دو دن بعد کر لیندے۔ جو بھرمار شاپنگ تے ہوئی اے، لاہور توں بندے پنڈاں وچ جا رے نیں، کراچی توں آرے نیں، پشاور توں آرے نیں۔ ہر بندہ وڈے شہراں وچوں چھوٹے شہراں وچ تے قصبیاں وچ گیا، دیہاتاں وچ گیا اور ہر جگہ تے کورونا پھیلیا۔ اَج اسیں بدترین حالات توں گزر رہے آں اور میں سمجھنا آں کہ ساڈے حالات اٹلی، سپین اور امریکہ نالوں کتے بُرے نیں۔ ساڈے unreported cases دا پتا ای کوئی نئیں۔ چنگا بھلا بندا ہوندا اے، سویرے اوہ ملدا اے تے شامیں اعلان سننے آں کہ سات وجے جنازہ اے۔ دس بندے آ جان تے جنازہ پڑھ لینا۔ اہناں حالات دے وچ سانوں serious ہو کے بہنا پئے گا۔ تُسیں حزب اختلاف نُوں پاکستانی تصور کرو۔ اوہناں نال بہہ کے مشورہ کر لین اچ کوئی حرج نہیں اے۔ اوہ تہانوں اگر کوئی غلط رائے دیندے نیں تے تُسیں اوہناں دی گل ناں منو لیکن اوہناں نُوں سنو تے صحیح۔ اوہناں دی گل نُوں تے ویکھو۔

جناب چیئرمین !میریاں اِہ ای گزارشات نیں اور میں اوہناں نوں اک دفعہ پھر عرض کراں گا کہ مہربانی کر کے اپنی پالیسیاں نُوں دوبارہ revisit کرن۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین !شکریہ۔ میں gross root level پر چند ایک facts پر بات کرنا چاہوں گی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ محترمہ یاسمین راشد اور حکومت نے جس طریقے سے کورونا کے اوپر کام کیا اس میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی یا کمی نہیں چھوڑی گئی لیکن اس قوم کی

بد قسمتی یہ ہے کہ ہماری آدھی عوام جو پڑھی لکھی ہے وہ تو یہ سمجھتی ہے کہ کورونا ایک بیماری ہے لیکن وہ عوام جو gross root level پر ہے وہ ابھی اس بیماری کو قبول کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ وہ عوام نہیں سمجھتی ہے کہ یہ کتنی خطرناک بیماری ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ عید سے پہلے lockdown کھولا گیا تو آپ نے بازاروں کی حالت دیکھی کسی نے بھی SOP's کو follow نہیں کیا۔ وہ پڑھی لکھی عوام نہیں تھی وہ ایک عام غریب عوام تھی جو بغیر سوچ سمجھے کہ یہ کتنی خطرناک بیماری ہے۔ اُس عوام کو سمجھانا حکومت اور ہم جیسے ممبران کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ میں جب بھی کسی جگہ پر بیٹھتی ہوں تو میں اس topic کو discuss کرتی ہوں تو عوام نہیں مانتی کہ کورونا کوئی چیز ہے۔ عوام ہسپتالوں میں جانے سے ڈرتی ہے وہ یہ سمجھتی ہے کہ وہاں پر injections لگا کر مریضوں کو مار دیا جاتا ہے وہ اپنے مریض کو گھر پر رکھ کر تو مار دیں گے لیکن وہ اپنے مریض کو ہسپتال لے کر نہیں جا رہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اُن کے گھر میں جو مریض ہے وہ اپنے فیملی ممبرز کو بھی اُسی طرح بیمار کر رہا ہے جس طرح وہ خود بیمار ہے۔ اس issue کو discuss کرنا بڑا اہم ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ہسپتالوں کے یہ حالات ہیں کہ اگر کسی پرائیویٹ ہسپتال میں کورونا positive آتا ہے تو جب وہ سرکاری ہسپتال میں جاتا ہے تو وہاں کورونا negative آتا ہے تو یہ چیزیں بھی قوم کے اندر تضاد پیدا کر رہی ہیں تو اس کی طرف توجہ دینا بھی بہت اہم ہے۔

جناب چیئرمین! آپ ہمیں بحیثیت ممبر پارلیمنٹ جو ذمہ داری دیتے ہیں ہم اُس کو عوام میں بیٹھ کر ضرور discuss کریں گے، ہم انہیں ضرور awareness دیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم حکومت سے بھی چاہتے ہیں کہ وہ میڈیا میں اس بات کو لے کر آئیں کہ ہسپتال کوئی ہوا نہیں ہے، ہسپتالوں میں کوئی injections نہیں لگائے جا رہے جس سے مریض کو مارا جائے۔ براہ مہربانی اس کی طرف بھی دھیان دیجئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس سے پہلے کہ میں یہاں پر تقریر کرتا مجھے میز پر "کورونا کہانی" کا ایک کتابچہ ملا جس میں حکومت نے اپنی کارکردگی بتانے کی کوشش کی ہے۔ "کورونا کہانی" کا یہ کتابچہ یقینی طور پر افسر شاہی کا لکھا ہوا ایک نمونہ ہے جو بنیادی طور پر حکومت کی بدانتظامی، کم عقلی اور بدنظامی کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ کوئی ایک عام فہم اور ذی شعور شخص اس کو پڑھے تو سارا کتابچہ شرمندگی، مایوسی اور بدانتظامی کے علاوہ کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں چھوڑتا۔

جناب چیئرمین! اس کتابچے میں لکھا ہوا تھا کہ ہم نے ابھی جو ٹیسٹ کئے ہیں اور منسٹر صاحبہ بڑے فخر سے فرما رہی تھیں کہ ہم نے سب سے زیادہ ٹیسٹ کئے ہیں۔ اس میں figures دیئے گئے ہیں کہ ہم نے 3 لاکھ لوگوں کے ٹیسٹ کر لئے ہیں۔

جناب چیئرمین! بڑے شرم کی بات ہے کہ 12 کروڑ کا صوبہ ہو اور 3 لاکھ لوگوں کے ٹیسٹ ہوں اور کہا جا رہا ہے کہ ہم نے سب سے زیادہ ٹیسٹ کئے ہیں۔ سندھ ساڑھے چار کروڑ آبادی کا صوبہ اور انہوں نے اڑھائی لاکھ ٹیسٹ کئے ہیں اگر اُس کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو پنجاب کے اندر 10 لاکھ ٹیسٹ بنتے تھے جو پنجاب حکومت نہیں کر سکی۔

جناب چیئرمین! میں اگلی بات کروں کہ اسی کتابچے میں لکھا گیا ہے کہ باہر سے آنے والے لوگوں کو quarantine کیا گیا۔ باہر کی دنیا میں حکومتوں نے کورونا کو روکنے کے لئے اپنی پوری پوری سیاسی ٹیم کو اس کام پر لگایا کہ ہم نے کورونا کو کس طرح روکنا ہے۔ ہمارے وزیر اعظم اور ہماری حکومت نے کورونا friendly حکومت کا تاثر دیا۔ باہر سے آنے والے لوگوں کے لئے جو پہلا quarantine center بنایا گیا اُس میں جن کو کورونا تھا یا نہیں تھا سب کو ایک جگہ پر اکٹھا کر کے 10 دن کے لئے رکھا گیا اُس کے بعد بسیں بھر بھر کر پورے پاکستان میں اُن لوگوں کو سپلائی کیا گیا کہ جاؤ پورے پاکستان کے اندر کورونا پھیلاؤ اور اُس بات کو بھی اس کتابچے میں فخر کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ صرف یہی بات نہیں بلکہ قابل شرم بات ہے کہ وزیر اعظم سے لے کر وزیر اعلیٰ تک اور حکومتی پارٹی کا ہر فرد یہ بات ثابت کرنے پر تُلا ہوا ہے کہ اس ملک کے اندر کورونا لوگوں کی وجہ سے پھیلا ہے، اس ملک کی عوام جاہل ہے جو کورونا پھیلا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اسی کتابچے میں awareness campaign لکھی ہوئی ہے جس کو پڑھ کر شرم آتی ہے۔ آج مجھے جمعہ کی نماز ایک سرکاری دفتر میں پڑھنے کا اتفاق ہوا وہاں انہوں نے 8/10 جگہ پر flex لگائے ہوئے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی چھینک مارے تو فوری طور پر اپنا منہ دوسری طرف کر لیں۔ مرد حضرات ٹوپی پہنیں اور ماسک لگائیں اور خواتین نقاب کریں اس ملک اور اس صوبے کے اندر یہ awareness campaign چل رہی ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر یہ بات ختم نہیں ہوئی تھوڑا آگے بڑھتے ہیں۔ ہمارا جب پہلا اسمبلی کا اجلاس ہوا تو اسمبلی سٹاف کے پاس پہننے کے لئے ماسک نہیں تھے۔ آج بھی اس ہاؤس کے اندر لوگوں کی اکثریت نے جو ماسک پہنے ہوئے ہیں وہ نقلی ہیں، یہاں استعمال ہونے والا sanitizer کے بارے میں کس کو پتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے یا غلط ہے؟ آج لاہور اور پنجاب کے میڈیکل سٹور ان جعلی sanitizers and masks سے بھرے پڑے ہیں۔ آپ نے جو ماسک پہنا ہوا ہے اس کے بارے میں آپ کو بھی نہیں پتا کہ یہ ٹھیک ہے یا نہیں؟ پنجاب کے اندر اس وقت کوئی ایسی ٹیم موجود نہیں ہے جو یہ بتا سکے کہ یہ استعمال ہونے والے sanitizers and masks کی کوالٹی ٹھیک ہے یا نہیں۔ آپ کسی میڈیکل سٹور پر جا کر ماسک کی کوالٹی کے بارے میں پوچھیں تو کوئی بھی نہیں بتا سکے گا۔ اس کتابچے میں بڑے فخر کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ سو سے زائد کمپنیوں نے ماسک بنانا شروع کر دیئے ہیں۔ کسی کمپنی نے کسی سے اجازت لی، نہ کوئی SOP's follow کئے بس یہ ہے کہ ماسک بنا بنا کر دیتے جا رہے ہیں۔ آج بھی یہاں پر لوگ under garments کے ماسک بنا بنا کر پہن رہے ہیں اور وہ مارکیٹوں میں بک رہے ہیں کوئی روکنے، ٹوکنے یا پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اسی کتابچے کے اندر یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے اس صوبے کے اندر جو ٹیسٹ کئے ہیں ہسپتالوں میں جگہ بھی موجود ہے اور ہم مریضوں کو جگہ بھی دے رہے ہیں۔ مجھے پچھلے پندرہ دن سے ہر روز ایک یا دو مریض کہتے ہیں کہ ہم نے ہسپتال میں جانا ہے لیکن کسی ہسپتال میں جگہ موجود نہیں ہے۔ مجھے دو دفعہ خود مریضوں کو لے کر PKLI جانا پڑا ہے لیکن وہاں پر ہم مریض داخل نہیں کرا سکے۔ اسی لاہور کے اندر کسی کو یہ نہیں پتا کہ اگر کسی نے اپنا ٹیسٹ کرانا ہے تو وہ اپنا ٹیسٹ کہاں سے جا کر کرائے، کسی کو یہ نہیں پتا کہ اگر میں بیمار ہوں تو میں نے کورونا کے لئے

کس ہسپتال میں جانا ہے اور اگر کوئی دوسری بیماری ہے تو اُس کے لئے کون سے ہسپتال میں جانا ہے۔ لاہور کے اندر ہی کوئی دل کا مریض ہے، کسی کو شوگر ہے اور بھی ہزاروں بیماریاں ہیں اب تو سمجھا جاتا ہے کہ یہ بیماریاں اب رہی نہیں ہیں بلکہ صرف کورونا ہی ہے۔

جناب چیئرمین! ہر مریض سے کہا جاتا ہے کہ کورونا declare کرواؤ اور ہسپتال میں داخل ہو جاؤ ورنہ آپ کو یہاں علاج کی سہولت نہیں ملے گی۔ یہ صرف لاہور کی بات ہے لیکن ذرا تصور کریں کہ پنجاب کے باقی 35 اضلاع کے اندر عام آدمی کے ساتھ کیا زیادتی ہوتی ہو گی؟ جہاں پر oximeter ہی موجود نہیں ہے وہاں پر لوگوں کا treatment کیسے کیا جاتا ہو گا؟

جناب چیئرمین! اکثر مثالیں آتی ہیں کہ ہم مریض لے کر جاتے ہیں تو علاج نہیں کیا جاتا اور دس دن بعد جب مریض مر جاتا ہے تو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اللہ کی مرضی تھی اسے لے جاؤ۔ اس کتابچے کے اندر یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے بہت بڑی سہولت دی ہے اور دلچسپ سہولت یہ ہے کہ frontline پر لڑنے والے میڈیکل عملے کو ایک ماہ کی تنخواہ اور شہید ہونے والے کو خصوصی package دیا جائے گا۔ جو شہید ہو گیا اس کے لئے package announce کر دیا اور عملے کو تنخواہ بھی دے دی لیکن دس ہفتوں تک frontline پر کام کرنے والے عملے کے لئے کوئی حفاظتی kit نہ دے سکے۔ وہ بے چارے سارا دن ہسپتال میں کام کرتے رہے اور اگلے دن سڑکوں پر احتجاج بھی کرتے رہے۔ یہ بہت بڑا مذاق کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ پیسے لگا کر بڑی awareness campaign شروع کی ہے لیکن اس حکومت کو پتا ہی نہیں چل رہا کہ وفاق نے کیا کرنا ہے، صوبے نے کیا کرنا ہے اور ان کی پالیسی کیا ہے؟ اگر آج بھی ہسپتال چلے جائیں تو کوئی help desk نہیں ہے، کسی مریض کو نہیں پتا کہ میں نے کس سے ملنا ہے، کس کے پاس جانا ہے اور کورونا کی پرچی کیسے لینی ہے لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ campaign کا سارا بجٹ برباد کیا گیا ہے اور اس سے کسی قسم کا کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ وہ ذرا توجہ فرمائیں کیونکہ میری باتوں پر عمل کرنا بڑا ضروری ہے۔ لاہور میں پرائیویٹ ہسپتال ایک رات کا ڈیڑھ لاکھ روپے charge کر رہے ہیں۔ اگر سرکاری ہسپتال میں کسی مریض کو جگہ نہیں ملتی تو وہ پرائیویٹ ہسپتال جانے پر مجبور ہیں جن سے وہ ڈیڑھ لاکھ روپے charge کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے بتائیں کہ کون جا کر ان کو روکے گا اور دن دہاڑے جو ڈکیتی کی جا رہی ہے اس کو کس نے پوچھنا ہے؟ ایک لاکھ، ڈیڑھ لاکھ یا دو لاکھ روپے یہاں ایک دن کا لیا جا رہا ہے کیونکہ لوگ پیسے دینے پر مجبور ہیں۔ سینکڑوں ایسی مثالیں ہیں کہ ہسپتال والوں نے مریض کو ملنے نہیں دیا اور جب تک پیسے جمع نہیں کروائے گئے تب تک dead body بھی نہیں دی۔ اگر اس کے لئے اِن کو کسی ثبوت کی ضرورت ہے کہ کس ہسپتال میں ایسا ہو رہا ہے تو ان کو ثبوت بھی مہیا کئے جا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری منسٹر صاحبہ سے گزارش ہے کہ وہ میری بات سن لیں تو مہربانی ہو گی کیونکہ بڑی ضروری بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب نصیر احمد! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں نے گزارش کی ہے کہ لاہور کے پرائیویٹ ہسپتالوں میں ایک رات کا ڈیڑھ لاکھ روپیہ charge کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میری بات کے بعد منسٹر صاحبہ یہ وضاحت فرما دیں کہ کیا آپ نے پرائیویٹ ہسپتالوں کو سرکاری طور پر پیسے charge کرنے کی اجازت دے دی ہے، اگر اجازت نہیں دی گئی تو اس کا کیا طریق کار بنایا گیا ہے؟

جناب چیئرمین! مجھے بتایا جائے کہ اگر ایک مریض کو سرکاری ہسپتال میں جگہ نہیں ملتی تو وہ کسی پرائیویٹ ہسپتال میں جاتا ہے لیکن وہاں پر اُس نے کیا pay کرنا ہے؟ کیا اس نے وہی pay کرنا ہے جو ہسپتال کی انتظامیہ مانگے گی یا حکومت نے اس پر کوئی اقدامات کئے ہیں؟

جناب چیئرمین!دوسری بات یہ ہے کہ آج بھی لاہور کے میڈیکل سٹوروں والے ماسک، سینی ٹائزر اور سکیورٹی kits کی منہ مانگی قیمت مانگ رہے ہیں، کیا اس پر بھی حکومت کا کوئی check ہے، کسی قیمت کا تعین ہے یا کھلی چھوٹ دے دی گئی ہے کہ جس نے جو مانگنا ہے وہ مانگ لے اور کسی کو نہیں روکا جائے گا۔

جناب چیئرمین!اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ آپ نے پنجاب اور پورے پاکستان کے اندر ٹائیگر فورس بنائی جس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ پنجاب کے ایجوکیشن محکمے کے دس لاکھ سے زائد ملازمین سکول بند ہونے کی وجہ سے فارغ بیٹھے ہیں لہٰذا اُن دس لاکھ لوگوں کو آپ awareness campaign پر لگا سکتے ہیں جن سے اس وقت تک کوئی کام نہیں لیا گیا۔ وہ لوگ already trained بھی ہیں اور گورنمنٹ سے تنخواہیں بھی لے رہے ہیں لہٰذا اُن کو بھی استعمال کیا جائے۔ آگے جو حالات آرہے ہیں ان کے پیش نظر میں یہ کہوں گا کہ ہمارے شہروں میں بڑے اچھے ادارے موجود ہیں جن کو quarantine میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب نصیر احمد! پلیز اب wind up کریں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین!میں wind up ہی کر رہا ہوں اور میری دو تین گزارشات ہیں۔ خدا کے لئے awareness campaign کو فوری طور پر مؤثر بنایا جائے اور awareness campaign ایسی ہونی چاہئے جس میں لوگوں کو معلوم ہو کہ ہم نے پہلی دس پندرہ چیزوں پر focus کرنا ہے اور یہی campaign ہے۔

جناب چیئرمین!میں نے جتنے بھی بورڈ دیکھے ہیں اس میں ہر بندے نے اپنی مرضی کے حساب سے SOPs لکھے ہیں اور احتیاطی تدابیر بھی اپنی مرضی کی لکھی ہوئی ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ابھی تک حکومت کی طرف سے کچھ نہیں کیا گیا۔ میرے خیال میں یہ کتابچہ صرف آپ کے پاس ہے اور لوگوں کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین!میں یہ چاہوں گا کہ جب آپ awareness campaign چلاتے ہیں تو اس میں لوگوں کو شامل بھی کرنا چاہئے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ متعلقہ ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان کو پتا ہونا چاہئے کہ کس ہسپتال میں کتنی space ہے، کہاں مریض کو بھیجنا ہے اور کہاں پر

ٹیسٹ کروانا ہے؟ ایسے ہزاروں ٹیسٹ ہیں جن کی کئی ہفتے رپورٹ ہی نہیں آتی لہٰذا اس پر بھی توجہ کرتے ہوئے سسٹم کو بہتر بنایا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ عائشہ نواز!

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں لمبی بات نہیں کروں گی لیکن دو چیزیں منسٹر صاحبہ سے specifically پوچھنا چاہ رہی ہوں۔ کورونا کے حوالے سے گورنمنٹ نے obviously بڑا اچھا کام کیا جس کے نتیجے میں پاکستان اور ہمارے صوبے میں ventilators کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک اہم مسئلے کے حوالے سے ڈاکٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گی کہ ventilators کی تعداد بڑھ رہی ہے لیکن ventilators operators کا issue آ رہا ہے کیونکہ اس کو operate کرنا ایک specific work ہے جیسے DHQ Hospitals کے اندر ventilators جا رہے ہیں تو اس تعداد میں ventilator operators موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر ڈاکٹر صاحبہ ventilator operators اور DHQ Hospitals میں ان کی usage پر وضاحت کر دیں تو مہربانی ہو گی کیونکہ tertiary ہسپتالوں میں بہت اچھے استعمال ہو رہے ہیں؟ اگر DHQ Hospitals میں یہ proper use نہیں ہو رہے تو کیا ان ventilators کو tertiary ہسپتالوں میں move کرنے کی ضرورت ہے؟

جناب چیئرمین! دوسرا میں ڈاکٹر صاحبہ اور گورنمنٹ سے یہ request کرنا چاہوں گی کہ لوگوں کو اس وقت plasma treatment کا طریقہ بتایا جا رہا ہے لیکن اکثر ہسپتالوں میں blood banks چوبیس گھنٹے کھلے رہتے ہیں لیکن plasma کے حوالے سے blood کی donation کے لئے شام پانچ بجے بند ہو جاتے ہیں۔ اگر plasma کی donation کو بھی چوبیس گھنٹے کر دیا جائے تو بہتر ہو گا کیونکہ جس کا مریض ایمرجنسی میں ہے وہ اگلے دن صبح 9:00 بجے تک کا انتظار نہیں کرنا چاہتا اور ویسے بھی donor کو ڈھونڈنا ایک مشکل کام ہے۔ اگر لوگ donors تلاش کر کے ہسپتال میں لے آتے ہیں تب وہاں پر plasma کی donation نہیں ہو پاتی لہٰذا plasma کی donation کے لئے چوبیس گھنٹے کی سہولت مہیا کی جائے تاکہ donation زیادہ

effective ہو سکے۔ میری یہ دو چیزیں ہیں جس پر میں چاہوں گی کہ ڈاکٹر صاحبہ جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر (جناب محمد شفیق): جناب چیئرمین! میں نے ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! اگر آپ اجازت دیں تو چودھری شفیق مختصر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! کوئی بات نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عشر (جناب محمد شفیق): جناب چیئرمین! منسٹر ہیلتھ صاحبہ رحیم یار خان آئی تھیں جہاں انہوں نے لیبارٹری کا اعلان کیا تھا لیکن ابھی تک رحیم یار خان میں لیبارٹری شروع نہیں ہوئی۔ اس وقت میری معلومات کے مطابق بہاولپور سے ٹیسٹوں کی رپورٹس پر بھی دس سے پندرہ دن لگ رہے ہیں لہٰذا انہوں نے رحیم یار خان میں لیبارٹری کی جو commitment کی تھی وہ شروع کروائیں اور دوسرا دس دن رپورٹس آنے پر ٹائم لگتا ہے اس پر بھی توجہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ پاک کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحیم ہے۔

میرے شہر اچ آ کے جنہاں گھر گھر وین پوائے
پہرے داراں کولوں پچھو کہیڑے رستے آئے

جناب چیئرمین! قومیں جنگوں میں یا جب وبائی امراض آتی ہیں تب اکٹھی ہوتی ہیں۔ میں صرف دو یا تین منٹ لوں گا اور facts پر بات کروں گا۔ ڈاکٹر صاحبہ میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن اگر یہ میری ایک بات بھی negate کر دیں تو I will leave this House

forever ایک یحییٰ نامی مریض کوئٹہ آیا جس کو یہ یہاں لے کر آئے۔ اس آدمی کو کورونا تھا لیکن اس ایک مریض کو ہی یہ صحیح طریقے سے tackle نہیں کر سکے جس کے بعد کورونا پھیلتا چلا گیا۔

جناب چیئرمین! میں بات شروع سے شروع کر رہا ہوں کہ آج منسٹر ہیلتھ صاحبہ نے فرمایا کہ ہم نے پرائیویٹ ہسپتالوں کو کہا کہ آپ 50 فیصد بیڈز ہمیں دیں۔ I have all the press conferences of doctors and YDA ان کی میڈیکل ایسوسی ایشنز، پی ایم اے اور ڈاکٹر اشرف نظامی صاحب نے شروع میں پریس کانفرنس کر کے ڈاکٹر صاحبہ کو offer کی کہ ہمارے پاس 9 ہسپتال ہیں جہاں پرائیویٹ میڈیکل کالجز بھی ہیں اور وہاں پر 45 ہزار بیڈز خالی ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم آپ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہیں but she refused. تو آج صبح 8:00 بجے تک ایک دن میں 107 اموات ہوئی ہیں اور ابھی تک ٹوٹل 2473 اموات ہو چکی ہیں۔ ایک لاکھ 25 ہزار 933 مریض کورونا کے ہیں۔ اگر اس کو شروع سے قابو کیا جاتا جب ہمارے ملک کے وزیر خارجہ نے یہ بات کہی اور قومی اسمبلی میں ہمارے ہمسایہ ملک پر یہ allegation لگا دیا کہ یہ کورونا ایران کی طرف سے compel کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر اسے شروع سے قابو کیا جاتا تو آج 2 کروڑ 73 ہزار لوگوں کے بے روزگار ہونے کی نوبت نہ آتی۔ سکولز اور کالجز کے چار کروڑ 22 لاکھ بچے اور طلباء آج اپنے گھروں میں نہ بیٹھے ہوتے۔ منسٹر صاحبہ نے سمری بھجوائی کہ 6 لاکھ 70 ہزار مریض کورونا کے ہیں، پھر مجھے نہیں پتا کہ وہ کون سی پراسرار وجوہات ہیں کہ I do not know what are the mysterious mystery کیونکہ اس سمری کو روکا گیا؟ تاریخ اور مورخ کسی نہ کسی کو تو اس بات میں قومی مجرم لکھے گا۔ ہماری روایات دم توڑ گئی ہیں۔ لوگ پہلے ہی ایک دوسرے کے ساتھ دلوں میں شکوے رکھتے تھے اور اب ہاتھ ملانے سے بھی گئے ہیں۔ What is the smart lockdown? لاک ڈاؤن ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ یہ کیا بات ہوئی اور یہ کوئی نئی term لے آئے۔ پھر کہا کہ کورونا کیسے کاٹتا ہے؟ کابینہ کی میٹنگ میں ایک شخص نے پوچھا، میں نام نہیں لینا چاہتا "یہ کورونا کیسے کاٹتا ہے" انہیں یہ نہیں پتا۔

جناب چیئرمین!Second World Warمیں جب ہیروشیما اور ناگاساکی وغیرہ میں تباہی ہوئی تو اس سے پہلے کی میں ایک مثال دیتا ہوں۔ جب فتح شام کے بعد حضرت عمر فاروقؓ وہاں جارہے تھے تو پتا چلا کہ وہاں پر طاعون پھیل گیا ہے تو کچھ نے کہا کہ آپ وہاں نہ جائیں اور کچھ نے کہا کہ جائیں لیکن ایک اور شخص نے انہیں کہا کہ میں نے نبی کریمﷺ سے یہ بات سنی ہے کہ جہاں پر طاعون یا کوئی اور بیماری پھیل جائے تو اگر وہاں پر آپ موجود ہیں تو وہاں سے نہ نکلیں اور اگر آپ وہاں پر موجود نہیں ہیں تو وہاں پر مت جائیں۔ یہاں پر انہوں نے کیا سسٹم کیا کہ ٹیسٹ کرنے کی سہولت اورreferral rateکے بارے میں جبlast Governmentتھی تو ہم نے کہا تھا کہ جو بھی کوئیpatientبھیجے گا یعنی اگر وہ کسی جگہ پرreferکرتا ہے تو وہ لکھ کر بھیجے گا کہwhat are the reasons۔ان پرائیویٹ ہسپتالوں کو نہیں لیا اور ہمارے بڑےcompetent Minister جناب یاسر ہمایوںhe was presentاس ایکسپو سنٹر میں ہمارے دانشور حسن نثار صاحب نے بھی ان کے بارے میں لکھا جبکہ ہمارے بارے میں بھی وہ بہت کچھ لکھتے ہیں لیکن انہوں نے لکھا ہے کہ وہاں پر کس طرح سے لوگ بھاگ رہے ہیں، مر رہے ہیں، دوڑ رہے ہیں کیونکہ ان کے لئے روٹی نہیں ہے، ان کے لئے پانی نہیں ہے، ان کے لئےwashroomنہیں ہے اور ایک ایک سو مریضوں کے لئے صرف ایکwashroomہے۔ مقصد کیا تھا کہ صرف دہاڑی لگانا بسsimple اور کوئی مقصد نہیں تھا۔

جناب چیئرمین!لاہور کے 9 ٹاؤن ہیں اور وہاں پر اگر منسٹر صاحبہrandom testing کرنا شروع کر دیتیں تو اس سے کم از کم پتا چلتا کہ آج کورونا کےpatientsواقعی کم ہو گئے ہیں اور ہم اس نہج اور نتیجے پر پہنچ چکے ہیں۔

جناب چیئرمین!میں معزز وزیر قانون کی بھی توجہ چاہوں گا کہ سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ دیا ہے کہ جب تک کورونا کی وبا ہے اس وقت تک کسی بھی ملازم کو کام سے نہیں نکالا جائے گا۔ پانچ دن پہلے فیصل آباد (لائل پور) میرا شہر ہے 1250 ملازموں کو کام سے نکال دیا گیا پھر وہاں کے ڈپٹی کمشنر محمد علی صاحب سے میں نےrequestکی اور ساتھ سپریم کورٹ کے فیصلے کا حوالہ دیا تو ان ملازموں کو دوبارہ کام پر رکھا گیا۔

جناب چیئرمین! جو لوگ اتنی موذی مرض کے باوجود سڑکوں پر کام کر رہے ہیں، میں اپنے شہر کی بات کرتا ہوں کہ انہیں ماسک دیئے جاتے اور سینی ٹائزر دیئے جاتے لیکن انہیں وہ نہیں دیئے گئے۔ اب وقت شاید ان کے ہاتھ سے نکل چکا ہے اور مجھے ڈاکٹر صاحبہ کی نیت پر شک نہیں ہے لیکن ان کی کوئی پلاننگ نہیں ہے، کسی قسم کی کوئی پلاننگ نہیں ہے اور جو آج کے دن تک فیصل آباد میں کورونا کے 254ڈاکٹروں کی تعداد ہو چکی ہے، وزیر قانون 254ڈاکٹرز آج کے دن تک فیصل آباد میں کورونا کا شکار ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری humble submission ہے I am not against anybody صرف یہ جو admitted facts تھے وہ بتانا چاہ رہا تھا کہ خدا کے لئے، خدا کے لئے، خدا کے لئے اپنے لوگوں کو بچائیں۔ جب کوئی انسان مرتا ہے تو حکومت کے لئے تو ایک گنتی ہے لیکن اس گھر کے لئے جن کا کوئی مرتا ہے بری زندگی ہے اور ان کے گھر کا پورا شیرازہ بکھر جاتا ہے پھر انہیں پتا چلتا ہے جن کے گھر سے جنازے کو کندھا دینے والا بھی کوئی نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین! میری یہ گزارشات ہیں کہ خدا کے لئے ڈاکٹر صاحبہ! مجھے پتا ہے لیکن میرا perception یہ کہتا ہے اور ہو سکتا ہے I may be wrong کہ you may not agree with so many things even with your government for that کہ کیوں نہیں لاک ڈاؤن کیا گیا اور میں غلط بھی ہو سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین! یہ کورونا کی شکار دونوں کیرالہ اور ووہان non-religious states ہیں۔ وہاں پر کوئی مذہب کا عنصر نہیں ہے لیکن ان شہروں میں انہوں نے انتظامات کئے، لاک ڈاؤن کیا اور آج ووہان میں بھی اور کیرالہ میں بھی کورونا کا minus rate ہے لیکن ہمارے ہاں کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو ختم کرنا چاہتا ہوں کہ there are so many other speakers ایک دفعہ سارے ممالک نے کورونا پر میٹنگ بلائی جس میں کہا گیا کہ کیا ہوا ہے تو انہوں نے کہا کہ میٹنگ اس note پر ہوئی اگر یہ کورونا دوبارہ پھیلا یا کچھ اور مریض بڑھے تو کل اس طرح کی ایک اور میٹنگ بلائیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْo

جناب چیئرمین! شکریہ۔ اپوزیشن کے معزز ممبران کی جتنی تقاریر سنیں تو انہوں نے کہیں نہیں بتایا کہ ان لوگوں نے health Ministry میں ہوتے ہوئے کون سے تیر مارے تھے۔ 55 ہسپتالوں کا ذکر کر کے اس دن موصوف چلے گئے۔ میرے ایک اور بھائی یہاں پر ابھی تقریر کر کے نکل گئے ہیں، نے مفروضوں پر ہی مبنی باتیں سنائی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے ڈاکٹر صاحبہ سے اجازت لی اور وزیر اعلیٰ سے اجازت لی کہ منصور علی خان جو سب سے زیادہ تنقید کرنے والا اینکر ہے اس کو ساتھ لے کر گئے اور اسے مکمل اجازت دی گئی۔ یہاں پر اپوزیشن بیٹھی ہے یہ جا کر منصور علی خان سے پتا کر لے۔ منصور علی خان کو مکمل اجازت دی گئی جو سوال تم کرنا چاہتے ہو کر لو۔ یہ جا کر چیک کر لیں۔ اس پروگرام میں ان کے تین بڑے جھوٹ تھے اور مجھے مجبوراً جھوٹ کا لفظ استعمال کرنا پڑ رہا ہے۔ ایک یہ کہ میو ہسپتال میں فرنٹ پر کوئی جگہ بنا دی گئی ہے جہاں پر کورونا کے مریض رکھے گئے ہیں حالانکہ ایک سائیڈ پر پوری بلڈنگ مختص کی گئی۔ دوسرا جھوٹ یہ تھا کہ PPEs نہیں ہیں۔ وہاں منصور علی خان گیا اس کے 23,24 اور 25۔ مارچ کے تین پروگرام ہیں۔ خدا کا واسطہ ہے جس نے یہ پروگرام نہیں دیکھے وہ ایک دفعہ ضرور دیکھ لے۔ اِنہوں نے ینگ ڈاکٹرز کی بات کی۔ ینگ ڈاکٹرز کے جس قسم کے نمائندے ہیں، جس قسم کی زبان ہے اور جس قسم کے ان کے مطالبات ہیں میں منسٹر ہیلتھ کو داد دیتا ہوں کہ [******] وہ اس قسم کے لوگ ہیں۔۔۔(شور و غل)

جناب چیئرمین: سید یاور عباس بخاری! Be respectful! ایسا نہ کہیں۔

سید یاور عباس بخاری: جناب چیئرمین! ان لوگوں نے جو جو باتیں یہاں پر کی ہیں۔۔۔(شور و غل)

جناب چیئرمین: سید یاور عباس بخاری کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید یاور عباس بخاری: جناب چیئر مین! میں اپوزیشن کو کہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے جو کچھ کہا ہے وہ میں نے سنا ہے اب آپ بھی سنیں۔ جو باتیں حقیقت ہیں وہ آپ سنیں گے اور آپ کو سننا پڑیں گی۔

جناب چیئر مین: سید یاور عباس بخاری! Address to the Chair

سید یاور عباس بخاری: جناب چیئر مین! ہم نے صرف حقائق پر سے پردہ اٹھانا تھا، جو ان کی باتیں ہیں اور جس قسم کے یہ الزامات لگاتے ہیں میں نے ان کی حقیقت کھولنی تھی۔ تین پروگرام ہیں ان لوگوں میں اتنا حوصلہ نہیں کہ یہ سنیں۔ یہ پروگرام بلیک اینڈ وائٹ ریکارڈنگ میں ہے۔ یہ سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہاں پر بیٹھ کر ہیلتھ منسٹر، چیف منسٹر اور حکومت پر تنقید کر رہے ہیں جو صرف مفروضوں پر مبنی ہے۔

جناب چیئر مین! ان کو ابھی تک یہ بھی نہیں پتا ہے کہ صوبے کے ہسپتالوں میں کتنے بستر ہیں۔ ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ لاہور کے ہسپتالوں میں بیڈز available ہیں یا نہیں۔ یہ صرف دو تین مخصوص جگہوں کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ ان کو بتایا جائے کہ ہسپتالوں میں بیڈز available ہیں لیکن یہ وہاں پر جانا نہیں چاہیں گے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں جو قیمت مانگی جاتی ہے وہ دینا پڑتی ہے۔

جناب چیئر مین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنے دور میں ہسپتال بنا لیتے، ان کو کس نے منع کیا تھا؟ یہ اورنج ٹرین تو تین ارب ڈالر کی بنا سکتے ہیں لیکن دس ہسپتال نہیں بنا سکے۔ اس حکومت نے 42 دنوں میں اسلام آباد میں ایک ہزار بیڈ کا ہسپتال بنا دیا۔ ایکسپو سنٹر لاہور میں ایک ہزار بیڈز کی capacity ہے جو High Dependency Unit کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! ان سے یہ پتا کریں کہ ان کے وقت میں کتنے وینٹی لیٹرز تھے اور کتنے ڈاکٹروں کی کمی تھی؟ ان کے وقت میں 34 ہزار ڈاکٹروں کی کمی تھی۔ ن سے یہ پتا کریں کہ موجودہ ڈاکٹرز COVID-19 patients کا خیال کر رہے ہیں ان کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں؟ ان کو ہر ماہ ایک اضافی تنخواہ دی جاتی ہے۔ جو ڈاکٹر مریضوں کا خیال کرتے ہوئے شہید ہو جائے اس کو 40 لاکھ سے 80 لاکھ روپے تک کی compensation دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ وہ باتیں ہیں جو human development کو جانتا ہو گا۔ جنہوں نے صرف ایک خاندان کو ہی بچانا ہے، ایک ہی خاندان کی باتیں کرنی ہے وہ وہاں سے سپر مین بن کر آجاتے ہیں، اُن کو تو یہ توفیق نہیں کہ اپنے اتفاق ہسپتال کو کورونا مریضوں کے لئے مفت کھول دیں۔ انہوں نے PPEs تو بانٹ دیئے لیکن ہسپتال نہیں کھول سکے۔ وہ نیب میں نہیں جانا چاہتے اس لئے اپنے آپ کو یہ show کر رہے ہیں کہ ہمیں کورونا ہو گیا ہے۔ خدا کا واسطہ ہے ان باتوں سے باہر نکلیں۔ یہ وبا آچکی ہے، ہم نے اس کو face کرنا ہے اور ہمیں اس کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے۔ جب تک ہم لوگ خود responsible نہیں ہوں گے اس وقت تک اکیلی حکومت responsible نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے میرے ضلع میں کورونا مریضوں کے لئے 1200 بیڈز کا انتظام کیا۔ اگر ہم لوگ responsible ہو گئے تو ہمیں انشاءاللہ تعالیٰ اس کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب ہیلتھ منسٹر صاحبہ windup speech کریں گی۔ منسٹر صاحبہ! رحیم یار خان لیب کی بات بھی کر دیجئے گا۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! وہ میں نے لکھا ہوا ہے۔ میں سب سے پہلے I would like to clear it up میں سید یاور عباس بخاری کے حوالے سے I would request that you should take your words back where the doctors are concerned. If they چند ڈاکٹرز have not behaved well لیکن ڈاکٹروں نے بہت محنت کی ہے۔ جن ڈاکٹروں نے protest بھی کیا تھا وہ بھی دوسرے ڈاکٹروں کی بھلائی کے لئے کیا تھا۔ یہ جتنا مرضی شور مچاتے رہیں ہم سارے ڈاکٹروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ We listen to all of them

جناب چیئرمین: محترمہ! وہ الفاظ expunged کر دیئے گئے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! یہ اچھا ہو گیا ہے we have an immense respect for the doctors میں ڈاکٹرز کی دل سے شکر گزار ہوں جس طریقے سے وہ محنت کر رہے ہیں اور وہ فرنٹ لائن پر کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سب کے سامنے سید یاور عباس بخاری کی بات پر معذرت کرنی چاہتی ہوں ہمیں کبھی ایسی بات اپنے health profession کے بارے میں نہیں کرنی چاہئے۔ ان کا جتنا بھی غصہ اور ناراضگی ہو لیکن وہ اِس وقت جو کر رہے ہیں. There are no words for it.

I appreciate them for the excellence job that they are all doing.

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ ماشاء اللہ خواجہ عمران نذیر تقریر کر کے ہمیشہ چلے جاتے ہیں اور بہت سارے غلط قسم کے الزامات لگا کر چلے جاتے ہیں۔ Which is extremely wrong

جناب چیئرمین! سب سے بڑی بات یہ ہے جو انہوں نے فرمایا ہے کہ WHO نے صرف مجھے خط لکھا۔ Let me make it clear this letter has been sent to every Minister in all provinces ان تمام کو لیٹر گیا ہے۔ Along with that it has also gone to the Federal Government. There was a suggestion by World Health Organization یہ ان کا کام ہے کہ وہ بتائیں اور guidelines دیں۔ تمام guidelines ہمیشہ discuss ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں جناب خلیل طاہر سندھو کی بات پر I would like to comment on it آج انہوں نے دوبارہ وہی بات کہی کہ کورونا کس طرح کاٹتا ہے۔ اس پر فہد کولیگل نوٹس ہوا جو belonged to Dawn جس پر

He apologized to the Chief Minister because he had commented this on the Chief Minister. I think these words need to be taken back not only it was wrong

جناب چیئرمین! مگر اتنی جھوٹ باتThis is like perjury آپ یہاں کھڑے ہو کر جھوٹ بولیں اور کورٹ کے سامنے جب لیگل نوٹس جاری ہوا تو وہاں انہوں نےapologies کیا اورtook there words back so, I think they have absolutely no business

جناب چیئرمین! یہ الفاظ آپ دوبارہ یہاںrepeat کریں کیونکہ جس نے یہquote کئے تھے۔He has already apologized for saying something wrong میرا خیال ہے کہ اس قسم کی چیزیںthey must never be encouraged اس طرح کےpersonal remarks جوpass کئے جاتے ہیں انہیں شرم آنی چاہئے، ہم لوگوں میں اتنی تمیز نہیں ہے، ہم اپنے آپ کو پڑھے لکھے کہتے ہیں اور اس طرح کے الفاظ استعمال کرتے ہیںI think we should be careful particularlyجب پتا ہے کہ اس پر لیگل نوٹس ہوا ہے پھر بھی ہم ایسی بات کریں۔

جناب چیئرمین! دوسری بات انہوں نے ایکسپو سنٹر پر حسن نثار کی کہی ہے۔ حسن نثار صاحب نے جو بات کی اس کا میں نے بڑاdetail answer پریس کانفرنس کے ذریعے دیا۔

جناب چیئرمین! میں نے یہ نہیں کیا کہ یہ جواب خاموشی میں دیا بلکہ ساری پریس کو سامنے بٹھا کر دیا۔ وزیر قانون کی طرف سے احکامات ہیں اور ہم نے جو بریف بنایا ہے اس میں سارا حساب لکھا ہوا ہے۔ یہ جو کمشنر لاہور کی رپورٹ کی بات کر رہے ہیں۔

Let me make it very clear that EXPO center was under the supervision of the Commissioner Lahore.

جناب چیئرمین! انہوں نے اس کو خود بنایا۔ ہم نے ان کو 7 کروڑ روپے کا چیک دیا تھا اور انہوں نے اس میں سے بھی پیسے بچائے۔ میرا خیال ہے کہ اس طرح کے الزامات لگانے سے پہلے انہیں کچھ نہ کچھ خوف کرنا چاہئے کہ ہم کتنی غلط بیانی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سینکڑوں لوگ مر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہاں ریکارڈ رکھنا چاہتی ہوں کہ we are trying our level best یہ نہ ہو کہ ہم سے کچھ death escape کر رہی ہوں۔ کوئی مریض ہسپتال میں آ کر فوت ہو جائے اس وقت تو ہمیں پتا چل جاتا ہے لیکن یہ نہ ہو کہ گھر میں لوگ فوت ہو رہے ہوں اور ہمیں خبر نہ ہو۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتی چلوں کہ ہم نے پچھلے سال اپریل اور مئی کے مہینوں کا اس سال کے اپریل اور مئی کے مہینوں کے ساتھ comparison کیا۔ پچھلے سال اپریل اور مئی کے مہینے میں جتنے قبرستان لاہور میں تھے۔ The total number of deaths which were recorded in those burial grounds were 5000 and plus number اور اس سال اپریل اور مئی میں It was less than 18 hundred.

جناب چیئرمین! مقصد یہ ہے کہ اگر لوگ انتقال کر رہے ہیں تو کیا ہمیں خبر نہیں ہو گی؟ آخر کار وہ دفنانے کے لئے کسی قبرستان میں تو جائیں گے پھر ہمیں پتا چل جائے گا اس لئے ہم کسی قسم کی کوئی غلط figure بالکل quote نہیں کرتے۔ We tell the actual number of deaths which are happening. Number of deaths must have reduced. ایکسیڈنٹ prevent ہو گئے ہوں گے، ہمارا atmosphere clear ہوا ہے اس سے بہت سارے لوگ صحت یاب ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات بتانا چاہتی ہوں کہ اس طرح کی بات کر کے آپ نہ صرف لوگوں میں خوف و ہراس پھیلاتے ہیں۔ It creates a lot of misinformation that you are giving to people. جہاں تک labs کا تعلق ہے تو میں بتاتی چلی جاؤں کہ اب تک ہم نے آٹھ level-1 کے labs بنائے، جس پر انہوں نے بہت بڑی تقریر کی تھی کہ میاں محمد شہباز شریف نے پتا نہیں کیا کیا تھا۔ ایک There was one lab of level-3 existing Primary and Secondary Healthcare Department. ہم نے آٹھ labs مکمل کی ہیں اس کے علاوہ رحیم یار خان میں labs کی تیاری ہو رہی ہے انشاءاللہ چند دنوں میں وہ تیار بھی ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ہم ڈی جی خان کے اندر labs تیار کر رہے ہیں۔ All teaching institutions کے سب labs کام کر رہے ہیں۔ ہر طرف کوشش کی جا رہی ہے کہ ہم اپنی testing capacity بڑھا دیں۔ آج کے دن کے اندر 10 ہزار کے قریب test کئے گئے ہیں اور regular basis پر کئے جا رہے ہیں۔ اگر کہیں کسی province کے اندر سب سے زیادہ tests کئے گئے ہیں تو پنجاب کے province میں کئے ہیں۔ As compared to any other place. اور We are way ahead of India. تو ہم نے ان سے زیادہ test کئے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ انہوں نے کہا اور اصل میں ایک بڑا عجیب سا بیان دے گئے۔ آپ کو پتا ہے کہ جب کوئی کچھ عرصہ ہیلتھ میں رہے تو سب ہی ڈاکٹر بن جاتے ہیں۔ انہوں نے ایک بڑا بیان دے دیا کہ 60 لٹر آکسیجن چاہئے۔ میرا تو دل ہی دہل گیا کہ 60 لٹر آکسیجن پریشر کے ساتھ تو lungs بھی پھٹ جائیں گے۔

جناب چیئرمین! مقصد یہ ہوتا ہے کہ The maximum oxygen that is given is about fifteen liters. اس پر ہم maintain کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر اس کے باوجود ہم سوچتے ہیں کہ The patient cannot be maintained that, are put on ventilators. یعنی پھر ان کو وینٹی لیٹر پر ڈالا جاتا ہے تو اس طرح کے بیان دے دینے سے بغیر having any scientific evidence یہ بھی غلط بیانی ہوتی ہے، یہ پھر ریکارڈ پر آجاتا ہے کہ 60 لٹر آکسیجن والے بیڈز چاہئے ہوتے ہیں تو I am very sorry to say that was absolutely a wrong statement. انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ ہسپتال بہت زیادہ پیسے چارج کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ Healthcare Commission which looks after the private hospitals. ان کے ساتھ مل کر I had a meeting last week ان سے اس پر کہا کہ آپ ہمیں uniform rates دیں اور آپ اپنے ہسپتال کو A,B and C میں categories کریں اور اس کے مطابق ریٹس دیں۔

جناب چیئرمین! لیکن میں یہ بھی ایوان کو بتاتی چلی جاؤں کہ جب آپ وینٹی لیٹر بیڈ پر کسی مریض کو ڈالتے ہیں، اگر ہم اپنے ہسپتال میں بھی ڈالیں تو ہمارا تقریباً 40 سے 50 ہزار روپے خرچہ آتا ہے۔ یہ تو نہیں ہے کہ جو سرکار کا وینٹی لیٹر ہے وہ بالکل فری ہے۔ اس پر بھی اتنے ہی پیسے لگتے ہیں اس لئے اس وقت سرکاری 560 وینٹی لیٹرز مہیا کر رہے ہیں تو سارے وینٹی لیٹرز بیڈز پر سرکار کی بھی اتنی cost آ رہی ہے پھر انہوں نے ٹیسٹ کی بات کی تو ہمیں حکومت کو بھی ٹیسٹ پانچ ہزار روپے کا پڑتا ہے یہ kits وغیرہ اس میں ڈال کر یہ Basically this test is done through PCR and its comparatively expensive test. پھر انہوں نے complaint کی کہ ایک test negative آ گیا اور ایک test positive آ گیا۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر آپ نے مائیک change کرنا ہے تو کر لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ جہاں ٹیسٹ کا تعلق ہے اور ہم جو ٹیسٹ کرتے ہیں دنیا بھر میں اس کی specificity 70 percent ہے اس لئے chances یہ ہوتے ہیں کہ false negative بھی آ جاتا ہے اور false negative کے chances چونکہ زیادہ ہوتے ہیں تو کئی دفعہ یہ ہوتا ہے کہ ایک test positive آیا پھر negative آیا تب ہم اسی وجہ سے اس ٹیسٹ کو دو دفعہ کرتے ہیں on a patient we are discharging، یہ نہ ہو کہ وہ positive ہو اور ہم negative کی وجہ سے اس کو discharge کر دیں۔ ایک اور جو plasma freezes کی بہت important بات تھی plasma freezes کی سہولت میو ہسپتال میں بھی ہے یعنی پلازمہ علیحدہ کرنے کے لئے سہولت PKLI میں ہے، جناح ہسپتال میں بھی ہے بلکہ جتنے بڑے ہسپتال ہیں ان کے پاس blood separate کرنے کی سہولتیں ہیں۔

جناب چیئرمین! اہم چیز یہ ہے کہ پلازمہ دینا ابھی اس وقت experimental stage ہے اس پر جو چند پیپرز سامنے آئے ہیں بلکہ کچھ پیپرز میرے colleague share کر رہے تھے اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ اس کا کوئی واضح فائدہ ابھی تک نہیں نظر آ رہا۔ People who go into very severe problem because of their lungs condition. اتنی destroy ہو چکی ہوتی ہیں کہ کوئی چیز ان کو واپس نہیں لا سکتی تو میرا یہ خیال ہے کہ اس وقت جو

I like to make it clearly that it is again onپلازمہ پر بہت زیادہ شور مچا ہوا ہے experimental stage.اس کے اپنے بھیside effects ہوتے ہیں اسی طرح جس طرح blood transfusion reactکرتی ہے اس طرح پلازمہ بھیreactکرتا ہے but it can be done under very controlled circumstancesاور اس پر ہم کام کر رہے ہیںand we are actually making a plasma bank.مسئلہ یہ ہے کہ جس نے donation دینی ہے اس پر آپ زبردستی نہیں کرسکتے بلکہ آپ منت کرسکتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنا پلازمہ دے دیجئے۔We are working on that also.ایک جو بہت ضروری بات تھی جو ہماری colleague محترمہ عائشہ نے فرمایا کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال کے اندر ہمارے وینٹی لیٹرزproperly استعمال اس لئے نہیں ہو رہے کیونکہ وینٹی لیٹرز کے لئے properly trained بندے نہیں آئے۔ I like to make it very clear.کسی ہسپتال کے اندر جہاں proper trained anesthesiologistنہ ہو اور interventionist نہ ہو چاہے وہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ہو یا وہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال یا ہمارا ٹیچنگ ہسپتال ہےVentilators and basically ICUs are looked after by anesthesiologist.تو جہاں ہمارے پاسanesthetist ہے تو وہاں سے ہم نے اپنے وینٹی لیٹرز mobilize کئے ہیں اور ان ہسپتالوں میں لے گئے ہیں جہاں ہمارے پاسanesthesiologist موجود ہیں جیسے آپ نے suggest کیا تھا۔ اسی کی وجہ سے اس وقت جیسے

> I got in extra five ventilators today from Yaki gate hospital with the courtesy Primary and Secondary Healthcare.

کیونکہ ان کی institution میں properly utilize نہیں ہو رہے تھے تو ہماری پوری کوشش ہے کہ جہاں ہمارے پاس work force ہے who is properly trained ان کو ہم properly یہ سارے وینٹی لیٹرز بھی دیں تا کہ ان کی proper utilization ہو۔

جناب چیئرمین! جہاں تک بات ہے کہ ہم یہ ساری باتیں اکیلے اکیلے کرتے ہیں تو میں آپ کو clear کرتی جاؤں اور مسئلہ یہ ہے کہ اگر اب (ن) لیگ حکومت میں نہیں ہے تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ جہاں پیپلز پارٹی حکومت میں ہے یعنی سندھ میں ہے یا اپنی خیبر پختونخوا میں ہے، National Command and Control کی ہر روز میٹنگ ہوتی ہے ہم سارے منسٹرز ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ سندھ کی منسٹر بھی میرے ساتھ بات کرتی ہیں اور خیبر پختونخوا کے منسٹر بھی بات کرتے ہیں۔ ہم سارے ایک دوسرے سے discuss کرتے ہیں۔ ہمیں پاکستان دل سے عزیز ہے اور ہمارا اوّلین فرض ہے کہ ہم ان پاکستانیوں کا خیال رکھیں۔

جناب چیئرمین! اب مقصد یہ ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اگر اس طرح میں صلاح مشورے لے لوں یعنی 60 لٹرز آکسیجن کا وینٹی لیٹر بنا دوں تو وہ تھوڑا سا ذرا مشکل ہو جائے گا۔ ان لفظوں پر I am very grateful I hope I have answered majority of the queries and if there are some further questions I am always, here for you.

MR CHAIRMAN: thank you very much. The House is adjourned to meet on Monday the 15th June 2020 at 2.00 PM. Annual and Supplementary Budget shall be presented on that day.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،15۔جون2020

(یوم الاثنین23۔شوال المکرم1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 5

403

سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پیش کرنے کے لئے تاریخ اور وقت کے تعین کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(59)/2020/2276. Dated. 12th june, 2020. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred under rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Monday, 15th June 2020** for presentation of the Annual Budget Statement for the financial year 2020-21 before Provincial Assembly of the Punjab at 2.00 p.m.

ضمنی بجٹ برائے سال 20-2019 پیش کرنے کے لئے تاریخ اور وقت کے تعین کا اعلامیہ

In exercise of the powers conferred under rule 147 and rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Monday, 15th June 2020** for presentation of the Supplementary Budget Statement for the financial year 2019-20 before Provincial Assembly of the Punjab at 2.00 p.m.

Dated: Lahore, the
12th June, 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

____

405

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15-جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) بجٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2020-21

وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2020-21 ایوان میں پیش کریں گے۔

2- ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2019-20

وزیر خزانہ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2019-20 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

3- مسودہ قانون مالیات پنجاب 2020

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے

(سی) ترامیم کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

4- قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعات 5 اور 76 کے تحت دوسرے شیڈول اور قواعد میں ترامیم

وزیر خزانہ قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعات 5 اور 76 کے تحت دوسرے شیڈول اور قواعد میں ترامیم ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

407

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

سوموار، 15- جون 2020

(یوم الاثنین، 23- شوال المکرم 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں شام 4 بج کر 2 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ
بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿104﴾
وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ
الۡبَيِّنٰتُ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۙ﴿105﴾ يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ
وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ‌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ قف اَكَفَرۡتُمۡ
بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿106﴾
وَاَمَّا الَّذِيۡنَ ابۡيَضَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فَفِىۡ رَحۡمَةِ اللّٰهِ‌ؕ هُمۡ
فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿107﴾

سُورَۃُ آلِ عمران آیات 104 تا 107

اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بُلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور بُرائی سے روکیں اور وہی لوگ بامراد ہیں (104) اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے تھے اور جب اُن کے پاس واضح نشانیاں آچکیں اس کے بعد بھی اختلاف کرنے لگے اور انہی لوگوں کے لئے سخت عذاب ہے (105) جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے تو جن کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے (اُن سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ تو جو کفر تم کرتے رہے تھے سو اس کے عذاب (کا مزہ) چکھ لو (106) اور جن لوگوں کے چہرے سفید (روشن) ہوں گے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے (107)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ﷺ ہم سے خفا ہیں منا کے آ
کچھ ہم بھی اپنا چہرۂ باطن سنوار لیں
ابو بکرؓ سے کچھ آئینے عشق وفا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازۂ علیؑ سے یہ خیرات جا کے لا
باطل سے دَب رہی ہے پھر اُمت رسولؐ کی
منظر ذرا حسینؑ سے پھر کربلا کے لا
کس منہ سے پیش ہو گا مظفرؔ حضورِ حق
اس کو شہید اسوۂ آقاؐ بنا کے لا

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ آپ سب کو علم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 134 اور قاعدہ 147 کے تحت سالانہ اور ضمنی بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: قواعد انضباط کار میں بجٹ والے دن کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ جی، وزیر خزانہ!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران
حزب اختلاف کی طرف سے حکومت کے خلاف نعرے بازی)

سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کا آغاز رب کائنات کے بابرکت نام سے کرتا ہوں جو تمام جہانوں کا مالک ہے اور جس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں اور بے شمار دُرود و سلام رسول کریم حضرت محمد ﷺ پر جن کے واسطے یہ کائنات تخلیق کی گئی۔ آج میں اس معزز ایوان میں پاکستان تحریک انصاف کی صوبائی حکومت کا تیسرا بجٹ پیش کرنے جارہا ہوں۔

(اس مرحلہ معزز ممبران حزب اختلاف
کی جانب سے حکومت کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

2۔

ہم بحیثیت قوم اس وقت کورونا وائرس سے پیدا ہونے والی غیر معمولی صورتحال سے دوچار ہیں۔ اس وبا کے اثرات ہماری معاشرتی طرزِ زندگی اور ملکی معیشت پر واضح نظر آ رہے ہیں اور یہ مشکل وقت اُس وقت کا متقاضی ہے کہ ہم یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔

جناب سپیکر!

3۔ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کا پاکستانی قوم سے عہد تھا کہ پاکستان کی معیشت کی بنیادیں اس مضبوط انداز سے ڈالیں گے کہ جن پر ملکی معاشی عمارت استوار ہو اور جو درحقیقت بائیس کروڑ عوام کی بھلائی کے لئے ہو۔ جناب عمران خان اور پاکستان تحریک انصاف نے اپنا سیاسی سرمایہ اسی مقصد کے لئے خرچ کیا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پچھلی کئی حکومتوں نے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے پاکستان کے معاشی ڈھانچے کو اتنی بے دردی کے ساتھ برباد کیا کہ ہمارا current account deficit, fiscal deficit, debt to GDP ratio and exports یہ سب indicators بائیس کروڑ عوام کے اُس ملک کے لئے ایک لمحۂ فکریہ تھے اس لئے مجھے یہ بتاتے ہوئے فخر ہے کہ پاکستان تحریک انصاف وہ واحد جماعت ہے جس نے ملکی مفاد کو سیاسی مفاد سے بالاتر رکھا۔ اس بات کا اعتراف صرف پاکستان کے معاشی اداروں نے ہی نہیں کیا بلکہ عالمی اداروں نے بھی پاکستان کی نئی معاشی سمت کو تسلیم کیا اور سارے عالمی ادارے آج پاکستان کے اس سفر میں اُس کے ہمسفر ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی جانب سے "چور چور، چینی چور اور چور چور، آٹا چور" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

4۔ پی ٹی آئی حکومت نے رواں مالی سال کا آغاز ایک جامع معاشی اور ترقیاتی حکمت عملی سے کیا جس کے سبب ہم قومی اور صوبائی سطح پر اپنے معاشی اہداف کے حصول کی جانب بہت مثبت پیشرفت کر رہے تھے۔ کورونا وائرس کی وبا سے پہلے یعنی مارچ2020 تک

FBR کےtaxesکی وصولی میں گزشتہ سال کی نسبت تقریباً13فیصد اضافہ ہو رہا تھا۔ Current account deficit گزشتہ سال کی نسبت 71فیصد کم ہو چکا تھا۔مالیاتی خسارہGDP(fiscal deficit)کے چار فیصد تک آ چکا تھا۔

گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال مارچ 2020کے اختتام تک پنجاب کےown source revenues میں بھی 23فیصد کا ریکارڈ اضافہ ہو چکا تھا اور ہم سالانہ ترقیاتی پروگرام کے 240۔ارب روپے مختلف شعبہ جات میں اخراجات کے لئے جاری کر چکے تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران
حزب اختلاف کی جانب سے "گو نیازی گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

5۔ رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی میں COVID-19 کی وبا نے پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس ہنگامی صورتحال میں وزیر اعظم جناب عمران خان کی ہدایت پر وفاقی حکومت نے 240۔ارب روپے کی مالیت کا پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا اور جامعrelief package متعارف کروایا تاکہ کورونا سے متاثرہ افراد اور کاروباری کو reliefدیا جاسکے۔ اسpackageکے تحت144۔ارب روپے سے احساس ایمر جنسی پروگرام کا آغاز کیا گیا اور فوری طور پر خطِ غربت سے نیچے زندگی گزارنے والے مستحق افراد کوreliefمہیا کیا گیا۔

میں یہاں پر یہ واضح کرتا چلوں کہ حکومت پنجاب نے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی عوام دوست قیادت میں اس وفاقی پروگرام میں 8۔ارب 40کروڑ روپے کی خطیر رقم شامل کی اور اس پروگرام کے تحت اب تک پنجاب سے تعلق رکھنے والے 45لاکھ79ہزار خاندانوں میں 53۔ارب روپے سے زائد کی رقوم تقسیم کی جا چکی ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران
حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اُٹھ کر آگے آ گئے)

جناب سپیکر!

6- ہماری حکومت شروع سے ہی اپنے جاریہ اخراجات یعنیcurrent expenditures میں کفایت شعاری کی پالیسی پر عمل پیرا رہی ہے۔ رواں مالی سال میں بھی حکومتی اخراجات میں حتی الامکان کمی کی گئی۔ اس ضمن میں 61۔ارب روپے سے زائد کی supplementary grantsمسترد کی گئیں جبکہAusterity Committee کی زیر نگرانی مختلف محکموں کی ڈیمانڈز میں کمی کروائی گئی جس سے ایک ارب 50 کروڑ روپے سے زائد کی بچت کی گئی۔

جناب سپیکر!

7- وزیر اعلیٰ پنجاب کی دُور اندیشی اور قائدانہ صلاحیتوں کے طفیل حکومت پنجاب نے رواں مالی سال میں کورونا وائرس کی آفت سے نمٹنے کے لئے نہایت مہارت سے بجٹ کی سمت از سر نَو متعین کی اور فوری طور پر43۔ارب روپے سے زائد کا بندوبست کیا۔ اس packageمیں کاروباری طبقے اور عوام کی سہولت کے لئے 18۔ارب روپے سے زائد کاtax reliefدیا گیا جس کی مثال پنجاب کی تاریخ میں نہیں ملتی جبکہ 25۔ارب روپے سے زائد کی رقوم صحت کے دونوں محکموں، محکمہ زکوٰۃ اورPDMA کو دی گئی تاکہ وہ عوام کو صحت کی بہترین سہولیات اور فوری relief مہیا کر سکیں۔ کورونا وائرس کے front line workers جن میں ڈاکٹرز اور سٹاف شامل ہے اُن کے لئے دوران ڈیوٹی ماہانہ بنیاد پر ایک اضافی تنخواہ کی منظوری بھی دی گئی۔ صوبائی بجٹ 21-2020 میں 106۔ارب روپے کورونا effects سے منسلک ہیں جس میں سے 56۔ارب روپے کا tax relief جبکہ 50۔ارب روپے کےdirect expenditureشامل ہیں۔ یہ واضح رہے کہ ان اعداد و شمار میں ضلعی حکومتوں کے کورونا سے متعلق اخراجات شامل نہیں ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران
حزب اختلاف کی جانب سے حکومت کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

8- آئندہ مالی سال میں Federal Divisible Pool میں محصولات کی وصولی 4963- ارب روپے متوقع ہے اور این ایف سی ایوارڈ کے تحت صوبہ پنجاب کو 1433- ارب روپے مہیا کئے جائیں گے۔ صوبائی محصولات یعنی Own Resource Revenue میں 317- ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ ریونیو شارٹ فال کے پیش نظر آئندہ مالی سال کے بجٹ کی تیاری ہمارے لئے ایک چیلنج سے کم نہیں تھی لیکن ہماری معاشی ٹیم نے جرأتمندی کے ساتھ اس چیلنج کو قبول کیا اور ان مشکل حالات میں ایک Pro-business اور progressive بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر!

9- یہ امر قابل ذکر ہے کہ آئندہ سال کے بجٹ کی تیاری میں پہلی بار بھرپور انداز میں عوام الناس کی شمولیت کو یقینی بنایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم بجا طور پر آئندہ مالی سال کے لئے پیش کئے جانے والے بجٹ کو شمولیتی بجٹ (Inclusive budget) کے نام سے موسوم کر رہے ہیں۔ محکمہ خزانہ نے عوام الناس سے آئندہ مالی سال کے بجٹ کے لئے ان کی تجاویز اور سفارشات طلب کی تھیں تاکہ ترجیحی بنیادوں پر اخراجات کے لئے مختلف شعبہ جات کا تعین کیا جا سکے۔ جواباً گیارہ مختلف شعبہ جات جن میں تعلیم، صحت اور روزگار کی فراہمی سرفہرست ہیں، کے لئے عوامی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ آئندہ بجٹ کی ایک اہم خصوصیت اخراجات کے درست تعین کے لئے ضابطہ کار کا وضع کیا جانا ہے جس کو Framework for Rolling Expenditures(FRE) کا نام دیا گیا ہے۔ FRE روایتی رسد (supply) کی بجائے اصل مانگ (actual demand) کے مطابق رقوم کی ترسیل کے ساتھ ساتھ ماہانہ بنیادوں پر اخراجات کی محتاط نگرانی کو بھی یقینی بنائے گا۔

جناب سپیکر!

10- حکومتِ پنجاب نے موجودہ معاشی تناظر میں "آگے بڑھو پنجاب" کا وژن دیا ہے جو مستقبل کے لئے معاشی ترجیحات اور حکومتی اقدامات کا لائحہ عمل طے کرے گا۔ اسی وژن کے حصول کے لئے "Rise Punjab" کے نام سے ایک جامع حکمت عملی ترتیب دی گئی ہے جو ہمیں کورونا وائرس اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے معاشی چیلنجز سے نمٹنے میں راہنمائی مہیا کرے گی۔ آئندہ مالی سال کا بجٹ بھی اسی strategic document کے تحت تشکیل دیا گیا ہے۔

میں اب اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ بجٹ کی چند اہم ترجیحات کا ذکر کرنا چاہوں گا جس میں:

1. Tax Relief Package
2. جاریہ اخراجات میں کمی اور کفایت شعاری
3. معاشی استحکام اور ترقی
4. سوشل پروٹیکشن اور مستحق طبقات کے لئے اقدامات
5. Human Capital Development
6. زراعت اور فوڈ سکیورٹی اور
7. Public Private Partnership شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

11- وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار کی عمیق نگاہی کی بدولت حکومتِ پنجاب اپنی Pro-business پالیسیوں کو مزید تقویت دیتے ہوئے آئندہ مالی سال میں 56۔ارب روپے سے زائد کے ٹیکس relief package کا اعلان کر رہی ہے۔ یہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا ٹیکس relief package ہے جس کی مثال سابقہ ادوار میں نہیں ملتی۔ اس package سے ایک طرف تو کاروباری طبقہ مستفید ہو گا تو دوسری طرف عوام الناس کو بھی relief ملے گا۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں GST on Services کی مد میں دیئے جانے والے relief package کی تفصیلات یہ ہیں:

(1) ہیلتھ انشورنس اور ڈاکٹرز کی consultancy fees اور ہسپتالوں پر ٹیکس کی شرح جو بالترتیب 16 اور 5 فیصد تھی، کو کم کر کے zero فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

(2) بیس سے زائد سروسز پر ٹیکس ریٹ 16 فیصد سے 5 فیصد کرنے کی تجویز ہے جن میں چھوٹے ہوٹلز، گیسٹ ہاؤسز، شادی ہال، لانز، پنڈال، شامیانہ سروسز و کیٹررز، آئی ٹی سروسز، ٹور آپریٹرز، جمز، پراپرٹی ڈیلرز، رینٹ اے کار سروس، کیبل ٹی وی آپریٹرز، Treatment of textile and leather، زرعی اجناس سے متعلقہ کمیشن ایجنٹس، Auditing, Accounting & Tax consultancy services، فوٹوگرافی اور پارکنگ سروسز شامل ہیں۔

(3) پراپرٹی بلڈرز اور ڈویلپرز سے بالترتیب -/50 روپے فی مربع فٹ اور -/100 روپے فی مربع گز ٹیکس وصول کرنے کی تجویز ہے نیز جو شخص پراپرٹی بلڈر اور ڈویلپر کے طور پر ٹیکس ادا کرے گا اس کو کنسٹرکشن سروسز سے ٹیکس چھوٹ ہوگی۔

(4) ریسٹورنٹ اور بیوٹی پارلرز پر بذریعہ کیش ادائیگی کرنے والے صارفین سے 16 فیصد جبکہ کریڈٹ یا ڈیبٹ کارڈ سے ادائیگی کی صورت میں 5 فیصد ٹیکس ریٹ وصول کئے جانے کی تجویز ہے جو کہ معیشت کو document کرنے میں بھی مدد دے گی۔

جناب سپیکر!

12- آئندہ مالی سال کے لئے پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی دو اقساط میں کی جاسکے گی اور 30-ستمبر 2020 تک مکمل ٹیکس کی ادائیگی کی صورت میں ٹیکس دہندگان کو 5 فیصد کی بجائے 10 فیصد rebate دیا جائے گا اور مالی سال 21-2020 کے سرچارج کی وصولی پر بھی مکمل چھوٹ ہوگی۔ Entertainment duty کی شرح کو 20 فیصد سے کم کر کے پانچ فیصد کئے جانے کی تجویز ہے۔ تمام سینما گھروں کو 30-جون 2021 تک entertainment duty سے مستثنیٰ کئے جانے کی تجویز ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کے نئے valuation table کا اطلاق بھی ایک سال کے لئے مؤخر کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

13- گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹوکن ٹیکس کی مکمل ادائیگی کی صورت میں 10 فیصد کی بجائے 20 فیصد rebate دیا جائے گا اور Punjab E-pay portal کے تحت online ادائیگی کی صورت میں پانچ فیصد special discount دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

14- سرکاری زمینوں کی لیز، کرایہ داری، فروخت وغیرہ (land utilization policy) کی مد میں بورڈ آف ریونیو کے محصولات میں20-ارب روپے کی وصولی متوقع ہے۔ اس سلسلہ میں Land Revenue Act, 1967 میں جلد ہی ضروری ترامیم منظور کروائی جائیں گی۔ آئندہ مالی سال میں stamp duty کی موجودہ شرح کو 5 فیصد سے کم کر کے ایک فیصد کرنے کی تجویز ہے جس سے کنسٹرکشن انڈسٹری کو فروغ ملے گا اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔

جناب سپیکر!

15- وزیراعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے مطابق Ease of Doing Business کے لئے ایک تاریخی قدم اُٹھاتے ہوئے مقامی حکومتوں کے ٹیکسز میں کاروبار کے لائسنس سے متعلقہ فیس صفر فیصد کرنے کا اصولی فیصلہ کیا گیا ہے جس سے معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا اور مقامی آبادیوں کو تقریباً60 کروڑ روپے سالانہ کا tax relief ملے گا۔

جناب سپیکر!

16- صوبے میں معاشی صورتحال کے پیش نظر حکومت نے آئندہ مالی سال کے لئے جاریہ اخراجات کو تقریباً رواں مالی سال کی سطح پر منجمد کیا ہے اور جاریہ اخراجات کا حجم 12 کھرب 99-ارب روپے سے بڑھ کر 13 کھرب 18-ارب روپے کیا گیا ہے جو کہ گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں صرف 1.5 فیصد زائد ہے۔ اس سلسلے میں تنخواہوں کا بجٹ 337-ارب 60 کروڑ روپے پر منجمد کیا جا رہا ہے۔ پنشن ریفارم کے ذریعے 19-ارب روپے سے زائد کی بچت کی تجویز ہے اور Services Delivery Expenditures میں بھی10-ارب روپے سے زائد کی کمی کی گئی ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مقامی حکومتوں کے بجٹ میں 10-ارب روپے سے زائد کا اضافہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

17۔ اب میں اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کے خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ تمام تر معاشی چیلنجز اور وسائل کی کمی کے باوجود ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ ہم اپنے ترقیاتی پروگرام پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کریں۔ تاہم ہم نے یہ ضروری سمجھا کہ پہلے سے جاری منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کے لئے مجموعی طور پر 337۔ارب کی رقم مختص کی جارہی ہے۔اس ترقیاتی پروگرام میں 97۔ارب66 کروڑ روپے سوشل سیکٹر77۔ارب86 کروڑ روپے انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ17۔ارب 35 کروڑ روپے پروڈکشن سیکٹر، 45۔ارب 38 کروڑ روپے سروسز سیکٹر، 51۔ارب 24 کروڑ روپے دیگر شعبہ جات،47۔ارب50 کروڑ روپے سپیشل پروگرام اور 25۔ارب روپے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ(PPP) کی مد میں رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

18۔ محدود وسائل کے چیلنج سے نمٹنے اور صوبے کی ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے innovative financing کے ذریعے پرائیویٹ سیکٹر کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے پنجاب میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور آئندہ مالی سال میں اس اتھارٹی کے تحت 135۔ارب روپے کی لاگت کے میگا پراجیکٹس کی شناخت کر لی گئی ہے۔ ان میں لاہور رنگ روڈ SL-4، ملتان وہاڑی سڑک کو دو رویہ کرنے کا منصوبہ، نالہ لئی ایکسپریس وے کی تعمیر، water meters کی فراہمی اور راولپنڈی رنگ روڈ جیسے بڑے منصوبے شامل ہیں۔

این ایل سی کے تعاون سے میں یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ 10.4۔ ارب روپے کی لاگت SL-3 رنگ روڈ منصوبے پر حالیہ معاہدے کی تکمیل اور اس پر فوری بنیادوں پر کام کا آغاز اس ضمن میں اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

میں یہاں ایوان کی توجہ اس اہم اعلان کی طرف مبذول کروانا ضروری سمجھتا ہوں کہ PPP کے تحت چلنے والے تمام ترقیاتی منصوبوں کی انتہائی اہمیت کے پیش نظر اس شعبہ کو آئندہ پانچ سال کے لئے Sales Tax on Services سے مکمل استثنیٰ حاصل ہو گا۔

جناب سپیکر!

19- ہماری کوشش ہے کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ایسے اقدامات اور منصوبے لائے جائیں جن سے عوام کو زیادہ سے زیادہ باعزت روزگار کے مواقع میسر ہوں۔ صوبے بھر میں مزدور طبقے کی بہتری کے لئے Labour Intensive پروگرام وضع کئے گئے ہیں۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام (CDP) کے لئے 15- ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں اور Sustainable Development Goals Achievement Programme (SAP) کے تحت جاری منصوبوں کی تکمیل کے لئے خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

20- پنجاب کی معاشی ترقی میں Micro, Small and Medium Enterprises (MSME) سیکٹر ہمیشہ سے کلیدی کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اس شعبے میں Tax exemptions کے علاوہ ایک نئی جدت Rural Enterprises کا فروغ بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں مارک اپ سبسڈی کے علاوہ Credit Guarantee Scheme بھی متعارف کروائی جائے گی۔ مزید اس شعبے میں ضروری اصلاحات بھی کروائی جائیں گی۔ مجموعی طور پر MSME کے شعبہ کے لئے 8- ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ حکومت کی اس Intervention سے مارکیٹ میں مجموعی طور پر اس رقم کا تقریباً چار سے پانچ گنا زیادہ Capital Injection متوقع ہے۔ اس سیکٹر کے فروغ کے لئے نئے پروگرامز اور منصوبہ جات میں MSME سپورٹ پروگرام، ہمہ جہت پنجاب روزگار پروگرام اور بہاولپور میں انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام شامل ہے۔ اسی طرح فیصل آباد اور لاہور میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے گا تاکہ

جلد از جلد معاشی اور صنعتی سرگرمیاں شروع کی جا سکیں۔ اس کے علاوہ Ease of Doing Business کے تحت کاروبار میں آسانی کے لئے بھی اہم اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

21۔ نوجوانوں کی فنی تربیت اور معاشی سرگرمیوں میں بھرپور شمولیت کے لئے TEVTA کے لئے مجموعی طور پر 6۔ارب 87۔ کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جس کے تحت ایک ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے ہنر مند نوجوان پروگرام شروع کیا جائے گا۔ اس پروگرام میں نئے کورسز کا اجرا، فنی تربیت کے مختلف پروگراموں اور Online Courses کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح Skill Development Programme کے لئے 4۔ارب 90 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ TEVTA کے نصاب میں دور رس تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں تاکہ اس شعبہ میں ہم عالمی معیار سے ہم آہنگ ہو سکیں۔

جناب سپیکر!

22۔ معاشرے کے غریب طبقے کی بحالی ہمیشہ سے وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی اوّلین ترجیحات میں سے ایک ہے۔ پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی (PSPA) کے لئے تقریباً 4۔ ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس سے پنجاب احساس پروگرام پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت بزرگوں کے لئے باہمت بزرگ پروگرام، فنکاروں کے لئے صلہ فن، خواجہ سراؤں کے لئے مساوات پروگرام، تیزاب گردی سے متاثرہ خواتین کے لئے نئی زندگی پروگرام، بیواؤں اور یتیموں کے لئے سرپرست پروگرام شامل ہیں اور اس کے علاوہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ سویلین شہدا کے لئے خراج الشہدا پروگرام کا بھی آغاز کیا جائے۔

جناب سپیکر!

23۔ سوشل ویلفیئر کے لئے ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر پناہ گاہیں بنائی جا رہی ہیں۔ خواتین پر تشدد کے خاتمہ کے لئے لاہور اور راولپنڈی میں دو نئے مراکز قائم کئے جا رہے ہیں۔ معذوروں کی بحالی کے لئے دو نئے سنٹرز فیصل آباد اور بہاولپور میں مکمل کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

24۔ پنجاب کے دس اضلاع(بہاولنگر، بہاولپور، رحیم یار خان، ڈی جی خان، مظفر گڑھ، راجن پور،لیہ، بھکر،خوشاب اور میانوالی)میں South Punjab Poverty Alleviation Programme (SPPAP)پروگرام کے تحت غربت میں کمی لانے اور روزگار کی فراہمی کے لئے 2۔ارب روپے سے زائد مالیت کے مختلف منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔ غریب خواتین کی معاشی خود مختاری کو یقینی بنانے کے لئے پنجاب کے 9اضلاع(وہاڑی، چنیوٹ، سرگودھا، پاکپتن، خانیوال، اوکاڑہ، ملتان، شیخوپورہ اور راولپنڈی)میں Women Income Generation and Self Reliance (WINGS)پراجیکٹ شروع کیا جارہا ہے جس کے لئے ایک ارب 15۔کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جبکہ یہاں میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ Punjab Human Capital Investment Project کا بھی ہم آغاز کرنے جارہے ہیں جس کے تحت جو خط غربت کی لکیر سے نیچے رہنے والی ہماری پنجاب کی عوام ہے اس کے لئے ہم نے 5۔ارب36۔کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

25۔ جنوبی پنجاب کی ترقی پی ٹی آئی حکومت کا عوام سے ایک وعدہ ہے۔ میں نے ابھی جنوبی پنجاب کے لئے مختص کردہ چند منصوبوں کا ذکر کیا ہے اور آگے بھی اپنی تقریر میں کچھ اور کروں گا مگر ان علاقوں کی محرومیوں کو دیکھتے ہوئے ان کا ازالہ ممکن کرنے کے لئے ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے کہ یہاں پر جو سیکرٹریٹ قائم کیا گیا ہے وہاں پر

ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور ایڈیشنل آئی جی پولیس کی اسامیاںcreate کر دی گئی ہیں اور یکم جولائی سے یہ افسران اپنے فرائض انجام دینا شروع کر دیں گے۔
مزید برآں16 محکموں پر مشتمل سیکرٹریٹ کے قیام کے لئے تمام ابتدائی کام مکمل کر لیا گیا ہے اور اس مقصد کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا عوام سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

جناب سپیکر!

26۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں صحت کے شعبہ کے لئے مجموعی طور پر 284۔ ارب 20۔کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس بجٹ میں currentاخراجات کے لئے 250۔ ارب 70۔ کروڑ روپے جبکہ ترقیاتی اخراجات کے لئے 33۔ ارب روپے سے زائد کی رقم مختص کی جارہی ہے۔COVID-19 کی وجہ سے صحت کے شعبہ پر خاصا دباؤ ہے تاہم حکومت اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اس وبا پر قابو پانے کے لئے کوشاں ہے۔ آئندہ مالی سال میں حکومت نے اس وبا کو کنٹرول کرنے کے لئے مجموعی طور پر 13۔ ارب روپے رکھے ہیں اور ادویات کی خریداری کا بجٹ 23۔ارب روپے سے بڑھا کر26۔ارب روپے پر لے گئی ہے۔

جناب سپیکر!

27۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کے لئے اگلے مالی سال میں 6۔ارب روپے سے زائد کی لاگت سے جن منصوبوں کو مکمل کیا جائے گا ان میں ڈی جی خان، گوجرانوالہ اور ساہیوال کےDHQs ہسپتالوں کی اپ گریڈیشن اورmissing Specialties کی فراہمی، انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن راولپنڈی،نشتر-II ہسپتال ملتان، مدر اینڈ چائلڈ بلاک سرگنگا رام ہسپتال، Upgradation of radiology/ Specialties departmentsسروسز ہسپتال لاہور، چلڈرن ہسپتال لاہور میں Institute of Pediatric Cardiology and Cardiac Surgeryکا قیام جیسے منصوبے بھی شامل ہیں۔

اس کے علاوہ ہم لاہور میں ایک جدید اسٹیٹ آف دی آرٹ ہسپتال کی feasibility پر کام ہو رہا ہے اور اس سال اس کا آغاز کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ پنجاب کے پسماندہ علاقوں بشمول جنوبی پنجاب میں ڈی جی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں Thalassemia Unit Bone Marrow Transplant Centre کی upgradation جیسے منصوبے بھی شامل ہیں۔ اسی طرح وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، انسٹیٹیوٹ آف نیوروسائنسز، لاہور اور پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ لاہور میں ضروری سہولیات کی فراہمی بھی یقینی بنائی جائے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی جانب سے سپیکر ڈائس کے سامنے مسلسل حکومت مخالف نعرے بازی)

جناب سپیکر!

28۔ ہیلتھ سیکٹر سروس ڈیلوری کے لئے سب سے اہم جز Human Resource ہے۔ ہم نے پنجاب کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مجموعی طور پر 12000 سے زائد اسامیوں پر بھرتیاں مکمل کیں جس کے نتیجے میں ڈاکٹرز، نرسز، پیرا میڈیکل سٹاف کی کمی کو بہت حد تک پورا کر لیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ افرادی قوت سروس ڈیلوری کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

جناب سپیکر!

29۔ میں یہاں حکومت پنجاب کے صحت انصاف کارڈ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس نے ہیلتھ کیئر کی سہولیات کا حصول آسان بنا دیا ہے۔ اس پروگرام کا دائرہ کار پورے صوبے تک پھیلا دیا گیا ہے اور صحت انصاف کارڈ اس وقت تک پنجاب کے 50 لاکھ خاندانوں میں تقسیم کیا جا چکا ہے۔ اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال میں 12۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

30- محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کے ترقیاتی بجٹ کے لئے 11- ارب 46 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جن سے پسماندہ علاقوں میں واقع ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کی اپ گریڈیشن، نئے مدر اور چائلڈ ہسپتالوں کا قیام اور تمام ڈی ایچ کیو اور پندرہ ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کی re-vamping کے پروگرام جیسے منصوبے شامل ہیں۔ مزید برآں ٹی بی، ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے کنٹرول اور کورونا وبا کی روک تھام کے لئے ایک جامع پروگرام کا آغاز کیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پرائم منسٹر ہیلتھ initiative کے تحت صوبے میں 196 بنیادی مراکز صحت کو دن رات (24/7) operational رکھنے کے لئے ایک ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ Integrated Reproductive Maternal Newborn Child Health and Nutrition Programme کے لئے ایک ارب 70 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

31- آئندہ مالی سال میں تعلیم کے شعبہ کے لئے مجموعی طور پر 391- ارب روپے سے زائد کی رقم مختص کی گئی ہے جس میں جاریہ اخراجات کی مد میں 357- ارب روپے جبکہ ترقیاتی مقاصد کے لئے 34- ارب 55 کروڑ روپے سے زائد کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی جانب سے "چور چور چینی چور" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

32- آئندہ مالی سال کے بجٹ میں سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے مجموعی طور پر 350- ارب 10 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 27- ارب 60 کروڑ روپے ترقیاتی بجٹ کا حصہ ہیں۔ اس بجٹ سے پانچ لاکھ سے زائد طالبات کو وظائف کی فراہمی اور تمام طالب علموں کو مفت درسی کتب کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔ سکول کونسلز کے لئے 13- ارب 50 کروڑ روپے اور دانش سکول کے تعلیمی اخراجات کے لئے 3- ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ ماڈل کے تحت PEF

اور PEIMA کے لئے 22۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ سکولوں کی اپ گریڈیشن، اضافی کلاس رومز کی تعمیر، کمپیوٹر لیبز کا قیام اور بوسیدہ عمارات کی از سر نو تعمیر کے منصوبے بھی شامل ہیں۔ یہاں میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت پہلے ہی تمام اضلاع میں 1227 ایلیمنٹری سکولوں کو ہائی سکولوں میں اپ گریڈ کر چکی ہے۔

جناب سپیکر!

33۔ اسی طرح اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے سلسلہ میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے مجموعی طور پر 37۔ ارب 56 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جس میں 3۔ ارب 90 کروڑ روپے ترقیاتی بجٹ کا حصہ ہیں۔ اہم منصوبہ جات میں پنجاب کے مختلف اضلاع میں سات نئی یونیورسٹیوں کا قیام اور موجودہ یونیورسٹیوں میں ضروری سہولیات کی فراہمی کے منصوبے شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مستحق اور ذہین طلباء وطالبات میں تعلیمی وظائف کی فراہمی اور وزیر اعلیٰ میرٹ سکالرشپ پروگرام کے لئے بھی رقوم مختص کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح لٹریسی اور غیر رسمی تعلیم کے لئے مجموعی طور پر 3۔ ارب روپے اور سپیشل ایجوکیشن کے شعبہ کے لئے مجموعی طور پر 80 کروڑ روپے سے زائد کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی جانب سے "لٹ کے کھا گیا پاکستان، عمران خان" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

34۔ زراعت کے شعبے میں اس وقت سب سے بڑا چیلنج تیار فصلوں پر Locust کا حملہ ہے۔ حکومت پنجاب اس چیلنج سے نمٹنے کے لئے وفاقی حکومت کے ساتھ مل کر اہم اقدامات اٹھا رہی ہے۔ Locust اور دیگر قدرتی وناگہانی آفات سے نمٹنے کے لئے مجموعی طور پر 4۔ ارب روپے سے زائد رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے جس میں سے ایک ارب روپے PDMA کو مہیا کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

35۔ آئندہ مالی سال بجٹ میں زراعت کے شعبہ کے لئے مجموعی طور پر 31۔ارب 73 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اس بجٹ سے کھادوں اور بیجوں پر سبسڈیز اور فارم میگنائزیشن، واٹر کورسز کی لائننگ اور شمسی توانائی سے چلنے والے Drip & Sprinkler System جیسے منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔ وزیر اعظم کے زراعت ایمرجنسی پروگرام برائے زرعی اجناس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے ایک ارب 68 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ گندم کی خریداری کے لئے آئندہ مالی سال میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے لئے 331۔ارب 90 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

یاد رہے کہ رواں مالی سال میں بھی حکومت پنجاب نے اپنا گندم کا 4.5 ملین میٹرک ٹن کا تاریخی ٹارگٹ حاصل کر لیا ہے۔ حکومت پنجاب نے جنوبی پنجاب اور بارانی علاقہ جات کی ترقی کے لئے 70 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز دی ہے جس کے تحت چھوٹے ڈیمز، تالاب اور کنوؤں کی تعمیر، ایجنسی برائے ترقی بارانی علاقہ جات (ABAD)، چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (CDA) کے ماسٹر پلان بنانے کے لئے feasibility study اور کسانوں کے لئے سولر اریگیشن سسٹم کے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

36۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 21-2020 میں لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے مجموعی طور پر 13۔ارب 30 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ اس شعبے میں حکومتی سرمایہ کاری اور حوصلہ افزائی سے عوام الناس کی ایک بڑی تعداد کو معاشی تحفظ میسر آئے گا۔

جناب سپیکر!

37۔ وزیر اعظم پاکستان کے گرین پاکستان سونامی پروگرام کے تحت حکومت پنجاب بھی صوبے بھر میں سرسبز انقلاب لانے کے لئے بھرپور کوششیں کر رہی ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں محکمہ جنگلات کے لئے مجموعی طور پر 8۔ارب 73 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جس سے ایک طرف تو شجرکاری کو فروغ دیا جائے گا تو دوسری

طرف یہ بڑھتی ہوئی آلودگی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریوں پر قابو پانے میں بھی معاون ہوگا۔

جناب سپیکر!

38۔ حکومت پنجاب بڑے شہروں کے لئے مربوط اور جامع ترقیاتی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں Punjab Intermediate Cities Improvement Investment Programme(PICIIP) کے تحت ساہیوال اور سیالکوٹ کے لئے 8۔ارب روپے سے زائد رقم مختص کی گئی ہے۔ اسی طرح 16 شہروں میں ورلڈ بنک کی مدد سے تقریباً 32۔ارب روپے کی لاگت سے Punjab Cities Programme(PCP) بھی جاری ہے۔ اس پروگرام کے تحت مریدکے، وزیر آباد، گوجرہ، جڑانوالہ، جھنگ، کمالیہ، اوکاڑہ، بہاولنگر، بورے والا، خانیوال، وہاڑی، کوٹ ادو، ڈسکہ، حافظ آباد، جہلم، کامونکی کی ماسٹر پلاننگ کے علاوہ فراہمی و نکاسی آب، واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کی تنصیب، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ اور پبلک پارکس کو بہتر بنانے کے اہم منصوبہ جات کی تکمیل کی جائے گی۔

پنجاب حکومت نے بلدیاتی سطح پر پنجاب میونسپل سروسز پروگرام(PMSP) 23۔ارب 20 کروڑ روپے کی لاگت سے شروع کیا ہے تاکہ بنیادی بلدیاتی سہولیات کی فراہمی میں بہتری لائی جاسکے۔ حکومت پنجاب نے لینڈ ریونیو اتھارٹی کے زیر اہتمام قانون گوئی کی سطح پر 2۔ارب 14 کروڑ روپے سے زائد لاگت کے زرعی اراضی ریکارڈ سنٹر کے قیام کے منصوبے کے لئے 46 کروڑ 60 لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے جس کی وجہ سے سروس ڈیلیوری میں مزید بہتری اور سہولت پیدا ہوگی۔ ہماری حکومت لوگوں کو سستے نرخوں پر ضروری اشیاء کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس مقصد کے لئے سستا ماڈل بازار نیٹ ورک کے دائرہ کار کو ہر تحصیل کی سطح تک بڑھایا جائے گا تاکہ قیمتوں میں مصنوعی اضافے پر قابو پایا جاسکے۔ پنجاب کی باقی ماندہ 62 تحصیلوں میں ریسکیو 1122 سروس کے آغاز کے لئے 4۔ارب 16 کروڑ روپے اور باقی ماندہ 27 اضلاع میں موٹر سائیکل ایمبولینس سروس کا آغاز ایک ارب 3 کروڑ کی لاگت سے کیا جارہا ہے جبکہ

سیف سٹی اتھارٹی کےPunjab Police Integrated Command and Control Centre(PPIC-3)راولپنڈی مرکز کے9-ارب23کروڑ روپے لاگت کے منصوبے کا آغاز کیا جارہاہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران
حزب اختلاف کے ممبران ایوان سے واک آؤٹ کر کے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر!

39- وزیراعظم پاکستان کے وژن کے عین مطابق نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام آئندہ مالی سال میں بھی جاری رہے گا۔اس مقصد کے لئے اس بجٹ میں فیڈرل حکومت سے 30-ارب روپے کا ایک مثالیpackage announce کیا ہے صوبہ پنجاب نے ایک ارب روپے رقم اس کے لئے مختص کی ہے جس کوconstruction industry اور ہاؤسنگ کی طرف پیشرفت ہوتے ہوئے دوبارہ نظر ثانی کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر!

40- پنجاب حکومت نے ایک جامع حکمت عملی کے تحت صاف پانی کی فراہمی کے لئے آب پاک اتھارٹی تشکیل دی ہے۔اس اتھارٹی کے لئے 2-ارب50 کروڑروپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ لاہور،فیصل آباد، گوجرانوالہ،ملتان اور راولپنڈی میںWaste Water Treatment Plants لگائے جائیں گے جس کے لئے قریباً5-ارب روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر!

41- صوبہ پنجاب میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے پچھلے سال نیا پاکستان منزلیں آسان(Rural Accessibility Programme) پروگرام شروع کیا گیا جس کا فیز-I کامیابی سے پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ اسی پروگرام کے 15-ارب مالیت کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیا جارہاہے اور اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال 10-ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔ اس پروگرام پر عملدرآمد سے ایک طرف لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر ہوں گے اور دوسری طرف کسانوں کی منڈیوں تک

آسان رسائی کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں آمدروفت کے بہتر ذرائع بھی میسر ہوں گے۔ اس سال ایک نیا پروگرام Punjab Arterial Roads Improvement Programme بھی شروع کیا جارہا ہے۔ ہم اہم سڑکوں کو GT road اور موٹروے کے ساتھ منسلک کر کے ذرائع آمدورفت میں تیزی اور سہولت فراہم کرنے کے لئے پرعزم ہیں۔ روڈ سیکٹر کے دیگر اہم منصوبوں میں سرگودھا سے میانوالی روڈ، دینہ سے منگلا duelization، ڈیرہ غازی خان میں زین سے بھارتی روڈ کی بحالی اور مخدوم پور سے سالم انٹر چینج تک سڑک کی تعمیر شامل ہیں۔

ہم نے تمام ڈویلپمنٹ اتھارٹیز بالخصوص لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو پابند کر دیا ہے کہ وہ سڑکوں اور پلوں کی تعمیر اور بحالی کو اپنے ترقیاتی منصوبوں میں مستقل بنیادوں پر شامل کریں اور ترقیاتی کاموں کا تسلسل بلاکسی تعطل کے چلتا رہے۔

جناب سپیکر!

42۔ محکمہ آبپاشی کو 37۔ارب 40 کروڑ روپے کی رقم مہیا کی جارہی ہے۔ آبپاشی کے شعبے میں چند اہم منصوبوں میں اسلام بیراج کی بحالی اور توسیع، جلال پور کینال کی تعمیر اور تریموں بیراج اور اس سے منسلک تین نہروں کی بحالی اور توسیع شامل ہے۔ 6۔ارب 26 کروڑ روپے کی لاگت سے گریٹر تھل کینال کا منصوبہ جس میں خوشاب، بھکر، لیہ اور جھنگ کے اضلاع ملحقہ علاقے شامل ہیں ان کی زمینوں کو زرخیز بنایا جائے گا۔

یہ بات بھی باعث اطمینان ہے کہ پنجاب حکومت نے Provincial Water Policy & Water Act, 2019 نافذ کر دیا ہے۔ اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد صوبہ میں Water Management and Conservation کو بہتر بنایا جاسکے گا۔

جناب سپیکر!

43۔ حکومت نے سیاحت کے لئے ایک مربوط پالیسی وضع کی ہے جس کے تحت حکومت پنجاب نئے سیاحتی مراکز develop کرے گی اور اس کے ساتھ ساتھ موجودہ مقامات پر تمام تر سہولیات مہیا کی جائیں گی۔ محکمہ سیاحت پنجاب نے اس میں خاص طور پر

Religious Tourism کے فروغ کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے 2-ارب روپے سے زائد کی رقم مختص کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر!

44۔ میں اپنی اس بجٹ تقریر کے اختتام پر ان تمام ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف، ضلعی انتظامیہ، پولیس، ریسکیو1122، پاک فوج کے نوجوانوں، میڈیا رپورٹرز اور ان تمام دیگر افراد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنی اور اپنے خاندانوں کی صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے COVID-19 کے سدّباب کے لئے کوشاں ہیں۔ میں محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی بورڈ کے افسران و عملہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے دن رات محنت کر کے اس بجٹ کی تیاری کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سب معزز ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم اس مشکل اور پر آشوب دور میں ایک قومی جذبہ اتحاد و یکجہتی کے ساتھ ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں اور صوبے کے عوام کی داد رسی کریں۔ ہمیں ہر قسم کے ذاتی تعصبات اور مفادات سے بالاتر ہو کر ان مشکل حالات میں عوام کی خدمت کو اولین ترجیح دینی چاہیئے۔ آیئے ہمارا ساتھ دیجئے۔ انشاءاللہ ہم اس صبر آزما وقت کا مل کر سامنا کریں گے اور سرخرو ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو! پاکستان پائندہ باد۔

(نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEAKER: Now, I invite Finance Minister to present Annual Budget Statement for the year 2020-21.

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2020-21 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I present the Annual Budget Statement for the year 2020-21.

MR SPEAKER: The Annual Budget Statement for the year 2020-21 has been presented. Minister for Finance may present the Supplementary Budget Statement for the year 2019-20.

ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال2019-20کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I present the Supplementary Budget Statement for the year 2019-20.

MR SPEAKER: The Supplementary Budget Statement for the year 2019-20 has been presented. Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2020.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون مالیات پنجاب2020

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I introduce the Punjab Finance Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2020 has been introduced. Minister for Finance may lay the amendments.

ترامیم کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب2012

کی دفعات 5اور76کے تحت دوسرے شیڈول اور قواعد میں ترامیم

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I lay the amendments in the Second Schedule and Rules under section five and seventy-six of the Punjab sales tax on services Act of 2012.

MR SPEAKER: The amendments have been laid.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جمعرات 18-جون 2020 کو سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہو گا۔ عام بحث کے لئے چار یوم یعنی 18، 19، 22 اور 23-جون 2020 رکھے گئے ہیں۔

آخر میں وزیر خزانہ عام بحث کو wind up کریں گے جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ سیکرٹری اسمبلی کے پاس اپنے ناموں کا اندراج کرا دیں۔ اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 18-جون 2020 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعرات،18۔جون2020

(یوم الخمیس26۔شوال المکرم1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 6

435

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18-جون 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث"

437

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

جمعرات،18-جون2020

(یوم الخمیس،26-شوال المکرم 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں شام4بج کر12منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ
هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

سُورَةُ الاَعلٰی آیات14 تا19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14)اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا(15)مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو(16)حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17)یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے(18)(یعنی) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے صحیفوں میں (19)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دِلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہِ مدینہ کی
میری بگڑی بناتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خُدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سرکاری کارروائی

بحث

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر بحث کا آغاز ہو گا اور یہ بحث مورخہ 23۔ جون 2020 تک جاری رہے گی۔ میری یہ کوشش ہے کہ تمام معزز ممبران کو اس بجٹ پر بولنے کا موقع ملے۔ ہم نے ہر معزز ممبر کے لئے پانچ منٹ کا ٹائم مقرر کیا ہے اگر آپ پانچ منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیں گے تو پھر مجھے اُمید ہے کہ سب کو بجٹ پر بحث کرنے کا موقع مل جائے گا۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا آپ سیکرٹری اسمبلی کو اپنے نام بھجوا دیں تاکہ ہم بجٹ پر بحث شروع کر سکیں۔ اب میں قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ پر بحث کا آغاز کریں۔

سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ آج میں بجٹ تقریر کا آغاز کر رہا ہوں لیکن آپ نے بھی سیاست میں دہائیاں گزار دی ہیں۔ یہاں دائیں بائیں اور آگے پیچھے بیٹھے ہوئے ساتھیوں نے بھی زندگی کا ایک بڑا حصہ سیاست میں گزارا ہے اور آج پاکستان کو غیر معمولی چیلنجز کا سامنا ہے اور چیلنجز بھی ایک دو نہیں بلکہ multiple challenges ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بات بھی غیر معمولی ہے کہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہم Assembly Premises میں اجلاس نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی تاریخ میں دوسری مرتبہ ہونے جا رہا ہے کہ 1951 میں ایک مرتبہ پاکستانی معیشت کے negative figures آئے تھے اور آج 68 سال بعد ہم دوبارہ negative GDP growth کا ذکر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آج مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کورونا وائرس نے معیشت اور لوگوں کے روزگار کو کھالیا اور نا صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں زندگی کا طرزِ عمل اُٹھنا، بیٹھنا، کھانا پینا، اپنے بچوں اور اپنے بزرگوں سے ملنا یکسر تبدیل ہو گیا۔ عید سے ٹھیک دو دن پہلے پی آئی اے کا حادثہ ہوا جس میں 97 لوگ لقمۂ اجل بن گئے اور آج میں آپ سے بطور قائد حزب اختلاف یا آپ کو بطور سپیکر کے علاوہ آج ایک پاکستانی کے ناتے میں خود ایک اضطراب سے گزر رہا ہوں اور جس طرح میں نے کہا کہ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کورونا نے کتنی تباہی مچائی ہے بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ اس وبا کے حوالے سے آگے معیشت کی جو صورتحال ہونے جا رہی ہے اس سے ہمارا ملک کس طرح نبرد آزما ہو گا؟

جناب سپیکر! اس حادثے میں 97 لوگ لقمۂ اجل بن گئے اور میں آج آپ کو بالکل واضح کر دوں کہ میں سیاست کے point scoring کے موڈ میں بالکل نہیں ہوں لیکن آج اگر ہم نے حقائق سے کام نہ لیا تو پھر مزید اور نقصان ہو گا۔

جناب سپیکر! کل وزیر اعظم کراچی میں تھے انہوں نے اپنے اتحادیوں اور اپنی پارٹی کے لوگوں سے ملاقاتیں کیں کیا ہی اچھا ہوتا کہ جہاں پر طیارہ حادثہ ہوا تھا جہاں آج بھی چھتوں پر ملبہ گرا ہوا ہے، غریبوں کے مکان تباہ ہو گئے، 97 لوگ لقمۂ اجل بن گئے وہاں پر کسی کے گھر میں جا کر کسی سے ڈھارس بندھا آتے اور کسی گھر فاتحہ کہہ آتے۔ مجھے بڑی تکلیف ہے اس ملک میں سیلاب بھی آئے، اس ملک میں زلزلے بھی آئے، اس ملک میں ہر طرح کی آفات آئیں لیکن قوم نے یکجہتی اور ایک مثالی اتحاد و اتفاق سے اُن چیلنجز کا مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے سرخرُو کیا لیکن یہاں پر مجھے کہنا پڑتا ہے کہ جب یہ طیارہ حادثہ ہوا تو اُس وقت وزیر اعظم نتھیا گلی میں چھٹیاں منا رہے تھے اور وہاں پر لوگ اپنے پیاروں کا پوچھ رہے تھے کہ کون زندہ بچا ہے؟ کس کی فرانزک لیب میں پہچان ہوئی کہ یہ اُس کا بیٹا ہے اور یہ تکلیف دہ سلسلہ چلتا رہا اور ٹی وی چینلز دکھاتے رہے۔

جناب سپیکر! آج یہ قوم سوال پوچھتی ہے وہ بچے جو آج زندگی و موت کی جنگ لڑ رہے ہیں آپ سوشل میڈیا کے اوپر دیکھیں آج اس سال کا سب سے گرم ترین دن ہے اور ہسپتالوں کے beds باہر چلچلاتی دھوپ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس قرب ناک گرمی میں بیمار بزرگ مریضوں نے ایک ہاتھ سے گلوکوز کی بوتل پکڑی ہوئی ہے اور دوسرے ہاتھ سے اپنے آپ کو ہاتھ والے پنکھے سے ہوا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں بتایا گیا کہ 90 کروڑ روپے سے ایکسپو سنٹر کا quarantine center بنایا گیا ہے۔ وہاں جا کر دیکھیں تو سہی اور اُن لوگوں سے پوچھیں تو سہی۔ وہاں پر آج کوڑے کے ڈھیر ہیں، مچھر ہے تو وہ 90 کروڑ روپیہ کہاں گیا اور اس کا جواب کون دے گا؟ ابھی میں آج کی تازہ figures دیکھ رہا تھا ایک لاکھ 60 ہزار لوگ کورونا وائرس سے پاکستان میں affect ہو چکے ہیں اور تعداد کے حوالے سے ہمارا 13 واں نمبر آ گیا ہے۔ ہم نے میکسیکو اور فرانس کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ہم infection rate میں پانچویں یا چوتھے نمبر پر ہیں اور حقائق کو جھٹلا کوئی نہیں سکتا۔ میں ایک بات کر دوں تو اُس کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔

جناب سپیکر! چین میں جب وائرس شروع ہوا تو یہاں پر طفل تسلیاں دی گئیں کہ یہ تو فلو ہے، panadol کی گولی کھائیں گے ٹھیک ہو جائیں گے، اس سے یہاں پر اموات کم ہوں گی، یہاں پر immunity levels اچھے ہیں۔ پھر lockdown اور smart lockdown اور اشرافیہ کے lockdown کی ایک نئی داستان شروع ہوئی۔

جناب سپیکر! ایک مذاق کا سلسلہ آج تک جاری ہے اور ہم مانیں یا نہ مانیں پاکستان میں ایک دن بھی مؤثر lockdown نہیں ہوا۔ ڈاکٹرز کی associations خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان، آزاد کشمیر، پنجاب اور سندھ میں دہائیاں دیتی رہیں کہ خدارا lockdown پر عمل کرائیں ورنہ آپ کو مریضوں کا علاج سڑکوں پر کرنا پڑے گا۔ آج وہ گھڑی آن پہنچی ہے جو ڈاکٹرز نے کہا تھا ویسے ہی ہو رہا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اُن ڈاکٹرز کو چاروں صوبوں سے بلا کر اُن کے concerns کو سُنا جاتا لیکن یہاں پر بات نہیں تھی، اُن کو کہا گیا کہ یہ سیاست کر رہے ہیں انہوں نے ہسپتال کا ایم ایس بننا ہے اور یہ ہے زخموں پر نمک چھڑکنے کا ایک typical نمونہ اور آج بھی حکومت denial موڈ میں ہے۔ اس pandemic سے روزانہ 6 ہزار لوگ affect ہو رہے ہیں اور میں آپ کو کیا بتاؤں اسی ہال میں جو ساتھی ہمارے ساتھ بیٹھا کرتے تھے وہ آج ہم میں موجود نہیں ہیں جیسے جناب شوکت منظور چیمہ اور محترمہ شاہین رضا اور کتنے ہی پارلیمنٹیرین نیشنل اسمبلی، سندھ اسمبلی اور بلوچستان اسمبلی آج نہیں ہیں۔ ہمارے پولیس جوان، اعلیٰ درجے کے ڈاکٹر، نرسز اور پیرامیڈکس اس وائرس کی نذر ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! مثال دیتے ہیں کہ دیکھیں برطانیہ میں کیا ہوا، نیو یارک جو rich city of the world ہے وہاں کیا ہو رہا ہے، میکسیکو اور برازیل میں کیا ہوا ہے کیونکہ یہاں پر ہماری حکمتِ عملی بہت اچھی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے کہا کہ ہم میکسیکو اور فرانس کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں لیکن وہ لوگ کہتے تھے کہ یہ تو flue ہے۔ آج ٹی وی پر بیٹھ کر کہتے ہیں کہ جون کے آخر پر اس کی تعداد 3 لاکھ ہو جائے گی اور جولائی میں یہ 10 سے 12 لاکھ ہو سکتی ہے۔ وہ سارے خدشات جو top کے ڈاکٹر اور ماہرین کہتے تھے وہ آج سچ ثابت ہو رہے ہیں اور اللہ نہ کرے کہ شرح اموات بھی اسی طرح ہو۔ نیو یارک میں روزانہ ڈیڑھ لاکھ اموات ہوتی ہیں اور ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ آپ اس خوش فہمی میں نہ رہیں کیونکہ یہ pandemic کہیں پر immunity level کی وجہ سے کم ہے۔ یہ ایک case study ہے جو evolve ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! دنیا اس pandemic کے بارے میں سال ڈیڑھ سال تک معلوم کر سکے گی کہ یہ کیا بیماری ہے؟ ابھی وہ کہتے ہیں کہ brain میں clotting ہو جاتی ہے، heart کے muscles damage ہو جاتے ہیں اور lungs infect ہو جاتے ہیں لیکن اس بارے میں حکومت بالکل denial mood میں ہے۔ یہ سمارٹ لاک ڈاؤن کیا چیز ہے؟ یہ دھرنا اور کبھی دھرنا plus والی باتیں ہیں۔

جناب سپیکر! لوگوں کو کہا جاتا تھا کہ یہ 5.8 فیصد معیشت چھوڑ کر گئے تھے، ہم 3.3 فیصد پر لے آئے اور بعد میں اپنے ہی documents میں کہا کہ یہ 3.3 فیصد بھی نہیں ہے بلکہ 1.9 فیصد ہے۔ ہر جگہ پر جھوٹ اور دروغ گوئی ہے بلکہ یہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے ناقص سیاسی تجربے کی بنیاد پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں اور اللہ سے دعا بھی کرتا ہوں کہ یہ غلط ثابت ہو کیونکہ معیشت آج پاکستان کی تاریخ کی بدترین حالت میں ہے۔ ٹڈی دَل بیماری کے حوالے سے میں کہتا ہوں کہ ہمارے پاس تین مواقع آئے لیکن ہم نے کچھ نہیں کیا۔

جناب سپیکر! جب پچھلے سال ٹڈی دَل بلوچستان کے صرف ایک ڈویژن میں تھا تب بڑے کم بجٹ میں ہم اس کا علاج کر سکتے تھے۔ اس کے بعد جنوری میں یہ چولستان پہنچ گیا پھر اپریل میں کوہ سلیمان سے ہوتا ہوا پنجاب میں داخل ہو گیا۔

جناب سپیکر! WHO کہہ رہا ہے کہ ربیع اور خریف کی چالیس فیصد فصلیں damage ہو چکی ہیں اور فوڈ سکیورٹی کے خطرات بھی منڈلا رہے ہیں۔ اس صوبے اور ملک میں جہاں پر ہماری ریڑھ کی ہڈی زراعت ہے لیکن آج وزیر اعظم کہہ رہے ہیں کہ جہاز خراب ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ WHO نے کہا تھا کہ آپ لاک ڈاؤن کریں ورنہ آپ اس pandemic کو سنبھال نہیں سکیں گے۔ ابھی ہم peak پر نہیں پہنچے لیکن ہسپتال پہلے ہی choke ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! نئے پاکستان والوں کو دو سال ہو گئے ہیں لیکن یقین مانیں کہ آج لوگ ہاتھ پکڑ کر پوچھتے ہیں کہ نئے پاکستان کو چھوڑیں آپ خدا کے واسطے پرانا پاکستان ہی لوٹا دیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس نئے پاکستان سے توبہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ دائیں طرف بیٹھے میرے ساتھی قابل احترام ہیں جو on the floor of the House یہ بات نہیں مانیں گے لیکن جب گھر جا کر اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھیں گے اور ووٹروں کو جواب دیں گے تو ان کا دل بھی وہی گواہی دے گا جو میں آج دل سے بات کر رہا ہوں۔ جب ہم سچ کا سامنا کریں گے تب ہی مسائل کا حل ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ پہلے دن کالی پٹیوں کے ساتھ اسمبلی کے اجلاس منعقد ہوئے تھے جبکہ نیشنل اسمبلی کا اجلاس پہلے ہوا تھا۔ اُس وقت اپوزیشن لیڈر میاں محمد شہباز شریف نے میثاق معیشت کی بات کی تھی تب دوسری طرف سے مذاق اڑایا گیا لیکن آج معیشت کے آئن سٹائن کے اپنے surveys مذاق کی تصویر کشی کر رہے ہیں۔ آج پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایسا ہو رہا ہے کہ بجٹ میں سرکاری ملازمین کے لئے 0.01 فیصد بھی تنخواہ نہیں بڑھائی گئی۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! یہاں معاشی ٹیم دیکھیں چاہے وہ گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان ہیں چاہے مشیر خزانہ ہیں وہ سب آئی ایم ایف کے ایجنڈے پر ہیں۔ کہنے والے لوگ ببانگ دہل کہتے ہیں کہ سٹیل مل کے ملازمین گواہ رہنا، اگر آپ کو ہم نے نکالا تو میری یہ ویڈیو چلا کر شرمندہ کرنا۔

جناب سپیکر! میں کوئی بڑا بول نہیں بولتا لیکن اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ "میں جسے عزت دینا چاہوں اس سے کوئی عزت چھین نہیں سکتا اور جس سے میں عزت لے لوں اسے کوئی عزت دے نہیں سکتا" یہ قدرت کا انتقام ہے کہ آج جب معیشت تباہی کی طرف جا رہی ہے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ minus two یا minus five پر جائے گی۔ آپ لوگ 9 ہزار ملازمین کا روزگار ایسے وقت میں چھین رہے ہیں جب ان کے پاس بھوکے بچوں کو کھلانے کے لئے پیسے نہیں ہیں جبکہ آپ نے بڑے بلند و بانگ دعوے کئے تھے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات آپ کو ضرور یاد دلاتا چلوں کہ جب یہ کورونا وائرس شروع شروع میں آیا تب اخبار میں ایک تصویر چھپی تھی جس میں دکھایا گیا کہ نیازی صاحب کے وسیم اکرم پلس ہیلی کاپٹر پر کورونا کا جائزہ لے رہے ہیں۔ میں شش و پنج میں پڑ گیا اور خود سے کہا کہ شاید میں نے تصویر غلط دیکھی ہے۔ چند دنوں بعد پھر وہ تصویر آئی کہ وسیم اکرم پلس صاحب ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر کورونا کا جائزہ لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے سوچا کہ شاید انہیں ان کے سوال کا جواب نہیں ملا اس لئے وہ ہزاروں فٹ بلندی پر دیکھنا چاہتے تھے کہ کورونا کاٹتا کیسے ہے۔ جب یہ حالات ہوں تو پھر اللہ سے ہی دعا کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں گزارش کرتا چلوں کہ ٹرین حادثہ ہوا جس سے لوگ زندہ جل گئے لیکن کوئی انکوائری ہوئی اور نہ ہی کسی کو موردِ الزام ٹھہرایا گیا۔ یہاں پر برطانیہ کی ڈیموکریسی کی مثالیں دینے والے لوگ کہتے ہیں کہ برطانیہ میں الزام لگتا ہے تو منسٹر resign کرتا ہے جبکہ یہاں پر ٹرین کے اندر لوگ اپنے پیاروں کے ساتھ جل گئے لیکن آج تک کسی کا resignation آیا اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی۔ ساہیوال کے incident کو مہینے گزر گئے لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔ میں ان بچوں کو ملنے گیا تھا جن کی آنکھوں کے سامنے والدین کو گولیاں سے بھون ڈالا گیا۔ اُس یتیم بچی کی آنکھوں کی دہشت مجھے آج تک نہیں بھولتی لیکن کسی کو توفیق نہیں ہوئی کہ گھر جا کر اس یتیم بچی کے سر پر ہاتھ رکھے۔ یہاں پر سرکاری محل میں بلوا کر چیک دیا گیا لیکن منہ بھی دوسری طرف تھا۔ جب ہماری بے حسی کا حال یہ ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی آتی ہے۔

جناب سپیکر! جب اسمبلی میں کتابوں کے معاملے پر قرارداد پیش ہوئی تو میں نے اسی دن کہا تھا کہ یہ بڑا احسن اقدام ہے اور وہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی لیکن چبھتا ہوا سوال یہ ہے کہ جو ملک اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے نام پر بنا ہو وہاں ایسا معاملہ پیش آنے کی نوبت ہی کیوں آئی؟ ایک کتاب نہیں بلکہ تین کتابیں چھپ گئیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ٹڈیوں کا ذکر فرماتا ہے اور 28 سال بعد ان ٹڈیوں نے پاکستان کا رُخ کیا۔ ابھی pre مون سون شروع ہونے والا ہے لیکن کہا جا رہا ہے کہ جہلم اور دریائے سندھ میں سیلابی کیفیت ہے اور خدانخواستہ سیلاب بھی آ سکتا ہے۔

جناب سپیکر! سیاست سے ہٹ کر یہ دائیں بائیں بیٹھے ساتھی سوچیں کہ ایک دم سے ساری چیزوں نے ہم پر حملہ کر دیا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں، کیوں ہماری ملکی معیشت negative جا رہی ہے؟ اب آٹا چینی سیکنڈل کی بات کر لیں۔ یہ تو آئے ہی احتساب کے نعرے پر تھے۔ اس رپورٹ کے TORs کا مفہوم یہ تھا کہ کن لوگوں نے ای سی سی میں یہ فیصلہ کیا ہے اور پنجاب حکومت جو سبسڈی نہیں دے سکتی تھی تو وہ سبسڈی کیسے دی گئی؟

جناب سپیکر! جو وزیر موصوف مخدوم خسرو بختیار تھے انہیں promote کر دیا گیا اور ملبہ کسی اور پر ڈال دیا گیا۔ بھئی! ضرور اب سب کا احتساب ہونا چاہئے لیکن یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ای سی سی اور کیبنٹ کی جو collective decision making power ہوتی ہے جو collective responsibility ہوتی ہے تو اس سب کے ذمہ دار وزیراعظم ہیں اور وسیم اکرم پلس کہتے ہیں کہ ہاں وہ میٹنگ کا مجھے یاد نہیں آ رہا اور میں بھول گیا ہوں۔ یہ آپ بھول سکتے ہیں لیکن وہ وقت دور نہیں جب عوام آپ کو یاد کرائیں گے ہر وہ بات جو آپ بھول چکے ہیں۔

جناب سپیکر! لوگوں کو مہنگی چینی خریدنے کی مد میں اربوں روپے دینے پڑے۔ ہم 52/- روپے فی کلوگرام چینی چھوڑ کر گئے تھے لیکن اب سب کچھ کرنے کے باوجود وہی چینی 90/- روپے فی کلوگرام مل رہی ہے۔ آٹا 300/- روپے فی من مہنگا ہو گیا ہے، پٹرول کو آج تیسرا ہفتہ شروع ہونے والا ہے کہ نہیں مل رہا اور مجھے لوگ کہتے ہیں کہ 500/- روپے کا پٹرول ایک پٹرول پمپ سے ڈلواتے ہیں، 500/- روپے کا دوسرے پمپ سے ڈلواتے ہیں اور پھر یہاں پر لاہور اسمبلی اجلاس میں پہنچتے ہیں۔ یہ حال ہے "نئے پاکستان" کا۔

جناب سپیکر! ہم نے تو سنا تھا کہ WHO کہتا ہے کہ test track and isolation اور 50 ہزار ٹیسٹ آپ کو daily بنیادوں پر کرنے پڑیں گے تب آپ اس چیلنج سے نمٹ سکتے ہیں۔ سویڈن جیسے ملک میں جہاں لوگوں کو اتنی awareness ہے اور اتنی enlightenment ہے لیکن آج سویڈن کے شہریوں پر ڈنمارک میں جانے پر پابندی ہے کہ انہوں نے بھی وہی blunder commit کیا جو آج ہم نے یہاں پر کیا ہے۔ ہم نے declare نہیں کیا لیکن we are moving toward herd immunity. اس کے devastating repercussion ہوں گے اور وزیراعظم خود کہتے ہیں کہ اگر SOPs پر عملدرآمد نہ ہوا تو ہمارا ملک برازیل بن جائے گا۔

جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ شروع دن سے جب آپ اس کی اہمیت کو water down کریں گے، لوگوں سے کہیں گے کہ یہ تو ہے ہی کچھ نہیں، Panadol سے ٹھیک ہو جاتا ہے، اس سے کوئی اموات نہیں ہوتیں اور یہ ایک flue ہے تو پھر عوام اسے کس طرح seriously لے گی؟

جناب سپیکر! میرے لئے وزیر صحت قابل احترام ہیں لیکن مجھے سخت ترین اعتراض ہے کہ انہوں نے کہا کہ "عوام جاہل ہیں۔"

جناب سپیکر! یہ بڑے افسوس کی بات ہے، محترمہ میرے لئے قابل احترام ہیں لیکن یہ الفاظ اس وقت بولے گئے جب ہسپتالوں میں لوگ اپنے پیاروں کے لئے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ آکسیجن اور وینٹی لیٹرز وغیرہ انہیں وقت پر provide نہ کرنا، بیڈ provide نہ کرنا، ایکسپو سنٹر کے 90 کروڑ روپے کہاں چلے گئے اور اوپر سے انہیں جاہل کہنا عوام کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔ افسوس والی بات ہے اور اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سے زیادہ اور کوئی بات نہیں کروں گا کیونکہ محترمہ میرے لئے قابل احترام ہیں لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ اسی دن اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے محترمہ اپنے الفاظ واپس لیتیں اور کہتیں کہ نہیں، مجھ سے غلط الفاظ کی ادائیگی ہو گئی ہے لیکن ایسا نہیں ہوا اور ایسا ابھی تک نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ بھی گزارش کرتا چلوں کہ جب ان سے سوال پوچھا جاتا ہے کہ معیشت کے حوالے سے اور اس pandemic کے حوالے سے آپ کی کیا حکمت عملی ہے تو جواب میں آئے روز پریس کانفرنسیں ہوتی ہیں اور طرح طرح کے الزامات اپوزیشن پر لگا دیئے جاتے ہیں۔ کوئی فرشتہ نہیں ہے لیکن کیا کبھی "نیب" کی آنکھیں پشاور میٹرو کے BRT scandal پر کھلیں گی کہ جس بجٹ میں تین میٹرو بس لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں بن گئیں مگر پشاور میں آج تک کھڈے ہیں اور ورلڈ بنک جو کہ major donor ہے۔

جناب سپیکر! اس نے کہا ہے کہ اس کے ڈیزائن میں ہی بنیادی خامیاں ہیں۔ کیا کبھی کسی کو فرصت ہوئی کہ وہاں پر بھی بات کرے، سونامی پلس billion trees کی انکوائری کون کرے گا اور ہیلی کاپٹر case کا فیصلہ کون کرے گا؟

جناب سپیکر! آپ بھی court میں چلے گئے اور میں اخبار دیکھ رہا تھا جس میں لکھا تھا کہ یہ نیب پولیٹیکل انجینئرنگ کرتا ہے اور آج میں بھی اس ہاؤس میں آنے سے پہلے سپریم کورٹ کی proceedings دیکھ رہا تھا۔

جناب سپیکر! سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ "نیب" نے اس ملک کو تباہ کیا ہے اور یہ ہم اپنے فیصلے میں لکھیں گے۔ ہم سب کاروباری لوگ ہیں اور اس طرح کی انتقام کی مثال کہیں ملتی نہیں ہے۔ بزنس مین جو جائز منافع کماتا تھا وہ آج اپنے پیسوں کو سنبھال کر چھپا کر بیٹھ گیا ہے کہ یہاں اس ملک میں انوسٹمنٹ بھی کرو، لوگوں کو روزگار بھی دو، ٹیکس بھی بھرو اور نیب میں دھکے بھی کھاؤ۔

جناب سپیکر! میں آج آپ سے یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نیب اور اس ملک کی معیشت ساتھ ساتھ نہیں چل سکتی۔

جناب سپیکر! میں اپنی مثال نہیں دینا چاہتا، میں چھ مہینے تک آپ کے ساتھ بھی قید میں رہا تھا اور پھر کہا گیا کہ یہ کیس نہیں بنتا لیکن quashment ہوئی تھی کہ یہ under age ہے مگر دس سال پرویز مشرف کے دور میں مجھے قید میں رکھا جبکہ آج مجھے ایک سال سے زائد ہو گیا ہے اور آپ کو حیرانی ہو گی کہ ابھی تک مجھ پر ریفرنس فائل نہیں ہوا۔ مجھ پر الزام کیا ہے اس کا مجھے نہیں معلوم۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر!وقت کا حسین پہلو یہ ہے کہ سارے وقت گزر جاتے ہیں اور انشاء اللہ یہ وقت بھی گزر جائے گا۔کنٹینر پر چڑھ کر بلند و بانگ دعوے کرنے والے کے ایک ایک دعوے کو اللہ کی قدرت بے نقاب کر رہی ہے اور سب کچھ بے نقاب کر رہی ہے۔یہ اللہ کا نظام ہے تو میں چاہوں گا کہ اسlocustنے جو تباہی مچائی ہے اس پر کوئی حکمت عملی بنائی جائے اور کوئی کمیٹی بنی چاہئے۔

جناب سپیکر!اب کہہ رہے ہیں کہ جولائی میں ایک نئی کھیپ آئے گی کیونکہ مون سون میں اس کیpopulation three times multiplyہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ حکمران اپنا کام کریں اور انتقامی کارروائیوں کو بند کیا جائے۔احتساب ہونا چاہئے لیکن انتقام،بغض اور حسد کی آگ میں اپوزیشن تو جل رہی تھی کیونکہ آپ نے اپوزیشن کے لوگوں کو جیلوں میں ڈالنا تھا مگر اس بھوک کی بھٹی میں آج غریب آدمی جل رہا ہے اور لوگ ہاتھ پکڑ کر پوچھتے ہیں کہ کل کیا ہو گا کیونکہ ہمارے بچوں کے لئے روزگار نہیں ہے اور کھانے کے لئے پیسے نہیں ہیں،تنخواہیں نہیں بڑھیں۔Negative growth rateہے اور آپ کےeconomic expertsکہہ رہے ہیں جن کیfinger tipsپر یہ سارےfiguresہیں کہ ایک کروڑ20لاکھ لوگ بے روزگار ہو جائیں گے۔آپ نے تو ایک کروڑ نوکریاں دینے کا وعدہ کیا تھا تو کہاں گیا وہ وعدہ؟

جناب سپیکر!میں جبdetailمیں جاؤں گا تو آپ سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ کس طرح سے انہوں نے پنجاب میں بھی اور قومی اسمبلی میں بھی بجٹ کا گورکھ دھندہ پیش کیا ہے۔بنیادی بات جس کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے اور کریڈٹ بھی لینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ "احساس پروگرام" کے تحت ہم نے اتنے ارب روپے اتنے ہزار لوگوں میں بانٹ دیئے۔

جناب سپیکر!آپ نے بھی دیکھا اور میں نے بھی دیکھا کہ کورونا میں کیسے لوگ دھکے کھاتے تھے۔لوگ بے ہوش ہو گئے اور بدنظمی انتہا کو تھی اسی دوران ایک دو لوگ اللہ کو بھی پیارے ہو گئے۔

جناب سپیکر!اس احساس پروگرام میں ابھی تک ہماریpeakپتا نہیں کب آئے گی لیکن اس میں بھی15فیصد کی کٹوتی کر دی گئی ہے۔یہ ہے آپ کے احساس پروگرام کی کہانی۔

جناب سپیکر! میں یہی کہوں گا کہ بس اتنا ہی احساس تھا کہ جب کوروناpeak کر رہا ہے اور لوگوں کو امداد کی زیادہ ضرورت ہوگی، اگر آپ کی یہ خود ساختہ terms ہیں، سمارٹ لاک ڈاؤن کر کے کہاں سے لوگوں کو روزگار دیں گے۔

جناب سپیکر! یہ سیاسی باتیں نہیں ہیں بلکہ میرے ساتھیوں کو چاہیئے کہ ان باتوں کو observe کریں۔ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ میں غلط ہوں لیکن یہ ریت ہمارے ہاتھوں سے سرک رہی ہے اور اس ملک کا نظام ہمارے ہاتھوں سے سرک رہا ہے۔ پچھتاوے رہ جاتے ہیں اور یہ پچھتاوے پھر ساری زندگی پیچھا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے COVID-19 کے لئے صرف 4- ارب روپے رکھے ہیں۔ آپ اس سے اندازہ لگالیں کہ 4- ارب روپے میں کیا ہوگا اور کیسے چیزوں کو کنٹرول کریں گے؟ ڈینگی آیا، میں آپ کو تین سال کا تجربہ بتارہا ہوں۔ یہاں سری لنکا سے ٹیمیں آئیں، انڈونیشیا سے ٹیمیں آئیں اور ان کے master trainers آئے۔ وہ ہمارے ساتھ آکر بیٹھے۔ ہم نے پرائیویٹ لیب کو equipped کیا، GPS mapping کی اور تمام پبلک اور پرائیویٹ سٹیک ہولڈرز کو بٹھا کر اس بات کو یقینی بنایا کہ سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈینگی کا ٹیسٹ صرف -/90 روپے میں ہوگا۔ ہم نے پورے پنجاب میں اس پر کامیابی کے ساتھ عمل کرایا۔ یہ بھی on record ہے کہ جو ٹیم سری لنکا اور انڈونیشیا سے واپس آئیں تو انہوں نے کہا کہ ہم حیران رہ گئے ہم نے کہا تھا کہ 17 لاکھ لوگ صرف پنجاب میں اللہ کو پیارے ہو جائیں گے لیکن آپ کی حکمت عملی سے وہ بچ گئے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ہمیں بتائیں ہم تو آپ کو trained کرنے آئے تھے آپ نے کیا کمال کیا ہے؟ یہ collective effort ہوتی ہے۔ آپ کو بھی لوکل باڈیز کا experience ہے۔ انہوں نے صرف اس انتقام کی آگ میں کہ جو لوکل باڈیز کے 58000 representative مسلم لیگ (ن) کے elected ہیں ہم نے ان کو ختم کرنا ہے۔ دو سال ہوگئے ہیں کوئی الیکشن نہیں ہوا۔ وہ سارے وعدے کہاں گئے؟ آج ایک لاکھ 60 ہزار لوگ infect ہو چکے ہیں، تین ہزار سے زیادہ اموات ہو چکی ہیں اور چاروں صوبوں میں SOPs کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے وہ ٹائیگر فورس کہیں پر نظر نہیں آرہی ہے، وہ ٹائیگر فورس کہاں گئی؟ ہم نے کہا کہ یہ لوکل باڈیز ہیں، Extra ordinary circumstances demand extraordinary measures you have to revive local bodies. لیکن سنی ان سنی کر دی گئی۔ یونین کونسل کی سطح پر یا پھر لوکل باڈیز نے جس طرح ڈینگی کے SOPs follow کرائے تھے اس طرح کورونا میں ان SOPs کو follow کیا جاتا تو شاید ہزاروں لوگ اس pandemic سے بچ جاتے لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ آپ کے بغض، حسد اور انتقام کی آگ تھمنے کا نام نہیں لیتی۔ ہم نے ڈینگی کے SOPs کی books publish کروائیں اور GPS mapping کی۔

جناب سپیکر! آج جو کورونا کا ٹیسٹ ہو رہا ہے اس کی قیمت 9 سے 11 ہزار روپیہ ہے۔ آپ یقین مانیں کہ ایک عام دہاڑی دار مزدور کی تنخواہ بمشکل 15 سے 20 ہزار روپے ہے۔ وہ غریب کورونا ٹیسٹ کروائے گا یا اپنا پیٹ پالے گا؟ اس کا فیصلہ انہوں نے کرنا ہے یا پھر اوپر جو رحیم رب ہے اس نے کرنا ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرتا چلوں کہ یہ جو کورونا کو ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں اور کورونا کے پیچھے چھپ رہے ہیں کہ معیشت کا کباڑا کورونا کی وجہ سے ہو گیا ہے یہ بھی حقائق سے یکسر مختلف کہانی ہے۔ کورونا کو آئے ابھی تین ماہ ہوئے ہیں اس سے پہلے مہنگائی 12 فیصد ہو گئی تھی۔

جناب سپیکر! انہوں نے اب آکر single digit پر کیا ہے اس سے پہلے آپ کا interest rate 13.50 percent تھا جو دنیا میں کہیں نہیں ہے پھر آپ کہتے ہیں کہ foreign investment آئے گی۔ برآمدات میں گراوٹ آگئی۔

جناب سپیکر! یہاں current account deficit کی بڑی بات ہوتی ہے کہ ہم نے current account deficit کو بڑا substantially reduce کر دیا ہے۔ یہاں پر سب کاروباری لوگ بیٹھے ہیں جب آپ کی انڈسٹری کا پہیہ بند ہو گا، آپ کے raw material کی ڈیمانڈ نہیں ہو گی، import/export میں automatically کمی واقع ہو گی تو پھر deficit کم نہیں ہو گا تو پھر کیا ہو گا؟ یہ deficit کم نہ ہوتا تو اچھا تھا کم از کم صنعت کا پہیہ تو چلتا۔ جب دنیا single digit پر ہے، ہندوستان سنگل digit پر ہے تو یہاں پر کہاں سے double digit interest

rateہونی تھی؟ پھر بھی ہمcurrent account deficitکا ڈھول پیٹتے ہیں کہ ہم نے بہت کم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ابeconomic surveyپر آجائیں۔ جو کپاس ہماریcash crop ہے آج اس میں12.6-فیصد پیداوارindicateکی گئی ہے، اس میں ہم نا صرف خود کفیل ہوتے تھے بلکہexportبھی کرتے تھے ۔ آپ کو یہ بھی سن کر بہت حیرانی ہوگی کہ جوseedکی certificationہوتی تھی وہ اس دفعہ نہ ہو سکی۔ کپاس کے seedکاgermination rate صرف30فیصد تک رہ گیا ہے جو کہ مسلم لیگ (ن) کے دور میں، میں پرانے پاکستان کی بات کر رہا ہوں کہ اُس دور میں یہ90فیصد ہوا کرتا تھا۔ گنے کی فصل4.7- فیصد ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی میرے ساتھی قرضے کی بہت بات کرتے ہیں کہ مسلم لیگ (ن) نے10 ہزار ارب روپے کا قرضہ لے لیا اور بربادی ہوگئی۔10 ہزار ارب کا قرضہ لیا گیا اس میں اللہ کے فضل و کرم سے نیشنل گرڈ میں12 ہزار میگاواٹ بجلی آئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سولہ، سولہ گھنٹے کی لوڈشیڈنگ میرے ساتھی برداشت کرتے تھے، ہم بھی برداشت کرتے تھے اور آپ کو بھی معلوم ہے۔2 ہزار کلو میٹر موٹروے کی تعمیر کی گئی اور دہشتگردی کا خاتمہ کیا گیا۔ جب ہم معیشت چھوڑ کر گئے اس وقت یہ5.8 فیصد پر تھی۔

جناب سپیکر! ہم نے دس ہزار ارب کا قرضہ پانچ سالوں میں لیا اور ہمارے نئے پاکستان والوں نے کمال کر دکھایا کہ صرف ڈیڑھ سال میں گیارہ ہزار ارب روپے قرضہ لیا جبکہ آج قرضے کا حجم24ہزار ارب سے42ہزار800-ارب روپے پر چلا گیا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم---

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں حقائق پر بات کروں گا میں ہوائی باتیں نہیں کروں گا۔ پنجاب کا بجٹ جو بڑا ڈھول پیٹا جا رہا ہے کہ ٹیکس فری بجٹ آگیا ہے۔ ہم اللہ کے فضل و کرم سے پانچ سالوں میں پنجاب کاoverallبجٹ 250 بلین سے بتدریج بڑھا کر 635-ارب پر لے کر گئے تھے اور یہreduceکر کے238پر لے آئے۔ پچھلے سال350-ارب روپے پر تھا۔

جناب سپیکر!وزیر خزانہ کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے یہ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ یہ جنوبی پنجاب کی بہت بات کرتے ہیں، ہم اسے صوبہ بنانے کی بات بعد میں کریں گے۔

جناب سپیکر!میں ان کے گوش گزار یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اپنے دور میں 635۔ارب میں سے 36 فیصد یعنی 327۔ارب روپیہ جنوبی پنجاب کو دیا اور آج پورے پنجاب کا بجٹ جو 12 کروڑ لوگوں کا ہے وہ 300 something۔ارب روپیہ ہے۔ یہ چیزیں بڑی تکلیف دہ ہیں اور نئے پاکستان والوں نے اور نئے پنجاب والوں نے کیا بات کی کہ 635۔ ارب روپے کے بجٹ کو 238 اور پھر 350۔ ارب پر لے آئے۔ جو خرچ کیا وہ صرف 40 فیصد کیا یعنی 60 فیصد unutilized رہا۔ اگر آپ اس کی ساری assessment کریں تو پچھلے دو سالوں میں ماضی کے مقابلے میں، میں ترقیاتی بجٹ کی بات کر رہا ہوں اس میں 50 فیصد کا cut لگ چکا ہے۔

جناب سپیکر!پرانے پنجاب میں، میں مسلم لیگ (ن) کے دور کی بات کر رہا ہوں کہ اس میں growth rate six percent تھا اور آج کے نئے پنجاب میں growth rate -0.4 percent ہے جو پاکستان کی 68 سالہ تاریخ میں ایک انوکھا واقعہ ہے۔

جناب سپیکر!پرانے پنجاب میں مہنگائی کی شرح 6 فیصد تھی اور آج نئے پنجاب میں مہنگائی کی شرح 12 فیصد ہے۔ پرانے پاکستان کے بجٹ کا کل حجم 1.9 ٹریلین تھا جس میں سے ترقیاتی بجٹ 32 فیصد یعنی 735۔ارب روپیہ تھا اور ہم نے جو بجٹ utilize کیا وہ 80 فیصد تھا۔

جناب سپیکر!آج کے نئے پاکستان میں 2.24 ٹریلین کے مقابلے میں ترقیاتی بجٹ صرف 15 فیصد ہے جو کہ 337۔ارب روپیہ بنتا ہے۔ گزشتہ سال کا جو بجٹ ہے اس کا کل حجم 15 فیصد ہے جس کا میں ذکر کر چکا ہوں۔ صوبے کے بجٹ کا صرف 6 فیصد بنتا ہے کیونکہ ان کی وصولی کم ہوئی ہے۔ اگر ان کی وفاق سے 38 فیصد کٹوتی لگا دی جائے تو وہ 136۔ارب روپیہ بنتا ہے جو کہ ڈویلپمنٹ کا بجٹ ہے۔

جناب سپیکر!گزشتہ دو سالوں میں ترقیاتی بجٹ کے رجحان میں 17 فیصد کمی واقع ہوئی۔ جب ڈویلپمنٹ بجٹ کم ہوتا ہے تو ماشاءاللہ آپ جانتے ہیں کہ economic activity کم ہوتی ہے، ڈویلپمنٹ نہیں ہوتی ہے اور روزگار کے مواقع کم ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں کہہ رہا تھا کہ وفاق نے 1601 بلین روپے پنجاب کو دینے تھے لیکن 1127 بلین روپے ملے یعنی 474 بلین روپے کا خسارہ ہے اور ترقیاتی بجٹ متاثر ہو کر 350۔ارب روپے سے 136۔ارب روپے کا رہ گیا ہے۔to put the things on recordاس کو میں rectify کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! پرانے پنجاب میں جو کہ میں مسلم لیگ (ن) کی بات کر رہا ہوں اور نئے پنجاب کی بات نہیں کر رہا کی نسبت آج نئے پنجاب میں جو کہ ترقیاتی بجٹ کے خرچ میں 70 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں کوئی figure fudging، میں نہیں کہہ رہا کہ میری معیشت نے 3.3 گروتھ ریٹ پر ترقی کی ہے اور بعد میں آپ کا اپنا document کہتا ہے کہ وہ 3.3 نہیں بلکہ 1.9 فیصد ہے۔

جناب سپیکر! میں ایسی باتیں نہیں کروں گا when the economic activity has come to a grinding halt ضرورت تو یہ تھی کہ کوئی fiscal stimulus دیا جاتا تا کہ یہ جو بالکل economic activity freeze ہو گئی ہے اس کو کوئی اپنا boost ملتا لیکن ایسا نہیں کیا گیا بلکہ جو ترقیاتی بجٹ گراوٹ کا شکار ہے اس سے اور چیزیں slow down ہو جائیں گی۔

Mr Speaker! Lockdown and no lockdown, the economic activity has come to a grinding halt and the economic picture is not only gloomiest but catastrophic and it has a lot of scary repercussions in the coming near future

جناب سپیکر! یہ میں record پر بات کر رہا ہوں کہ جب میں نے قائد حزب اختلاف کا حلف اٹھایا تھا تو میرا ریکارڈ اُٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت کہا تھا کہ آپ کی معیشت وینٹی لیٹر پر ہے یہ میں نے اس وقت کہا تھا اور قائد حزب اختلاف نیشنل اسمبلی نے پہلے دن حلف اُٹھانے کے بعد میثاق معیشت کی بات کی اور آج آپ کی معیشت negative figures indicate کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہندوستان نے ہمارا بارڈر hot کر دیا ہے وہ ہمارا دشمن ہے پاکستان ایٹمی قوت ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی خیر کرے۔ یہ اس کو چبھتا ہے اس نے بھی مواقع تلاش کیا ہے جب معیشت سسکیاں لے رہی ہے تو اس نے بارڈر hot کر دیا ہے اور جب بارڈر پر mobilization ہوتی ہے تو وہاں پر اشیاءِ خوردونوش، پٹرول اور سب کچھ جاتا ہے تو پھر بجٹ پر extra burden پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ اندازہ لگالیں کہ اس وقت ہمیں کتنے خطرناک challenges درپیش ہیں۔ اب جو ترقیاتی منصوبے ہیں، میں details میں نہیں جاؤں گا بلکہ میں صرف آپ کے سامنے اس کا ایک سرسری جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اورنج لائن ٹرین، میٹرو بس یعنی دو سال ہوگئے اور میرے نئے پاکستان کے بھائیوں سے ابھی تک مکمل نہیں ہوئی یہ حال BRT والا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیف سکالرشپ دی، آٹھ ہزار کلومیٹر farms to market roads بنی۔ ہمارے ساتھی جو بائیں بیٹھے ہیں یہ دیہات میں رہتے ہیں جا کر دیکھیں کہ ان کی کوالٹی کیسی ہے؟ خواجہ فرید آئی ٹی یونیورسٹی جیسے منصوبے بنے، پاکستان کڈنی اور لیور ٹرانسپلانٹ انسٹیٹیوٹ بنا جو کہ اللہ کے فضل و کرم سے state of the Art بنا۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی گزارش کرتا چلوں کہ جہاں پر economic indicators کی بات ہو رہی ہے وہاں پر تھوڑی سی بات ٹیکس وصولی کی بھی ہو جائے۔

جناب سپیکر! پنجاب میں گزشتہ سال جو ٹیکس وصولی کا ہدف تھا اس میں 104۔ارب روپے کی کمی آرہی ہے یعنی ہدف 295۔ارب روپے کا تھا جو کہ 191۔ارب روپیہ وصول ہوا اور میں نے آپ سے گروتھ ریٹ کا ذکر کر دیا ہے۔ پنجاب ملکی معیشت میں 54 فیصد حصہ ڈالتا ہے، 61 فیصد ہماری ورک فورس کا شیئر ہے لیکن تکلیف دہ بات یہ ہے کہ 10 لاکھ سے زائد لوگ ایک سال میں بے روزگار ہوگئے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کے سامنے نیشنل لیول پر تصویر کشی کی ہے کہ پورے ملک میں جنہوں نے ایک کروڑ کا دعویٰ کیا تھا ان کی ناک کے نیچے ایک کروڑ 20 لاکھ لوگ خدانخواستہ بے روزگار ہونے جا رہے ہیں۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ یہ آپ کے economics experts کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! شعبہ صحت، کیونکہ آج کل شعبہ صحت COVID-19 کے حوالے سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ جب pandemic عروج پر ہے and you don't know when you are going to get rid of this pandemic آپ نے 12 کروڑ کے صوبہ کے لوگوں کے لئے صحت کا بجٹ صرف 30۔ارب روپیہ رکھا ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے؟

جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ 30۔ارب روپے کے حساب سے فی کس بطور شہری جو مجھ پر خرچ ہو گا وہ صرف سال کا -/308 روپے ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ یہ جو بجٹ کا گورکھ دھندہ ہے یہ ہمیں کہاں لے کر جا رہا ہے؟ ہم نے اللہ کے فضل و کرم سے، میں پرانے پنجاب کی بات کر رہا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کے دور میں جب صورتحال نارمل تھی اس وقت ہمارا بجٹ 52 بلین روپے تھا۔

جناب سپیکر! پرانے پنجاب میں پندرہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز اور پچیس تحصیل ہیڈ کوارٹرز کو اپ گریڈ کیا گیا، سی ٹی سکین مشینز اور ہیپاٹائٹس کے مراکز کھولے گئے جن کا آج پھر سے کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ چلڈرن ہسپتال میں 3500 بیڈز کا اضافہ کیا، PKLI کا ذکر ہو گیا کہ کس طرح سے اس ڈاکٹر کو سیاست کی نذر کیا گیا، جہاں پر لوگ اپنا کڈنی اور لیور ٹرانسپلانٹ کے لئے ہندوستان کے ویزے لگوانے کے لئے منتیں کیا کرتے تھے۔ آج اس ادارہ میں اس سے کہیں کم قیمت پر علاج ہو رہا تھا اور اس انسٹیٹیوٹ کی success stories ہیں لیکن اس کو سیاست کی نذر کر دیا گیا اور آج کوئی اس کا پُرسان حال نہیں ہے۔ آپ سیاست کریں لیکن سیاست کے کچھ اصول ہوتے ہیں آپ نے ہر چیز میں انتقام، بغض اور حسد کو گھسیڑ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں not only for the sake of opposition یہ بات کر رہا ہوں، یہ جو زمینی حقائق ہیں اور سپیکر صاحب! آپ بھی اخبار پڑھتے ہیں، میڈیا دیکھتے ہیں اور میرے بھائی اخبار پڑھتے ہیں۔ یہ زمینی حقائق ایک پاکستانی کو شدید خوف زدہ کر دینے والے ہیں، اللہ کرے کہ میں اور تمام experts غلط ثابت ہوں لیکن جب آپ حقیقت سے نظریں چراتے ہیں، آپ جب denial mode میں جاتے ہیں اور جب دنیا آپ کو کہتی ہے WHO کہتا ہے کہ لاک ڈاؤن کرو اور آپ کہتے ہیں کہ میں نے لاک ڈاؤن نہیں کرنا کیونکہ معیشت تباہ ہو جائے گی تو پھر حالات تباہی کے دہانے پر اسی لئے پہنچتے ہیں۔

جناب سپیکر!ادویات کا بڑا ذکر ہوتا ہے،ہمارے ایک عامر کیانی صاحب ہوتے تھے، ادویات کا scandal بنا اور آج تک ان کی انکوائری نہیں ہوئی۔ ان کو نیب نہیں پوچھتا کیونکہ وہ پیارے ہیں۔

جناب سپیکر!پرانے پنجاب میں سرکاری ہسپتالوں میں 84فیصد ادویات فری دی جاتی تھیں یہاں تک کہ کینسر کے مریضوں کو بھی دوائیاں فری دی جاتی تھیں اور hardship medicines جو463 نمبر ہیں ان کی قیمتوں میں200فیصد اضافہ ہو گیا اور Actemra injection کی 25ہزار قیمت ہے، آج 3لاکھ روپے میں نہیں ملتا اور لوگ منتیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!بہت تکلیف ہوتی ہے میں political point scoring نہیں کر رہا، اگر میں حقائق اس ایوان کے سامنے نہیں رکھوں گا یا اس عوام کے سامنے نہیں رکھوں گا تو پھر میں کہاں رکھوں گا؟

جناب سپیکر!تعلیم، تعلیم کے بھاشن بڑے دیئے جاتے تھے آج صرف سکولز ایجوکیشن میں 27 بلین روپے رکھا گیا ہے جو کہ مسلم لیگ (ن) کے دور میں 50 بلین روپے تھا جو کہ اس کا ڈبل تھا۔ آج ہائر ایجوکیشن کی مد میں3.9 بلین روپے رکھے گئے ہیں جو کہ مسلم لیگ(ن) کے دور میں18 بلین روپے تھا۔

جناب سپیکر!اب ایگریکلچر پر آجاتے ہیں۔ ایگریکلچر کے لئے7.7 بلین روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ جہاں پر ٹڈی دل فصلوں کو کھا گیا۔ دو سے تین ایکڑ اراضی کو کاشت کرنے والوں کا اپنا گھر بھی بک گیا تو وہاں آٹے میں نمک کے برابر بجٹ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میں پھر گزارش کروں گا کہ زراعت پنجاب کی معیشت میں 41فیصد حصہ ڈالتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی ہوا کرتی ہے۔ ہمارے دور میں پنجاب میں اس سے تین گنا بجٹ تھا جو کہ 21 بلین روپے کا تھا۔

جناب سپیکر!مسلم لیگ (ن) نے دس سالہ دور میں یہ ریکارڈ پر ہے کہ 3.2ٹریلین کسانوں کو package دیا جس میں کسانوں کو کھاد پر سبسڈی دی، جس میں ٹریکٹروں پر سبسڈی دی گئی اور ٹیوب ویل کی بجلی کے جو ریٹس ہیں اُس میں خاطر خواہ کمی کی گئی۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ اگر ہم زراعت میں یہ رقم رکھیں گے تو یہ ایک مذاق ہے۔ آپ مجھے صرف اس بات کا جواب لے دیں کہ WHO کہہ رہا ہے کہ 40 فیصد فصل ٹڈی دل تباہ کر دے گا اُس کے لئے 7.7 بلین میں ہم کہاں سے لوگوں کا نقصان پورا کریں گے، اُن کو کیسے پیروں پر کھڑا کریں گے، کپاس کے seeds کی germination کا ریٹ 30 فیصد پر آ گیا ہے جو 70 فیصد ہوا کرتا تھا اُن کا نقصان کون بھرے گا، اُن بوڑھے اور غریب کسانوں کا جو دیوالیہ پن ہے اُس کو آپ کیسے rescue کریں گے؟ اس کا جواب بداخلاقی میں، گالیوں میں اور الزام تراشیوں میں ملتا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے دور میں صوبہ پنجاب کے انفراسٹرکچر کا بجٹ 9 بلین تک کا تھا جو آج صرف 4.5 فیصد پر آ گیا ہے۔ یہاں پر 16،16 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہوتی تھی ہم نے صوبہ میں اللہ کے فضل سے 5500 میگاواٹ کے پراجیکٹ حویلی بہادر شاہ، اور پنجاب حکومت نے جو ایل این جی پراجیکٹ لگائے، ساہیوال کا کول پاور پراجیکٹ ہے میں اُس کا ذکر نہیں کرتا۔ 5500 میگاواٹ کے plants پنجاب نے اپنا پیٹ کاٹ کر اللہ کے فضل و کرم سے لگائے، ہم نے ٹرانسپورٹ میں 97 بلین کا بجٹ رکھا جو کہ آج صرف 42 بلین ہے، ہم نے جو سڑکیں بنائیں اُن کے لئے 90 بلین کا بجٹ رکھا جو آج سکڑ کر 29 بلین پر آ گیا ہے۔ اس وقت 12 ہزار کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر ہوئی، 250 سے زائد انڈرپاسز اور پل بنے۔ لنگروال، لودھراں خانیوال روڈ۔

جناب سپیکر! میرے موصوف وزیر خزانہ خانیوال لودھراں روڈ پر سفر کرتے ہوں گے انہیں پرانا پنجاب یاد تو آتا ہوگا؟ حاصل پور اور بہاولپور کی سڑک، سرگودھا میانوالی روڈ، بنوں ڈیرہ غازی خان کی سڑکیں اس نوعیت کے کئی پراجیکٹس ہیں۔ میں صرف ان پر سرسری سی نظر ڈال رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے میٹرو بس کا ذکر کر دیا میں اب دوبارہ repeat نہیں کروں گا لیکن اتنا ضرور بتا دوں کہ صرف لاہور میں آج جو غریب آدمی کی سواری جس کو جنگلہ بس کہتے تھے اور آج بی آر ٹی میں ایک کھرب روپے سے زیادہ بجٹ تجاوز کر گیا ہے، اتنے بجٹ میں پنجاب کے تین شہروں میں میٹرو بس پراجیکٹ بن گئے۔ صرف لاہور میں ایک لاکھ 80 ہزار غریب لوگ سفر کرتے ہیں، راولپنڈی میں ایک لاکھ لوگ روزانہ اللہ کے فضل سے سفر کرتے ہیں اور ملتان

میں80 ہزار لوگ روزانہ ٹھنڈی سواری میں سفر کرتے ہیں اور وہ اللہ کے فضل سے بروقت چلتی ہے اوراورنج لائن ٹرین کے لئے دوسال سے سر پیٹ رہے ہیں کہ اس کو مکمل کریں لیکن کوئی پُرسان حال نہیں۔

جناب سپیکر !میں پھر کہوں گاat the cost of repetition کہ بھائی احتساب کرو، میرا بھی کرو،اُن کا بھی کرو لیکن سٹے آرڈر کے پیچھے مت چُھپو،foreign funding case بھی کھولو دودھ کا دودھ، پانی کا پانی ہونا چاہئے، پتا لگنا چاہئے اگر ہم غلط الزام لگارہے ہیں تو ہم شرمندہ ہوں گے، چلو ہم آپ کو موقع دیتے ہیں۔Foreign fundingکا کیس کھولو ہمیں شرمندگی کا موقع دو۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے شرمندہ ہونا چاہتا ہوں لیکن لوگوں کی عزت مت اُچھالو۔اورنج لائن ٹرین کاذکر ہو گیا میں اس کا ذکر دوبارہ نہیں کروں گا اس ایوان کا وقت قیمتی ہے میں یہ ضرور کہوں گا کہ الزام تراشی سے غریب کا پیٹ نہیں بھرتا ہے۔

جناب سپیکر!دوسال بعد جو معیشت کے حوالے سے حال احوال ہے وہ آپ کے سامنے ہے ابھی بھی میں یہ نہیں کہتاI am an optimistic man۔

جناب سپیکر!ابھی بھی کہتاہوں کہ آپ ہوش کے ناخن لیں نہیں توجولوگ اللہ کی مخلوق کو تنگ کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے بہت پیار کرتا ہے پھر وہ قدرت کا جو انتقام ہے وہ بڑا بھیانک ہوتا ہے تو اللہ سے ڈریں جو کام کرنے ہیں وہ کریں ورنہ جو تباہی ہے اُس کا منظر ساری عوام دیکھ رہی ہے۔

جناب سپیکر!میں لاء اینڈ آرڈر پر ضرور بات کروں گا مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے جب ہمارے وزراء جاکر وہاں پر فوٹو سیشن کرتے ہیں۔جب قصور کی بچی جس کا ریپ ہوااور500لوگوں کاڈی این اے ٹیسٹ ہواتب جاکر ہم ملزم تک پہنچے نہیں تو آج تک، قیامت تک وہ ملزم سامنے نہ آسکتا،جب پشاور میں بچی کاریپ ہوتا ہے تو فرانزک لیب سے ملزم کی نشاندہی ہوتی ہے اور وہ ملزم کیفر کردار تک پہنچتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔انسان چلے جاتے ہیں،نام بھول جاتے ہیں،عہدے یاد نہیں رہتے، شکلیں بھول جاتی ہیں، اچھے کام صدقہ جاریہ کی صورت میں ہمیشہ ملک کی خدمت

کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے پولیس جس کے جوان اس کورونا میں بھی شہید ہوئے جو قربانی دیتے ہیں اُن کے بجٹ میں 3-ارب روپے کا اگر میں غلط نہ ہوں کٹ لگا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اخبار میں روز پڑھتے ہیں لاء اینڈ آرڈر، ڈاکے پڑ رہے ہیں اور ان میں اضافہ ہو رہا ہے تو یہ معاملات ایسے کیسے چلیں گے؟

جناب سپیکر! آپ اپنے گھر کے باورچی خانے میں روز باورچی کو بدل دیں تو کھانا بھی نہیں بنتا۔ آپ کا بڑا وسیع تجربہ ہے ہم نے بھی بچپن سے اس سیاست میں پر تولے ہیں یعنی ان دو سالوں کی رام کہانی یہ ہے کہ پنجاب میں چوتھا چیف سیکرٹری یہ تبدیل کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں کسی peon کی بات نہیں کر رہا میں پنجاب کے چیف سیکرٹری کی بات کر رہا ہوں۔ پانچ آئی جی پولیس اس دو سال میں تبدیل ہو چکے ہیں آپ اندازہ کریں کہ جب یہ pandemic آنا آنا کر رہا تھا تو وفاقی حکومت میں you were in eye of the storm آپ نے سیکرٹری صحت کو تبدیل کر دیا اور آپ نے نیا سیکرٹری صحت بھرتی کر لیا تو جہاں پر سنجیدگی کا یہ عالم ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ بھی کہتا ہے کہ میں اُن کی مدد نہیں کرتا جو اپنی مدد آپ نہیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں اُن کی مدد کرتا ہوں جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں آج اگر بطور پاکستانی آپ مجھ سے پوچھیں تو pandemic میں جو حال ہے وہ یہ ہے کہ اللہ جانے اور پاکستانی عوام جانیں حکومت کا کوئی دور دور تک کوئی کردار ہی نظر نہیں آتا، ڈھونڈنے سے بھی نظر نہیں آتا اور افسوس کی بات ہے۔ اللہ کرے کہ یہ سارے اندازے غلط ہوں یہ ڈاکٹرز کی associations غلط ثابت ہوں، WHO کے جو professional estimates ہوں وہ غلط ثابت ہوں جو کہ ابھی تک صحیح ثابت ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس ملک میں جو پاکستانی کورونا کی شکل میں لقمہ اجل بن رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے سب کو محفوظ رکھے۔ آپ reality سے آنکھیں نہیں چرا سکتے لیکن یہاں پر میں نہ مانوں والی بات چل رہی ہے اس کا کوئی نہ کوئی رزلٹ ہو گا۔ جو میں نے کہا کہ پھر قدرت انتقام لیتی ہے تو انشاءاللہ قدرت جھوٹے الزاموں کا انتقام لے گی اور یہ عوام بھی جو آج بھوکے ہیں، پیاسے ہیں، بیماری سے لڑ رہے ہیں، غربت سے لڑ رہے ہیں، بھوک سے لڑ رہے ہیں وہ بھی انشاءاللہ ان سے حساب لیں گے۔

جناب سپیکر!میں نے جنوبی پنجاب کا ذکر کیا میں وزیر خزانہ کی خدمت میں اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے دور میں 36 فیصد حصہ ٹوٹل بجٹ کا جنوبی پنجاب کو مل رہا تھا آج اُس میں 50 فیصد کی کمی کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اگر کہیں گے تو میں پڑھ دوں گا لیکن detail میں جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ موٹی موٹی figures ہیں مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ وزیر خزانہ اس کا جواب دیں گے انہوں نے تو ساؤتھ پنجاب صوبے کا نعرہ لگایا تھا اور آج وہاں پر سیکرٹریٹ کھولنے سے گونگلوں سے مٹی جھاڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے سچ کا سامنا کریں۔

Mr Speaker! You have failed to fulfill your promises with the people of southern Punjab and this is a ground reality, you can't deny it.

جناب سپیکر!میں نے لوکل گورنمنٹ کا ذکر کر دیا اُس میں جو انہوں نے ترامیم کیں اُس میں وعدہ کیا تھا کہ ہم الیکشن کروائیں گے ابھی تک دور دور تک الیکشن کے آثار نظر نہیں آتے اور یہ الیکشن نہیں کروائیں گے۔ میں کوئی جوتشی نہیں ہوں لیکن جو حالات زار ہیں کوئی بھی نہیں چاہتا کہ الیکشن میں اُن کی درگت بنے لیکن آج ضرورت تھی، سیاسی ضرورت نہیں تھی بلکہ قومی ضرورت تھی کہ اس pandemic سے لوگوں کو بچانے کے لئے آپ لوکل باڈیز بحال کر دیتے۔ آج یونین کونسلز ختم کر دی گئی ہیں اور لوگ برتھ سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے بھی مارے مارے پھر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں برتھ سرٹیفکیٹ ہی بنوا کر دیں کیونکہ ہمیں پتا نہیں کہ ہماری یونین کونسل کہاں پر ہے؟

جناب سپیکر!میں جو کہہ رہا ہوں وہ میرے یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام ساتھی جانتے ہیں کیونکہ میں کوئی کتابی باتیں نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر!ہاؤسنگ کے حوالے سے پچاس لاکھ گھر ملیں گے یہ سنتے سنتے کان پک چکے ہیں۔ پچاس لاکھ گھروں کے لئے ہاؤسنگ بجٹ 41 بلین روپے رکھا گیا ہے۔ ہمارے پرانے پنجاب میں 42 بلین روپے کا بجٹ تھا تو آج آشیانہ ہاؤسنگ سکیم پر الزام لگانے والے وہاں پر جا کر دیکھیں ویسے تو وہ حجم کے لحاظ سے ایک چھوٹی سکیم تھی لیکن الحمدللہ ہم نے کامیابی کے ساتھ اس سکیم کو مکمل کروایا۔ ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ ہم پچاس لاکھ گھر بنائیں گے۔

جناب سپیکر! پورے صوبہ پنجاب میں تجاوزات کی مد میں غریب لوگوں کے ٹھیلے، گھر اور دکانیں گرا کر ان کو بے روزگار کر دیا گیا اور کہا گیا کہ جی انہوں نے تجاوزات کر رکھی تھیں۔

جناب سپیکر! آج بھی میں کہوں گا کہ ان غریب لوگوں کو جن کو بے روزگار کیا گیا ان کو آج بھی بنی گالہ کی تجاوزات منہ چڑاتی ہیں تو یہ ہیں حقائق۔ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اقلیتوں، خواتین، نوجوانوں اور سوشل ویلفیئر کے لئے پچاس فیصد بجٹ میں کٹوتی کر دی گئی ہے تو یہ ہے نئے پنجاب کا ٹیکس فری بجٹ۔ تعلیم، صحت اور روزگار میں مسلم لیگ(ن) کے دور کے مقابلے میں پچاس فیصد کمی کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش ضرور کروں گا جو کہ میرے ساتھیوں کے لئے بہت توجہ طلب ہے کہ آپ سیاست اور احتساب کریں لیکن تھوڑا سا زیادہ نہیں بلکہ تھوڑا سا سچ بھی لوگوں کے ساتھ بولنے کی اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔

جناب سپیکر! میں پھر اللہ سے ڈر کر کہتا ہوں کیونکہ غیب کا علم میرا رب جانتا ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ جو بھی سابقہ حکومت کے منصوبہ جات جیسا کہ سیف سٹی پراجیکٹ، لودھراں سے خانیوال موٹروے اور PKLI کو ضرور دیکھیں۔

جناب سپیکر! وہ شاعر کہتا ہے کہ:

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے۔

جناب سپیکر! میری دعا ہے کہ جن خدشات کا اظہار اور معیشت کی زبوں حالی کا ذکر میں نے آپ کے سامنے کیا ہے یہ حقائق ہیں اور ان سے ہم آنکھیں نہیں چرا سکتے۔ Pandemic پر جو mishandling کی گئی اس کا ذکر میں نے آپ کے سامنے کیا ہے۔

جناب سپیکر! آج کا ایوان، آپ اور معزز ممبران گواہ رہیں کہ میں نے حقائق سے کام لیا۔ میں نے اس میں figures fudging نہیں کی۔

جناب سپیکر! میں آج اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت کرے اور ہم نے absence of any plan of action اور معیشت کا جو بیڑہ غرق کیا ہے اس کا مداوا کرنے کی توفیق دے کیونکہ یہ سیاست اور عہدے بڑی secondary چیزیں ہیں یہ ملک ہے تو ہم ہیں۔ اگر ملک میں لوگوں کو بھوک، بے روزگاری اور بیماری ستا رہی ہے اور حکمران سب اچھا کے نعرے لگا رہے ہیں تو پھر حالت بہت تشویشناک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے۔

پاکستان پائندہ باد۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب میں وزیر صنعت، میاں محمد اسلم اقبال کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ابھی قائد حزب اختلاف بات کر رہے تھے تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ 15۔جون کو جس دن بجٹ پیش کیا گیا اس وقت جو اپوزیشن کی طرف سے ایک طوفان بدتمیزی برپا کیا گیا تو اس کے جواب میں آج آپ نے حکومتی بنچز کا روّیہ بھی دیکھا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہی وہ جمہوری روّیہ ہے جو کہ اپوزیشن کے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں بہت صبر کے ساتھ یہ بات سوچ رہا تھا کہ شاید قائد حزب اختلاف تمام ممبران کا شکریہ ادا کر دیں گے کہ آپ نے بڑی دل جمی کے ساتھ میری باتیں سنیں لیکن انہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق نہیں دی لہذا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آج اس معزز ایوان نے جس جمہوری روّیے کا منظر پیش کیا ہے آپ تمام ممبران کا شکریہ ادا کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ اس دن جب یہاں پر احتجاج کا سلسلہ شروع ہوا اور پھر پارلیمانی پارٹی کے لیڈران کی میٹنگ میں تو انہوں نے معذرت کی تھی لیکن یہاں پر بھی معذرت کر لیتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ میں تمام پی ٹی آئی کے اور جو حکومت کے اتحادی ممبران ہیں اور جتنے بھی دوسرے ممبران جنہوں نے بڑے صبر و تحمل کے ساتھ ایک ایک بات کو سنا اور برداشت کیا یہی جمہوریت کی صحیح خدمت ہے تو میں ان سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی تو میں امید کر رہا تھا کہ وہ بجٹ کے حوالے سے تقریر کریں گے لیکن اس تقریر میں زیادہ معاملات جو بیان کئے ہیں وہ اپنے ذاتی حالات کے بارے میں تھے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ بجٹ کتاب کو کھولتے اور اس کے مطابق یہاں پر بات کرتے۔ وزیر خزانہ پنجاب نے جو بجٹ پیش کیا اس پر بات کرتے اور ہمیں بتاتے کہ آپ کی فلاں سیکٹر میں پالیسی ٹھیک نہیں ہے لہذا ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ آپ نے کیا اور کیسے کرنا ہے تاکہ ہمیں بھی کچھ پتا چلتا؟ ان کی تقریر کا آپس میں کوئی تال میل نہیں تھا۔ کبھی وہ نیب کے گھر جا رہے تھے، کبھی وہ پشاور جا رہے تھے، کبھی وہ سندھ چلے جاتے تھے۔ آپ نے آج بجٹ پر تقریر رکھی ہے اور انہوں نے کیا بیان کیا ہے اس کی تفصیل میں آپ کو بتاتا ہوں؟

جناب سپیکر! سب سے پہلے انہوں نے پاکستان کی معیشت کے بارے میں بات کی تو ہمیں پتا ہے کہ پاکستان کی معیشت اب کہاں پر کھڑی ہے اور یہ کہاں پر چھوڑ کر گئے تھے؟ انہوں نے اپنی زیادہ تقریر فیڈرل لیول پر کی ہے تو ان سے یہ پوچھ لیں کہ جب یہ معیشت چھوڑ کر گئے تھے تو اس وقت معیشت کے کیا حالات تھے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس وقت GDP Growth rate 5.8 percent تھا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ان سے پوچھا جائے کہ جب ان کا GDP Growth rate 5.8 percent تھا تو اس وقت current deficit and trade deficit ساڑھے اٹھارہ بلین ڈالر پر تھا تو مجھے بتائیں کہ کیا معیشت GDP Growth rate 5.8 percent پر ترقی کرتی ہے، جب آپ کا ½18۔ارب ڈالر ہو تو اس طرح معیشت ترقی کرتی ہے، کیا آپ نے جس طرح سے ڈالر کو اپنے کنٹرول میں کر کے رکھا؟ آپ نے 25۔ارب ڈالر کو صرف اپنی انا کی خاطر کنٹرول کر کے رکھا کیونکہ معیشت آپ کے ہاتھ سے نکل چکی تھی۔ آپ نے آئی ایم ایف سے قرضہ لینا تھا۔

جناب سپیکر! آپ یہ بات کرتے کہ آپ نے کتنی فیکٹریاں لگائی تھیں اور مسلم لیگ کے دورِ حکومت میں کتنی انوسمنٹ آئی تھی؟ آپ ہمیں وہ فہرست دیتے تو پھر ہم اس کے مطابق بات کرتے۔ آپ ہم سے پاکستان کی معیشت کی بابت پوچھتے ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان کی معیشت ترقی کرے گی۔

جناب سپیکر! اصل میں آپ کی ذاتی معیشت خراب ہوئی ہے اور آپ کی ذاتی معیشت نیچے آئی ہے کیونکہ آپ کے وہ کھانچے ختم ہو گئے ہیں، آپ کی وہ income آنا بند ہو گئی ہے، آپ کی Telegraphic Transfers(TTs) لگنی بند ہو گئی ہیں اور آپ کے پیسے باہر جانا بند ہو گئے ہیں۔ آپ صحیح رونا رو رہے ہیں اور میں آپ سے agree کرتا ہوں کیونکہ آپ کی ذاتی معیشت کمزور ہو گئی ہے۔ معیشت کے بارے میں آپ کا رونا ٹھیک ہے لیکن آپ پاکستان کی جگہ inverted commas کے اندر "ذاتی معیشت" لکھ لیں۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کے دورِ حکومت میں جو بڑے بڑے پراجیکٹس بنائے گئے اب میں ان کی بات کرتا ہوں۔ لاہور میں انہوں نے نامکمل اورنج لائن ٹرین بنائی جس پر 300۔ارب روپے خرچ کر دیئے گئے۔ اس 300۔ارب روپے میں سے انہوں نے جو kickback لیا اس کی سٹوریاں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ان تمام معاملات کے حوالے سے قوم ان سے پوچھتی ہے۔ قوم ہم سے پوچھے کیونکہ ہم بھی جوابدہ ہیں۔ قائد حزب اختلاف نے یہاں پر چینی اور آٹے کے حوالے سے بات کی ہے یہ مجھے بتائیں کہ شوگر ملیں کن کی ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔Order please. Order in the House.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب سپیکر!میں ان کو ابھی details بھی دیتا ہوں لیکن یہ میری بات ذرا حوصلے سے سُنیں۔شوگر ملیں چالیس ہیں جن میں سے سات شوگر ملیں ان کی ذاتی ہیں۔

جناب سپیکر!ان سے پوچھیں کہ ان کی شوگر ملوں کی چینی کس ریٹ پر فروخت ہوتی ہے؟انہوں نے اپنے گریبان میں نہیں دیکھا کہ ہم کیا کر بیٹھے ہیں۔اوہ بھئی!چینی چور کا لفظ تو آپ سے شروع ہوا ہے۔لوگ آپ کو چینی چور کہتے تھے۔پاکستان کے اندر تو سب سے پہلے چینی آپ نے بنانی شروع کی تھی۔جب ملک کا حکمران صنعت کار بنے گا تو پھر یہاں پر غریب مرے گا،یہاں سے غریب ختم ہو گا۔ابھی بھی ان کی شوگر ملوں نے کسانوں کے 78 کروڑ روپے دینے ہیں۔یہ اس بارے میں بات نہیں کریں گے کیونکہ یہ کسان اور غریب آدمی کی بات ہے۔

جناب سپیکر!انہوں نے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر اپنی شوگر ملز ساؤتھ پنجاب میں شفٹ کیں تو اس کے لئے کس نے این او سی جاری کیا تھا؟محکمہ صنعت کی طرف سے پرائیویٹ وکیلوں کو پیسے دلوائے گئے یعنی انہوں نے اپنا کیس لڑنے کے لئے پرائیویٹ وکیلوں کو محکمہ صنعت کی طرف سے فیس کی مد میں پیسے دلوائے۔

جناب سپیکر!ان سے پوچھیں کہ کیا یہ بات درست نہیں ہے؟حیرانی والی بات ہے کہ اس کے باوجود بھی ان کا دامن تو بڑا صاف ہے۔ان سے پوچھا جائے کہ آپ نے سستی روٹی سکیم کے تحت غریبوں کے جو اربوں روپے اپنی جیب میں ڈالے تھے وہ کدھر گئے ہیں؟

جناب سپیکر!ان کے بارے میں بھی بات کریں اور عوام کو بتائیں۔آپ نے بات کی ہے کہ ایکسپو سنٹر کے اُوپر 90 کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔میں یہ بات on record بتانا چاہتا ہوں کہ ایکسپو سنٹر میں جو فیلڈ ہسپتال بنایا گیا اس پر صرف اڑھائی کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے اپنا ریکارڈ درست کر لیں۔ یہ آپ کا دور حکومت نہیں بلکہ یہ تحریک انصاف کی حکومت ہے اور ہم عوام کے پیسوں کے لئے جواب دہ ہیں۔ یہاں پر بات ہوئی کہ جب مسلم لیگ(ن) کی حکومت تھی تو اس وقت پاکستان کا GDP growth rate 5.8 percent تھا۔ یہ بات وہ کہہ رہے ہیں جو کہ ملک کو تباہ کر کے گئے ہیں۔ آپ نے تو ملک کا دیوالیہ نکال دیا۔

جناب سپیکر! ان کے دورِ حکومت میں پاکستان کی trade deficit میں تھی اور current account deficit میں تھا لیکن پھر بھی کہتے ہیں کہ ہمارے دورِ حکومت میں معیشت ترقی کر رہی تھی۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ٹرین کے اندر آگ لگ گئی اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ مر گئے۔ ان سے پوچھیں کہ ان کے دورِ حکومت میں جب ایل ڈی اے بلڈنگ کے اندر آگ لگی تھی تو کیا اس وقت لوگ نہیں مرے تھے؟ یہ آگ انہوں نے خود لگوائی تھی۔ کیا کچہری کے اندر آگ نہیں لگی تھی اور کیا انہوں نے ماڈل ٹاؤن کے اندر لوگوں کو قتل نہیں کروایا؟ ان سے یہ ضرور پوچھیں۔ اُس وقت یہ کدھر تھے؟ آج ان کو یاد آیا ہے کہ ٹرین میں آگ لگی تھی۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایل ڈی اے پلازہ میں ان کے دورِ حکومت میں آگ لگی تھی لیکن آج تک اس کی رپورٹ منظر عام پر نہیں آ سکی تو اس کی رپورٹ کدھر ہے؟ وہ رپورٹ نکالیں تاکہ پتا چلے کہ اس کا کون ذمہ دار تھا۔ ساری دنیا کو پتا ہے کہ ماڈل ٹاؤن کچہری کو کیوں آگ لگائی گئی، کیوں لگائی گئی؟ اس لئے آگ لگائی گئی کیونکہ وہاں پر آپ کی زمینوں کا ریکاڈ موجود تھا اور اس کی وجہ سے آپ کی ذات متاثر ہو سکتی تھی۔ سال 2010 کے اندر چینی کی قیمت 120/- روپے تک چلی گئی تھی۔ مجھے ذرا بتائیں وہ پیسے کس کی جیب میں گئے تھے؟ آپ کہتے ہیں کہ ہم نے چینی کے اُوپر اڑھائی ارب روپے کی سبسڈی دے دی ہے۔ ٹھیک ہے کہ ہم نے اڑھائی ارب روپے چینی پر سبسڈی دی ہے لیکن آپ نے تو اپنی حکومت میں چینی کے اُوپر 25۔ارب روپے کی سبسڈی دی تھی۔ یہ اس بارے میں بات نہیں کریں گے کہ یہ سبسڈی کی رقم کن لوگوں کی جیبوں میں گئی ہے اور کسانوں کے پیسے کون کھاتے ہیں؟ کسانوں کے پیسے ان کی شوگر ملیں ادا

نہیں کر رہیں جبکہ کہتے ہیں کہ پی ٹی آئی والے چینی چور ہیں۔ بھائی صاحب! جناب عمران خان کی تو کوئی شوگر مل نہیں ہے۔ ہماری تو کوئی شوگر مل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ایک طرف کہتے ہیں کہ کورونا کی وجہ سے مکمل lockdown ہونا چاہئے جبکہ دوسری طرف کہتے ہیں کہ غریب لوگوں کو روزگار نہیں مل رہا۔ پہلے آپ اپنی پالیسی کی وضاحت کریں۔ بھئی! آپ کس کے ساتھ ہیں؟ اگر ہم lockdown کھولتے ہیں، معیشت کھولتے ہیں، ٹھیلے والے، ریڑھی والے، کمزور آدمی کی بات کرتے ہیں اور دہاڑی دار کی بات کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ lockdown کیا جائے تاکہ کورونا نہ پھیلے۔

جناب سپیکر! جب ہم کہتے ہیں کہ مکمل lockdown مناسب نہیں ہے۔ اس کو ایک طریق کار کے مطابق لے کر چلنا ہے۔ طبی ماہرین اور معاشی ماہرین کی آراء کو مد نظر رکھتے ہوئے balance رکھ کر چلنا ہے تو پھر بھی حزب اختلاف والے تنقید کرنے سے باز نہیں آتے۔ ان سے آپ پوچھ لیں کہ یہ کس کے ساتھ کھڑے ہیں، کیا یہ غریب آدمی کے ساتھ ہیں یا lockdown کے ساتھ ہیں؟

جناب سپیکر! انہوں نے احساس پروگرام کے حوالے سے بات کی ہے۔ میں اس کا جواب دوں گا لیکن اس سے پہلے میں کچھ figures آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے 18-2017 کا بجٹ پیش کیا تھا۔ ہم نے، پی ٹی آئی کی حکومت نے موجودہ بجٹ میں شعبہ تعلیم کے لئے 68 بلین روپے ان کے بجٹ سے زیادہ مختص کئے ہیں۔ یہ آپ ان کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ اگر ہم شعبہ صحت کی بات کریں تو 18-2017 میں انہوں نے جو بجٹ دیا تھا اس کی نسبت ہم نے اس مرتبہ 74۔ارب روپے زیادہ مختص کئے ہیں۔ یہ کتاب ریکارڈ کے لئے موجود ہے۔

جناب سپیکر! ابھی انہوں نے بات کرتے ہوئے کہا کہ COVID-19 کے لئے صرف 3۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے COVID-19 سے بچاؤ کے لئے، ایمرجنسی کے لئے 13.5۔ارب روپے رکھے ہیں اور ان میں سے ابھی تک تقریباً 5.5۔ارب روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جب یہ COVID-19 شروع ہوا تو ہماری حکومت نے اسی وقت 13.5۔ارب روپے اس سے بچاؤ کی تیاریوں کے لئے مختص کر دیئے تھے۔

جناب سپیکر! سال 2008 میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی، پنجاب میں وزارت اعلیٰ ان کے پاس تھی لیکن انہوں نے جناح ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کے منصوبے کو مکمل نہیں کیا تھا۔ اسی طرح انہوں نے برن سنٹر یونٹ مکمل نہیں کیا تھا۔ انہوں نے میرے حلقے کا ہسپتال مکمل نہیں کیا تھا، وزیر آباد کا کارڈیالوجی ہسپتال مکمل نہیں کیا تھا۔ انہوں نے تو پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت مکمل نہیں کی۔

جناب سپیکر! ان سے کیا پوچھنا ہے اور انہوں نے کیا کرنا ہے؟ یہ تو اتنا بڑا بغض رکھتے ہیں کہ ان کے بغض کے سائز کا بھی نہیں پتا کہ یہ بغض رکھتے کتنا ہیں؟ انہیں دُکھ یہ تھا کہ وہاں پر جناب پرویز الٰہی کے نام کی تختی لگی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر سابقہ سپیکر صاحب بیٹھے ہیں جب میں اسمبلی میں آیا تو میں نے انہیں کہا کہ میرے حلقے کا ہسپتال نہیں بن رہا۔ وہاں پر جو تختی لگی ہوئی ہے میں جا کر توڑ دیتا ہوں میرے حلقے کا ہسپتال مکمل کرائیں تو جب میں نے وہ تختی اُتاری تب انہوں نے وہ ہسپتال مکمل کیا تھا یہ ان کا ظرف ہے اور وہاں پر غریب لوگ رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے اور تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہ ان کے معاملات ہیں اور یہ بڑی باتیں کرتے ہیں کہ ہم نے بڑا ظرف دکھایا۔

جناب سپیکر! واقعی آپ کہتے ہیں کہ سری لنکن کیا پوری دنیا کے لوگ سابقہ حکمرانوں سے trained ہونا چاہتے ہیں کہ کس طرح سے غریب عوام کا خون چوسا جاتا ہے وہ ان سے trained ہونا چاہتے ہیں۔ صاف ستھرے بھی رہیں اور اپنا کام بھی دکھا جائیں۔ "کھاندے وی جاؤ، تے روندے وی جاؤ۔"

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ ہم تو کپاس کی export کیا کرتے تھے، گنے کی فصل بہت زیادہ ہوتی تھی ان سے پوچھیں کہ اگر آپ کی export اتنی زیادہ تھی تو آپ کا trade deficit 18.5 billion کیسے نکلا ہوا تھا؟ انہوں نے بجلی کے جو منصوبے بنائے اور اُس کے اوپر capacity charges رکھے اُن کو آج غریب عوام بھگت رہی ہے۔ اُس غریب عوام کا کیا قصور ہے جو سارا دن دہاڑی کرتا ہے اور جب بجلی کا بل آتا ہے تو اُس میں بل جمع کرانے کی سکت نہیں ہوتی۔ پتا یہ چلتا ہے کہ بجلی کے سارے معاہدے مہنگے کر گئے اور جو بجلی بن رہی ہے وہ آپ نے

استعمال کرنی ہے یا نہیں کرنی لیکن آپ نے اُس کے پیسے دینے ہیں۔ اسی طرح کراچی کے اندر LNG کا terminal لگا آپ نے استعمال کرنا ہے یا نہیں کرنا پھر بھی آپ نے پیسے دینے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کون سے معاہدے تھے آپ کی حکومت پانچ سال کے لئے آئی اور آپ معاہدے پندرہ سال کے لئے کر گئے۔ آج پوری دنیا میں تیل اور LNG کی قیمتیں نیچے آ گئیں اور یہ قیمتیں اُدھر ہی رہیں۔

جناب سپیکر! اس پر آپ ہاؤس کے اندر بات کر لیں یہ بھی facts and figures کے ساتھ آ جائیں میں بھی آ جاتا ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے 635۔ ارب روپے کا بجٹ رکھا۔ آپ جتنے مرضی figures کر کے رکھ دیں آپ اپنی utilization تو بتائیں ناں؟ میرے پاس ان کے بجٹ کی utilization 64 percent ہے یہ میرے پاس figures ہیں اور جنوبی پنجاب میں utilization 17 percent ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے 235۔ ارب روپیہ جنوبی پنجاب کے لئے رکھا لیکن بات یہ ہے کہ آپ نے actual کتنا پیسا لگایا؟

جناب سپیکر! ہم نے جنوبی پنجاب کے لئے یہ کیا ہے کہ ہم نے پابندی لگائی کہ جنوبی پنجاب کا جتنا بھی بجٹ ہو گا آپ اُس کو کسی دوسری جگہ استعمال نہیں کر سکتے۔ کیا انہوں نے کبھی ایسا کیا؟ نہیں۔ یہ تو غریب ملازمین کا GPF بھی استعمال کر گئے۔ آپ اس کا ریکارڈ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے لے کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! پاکستان کی تاریخ میں کبھی ایسا ہوا ہے کہ GPF استعمال کر لیا جائے؟ انہوں نے یہ کیا ہے میں یہ بات on record کر رہا ہوں۔ یہ غریبوں کا اربوں روپیہ کھا گئے۔

جناب سپیکر! ہر اخبار، ہر ٹی وی اور ہر اینکر نے پنجاب حکومت کے بجٹ کی تعریف کی ہے۔ یہ بجٹ ٹیکس فری ہے تو یہ کس پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر! یہ بتائیں ناں کہ کون سا ایسا نیا ٹیکس لگا دیا ہے جس سے غریب پر بوجھ بڑھ گیا ہو۔ ہم نے 56۔ ارب روپے کے ٹیکس واپس لئے ہیں جو شاید ان کے دور میں لگے ہوئے تھے۔ یہ COVID-19 جب آیا تو ہم نے 56۔ ارب روپے کے ٹیکس واپس لئے ہیں کیونکہ ہم نے غریب کے لئے آسانی پیدا کرنی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر ہسپتالوں کی بات ہوئی ہم نے دس نئے ہسپتال شروع کئے ہوئے ہیں۔ یہ اپنے دور کے ہسپتال تو بتائیں؟ یہ تین کمروں کا ہسپتال بنا کر کہتے ہیں کہ ہم نے ہسپتال بنا دیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے 25 ۔ارب روپے کا PKLI بنایا اور ECNEC وغیرہ سے approval لئے بغیر 12/10۔ارب روپے کے منصوبے کو 25۔ارب روپے میں جا کر مکمل کیا۔ ان سے یہ بھی پوچھیں کہ ہم نے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی بھرتیاں کی ہیں انہوں نے اپنے دور میں تو کچھ نہیں کیا۔

جناب سپیکر! آج کہہ رہے ہیں کہ غریب کا bed چلچلاتی دھوپ میں باہر لگا ہوا ہے۔ او بھائی! آپ اورنج لائن ٹرین نہ بناتے اور اس طرح کے 400 ہسپتال بنا لیتے۔ آپ کے دور کے اندر تو ایک ایک بیڈ پر تین تین مریض ہوا کرتے تھے کیا یہ وہ سب کہانیاں بھول گئے ہیں کہ جنرل ہسپتال کے باہر بی بی نے اپنی جان دے دی۔ رکشے میں خاتون نے بچے کو جنم دے دیا یہ بھی بھول گئے ہیں؟ یہ صحت کے لئے بجٹ رکھتے اور آج ہمیں فخر کے ساتھ بتاتے کہ ہم نے یہ ہسپتال بنائے ہیں اور ہم نے یہ کیا ہے ہمیں یہ فخر کے ساتھ بتاتے۔ ان کے پاس بس ایک ہی چیز ہے اور وہ اورنج لائن ٹرین تو اب کوئی COVID-19 کا مریض آئے اُس کو اورنج ٹرین پر لے جائیں، اب جو delivery کا کیس آئے اُسے بھی اورنج ٹرین پر لے جائیں، اب جو heart attack کا کیس آئے اُسے بھی اورنج لائن ٹرین پر لے جائیں، اگر کوئی ڈائیلسز کا مریض آئے اُس کو بھی اورنج لائن ٹرین پر لے جائیں۔ اب اورنج لائن ٹرین ہی سارے کام کرے گی کیونکہ اورنج لائن ٹرین کے اندر وہ خوبیاں ہیں جو دنیا کی کسی ٹرین کے اندر نہیں ہیں۔ اورنج لائن ٹرین غریب کو ہر چیز دیتی ہے، تین وقت کا کھانا دیتی ہے، اُس کے بچوں کو پڑھائی دیتی ہے، اُس کو گھر دیتی ہے، اُس کے گھر کا کرایہ دیتی ہے یہ اورنج لائن ٹرین کی وہ پوشیدہ قسم کی خصوصیات ہیں جو آج تک کسی ممبر کو نہیں پتا چلیں آج ان خصوصیات کا پتا چلا ہے۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کو یہ بتانا چاہئے تھا کہ اورنج لائن ٹرین کے اور بھی بڑے فائدے ہیں کہ اورنج لائن ٹرین غریب آدمی کی salary double کر کے واپس کرتی ہیں۔ ان سے یہ پوچھا جائے کہ 300۔ارب روپے کا پراجیکٹ کر کے اُس کی ٹکٹ -/285 روپے نکلتی

ہے اور 27 کلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ ان کو اتنی تیزی آئی ہوئی تھی کہ انہوں نے اس ٹرین کو لاہور کے اندر بنا کر ہی چھوڑنا تھا۔ یہ ایک اور میٹرو بنا لیتے جو ان کے بقول 50 / 45۔ ارب روپے کی ہے تو اس طرح ان کا 250۔ ارب روپیہ بچ جاتا اور فاصلہ بھی ایک جیسا ہے۔

جناب سپیکر! میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین دونوں میرے حلقے سے گزرتی ہیں۔ وہاں پر غریبوں کے کاروبار کا جو قتل عام ہوا ہے وہ ہمیں پتا ہے۔ غریب کا درد ان کے پیٹ میں ہے؟ لوگوں نے خودکشیوں سے آگے بڑھ کر اپنے آپ کو آگ لگائی ہے۔ مجھے آج بھی یاد ہے ماڈل ٹاؤن میں جب کچہری لگا کرتی تھی تو غریب آدمی نے وہاں پر خودکشی کی تھی وہ خودکشی اُس غریب آدمی نے بھوک اور ننگ کی وجہ سے کی تھی اور ان کے محلات کے سامنے خودکشی کی تھی۔

جناب سپیکر! امن و امان کی صورتحال پر بات کر لیتے ہیں۔ کہتے ہیں آئی جی بدل دیئے، آپ نے چیف سیکرٹری بدل دیئے یہ حکومت کا استحقاق ہوتا ہے۔ حکومت کا یہ استحقاق نہیں ہوتا کہ کسی آئی جی کو گھر کا ملازم بنا کر اپنے گیٹ کے باہر کھڑا کر دو اور یہ بھی نہیں ہوتا کہ اُس آئی جی کے ذریعے اپنے گھر کی چار دیواری کرتے ہوئے، لائٹیں و کیمرے لگاتے ہوئے 72 کروڑ روپیہ لگا دیں یہ بھی حکومت کا استحقاق نہیں ہوتا۔ اُس آئی جی نے یہ لیٹر نکالا اور اُس آئی جی کا conduct یہ تھا کہ وہ صرف یہ دیکھتا تھا کہ سابقہ وزیر اعلیٰ نے کب گھر سے باہر نکلنا ہے۔

جناب سپیکر! صبح 8:00 بجے سابقہ وزیر اعلیٰ نے گھر سے باہر نکلنا ہے تو اُس نے سلیوٹ مارنے کے لئے باہر کھڑے ہونا ہے کہ جناب! میں آ گیا ہوں اور رات کو وردی پہنے سمیت اُس نے اُدھر کھڑے ہونا ہے کیونکہ انہیں پتا تھا کہ ہم نے یہ معاملات کرنے ہیں۔ ہم نے آئی جی کو گھر کی لونڈی بنایا اور نہ ہی چیف سیکرٹری کو بنایا ہے۔ یہاں میرٹ پر فیصلے ہوتے ہیں اور ہم میرٹ پر ہی یقین کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر لوکل گورنمنٹ کے بارے میں بات ہوئی ہے تو میں بتاتا ہوں کہ جب 2008 میں ان کی حکومت آئی تو آتے ہی 2009 میں لوکل گورنمنٹ سسٹم ختم کر دیا گیا۔ ان کے پیٹ میں لوکل گورنمنٹ کا اتنا درد تھا کہ اس کے الیکشن 2015 میں کروائے یعنی چھ سال الیکشن ہی نہیں کروائے۔ 2009 میں سسٹم ختم کیا اور 2015 میں الیکشن کروائے لیکن اختیارات نہ دیئے بلکہ 2017 میں اختیارات دیئے تاکہ اپنا الیکشن لڑ سکیں۔

جناب سپیکر! کیا یہ لوکل گورنمنٹ کی بات کریں گے جنہوں نے کبھی لوکل گورنمنٹ کا سوچا ہی نہیں۔ لوکل گورنمنٹ کا مطلب یہ تھا کہ اختیارات نچلی سطح تک منتقل ہونے چاہئیں لیکن ان کے اندر اتنا لالچ تھا کہ ایل ڈی اے کا چیئرمین وزیر اعلیٰ پنجاب خود بن گیا۔

جناب سپیکر! یہ صرف یہیں تک نہیں رُکے بلکہ ایل ڈی اے کی jurisdiction ننکانہ صاحب، سانگلہ ہل اور قصور تک لے گئے۔ کیا یہ لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کی بات کرتے ہیں؟ وزیر اعلیٰ جو صوبے کا چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے اسے ایک کمیٹی کا چیئرمین بننے کی کیا ضرورت ہوتی ہے یعنی اتنا لالچ تھا کہ ایل ڈی اے کا ریکارڈ جل گیا ہے اس لئے ہم اس کی رپورٹ دبا لیں گے۔

جناب سپیکر! یہاں پر جو بڑے بڑے پراجیکٹ چل رہے ہیں وہ میری نظر سے ہو کر گزریں گے، اپنے مطلب کا ڈی جی لگا لیں گے، فلاں کام کر دیں گے اور کسی کو پر بھی نہیں مارنے دیں گے۔ کیا یہ صرف اختیارات کی جنگ تھی؟ ان اختیارات کے ذریعے جو جنگ نکلی وہ جنگ اب ساری دنیا دیکھے گی۔ میں ایک اور بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اگر یہ لوکل گورنمنٹ سسٹم کی بات کرتے ہیں تو پھر لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کی تاریخ دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جب یہ صوبہ چھوڑ کر گئے تو 1140 بلین کا debt چھوڑ کر گئے تھے جس کی figure میرے پاس موجود ہے۔ جب ہم charge لے رہے تھے۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ہمیں بھی ان کی بات کا جواب دینے دیں۔ یہ الیکشن کی تاریخ کیوں نہیں دیتے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ سراسر جھوٹ ہے۔ یہ ہمیں لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کی تاریخ دیں ناں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور ایسا نہ کریں۔ تمام ممبران بیٹھ جائیں۔ جب جناب محمد حمزہ شہباز شریف تقریر کر رہے تھے تب کسی نے بات نہیں کی لیکن اب آپ بار بار کیوں اٹھ رہے ہیں؟ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی request کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جب قائد حزب اختلاف نے تقریر کی تب ایک ممبر بھی اپوزیشن سے نہیں بولا لیکن جب سے میں تقریر کر رہا ہوں اس وقت سے محترمہ بول رہی ہیں لیکن میں نے ایک لمحے کے لئے بھی اعتراض نہیں کیا کیونکہ یہ ہماری چھوٹی بہن ہیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! کیا ہم جواب بھی نہ دیں۔

جناب سپیکر: آپ جو بات کر رہی ہیں یہ غلط ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ ہماری بات بھی سنیں۔ کیا آپ میری بات نہیں سنیں گے؟

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات بالکل نہیں سنی۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! کیا ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اب بات بالکل نہیں ہو گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: بے شک آپ نے جانا ہے تو جائیں۔ جی، منسٹر صاحب!

(اس مرحلہ پر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں آخر پر اپنی بات کو wind up کرتے ہوئے یہ سوال رکھنا چاہ رہا ہوں کہ اپوزیشن کے معزز ممبران بات کریں تو یہ ضرور بتائیں کہ جب پاکستان تحریک انصاف کو گورنمنٹ ملی تب یہ صوبے کو 1.14 trillion کا

مقروض چھوڑ کر گئے تھے اور یہ ریکارڈ کی بات ہے چاہے یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ یا کسی بھی ادارے سےfigures لے لیں۔ جب ہماری حکومت آئی تب 56.1۔ارب روپے کے چیکbounce ہوئے جو پنجاب کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر! آپ حکومت چھوڑ کر گئے تھے تب یہ صوبہ 100۔ارب روپیہsurplus تھا۔ یہ ہمیں اپنی ذاتی کہانیاں نہ سنائیں بلکہ اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر! میں آخر پر یہ بھی کہنا چاہ رہا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے اپنی مثبت حکمت عملی اور جامع طریقے سے جنوبی پنجاب کی محرومیوں کو دُور کیا ہے۔

جناب سپیکر! آج جنوبی پنجاب کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ پنجاب کے بجٹ میں انہیں 35فیصد ملا ہے بلکہ آپ کے دَور میں بھی اُن کو تاریخی بجٹ ملتا رہا ہے جس کے بارے میں پورا صوبہ جانتا ہے۔ ہم نے اُن کی محرومیوں کو بھی دُور کرنا ہے، اُن کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور اُن کو پورا حق بھی دینا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کوtax free بجٹ پیش کرنے پر میں خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں۔ جتنی محنت کے ساتھ اس نوجوان وزیر نے عام آدمی، غریب آدمی اور پنجاب کی 12 کروڑ عوام کے لئے دن رات ایک کر کے بجٹ بنایا ہے اس پر پوری اسمبلی اور کابینہ اس نوجوان وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد

جناب سپیکر: شکریہ۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزاب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! جہاں تک ہاؤس کے decorumکا تعلق ہے تو میں انشاءاللہ اس بات کا حامی ہوں کہ ہاؤس میںdecorum ہونا چاہئے۔ ہم اس میں آپ کا پورا ساتھ دیں گے لیکن ایک ساتھی نے اورنج لائن ٹرین کےkickback کے حوالے سے بات کی جس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے لئے دونوں بنچز قابل احترام ہیں لیکن اپنے ساتھی سے میرا ایک سوال ہے کہ جناب عمران خان نے الزام لگایا تھا کہ میاں محمد شہباز شریف نے اورنج لائن ٹرین اور میٹرو بس میں سے اتنے ارب روپے کھائے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف کو ہر جانے کا دعویٰ کئے دو سال ہو گئے ہیں اور اب ہم نے درخواست دی ہے کہ اس کی early hearing کریں۔ جس پر الزام لگا ہے وہ حاضر ہونے کے لئے تیار ہے لیکن جو الزام لگا رہا ہے وہ دو سال سے چھپ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ پیپلز پارٹی کی طرف سے سید عثمان محمود بات کریں گے۔ جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور و ممنون ہوں کہ آپ نے اس اہم موضوع پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر! میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے جو ایسا خطہ ہے جس کے زور پر پاکستان تحریک انصاف نے ایک محاذ بنایا اور وہ محاذ حکومت میں آنے سے پہلے ایک معاہدے کی صورت میں بنا۔ اس میں یہ وعدہ کیا گیا کہ 100 دنوں میں جنوبی پنجاب صوبے کو عملی جامہ پہنا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! افسوس کے ساتھ آج ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ دو سال ہونے کو آئے ہیں اور ہمارے خطے جنوبی پنجاب کو سوائے جھوٹے وعدے، جھوٹ کے پلندے، محرومیوں اور پسماندگیوں کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کی بات کی جائے تو پچھلے بجٹ میں معزز وزیر خزانہ میرے بڑے بھائی اور قابل احترام ہیں، میں یہ بات بھی انتہائی مایوسی کے ساتھ کہنے پر مجبور ہوں کہ انہوں نے جو وعدے پچھلے بجٹ میں کئے تھے ان میں سے کوئی بھی وعدہ پورا نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! وفاقی حکومت نے جو بجٹ پیش کیا وہ 7.13 ٹریلین روپے کا تھا For the first time in the history of Pakistan ہم ایک negative point 0.38 percent growth کے figures دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جو بات سمجھ میں نہیں آتی کہ انہوں نے جو 7.13 ٹریلین روپے کا بجٹ پیش کیا جس میں انہوں نے ایف بی آر کے tax collectable کی 4.963 trillion figures show کی جبکہ پچھلے مالی سال میں انہی کی حکومت 4.5 ٹریلین روپے کا target meet کرنے میں بھی بری طرح ناکام ہوئی۔

جناب سپیکر! میرے پاس یہ figures انہی کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ہیں کہ ایف بی آر کا اس مالی سال میں جو expected revenue increase 20 percent ہے جبکہ یہ پچھلے سال کا target 30 percent بھی meet نہیں کر پائے۔ اسی طرح جو expected direct tax revenue ہے اس کا target 25.8 percent بڑھا دیا گیا جبکہ پچھلے مالی سال کے 22 percent target کو بھی پورا کرنے میں یہ ناکام ہوئے۔ اسی طرح جو indirect tax revenue expected ہے اس سال کا وہ 27.7 percent بڑھا جبکہ پچھلے مالی سال کے tax revenue target 34 percent meet کرنے میں بھی ناکام رہے۔

جناب سپیکر! پنجاب کے بجٹ پر بات کریں تو میرے انتہائی قابل احترام میاں محمد اسلم اقبال نے قرضوں کی بات کی کہ پاکستان تحریک انصاف نے قرضوں کی مد میں پتا نہیں کون سے جھنڈے گاڑھے ہیں۔

جناب سپیکر! قرضوں کی بات کی جائے تو پاکستان پیپلز پارٹی نے جب گورنمنٹ inherit کی تھی تو ٹوٹل external deficit was 6 trillion تھا جو کہ پانچ سال میں وہ 8- ارب سے بڑھ کر 14 ٹریلین پر گیا۔ اسی طرح پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے جب گورنمنٹ inherit کی تو وہ deficit 14 trillion سے 10 ٹریلین کے اضافے کے بعد 24 ٹریلین ہوا۔

جناب سپیکر! انتہائی قابل اور وسیم اکرم اور وسیم اکرم پلس اور وقار یونس جیسے جتنے بھی یہاں پر وزراء و مشیر و دیگر صاحبان جو یہاں پر بیٹھے ہیں تو انہوں نے دو سالوں میں 24 ٹریلین کے قرضے کو بڑھا کر 35 ٹریلین روپے کر دیا۔ گیارہ ٹریلین روپے کا اضافہ دو سال میں کر دیا گیا تو یہ چند figures تھیں جو میں correction کے حوالے سے بتانا چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر! پچھلے سال ہمیں بتایا گیا کہ سالانہ ڈویلپمنٹ بجٹ350- ارب روپے ہے جس میں سے 35 فیصد جنوبی پنجاب پر خرچ کیا جائے گا جو کہ لگ بھگ 122.5- ارب روپے بنتا تھا۔ ایسی کون سی سکیم تھی کہ پورے جنوبی پنجاب کے تین ڈویژنوں میں جو 122.5- ارب روپے میں بنائی گئی لیکن ہمیں کہیں دیکھنے کو نہیں ملی۔

جناب سپیکر! ہم تو پچھلے دس سال بھی اپوزیشن میں تھے مگر میں وزیر خزانہ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پچھلے پانچ سال جب موصوف (ن) لیگ کی حکومت میں تھے تو ان کی جو ADP تھی کیا وہ ان کی اپنی فنانس منسٹری سے زیادہ نہیں تھے یعنی کیا ان کے حلقہ میں (ن) لیگ کے دور حکومت میں کام نہیں ہوا جو کہ facts ہیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ بجٹ کی بات کی جائے تو موجودہ مالی سال میں ہیلتھ بجٹ284- ارب روپے بتایا گیا جبکہ پچھلے سال 279 بلین روپے کا بتایا گیا۔

جناب سپیکر! جس میں سے انہوں نے on the floor of the House کھڑے ہو کر کہا تھا کہ 40- ارب روپے کی مالیت سے جنوبی پنجاب میں چھ نئے ہسپتال بنائے جائیں گے جس میں سے شیخ زید دو بھی بنایا جائے گا۔ نہ وہ چھ ہسپتال بنے اور شیخ زید دو کا جو منصوبہ تھا وہ بھی ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا جو کہ facts ہیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کی بات کی جائے تو موجودہ سال کا ایجوکیشن بجٹ 391 بلین روپے بتایا گیا جبکہ پچھلے سال ایجوکیشن بجٹ383 بلین روپے کا تھا جس میں کہا تھا کہ ہم چھ نئی یونیورسٹیاں پنجاب میں بنائیں گے تو وہ چھ یونیورسٹیاں کہاں ہیں؟ اگر وہ بھی ہمیں بتا دیں کیونکہ ہمیں تو نظر نہیں آتیں۔

جناب سپیکر! اس سال انہوں نے 1.5- ارب روپے جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے لئے رکھا اور ایک نئی سکیم South Punjab Poverty Alleviation کی announce Programme for 2 billion جو پورے بجٹ میں جنوبی پنجاب کے حوالے سے ہمیں دیکھنے کو ملا وہ block allocation کہہ لیں یا direct mention کہہ لیں was about 3.5 billion. At the same time Lahore Waste Management Authority کو

دیکھا جائے تو 18۔ارب روپے کے لگ بھگ اس کا بجٹ ہے تو ہم جنوبی پنجاب والوں کو وزیر خزانہ کم از کم لاہور کے کوڑے کرکٹ جتنا پیسا تو دے دیتا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ اپنے current account deficit پر بہت زور دے رہے تھے، ٹیکسٹائل سیکٹر 24۔ارب روپے کی ایکسپورٹ میں لگ بھگ 30 سے 35 فیصد ٹیکسٹائلز contribute کرتی ہیں۔ 13 سے 14۔ارب ڈالر ہماری تمام ٹیکسٹائل انڈسٹری کو ملا لیں اگر linen cloth کو Textile contribute to about 13 billion out of the total 24 billion and exports ٹیکسٹائل سیکٹر والے بے چارے رو رو کے مر گئے کہ ہمیں کسی قسم کا ٹیکس ریلیف دیا جائے، ہمارے اوپر جو جی ایس ٹی لگایا اور zero rating ختم کی تو اسے دور کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ بات کرتے ہیں 56۔ارب روپے کے ٹیکس ریلیف کی تو آپ کی اکانومی کا جو سیکٹر آپ کو اتنی بڑی سپورٹ دے رہا ہے اسے تو آپ نے کوئی ریلیف نہیں دیا۔

جناب سپیکر! میں نے معزز وزیر خزانہ کی تقریر میں سنا کہ ہم نے 4 ملین میٹرک ٹن گندم خریدنے کے ٹارگٹ کو بہت اچھی طرح achieve کر لیا تو یہ بات بھی بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر! اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو آپ کی وفاقی حکومت نے 1.1 ملین میٹرک ٹن گندم procure کرنی تھی لیکن وفاقی حکومت 0.6 ملین ٹن ٹوٹل procure کر سکی جبکہ پنجاب حکومت نے 4 ملین میٹرک ٹن procure کرنی تھی لیکن ان کی procure total 3.3 ملین میٹرک ٹن تھی۔ پاسکو اپنے purchase target سے 40 فیصد نیچے آیا۔ جن چیزوں کی بنیاد پر پنجاب میں food inflation 16.3 percent cross کر گئی۔

جناب سپیکر! اسی طرح اس سال بات کی جائے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے wheat procurement کے لئے 331۔ارب رکھا ہے۔ جب procure کرنے کی باری آتی ہے۔

جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ procurement کو delay کرتے ہیں At the same time Seed Corporation کو اور فلور ملوں کو procurement سے روک دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہمارے گنے کا crushing season delay ہوتا ہے۔

جناب سپیکر!-/38روپے فی کلو گرام والی چینی-/53روپے پر جا پہنچتی ہے اور سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ جب آپ کی seed companies اپنے targets meet نہیں کر سکتیں تو اگلے سال کی seed production میں کمی آجاتی ہے۔ جب seed production میں کمی آ جاتی ہے تو certified اور non-certified seed کا جو معاملہ ہوتا ہے اس میں 25 germination سے 30 فیصد affect ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یاد ہے کہ پچھلے دنوں آپ وزیر زراعت کو بتا رہے تھے کہ کاٹن میں ہمیں پورے پنجاب میں جو مسائل face کرنے پڑے ہیں وہ detrimental ہیں اور ان کا ہمیں short term میں تو نہیں long term میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے تو میں وزیر خزانہ کی اس بات کو بھی rebut کرتا ہوں on the floor of the House کہ انہوں نے جو خوراک اور ایگریکلچر کا پچھلے دو سالوں میں حال کیا ہے۔ وہ ان کی بے مثال قسم کی کارکردگی رہی ہے۔ ان کی پالیسی ہی نہیں ہے۔ ان کی knee-jerk reaction پر پالیسیاں بن رہی ہیں اور ہمیں کہیں پر بھی حکومت کی حکمت عملی Agriculture sector which contribute to about 19 percent of GDP and 43 percent of the employment of this Province دیکھنے کو نہیں آ رہی ہے۔ اگر locust کی بات کی جائے تو locust کا مسئلہ صرف پنجاب میں نہیں بلکہ پورے پاکستان میں ہے۔

جناب سپیکر! Co Chairman Pakistan People's Party جناب آصف علی زرداری نے پچھلے سال کی budget speech میں یہ معاملہ raise کیا تھا۔

جناب سپیکر! حکومت کو بتایا تھا کہ یہ مسئلہ with the passage of time خراب ہو گا مگر اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! باقی صوبے چھوڑ دیں آپ وزیر ایگریکلچر منسٹر یا وزیر خزانہ سے پوچھیں کہ پنجاب میں locust کا اب تک کیا کیا ہے؟ ہمارے کسان، ہمارے کاشتکار کو جو نقصان ہوا ہے ہم نے ان کا ازالہ کرنے کی بھی کوشش کی ہے؟ بالکل نہیں۔

جناب سپیکر! میں پھر کہوں گا کہ یہ میرے بڑے بھائی ہیں، میرے مہربان ہیں اور میں تنقید برائے تنقید کا بالکل حامی نہیں ہوں لیکن تنقید برائے اصلاح ہونی چاہئے۔ انہوں نے شوگر سبسڈی کی بات کی۔ ہمیں شوگر سبسڈی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہاں لیڈر آف دی اپوزیشن بھی بیٹھے ہیں ان کے دور حکومت میں بھی شوگر سبسڈی دی گئی مگر جب بات یہ آجائے کہ آپ کا Chief Executive of the Province یہ بولے کہ مجھے اس میٹنگ کے minutes یاد نہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے وزیر خزانہ on record یہ بولیں کہ میں نے اس سبسڈی کی مخالفت کی تو پھر وہ سبسڈی منظور کیسے ہوئی؟ جب conflict of interest آئے گا تو پھر ہم سوال تو کریں گے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے سبسڈی کی مخالفت کی تھی اور Chief Executive of the Province بولتا ہے کہ مجھے یاد نہیں تو وہ سبسڈی کیا اوپر سے فرشتوں نے آکر پاس کر لی؟

جناب سپیکر! اس ملک میں پچھلے دو سالوں میں جو بھی بحران آیا ہے ہم on the floor of the House on oath یہ کہتے ہیں کہ اس میں وزیراعظم کی اپنی نااہلی اور lack of capability تھی مگر ہر دفعہ وہ کسی نہ کسی کے پیچھے چھپ جاتے ہیں۔ مخدوم خسرو بختیار کو فوڈ سکیورٹی کی منسٹری سے ہٹایا گیا But he has nothing to do with all the shortcomings. جب آپ وزیراعظم کی ہدایات کے مطابق کام کریں گے چاہے وہ IMF package کی بات ہو، چاہے وہ ادویات کی بات ہو اگر آپ اپنی پالیسیوں کو درست نہیں کریں گے تو ہمیشہ کسی نہ کسی وزیر کے پیچھے چھپیں گے۔

جناب سپیکر! یہ کب تک ہو گا؟ ہمارا صوبہ، ہمارا ملک ان کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے آج جس پوائنٹ پر آکھڑا ہے، ہم کہتے ہیں کہ کورونا وائرس کی وجہ سے economically معاملات بہت متاثر ہوئے ہیں لیکن کورونا سے پہلے آپ کے کون سے targets meet ہو رہے تھے؟ کورونا سے پہلے ہمیں کون سی economic activity دیکھنے کو مل رہی تھی، کورونا سے پہلے ہم کون سی economic growth expect کر رہے تھے؟

جناب سپیکر! ہم تو ٹریژری والوں کو کہتے ہیں کہ یہ اپوزیشن کو ساتھ بٹھائیں جس طرح بات ہوئی economic policy بنانے پر Why not take everyone on board? کیا ہم نہیں چاہتے کہ پاکستان کے معاشی، مالی اور مختلف حالات میں بہتری آئے؟

جناب سپیکر! پاکستان ہے تو (ن) لیگ ہے، پاکستان ہے تو پاکستان پیپلز پارٹی ہے، پاکستان ہے تو (ق) لیگ ہے اور پاکستان ہے تو پی ٹی آئی ہے۔ یہ اس طرح treat کرتے ہیں جس طرح ہم نعوذ باللہ پاکستان کے حامی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان سے یہ گزارش کروں گا کہ انہیں آپ کے political experience اور exposure سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ You as a person in this House are breath of fresh air.

جناب سپیکر! میں یہ بات on record کہتا ہوں کہ اس ایوان میں آج تک جو بھی اچھی چیزیں ہوئیں خواہ وہ ہمارے محبوب نبی ﷺ کی ساکھ کی بات ہو اس میں بھی آپ نے سب سے بڑا اقدام اٹھایا، چاہے وہ پروڈکشن آرڈر کی بات کی گئی اس میں بھی You ended up being the biggest person.

جناب سپیکر! میں یہی کہوں گا کہ آپ مہربانی کرکے، شفقت کرکے ان کو گائیڈ کریں اور ان کو بتائیں کہ ملک کیسے چلتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں once again آپ کے اُس دور کی تعریف کروں گا جب لوکل گورنمنٹ واقعی فعال تھی۔

جناب سپیکر! میں once again پھر repeat کرتا ہوں کہ پنجاب میں اور خاص طور پر جنوبی پنجاب میں جو ڈویلپمنٹ اُن پانچ سالوں میں ہوئیں وہ unprecedented تھیں۔ اس دور میں actually اختیارات They went to the grass root level. ہر محکمے میں بہتری لائی گئی، ہر شعبے میں جو overall اضافہ تھا وہ unprecedented تھا۔

جناب سپیکر!میں اپنی بات کے اختتام پر آپ کے توسط سے تمام کابینہ اور Honorable Chief Executive of the Province سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ چیزوں میں بہتری لانے کے لئے واقعی serious ہیں تو چند چیزیں across the board کر لیں۔ تعلیم، صحت اور پینے کا صاف پانی۔ یہ چند چیزیں ہیں ان میں سیاست نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! پچھلے بجٹ میں انہوں نے 8۔ ارب روپیہ صاف پانی کے پراجیکٹ کی نذر کیا۔ آج اپوزیشن کے 160 سے زیادہ ممبران ہیں ان میں سے آپ کسی سے پوچھیں کہ ان کے حلقے میں ایک بھی RO پلانٹ لگا ہو۔ اس طرح کیسے معاملات چلیں گے جب آپ کے 12 کروڑ آبادی کا صوبہ جس میں سے چھ کروڑ افراد کو ٹریژری بنچز والے represent کر رہے ہیں، کیا ہم اپوزیشن والے چھ کروڑ لوگوں کو represent نہیں کر رہے ہیں، کیا ہم ٹیکس نہیں دیتے، کیا ہم لوگ contribute نہیں کرتے in the development and the progression of Pakistan؟

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہی گزارش کروں گا کہ اگر یہ واقعی پاکستان تحریک انصاف ہے تو مہربانی کریں کہ ان چند چیزوں کو across the board لیں۔

جناب سپیکر! آپ نے مجھے بہت ٹائم دیا اپنی بات کے اختتام پر ایک سرائیکی انقلابی شاعر ہیں جن کو میں کچھ روز قبل ملا تھا۔ انہوں نے جنوبی پنجاب محاذ کی نذر ایک شعر کیا تھا۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا میں پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: جی، جی۔ پڑھ دیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! وہ کہتا ہے کہ:

میکو میڈا ڈکھ، میکو تیڈا ڈکھ میکوں ہر مظلوم انسان دا ڈکھ
جتھاں ظلم دی بھا پئی بلدی اے میکوں روہی چولستان ڈا ڈکھ
جتھے انصاف دا کوئی ناں نئیں میکوں میڈے پاکستان ڈا ڈکھ
جیہڑے مر گئے ہن او مر گئے ہن میکوں جیندے قبرستان دا ڈکھ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا۔اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 19۔جون2020 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AADIL BAKHSH CHATTHA, CH.

questions REGARDING-

-Cleanliness of pond and sewerage in PP-52 Gul wala, Gujranwala *(Question No. 2524*)* 308

-Invention of new rice and wheat seeds in last five years *(Question No. 3820*)* 104

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Delay in construction of BHU building in 53/3 Tukra Darbar Salah-ud-Din Tandlianwala 200

-Disclosure of 1700 defected cameras installed by safe city authority in Lahore 350

-Extra fee charged from student of BDS in Fatima Memorial Hospital College of medicine and dentistry Shadman Lahore 202

-Non availability of machinery for cleaning of sewerage in Town Committees Mamu Kanjan 131

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-5th June, 2020 5

-8th June, 2020 45

-9th June, 2020 173

-12th June, 2020 251

-15th June, 2020 405

-18th June, 2020 435

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Aims and objects of establishment of Punjab Seed Corporation Rahim Yar Khan *(Question No. 1529*)* 52

-Dilapidated condition of roads in fruit and vegetable market Multan Road Mansoora Lahore *(Question No. 3618*)* 72

-Damage of cotton crop in district Rajanpur *(Question No. 3464*)* 59

-Details about Agriculture Engineering Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 2326*)* 53

-Details about crops cultivated on Government Agriculture Farm Sahiwal *(Question No. 3796*)* 84

-Details about cultivation period of cotton seeds *(Question No. 919)* 116

-Details about fruit and vegetable development *(Question No. 3545*)* 69

-Details about office and budget of Agriculture Department Davis Road Lahore *(Question No. 3644*)* 98

-Details about subsidy on Agriculture equipments *(Question No. 3960*)* 110

-Genetically cultivation of cotton and its results in Rahim Yar Khan 116

PAGE NO.

(Question No. 985)
-Installation of CCTV Cameras in Agriculture and grain markets 55
(Question No. 3258) 104
-Invention of new rice and wheat seeds in last five years *(Question No. 3820*)* 102
-Number of Agriculture offices in Lahore *(Question No. 3799*)* 91
-Number of research centres of mango and dates *(Question No. 3356*)*

-Offices and employees of Agriculture Department Bahawalnagar *(Question No. 4061*)* 111
-Offices and employees working in Agriculture Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3444*)* 95
-Offices and projects of Agriculture Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 1574*)* 90
-Offices and Research Institutes of Agriculture Department Bahawalpur *(Question No. 4068*)* 113
-Procedure of registration of farmers for subsidy on fertilizers and seeds and alternate system of Agriculture helpline *(Question No. 3705*)* 99
-Project of construction of markets on Government Agriculture Farm Sahiwal *(Question No. 37 97*)* 101
-Research centre of citrus fruits in Sargodha *(Question No. 3721*)* 75
-Steps taken for control over setting fire on remains of paddy crops *(Question No. 3396*)* 93
-Steps taken for development of agriculture and vacant post in District Agriculture office Rahim Yar Khan *(Question No. 1004)* 117
-Steps taken for protection of cotton crop from pink worm *(Question No. 3488*)* 66
-Vacant posts in Agriculture Department Lahore *(Question No. 3918*)* 109
-Vacant posts in plant Pathology Department in Ayub Agriculture Research Institute Faisalabad *(Question No. 3865*)* 107

AHMAD KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction of Bhalwal and Bhera Sports Stadium in Sargodha *(Question No. 1847*)* 259
-Details about charges of burring of dead bodies in graveyards of Lahore *(Question No. 2147*)* 290
-Disposal stations in TMA and Municipal Corporation Sahiwal *(Question No. 1374*)* 267
-Establishment of Special Squad for removal of encroachments in Lahore *(Question No. 1721*)* 280
-Hurdles in traffic due to “Qabza Group” and fruit sellers on roads of Lahore city *(Question No. 1979*)* 285
-Non availability of clean drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 1408*)* 273
-Number of sewermen in Municipal Committee Kameer Sahiwal 265

PAGE NO.

(*Question No. 1373**) 263
-Water filtration plants in PP-72 Sargodha *(Question No. 2072**)*

AISHA NAWAZ, MS.
DISCUSSION On-
-Health 386

AKHTAR ALI, CHAUDRY

questions REGARDING-
-Details about office and budget of Agriculture Department Davis Road Lahore *(Question No. 3644**)* 98
-Number and condition of water filtration plants in PP-154 Lahore *(Question No. 2463**)* 302
-Number of U.Cs in PP-154 Lahore funds provided and recruitment of employees therein *(Question No. 2466**)* 304
-Vacant posts in plant Pathology Department in Ayub Agriculture Research Institute Faisalabad *(Question No. 3865**)* 107

AMENDMENTS-
-Second schedule and rules under sections 5 and 76 of the Punjab Sales Tax on Services *(Laid in the House)* 430

ASHRAF ALI, CHOUDHARY

question REGARDING- 192
-Use of meat of dead chiken in burger and shawarma *(Question No. 1931**)*

AYSHA IQBAL, MS.

question REGARDING-
-Dilapidated condition of roads in fruit and vegetable market Multan Road Mansoora Lahore *(Question No. 3618**)* 72

AUTHORITIES-
-Of the House 7

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.
DISCUSSION On-
-Orange Line Metro Train and fixation of its fare 133

B

BILLS-
-The Punjab Finance Bill 2020 *(Introduced in the House)* 430
-The Punjab Curriculum and Text Book Board (Amendment) Bill 2020 *(Introduced, considered & passed by the House)* 208-211
-The Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020 *(Introduced in the House)* 132

BUDGET-
-Speech for the year 2020-21 409

PAGE NO.

-The Annual Budge Statement for the year 2020-21 *(Presented in the House)* 429
-The Supplementary Budget Statement for the year 2019-20 *(Presented in the House)* 430

C

CABINET-
-Of the Punjab 7

Call attention Notices REGARDING- 127
-Child abuse and murder of ten year girl in Hujra Shah Muqeem 125
-Dacoity in a house in Jarranwala 124
-Murder of a citizen in area of Police Station Manawan 129
-Murder of citizen in Sadiqabad

CHIEF MINISTER OF PUNJAB

-SEE UNDER USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.

D

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 439-483
-Health 354-400
-Orange Line Metro Train and fixation of its fare 133-169

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Report of Special Committee No. 6 on Resolution No. 33 and Adjournment Motion of the year 2019 180

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-Mother of Ch. Bilal Asghar MPA, mother of Raja Rashid Hafeez MPA, mother of Mr. Muhammad Afzal Gill MPA 179

FOOD DEPARTMENT-

questions REGARDING- 181
-Number of flour mills in Sahiwal division *(Question No. 1434*)* 185
-Number of godowns in Sahiwal division *(Question No. 1435*)* 192

-USE OF MEAT OF DEAD CHIKEN IN BURGER AND SHAWARMA *(QUESTION NO. 1931*)*

PAGE NO.

H

HASHIM JAWAN BAKHT, MAKHDOOM *(Minister for Finance)*
AMENDMENTS-
-Second schedule and rules under sections 5 and 76 of the Punjab Sales Tax on Services *(Laid in the House)* 430
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Finance Bill 2020 430
BUDGET-
-The Annual Budge Statement for the year 2020-21 *(Presented in the House)* 429
-The Supplementary Budget Statement for the year 2019-20 *(Presented in the House)* 430
SPEECH-
-Budget speech for the year 2020-21 409
HASSAN MURTAZA, SYED
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Extra fee charged from student of BDS in Fatima Memorial Hospital College of medicine and dentistry Shadman Lahore 202

Call attention Notice REGARDING- 129
-Murder of citizen in Sadiqabad
DISCUSSION On- 375
-Health 140
-Orange Line Metro Train and fixation of its fare
MOTION regarding- 244
-Suspension of rules for presentation of a resolution

322
question REGARDING-
-Establishment of illegal Sasta Bazar in Phularwan tehsil Bhalwal Sargodha *(Question No. 3265*)* 25
REPORT *(Discussed upon)*-
-Interim report of Committee No. 6 *(The house agreed with report)* 245

Resolution REGARDING-
-Demand to construct tomb upon grave of Hazrat Fatima (R.A) in Jannat-ul-Baqih
HINA PERVAIZ BUTT, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of 1700 defected cameras installed by safe city authority in Lahore 350

Call attention Notice REGARDING- 124
-Murder of a citizen in area of Police Station Manawan

290

PAGE NO.

questions REGARDING- 280
-Details about charges of burring of dead bodies in graveyards of Lahore *(Question No. 2147*)*
-Establishment of Special Squad for removal of encroachments in Lahore *(Question No. 1721*)*

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

Resolution REGARDING- 225
-Demand for installation of water filtration plant in PP-185

IMRAN NAZEER, KHAWAJA
DISCUSSION On-
-Health 363
-Orange Line Metro Train and fixation of its fare 159

J

JAVAID AKHTER, MR.
DISCUSSION On-
-Orange Line Metro Train and fixation of its fare 144

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

questions REGARDING-
-Heaps of filth in Alqadir Scheme Shalamar Garden Lahore *(Question No. 775)* 344
-Hurdles in traffic due to "Qabza Group" and fruit sellers on roads of Lahore city *(Question No. 1979*)* 285
-Illegal parking stands at Singhpura to Shalamar Chowk Lahore *(Question No. 606)* 339
-Vacation of footpath of Basharat road Baghbanpura from occupants in Lahore *(Question No. 2275*)* 294

KHADIJA UMER, MS.
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Curriculum and Text Book Board (Amendment) Bill 2020 208, 210

questions REGARDING-
-Lack of interest of sanitation staff in cleaning roads in Lahore *(Question No. 2977*)* 314
-Number of U.Cs in district Kasur and secretaries appointed therein *(Question No. 752)* 342

PAGE NO.

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK

question REGARDING- 91

-Number of research centres of mango and dates *(Question No. 3356*)*

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

DISCUSSION On-

-Health 387

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 218

Resolution REGARDING-

-Paying attribute to renowned scholar Professor Muhammad Waris Mir by giving his name to new campus canal bridge 219

L

LEADER OF OPPOSITION

-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Action taken against officers involved in construction of illegal colonies in Dera Ghazi Khan *(Question No. 842)* 346

-Bringing the illegal housing colonies into the ambit of Law in Dera Ghazi Khan *(Question No. 843)* 347

-Cleanliness of pond and sewerage in PP-52 Gul wala, Gujranwala *(Question No. 2524*)* 308

-Condition and number of water filtration plants in PP-176 Kasur *(Question No. 2545*)* 309

-Construction of Bhalwal and Bhera Sports Stadium in Sargodha *(Question No. 1847*)* 258

-Declaring dying cadre the posts of district councils and Municipal Committees *(Question No. 2793*)* 313

-Details about boundary wall of graveyards in district Rajanpur *(Question No. 3178*)* 320

-Details about charges of birth and death certificates and Nikah registration *(Question No. 2523*)* 307

-Details about charges of burring of dead bodies in graveyards of Lahore *(Question No. 2147*)* 290

-Details about development works and other projects in NA-193 Jampur *(Question No. 533)* 335

-Details about establishment of Satellite Town Jhang and sewerage 329

	PAGE NO.
system therein *(Question No. 3310*)*	
-Details about U.C offices working in government and rental buildings *(Question No. 3092*)*	316
-Determine the land under jurisdiction of municipal corporation Bahawalpur and number of staff and vehicles therein *(Question No.3281*)*	323
-Development schemes in district councils, municipal corporation and Municipal Committee Sahiwal *(Question No. 510)*	331
-Development schemes of 2016-18 in district Council Sahiwal *(Question No. 588)*	336
-Disposal stations in TMA and Municipal Corporation Sahiwal *(Question No. 1374*)*	266
-Encroachments on road of Government Mukaram Girls High School Sodiwal Lahore *(Question No. 2067*)*	293
-Establishment of graveyard in big cities according to population *(Question No. 2492*)*	306
-Establishment of illegal Sasta Bazar in Phularwan tehsil Bhalwal Sargodha *(Question No. 3265*)*	322
-Establishment of Solid Waste Management Company Sahiwal *(Question No. 590)*	338
-Establishment of Special Squad for removal of encroachments in Lahore *(Question No. 1721*)*	280
-Funds allocated for cleanliness of sewerage system of district council Rahim Yar Khan *(Question No. 889)*	349
-Heaps of filth in Alqadir Scheme Shalamar Garden Lahore *(Question No. 775)*	344
-Hurdles in traffic due to “Qabza Group” and fruit sellers on roads of Lahore city *(Question No. 1979*)*	285
-Hurdle in traffic flow due to encroachments at Haq Nawaz road Baghbanpura Lahore *(Question No. 3251*)*	322
-Illegal parking stands at Singhpura to Shalamar Chowk Lahore *(Question No. 606)*	339
-Irregularities in purchase of machinery and vehicles in Waste Management Company Faisalabad *(Question No. 2436*)*	297
-Lack of interest of sanitation staff in cleaning roads in Lahore *(Question No. 2977*)*	314
-Location and functional condition of water filtration plants in Kasur *(Question No. 2546*)*	310
	272
-Non-availability of clean drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 1408*)*	305
-Non-availability of Janazgah in Chak 53/5-L Sahiwal *(Question No. 2483*)*	
-Number and condition of water filtration plants in PP-154 Lahore *(Question No. 2463*)*	302
-Number and location of water filtration plants in PP-209 and 210 Khanewal *(Question No. 2441*)*	300
-Number of employees and budget allocated for waste Management Company Faisalabad *(Question No. 2418*)*	296

PAGE NO.

-Number of employees and their salaries in Municipal Corporation Sahiwal *(Question No. 589)* 337
-Number of employees and vacant posts in Municipal Committee Jhang *(Question No. 3201*)* 321
-Number of parks, allocated budget thereof and employees appointed in PP-126 Jhang *(Question No. 875)* 348
-Number of parks and employees working in Jampur district Rajanpur *(Question No. 3169*)* 318
-Number of sewermen in Municipal Committee Kameer Sahiwal *(Question No. 1373*)* 264
-Number of U.Cs in district Kasur and secretaries appointed therein *(Question No. 752)* 342
-Number of U.Cs in PP-154 Lahore funds provided and recruitment of employees therein *(Question No. 2466*)* 304
-Number of vehicles and employees in Municipal Committee Jampur *(Question No. 532)* 334
-Number of vehicles in Municipal Committee and Waste Management Company Bahawalpur *(Question No. 3282*)* 326
-Number of vehicles in Municipal Committee Rahim Yar Khan *(Question No. 664)* 340
-Number of water filtration plants and working condition thereof in Dera Ghazi Khan *(Question No. 847)* 343
-Posts of sanitary workers in waste management company PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 830)* 345
-Procedure of disposal of wastage in Lahore *(Question No. 2722*)* 311
-Provision of funds to Municipal Committee Mamu Kanjan for repair of roads *(Question No. 3021*)* 315
-Registered and unregistered housing schemes in Bhaira and Bhalwal distirct Sargodha *(Question No. 3162*)* 317
-Repair and construction of Khajoor road Chakwal *(Question No. 2378*)* 295
-Steps taken for cleanliness of Okara city *(Question No. 501)* 330
-Vacation of footpath of Basharat road Baghbanpura from occupants in Lahore *(Question No. 2275*)* 294
-Water filtration plants in PP-72 Sargodha *(Question No. 2072*)* 262
-Water supply and sewerage schemes in PP-263 and PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 678)* 341
-Worse condition of sewerage in Alahabad Kasur *(Question No. 753)* 343

M

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA
DISCUSSION On-
-Orange Line Metro Train and fixation of its fare 146

point of order REGARDING-
-Demand to constitute committee about PEF 247

PAGE NO.

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY

question REGARDING-

-Offices and employees of Agriculture Department Bahawalnagar *(Question No. 4061*)* 111

MEHWISH SULTANA, MS.

question REGARDING- 295

-Repair and construction of Khajoor road Chakwal *(Question No. 2378*)*

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Nauman Ahmad Langrial, Malik

MINISTER FOR FINANCE

-See under Hashim Jawan Bakht, Makhdoom

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Yasmin Rashid, Ms.

MOMINA WAHEED, MS.

question REGARDING- 66

-Steps taken for protection of cotton crop from pink worm *(Question No. 3488*)*

Resolution REGARDING- 228

-Paying to attribute to Federal Government on starting work on Diamir Bhasha Dam

MOTIONS regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 27,218,236, 242,244

-Taking up the Punjab Curriculum and Text Book Board (Amendment) Bill 2020 205,213, 232,238,240

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

DISCUSSION On-

-Orange Line Metro Train and fixation of its fare 152

questions REGARDING-

-Condition and number of water filtration plants in PP-176 Kasur *(Question No. 2545*)* 309

-Location and functional condition of water filtration plants in Kasur *(Question No. 2546*)* 310

-Worse condition of sewerage in Alahabad Kasur *(Question No. 753)* 343

PAGE NO.

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

Call attention Notice REGARDING- 127

-Child abuse and murder of ten year girl in Hujra Shah Muqeem

questions REGARDING- 84

-Details about crops cultivated on Government Agriculture Farm Sahiwal *(Question No. 3796*)* 331

-Development schemes in district councils, municipal corporation and Municipal Committee Sahiwal *(Question No. 510)* 336

-Development schemes of 2016-18 in district Council Sahiwal *(Question No. 588)* 266

-Disposal stations in TMA and Municipal Corporation Sahiwal *(Question No. 1374*)* 338

-Establishment of Solid Waste Management Company Sahiwal *(Question No. 590)* 272

-Non availability of clean drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 1408*)* 337

-Number of employees and their salaries in Municipal Corporation Sahiwal *(Question No. 589)* 181

-Number of flour mills in Sahiwal division *(Question No. 1434*)* 185

-Number of godowns in Sahiwal division *(Question No. 1435*)* 264

-Number of sewermen in Municipal Committee Kameer Sahiwal *(Question No. 1373*)* 101

-Project of construction of markets on Government Agriculture Farm Sahiwal *(Question No. 37 97*)*

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2020-21 462

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Disclosure of 1700 defected cameras installed by safe city authority in Lahore 351

-NON AVAILABILITY OF MACHINERY FOR CLEANING OF SEWERAGE IN TOWN COMMITTEES MAMU KANJAN 131 132

BILL *(Discussed upon)-* 127 125

-THE PUNJAB OCCUPATIONAL SAFETY AND HEALTH

PAGE NO.

(AMENDMENT) BILL 2020 124

129

Call attention Notices REGARDING-

-Child abuse and murder of ten year girl in Hujra Shah Muqeem 166

-Dacoity in a house in Jarranwala

-Murder of a citizen in area of Police Station Manawan 27

-Murder of citizen in Sadiqabad

DISCUSSION On-

-Orange Line Metro Train and fixation of its fare

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 28

Resolution REGARDING-

-Fateha khwani on sad demice of Mrs. Shaheen Raza (Ex MPA), Mr. Shoukat Manzoor Cheema (Ex MPA), Sardar Atif Hussain Mazari (Ex MPA), martyrs of plan crash in Karachi and the deceased of Covid-19

MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of Opposition)*

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2020-21 439

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 236

questions REGARDING-

-Number of parks, allocated budget thereof and employees appointed in PP-126 Jhang *(Question No. 875)* 348

-Number of employees and vacant posts in Municipal Committee Jhang *(Question No. 3201*)* 321

Resolution REGARDING- 237

-Disgrace of graves of distinguished Islamic personalities by extremists in Seria

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Delay in construction of BHU building in 53/3 Tukra Darbar Salah-ud-Din Tandlianwala 200

-Non availability of machinery for cleaning of sewerage in Town Committees Mamu Kanjan 131

question REGARDING-

-Provision of funds to Municipal Committee Mamu Kanjan for repair of roads *(Question No. 3021*)* 315

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

	PAGE NO.
Call attention Notice REGARDING-	125
-Dacoity in a house in Jarranwala	
	297
questions REGARDING-	296
-Irregularities in purchase of machinery and vehicles in Waste Management Company Faisalabad *(Question No. 2436*)*	
-Number of employees and budget allocated for waste Management Company Faisalabad *(Question No. 2418*)*	
MUMTAZ ALI, MR.	
questions REGARDING-	
-Offices and employees working in Agriculture Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3444*)*	95
-Offices and projects of Agriculture Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 1574*)*	90
MUNEEB-UL-HAQ, MR.	
question REGARDING-	330
-Steps taken for cleanliness of Okara city *(Question No. 501)*	

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-	
-5th June, 2020	16
-8th June, 2020	48
-9th June, 2020	178
-12th June, 2020	256
-15th June, 2020	408
-18th June, 2020	438
NASEER AHMAD, MR.	
DISCUSSION On-	
-Health	381
NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK *(Minister for Agriculture)*	
Answers to the questions REGARDING-	
-Aims and objects of establishment of Punjab Seed Corporation Rahim Yar Khan *(Question No. 1529*)*	52
-Dilapidated condition of roads in fruit and vegetable market Multan Road Mansoora Lahore *(Question No. 3618*)*	72
	60
-Damage of cotton crop in district Rajanpur *(Question No. 3464*)*	54

PAGE NO.

-Details about Agriculture Engineering Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 2326*)* 84
-Details about crops cultivated on Government Agriculture Farm Sahiwal *(Question No. 3796*)* 116 69
-Details about cultivation period of cotton seeds *(Question No. 919)*
-Details about fruit and vegetable development *(Question No. 3545*)* 98
-Details about office and budget of Agriculture Department Davis Road Lahore *(Question No. 3644*)* 110
-Details about subsidy on Agriculture equipments *(Question No. 3960*)* 117
-Genetically cultivation of cotton and its results in Rahim Yar Khan *(Question No. 985)* 55
-Installation of CCTV Cameras in Agriculture and grain markets *(Question No. 3258)* 104
-Invention of new rice and wheat seeds in last five years *(Question No. 3820*)* 102 91
-Number of Agriculture offices in Lahore *(Question No. 3799*)*
-Number of research centres of mango and dates *(Question No. 3356*)* 112
-Offices and employees of Agriculture Department Bahawalnagar *(Question No. 4061*)* 95
-Offices and employees working in Agriculture Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3444*)* 90
-Offices and projects of Agriculture Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 1574*)* 113
-Offices and Research Institutes of Agriculture Department Bahawalpur *(Question No. 4068*)* 99
-Procedure of registration of farmers for subsidy on fertilizers and seeds and alternate system of Agriculture helpline *(Question No. 3705*)* 101
-Project of construction of markets on Government Agriculture Farm Sahiwal *(Question No. 37 97*)* 75
-Research centre of citrus fruits in Sargodha *(Question No. 3721*)* 94
-Steps taken for control over setting fire on remains of paddy crops *(Question No. 3396*)* 118
-Steps taken for development of agriculture and vacant post in District Agriculture office Rahim Yar Khan *(Question No. 1004)* 66
-Steps taken for protection of cotton crop from pink worm *(Question No. 3488*)* 109
-Vacant posts in Agriculture Department Lahore *(Question No. 3918*)* 108
-Vacant posts in plant Pathology Department in Ayub Agriculture Research Institute Faisalabad *(Question No. 3865*)*

NAVEED ASLAM KHAN LODHI, MR.
QUESTION regarding-
-Procedure of registration of farmers for subsidy on fertilizers and seeds and alternate system of Agriculture helpline *(Question No. 3705*)* 99

NAZIR AHMAD CHOHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Bait-ul-Maal)*
REPORT *(Discussed upon)-*
-Interim report of Committee No. 6 *(The house agreed with report)* 21

PAGE NO.

NOTIFICATION of-
-Holding of Assembly Session in Hotel Fallettis instead of Assembly Chambers 3
-Appointment of time and date for presentation of Annual Budget for the year 2020-21 400
-Appointment of time and date for presentation of Supplementary Budget for the year 2019-20 400
-Summoning of 22nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 5th June, 2020 1

O

OATH OF OFFICE by-
-Sania Kamran, Ms. (W-316) **257**

OFFICERS-
-Of the House **13**

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 22nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 5th June, 2020 17

Parliamentary Secretaries- 11

-OF THE PUNJAB

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR BAIT-UL-MAAL

-SEE UNDER NAZIR AHMAD CHOHAN, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FOOD
-See under Zahoor Ahmad, Rai

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Ahmad Khan, Mr.

PAGE NO.

point of order REGARDING- 247
-Demand to constitute committee about PEF

Q

questions REGARDING-
AGRICULTURE DEPARTMENT-
-Aims and objects of establishment of Punjab Seed Corporation Rahim Yar Khan *(Question No. 1529*)* 52
-Dilapidated condition of roads in fruit and vegetable market Multan Road Mansoora Lahore *(Question No. 3618*)* 72
-Damage of cotton crop in district Rajanpur *(Question No. 3464*)* 59
-Details about Agriculture Engineering Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 2326*)* 53
-Details about crops cultivated on Government Agriculture Farm Sahiwal *(Question No. 3796*)* 84
-Details about cultivation period of cotton seeds *(Question No. 919)* 116
-Details about fruit and vegetable development *(Question No. 3545*)* 69
-Details about office and budget of Agriculture Department Davis Road Lahore *(Question No. 3644*)* 98
-Details about subsidy on Agriculture equipments *(Question No. 3960*)* 110
-Genetically cultivation of cotton and its results in Rahim Yar Khan *(Question No. 985)* 116
-Installation of CCTV Cameras in Agriculture and grain markets *(Question No. 3258)* 55
-Invention of new rice and wheat seeds in last five years *(Question No. 3820*)* 104
-Number of Agriculture offices in Lahore *(Question No. 3799*)* 102
-Number of research centres of mango and dates *(Question No. 3356*)* 91
-Offices and employees of Agriculture Department Bahawalnagar *(Question No. 4061*)* 111
-Offices and employees working in Agriculture Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3444*)* 95
-Offices and projects of Agriculture Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 1574*)* 90

-Offices and Research Institutes of Agriculture Department Bahawalpur *(Question No. 4068*)* 113
-Procedure of registration of farmers for subsidy on fertilizers and seeds and alternate system of Agriculture helpline *(Question No. 3705*)* 99
-Project of construction of markets on Government Agriculture Farm Sahiwal *(Question No. 37 97*)* 101
-Research centre of citrus fruits in Sargodha *(Question No. 3721*)* 75
-Steps taken for control over setting fire on remains of paddy 93

PAGE NO.

crops *(Question No. 3396*)*
-Steps taken for development of agriculture and vacant post in District Agriculture office Rahim Yar Khan *(Question No. 1004)* 117
-Steps taken for protection of cotton crop from pink worm 67
(Question No. 3488)* 109
-Vacant posts in Agriculture Department Lahore *(Question No. 3918*)*
-Vacant posts in plant Pathology Department in Ayub Agriculture Research Institute Faisalabad *(Question No. 3865*)* 107

FOOD DEPARTMENT- 181
-Number of flour mills in Sahiwal division *(Question No. 1434*)* 185
-Number of godowns in Sahiwal division *(Question No. 1435*)* 192
-Use of meat of dead chiken in burger and shawarma *(Question No. 1931*)*

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-
-Action taken against officers involved in construction of illegal colonies in Dera Ghazi Khan *(Question No. 842)* 346
-Bringing the illegal housing colonies into the ambit of Law in Dera Ghazi Khan *(Question No. 843)* 347
-Cleanliness of pond and sewerage in PP-52 Gul wala, Gujranwala *(Question No. 2524*)* 308
-Condition and number of water filtration plants in PP-176 Kasur *(Question No. 2545*)* 309
-Construction of Bhalwal and Bhera Sports Stadium in Sargodha *(Question No. 1847*)* 258
-Declaring dying cadre the posts of district councils and Municipal Committees *(Question No. 2793*)* 313
-Details about boundary wall of graveyards in district Rajanpur *(Question No. 3178*)* 320
-Details about charges of birth and death certificates and Nikah registration *(Question No. 2523*)* 307
-Details about charges of burring of dead bodies in graveyards of Lahore *(Question No. 2147*)* 290
-Details about development works and other projects in NA-193 Jampur *(Question No. 533)* 335
-Details about establishment of Satellite Town Jhang and sewerage system therein *(Question No. 3310*)* 329
-Details about U.C offices working in government and rental buildings *(Question No. 3092*)* 316
-Determine the land under jurisdiction of municipal corporation Bahawalpur and number of staff and vehicles therein *(Question No.3281*)* 323
-Development schemes in district councils, municipal corporation and Municipal Committee Sahiwal *(Question No. 510)* 331
-Development schemes of 2016-18 in district Council Sahiwal *(Question No. 588)* 336
-Disposal stations in TMA and Municipal Corporation Sahiwal *(Question No. 1374*)* 266

PAGE NO.

-Encroachments on road of Government Mukaram Girls High School Sodiwal Lahore *(Question No. 2067*)* 293
-Establishment of graveyard in big cities according to population *(Question No. 2492*)* 306
-Establishment of illegal Sasta Bazar in Phularwan tehsil Bhalwal Sargodha *(Question No. 3265*)* 322
-Establishment of Solid Waste Management Company Sahiwal *(Question No. 590)* 338
-Establishment of Special Squad for removal of encroachments in Lahore *(Question No. 1721*)* 280
-Funds allocated for cleanliness of sewerage system of district council Rahim Yar Khan *(Question No. 889)* 349
-Heaps of filth in Alqadir Scheme Shalamar Garden Lahore *(Question No. 775)* 344
-Hurdles in traffic due to "Qabza Group" and fruit sellers on roads of Lahore city *(Question No. 1979*)* 285
-Hurdle in traffic flow due to encroachments at Haq Nawaz road Baghbanpura Lahore *(Question No. 3251*)* 322
-Illegal parking stands at Singhpura to Shalamar Chowk Lahore *(Question No. 606)* 339
-Irregularities in purchase of machinery and vehicles in Waste Management Company Faisalabad *(Question No. 2436*)* 297
-Lack of interest of sanitation staff in cleaning roads in Lahore *(Question No. 2977*)* 314
-Location and functional condition of water filtration plants in Kasur *(Question No. 2546*)* 310
-Non-availability of clean drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 1408*)* 272
-Non-availability of Janazgah in Chak 53/5-L Sahiwal *(Question No. 2483*)* 305
-Number and condition of water filtration plants in PP-154 Lahore *(Question No. 2463*)* 302
-Number and location of water filtration plants in PP-209 and 210 Khanewal *(Question No. 2441*)* 300
-Number of employees and budget allocated for waste Management Company Faisalabad *(Question No. 2418*)* 296
-Number of employees and their salaries in Municipal Corporation Sahiwal *(Question No. 589)* 337
-Number of employees and vacant posts in Municipal Committee Jhang *(Question No. 3201*)* 321
-Number of parks, allocated budget thereof and employees appointed in PP-126 Jhang *(Question No. 875)* 348
-Number of parks and employees working in Jampur district Rajanpur *(Question No. 3169*)* 318
-Number of sewermen in Municipal Committee Kameer Sahiwal *(Question No. 1373*)* 264

PAGE NO.

-Number of U.Cs in district Kasur and secretaries appointed therein *(Question No. 752)* 342
-Number of U.Cs in PP-154 Lahore funds provided and recruitment of employees therein *(Question No. 2466*)* 304
-Number of vehicles and employees in Municipal Committee Jampur *(Question No. 532)* 334
-Number of vehicles in Municipal Committee and Waste Management Company Bahawalpur *(Question No. 3282*)* 326
-Number of vehicles in Municipal Committee Rahim Yar Khan *(Question No. 664)* 340
-Number of water filtration plants and working condition thereof in Dera Ghazi Khan *(Question No. 847)* 343
-Posts of sanitary workers in waste management company PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 830)* 345
-Procedure of disposal of wastage in Lahore *(Question No. 2722*)* 311
-Provision of funds to Municipal Committee Mamu Kanjan for repair of roads *(Question No. 3021*)* 315
-Registered and unregistered housing schemes in Bhaira and Bhalwal distirct Sargodha *(Question No. 3162*)* 317
-Repair and construction of Khajoor road Chakwal *(Question No. 2378*)* 295
-Steps taken for cleanliness of Okara city *(Question No. 501)* 330
-Vacation of footpath of Basharat road Baghbanpura from occupants in Lahore *(Question No. 2275*)* 294
-Water filtration plants in PP-72 Sargodha *(Question No. 2072*)* 262
341
-WATER SUPPLY AND SEWERAGE SCHEMES IN PP-263 AND PP-264 RAHIM YAR KHAN *(QUESTION NO. 678)* 343
-Worse condition of sewerage in Alahabad Kasur *(Question No. 753)*

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

questions REGARDING-
-Details about fruit and vegetable development *(Question No. 3545*)* 69
-Procedure of disposal of wastage in Lahore *(Question No. 2722*)* 311

RAHEELA NAEEM, MRS.

questions REGARDING-
-Details about establishment of Satellite Town Jhang and sewerage system therein *(Question No. 3310*)* 329
-Hurdle in traffic flow due to encroachments at Haq Nawaz road Baghbanpura Lahore *(Question No. 3251*)* 322
-Steps taken for control over setting fire on remains of paddy crops 93
109

PAGE NO.

(Question No. 3396)*
-Vacant posts in Agriculture Department Lahore *(Question No. 3918*)*

RAMESH SINGH ARORA, MR.
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 242

Resolution REGARDING-
-Condemnation of attack by Indian Army on Holy places of sikhs and other minorities in India 243

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-5th June, 2020 15
-8th June, 2020 47
-9th June, 2020 177
-12th June, 2020 255
-15th June, 2020 407
-18th June, 2020 437

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 17, 20
-Interim report of Committee No. 6 *(The house agreed with report)*

Resolutions REGARDING-
-Condemnation of attack by Indian Army on Holy places of sikhs and other minorities in India 238, 243
-Demand for providing health, food and educational facilities to women with reference to International mother day 226
-Demand for installation of water filtration plant in PP-185 225
-Demand for providing safety equipments to staff in Hospitals and Quarantine centres 230
-Demand to construct tomb upon grave of Hazrat Fatima (R.A) in Jannat-ul-Baqih 245
-Disgrace of graves of distinguished Islamic personalities by extremists in Seria 237
-Fateha khwani on sad demice of Mrs. Shaheen Raza (Ex MPA), Mr. Shoukat Manzoor Cheema (Ex MPA), Sardar Atif Hussain Mazari (Ex MPA), martyrs of plan crash in Karachi and the deceased of Covid-19 28
-Paying to attribute to Federal Government on starting work on Diamir Bhasha Dam 228
-Paying attribute to renowned scholar Professor Muhammad Waris Mir by giving his name to new campus canal bridge 219

S

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

PAGE NO.

questions REGARDING-

-Establishment of graveyard in big cities according to population *(Question No. 2492*)* 306

-Installation of CCTV Cameras in Agriculture and grain markets *(Question No. 3258)* 55

Resolution REGARDING-

-Demand for providing safety equipments to staff in Hospitals and Quarantine centres 230

SANIA KAMRAN, MS.

-Oath of office 257

SEEMABIA TAHIR, MS.

question REGARDING-

-Encroachments on road of Government Mukaram Girls High School Sodiwal Lahore *(Question No. 2067*)* 293

SHAFI MUHAMMAD, MIAN

REPORT *(Discussed upon)-*

-Interim report of Special Committee No. 6 *(The house agreed with report)* 17, 20

SHAHEENA KARIM, MS.

DISCUSSION On-

-Orange Line Metro Train and fixation of its fare 157

questions REGARDING-

-Action taken against officers involved in construction of illegal colonies in Dera Ghazi Khan *(Question No. 842)* 346

-Bringing the illegal housing colonies into the ambit of Law in Dera Ghazi Khan *(Question No. 843)* 347

-Number of water filtration plants and working condition thereof in Dera Ghazi Khan *(Question No. 847)* 343

Resolution REGARDING-

-Demand for providing health, food and educational facilities to women with reference to International mother day 226

SHAHIDA AHMED, MS.

DISCUSSION On-

-Health 379

questions REGARDING-

-Declaring dying cadre the posts of district councils and Municipal Committees *(Question No. 2793*)* 313

-Number and location of water filtration plants in PP-209 and 210 300

PAGE NO.

Khanewal *(Question No. 2441*)*
SHAMIM AFTAB, MS.
DISCUSSION On-
-Health 372
SHAMSA ALI, MS.

question REGARDING-
-Non-availability of Janazgah in Chak 53/5-L Sahiwal *(Question No. 2483*)* 305
SHAZIA ABID, MS.

questions REGARDING-
-Damage of cotton crop in district Rajanpur *(Question No. 3464*)* 59
-Details about boundary wall of graveyards in district Rajanpur *(Question No. 3178*)* 320
-Details about cultivation period of cotton seeds *(Question No. 919)* 116
-Details about development works and other projects in NA-193 Jampur *(Question No. 533)* 335
-Number of parks and employees working in Jampur district Rajanpur *(Question No. 3169*)* 318
-Number of vehicles and employees in Municipal Committee Jampur *(Question No. 532)* 334
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

questions REGARDING-
-Construction of Bhalwal and Bhera Sports Stadium in Sargodha *(Question No. 1847*)* 258
-Details about U.C offices working in government and rental buildings *(Question No. 3092*)* 316
-Registered and unregistered housing schemes in Bhaira and Bhalwal distirct Sargodha *(Question No. 3162*)* 317
-Research centre of citrus fruits in Sargodha *(Question No. 3721*)* 75
-Water filtration plants in PP-72 Sargodha *(Question No. 2072*)* 262
SPEECH-
-Budget speech for the year 2020-21 409
SUMERA KOMAL, MS.

question REGARDING-
-Details about subsidy on Agriculture equipments *(Question No. 3960*)* 110
SUMMONING-
-Notification of summoning of 22nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 5th June, 2020 1
SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.

PAGE NO.
102
question REGARDING-
-Number of Agriculture offices in Lahore *(Question No. 3799*)*

U

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. *(Chief Minister of Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-
-Action taken against officers involved in construction of illegal colonies in Dera Ghazi Khan *(Question No. 842)*
-Bringing the illegal housing colonies into the ambit of Law in Dera Ghazi Khan *(Question No. 843)*
-Cleanliness of pond and sewerage in PP-52 Gul wala, Gujranwala *(Question No. 2524*)* **346**
-Condition and number of water filtration plants in PP-176 Kasur *(Question No. 2545*)*
-Declaring dying cadre the posts of district councils and Municipal Committees *(Question No. 2793*)* **347**
-Details about boundary wall of graveyards in district Rajanpur *(Question No. 3178*)*
-Details about charges of birth and death certificates and Nikah registration *(Question No. 2523*)* **308**
-Details about development works and other projects in NA-193 Jampur *(Question No. 533)*
-Details about establishment of Satellite Town Jhang and sewerage system therein *(Question No. 3310*)* **309**
-Details about U.C offices working in government and rental buildings *(Question No. 3092*)*
-Determine the land under jurisdiction of municipal corporation Bahawalpur and number of staff and vehicles therein *(Question No.3281*)* **313**
-Development schemes in district councils, municipal corporation and Municipal Committee Sahiwal *(Question No. 510)*
-Development schemes of 2016-18 in district Council Sahiwal *(Question No. 588)* **320**
-Encroachments on road of Government Mukaram Girls High School Sodiwal Lahore *(Question No. 2067*)*
-Establishment of graveyard in big cities according to population *(Question No. 2492*)* **307**
-Establishment of illegal Sasta Bazar in Phularwan tehsil Bhalwal Sargodha *(Question No. 3265*)*
-Establishment of Solid Waste Management Company Sahiwal *(Question No. 590)* **335**

-Funds allocated for cleanliness of sewerage system of district council Rahim Yar Khan *(Question No. 889)*

PAGE NO.

-Heaps of filth in Alqadir Scheme Shalamar Garden Lahore
(*Question No. 775)* **329**
-Hurdle in traffic flow due to encroachments at Haq Nawaz road
Baghbanpura Lahore *(Question No. 3251*)*
-Illegal parking stands at Singhpura to Shalamar Chowk
Lahore *(Question No. 606)* **316**
-Irregularities in purchase of machinery and vehicles in Waste
Management Company Faisalabad *(Question No. 2436*)*
-Lack of interest of sanitation staff in cleaning roads in Lahore
(Question No. 2977)* **324**
-Location and functional condition of water filtration plants in
Kasur *(Question No. 2546*)*
-Non-availability of Janazgah in Chak 53/5-L Sahiwal *(Question No. 2483*)*
-Number and condition of water filtration plants in PP-154 Lahore **331**
(Question No. 2463)*
-Number and location of water filtration plants in PP-209 and 210
Khanewal *(Question No. 2441*)*
-Number of employees and budget allocated for waste Management **337**
Company Faisalabad *(Question No. 2418*)*
-Number of employees and their salaries in Municipal Corporation
Sahiwal *(Question No. 589)*
-Number of employees and vacant posts in Municipal Committee Jhang
(Question No. 3201)* **293**
-Number of parks, allocated budget thereof and employees appointed in
PP-126 Jhang *(Question No. 875)* 306
-Number of parks and employees working in Jampur district Rajanpur
(Question No. 3169)* 323
-Number of U.Cs in district Kasur and secretaries appointed therein
(Question No. 752) 339
-Number of U.Cs in PP-154 Lahore funds provided and recruitment of
employees therein *(Question No. 2466*)* 349
-Number of vehicles and employees in Municipal Committee Jampur
(Question No. 532) 345
-Number of vehicles in Municipal Committee and Waste Management
Company Bahawalpur *(Question No. 3282*)* 322
-Number of vehicles in Municipal Committee Rahim Yar Khan
(Question No. 664) 340
-Number of water filtration plants and working condition thereof in
Dera Ghazi Khan *(Question No. 847)* 298
-Posts of sanitary workers in waste management company PP-264
Rahim Yar Khan *(Question No. 830)* 315
-Procedure of disposal of wastage in Lahore *(Question No. 2722*)*
-Provision of funds to Municipal Committee Mamu Kanjan for repair of
roads *(Question No. 3021*)* 311
305
-Registered and unregistered housing schemes in Bhaira and Bhalwal
distirct Sargodha *(Question No. 3162*)*

PAGE NO.

-Repair and construction of Khajoor road Chakwal *(Question No. 2378*)* 302
-Steps taken for cleanliness of Okara city *(Question No. 501)*
-Vacation of footpath of Basharat road Baghbanpura from occupants in Lahore *(Question No. 2275*)* 301
-Water supply and sewerage schemes in PP-263 and PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 678)* 296
-Worse condition of sewerage in Alahabad Kasur *(Question No. 753)* 338

321

348

319

343

304

334

326

341

343

345
312

316

318
295
330

294

342
344

USMAN MEHMOOD, SYED
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21

questions REGARDING-
-Aims and objects of establishment of Punjab Seed Corporation **475**

PAGE NO.

Rahim Yar Khan *(Question No. 1529*)* — 52
-Details about Agriculture Engineering Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 2326*)* — 53
-Funds allocated for cleanliness of sewerage system of district council Rahim Yar Khan *(Question No. 889)* — 349
-Genetically cultivation of cotton and its results in Rahim Yar Khan *(Question No. 985)* — 116
-Number of vehicles in Municipal Committee Rahim Yar Khan *(Question No. 664)* — 340
-Posts of sanitary workers in waste management company PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 830)* — 345
-Steps taken for development of agriculture and vacant post in District Agriculture office Rahim Yar Khan *(Question No. 1004)* — 117
-Water supply and sewerage schemes in PP-263 and PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 678)* — 341

USWAH AFTAB, MS.

question REGARDING-
-Details about charges of birth and death certificates and Nikah registration *(Question No. 2523*)* — 307

W

WASIF MAZHAR, MALIK
DISCUSSION On-
-Orange Line Metro Train and fixation of its fare — 149

Y

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Delay in construction of BHU building in 53/3 Tukra Darbar Salah-ud-Din Tandlianwala — 200
-Extra fee charged from student of BDS in Fatima Memorial Hospital College of medicine and dentistry Shadman Lahore — 202
DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Health 357, 393

YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED

DISCUSSION On-

-Health 391

-Orange Line Metro Train and fixation of its fare 163

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

questions REGARDING-

-Determine the land under jurisdiction of municipal corporation Bahawalpur and number of staff and vehicles therein *(Question No.3281*)* 323

-Number of vehicles in Municipal Committee and Waste Management Company Bahawalpur *(Question No. 3282*)* 326

-Offices and Research Institutes of Agriculture Department Bahawalpur *(Question No. 4068*)* 113

ZAHOOR AHMAD, RAI *(Parliamentary Secretary for Food)*

Answers to the questions REGARDING-

-Number of flour mills in Sahiwal division *(Question No. 1434*)* 182

-Number of godowns in Sahiwal division *(Question No. 1435*)* 185

-Use of meat of dead chiken in burger and shawarma *(Question No. 1931*)* 192

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

(جمعتہ المبارک19، سوموار22، منگل23، بدھ24،
جمعرات25، جمعتہ المبارک26، سوموار29، منگل30-جون2020)
(یوم الجمع27، یوم الاثنین30-شوال المکرم، یوم الثلاثہ یکم،
یوم اربعاء2، یوم الخمیس3، یوم الجمع4، یوم الاثنین7، یوم الثلاثہ8-ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی : بائیسواں اجلاس

جلد22 (حصہ دوئم) : شمارہ جات : 7 تا 14

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،19۔جون2020

جلد 22 : شمارہ 7

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	------------	485
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	487
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	488
	تعزیت		
4۔	معزز ممبر اسمبلی میاں شفیع محمد کی والدہ محترمہ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	------------	489

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
5۔	سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	------------	490
	سوموار، 22۔جون 2020		
	جلد 22 : شمارہ 8		
6۔	ایجنڈا	------------	547
7۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	549
8۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	550
	تعزیت		
9۔	سابق معزز ایم این اے مسٹر جارج کلیمنٹ کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی	------------	551
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
10۔	سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	------------	552
	منگل، 23۔جون 2020		
	جلد 22 : شمارہ 9		
11۔	ایجنڈا	------------	621
12۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	623
13۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	624

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
14۔	مولانا اشرف آصف جلالی پر دُختر رسول ﷺ کی شان میں گستاخی پر C-295 کے تحت مقدمہ کرنے کا فیصلہ -----------	625
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
15۔	سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث (۔۔۔جاری) -----------	628
	بدھ، 24۔ جون 2020	
	جلد 22 : شمارہ 10	
16۔	ایجنڈا -----------	709
17۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	721
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	722
	تعزیت	
19۔	معزز ممبر اسمبلی جناب نشاط احمد خان کے بھائی، بھتیجے اور معزز ممبر اسمبلی جناب محمد طاہر پرویز کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	723
	سرکاری کارروائی	
20۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	723
	قرارداد	
	آرڈیننس (میعاد میں توسیع)	
21۔	آرڈیننس وبائی امراض (بچاؤ و تحفظ) پنجاب 2020 -----------	724
	بحث	
22۔	سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری -----------	725

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعرات،25۔جون2020	
	جلد 22 : شمارہ 11	
23۔	ایجنڈا -----------	787
24۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	799
25۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	800
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
26۔	سالانہ بجٹ برائے سال21-2020کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری(۔۔۔جاری) -----------	801
	جمعتہ المبارک،26۔جون2020	
	جلد 22 : شمارہ 12	
27۔	ایجنڈا -----------	881
28۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	885
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	886
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون(جوزیر غور لایا گیا)	
30۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب2020 -----------	887
	منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ(جوایوان کی میز پر رکھا گیا)	
31۔	منظور شدہ اخراجات برائے سال21-2020 کے گوشوارے کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	888

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)		
32۔	تحاریک استحقاق بابت سال2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	889
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)		
33۔	تحاریک استحقاق بابت سال20-2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	890
34۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	891
	آئین کے آرٹیکل128(2)(اے) کے تحت قرار دادیں		
35۔	آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020 کی میعاد میں توسیع	------------	893
36۔	آرڈیننس(ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب2020 کی میعاد میں توسیع	------------	894
37۔	آرڈیننس(پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2020 کی میعاد میں توسیع	------------	895
	مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)		
38۔	مسودہ قانون کوہسار یونیورسٹی، مری2020	------------	896
39۔	مسودہ قانون بابا گورونانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب2020	------------	898
40۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	900
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)		
41۔	مسودہ قانون(ترمیم) مقامی حکومت پنجاب2020	------------	901
42۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	903

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون(جوزیر غور لایا گیا)		
43۔	مسودہ قانون(ترمیم)دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب2020	------------	905
44۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	907
	قرارداد		
45۔	نصابی کتب میں نامناسب تبدیلیوں کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا	------------	908
46۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	912
	قرارداد		
47۔	حضرت محمد ﷺ کے نام سے پہلے خاتم النبیین، امہات المومنین کے نام سے پہلے ام المومنین، خلفائے راشدین کے نام سے پہلے خلیفہ راشد اور تمام صحابی یا صحابیہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ تحریر کرنے کا مطالبہ	------------	913
	سوموار،29۔جون2020		
	جلد 22 : شمارہ 13		
48۔	ایجنڈا	------------	919
49۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	921
50۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	922
	سرکاری کارروائی		
	بجٹ		
51۔	ضمنی بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث	------------	923

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر

منگل،30-جون2020

جلد 22 : شمارہ 14

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
52-	ایجنڈا	-----------	975
53-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	983
54-	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	984
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
55-	ضمنی مطالبات زر برائے سال20-2019پر عام بحث اور رائے شماری	-----------	985
	تعزیت		
56-	پروفیسر ڈاکٹر خالد چودھری اور علامہ طالب جوہری کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	986
57-	ضمنی مطالبات زر برائے سال20-2019پر عام بحث اور رائے شماری	-----------	986
	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)		
58-	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال20-2019کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	1020
59-	وزیر اعلیٰ کا ایوان سے خطاب	-----------	1022
60-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	-----------	1029
61-	انڈکس		

485

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔جون 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث"

487

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،19-جون2020

(یوم الجمع،27-شوال المکرم1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر3بج کر6منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَأَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا ۖ إِنَّهُم مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا
فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ
سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ
مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ
رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ﴿٨٩﴾

سورۃ الانبیاء آیات 86 تا 89

اور ہم نے اُن کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار تھے(86) اور مچھلی والے پیغمبر یعنی یونس کو یاد کرو جب وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر گرفت نہیں کریں گے مگر پھر اندھیروں میں اللہ کو پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک ہے اور بے شک میں قصوروار ہوں(87) تو ہم نے اُن کی دعا قبول کر لی اور اُن کو غم سے نجات بخشی اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں(88) اور زکریا کو یاد کرو جب انہوں نے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو تو سب سے بہتر وارث ہے(89)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تُو امیرِ حرم میں فقیرِ عجم تیرے گُن اور یہ لب میں طلب ہی طلب
تُو کُجا مَن کُجا تُو کُجا منَ کُجا
الہام جامہ ہے تیرا قرآں عمامہ ہے تیرا ممبر تیرا عرشِ بریں
یا رحمت اللعٰلمین تُو کُجا مَن کُجا تُو کُجا مَن کُجا
تُو حقیقت ہے میں صرف احساس ہوں تُو سمندر میں بھٹکی ہوئی پیاس ہوں
میرا گھر خاک پر اور تیری راہ گزر سدرۃ المنتہا تُو کُجا مَن کُجا تُو کُجا مَن کُجا
ڈگمگاؤں جو حالات کے سامنے آئے تیرا تصور مجھے تھامنے
میری خوش قسمتی میں تیرا اُمتی تُو جزا میں رضا تُو کُجا مَن کُجا تُو کُجا مَن کُجا

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی میاں شفیع محمد کی والدہ محترمہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہمارے معزز ممبر اسمبلی میاں شفیع محمد کی والدہ محترمہ کی death ہوئی ہے تو اُن کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر اسمبلی شفیع محمد کی والدہ محترمہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب بجٹ پر بحث کا آغاز کیا جاتا ہے۔ جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا میں نے مخاطب آپ کو کرنا ہے لیکن سُنانا وزیر خزانہ کو ہے اگر وہ آجائیں تو میں اپنی بات شروع کر سکوں اور میرا خیال ہے ابھی تک بہت سارے احباب نہیں آئے جن کو آنا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! یہاں پر وزیر خزانہ بھی نہیں ہیں، پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ بھی نہیں ہیں اور سیکرٹری خزانہ بھی موجود نہیں ہیں تو بحث کے نوٹس کون لے گا؟ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے۔

جناب طاہر خلیل سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر!

جناب ڈپٹی سپیکر: پندرہ منٹ کے لئے ایوان کی کارروائی suspend کی جاتی ہے جب وہ آجائیں گے تو ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع ہو گی۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد معاویہ! ذرا ایک منٹ رکیں۔ وزیر خزانہ! پلیز make sure کریں کہ آپ کے سیکرٹری فنانس اور پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر موجود ہوں کیونکہ یہ بجٹ سیشن آپ کا ہے اور آپ نے اس کو پاس کروانا ہے لہٰذا اس چیز کو make sure کریں۔ شکریہ۔ جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے 21-2020 کے بجٹ پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو ان مشکل حالات میں انتہائی متوازن بجٹ پیش کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں دعا گو ہوں کہ اگلا بجٹ 22-2021 سود فری ہو گا کیونکہ یہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنی مشکلات پر مکمل طور پر قابو پاسکتے ہیں۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہم کس طرح سے اس کورونا زدہ ماحول سے نکلیں تاکہ ہم اس سے بھی بہتر بجٹ بنا سکیں۔ اس کے لئے اشتہارات چلائے جا رہے ہیں جن میں ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جناب آپ بھیڑ سے بچیں، لوگوں سے ہاتھ ملانے سے بچیں اور فلاں فلاں احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہاتھ دھونے چاہئیں، بھیڑ سے بچنا چاہئے لیکن ہم بحیثیت مسلمان یہ کیوں نہیں کہتے کہ ہمیں کورونا جیسی وباؤں سے حفاظت کے لئے شراب چھوڑ دینی چاہئے، ہمیں کورونا جیسی وباؤں سے بچنے کے لئے سود چھوڑ دینا چاہئے، ہم یہ کیوں نہیں کہتے کہ ہمیں کورونا زدہ وباؤں سے بچنے کے لئے، ٹڈی دل جیسی مصیبتوں اور آزمائشوں سے بچنے کے لئے وہ کام کرنے چاہئیں جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہو۔

جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے پورے پنجاب سے اور پورے پاکستان سے یہ مطالبہ کروں گا کہ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبہ اور ملک میں معاشی طور پر بہتری آئے یا گھروں اور شہر کے بازاروں میں خوشحالی آئے تو اس کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہمیں سود فری بجٹ لانا ہو گا۔ انفرادی سود کو کس طرح سے ختم کیا جائے اس کے لئے میں عنقریب انشاء اللہ ایک بل لانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے امید ہے کہ ان ذرائع کو اختیار کرنے سے ہم کورونا زدہ ماحول سے نکل جائیں گے۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ میں ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جس پیسے سے بجٹ بناتے ہیں وہ پیسا کس کا ہوتا ہے؟ وہ پیسا پورے پنجاب کے ان غریب لوگوں کا ہوتا ہے جو ریڑھیاں چلاتے ہیں، ٹیلیفون، بجلی کے بل دیتے ہیں اور جو اشیاء خورد و نوش استعمال کرتے ہیں تو اس پر ہمیں ٹیکس دیتے ہیں۔ ہم ان کی حلال کی بہترین کمائی کو ٹیکس کے ذریعے اپنے بجٹ میں شامل کرتے ہیں اور اس کے بعد ہم اس کے اعداد و شمار اور ضروریات کا تعین کر کے لوگوں کو دیتے ہیں۔ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ دس کلو دودھ کے اندر اگر دو قطرے پیشاب کے مل جائیں تو وہ سارا دودھ ہی ناپاک ہو جاتا ہے۔ ہمارے پاس لوگوں کے خون پسینے کی حلال کی کمائی سے آنے والے اس بجٹ کے اندر جب شراب کے ٹیکس والے آلودہ پیسے شامل ہوتے ہیں تو ہمارا سارا بجٹ ہی تہس نہس ہو جاتا ہے۔ ہم کیوں نہیں کوشش کرتے کہ ہم شراب سے حاصل ہونے والے ٹیکس کو، یہ ایک علیحدہ بحث ہے کہ اس کا آپ نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا وہ اعداد و شمار کے جادوگر بہتر بتلائیں گے لیکن میرا مطالبہ ہے کہ لوگوں کی حلال کی صاف ستھری کمائی کے اندر شراب جیسی آلودہ کمائی اور اس کے ٹیکس کو شامل نہ کیا جائے تاکہ ہم یہ پاک صاف بجٹ پاک صاف پنجاب اور پاکستان کو دے سکیں۔ ہم نے PDMA کی زیر نگرانی سوسائٹی کے تمام سٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لے کر جس طرح inclusive بجٹ بنایا گیا۔

جناب سپیکر!میری رائے ہے کہ ہم ڈیزاسٹر مینجمنٹ پالیسی اور ایسے SOPs بنائیں جو کسی بھی آفت میں فی الفور کام شروع کر سکیں۔ ہر سٹیک ہولڈر کو پتا ہو کہ اس نے ان حالات میں کیسے اور کن حدود میں کام کرنا ہے ایسا نہ ہو کہ لوگ آفات میں مبتلا رہیں اور ہم پندرہ دن کے بعد یہ حکمت عملی بنا رہے ہوں کہ ہم نے لوگوں کو کھانا کیسے پہنچانا ہے۔ ہم اگر اس طرح سے ایک پالیسی

بنا دیتے ہیں تو آفت زدہ ماحول میں ہمیں مشاورت میں وقت ضائع کرنے کی بجائے وہ وقت لوگوں کی مدد کرنے کے کام آئے گا۔ یہ اچھا ہے کہ حکومت نے جاری اخراجات میں کفایت شعاری کی پالیسی اپنا رکھی ہے اور Austerity Committee مختلف محکموں کی ڈیمانڈ کم کر رہی ہے۔ اس نے ڈیمانڈ کم کرتے کرتے 61۔ ارب روپے کی سپلیمنٹری گرانٹ مسترد کر دی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہتر حکمت عملی یہ ہے کہ اپنے آمدن کے ذرائع بڑھائے جائیں۔

جناب سپیکر! ہماری آمدن صرف NFC ایوارڈ یا صرف ٹیکس کے ذرائع پر ہی مشتمل نہ ہوں بلکہ ہمارے اخراجات اس کے علاوہ آمدن کے ذرائع سے پورے ہوں۔ ہم نہ صرف بجٹ کے خسارے کو پورا کر سکیں بلکہ وفاق اور دوسرے صوبوں کو بھی سپورٹ کر سکیں۔ اخراجات کے تعین کے لئے Framework for Rolling Expenditures(FRE) کا وضع ہونا انتہائی قابل تحسین اقدام ہے۔ FRE کے وضع ہونے سے روایتی رسد کی بجائے اصل مانگ کے مطابق رقوم کی ترسیل ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ اخراجات کی محتاط نگرانی کا عمل بھی ہو گا جو قابل ستائش ہے لیکن میرا یہ مطالبہ ہو گا کہ FRE کا عمل International Standard کے مطابق third party سے کروایا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! Pro-Business پالیسی کو تقویت دینے کے لئے تاریخ کا سب سے بڑا ٹیکس ریلیف package خوش آئند ہے۔ انشاء اللہ یہ package عوام کو post COVID-19 حالات میں معاشی بحران سے نکالنے کے لئے معاون ثابت ہو گا اور اس کے اثرات چھوٹے کاروبار تک پہنچیں گے۔ صوبے کے معاشی حالات کے پیش نظر جاری اخراجات کا تقریباً منجمد رہنا قابل ستائش ہے۔

جناب سپیکر! صحت کے شعبہ کے لئے 284۔ ارب 20 کروڑ روپے کا مختص ہونا خوش آئند ہے۔ جاری اخراجات کی مد میں 250۔ ارب 70 کروڑ ترقیاتی اخراجات میں 33۔ ارب سے زائد کا مختص ہونا بھی قابل ستائش ہے لیکن میرے شہر جھنگ میں غلام نبی ہیلتھ بلاک جس کا 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے اس کے لئے صرف تین کروڑ روپے کا مختص ہونا انتہائی افسوسناک، حیرت انگیز اور قابل مذمت ہے چونکہ مجھے اس سے پہلے یقین کے ساتھ یہ کہہ دیا گیا تھا کہ COVID-19 کے حالات میں ہم ہیلتھ کے لئے فنڈز زیادہ رکھیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ فنڈز زیادہ رکھے گئے لیکن میرے ہسپتال کی تعمیر کے لئے صرف تین کروڑ روپے رکھے گئے 70 فیصد اس کا کام مکمل ہے تو میرا مطالبہ ہو گا کہ پنجاب کا قدیم ترین ضلع کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی سکیم fully funded ہونے کے انتظار میں ہے تاکہ میرے شہر جھنگ کے لوگ بھی ٹیچنگ ہسپتال اور میڈیکل کالج کا خواب ڈی جی خان کے لوگوں کی طرح پورا کر سکیں اور وہ شہر کے پسماندہ لوگ جو دوسرے علاقوں میں دھکے کھانے پر مجبور ہیں ہم ان کو اپنے شہر میں علاج کی سہولتیں دے سکیں۔

جناب سپیکر! سکول ایجوکیشن کے لئے 350۔ارب دس کروڑ روپے کا مختص ہونا، پانچ لاکھ سے زائد طالبات کو وظائف کی فراہمی اور تمام طالب علموں کو درسی کتب کی فری فراہمی قابل تحسین ہے لیکن ہمارے سکول ایجوکیشن کا ایک کامیاب تجربہ PEF انتہائی ناگفتہ حالت میں ہے چھ ماہ کے زائد عرصہ سے مالکان payment کا انتظار کر رہے ہیں، اسمبلی کے باہر وہ لوگ دھرنا بھی دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ بہت سے لوگ بے چارے کرائے کی بلڈنگ میں ہیں، اب وہ کرایہ دے دے کر تھک گئے ہیں اور ان کو اپنے بچوں کو کھلانے کے لئے نوالہ تک نہیں بچا۔

جناب سپیکر! میں اس اہم اجلاس میں یہ مطالبہ کروں گا کہ PEF کے بجٹ کو salaries میں شامل کرکے payment کی ترسیل کو فی الفور یقینی بنایا جائے۔اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لئے 37۔ارب 56 کروڑ کا مختص ہونا اگرچہ خوش آئند ہے لیکن میرے ضلع کی یونیورسٹی کے بجٹ کی ڈیمانڈ 33 کروڑ روپے تھی جو کہ جاری اخراجات نئی یونیورسٹیز میں ہماری یونیورسٹی آف جھنگ وہ واحد ادارہ ہے جس میں انشاءاللہ ہم آئندہ سال سے سولہ سے زائد پروگرام شروع کرنے جا رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے لئے صرف 10 کروڑ کا مختص ہونا ناقابل یقین ہے ہمارے اخراجات اتنے کم وسائل میں پورے ہونا ناممکن ہیں اس لئے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ یونیورسٹی کے جاری اخراجات کو پورا کیا جائے اور بلڈنگ کی تعمیر کے لئے half funded کم از کم ضرور کیا جائے۔

جناب سپیکر! زراعت کے شعبہ میں ٹڈی دل جیسی آفات یقینی شامت اعمال ہیں۔ ہمیں اپنے انفرادی روّیوں پر غور کرنا ہو گا تا کہ ہم ان آفات سے محفوظ رہیں۔

جناب سپیکر! میں نے جس طرح پہلے کہا، اب یہ ٹڈی دل آتی ہے اگر ہم قرآن مجید کی روح سے دیکھیں تو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ٹڈی دل کو آل فرعون پر جو عذاب نازل کیا تھا اللہ نے قرآن مجید میں اس کا عذاب کے طور پر ذکر کیا ہے۔ بہت اچھی بات ہے۔ ڈرون کے ذریعے، جہازوں کے ذریعے سپرے کرنے کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن ہم اپنا عشر کتنا ادا کر رہے ہیں ہمیں یہ بھی تو سوچنا چاہئے۔ جب بارش برستی ہے تو پھل تیار ہو جاتے ہیں اس وقت پھر ہم اپنی جیب کی طرف دیکھتے ہیں۔ حکومتی سطح پر انفرادی روّیوں میں جب تک ہم عشر ادا نہیں کرتے یہ اللہ کا حصہ ہے جو ہم خود کھا جاتے ہیں تو اس طرح پھر ظاہر ہے کہ ہماری بے سکونی کا یہی ماحول باقی رہے گا۔ وزیر خزانہ فرما رہے تھے کہ لائیو سٹاک کے شعبہ میں حکومتی سرمایہ کاری سے عوام الناس کو معاشی تحفظ حاصل ہو گا۔

جناب سپیکر! میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ آپ اس حوالے سے میرے ضلع جھنگ کو ماڈل بنائیں، میرے مزدور کی محنت دیکھیں اور میں اللہ کے فضل سے یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میرے جھنگ کی عوام پیداوار کے لحاظ سے حیران کر دیں گے اور انشاءاللہ میرے شہر کی آمدن دُگنا ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب سٹیز پروگرام کی فنڈنگ کو تیز ترین اور یقینی بنا دیا جائے تا کہ ہمارا شہر زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکے۔ ہماری بیوروکریسی سے تعلق رکھنے والے دوست موجود ہوں گے لکھنے والے احباب موجود ہوں گے۔ صورتحال یہ ہے کہ ہمیں پنجاب سٹیز پروگرام کے تحت تقریباً ½3- ارب روپے کا ایک منصوبہ ملا جس سے ہمارے شہر کی سٹریٹ لائٹس، پارک اور تمام چیزوں کو بہتر کیا جانا تھا۔

جناب سپیکر! اب اس میں صورتحال یہ ہے اور طے کیا گیا کہ پنجاب سٹیز پروگرام کے تحت COs کو ٹریننگ دی جائے گی اور وہ ٹریننگ کئے ہوئے لوگ ہی اس پروگرام کو چلائیں گے۔ میرے شہر میں یہ پروگرام شروع ہے لیکن جس CO اور دیگر لوگوں کو وہاں پر بٹھایا گیا ہے اس پروگرام کی انہوں نے نہ صرف ٹریننگ کی بلکہ وہ اس کو سرے سے جانتے نہیں ہیں۔ اس سے تو کئی

ارب روپے کے نقصان ہونے کا اندیشہ ہے لہذا وہاں پر ایسے لوگ لائیں جو اس پروگرام کو کم از کم جانتے ہوں۔

جناب سپیکر! میں مطالبہ کرتا ہوں کہ نیا پاکستان ہاؤسنگ سکیم میں جھنگ کو شامل کیا جائے، میرے شہر کے عوام انتہائی محنت کش لیکن غریب ہیں اور گھر جیسی بنیادی سہولت سے محروم ہیں۔ میرا ضلع فیصل آباد ڈویژن میں ضلع فیصل آباد کے بعد کاروبار اور آبادی کے لحاظ سے سب بڑا ضلع ہے لیکن میرے شہر کی 70 فیصد آبادی وہ ہے جس کی ماہانہ آمدنی 15 اور 20 ہزار سے زیادہ نہیں ہے تو اگر ایسے کمزور لوگوں کو پاکستان ہاؤسنگ سکیم سے حصہ دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا حق ہے۔ نیا پاکستان منزلیں آسان پروگرام کا فیز ون مکمل ہو گیا ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے لیکن میرے شہر کا منصوبہ چراغاں آباد انٹر چینج سے ایوب چوک تک ڈبل روڈ تعطل کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! میں مطالبہ کروں گا کہ جلد از جلد اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ یقیناً معاشی ترقی کے لئے حکومتی اقدامات قابل ستائش ہیں۔ ایم ایس ایم، ای سپورٹ پروگرام، ہماجہت پروگرام اور انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام پنجاب کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔ ہمارے جھنگ میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے expression of interest کا اشتہار آیا جس کے بہت مثبت نتائج آئے۔ پنجاب سمال انڈسٹری کے ایم ڈی اب وہ تبدیل ہو گئے ہیں اور شاید کوئی دوسرے صاحب آئے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم نے جب مختلف شہروں کے لئے expression of interest کا اشتہار دیا تو کہیں سے ہمیں آٹھ درخواستیں موصول ہوئیں اور کہیں سے ہمیں چھ درخواستیں موصول ہوئیں لیکن جب انہوں نے میرے شہر جھنگ کے لئے یہ اشتہار شائع کیا تو مجھے یہ کہتے ہوئے فخر ہے کہ میرے شہر سے دو مہینوں کے اندر 376 درخواستیں موصول ہوئیں۔

جناب سپیکر! ایم ڈی صاحب کہتے رہے کہ ہم بھول گئے کہ وہاں پر اتنی بڑی تعداد میں لوگ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں تو میرا مطالبہ ہو گا کہ اس کو جلد از جلد مکمل کیا جائے تاکہ ہم لوگوں کا چولہا جلانے میں کامیاب ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میری آخری درخواست آپ کے ذریعے پورے ہاؤس اور پورے پنجاب سے ہے کہ ہمیں مشکل کی گھڑی میں اللہ کی طرف رجوع کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے اور یکجہتی کے ساتھ قوم بن کر آگے بڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پنجاب اور اپنے ملک پاکستان کے لئے بہتر سوچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پاکستان زندہ باد اور پنجاب زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد معاویہ۔ بہت شکریہ۔ سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری:

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی تقریر شروع کروں میں آپ کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ آج آپ نے مہربانی کرکے اس ہاؤس کی عزت رکھتے ہوئے دس پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس کی proceeding کو suspend کیا تا کہ جو concerned officers اور جو منسٹر صاحب ہیں وہ آسکیں اور ہماری باتیں سن سکیں۔

جناب سپیکر! ہماری اس سے ایک حوصلہ افزائی ہوئی اور امید رکھتے ہیں کہ آئندہ جو ہمارے اجلاس کے جو اوقات کار ہیں تو انشاءاللہ ان منسٹرز اور officers کی طرف سے in future respect کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی بحث کا آغاز United Nations Security Council کے الیکشن سے کرتا ہوں جو کہ یہ وفاق کا معاملہ ہے اور Minister for Foreign Affairs کے ambit میں آتا ہے لیکن پنجاب اس وفاق کی ایک اہم اکائی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس اجلاس اور اس ایوان کے ذریعے بھی اپنے احساسات حکومت پاکستان تک پہنچائیں اور اپنے پورے ملک تک پہنچائیں۔ یہ نہایت بدقسمتی کی بات ہے کہ جناب عمران خان پی ٹی آئی کے ہیڈ ہیں۔

جناب سپیکر!بد قسمتی یہ ہے کہ اس کا الزام بھی 2013 میں کئے گئے فیصلوں پر دیا جا رہا ہے اور بد قسمتی یہ بھی ہے کہ اس الزام سے پہلے ہمیں سوچ لینا چاہئے کہ اس حکومت کو آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں، ہم تو تھے ہی اندھے، ہم تو تھے ہی مودی کے یار، ہم تو تھے ہی پاکستان کے غدار لیکن اس حکومت کو آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ آج تک کبھی وزیر خارجہ نے یہ issue raise کیا، کبھی publicly یہ بات سامنے آئی، کبھی میڈیا کے اوپر یہ بات آئی؟ الیکشن سے تین دن پہلے یہ بات emerge ہوتی ہے اور تین دن کے بعد انڈیا unopposed جیت جاتا ہے۔

جناب سپیکر!وزیر خارجہ جناب شاہ محمود قریشی کا کل انٹرویو آیا وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں سوچ سمجھ کر strategically چیزیں کرنی چاہئے، اگر ہم الیکشن میں contest کرتے کیونکہ پاکستان کو 2024 کے الیکشن میں سکیورٹی کونسل میں آنا ہے، ہم بھی آٹھویں دفعہ آجائیں گے۔ انڈیا کم از کم جو اس وقت کشمیریوں کے ساتھ مظالم کر رہا ہے اُس کے لئے ریکارڈ کے اوپر کوئی protest تو آپ اپنے آپ کو candidate بنا کر launch کر سکتے تھے، in protest candidate بن جاتے، اظہار کر لیتے کہ وہاں جو humanitarian crisis ہوا ہوا ہے، وہاں جو human rights کی violations ہو رہی ہیں اُس کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں؟ کہ آئیں دس ملک اور بجائے اس کے کہ 184 لوگ سکیورٹی کونسل UN کے اندر انڈیا کو لے کر گئے ہیں جو کشمیریوں کے چہروں کو اپنے slag سے جلا چکے ہیں اور اُنہوں نے وہاں تباہی مچائی ہوئی ہے۔ ہمارے اسلام آباد کے سرینہ ہوٹل کے باہر ایک ٹک ٹکی لگی ہوئی ہے۔ So many days to curfew, so many people ask about the curfew

جناب سپیکر!یہ اس قسم کی چیز کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں اور میں پی ایم ایل (ن) کی طرف سے یہ on the floor of the House ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! آج کل بجٹ کی، economy کی کوئی بحث، بد قسمتی سے جو بیماری ہمارے ملک میں پوری دنیا میں آئی ہوئی ہے اُس کے mention کئے بغیر پوری نہیں ہو سکتی اس لئے آغاز وہیں سے کروں گا۔ یہ ہمارے لئے سیکھنے کا وقت ہے جس طرح باقی دنیا کے لئے ہے ہمیں یہ چیزیں دیکھ کر اپنی سمت ٹھیک کرنی ہے۔اس چیز کو چھوڑ دیں کہ وزیر اعظم نے کتنی confusion create کی، گورنر سندھ جناب عمران اسماعیل نے کیا کیا immature قسم کے comments

گئے، اس چیز کو چھوڑ دیں کہ لاہور کی عوام کو اور پاکستان کی عوام کو یہاں کی ہیلتھ منسٹر نے جاہل کہا ان چیزوں کو چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر! بد قسمتی یہ ہے کہ حکومت ٹوٹل ایک state of denial کے اندر ہے اور وہ غرور کے اندر ڈوبی ہوئی ہے اتنی مغرور حکومت میں نے کبھی نہیں دیکھی اور ان باتوں کو نظر انداز کر کے ان کی statements آتی ہیں away from reality وہ ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھیں اور وہ ڈھیٹ بن چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اپنی mistakes کے ساتھ ساتھ طریق کار کی correction نہیں کر رہے۔ کیا یہ بتا سکتے ہیں، کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج جتنے بھی COVID-19 patients ہیں سب کو health facilities available ہیں، کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُن میں سے بھی one fourth کو بھی health facilities available ہیں اور کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ لاہور جیسے بڑے شہروں میں اگر خرچہ بھی کرنا چاہو تو آج ہسپتالوں میں جگہ مل سکتی ہے؟

جناب سپیکر! کل میری اپنی mother in law میانوالی کے ایک گاؤں کے اندر بیمار ہوئی اُس کو پانچ دنوں سے COVID-19 تھا اُس نے آج رات ہسپتال میں داخل ہونا تھا مجھے Air Chief کو جن کے ساتھ ہماری پرانی جان پہچان ہے منت کر کے ایک بیڈ پی اے ایف ہسپتال اسلام آباد کے اندر لینا پڑا۔ جب آپ کی اتنی کم facilities ہیں۔ چلیں! ہماری وجہ سے کم facilities ہیں، حزب اقتدار کے معزز ممبران خوش ہو جائیں، ہم نے پورے اکہتر بہتر سال میں کچھ نہیں بنایا جن حکومتوں میں آپ سارے لوگ بھی رہ چکے ہیں، آپ میں سے ایک ایک بندہ رہ چکا ہوا ہے۔ ہم نے کچھ نہیں بنایا، sufficient beds ہیں، یہ جوابدہ نہیں ہیں؟ Plasma کی regulated prices ہیں؟ نہیں ہیں۔ Awareness ہے؟ نہیں ہے۔ Tiger force نے کچھ کیا؟ نہیں کیا۔ آکسیجن سنٹر بنائے؟ نہیں بنائے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں ایک آکسیجن سنٹر ہے؟ نہیں ہے تو یہ تمام جتنے بھی failures ہیں، plasma regulation کا، awareness spread کرنے کا failure، بیڈز کے نہ ہونے کا failure، ICUs کے نہ ہونے کا failure، ventilators کے نہ ہونے کا

performanceکی آپ سے حوالے کےCOVID-19 اس طرح کس عوام۔failure jadugeکرے؟کوئی اور طریقے ہیں تو اگلیspeechesکے اندر ہمیں سمجھادیں۔

جناب سپیکر! جب اتنے بُرے حالات تھے،جبfacilitiesاتنی ہی کم تھیں تو پھر herd Immunityکی طرف کیوں گئے؟ آج آپ بہانے بناتے ہیں کہ ہماریeconomyاس کورونا کی وجہ سے تین مہینے سے خراب ہے تو تین مہینے کی بجائے دو ہفتے خراب کر لیتے، دو ہفتے میں کنٹرول کر لیتے اور دو ہفتے لے لیتے اُس کے بعد اور دو ہفتے لے لیتے، چھ ہفتے میں کنٹرول کر لیتے، آج تو بارہ ہفتے ہو گئے ہیں اورeconomyکنٹرول نہیں ہو رہی،herd immunity بھی نہیں ہو رہی اورeconomyبھی خراب ہےall win win situationکی بجائےall lost lost situationہے۔

جناب سپیکر! کیا اسWHOکو جس کو آج ہمrecognizeکرتے ہیں ہرWHOکی statementکے اوپر ہم کہتے ہیں اُوہ اُس نے یہstatementدے دی ،اُوہ اُس نے یہ statement redactکر لی۔ آجWHOکی تین سال پرانیstatementsدیکھیں کیا ہیں؟ وہ کہہ رہا ہے کہthird world countriesکے لئےpreventive healthcare systems are the most efficient. WHOکیوبا کی مثال دیتا ہے کیا آپ نے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! ایک منٹ پلیز پیچھے والی نشستوں پر معزز ممبرانmobile camerasاستعمال نہ کریں، کل بھی یہاںmobile cameras useہوتے رہے ایسے نہ کریں۔ شکریہ۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری! پلیز اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! اس بجٹ کے اندر جو بڑی بڑی بڑھکیں ماری جا رہی ہیں، یہ ہسپتال بن گیا، یہ ہسپتال بنائیں گے، یہ بنائیں گے، وہ بنائیں گے۔ آپ نےpreventive healthcareکے اوپر جب آپ کو کورونا سکھا رہا ہے کہpreventive medicineکی طرف آو، اُس کا خرچہper capitaکیوبا سے بہت کم ہوتا ہے وہ لوگوں کو بیمار ہی نہیں ہونے دیتے، preventive medicinesکی طرف جاتے ہیں۔ کیا آپ نے اس بجٹ میں کورونا کے آنے کے باوجودpreventiveہیلتھ کیئر سسٹم کی طرف کچھintroductionکی ہے؟ نہیں کی۔ ایگریکلچر

سیکٹر کی طرف آئیں اُس دن جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی نے جب ایگریکلچر منسٹر کھڑے ہو کر سوالوں کے جواب دے رہے تھے تو انہوں نے ریسرچ کی ایک بات کی، یونیورسٹیز کی بات کی، فنڈنگ کی بات کی، میں نے اُن کو ذکر کیا کہ میں اپنی بجٹ کی speech میں بات کروں گا تو سنیں آپ کے صوبہ پنجاب کی ایگریکلچر کی کل جی ڈی پی دو ہزار 400-ارب روپے کی ہے۔2.4ٹریلین روپے ا،س جی ڈی پی کے تحت دنیا میں رواج ہے کہ کم از کم اُس کا دو فیصد ایگریکلچر کی ریسرچ پر لگاو۔ہم تو تھے ہی ناکارہ حکمران، آپ کے نیا پاکستان کو یہ چیزیں دکھائی نہیں دیتیں؟اس کے مطابق آپ نے 48-ارب روپے ریسرچ پر اس سال لگانے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بتاؤں آپ ریسرچ کے اوپر کتنے خرچ کر رہے ہیں صرف 68 کروڑ روپے، پنجاب کی ایگریکلچر ریسرچ کے اوپر تنخواہوں کے علاوہ صرف 68 کروڑ روپیہ لگ رہا ہے اور لگنے 48-ارب روپے چاہئیں، under any global basic parameters کاٹن سیڈ کا کل جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے اپنی تقریر میں کہا بیڑا غرق ہوا ہوا ہے۔آپ کی 85 percent of the cotton production is from the province of Punjab یا نیشنل پروڈکشن آپ کی، cotton seed کے یہ لوگ certified seeds اس دفعہ provide نہیں کر سکے۔ آپ کا جو ٹڈی دل کا مسئلہ ہے اُس کے لئے ہم کتنا روئیں اور کتنا پیٹیں third class control، zero control پانی کی طرف آئیں جو ایگریکلچر سے related ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ ہر per cubic meter of water کے ایک crop production کے لئے international standards America 1.6 kg crop produce کرتا ہے per cubic meter of water آپ کو پتا ہے پاکستان کتنا کرتا ہے 0.13، انڈیا 0.39 وہ بھی آپ سے تین گنا زیادہ ہے۔ پانی کے اوپر کوئی توجہ نہیں ہے۔چار ہزار روپے کا انفراسٹرکچر پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا چار فیصد اگر اُس کے اوپر maintenance کا لگا ہو جو ورلڈ بنک ان کو سیکھاتا ہے وہ بھی 160-ارب روپے بنتا ہے۔نئے پاکستان میں یہ؟ ہمارے پاکستان میں تو ہر چیز خراب تھی۔نئے پاکستان میں انہوں نے 160 کی بجائے صرف 26-ارب روپے new and maintenance کے انفراسٹریکچر کو اریگیشن میں دیا ہے۔ Absolutely pathetic pricing of water آپ نئے پاکستان کے لوگ ہیں اتنا جو پانی ہے اُس کی price

rationalization کی کبھی سوچ کی ہے، آپ نے اُس کے متعلق کیا کیا ہے؟پانی کا ایک حصہ آپ کے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں، واٹر مینجمنٹ کے under دوسرا حصہ سارا اریگیشن منسٹری کے پاس ہے اس کو بھی rationalize کرنا چاہئے۔Drip Irrigation System جو صحراؤں میں لگا رہے ہیں جو نہروں کے اُس طرف غیر پیچ دار علاقوں میں لگا رہے ہیں اگر وہ drip irrigation system لگاتے ہیں جس سے وہ دسویں حصے سے پانی پلا سکتے ہیں تو آپ ان کو new water outlets incentive پیش کر رہے ہیں ان کو آپ لوگ پانی کیوں نہیں دے رہے ہیں؟ایگریکلچر انکم ٹیکس ماشاءاللہ جس پر انہوں نے کھڑے ہو کر تقریریں کیں کہ جی اس سیکٹر کو بھی ٹیکس فری ہے اور اُس سیکٹر کو بھی ٹیکس فری ہے۔52لاکھ ہمارے پنجاب میں farmers ہیں جس میں سے 35 فیصد farms آپ اور مجھ جیسے بڑے بڑے farmers کے ہیں اور ان میں سے کسی کے پاس 30،400،600اور کسی کے پاس20ایکڑ پر مشتمل farms ہیں۔

جناب سپیکر! میں اور آپ شوگر ملز مالکان کے سامنے آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہیں، کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ ایسے لوگوں کو subsidies and tax breaks ملتی ہیں تو ہمیں کیوں نہیں ملتیں کیونکہ ہم بہت بڑے agriculturists ہیں۔

جناب سپیکر! میں اگر600ایکڑ باغ کا مالک ہوں تو میری پوزیشن ایک شوگر مل مالک کے سامنے ایک کیڑے کی سی بھی نہیں ہے اس کو subsidies and tax breaks ملتی ہیں تو ہمیں کیوں نہیں دی جاتی، کیا ہم بے چارے کورونا، locust اور خراب بیج کے مارے ہوئے نہیں ہیں، کیا صرف یہی لوگ ہیں؟ ہمارے پاس ایگریکلچر کو سپورٹ کرنے کے لئے انڈسٹریز نہیں ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ پنجاب کی آبادی 110 ملین ہے ہر سال اس صوبے میں ماشاءاللہ 23لاکھ بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا جو نئے بچے آرہے ہیں ان کو تو چھوڑیں جو اس وقت حیات ہیں ان 23لاکھ بچوں کے لئے صوبے میں ہسپتال، سکولز، سڑکیں اور پینے کے صاف پانی کا کوئی انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ کر رہے ہیں؟اگر ان کے لئے کوئی انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ نہیں کر رہے ہیں تو پھر اس 2.1 فیصد population growth rate کو کیوں کنٹرول نہیں کرتے؟ ہم تو چلیں فضول تھے لیکن پی ٹی آئی کی حکومت نے اس حوالے سے کوئی strategy کیوں نہیں بنائی کہ ہم پانچ سال میں population growth rate کو 0.5سے 2.1 فیصد سے اوپر لے کر آئیں گے؟

جناب سپیکر! Can you imagine کہ اس بجٹ کے دوران وزیر خزانہ کی تقریر میں جو کہ ظاہر ہے کہ وزیر اعلیٰ سے approved ہوگی میں population کا ذکر تک موجود نہیں آپ وہ پڑھ کے دیکھ لیں۔ پاکستان اور پنجاب کا سب سے بڑا مسئلہ population growth rate ہے۔ Not one sentence has been yet read about population control اس سال آپ نے ہائر ایجوکیشن کے لئے Rs.308 per capita رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! Women empowerment کے حوالے سے میں بتاؤں کہ صرف 9 اضلاع میں خواتین بیٹھی ہوئی ہیں یعنی صرف 9 اضلاع کی خواتین بے چاری اس قابل ہیں کہ ان کی empowerment PTI کرے تو باقی اضلاع کی خواتین کا کیا قصور ہے، کیا آپ کو پتا ہے کہ ان 9 اضلاع کی خواتین کی empowerment کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے Rs. 23 per women per year رکھا گیا ہے۔ How do pathetic can this be? یہ کیوں آپ بڑی اچھی picture paint کر رہے ہیں جبکہ اندر سے آپ بالکل کھوکھلے ہیں۔ آپ ان بے چاری خواتین کے لئے یہ بجٹ بھی نہ رکھتے وہ ایک سال مزید قربانی دے دیتیں۔ سرگودھا سے میانوالی تک ڈبل سڑکیں بن رہی ہیں واہ واہ کیا بات ہے۔ خوشاب سے بھلوال اسی 20 کلومیٹر کے اندر ہے جا کر اس سڑک کی حالت دیکھیں۔ آپ کی سڑکیں zero maintenance پر 70 فیصد ہیں۔ KPRRP کا پروگرام جو کہ میاں محمد شہباز شریف نے launch کیا تھا اس کی surface اور کام کی کوالٹی تو ماشاءاللہ سے بہت زبردست ہے۔ اس کے ساتھ جو مٹی والی sides ہوتی ہیں جن پر بارش کے بعد دو ہزار روپے فی کلومیٹر خرچہ بھی نہیں ہوتا وہ بھی یہ لوگ نہیں کر رہے جس کی وجہ سے وہ سڑکیں تباہی کی طرف جا رہی ہیں. and they don't care.

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے حوالے سے کیا مذاق ہے، یہ ایسا مذاق ہے جو کہ پہلے کبھی دیکھا نہیں گیا۔ ہم آپ کے سیکرٹریٹ کو مکمل reject کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ جنوبی پنجاب میں جو سرائیکی بولنے والا ہے وہ کیا کہہ رہا ہے؟ اوئے اساں کوں کُوڑتے ڈک مار مار کر ہی پاگل کیتی کھڑے نیں۔ بلوچی بولنے والا کہہ رہا ہے کہ از کل دروغ برسنے، از کل دروغیں۔ پنجابی بولنے والا کہہ رہا ہے کہ اے تے سانوں جھوٹ بول بول کے ساڈا بیڑا غرق کیتی بیٹھے نیں۔ اردو بولنے والا کہہ رہا ہے جو کہ بے چارہ مہاجر ہندوستان سے

آیا ہوا ہے ابھے یہ کیا بار بار انہوں نے ہمارے ساتھ جنوبی پنجاب کا مذاق بنایا ہوا ہے ایک ہی مرتبہ کرتے ہیں تو کریں نہیں کرتے تو نہ کریں۔ پشتو بولنے والا کہہ رہا ہے وہ بھی بے چارہ جنوبی پنجاب میں رہتا ہے "واہ دوئی منگ سہ لیونی کڑی یو، دوئی خو زمنوگ پہ شان لیونی دی تو ہر قسم کی زبان بولنے والے لوگ جنوبی پنجاب میں یہی کہہ رہے ہیں۔ بہاولپور صوبے کا اگر ہم نام لیتے ہیں تو ہمیں یہ لوگ غدار کہتے ہیں۔ بہاولپور صوبے کا حق ہے ہم جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی پریس کانفرنس میں آفر کر چکے ہوئے ہیں۔ بہاولپور ڈویژن کا ریفرنڈم کروائیں اگر وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے الگ رہنا ہے یا جنوبی پنجاب یا لاہور کے ساتھ ملنا ہے تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہماری مسلم لیگ (ن) کی پارٹی نے آفر کر دی ہوئی ہے تو اس کو یہ نہیں مانتے۔

جناب سپیکر! ڈویلپمنٹ کے حوالے سے جنوبی پنجاب میں کیا ہوا ہے ہماری موٹر وے کی وجہ سے آپ تخت لاہور سے ساڑھے تین گھنٹے میں ملتان کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ رحیم یار خان پہنچنے میں گیارہ گھنٹے لگتے تھے جو بے چارے سڑک سے سفر کرتے تھے اور جو جہاز میں سفر کرتے تھے ان کا تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا تو بے چارے سڑک پر سفر کرنے والے تھے وہ آج گیارہ گھنٹے کی بجائے ساڑھے چھ گھنٹے میں پہنچ جاتے ہیں۔ ہم الحمدللہ سکھر کی حدود تک پہنچے ہوئے ہیں۔ فورٹ منرو کے قبائلی پہاڑوں میں Japanese grants سے steel bridges and flyovers in the entire region بنائے ہوئے ہیں تو آپ جنوبی پنجاب کی ہماری کس کس بات کو کریں گے۔

جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان جو کہ وزیر اعلیٰ کا صوبہ ہے اس کا میں آپ کو حال بتاتا ہوں جو کہ وزیر اعلیٰ کا home district ہے آج پبلک ہیلتھ کا منسٹر وہاں جائے تو وہاں کی 31 واٹر سپلائی سکیموں میں سے پندرہ واٹر سپلائی سکیمیں پچھلے تین ماہ سے بند ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ جنوبی پنجاب کی گورننس کی بات کریں گے۔

جناب سپیکر! Surplus money کے حوالے سے میری بات کو across the board سب غور فرمائیں۔ ڈیڑھ سے دو سو ارب روپے پنجاب حکومت اس سال surplus کر کے وفاقی حکومت کو واپس بھیجنے لگی ہے۔ کیا پی ٹی آئی کے ایم پی ایز کو اپنے حلقوں میں کوئی ڈویلپمنٹ نہیں چاہئے، کیا ان کو سڑکیں نہیں چاہئیں، کیا ان کے سکولز کم نہیں ہیں تو ڈیڑھ سو ارب روپے کا

surplus جب آپ واپس بھیجیں گے چلیں ہم بے چارے ہیں ہمیں تو پہلے ہی فنڈز ملتے ہیں اور نہ ہی خدا آپ سے ہمیں فنڈز دلوائے لیکن آپ کے اپنے پی ٹی آئی کے ممبران نے کیا قصور کیا ہے، کیا ان کے constituents ان سے کام نہیں مانگتے ؟ ان کی زندگیوں، ہسپتالوں اور حالات کو بہتر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو آپ واپس یہ پیسے کس کھاتے میں بھیج رہے ہیں، کیا آپ کو پیسا خرچ کرنا نہیں آتا یا خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے ؟ آپ اس چیز کے خلاف تو کم از کم کھڑے ہوں اس بجٹ کا یہ حصہ تو کم از کم پاس نہ ہونے دیں ہم آپ کا ساتھ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے گندم خریداری کے حوالے سے 4.5 ملین کا ریکارڈ ٹارگٹ پورا کیا واہ واہ واہ۔ یہ ریکارڈ ٹارگٹ پورا کرنے کے دو ماہ بعد -/1800 روپے من گندم کا ریٹ پہنچا دیا۔ FAO آپ کی آبادی malnutrition کی طرف سے کہہ چکا ہے۔ اس حوالے سے عمران خان خود تقریر کر چکا ہوا ہے اس نے اپنی پہلی تقریر میں کہا تھا کہ پاکستان کی آبادی malnutrition کا شکار ہے۔ اگر آپ اس کو آٹا مہنگا دے رہے ہو تو آپ اس کو malnutrition میں مزید گھسا رہے ہو یا نہیں گھسا رہے ؟ آپ ساڑھے چار ملین میٹرک ٹن گندم خریدتے ہیں اور اگلے ماہ اس کا ریٹ زمیندار کی جیب میں سے جب -/1400 روپے لے لیتے ہیں تو اگلے کو -/1800 روپے پر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب معاملہ چینی کی قیمت کا ہے۔ واہ واہ واہ۔ ہماری سرائیکی زبان میں کہتے ہیں چھتوں کی قیمت۔ پاگل پنے کی قیمت۔ چینی کی قیمت پر بڑی انکوائریاں کی گئیں اوہ بے چارے کبھی کسی ترین خاندان کا نام بدنام کیا، کبھی میرے بھائی مخدوم صاحب کے خاندان کا نام بدنام کیا، کبھی جناب پرویز الٰہی کے بیٹے کا نام بدنام کیا، کبھی شریف خاندان کا نام بدنام کیا اوہ اس انکوائری رپورٹ کا اصل ایکشن جو ہونا چاہئے تھا وہ یہ ہے اور میں ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ تمام ممبران اکٹھے ہو کر یہ کریں آپ میں سے صرف شوگر ملز مالکان اس چیز کو سپورٹ نہیں کریں گے۔ باقی سب اس کو سپورٹ کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کیا کریں۔ میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ جن تحصیلوں میں شوگر ملیں ہیں ان تحصیلوں سے باہر کماد کاشت کرنے پر پابندی لگائیں۔

جناب سپیکر! دوسرا ان تحصیلوں کے اندر ان شوگر ملوں کے علاوہ ہر انسان اور پاکستانی کو چھوٹی یا بڑی شوگر ملز لگانے یا گُڑ بنانے کی اجازت ہونی چاہئے۔ سب کو شوگر ملز لگانے کی اجازت ہونی چاہئے۔ زمینداروں کو کماد پر سپورٹ پرائس نہیں چاہئے کیونکہ جس سال کماد کی فصل کم ہوتی ہے اس سال سپورٹ پرائس کوئی معنی نہیں رکھتی اور جس سال فصل زیادہ ہوتی ہے اس سال بھی سپورٹ پرائس کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اس فصل کی قیمت کو open کریں۔ کیا رائس کی قیمت open نہیں ہے؟ ہر سال آپ چار ملین میٹرک ٹن رائس ایکسپورٹ کر رہے ہیں۔ رائس کے اُوپر کوئی پابندی نہیں ہے، نہ رائس کی فصل اُگانے پر پابندی ہے اور نہ ہی رائس شیلرز لگانے پر کوئی پابندی ہے تو پھر شوگر کین پر پابندی کیوں ہے؟ اس ملک میں فلور ملز لگانے پر پابندی ہے اور نہ ہی رائس شیلرز لگانے پر کوئی پابندی ہے تو پھر شوگر کین کو process کرنے پر کیوں پابندی ہے؟

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ شوگر کین پر آپ بے شک آج ہی سپورٹ پرائس ختم کر دیں بلکہ یہ ہماری ڈیمانڈ ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں accountability issue کے بارے میں بات کرنی چاہوں گا۔ پچھلے کافی دنوں سے جب بھی میں ٹیلیویژن کا کوئی چینل دیکھتا ہوں تو پی ٹی آئی کے اکثر معزز خواتین و حضرات ٹیلیویژن پروگراموں میں کہتے ہیں کہ ہمارے الیکشن کا main slogan ہی accountability تھا تو ہم اس پر بات کیوں نہ کریں؟

جناب سپیکر! آپ accountability issue پر ضرور بات کریں لیکن صرف اپنے ووٹرز کو دھوکا دینے کے لئے مت بات کریں۔ آپ نیک نیتی سے accountability کریں۔ آپ چین کی طرح accountability کریں۔ نیب کے پاس فراڈ کے جتنے بھی cases ہیں وہ سب white collar crimes ہیں۔ وائٹ کالر کرائمز کے اندر جو evidence ہوتا ہے۔

Mr Speaker! That lies on a piece of paper as a part of the record. You cannot recreate it. You cannot burn it.

جناب سپیکر! جناب محمد حمزہ شہباز شریف، میاں محمد شہباز شریف، خواجہ سلمان رفیق یا خواجہ سعد رفیق کے خلاف مقدمات کا ریکارڈ ان کی الماریوں میں بند نہیں پڑا بلکہ وہ ریکارڈ تو حکومت کے پاس ہے اور اسی کی بناء پر cases بنتے ہیں۔ آپ ان کو گرفتار کرکے یا جیل میں ڈال کر

کیوں ذلیل کرتے ہیں؟ میں نے اس بارے میں بہت سوچ وبچار کیا ہے۔ آپ یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں تاکہ آخر میں جب آپ ان کوconvict نہ کر سکیں تو کم از کم اتنا کہہ سکیں کہ دیکھیں میں نے ان کو ایک سال کے لئے اندر کیا۔ پی ٹی آئی کی حکومت نے نوکریاں دیں، آپ نے لوگوں کے لئے گھر میسر کئے، آپ نے زرعی شعبہ سے متعلق لوگوں کو کوئی فائدہ دیا، آپ نے سڑکیں بنائیں اور نہ ہی آپ نے معیشت کو بہتر کیا ہے تو پھر آپ جلسوں میں جا کر صرف یہی کہہ سکیں گے کہ دیکھو! میں نے اس کو ایک سال کے لئے اندر کیا لیکن یہ سسٹم فضول تھا جس کی وجہ سے وہ بچ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر میں جج ہوتا تو میں ان کو اُلٹا لٹکا دیتا، ان کی گردنیں کاٹ دیتا اور ان کے بازو کاٹ دیتا۔ یہ لوگوں کو صرف اس لئے پکڑ رہے ہیں تاکہ اگلے الیکشن میں اپنی campaign چلا سکیں۔

جناب سپیکر! میں governance and parliamentary performance کے بارے میں بھی بات کرنی چاہوں گا۔ کل یہاں پر ایک وزیر موصوف کھڑے ہو کر بات کر رہے تھے، ان کی آواز ماشاءاللہ کافی بلند ہو رہی تھی اور وہ بہت غصے میں تھے۔ کہتے ہیں کہ زیادہ اُونچی آواز تب نکالنی پڑتی ہے جب آپ کے پاس بولنے کے لئے کوئی مواد نہ ہو۔

جناب سپیکر! کل انہوں نے کہا کہ یہ ہمارا prerogative ہے کہ ہم جتنے مرضی چیف سیکرٹری اور آئی جی پولیس تبدیل کریں۔

جناب سپیکر! رولز آف بزنس کے تحت یہ آپ کا prerogative ضرور ہے لیکن یہ کسی طرح بھی good governance کے زمرے میں نہیں آتا۔ پچھلے دو سال میں ڈیرہ غازی خان کے پانچ کمشنرز تبدیل ہو چکے ہیں۔ صوبے کے چار چیف سیکرٹری، چار آئی جی پولیس اور چوٹی زیریں پولیس سٹیشن کے آٹھ ایس ایچ او تبدیل ہو چکے ہیں۔ آئے دن صوبائی سیکرٹری صاحبان تبدیل کئے جاتے ہیں۔ اس بیوروکریسی سے کام لینے کے لئے اور ان کو effectively کام کرنے کے لئے وقت چاہئے ہوتا ہے۔ They need to sit-down, understand and get the political support اور پھر ہم ان سے good governance ڈیمانڈ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ پہلی جمہوری حکومت ہے کہ جس کو آئے ہوئے دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک ہماری پارلیمانی کمیٹیاں اور مجالس قائمہ functional نہیں ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! آپ wind up کر لیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! جی، بہتر ہے میں آدھے منٹ میں اپنی بات ختم کر لوں گا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ابھی تک آپ کی صوبائی پارلیمانی کمیٹیاں اور مجالس قائمہ functional نہیں ہو سکیں۔ آپ کی پبلک اکاؤنٹ کمیٹی exist نہیں کرتی۔

جناب سپیکر! یہ آپ کے دفتر کا قصور نہیں بلکہ یہ حکومت کا قصور ہے۔ آپ اس جمہوری نظام کو پارلیمانی کمیٹیوں کے بغیر کس طرح operate and run کر سکتے ہیں؟ تاریخ میں یہ لکھا جا رہا ہے کہ پی ٹی آئی کے دورِ حکومت میں پارلیمان کی کوئی کمیٹی functional نہیں تھی۔ ہم بھی آپ کو ڈھیل دیتے جا رہے ہیں۔ اس اسمبلی کا پارلیمانی کمیٹیوں کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہے لہٰذا ان تمام چیزوں کے بارے میں ہمیں غور کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے آج جو concreate proposals دی ہیں اگر آپ ان کو ٹھنڈے دل سے، پیار و محبت سے، پاکستان اور پنجاب کے interest میں دیکھیں گے تو پھر آپ ان کو ضرور consider کریں گے۔ یہ کوئی انا کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر آپ مزید شوگر ملز قائم کرنے کی اجازت دے دیں گے تو اس سے بہتری آئے گی۔ اگر گُڑ بنانے والے غریب لوگوں کو کام کرنے دیں گے تو اس سے کسانوں کا فائدہ ہو گا۔ آپ زمیندار کو بے شک سپورٹ پرائس نہ دیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ population growth کو ایک major issue consider کریں۔ اگر گندم ذخیرہ کرنے والے پی ٹی آئی کے اپنے لوگ بھی ہیں تو ان کو پاکستان اور پنجاب کی بہتری کے لئے رگڑ دو۔ آپ کچھ تو کرو، اس قسم کا بجٹ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ بد قسمتی سے یہ بجٹ صوبے میں کوئی بہتری نہیں لا سکے گا۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہربانی۔ اب سید حسن مرتضٰی بات کریں گے۔ سید حسن مرتضٰی! پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج کراچی اور گھوٹکی میں رینجرز پر حملے ہوئے ہیں اور ان حملوں کی وجہ سے کچھ لوگ شہید ہوئے ہیں۔ میں ان شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ سوگوار خاندانوں کے ساتھ ہمدردی اور اظہار یکجہتی کرتا ہوں۔ ہم خود بھی دہشتگردی کی کارروائیوں کے victim رہے ہیں اس لئے ہمیں تو اس کا بڑا دلی دُکھ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آج جسٹس قاضی فائز عیسیٰ کے کیس کا فیصلہ آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی حق و صداقت کی کامیابی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ کا حجم کم کیا ہے اور اس بستے کا وزن بھی کم کیا ہے۔ پہلے سُن دے ساں کہ " نالائق بچے تے بستے بھارے" پہلے بجٹ کی کتابیں وزنی ہوتی تھیں۔ وزیر خزانہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے یہ وزن کم کر دیا ہے لیکن ابھی بھی یہ اتنی بڑی کتابیں ہیں کہ دو دن میں ان کی کوئی تیاری نہیں ہو سکتی۔ یہ بجٹ ایک گورکھ دھندہ ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ کی سربراہی میں سینکڑوں کی تعداد میں بابوؤں نے اس بجٹ کو تیار کیا ہے۔ سیکرٹری خزانہ اور ان کی ٹیم اس بجٹ کو تیار کرتی ہے۔ وہ اس بجٹ کو اس انداز میں تیار کرتے ہیں کہ یہ بجٹ ایک عام آدمی کی سمجھ سے باہر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس کی بہت اچھی روایات رہی ہیں۔ ہمیشہ اس ہاؤس کے اندر رواداری اور برداشت دیکھی جاتی تھی لیکن آج کل اس کا بڑا فقدان ہے۔ وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے دوران جو کچھ ہوا وہ ٹھیک نہیں تھا لیکن کل قائد حزب اختلاف کی تقریر کے بعد حکومت کا جو reaction آیا ہے، جس زبان اور انداز میں میاں محمد اسلم اقبال نے بات کی وہ بھی انتہائی تضحیک آمیز تھی۔ حزب اختلاف ہمیشہ احتجاج کرتی ہے اور حکومت برداشت کرتی ہے۔ اس پر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کا یہ کہنا کہ تمام حزب اختلاف کے ممبران جناب سپیکر کا شکریہ ادا کریں۔ سپیکر صاحب ہمارے کسٹوڈین ہیں۔ ہم ان کے مشکور ہیں۔

جناب سپیکر! میں ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ کسی کی ذات کے حوالے سے بات نہ کروں۔ سیاسی باتیں ہوتی ہیں اور اس کا جواب بھی سیاسی انداز میں ہونا چاہئے۔ مخدوم ہاشم جواں بخت کے ساتھ میرے ہزار سیاسی و نظریاتی اختلافات ہوں گے لیکن میں ہمیشہ اُن کا احترام

کروں گا اور میں کبھی بھی اُنہیں وزیر خزانہ نہیں بلکہ وزیر خزانہ صاحب ہی کہوں گا تو ہم توقع کرتے ہیں کہ قائد حزب اختلاف اور حزب اختلاف کا بھی یہی احترام ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر اعظم کراچی تشریف لے جاتے ہیں اور وہ جب بھی کراچی تشریف لے کر جاتے ہیں پتا نہیں اُنہیں کون تقریریں لکھ کر دیتا ہے وہ ایک ایسا message دیتے ہیں جو federation کے لئے خطرہ ہوتا ہے۔ وفاق اُسی صورت مضبوط ہے جب اُس کی اکائیاں مضبوط ہوں گی۔

جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی نے 2018 میں تمام قیادتوں کی موجودگی میں 18ویں ترمیم کے مطابق این ایف سی ایوارڈ میں ترمیم کرنے کی کوشش کی۔ اُس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ حکومت جب چاہے اپنی مطلوبہ اکثریت کے ساتھ اُس کو ختم کر دے، نئی ترمیم لے آئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے جو کوشش کی تھی وہ صرف آمریت کو روکنے کی تھی، آئے دن آئین کو جو توڑا جاتا ہے وہ کوشش اُس کے خلاف تھی، وہ کسی کے خلاف کوئی سازش نہیں تھی۔

جناب سپیکر! این ایف سی ایوارڈ کرنے سے صوبے مضبوط ہوئے تھے، صوبوں کو شناخت ملی تھی، صوبوں کو نام ملے تھے اور پاکستان کا وفاق مضبوط ہوا تھا۔ آج وہاں اگر جناب عمران خان بیٹھے ہیں تو کل وہاں بلاول بھٹو زرداری بھی آ سکتے ہیں، وہاں میاں محمد نواز شریف بھی آ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں لیکن ہمارا آئین، ہمارا قانون، ہماری اچھی روایات تاریخ کا حصہ بنتی ہیں اور خدارا ہمیں اُن کے ساتھ کسی صورت میں بھی بھیانک مذاق نہیں کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر! مجھے بڑا افسوس ہے آج میں اُن سرکاری ملازمین سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں وہ تبدیلی پسند آئی، آج میں 2013 اور 2018 کے پولنگ سٹاف سے بھی پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو وہ تبدیلی پسند آئی؟ آج آپ کو وہ آصف علی زرداری یاد آیا ہو گا۔

جناب سپیکر! جس نے آپ کی تنخواہیں 138 فیصد بڑھائیں اور آج اس کورونا میں پنجاب اور وفاقی حکومت نے سرکاری ملازموں کو zero percent relief دیا ہے۔ سرکاری ملازم ہمارے ہیں ہمارے صوبے کے ہیں، وہ آپ کے بھی اُتنے ہی ہیں اور ہمارے بھی اُتنے ہی ہیں لیکن

اس سختی کے دور میں اُن کو relief دینا ضروری تھا۔ آپ کہتے ہیں کہ سندھ میں چور بیٹھے ہیں، ڈاکو بیٹھے ہیں، لٹیرے بیٹھے ہیں اُن لٹیروں نے بھی ان سرکاری ملازمین کو دس فیصد اور افسران کو پانچ فیصد تنخواہوں میں اضافہ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں on behalf of Pakistan Peoples Party اس بات کو condemn کرتا ہوں اور پنجاب حکومت اور وزیر خزانہ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کورونا جیسی وبا کے ہوتے ہوئے، اس مہنگائی جیسی وبا کے ہوتے ہوئے، اس ٹڈی دَل جیسی بلا کے ہوتے ہوئے ان ملازمین کو relief دینا ضروری ہے، front line workers کو relief دینا ضروری ہے اور وزیر خزانہ بڑے نرم دل، بڑے polite and soft ہیں میں اُن سے توقع کرتا ہوں کہ وہ اس پر ضرور نظر ثانی کریں گے۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے اور ساری قوم کو پتا ہے کہ ہمارے وزیر اعظم کی دو لاکھ روپے تنخواہ تھی وہ آٹھ لاکھ روپے کر دی گئی کیونکہ اُن کا دو لاکھ میں گزارا نہیں ہوتا تھا تو وہ کیسے توقع کر رہے ہیں کہ یہ ملازم 40/30 ہزار میں اپنا گزارا کرلے گا یا اپنے بچے پال لے گا اس کے گھر کا تو بجٹ بنا کر دکھائیں؟ وزیر اعظم کے گھر کا بجٹ دو لاکھ روپے میں نہیں بن رہا جس کا جہاز بھی free ہے، جس کا لنگر بھی free ہے، جس کی رہائش بھی free ہے، جس کا میڈیکل اور ایجوکیشن ہر چیز free ہے اُس کا دو لاکھ روپے میں گزارا نہیں ہوتا اور آپ سمجھ رہے ہیں کہ ان ملازمین کا 40/30 ہزار روپے میں گزارا ہو جائے گا؟

جناب سپیکر! کل یہاں بات ہوئی اور میاں محمد اسلم اقبال بڑے جذباتی تھے۔ میں بڑے ادب سے عرض کروں گا شاید میری اطلاع کے مطابق یہ غلط ہو۔ 2018 میں جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت گئی تو اُس وقت 693۔ ارب روپے قرضہ تھا جس میں کوئی 90 فیصد غیر ملکی قرضہ تھا۔

جناب سپیکر! آج جون 2020 کے اندر جب پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے وہ قرضہ 245۔ ارب روپے کے اضافے کے ساتھ 938۔ ارب روپے ہو گیا۔ ہمیں اس 938۔ ارب روپے کے قرضے پر اعتراض نہیں ہے ہمیں اعتراض ہے کہ جب وہ چور تھے، جب وہ ڈاکو یہاں پر حکومت کر رہے تھے اور انہوں نے 693۔ ارب روپے قرض لیا تھا تو اُس وقت انہوں

نے یہاں اورنج لائن ٹرینیں بھی چلائیں، انہوں نے یہاں پر میٹرو بسیں چلائیں، انہوں نے یہاں پر سڑکیں بھی بنائیں، سکول و کالج بھی بنائے لیکن آپ نے دو سال میں کچھ کیا بھی نہیں یعنی "کھایا پیا کچھ نہیں، گلاس توڑا بارہ آنے۔"

جناب سپیکر! آپ نے 245۔ارب روپے کا جو قرضہ لیا ہے آپ اُس کا تو حساب دیں؟ آپ تو قرضہ اُتارنے آئے تھے، آپ تو نئے پاکستان کی بنیاد رکھنے آئے تھے لیکن آپ نے تو پرانے پاکستان کو کھنڈرات بنا دیا اور نئے پاکستان بنانے کے لئے 245۔ارب روپے کا قرضہ لے لیا۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی جب پنجاب میں حکومت تھی اُس میں پنجاب میں ہر شہری 6,182 روپے 26 پیسے کا مقروض تھا آج آپ نے اُس کو کچھ دیئے بغیر 8,218 روپے اور 19 پیسے کا مقروض کر دیا۔ آپ نے تعلیم کا بیڑا غرق کر دیا، اُس وقت دوائیاں مفت ملتی تھیں آج ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں مل رہیں، اُس وقت تعلیم مفت تھی اور آج اگر فیس لیٹ ہو جائے تو اُس پر بھی جرمانے پڑ رہے ہیں۔ آپ نے PEF جیسے ادارے کو ایسے سیکنڈلز میں پھنسایا ہے کہ وہ غیر فعال ہو کر رہ گیا ہے جہاں پر عام آدمی کے بچے پڑھتے تھے۔ آپ کے وزیر تعلیم میٹنگ کرنے کو تیار نہیں۔

جناب سپیکر! رولنگ دیتے ہیں، کمیٹی بناتے ہیں لیکن وزیر تعلیم تشریف نہیں لاتے۔ یہاں پر وزیر قانون بیٹھے ہیں آپ اُن سے پوچھ لیں وہ بھی اُس کمیٹی میں تھے۔

جناب سپیکر! حکومتیں اس طرح نہیں چلتیں، آپ الزام لگا کر حکومتیں نہیں چلا سکتے۔ آپ کے main source of income دو ہیں۔ ایک divisible pool سے پیسے آتے ہیں اور ایک آپ کے صوبائی محصولات ہیں۔ اگر ہم اپنا حصہ divisible pool سے نہیں لیں گے تو کیا اُس غفلت اور اُس جرم میں ہمارے وزیر اعلیٰ شامل نہیں ہیں؟

جناب سپیکر! میں مبارکباد دیتا ہوں کہ جس دن ہمارا بجٹ پیش ہوا وزیر اعلیٰ یہاں تشریف لائے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ پتا نہیں کیا مسئلہ ہے انہیں باہر نہیں نکالتے۔ وہ تو بالکل ہماری طرح تھے۔ اچھے خاصے چلتے پھرتے یہاں پر تشریف لائے اور آپ اندازہ لگالیں کہ کابینہ کی پچاس آدمیوں کی فوج ہے لیکن وزیر اعلیٰ اپنا حق نہیں لے سکے۔ 2019-20 میں وفاق نے ہمارا حصہ 1611۔ارب روپے دینا تھا جس میں سے ہمیں 1128۔ارب روپے ملے یعنی 483۔ارب روپے کا پنجاب کے غریب آدمی کی جیب پر ڈاکا پڑا۔ یہ پیسا ہمیں وفاق اپنی طرف سے نہیں دیتا بلکہ

یہ ہمارا اپنا پیسا ہے جو وفاق کے پاس اکٹھا ہوتا ہے لیکن وہی ہمیں خیرات کے طور پر واپس دیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وفاقی حکومت اس پیسے میں سے اپنا بھتّہ رکھ کر ہمیں واپس کرتی ہے۔ ہمارے حصے سے ہمیں 483۔ارب روپیہ کم ملا لیکن کیا اس حصے سے میرے علاقے کی محرومیاں دُور نہیں ہو سکتی تھیں؟

جناب سپیکر! میں اپنی حکومت سے سوال کرتا ہوں کہ جب انہوں نے بجٹ بنایا تو کیا انہیں میرا ضلع نظر نہیں آیا اور کیا اس بجٹ میں میرے ضلع کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ رکھا گیا؟ چنیوٹ فیصل آباد روڈ جو خونی روڈ کے نام سے مشہور ہے جس پر ہزاروں گودیں اجڑ چکی ہیں جس پر ہزاروں سہاگ قربان ہو چکے ہیں اور روزانہ حادثات میں میرے لوگ مرتے ہیں لیکن اس روڈ کے لئے ایک پائی بھی نہیں رکھی گئی، آخر کیوں؟ آپ نے میرے حق پر ڈاکا ڈالا ہے، آپ میرے مجرم ہیں اور آپ کو جواب دینا پڑے گا کہ میرے پنجاب کا پیسا وفاق سے کیوں نہیں لائے؟

جناب سپیکر! اگر میرا وزیر اعلیٰ وہ پیسا لانے میں ناکام ہوا ہے تو پھر وہ میرا اور میرے حلقے کے لوگوں کا مجرم ہے۔ کیا اس سے بڑا بھی کوئی المیہ ہے کہ پچھلے بیس سال سے میرا حلقہ اپوزیشن کا ایم پی اے جیتتا ہے لیکن وہاں ایسا کوئی link road نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کی سڑکوں میں کھڈے ہیں اور ایک سڑک بھی آپ کو ایسی نہیں ملے گی جس پر عام آدمی چل سکے۔ آپ تو کہتے تھے کہ ایک پاکستان ہو گا اور سب کو انصاف ملے گا لیکن میں اب آپ سے انصاف مانگ رہا ہوں لہٰذا مجھے انصاف دو۔

جناب سپیکر! ہمارے لئے کتنے شرم کا مقام ہے کہ ہمارا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال مانگے تانگے کی بلڈنگ میں ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی اپنی کوئی بلڈنگ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ میرا واحد ضلع ہے جس میں ڈپٹی کمشنر کا دفتر ہے اور نہ ہی ڈی پی او کا دفتر ہے۔ دونوں افسران ضلع کونسل کی دکانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں لہٰذا یہ کتنا لمحہ فکریہ ہے۔ ہر ضلع میں ڈپٹی کمشنر اور ڈی پی او آفس بھی ہوتا ہے لیکن میرے ضلع میں ضلع کونسل کی مانگے تانگے کی دکانوں میں دیواریں بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ یہاں پر وفاق کو خوش کرنے کے لئے 483۔ارب روپے کی سخاوت کر دی گئی ہے۔ یہ وفاق کو مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اس کی اکائیاں مضبوط ہوں گی تو وفاق مضبوط ہو گا۔

جناب سپیکر! کل مینگل صاحب نے جو بات کی ہے اس کا مطلب ہے کہ محرومیاں بول رہی ہیں۔ جب صوبوں سے ایسی آوازیں اٹھیں گی تو پھر ہمارا پرسانِ حال کون ہو گا؟

جناب سپیکر! اگر صوبائی محصولات میں دیکھیں تو 295۔ارب روپے اکٹھے کرنے کے اہداف مقرر کئے گئے تھے لیکن صرف 191۔ارب کی ریکوری ہوئی اور اس میں بھی 104۔ارب روپے shortfall ہے لہٰذا یہ حکومت کی نالائقی اور نااہلی ہے۔ اگر آپ اپنے اہداف پورے نہیں کر سکتے تو آپ اپنی اس نالائقی کو تسلیم کریں۔

جناب سپیکر! یہ نالائقیاں ایسے نہیں چھپیں گی کہ 1611۔ارب روپے divisible pool سے لینے تھے لیکن 483۔ارب روپے shortfall لیا اور 21-2020 میں 1432۔ارب روپے کر دیا۔ بجائے بہتری کی طرف جانے کے آپ تنزلی کی طرف چل پڑے ہیں اور یہی حال انہوں نے نچلی سطح پر بھی کیا ہے۔ جب 295۔ارب روپے پورے نہ ہوئے تو 21-2020 کے لئے 220۔ارب روپے رکھ دیئے۔ یہ آخر کس کو دھوکا دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں کہوں گا کہ یہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ یہ خود تو جا رہے ہیں لیکن اپنے ساتھ یہ پنجاب کو بھی ڈبو کر جائیں گے۔ میرے پاس اتنے اعداد و شمار تو نہیں ہیں لیکن تھوڑے بہت آپ کی مہربانی سے بتا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں 20-2019 میں غازی بروتھا پاور پراجیکٹ سے 22۔ارب روپے بقایا جات کی مد میں ملنے تھے اور 10۔ارب روپے وہاں سے جو سالانہ آنے تھے وہ ملا کر ٹوٹل 32۔ارب روپے ہمارے پاس تھے۔ اس کی 5۔ارب روپے installments ہوئی تھیں۔

جناب سپیکر! اب ان کتابوں کو دیکھیں تو 21-2020 میں 5۔ارب روپے بقایا جات کی مد میں اور 5۔ارب روپے سالانہ مل رہے ہیں۔ ہمارا 10۔ارب روپیہ سالانہ تھا لیکن اب اس میں سے 5۔ارب روپیہ کیوں چھوڑا گیا ہے؟ اب 10۔ارب روپے کو 5۔ارب بقایا جات کی مد میں اور 5۔ارب روپے current میں ڈال کر ہمارا منہ بند کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! صوبوں کے ان وسائل سے حکومتِ وقت کے پیٹ میں مروڑ اٹھتے ہیں۔ وزیر اعظم اکثر catharsis کرتے رہتے ہیں اور یہ وہی مروڑ ہیں کہ صوبوں کو اُن کے وسائل کیوں مل گئے ہیں؟ یہ وسائل پہلے وفاق کے پاس ہوتے تھے اس لئے جتنی مرضی کسی کو خیرات دو۔

جناب سپیکر! آج وبا کے دنوں میں سندھ والے اسی لئے چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ ہمارا اپنا حصہ ہمیں دو۔ اگر تم خود نہیں لڑ سکتے تو ہمیں لڑنے دو لیکن اُن کو بھی روکا گیا ہے۔ چونکہ پنجاب میں ان کی اپنی حکومت ہے اس لئے وہ پنجاب کے ساتھ چاہے جو مرضی کریں۔

جناب سپیکر! جب ہماری حکومت آئی تھی تب یہ austerity drive کی بات کرتے تھے لیکن اب ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ آفس کے لئے 59 کروڑ روپیہ مختص کیا گیا تھا لیکن 78 کروڑ 10 لاکھ روپے خرچ کئے یعنی 19 کروڑ 10 لاکھ روپے ضمنی گرانٹ میں مزید لئے اور مختص کردہ رقم سے 32.4 فیصد زائد خرچ کیا۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے وزیر اعلیٰ آفس کے لئے 58 کروڑ 90 لاکھ روپے مختص کئے ہیں جو صرف اور صرف آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ہیں۔ جب انہوں نے 59 کروڑ روپے رکھے تھے تب 19 کروڑ 10 لاکھ روپے ضمنی گرانٹ سے لئے اور اب دس لاکھ روپے بجٹ کم کر کے پھر بیس کروڑ لینے ہیں۔ یہ اسمبلی ممبران کے ساتھ اور پنجاب کی عوام کے ساتھ بھی فراڈ ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جلسوں میں کہنا ہے کہ ہم نے اخراجات کم کئے ہیں لیکن یہ زیادہ کر رہے ہیں کیونکہ یہ ضمنی گرانٹس لیتے ہیں۔ جب یہ حکومت آئی تھی تو ریکارڈ ہے کہ انہوں نے تین چار بجٹ ایک سال میں پیش کئے تھے۔ آپ دیکھ لیں کہ یہ ان کی قابلیت ہے۔

جناب سپیکر! میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کر کے اجازت چاہوں گا۔ میرے پاس ایک رپورٹ آئی ہے جس پر میں بات کروں گا۔ لاء اینڈ آرڈر ایک ایسی چیز ہے جو کسی بھی ملک کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اگر آپ کا لاء اینڈ آرڈر ٹھیک نہیں ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ ملک میں ترقی ہو گی یا ملک بہتری کی طرف جائے گا۔

جناب سپیکر! انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک crime against person ہے اور دوسرا crime against property ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہاں murder کے 1210 کیس رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ جو جنوری سے اپریل 2020 تک کے ہیں جن میں Murder 1210، Rape 1062، Gang rape 50، Head Assault 3911، Attemp to Murder 1759، Kidnaping 4116، Others 2722 اور Crime Against Property میں Robbery 6638، ڈکیتی 254، Theft 445، Cattle Theft

2455، Motor Vehicle Theft 8729، Motor Vehicle Snatching 1593، Others 14943.

جناب سپیکر! اس کی back side پر بھی تفصیل ہے جو کہ کافی لمبی ہے جسے میں پڑھنے کی بجائے آپ کو ویسے ہی پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر! اب سارے صوبوں کا جس میں خیبر پختونخوا بھی ہے، اس میں اے جے کے بھی ہے، جی بی بھی ہے اور ریلویز بھی ہے کسی سے موازنہ کر لیں تو ہمارا پنجاب اس وقت الحمدللہ top پر ہے جس کی وجہ صرف bad governance ہے۔ آپ آئی جیز تبدیل کرتے جا رہے ہیں، آپ چیف سیکرٹریز تبدیل کرتے جا رہے ہیں، آپ ایس پیز اور تھانیدار تبدیل کرتے جا رہے ہیں۔ ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ "اینہاں تبادلیاں نال اس نے ٹھیک نئیں ہونا"۔

جناب سپیکر! ایہہ کھوہ صاف کرنا پینا اے۔ کھوہ صاف کرن گے تے کم سدھا ہوئے گا۔ ایہہ تبادلیاں نال اور ایہہ لوٹے کڈن نال اس نے ٹھیک نئیں جے ہونا۔

جناب سپیکر! خدارا ساڈے کولوں 1992 دا ورلڈ کپ اوہ شیشے دا مرتبان واپس لے لو تے سانوں ساڈا پرانا پاکستان واپس کر دیو۔ اسیں اوندے وچ سکھی ساں جیندے وچ عزت سی، احترام سی، جیندے وچ رواداری سی، رکھ رکھاؤ سی۔ سانوں اوہ ساڈا ملک واپس دے دیو اور ایہہ اپنا مرتبان والا پاکستان واپس لے لو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دوں گا کہ دنیا میں اتنی بڑی pandemic آئی ہوئی ہے جو کہ پاکستان میں بھی آئی ہوئی ہے جس کا effect ہماری معیشت پر آیا ہے اور ہماری ذہنیت پر آیا ہے جو کہ نظر آ رہا ہے۔

جناب سپیکر! ان حالات میں اتنا business friendly اور اتنا balanced بجٹ دینا آسان کام نہیں تھا بہر حال اس مشکل exercise کو for the first time in the history of Punjab لوگوں سے اور عوام سے باقاعدہ پوچھا گیا جس کو ہم ایک inclusive بجٹ کہتے ہیں تو ان کی رائے لی گئی کہ کس شعبے میں کتنا خرچ کیا جائے۔ جو لوگوں کی رائے آئی اس

کے بعد یہ بجٹdevelop کیا گیا اور لوگوں کی جو رائے تھی، پی ٹی آئی کا جوcore slogan ہے کہhuman development کے اوپر پیسا لگایا جائے اور لوگوں کی رائے بھی اسی سے ملتی تھی کہeconomic revival in employment generation کے اوپر39 فیصد لگایا جائے، ایجوکیشن کے اوپر23، 22 فیصد لگایا جائے، ہیلتھ کے اوپر15 سے20 فیصد لگایا جائے۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی کا پنجاب حکومت کا جو اس سال کا بجٹ ہے اس کے اندر اس چیز کی بھرپور طریقے سے عکاسی ہوتی ہے۔ کیا بہتر نہیں کہ ہم لوگ اگر لفاظی سے باہر آ جائیں اور خوب صورت پنجابی اور خوب صورت سرائیکی زبان میں باتیں کرنے کی بجائے حقیقت پسند ہو جائیں۔ ہم لوگ باتیں کرتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹیاں کام نہیں کرتیں تو میرے بھائیو! سٹینڈنگ کمیٹیوں کا جو حال آپ لوگوں نے کیا تھا وہی خمیازہ ہم بھگت رہے ہیں۔ جب آپ زیادہ باتیں کرتے ہیں تو اپنے ماضی کو دیکھیں۔ ہم لوگ عبرت کا نشان بنتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور خدا نہ کرے، خدا نہ کرے کہ آپ لوگوں کی ان باتوں میں، ان جھگڑوں میں اور ان مفروضوں میں ہم لوگ بہت آگے تک چلے جائیں۔

جناب سپیکر! اس حکومت کی جوausterity drives تھیں جس کے بارے میں بات کی گئی اور ہم حیران ہوتے ہیں کہ باتیں اتنی خوبصورتی سے کرتے ہیں لیکن جوausterity drives اس حکومت نے کی اسی کی وجہ سے جب یہ کورونا کاpandemic پاکستان میںhit ہوا تو½8۔ارب روپے حکومت پنجاب نے اس کے اندرcontribute کیاtowards a largest ever relief package given in the history of Pakistan by any Government یہ ایک کمال کا کام ہوا ہے لیکن جب مخالفت برائے مخالفت ہوتی ہے تو 1240۔ارب روپے کاrelief package نظر نہیں آتا کہ ہمselective blind ہو جاتے ہیں اور ہم اندھے ہو جاتے ہیں کیونکہ ہم نے نہیں کیا کسی اور نے کر دیا لیکن کوئی بات نہیں۔ وہ نظر نہیں آیا کہ آج ہم لوگ اس ہوٹل میں بیٹھ کر کیوں اسمبلی کا بجٹ سیشن کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ10 سال سے اس بلڈنگ کاgrey structure کھڑا ہوا تھا اور ہمیں توفیق نہیں ہوئی کہ اس وقت اس پر ایک دو ارب روپے اور لگا لیتے تو آج اس کے اوپر جوextra پیسا لگ رہا ہے اورinflation کی وجہ سے یا پرائس اوپر جانے کی وجہ سے جو

اضافی پیسا لگے گا اس کا ذمہ دار کون ہے اس لئے کہ مجھے پروا نہیں ہے کیونکہ میری جیب سے نہیں جارہا ہے۔ وہ سوچ یہ تھی کہ غریب کا جو ٹیکس ہے جس غریب کے لئے اتنا رو پیٹ رہے ہیں وہی غریب چار سے چھ ارب روپے extra دے گا لیکن چونکہ میری جیب سے نہیں جا رہا تھا، میرا business effect نہیں ہو رہا تھا تو کوئی پروا نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! کل معزز قائد حزب اختلاف نے کہا کہ کھلے آسمان کے نیچے بیڈ تھے تو موصوف جب آپ کی حکومت تھی تو آپ نے کتنے ہسپتال بنائے اور آپ لوگوں نے ہسپتالوں کی کہاں اپ گریڈیشن کی؟ پی کے ایل آئی بنایا تو no doubt کہ بہت اچھا ایک انسٹیٹیوشن ہے لیکن ہم وہ لوگ ہیں کہ جہاں پر آپ نے اچھے کام کئے ہیں ہم فراخدلی سے ان کو accept کرتے ہیں مگر جہاں پر کام نہیں کیا وہاں پر گند کیا ہے اسے تو کم از کم accept کر لیں۔ وہ 100۔ارب روپے بنک اکاؤنٹس میں چھوڑ کر گئے لیکن آپ ہمیں 2500۔ارب روپے کا خسارہ دے کر گئے جس کا خمیازہ ہمیں بھی بھگتنا پڑے گا اور آپ کو بھی۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے loans لئے تو بالکل لئے ہیں اور وہ loans کس لئے ہیں اس کی حقیقت ذرا کھولیں ناں۔

جناب سپیکر! یہ آپ لوگ جو وعدے وعید اپنے بڑوں یعنی آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے ساتھ کر کے آئے تھے تو ان کی جو installments اور interest ہے اسے pay کرنے کے لئے لے رہے ہیں۔ آپ لوگ جو اتنی باتیں کرتے ہیں کہ ہمارے پاس figures ہیں اور statistics ہیں تو وہ نکالیں اور ان statistics کے اوپر بیٹھ کر کبھی ایک debate کر لیتے ہیں۔ ہمارے پاس اگر fiscal space نہیں ہے تو یہ آپ لوگوں کی مہربانی تھی اور آپ لوگوں کی حکومت کی مہربانی تھی جبکہ اوگرا رو رہا تھا، پیٹ رہا تھا کہ گیس کے نرخ بڑھائیں لیکن آپ نے کہا کہ تین سال چھوڑ دیں اور اگلی حکومت جو آئے گی وہ دیکھے گی تو بڑے افسوس کی بات ہے اور ان میں اتنی جرأت نہیں تھی کہ عوام کو face کر سکیں۔ ابھی باتیں کرنے میں تو سارے بڑے تیز ہیں اور نہ تیتر نہ بٹیر، آپ لوگ اس طریقے سے حرکتیں کرتے ہیں کہ بھئی لاک ڈاؤن کر دو۔ حکومت لاک ڈاؤن کی طرف جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں جی economy problem میں ہے۔

جناب سپیکر! بھئی! اپنیopinions کا کھل کر اظہار کرو اور مرد میدان بنو، اپنی پبلک کو faceکرو۔ وہ جرأت اگر نہیں رکھتے تو پھر اپنا منہ بند کر لیں۔

جناب سپیکر! ضمنی گرانٹ کی بات کی گئی کہ 61 بلین روپے کی ضمنی گرانٹ مانگی گئی جسے regretکیا گیا اور اس حکومت نے 61 بلین روپے کی ضمنی گرانٹ کوregret کیا۔ ڈیڑھ ارب روپے بچایا گیاwith better administrative fiscal belt-tighteningاس میں ڈیڑھ ارب روپے بچایا گیا۔ ہم لوگ شاہانہ اخراجات کی طرف نہیں گئے، ہم لوگوں نے وزیر اعلیٰ کے ذاتی گھر کے آس پاس حکومت کے پیسے سے، taxpayerکے پیسے سے دیواریں بنائیں، وہاں پر ہم لوگوں نے سکیورٹیequipmentلگایا اور نہ ہی ہم نے کبھی 6 سے 9 ہزار بندہ ایلیٹ فورس کا وہاں پر لگایا۔ ہم لوگوں کے آکر پہلے حالات دیکھ لیں اور پھر بات کریں۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ یہ لوگ ڈالر کی بات کرتے ہیں تو جس ملک کے اندرimports 54۔ ارب روپے کی ہو رہی ہوں،exports 20 سے 23۔ ارب روپے کی ہو رہی ہوں اور اتنا بڑاdeficitہو جہاں پر مارکیٹ میں ڈالر کی ڈیمانڈ ہو، ان لوگوں نے اپنے foreign exchange reservesکو مارکیٹ میں ڈال کرartificiallyاس ڈالر کو کنٹرول کیا جس کاeffectانہوں نے تو نہیں بھگتنا بلکہ وہ تو ہم بھگت رہے ہیں۔ جب ڈالر 155 اور 160 کا ہوا تو اس کاobviously inflationکاeffectآئے گا جو کہ ہم دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! 12 فیصدinflationکی بات کرتے ہیں وہ بالکل صحیح ہے جو کہ نہیں ہونا چاہئے تھا لیکنThen it takes a timeایک زخم ہو جائے تو اس کوhealکرنے میں timeلگتا ہے اور اگر آپ لوگtimeدینے کے لئے تیار نہیں ہیں تو بالکل باتیں کریں لیکن انشاءاللہ تعالیٰ پانچ سال کے بعد ہم آپ کو اس کا جواب بھی بہت خوبصورتی سے دیں گے۔

جناب سپیکر! قرضہ لے کرirresponsibleشاہانہ حرکتیں کریں، کھانے پی آئی اے کی فلائٹ سے منگوائے جائیں، فیملی کو نیویارک لے کر جایا جائے اور ان کو بہترین ہوٹلوں میں ٹھہرایا جائے یہ کام ہم لوگوں نے نہیں کئے یہ کام اِن لوگوں نے کئے ہیں۔ ان لوگوں نے ہمارے لئے یہ کس قسم کاprecedent setکیا تھا، یہ عوام کو کس قسم کےprecedentsدکھا رہے تھے؟

جناب سپیکر!وزیر اعلیٰ کی یہاں پر اپنے ایم پی ایز کے ساتھ جس قسم کی حرکتیں تھیں وہ ساری ہم نے دیکھی ہوئی ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی باتیں نہیں تھیں۔ آپ کے اپنے ایم پی ایز اگر چُپ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ میرے بھائی سارا کچھ بھگت چکے ہیں۔ آج یہ لوگ ہمیں باتیں کرتے ہیں کہ یہ حکومت کیا کر رہی ہے تو اس بجٹ میں ہماری ترجیحات لوگوں کی opinions کا response دینا ہے اور وہ ہم دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر!جو حکمت عملی ہم نے experts کے ساتھ بیٹھ کر طے کی ہیں وہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ Economic Revival and Employment Generation کی طرف ہم نے ایک بھرپور پروگرام مرتب کیا ہے جو rural areas کے لئے ہے تاکہ population کی بڑے شہروں کی طرف migration نہ ہو اس کے لئے micro, small, medium size Industries کو encourage کیا جا رہا ہے.with guaranteed Capital وہ loans ان کو ملیں گے اور ان کو tex relief ملے گا۔ وہاں پر labour intensive کام ہو گا تاکہ لوگ اپنے دیہاتوں میں بیٹھ کر کام کریں۔ وہ لاہور، کراچی، پشاور اور راولپنڈی کی طرف نہ جائیں۔ یہ چیزیں چھوٹی چھوٹی ہیں لیکن اگر انہیں نظر نہ آئیں تو یہ ایک الگ بات ہے۔ ان کے اثرات بہت دیرپا ہیں کہ ان لوگوں کی بڑے شہروں کی طرف migration نہیں ہو گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!COVID-19 کی بات کرتے ہیں تو یہ ایک pandemic ہے۔ یہاں جس جس نے بات کی ہے میں حلفاً کہتا ہوں کہ ان کو بھی اس کے بارے میں پتا نہیں ہے۔ ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر تین بندوں سے باتیں کر لینے سے اور بہت بڑے سردار بن لینے سے یہ باتیں نہیں ہوا کرتیں۔ باتیں تب ہوتی ہیں جب آپ practically کام کریں، آپ کو فیصلہ کرنا پڑتا ہے اور اس کا ایک گھنٹے کے اندر response چاہئے ہوتا ہے۔ جو responses اِن کے تھے وہ ہم نے دیکھے ہیں۔ جیسے شوگر ملیں سنٹرل پنجاب سے جنوبی پنجاب میں شفٹ کیں اُس وقت ہماری حکومت نہیں تھی۔ جس کی حکومت تھی، جس جس کو فائدہ ہوا ذرا وہ کھڑے ہو کر نر بنیں اور ہمارے ساتھ بات کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اِن لوگوں نے کاٹن کا بیڑا غرق کیا۔ ہمارا ملک exporting تھا اور اب یہ importing بن چکا ہے۔ یہ کس نے بیڑا غرق کیا؟ یہ پیپلز پارٹی نے کیا، مسلم لیگ (ن) نے کیا اور ان کے لیڈران نے کیا۔ جو چور تھے اور چور ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اب یہ بجتے ہیں اور چھپتے ہیں۔ اس حکومت نے 43۔ ارب روپیہ COVID-19 کے لئے رکھا جس میں سے 18۔ ارب روپیہ direct businesses کو ٹیکس ریلیف دیا گیا۔ 25۔ ارب روپیہ دونوں ہیلتھ منسٹریز، PDMA اور محکمہ زکوٰۃ کو دیا گیا۔ مرکزی حکومت نے 144۔ ارب روپیہ دیا جس سے پنجاب میں 44لاکھ خاندان کو 12 ہزار روپیہ ماہانہ ملا۔ اس میں ½ 8۔ ارب روپیہ حکومت نے ڈالا اور وہ 54 بلین روپے پنجاب کے لوگوں کو ملے۔

جناب سپیکر!مجھے افسوس ہوتا ہے کہ یہ باتیں کرتے ہیں، ان لوگوں نے human development کی طرف تو دیکھا ہی نہیں۔ انہوں نے صرف grey انفراسٹرکچر کی طرف دیکھا جہاں سے کمیشن آتی تھی۔ جو کچھ نندی پور میں ہو رہا ہے وہ ہم دیکھ رہے ہیں اور ساہیوال میں کول پاور پراجیکٹ کی پروڈکشن cost کو بھی ہم دیکھ رہے ہیں۔ یہ باتیں کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے بہت کچھ کر دیا اور 12 ہزار میگاواٹ بجلی بنادی۔

جناب سپیکر!میری بجلی کی expertise ہے ہمیں اضافی بجلی بنانے کی ضرورت نہیں تھی، ہمیں صرف transmission losses کم کرنے اور نئی transmission lines کی ضرورت تھی لیکن وہاں سے کمیشن نہیں ملتا تھا اور جو نئے پاور ہاؤسز تھے ان میں سے ملتا تھا۔

جناب سپیکر!ہم لوگوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ ان لوگوں نے صرف یہ چیزیں دیکھی ہیں کہ کہاں سے ہماری ذاتی جیبوں کو زیادہ فائدہ ہوگا۔ ابھی پنجاب میں کورونا pandemic آیا، پنجاب کے ہسپتالوں میں 36 ہزار بستر موجود تھے۔

جناب سپیکر!بدقسمتی یہ ہے کہ لاہور میں ہماری ہیلتھ سروسز overwhelm ہو چکی ہے لیکن ان ڈاکٹروں، ہیلتھ کیئر ورکرز کو encourage کرنے کے لئے محکمہ صحت نے ہر ماہ ایک اضافی تنخواہ دینے کا اعلان کیا تھا اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔Be thankful to our Chief Minister for that ہمارا جو بھی front line worker شہید ہوگا اس کو 40لاکھ سے لے کر 80 لاکھ روپے تک کا شہداء فنڈ میں سے معاوضہ دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں تک ہماری testing capability کی بات ہے تو جیسے دنیا میں testing capability ہے ویسی ہی ہمارے پاس ہے۔ جس کے معاشی حالات بہت اچھے ہیں وہ ڈیڑھ ملین کا بھی ہر روز ٹیسٹ کر رہے ہیں اور جن کے معاشی حالات اچھے نہیں ہیں وہ ایک ٹیسٹ بھی نہیں کر رہے ہیں۔ ہم لوگ پنجاب میں اللہ کے فضل و کرم سے ہر روز تقریباً 20 ہزار ٹیسٹ کر رہے ہیں۔ ہماری اپوزیشن کے معزز ممبر نے بالکل صحیح بات کہی کہ ابھی تک یہ ٹیسٹ 1/4th بھی نہیں ہیں۔ بالکل ہم herd immunity کے لحاظ سے اپنی peak پر نہیں پہنچے لیکن ہوتا یہ ہے کہ یہ پارٹنر شپ عوام اور حکومت کی آپس میں مل کر ہوتی ہے We have to act like responsible people اگر ہم responsible بن کر نہیں چلیں گے تو ہم اس بیماری کو اپنے گھر میں خود دعوت دیں گے۔

جناب سپیکر! اگر حکومت یہ دیکھے کہ economy کو بھی چلانا ہے، COVID-19 کے ساتھ fight بھی کرنی ہے اور شہروں کی systematic opening بھی کرنی ہے تو اس میں we have to be more responsible ہر وقت حکومت responsible نہیں ہو سکتی عوام کو بھی responsible ہونا ضروری ہے۔ ہم لوگ یہاں بیٹھ کر بڑی خوبصورتی سے باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ اس حکومت نے کچھ بھی نہیں کیا، اس حکومت نے پنجاب کا بیڑا غرق کر دیا اور وفاق کا بیڑا غرق کر دیا۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ پہلا وزیر اعظم ہے جس کے بارے میں دنیا کا کوئی لیڈر یہ نہیں کہتا کہ اس کے اندر کرپشن کا کوئی عنصر موجود ہے۔ اگر foreign investors کا وزیر اعظم پر بہت زیادہ confidence ہے تو وہ ان کے character کی وجہ سے ہے۔ یہ نہیں ہے کہ بڑا بھائی بیٹھا ہو اور چھوٹے بھائی کے ساتھ کمیشن کی deal ہو رہی ہو، بیگم بیٹھی ہو تو خاوند کے ساتھ ہو رہی ہو۔ وہ باتیں اب ختم ہو گئی ہیں وہ ہر کسی کو بری لگتی تھیں اب pockets کے اندر پیسا آنا بند ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے اس بجٹ کے اندر لوگوں کو ٹیکس ریلیف دیا ہے۔

Mr Speaker! Reduction in Expenditures Fiscal Belt Tightening, Social Protection Programmes and Programme for promoting socially under privileged class

جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ جو پہلے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں ہوتا تھا اس کا ہم لوگوں نے تماشا دیکھا ہے۔ ہم لوگوں نے 18۔ ارب روپے ان کی کرپشن کو پکڑ کر بچائی ہے انشاءاللہ تعالیٰ وہ deserving لوگوں کی طرف divert ہو گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Human Capital Development جو ان کی سوچ بھی نہیں تھی۔

پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پنجاب میں ایک innovative financing کا طریقہ ہے جس کے اندر 165۔ ارب روپے کے projects identify ہو چکے ہیں اور other 250 billion rupees کے projects are under the process ہیں جو identify ہوں گے۔ Foreign Investors تیار ہیں ہماری بد قسمتی ہے کہ یہ pandemic آ گیا۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے as a sitting member of the government یہ درخواست ہو گی کہ ہم لوگ رولز کو جتنا easy بنا سکیں بنائیں اور ہم بیوروکریسی کو کم discretion دیں تا کہ کوئی بندہ اپنی palms کو grease کرنے کے لئے رشوت نہ مانگے تا کہ foreign investors discourage نہ ہوں۔ اگر وہ foreign investors آ گئے تو بعد میں جو بھی حکومت آئے گی، آج سے 30 سال بعد بھی جو حکومت آئے گی وہ دعا دے گی کہ خدا کا شکر ہے یہاں کوئی انوسٹمنٹ آئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس بجٹ کے اندر 106۔ارب روپیہ رکھا گیا جس کو ہم کورونا effect کہتے ہیں جس میں 56 بلین صرف businesses کو ریلیف دینے کے لئے رکھے گئے اور 50۔ارب روپے direct کورونا سے fight کرنے کے لئے رکھے گئے۔ اب ہسپتالوں اور ڈاکٹروں کو responsible ہونا ہے۔ ان کے ٹیکس کو 16 فیصد زیرو ریٹ کر دیا گیا تا کہ وہ غریبوں کا علاج کم خرچ میں کریں۔

جناب سپیکر! اب ہسپتال اور ڈاکٹروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ کس طریقے سے غریبوں کو ریلیف دیتے ہیں۔ ٹیکس ریلیف دیتے ہوئے بیس قسم کی سروسز کو 16 فیصد سے 5 فیصد تک لایا گیا ہے۔ ریستوران، بیوٹی پارلرز اور دوسرے entertainment sectors کو دوبارہ ریلیف دیا گیا ہے۔ جو شخص cash pay کرے گا اس کو 16 فیصد چارج ہوگا، جو debit card یا credit card سے pay کرے گا وہ 5 فیصد ٹیکس دے گا۔ ہماری حکومت عوام کو سکھا رہی ہے۔

جناب سپیکر! With tax and incentives کہ خدا کا واسطہ ہے کہ cash pay کرنا بند کرو اور جو پیسے آپ دے رہے ہو اس کو in document کرو تاکہ tax collection بڑھ سکے،، تاکہ چور بازاری ختم ہو، تاکہ دو نمبر کا پیسا کہیں اور نہ جائے وہ white ہو کر آئے کیونکہ آپ document کے ذریعے pay کر رہے ہو اس لئے وہ economy کے لئے مددگار ہو۔ اگر ہم نے black economy کو صحیح طرح سے tap کر لیا تو آپ کی economy اس سے دُگنی پڑی ہوئی ہے اور وہ ہم لوگوں نے نہیں کی بلکہ ہم سے پہلے جتنی حکومتیں تھیں یہ ساری ان کی مہربانی ہے۔ اگر ان لوگوں نے اس وقت تھوڑی جرأت کا مظاہرہ کیا ہوتا۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم لوگ آج بہت خوشحال ہوتے اور شاید ان کے خلاف بھی اتنی باتیں نہ ہوتیں جو ہم آج کر رہے ہیں۔ حکومت لوگوں میں awareness create کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے چاہے وہ tax collection ہو، چاہے payments ہوں، چاہے خریداری ہو، چاہے COVID-19 ہو، چاہے کہیں کرپشن ہو رہی ہے اس کو وزیراعظم کے complaint cell یا وزیراعلیٰ کے complaints cell میں باقاعدہ رجسٹرڈ کروایا جائے۔ وہ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ عوام aware ہو کہ ان کے کیا حقوق ہیں؟ یہ نہیں ہے کہ ایک دن رات کو خواب آیا، سنگاپور چلے گئے، کھانا پیچھے بھول گئے اور پی آئی اے کی فلائٹ سری پائے لے کر آ رہی ہے وہ باتیں اب ختم ہوں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ begging bowl تب ٹوٹ سکتا ہے، یہ کشکول تب ٹوٹ سکتا ہے جب ہم لوگ tax collection کی طرف صحیح چلے جائیں۔

جناب سپیکر! اللہ کے فضل و کرم سے ہماری سمت صحیح ہے لیکن اللہ کی طرف سے ہم پر امتحان ضرور ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ تکلیف میں اگر آپ اللہ سے دور ہٹیں گے تو یہ سزا ہوگی۔ اگر اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو یہ امتحان ہے ہم اس کو امتحان سمجھ کر قبول

کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس سے fight کریں گے۔ ہم لوگ stamp duty میں پانچ فیصد سے ایک فیصد تک کمی لائے تاکہ construction industry revive کر سکے۔

جناب سپیکر! پراپرٹی ٹیکس، اب جن لوگوں کے پراپرٹی ٹیکس 30۔ ستمبر تک جمع ہوتے ہیں ان کو ریلیف دیا گیا کہ دس فیصد کی بجائے پانچ فیصد جمع کرائیں اور 30۔ ستمبر تک اس کو clear کریں۔ Entertainment tax 20 percent سے پانچ فیصد تک reduce کیا تاکہ سروس انڈسٹری pick up کر سکے۔ آپ کو 20 فیصد کا rebate دیا جارہا ہے کہ اگر کار کا ٹوکن یکمشت pay کر دیں تو 20 فیصد rebate ہے اگر پنجاب E-pay کے through pay کرتے ہیں تو آپ کو پانچ فیصد مزید rebate ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو inventive ہیں۔ شاید ان لوگوں نے سوچا نہیں اور شاید ان کو دھچکا لگ رہا ہے کہ ہو کیا رہا ہے؟ بے شک ہم لوگ ایک بہت برے سخت economic as well as اس pandemic کی وجہ سے ان حالات سے گزر رہے ہیں لیکن اللہ کے فضل و کرم سے ہم لوگ کہیں بھی اپنے resolve میں کمی نہیں پاتے ہیں۔ ہم نے اپنے وزیر اعلیٰ کو یہاں پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے اور بجٹ کی جو distribution اور allocation ہونی چاہیے؟ ہم نے فیڈرل میں دیکھا ہے، میں نے کم از کم چار different forum پر ٹریڈرز اور بزنس کمیونٹی کے ساتھ بیٹھ کر بات کی۔

Mr Speaker! This is under the present circumstances a very balanced budget. It's a good budget. And if they are saying this, I don't know

جناب سپیکر! آج تک یہ لوگ کون سے تاجر رہے ہیں، شاید بجلی کا بل pay نہیں کرتے تھے، گیس کا بل pay نہیں کرتے تھے، شاید ریلوے کے track مفت میں آتے تھے تو obviously وہ وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کل ان کی ایک بڑی خوبصورت بات سنی، ہمارے قائد حزب اختلاف نے بات کی کہ قدرت کا انتقام واقعی بھیانک ہوتا ہے اور بالکل ہوتا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر غلط کیا ہو تو اللہ پاک ہم لوگوں کو بار بار امتحان میں ڈالے اور اگر غلط نہ کیا ہو تو اس کی فکر بھی

نہیں کرنی چاہئے۔ یہ شعر تب یاد آتے ہیں کہ جب بندے کے اپنے اوپر جو گزر رہی ہے وہ نظر آ رہا ہو۔ وہ بھیانک بالکل ہوتا ہے۔ پنجاب زندہ باد پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کل جناب محمد بشارت راجہ نے، I have really lot of respect for him, he is very senior seasoned and sober person اور انہوں نے درست کہا جو باتیں کیں مگر اس کے بعد ان کے ایک منسٹر صاحب اٹھے اور جس طرح سے انہوں نے ان کی باتوں کی دھجیاں بکھیریں۔ میں تو اس پر کچھ نہیں کہنا چاہتا اور صرف اتنا کہوں گا کہ:

کم ظرف لوگ جب وقار پاتے ہیں
اپنی حیثیت بھول جاتے ہیں
اور کتنے کم ظرف ہیں یہ غبارے
چند پھونکوں سے پھول جاتے ہیں

Mr Speaker! According to the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973.

جناب سپیکر! میں یہاں پر religious minorities کو سب سے پہلے represent کر رہا ہوں۔ Because according to the constitution we have eight seats since 1973 جن کو بڑھانے کی ضرورت ہے اور آج تک نہیں بڑھائی گئیں۔ باقی سب کی آبادی بڑھ گئی لیکن minorities آبادی شاید نہیں بڑھ رہی۔

جناب سپیکر! میں آج کچھ سوالات اس ایوان میں رکھ کر جانا چاہتا ہوں۔ 23۔ جولائی 1947 اسی پنجاب اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا اور جہاں پر آپ تشریف فرما ہیں یہاں پر ہمارے دیوان بہادر ایس پی سنگھا He was the first Christian speaker who was sitting. اس ایوان کے 177 ووٹ تھے۔۔۔(قطع کلامیاں)

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: سید یاور عباس بخاری! آپ کی باری ختم ہو گئی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ پلیز! آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 177 ووٹ تھے، جناب محمد بشارت راجہ، رانا محمد اقبال خان، چودھری اقبال، میری بہن محترمہ صبا صادق اور senior and seasoned parliamentarian جناب سمیع اللہ خان سارے اس بات کو جانتے ہیں کہ پانچ ووٹ ایسے تھے، آج جو پاکستان کا نعرہ لگاتے ہیں، انہوں نے بھی پاکستان کے مخالف ووٹ دیئے تھے، یہ سچائی ہے اور برہنہ سچائی ہے۔ آپ partition of Punjab پڑھ لیں اور ان پانچ ووٹوں نے جو minorities کے ووٹ تھے جن میں سکھ بھی تھے ہندو بھی تھا اور کرسچن بھی تھے ان سب نے قائداعظم محمد علی جناحؒ جو کہ charismatic leader تھے اور ہیں۔ جب پنجاب کی partition ہوئی تو ان کے حق میں فیصلہ دیا۔ پھر casting vote آیا تو قابل احترام قائداعظم محمد علی جناحؒ سپیکر دیوان بہادر ایس پی سنگھا کے کمرے میں اُٹھ کر گئے، اسی پنجاب اسمبلی میں اور جناب محترم قائداعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا کہ میرے پاس کتاب ہے کہ ہم نے انڈیا میں رہ کر اقلیتوں کا کرب دیکھا ہے اس لئے آپ ہمیں ووٹ دیں جو آج کل انڈیا میں بھی ہمارے مسلم بھائیوں کے ساتھ، ہمارے کرسچن بھائیوں کے ساتھ اور دیگر minorities کے ساتھ مودی ظلم کر رہا ہے اس کی جتنی بھی نا صرف مذمت بلکہ مرمت بلکہ جوتوں کی حد تک جانا چاہئے جو کہ وہ minorities سے کر رہا ہے۔ دیوان بہادر ایس پی سنگھا نے قائداعظم کے کہنے پر ووٹ دیا اور وہ قرارداد جو تھی partition of Punjab کی آج جہاں پر ہم بیٹھے ہیں، بہت سارے اور ڈسٹرکٹ وہ پاکستان کا حصہ بنے اور انڈیا کا حصہ نہیں بنے۔ پھر جسٹس اے آر کار I have the hole list نیلس، چیف جسٹس آف پاکستان، جسٹس رانا بھگوان داس، چیف جسٹس آف پاکستان، جناب سیسل چودھری گروپ کیپٹن آف ائر فورس چھ طیارے دشمن کے مار کے ان کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں اور پاکستان سرزمین پر اپنا طیارہ اتار کر اپنی مٹی اور پاکستان کی مٹی کو چوما، مگر انتہائی احترام اور ادب کے

ساتھ وزیر خزانہ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، وہ چلے گئے ہیں لیکن سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں کہ ہمارے ساتھ pensioners والا سلوک کیا جاتا ہے۔ ان کو اتنی انکم دی جاتی ہے کہ وہ زندہ رہ سکیں اور نہ ہی وہ مر سکیں جو کہ انہوں نے سب کی پنشن بھی بند کر دی ہے اور تنخواہیں بھی نہیں بڑھائیں۔ ہمارے لئے اس بجٹ میں کیا رکھا ہے حالانکہ وہ ہمیں نہیں ملنا، minorities کی سکیمیں ہوتی ہیں 50 کروڑ روپیہ، مجھے یاد ہے کہ سیکرٹری صاحب اس وقت He was with the Chief Minister Mian Muhammad Shahbaz Sharif sahib تو جب وہ ہمارا آخری بجٹ تھا تو ایک ارب 60 کروڑ روپے minorities کی schemes کے لئے دیا تھا اور ایک

Special package of Chief Minister for the religious minorities for their churches, for their mosques, for their temples and for others. Because the last speech of the Quaid -e- Azam said that you are free to go to your mosques, you are free to go to your churches and you are free to go to your temples. State has no concern with it and in the eye of state you are all equal citizens

جناب سپیکر! پچاس کروڑ روپیہ؟ اس سے تو بہتر تھا کہ یہ بھی نہ دیتے کوئی بات نہیں، پہلے بھی تو گزارا کر رہے ہیں اب بھی کر لیتے۔ یہ وہ بجٹ ہے جو انہوں نے ہم minorities کے لئے رکھا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی بات ہو رہی تھی آج کل مخلوط الیکشن ہیں، آپ کے ضلع میں چونکہ minorities کے کم لوگ ہیں لیکن وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ، میرے اور رانا محمد اقبال خان کے یا دوسرے جتنے معزز ممبران ہیں ان کے حلقے میں 20 ہزار سے بھی زائد even جہاں پر میرا گاؤں ہے چک نمبر 424 منٹگمری والا 8347 ووٹ ہیں اور پورا گاؤں Christian village ہے چونکہ مخلوط الیکشن ہیں تو جو بھی ہمارا مسلم بھائی یا بہن الیکشن لڑتے ہیں we exercise our vote in favor of them یہ ہر جگہ پر ہے اور بہت سارے ایسے حلقے ہیں۔ ہم نے ایک study کروائی ہے جس سے وہ سیٹیں جیتی جاتی ہیں مگر حد دیکھ لیں کہ پنجاب کی total population کی اڑھائی فیصد ہماری آبادی ہے اور پچاس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں مجھے بہت دُکھ لگا پہلی دفعہ لگا، حالانکہ ہم ذمی ہیں اور نہ ہی مفتوح ہیں۔ ہمیں کسی نے فتح نہیں کیا۔ We are

ہمhere before the creation of Pakistan and we will remain faithful صرف اہل وطن نہیں، ہم بازوئے وطن ہیں مگر مجھے دُکھ لگا، مجھے نہیں سمجھ آئی کہwhat is the mysterious mysteryپر سرار راز کیا ہے؟ یہ جو گورنمنٹ ہے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا مگر کچھ بچے سوال کر رہے تھے ادویات چور، گندم چور، ماسک چور، چندہ چور، چینی چور، ووٹ چور، خیرات چور اگر ان سب کو ملا کر کون سی پارٹی بنتی ہے تو سارے سمجھتے ہیں کون سی پارٹی بنتی ہے۔ وہ تحریک انصاف ہے، میں سوچ رہا تھا کہ دوسری سائڈ سے صحیح جواب دیں گے ان کا جواب غلط ہے لیکن طارق عزیز کو اللہ تعالیٰ جنت میں جگہ دے اگر وہ آج ہوتے تو وہ بھی آپ کو غلط ہی کہتے آپ کو وہ چھڑی دے دینی چاہئے جس کو اندھالے کر آیا تھا۔

جناب سپیکر!وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی توجہ چاہئے۔We have 54 majority of the countries they have theاورIslamic countries constitution and law just like Malaysia and other countriesکے بچے کا مذہب اٹھارہ سال تک وہی ہو گا جو اس کے ماں باپ کا مذہب ہے لیکن یہاں پر کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر!میں کہنا نہیں چاہتا تھا کہ:

میں تو اس واسطے چُپ ہوں کہ تماشا نہ بنے
اور تو سمجھتا ہے مجھے تجھ سے گلہ کچھ بھی نہیں

جناب سپیکر !12 سال کی بچی،13 سال کی بچی ابھی recentlyپچھلے ہفتے ماریہ شہباز فیصل آباد کی لڑکی ہے تھانہ مدینہ ٹاؤن ہے تووزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ ہم سب نے ایک لاء بنایا تھا کہ کس عمر کی بچی کی شادی ہو گی اور ہمارےChristianityمیںpubertyکا لاء نہیں ہے اس لئے میری آپ سے خصوصی گزارش ہو گی کہ ایسے لوگ جو چند پیسے دے کر نکاح کار جسٹر لے لیتے ہیں ان کے لئے کوئی سخت ترین اقدام کیا جائے، ہم سب کے لئےinternationallyچونکہ میںUnited Nationمیں جاتا ہوںsub-commission, commission, human rights council, SCO, House of Lawاور جوdifferent Universitiesمیں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ!ہم وہاں پر کہتے ہیںthese are not the state

sponsored crimesبات بھی درست ہے لیکن کسی ایکindividual actionسے بدنام ہم سب ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر!میری آپ سےhumble submissionہے کہ اس کو روکیں، رحیم یار خان، بہاولپور میں ہندو بچیوں کے ساتھ ابھیrecentlyمیں وہاں پر تھا ایک کیس لڑ کر آیا ہوں اور پنجاب میں جو ہمارے بچے اور بچیاں ہیں جس طرح میں نے ماریہ شہباز کا نام لیا اُس کے ساتھ ابھیrecently she is a single parent childاور جس طرح سے اُس کوkidnap کیا اور جو کچھ ہوا جب ہم وہاں جاتے ہیں تو پتا چلتا ہے تو پھر ہمیں اس حوالے سے ساری situationمیں علماء کرام کوonboardلینا چاہئے کہ وہ بتائیں اور یہ رجسٹر جس طرح سے بھی جاری ہوتا ہے کہ کیا اگر اٹھارہ سال سے کم عمر بچے کا ووٹ نہیں بن سکتا، اُس کا شناختی کارڈ نہیں بن سکتا، جس طرح باقی ممالک میں اٹھارہ سال سے کم عمر کا بچہ قسمت پُڑی تک نہیں خرید سکتا، قسمت پُڑی وہ جس سے انعام نکلتا ہے وہ نہیں خرید سکتا اور یہاں پر شادی کر دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر!لاء کہتا ہے کہ اٹھارہ سال سے کم عمر کسی بچے کا کوئیcontactہی نہیں ہو سکتا تو میری وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سےhumble submissionہو گی کہ آپ اس پر ضرور نوٹس لیجئے گا۔

جناب سپیکر!میں کوئی ایسی بات نہیں کروں گا کہ جس سے میں کسی اور کو موقع دوں کہ وہ ہمارے پاکستان، میرے ملک کے خلاف لب کشائی کرے لیکن چونکہ روزانہWatch Dog میں،Amnestyمیں،even today these are reports of US but we are Pakistani we don't want to see such kinds of thingsہمیں پاکستانی بن کر یہاں پر اپنے حالات کو ٹھیک کرنا ہو گا تاکہ کسی کو موقع نہ ملے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ پاک ایک کتاب میں لکھے کہ شراب حرام ہے اور دوسری میں لکھ دے کہ حلال ہے یہ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر!معزز ممبر جناب محمد معاویہ نے بہت خوبصورت بات کی، یہ جو ہمارے لوگ کہتے ہیں میں آج openکرنا چاہتا ہوں کہ بائبل مقدس میں کسی جگہ پر یہ بات نہیں لکھی کہ minoritiesکے لئے شراب جائز ہے یہ غلط بات کہی جاتی ہے، یہ کس طرح کی ریاست مدینہ چاہتے ہیں؟ ابھیrecently with due apologyآپ کے صوبے کے سربراہ نے پیر گھے

شاہ جو فوت ہو چکے ہیں اُن کے بیٹے کو شراب کا لائسنس جاری کر دیا، اُن کا ائرپورٹ کے باہر ہوٹل ہے، ڈی ایچ اے ملتان میں شراب کا لائسنس جاری کر دیا- what is this? Is it Riyasat-e-Madina? ایسے ترقی کریں گے ؟ ایسے وباؤ کو قابو کریں گے نہیں:۔

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
ہے عمل لازمی تکمیل تمنا کے لئے
ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

جناب سپیکر! پاکستان میں ایجوکیشن اور ہیلتھ کا جو profession تھا اس میں ہماری کمیونٹی نے بہت خدمت کی ہے لیکن ہمارے لئے صلہ کیا ہے ؟ ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ قائداعظم محمد علی جناح بانی پاکستان اگر وہ نہ ہوتے تو شاید میں کسی ہندو وکیل کا منشی بھی نہ ہوتا اگر میں پاکستان میں نہ ہوتا لیکن جب انہوں نے پاکستان بنایا تھا۔

جناب سپیکر! ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ he was the student of a Christian institution لیکن ہمارے ساتھ کیا ہوا ؟ اس حد تک ہم اخلاقی پستی میں چلے گئے، شکر ہے ہماری ہیلتھ منسٹر محترمہ یاسمین راشد موجود نہیں ہیں اگر ہوتی بھی تو کوئی اثر نہیں ہونا تھا۔

جناب سپیکر! میں فیصل آباد کی بات کر رہا ہوں 1250 لوگوں کو کام سے نکال دیا گیا حالانکہ سپریم کورٹ کی طرف سے judgment آئی ہے کہ یہ جو disease آئی ہے اس کے دوران کسی کو کام سے نہیں نکالا جائے گا، اُن میں سے 471 ہمارے مسلم بھائی ہیں کیونکہ جاب نہیں ملتی they are also doing work and also joining to the work خیر اُن کو ہم نے دوبارہ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سے منت کر کے، گزارش کر کے ہر طریقے سے بحال کروا لیا ہے۔ وہ سارا دن سڑکوں پر ہوتے ہیں including the 471 جو ہمارے فیصل آباد کے مسلم بھائی ہیں اور باقی پنجاب میں بھی سب سے زیادہ وہ کام کر رہے ہیں۔ صفائی نصف ایمان ہے اور اُن کو ماسک دیئے جا رہے ہیں اور نہ ہی ان کو sanitizer دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر دیکھ رہا تھا کہ جو معزز ممبر بھی speech کر رہا ہے تین چار دفعہ یہ مصالحہ سا لگا تا ہے پتا نہیں اس کا کوئی فائدہ ہے بھی یا نہیں لیکن اُن کے لئے کچھ نہیں۔

جناب سپیکر! اللہ پاک کی نظر میں تو انسان برابر ہیں جس طرح میں نے پہلے religion کی بات کی there is no coercion in the religion دین میں تو کوئی جبر نہیں ہے۔ ان باتوں کو سوچنا پڑے گا پھر خواجہ سراء ہمارے معاشرے کا پساء ہوا طبقہ ہیں لوگ اُن کا مذاق اُڑاتے ہیں لیکن پتا نہیں یہ لوگ خالق کا مذاق اُڑاتے ہیں یا مخلوق کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا اُن کے لئے صرف ایک کمیونٹی سنٹر رکھا گیا تھا یہ بجٹ دیکھ لیں اس میں سے وہ بھی نکال دیا گیا ہے۔ جس طرح ہماری کمیونٹی کے لئے صفحہ نمبر 40 جو ان کا white paper ہے اُس میں صرف 50 کروڑ رقم رکھ دی گئی ہے تو اُن کا ایک پراجیکٹ تھا وہ بھی نکال دیا گیا ہے تو اُن کی تو بد دُعائیں ہوں گی، کہتے ہیں اُن کے راستے میں پھر کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی، پھر آفتیں بھی آئیں گی، وبائیں بھی آئیں گی، روحیں جسموں سے الگ بھی ہوں گی، بجٹ کتاب میں دیکھ لیں کوئی مجھے اس بات پر challenge کر دے۔ اسی طرح میں نے ماریہ شہباز کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ لوگ گھڑی گھڑی، گھڑی دیکھیں میں اپنی بات کو ختم کرنا چاہتا ہوں کل وزیر خزانہ چینی پر نکتہ چینی کر رہے تھے کہ فلاں چینی کھا گیا، فلاں کھا گیا ابھی یہاں موجود نہیں ہیں لیکن میں بتانا چاہتا تھا کہ شوگر ملوں میں جو سب سے بڑا حصہ ہے جہانگیر ترین کا 27 فیصد، خسرو بختیار کا 24 فیصد اور ہمایوں اختر 19 فیصد ہے۔ جیسا کہ ابھی سید یاور عباس بخاری بھی فرما رہے تھے تو وہ شریف فیملی پر تنقید کر رہے تھے۔ شریف فیملی کی تمام ملز اس وقت بند ہیں لہٰذا آپ اپنے جواب کے جتنے بھی figures ہیں ان کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! آئین کا آرٹیکل 25 اور 36 کہتا ہے اور آرٹیکل 25 جو کہ آرٹیکل 28 سے پہلے آتا ہے the every citizen of Pakistan اس کا gender اور religion کیا ہے؟

جناب سپیکر! They are equal in the eye of law! پھر آرٹیکل 19 اور 36 بھی یہی کہتا ہے کہ ان کی propagation and promotion کی state responsible ہے لیکن آگے آرٹیکل 41 کہتا ہے کہ no non-Muslim can be the President of the

پھر آگے لکھتا ہے کہ 91 آرٹیکل 3 میں لکھتا ہے کہ no non-Muslim can be the Prime Minister of the Country. Country شاید ہم میں ہی کمی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ آپ کو بھی ضرور کہوں گا کیونکہ آپ بھی اسی قبیلے کے سرداروں میں سے ہیں یا اسی قبیلے کے فرد ہیں۔ ہمارا تو فرق ہے کیونکہ ہم بہادر تو ضرور ہیں لیکن ہارے ہوئے لشکر میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں بلوچوں کی بات کر رہا ہوں مجھے کل بہت خوشی ہوئی جب بلوچوں نے گورنمنٹ کا ساتھ چھوڑا اور اب یہاں سے بھی بہت سارے لوگ بہت جلد گورنمنٹ کا ساتھ چھوڑ جائیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے امید ہے کہ یہاں سے بھی بہت سارے لوگ بہت جلد گورنمنٹ کا ساتھ چھوڑ جائیں گے۔ جناب محمد معاویہ جانتے ہیں کہ جھنگ میں چوگاں، مداڑی جھنڈ وہاں پر بلوچوں کے سات گاؤں ہیں اور وہ آپ کی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں تو مجھے بڑی خوشی ہوئی جب مینگل صاحب جو کہ نور الدین صاحب کے بھائی ہیں اور اسی طرح زین بگٹی صاحب جن کا پنجاب پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ جب چودھری ظہور الٰہی کو یہاں سے ایک وزیراعظم نے حکم دیا کہ ان کو physically eliminate کریں تو نواب اکبر بگٹی نے اس کو refuse کر دیا I think he was Governor at that time

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ نہیں چودھری ظہور الٰہی ہمارے مہمان ہیں ہم ایسا کام نہیں کریں گے اور انہوں نے نہیں کیا۔ یہ بلوچوں کی سیر، فیبرک، نسل اور سب کچھ تھا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی جب کل اختر مینگل صاحب نے اسمبلی میں بات کی اور پھر اسی تاریخ کو دہرایا۔ میں چھوٹی چھوٹی دو باتیں کر کے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ میں نے ایک سمری جمع کروائی ہوئی ہے یہ بڑی اچھی بات ہے ہمارے علماء کرام بیٹھے ہوئے ہیں کہ جو بچے قرآن پاک جو کہ ہماری آخری کتاب ہے اور نبی کریم ﷺ ہمارے آخری نبی ہیں جو بھی اس کا امتحان پاس کر گیا تو اس کو اس امتحان پاس کرنے کے 20 نمبر علیحدہ ملیں گے۔

Mr Speaker! this is the admitted fact in Punjab University, in other universities and in the schools, even the legal department they have given their opinion that yes this is true that they will get extra twenty marks

جناب سپیکر! اگر وہ قرآن پاک کو حفظ کرتے ہیں تو پھر آرٹیکل 25 پر مجھے جانا پڑتا ہے اور میں نے یہ request کی ہے کہ اگر ہمارے بچے بائبل مقدس جو کہ الہامی کتاب ہے اس کا امتحان پاس کریں تو ان کو بھی 20 نمبر دیئے جائیں اور اسی طرح جو دوسرے الہامی مذاہب ہیں اگر ان کے بچے امتحان پاس کریں تو ان کو بھی 20 نمبر دیئے جائیں تا کہ equality تو ہو تا کہ میدان عرفات میں جو آخری خطبہ ہمارے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے دیا تھا وہ پورا ہو کہ:

> There is no superiority over black to white or white to black, Arabi to Ajami or Ajami to Arabi, there is no superiority.

جناب سپیکر! کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر اور کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے اور اگر ہے تو صرف اور صرف اس کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ آپ سے منت ہے میں اس لئے آپ کو کہہ رہا ہوں کہ یہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ ہے باقی تو جو بھی ہیں ان کا ہمیں پتا ہے۔ دو، تین چلیں میں یہاں پر ایک بات کرنے لگا تھا لیکن چھوڑیں پھر وہ غلط بات ہو جانی تھی۔

جناب سپیکر! وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کو ہم جب بھی ٹیلیفون چاہے رات کو بھی کر لیں وہ ہماری بات سن اور مان بھی لیتے ہیں ورنہ بہت سارے منسٹر تو ٹیلیفون ہی نہیں سنتے بلکہ ان کی منسٹر صاحبہ کے پاس ایک منسٹر صاحب کام کے سلسلے میں گئے ان کا میں نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ روایت یہ کہتی ہے کہ ہم کسی کا نام نہ لیں کیونکہ یہ اچھی بات نہیں ہے انہوں نے کہا کہ نہیں، نہیں، نہیں، میں یہاں پر قانون سازی کرنے آتی ہوں لہذا آپ اپنی فائل لے کر چلیں جائیں۔ مجھے وہ بھی یاد ہے کہ جس طرح سے آپ نے stand لیا اس ڈاکٹر کے خلاف جو کہ دو دن بعد بحال کر دیا

گیا تھا کہ ایک معزز منسٹر کی ریکارڈنگ کر رہا ہے ایک معزز منسٹر کی کالیں وہ سن رہا ہے اور لوگوں کو بھی سنا رہا ہے تو اگر آپ side نہ لیتے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ اس کو فارغ کیا جاتا تو

I always salute you and congratulate you, you took stand, it was a ferm stand, it was not for the Minister, it was for the member of the parliament

جناب سپیکر! آپ نے پارلیمنٹ کی عزت کو بڑھایا تھا۔ لاہور کے لوگوں کے بارے میں، میں سمجھتا تھا کہ یہ بڑے diplomats ہوتے ہیں یہ میرے پاس بھی آتے ہیں

They love Lahore, they love all people, they love to the Muslim people, and they love to the Christian people, the Lahori people are the best people

تو ان کو جاہل کہہ دیا گیا اور کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔

جناب سپیکر! ایک میری بہن نے کوئی چھوٹی موٹی بات کی تو ان کے خلاف سازش کی گئی اور ان کی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے کوشش کی گئی کہ ان کی عزت کو کم کیا جائے۔ جنہوں نے ان کے خلاف سازش کی میں ان کا نام بھی نہیں لوں گا کیونکہ وہ ان کی اپنی ہی کوئی بہن ہے تو ہمیں اس بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہئے ہو سکتا ہے کہ ان کا اپنا کوئی ذاتی مسئلہ ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ لاہور کے لوگ جاہل نہیں بلکہ یہ بہت عقلمند ہیں اس لئے انہوں نے اس محترمہ کو الیکشن میں تین مرتبہ شکست دی، ایک مرتبہ میاں محمد نواز شریف، محترمہ کلثوم نواز اور تیسری مرتبہ جناب وحید عالم خان کے مقابلے میں شکست دی تو لاہور کے لوگ جاہل نہیں بلکہ بہت عقلمند اور مہمان نواز لوگ ہیں یہ بات پوری دنیا کہتی ہے چاہے کوئی

British or European Union's Ambassador or other countries which the twenty eight countries those who have the ambassadors in Islamabad

جناب سپیکر! وہ تمام لاہور اور پاکستان کی تعریف کرتے ہیں یہ بھی اپنے وزیراعظم کے نقش قدم پر چل پڑے ہیں جو کہ باہر کے ممالک میں جا کر کہتے ہیں وہ کھا گئے، وہ لوٹ گئے، وہ آئے گی اور 2 ہزار ارب روپے لائے گی پھر فلاں پر لگائے گی اور پھر فلاں پر لگائے گی تو وہ سارا کچھ کہاں

پر گیا انہوں نے تو پورا شیرازہ ہی بکھیر دیا ہے۔ اس آفت کو دیکھ رہے ہیں میں قسم نہیں کھاؤں گا لیکن خدا جانتا ہے مورخ اور تاریخ اس بندے کو قومی مجرم لکھے گی جس طرح برازیل کے صدر کو قومی مجرم لکھا گیا ہے کیونکہ وہ بھی کہتا تھا کہ نہیں، نہیں، نہیں میں لاک ڈاؤن کے بہت خلاف ہوں، میں فلاں ہوں، میں یہ ہوں اور میں وہ ہوں۔

جناب سپیکر! اب کیا ضرورت محسوس ہوئی ہے گلیاں محلے seal کرنے کی۔ اگر ایک آدمی یحییٰ نامی ووہان سے کوئٹہ، بلوچستان آیا تھا اگر اس کا وہیں پر علاج کیا جاتا اور ایک ماہ کے لئے border seal کئے جاتے تو کیا یہ ممکن ہے کہ کورونا وائرس اس طرح سے پھیلتا لیکن جب وہ کہتے ہیں کہ تیری نیت ٹھیک نہیں ہے تو میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے جب نیت اور طبیعت دونوں ٹھیک نہ ہوں تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں بات کروں گا کہ ہمارے بہت سارے کرسچن چکوک ہیں تو شام لاٹ جو جگہ ہوتی ہے وہ اسی گاؤں کا حصہ ہوتی ہے جس گاؤں میں وہ پائی جاتی ہے تو ہمارے یہاں سپیکر صاحب کے حلقے میں بھی بڑا کلارک آباد، چھوٹا کلارک آباد، منٹگمری والا اور شانتی نگر جو کہ جلا دیا گیا تو اس طرح کے بہت سارے گاؤں ہیں ان کی جو شام لاٹ جگہ ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بارے میں گزارش ہے کہ وہ جگہ ہمیں دی جائے۔ آخر میں جنوبی پنجاب کی بات ہو رہی ہے تو یہ جنوبی پنجاب کے حوالے سے credit goes to Mian Muhammad Shahbaz Sharif کہ پنجاب اسمبلی میں ہم نے اس کے حق میں قرارداد پیش کر کے پاس کروائی لیکن یہ ضمیر پتا نہیں کیا چیز ہے کہ جب لوگوں کا مطلب پورا ہو جاتا ہے تو پھر ان کا ضمیر جاگ جاتا ہے اور پھر وہ نئے نئے گروپوں میں جانا شروع کر دیتے ہیں اب پھر کچھ لوگوں کا ضمیر جاگنے والا ہے۔ ابھی بھی بہاولپور اور جنوبی پنجاب کی قرارداد معزز رانا ثناءاللہ نے قومی اسمبلی میں جمع کروائی ہوئی ہے تو یہ لوگ کیوں نہیں ان کا ساتھ دیتے اگر یہ لوگ صوبے بنانے میں sincere ہیں تو ساتھ دیں؟

جناب سپیکر! آخری بات نیب میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کل معزز ججز کیونکہ اب فیصلہ اس حوالے سے آ گیا تو میں بات کر سکتا ہوں کہ قاضی فائز عیسیٰ پر جو ریفرنس دائر کیا گیا تھا وہ خارج ہو گیا ہے تو کل ججز نے کہا کہ جس طریقے سے نیب لوگوں کو ذلیل کر رہی ہے اور جو تباہی انہوں

نے پھیلائی ہوئی ہے وہ بھی ہم لکھیں گے۔ کیا مذاق ہے کہ پہلے نیب والے لوگوں کو پکڑتے ہیں اور پھر اس کے بعد جناب محمد بشارت راجہ وہ ان کو گلدستے بھیجتے ہیں تو پہلے ان کو پکڑتے ہیں اور اس کے بعد جیل میں شہزادا اکبر کہتے ہیں کہ ان کو پھول دے کر آئیں تو ایسے کام پر لعنت ہے۔ آپ ان کو انصاف دیں کیونکہ پھول کسی کو بھی نہیں چاہئیں۔ ہماری پارٹی مسلم لیگ (ن) کا کوئی آدمی پکڑا جائے تو اس کی bail cancellation کے لئے سپریم کورٹ تک جاتے ہیں ان کے دو منسٹرز گرفتار ہوئے ہیں تو کیا یہ کسی کے لئے سپریم کورٹ تک گئے ہیں؟ انہوں نے اپنے جہانگیر ترین یعنی امیر ترین آدمی کو manage کر کے راتوں رات باہر بھگا دیا اور اس سے اگلے دن یہ رپورٹ لے کر آرہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ دُہرا معیار ہے۔ This is the conflict of interest. This is the double standard. میں آخر میں پورے ایوان کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے بڑے تحمل و صبر کے ساتھ میری باتیں سُنی ہیں۔ میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کروں گا کہ:

اُتوں وڈیاں ہور وی سنگھناں ہو جاناں
ظلم دا بوٹا وڈنا ای تے مڈوں وڈ
ایویں بوکے کڈ کڈ پیا مشقت کرناں ایں
کھوہ نوں کرناں ای صاف تے وچوں کتّا کڈ

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا بات کریں گی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس ایوان میں میرے کئی ایسے ساتھی موجود ہیں کہ جو پچھلے پانچ سال حزب اختلاف میں میرے ساتھ تھے اور اب حکومت میں بھی میرے ساتھ ہیں۔ آج بہت دنوں بعد مجھے بولنے کا موقع ملا ہے اور امید کرتی ہوں کہ مجھے اپنی بات مکمل کرنے کے لئے وقت دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کی لفاظی کے حوالے سے بات نہیں کروں گی کہ بجٹ کا اتنا حجم ہے اور اتنی اتنی رقم فلاں فلاں شعبہ جات کے لئے مختص کی گئی ہے بلکہ میں اس سے ذراہٹ کر بات کروں گی۔ میں اپنے حزب اختلاف کے بھائیوں اور بہنوں سے بھی گزارش کروں گی کہ میری تمام گفتگو کو اچھے اور صاف دل سے سُنا جائے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ اور پوری کابینہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے ان مشکل حالات میں ایک ایسا بجٹ پیش کیا جو کہ ناممکنات میں سے تھا۔ بجٹ کے موقع پر یہ جملہ اکثر حکومتی ممبران بولا کرتے ہیں لیکن اس وقت یہ جملہ بالکل حالات سے مطابقت رکھتا ہے کیونکہ ایسے حالات اس سے پہلے دنیا میں کسی ملک اور کسی انسان نے نہیں دیکھے۔ دنیا میں یہ pandemic اور ایسی صورتحال اس سے پہلے کبھی در پیش نہیں آئی اس لئے کوئی پارٹی، کوئی تنظیم اور شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس قسم کے مشکل حالات میں اس سے بہتر طریقے سے نمٹا جاسکتا ہے تو غلط ہو گا۔ تمام صوبوں کے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم جس طریقے اور بہتر انداز میں ان حالات کو face کر رہے ہیں اس پر میں ان سب کو سیلوٹ کرتی ہوں۔ سب اپنی اپنی جگہ بہت اچھی کوششیں کر رہے ہیں۔ یہ وبا صرف پاکستان کے لئے اور نہ ہی یہ کسی سیاسی پارٹی کی ہے۔ یہ ایک ایسی وبا اور آفت ہے کہ جو پوری دنیا پر نازل ہوئی ہے۔ اس وبا کی وجہ سے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کا بہترین ہیلتھ سسٹم بھی ناکام ہو کر رہ گیا ہے۔ آپ سب اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں بہت محدود وسائل اور صحت کی سہولتیں ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے اس وبا کا مقابلہ کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت تک مقابلہ کرتے رہیں گے جب تک کہ اس مرض میں مبتلا آخری مریض شفایاب نہیں ہو جاتا۔ ہم نے وبا کو دیکھ لیا، بجٹ بھی پیش کر دیا گیا اور اس بابت اب تقاریر ہو رہی ہیں لیکن ہم نے اس وبا سے کیا سیکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے سب ساتھیوں سے پوچھنا چاہوں گی کہ کیا ہم نے اپنے کردار کا کبھی تجزیہ کیا ہے اور کیا ہم نے اپنے آپ کو کبھی اندر سے جھنجھوڑا ہے؟ وہ لوگ جو isolation میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اپنے آپ کا محاسبہ ضرور کریں۔ میں اُٹھ کر آپ پر الزام لگا دیتی ہوں اور آپ اُٹھ کر مجھ پر الزام لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس ملک کے لئے ہم سب کا کیا کردار رہا ہے؟ اگر آج مجھے اللہ نے عزت دی ہے اور میں ایک ایم پی اے بن کر بیٹھی ہوں تو مجھے یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا میں اپنے فرائض صحیح طریقے سے سرانجام دے رہی ہوں یا نہیں۔ میرے مفادات کہاں پر منسلک ہیں، کیا میں یہ کام اپنے ذاتی مفاد کے لئے کر رہی ہوں یا پاکستان کی بہتری اور انسانیت کی فلاح کے لئے کر رہی ہوں؟

جناب سپیکر! یہاں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہم نے اپنے دورِ حکومت میں ہسپتال بنائے اور فلاں فلاں منصوبے مکمل کئے۔ کوئی بھی حکومت ہو، میں کسی پر الزام نہیں لگا رہی لیکن معذرت کے ساتھ عرض کروں گی کہ کام کرنے کا صحیح حق ادا تو صرف قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے کیا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی داؤ پر لگا کر ہم سب کو ایک ایسا آزاد وطن دے دیا کہ جس میں آج ہم عزت و حرمت سے بیٹھے ہیں۔ آپ انڈیا اور مقبوضہ کشمیر میں جا کر دیکھیں کہ وہاں پر مسلمانوں کے ساتھ کتنا بُرا سلوک ہو رہا ہے۔ ان مسلمانوں کے حالات دیکھ کر آپ سمجھ سکیں گے کہ آزادی کتنی بڑی نعمت ہے۔ ہمارے ہاں اس آزادی کا تمسخر اُڑایا گیا، اس ملک کو لوٹ کر کھایا گیا اور اس کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی۔ اس ملک کی سلامتی سے بالاتر کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمارے کچھ لوگوں نے اپنے ذاتی مفادات کے لئے نظام تعلیم کو بھی تباہ کر دیا ہے۔ اگر ہم سب کو اس ملک کی سلامتی عزیز ہے اور ہم نے اس وبا سے نجات حاصل کرنی ہے تو آئیں سب اکٹھے ہو جائیں۔ خُدارا! اس بات کو بُھول جائیں کہ پی ٹی آئی کی حکومت ہے اور عمران خان وزیر اعظم ہے۔ اللہ نے ان مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ان کو منتخب کیا ہے۔

جناب سپیکر! آج اپوزیشن کرنے کی نہیں بلکہ ہم سب کو اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوتی اگر اپوزیشن کے سارے ساتھی وزیر اعلیٰ کے ساتھ مل کر کام کرتے اور اس کے بہت اچھے نتائج سامنے آتے۔ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کی آراء بہت اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ ان کا بھی تجربہ ہے۔ آئیں ہم سب مل بیٹھ کر اس وبا سے نجات حاصل کرنے کے لئے اور ملک و قوم کی بہتری کے لئے کام کریں۔ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے میرے سب بہن بھائیوں کو یہاں پر بات کرنے کا حق حاصل ہے اور تنقید کرنے کا بھی حق

ہے کیونکہ اپوزیشن کا یہی کام ہے کہ جہاں حکومت کی کوئی کمزوری نظر آئے اس کی وہ نشاندہی کریں لیکن خدارا تنقید برائے اصلاح کیجئے۔

جناب سپیکر! میرے حزب اختلاف کے ساتھی یہ بھی دیکھیں کہ انہوں نے ماضی میں کیا کیا تھا؟ آپ نے جو کچھ بویا تھا آج وہی کاٹ رہے ہیں۔ ہمیں اپنا اپنا احتساب کرنے کی ضرورت ہے۔ خُدا کے لئے شخصی پوجا چھوڑ دیں کہ یہ میرا لیڈر ہے لہٰذا مجھے اسے خوش کرنا ہے اور اس کی لازماً تعریف کرنی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت کو بتادیا ہے کہ سپریم پاور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ COVID-19 چکنائی کا ایک چھوٹا سا جرثومہ ہے جو کہ خوردبین کے بغیر نظر نہیں آتا اس کی وجہ سے آج سپر پاور گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ بڑے بڑے دعوے کئے جاتے تھے کہ وہ سپر پاور ہے۔

جناب سپیکر! آج یہ ثابت ہو گیا کہ سب سے بڑی سپر پاور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ جب چاہے جس کو چاہے پٹخ دے۔ جب کسی مسلمان پر کوئی آفت آتی ہے تو وہ اس کی آزمائش ہوتی ہے۔ آج ہماری آزمائش کا وقت ہے اور آزمائش میں اللہ یہ دیکھتا ہے کہ میرا کون سا بندہ ثابت قدم رہتا ہے، استقامت پر رہتا ہے، یقین میں رہتا ہے، میرے قریب ہوتا ہے، میرا شکر گزار ہوتا ہے اور ناامید نہیں ہوتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آزمائش کے وقت یہ بھی دیکھتا ہے کہ کون سا بندہ منکر ہو جاتا ہے، گھبرا جاتا ہے، ناامید ہو جاتا ہے اور پھٹکارنا شروع کر دیتا ہے۔ کورونا کی یہ وبا بھی میرے رب کی طرف سے ایک آزمائش ہے اور ہم سب لوگ اس کی نظر میں ہیں کہ آج کون اس مشکل وقت میں اپنے رب کو اپنی مشکل دُور کرنے کے لئے پکارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو عزت دی ہے، جس کی حکومت ہے اس کو عزت دینا آپ کا فرض ہے۔

جناب سپیکر! آج یہ عہد کریں کہ ملک و قوم کی بہتری کے لئے ہم سب نے مل کر کام کرنا ہے۔ آ جائیں numbers game بہت ہو گئی کہ اتنے کروڑ یا ارب روپے آپ کا بجٹ تھا اور اتنے کروڑ یا ارب روپے ہمارا بجٹ ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کو کتنا relief دیا ہے، کیا ہم نے سب بیماریاں ختم کر دی ہیں، کیا بچوں کا ریپ ہونا بند ہو گیا ہے اور کیا جرائم ختم ہو گئے ہیں؟ بالکل ایسا نہیں ہے۔ ہم سب اس کے ذمہ دار اور جوابدہ ہیں۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کی عدالت کے سامنے جوابدہ ہیں اور وہاں پر کوئی سفارش چلتی ہے اور نہ ہی پیسا چلتا ہے۔

جناب سپیکر! میں معذرت سے عرض کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی سفارش نہیں چلے گی۔ میری اپنے حزب اختلاف کے ساتھیوں سے گزارش ہے کہ خدارا پاکستانی عوام کی بہتری کے لئے کام کریں۔ جب میں خود اپوزیشن میں تھی تو میں ہمیشہ ایک بات کہتی تھی کہ ہمیشہ اپوزیشن میں ہم نے نہیں رہنا اور سدا حکومت میں آپ نے بھی نہیں رہنا۔

جناب سپیکر! کل ہم اپوزیشن میں تھے اور آج ہم حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وقت کسی کا نہیں ہوتا لیکن وقت اُن کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے جو مشکل وقت میں قوم کے لئے ایک بہترین لیڈر کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ اچھے وقت میں تو سب لیڈر بن جاتے ہیں لیکن آج مشکل وقت ہے۔ حقیقی لیڈر وہ ہوتا ہے جو مشکل وقت میں ثابت قدم رہے، کھڑا رہے اور اپنی قوم کا ساتھ دے۔ میں in lighter mood کورونا کے حوالے سے ایک شعر عرض کرنا چاہتی ہوں۔

نہ علاج ہے نہ کوئی دوائی ہے
اَے عشق تیری ٹکر کی وبا آئی ہے

بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد توفیق بٹ!

جناب محمد توفیق بٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج میں اپنی بات کا آغاز کرتے ہوئے سب سے پہلے اس ایوان کے تمام ممبران کو سلام پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس مشکل وقت میں بھی عوام کی نمائندگی کا صحیح حق ادا کر رہے ہیں کہ جب سب کو تلقین کی جا رہی ہے کہ گھر میں بیٹھیں لیکن یہ یہاں ہاؤس میں آ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پاک فوج کے جوانوں، ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف، پولیس اور ریسکیو 1122 کے ملازمین کو خصوصی طور پر سلام پیش کرتا ہوں کہ جو front line پر اس کورونا وائرس کے خلاف لڑ رہے ہیں اور جہاد کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے اُن ممبران کو بھی سلام پیش کرتا ہوں جو کورونا وائرس کا شکار بھی ہوئے اُس کے باوجود عوام کی نمائندگی کے لئے یہاں پر موجود ہیں اُن میں آپ بھی موجود ہیں، خواجہ سلمان رفیق بھی موجود ہیں اور جناب مظفر علی شیخ بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ پر بات کرتا ہوں۔ کوئی بھی بجٹ جو کامیاب ہوتا ہے یا ناکام ہوتا ہے وہ اپنے اپنے علاقوں میں نظر آتا ہے۔ دو سال پہلے تک پنجاب میں میاں محمد شہباز شریف کی حکومت تھی میں نے اُس حکومت کے پانچ بجٹ دیکھے جب بجٹ پیش ہوتا تھا تو اُس کا عملی مظاہرہ نیچے نظر آتا تھا یا نہیں نظر آتا تھا۔

جناب سپیکر! میں گوجرانوالہ کی بات کرتا ہوں کہ جب ہمیں پنجاب میں حکومت ملی تو پہلے سال اچھے حالات ہوئے، اُس کے بعد حالات اور اچھے ہوئے، اُس کے بعد اور اچھے حالات ہوئے اور اُس کے بعد حالات اور اچھے ہوئے۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس حکومت کے پہلے سال میں گوجرانوالہ میں گندگی کے ڈھیر بڑھے، وہاں واسا ناکام ہوا، وہاں کے ہسپتالوں میں ادویات ملنا ناپید ہوئیں۔ یہ حکومت پہلے سال ناکام ہوئی، دوسرے سال بھی ناکام ہوئی اب مجھے لگتا ہے کہ یہ اس سال اور بھی ناکام ہوں گے کیونکہ ان کی نیت میں کوئی خلوص نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس حکومت نے ہمارے دور کے ڈویلپمنٹ فنڈز کو بھی تقریباً بند کر دیا ہوا ہے۔ گوجرانوالہ میں جتنے کام ہو رہے تھے وہ سارے کام انہوں نے بند کر دیئے ہیں۔ ہاں! ایک بات ہے اس کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے موقع پر بھی یہ سیاست کر رہے ہیں جو انتہائی افسوسناک بات ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا کوئی معزز ممبر ان سے چھپ چھپا کر ملتا ہے یہ اُس کو فنڈز بھی دیتے ہیں، اُس کے ترقیاتی کام بھی کراتے ہیں اس پر میں ان کی مذمت کرتا ہوں کہ اس حکومت نے ہمارے سارے شہر کو محروم کیا گیا ہے صرف ایک under hand لوٹے کو یہ کروڑوں روپے کے فنڈز دے رہے ہیں یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ یہ ہمارے حلقوں میں بھی کام شروع کرائیں لیکن ان کا کوئی نمائندہ اُدھر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کورونا سے متعلق نعرہ لگایا ہے کہ "کورونا سے ڈرنا نہیں، لڑنا ہے۔" او بھائی! کون سی قیادت ہے جس کے پیچھے لڑنا ہے یہ بھی تو بتاؤ؟ آپ خود تو ڈرے ہوئے ہو، آپ تو بلوں میں چھپے ہوئے ہو اور ہمیں کہتے ہو کہ ڈرنا نہیں، لڑنا ہے۔ ہم نے کس کے ساتھ لڑنا

ہے۔ آپ نے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کو ڈرا دیا ہوا ہے۔ آپ نے تمام لوگوں میں خوف پیدا کر دیا ہوا ہے، آپ awareness تو پھیلا نہیں سکے۔ آپ کہتے ہیں کہ کورونا میں گلہ خراب ہوتا ہے، بخار ہوتا ہے، پھیپھڑے خراب ہوتے ہیں، کھانسی ہوتی ہے۔ یہی تو دو چار بیماریاں ہیں تو اگر یہ ہی symptoms ہیں تو آپ لوگوں کو ڈرا رہے ہو۔ گوجرانوالہ ہسپتال میں روزانہ سات ہزار مریض آتے تھے اب جا کر پتا کرائیں وہاں سو، دو سو سے زیادہ مریض نہیں آتے۔

جناب سپیکر! لوگ کہتے ہیں کہ ہسپتال میں جاؤ گے تو مرو گے اور یہ عداد و شمار بتاتے ہیں کہ گوجرانوالہ میں 500 مریض ہو گئے ہیں، 700 مریض ہو گئے ہیں مگر میں چیلنج کرتا ہوں کہ گوجرانوالہ میں اس وقت تقریباً 7/5 لاکھ کے قریب لوگ کورونا وائرس کا شکار ہوئے ہیں۔ وہ مریض اپنے گھروں میں ہیں علاج کرانے کے لئے باہر نہیں آ رہے اور یہ کہتے ہیں کہ اتنے بندے فوت ہوئے ہیں وہ اعداد و شمار غلط ہیں۔ کورونا سے روزانہ سینکڑوں لوگ فوت ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے انتشار پیدا کر دیا ہوا ہے اور وزیر اعلیٰ کا کوئی پتا ہی نہیں ہے یعنی وہ گمشدہ ہے۔ ہمارا ایک وزیر اعظم ہے اُس کا پتا ہے مگر اُس کی بات کا بھی پتا نہیں ہوتا کہ وہ کب کیا کہہ رہا ہے اور کب کیا کہنا ہے۔ ہر 15 منٹ بعد اُن کا مؤقف تبدیل ہوتا ہے اور ہر 15 دن بعد اُن کی بات تبدیل ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کی بھی پُرزور مذمت کرتا ہوں کہ یہ حکومت عوام کی راہنمائی کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے اور افسوس کی بات ہے کہ جب وزیر اعظم یہ فرماتے ہیں کہ حزب اختلاف والے کورونا وائرس کے باعث اموات چاہتے ہیں۔ خدا کا خوف کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو حلفاً کہتا ہوں کہ ہم اس معاملے میں آپ کا ساتھ دینا چاہتے ہیں جس کو آپ ہر وقت سیاست کی نذر کرتے ہیں میں اس پر مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ابھی تازہ ترین حالات یہ ہیں کہ انہوں نے پچھلے سال جو بجٹ رکھا تھا تو انہوں نے گوجرانوالہ کے پارکوں میں تباہی مچائی ہوئی ہے۔ انہوں نے ابھی تک ہمارے شہر میں کوئی نیا روڈ نہیں بنایا۔ ہمارے شہر میں ایک میڈیکل کالج اور ہسپتال ہے جس پر اربوں روپیہ لگا ہوا ہے یہ اُس کو functional نہیں کر رہے اور لوگ سول ہسپتال میں جا نہیں رہے۔ انہوں نے اس وقت بڑے بڑے مالز اور شاپنگ سنٹر کھول دیئے ہیں لیکن پارک بند کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں حکومت وقت سے آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا! پارکوں کو کھولیں کیونکہ پارکوں میں خوشگوار فضا ہوتی ہے لہذا لوگوں کو پارکوں میں جانے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ حکومت کے پیدا کردہ حالات سے کافی مایوسی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:۔

اَج آکھاں وارث شاہ نُوں کتوں قبراں وچوں بول
تے اَج کتابِ عشق دا کوئی اگلا ورقہ فول
اِک روئی سی دھی پنجاب دی تُوں لکھ لکھ وَین پائے
اَج لکھاں دھیاں روندیاں تینوں وارث شاہ نُوں کہن
اُٹھ درد منداں دیا دردیا اُٹھ ویکھ اپنا پنجاب
اَج بیلے لاشاں وچھیاں تے لہو دی بھری چناب

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نذیر احمد چوہان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ نسرین طارق!

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے وزیراعلیٰ سردار عثمان احمد خان بزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور پاکستان تحریک انصاف کی اعلیٰ قیادت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنے مشکل وقت میں tax free بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! میں خصوصی طور پر وزیر خزانہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے بجٹ سازی کے دوران ہماری تجاویز کو اہمیت دی اور خاص طور پر محروم طبقہ کے تحفظ میں بزرگوں کے لئے ½3۔ارب روپے، خواجہ سراؤں کے مساوات پروگرام کے لئے 20 کروڑ، تیزاب سے متاثرہ خواتین کی طبی اور نفسیاتی بحالی کے لئے 20 کروڑ روپے، یتیموں اور بیواؤں کی بحالی کے لئے ڈیڑھ ارب روپے، دہشتگردوں کے حملوں میں شہداء کے خاندانوں کے لئے 15 کروڑ روپے، معذور افراد کے لئے ½3۔ارب روپے، سکول جانے والی غریب بچیوں کے لئے پانچ ارب روپے جبکہ راولپنڈی اور لاہور میں تشدد سے متاثرہ خواتین کے لئے مراکز کے قیام کے لئے ایک کروڑ90 لاکھ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ آبِ پاک اتھارٹی کے توسط سے صاف پانی کی فراہمی کے لئے اڑھائی

ارب روپے مختص کئے گئے ہیں لہٰذا میری تجویز ہے کہ صاف پانی ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے اس لئے اگر ممکن ہو تو پنجاب کی آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بجٹ کو بڑھایا جائے۔ جب بھی بجٹ پیش ہوتا ہے تو ہاؤس کا ماحول سب کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا میری یہ گزارش اور تجویز بھی ہے کہ آئندہ بجٹ سے پہلے معزز ممبران اسمبلی چاہے حکومتی یا اپوزیشن بنچوں سے ہوں ان کے لئے ایک ضابطہ اخلاق کمیٹی بنائی جائے اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ بجٹ تقریر کے دوران تحمل اور نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا جائے۔ بجٹ کی تقریر کو حوصلے سے سنا جائے اور تقریر ختم ہونے کے بعد مثبت تنقید اور مفید مشورے ضرور دیئے جائیں۔ اختلافِ رائے جمہوریت کا حسن ہے لیکن یہ ہم تہذیب کے دائرے کے اندر رہ کر بھی کر سکتے ہیں۔ ہم سب باشعور پاکستانی شہری ہیں اور عوامی نمائندے کہلاتے ہیں لہٰذا عوام کو اچھا message جانا چاہئے۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہم اس اسمبلی کے ذریعے نئی روایت ڈالیں کیونکہ پنجاب اسمبلی پاکستان کی بڑی اسمبلی ہے لہٰذا باقی اسمبلیوں میں بھی یہ پیغام جائے اور ایک اچھی روایت قائم ہو۔ بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Monday the 22nd June 2020 at 2 P.M.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،22۔جون2020

(یوم الاثنین30۔شوال المکرم1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 8

547

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ22۔جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020پر عام بحث"

549

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

سوموار،22۔جون2020

(یوم الاثنین،30۔شوال المکرم 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 10 منٹ پر زیرِ صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝109 كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝110 لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَ
اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝111

سورۃ آل عمران آیات 109 تا 111

اور اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے(109) تم بہترین اُمّت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یقیناً اُن کے لئے بہتر ہوتا،ان میں سے کچھ ایمان والے بھی ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں(110) یہ لوگ ستانے کے سوا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر یہ تم سے جنگ کریں تو تمہارے سامنے پیٹھ پھیر جائیں گے، پھر ان کی مدد (بھی) نہیں کی جائے گی(111)

ماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

کوئی لمحہ بھی تیرے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی دَر کا سوالی نہ ہوا
تو ہے یثرب کو مدینے میں بدلنے والا
تیرے جیسا تو کسی شہر کا والی نہ ہوا
کوئی پیدا نہ ہوا تیرے مؤذّن جیسا
پھر اذانوں میں کبھی سوزِ بلالیؓ نہ ہوا
تیری اُمت کے سوا اور کسی اُمّت میں
کوئی رومی نہ ہوا کوئی غزالی نہ ہوا

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔بسم الرحمٰن الرحیم۔اب ہم سالانہ بجٹ پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔

تعزیت

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو!کیا آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

سابق معزز ایم این اے
مسٹر جارج کلیمنٹ کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!مسٹر جارج کلیمنٹ جو کہ دو مرتبہ ایم این اے رہے ہیں اور تیسری مرتبہ وہ پارلیمانی سیکرٹری امور خارجہ مقرر ہوئے۔وہ COVID-19 کی وجہ سے تین یا چار دن قبل وفات پا گئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ ان کے لئے ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔ I will be so grateful.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر جارج کلیمنٹ کے لئے ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر بحث کا کل سے آغاز ہو چکا ہے اور کچھ ممبران کے نام آئے ہیں اور کچھ کے ابھی آ رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ سارے نام آجانے چاہئیں تاکہ ہم باری باری سب کو بات کرنے کا موقع دیں۔جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ نوجوان وزیر خزانہ نے بڑی محنت اور بڑی عرق ریزی کے ساتھ بجٹ بنایا اور انہوں نے بڑی تعریفیں بھی کیں۔ مجھے تو یہ بے بسی دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی کہ صوبہ پنجاب کے اندر حکومت اپنے دست بازو کے لئے کچھ نہیں کر سکتی تو انہوں نے پنجاب کی باقی عوام کے لئے کیا کرنا ہے۔ حکومت کے دست بازو سرکاری ملازمین ہوتے ہیں جن کی تنخواہوں کے اضافہ کرنے میں حکومت بے بس نظر آئی اور مجھے تو لگتا ہے کہ یہ ان کا بجٹ کم ہے اور آئی ایم ایف کا یہ بجٹ زیادہ ہے۔ میں نے آج تک پنجاب میں اتنی گھبرائی ہوئی حکومت نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ "خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام" کے تحت دیہاتی علاقوں میں state of the art سڑکیں بنیں کہ بندہ اُن سڑکوں سے گزر کے جائے تو بندہ خوشی محسوس کرتا ہے کہ کسی بندے نے کوئی کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے roads and bridges programme کے تحت 99 بلین روپے allocate کئے تھے جس کی 98 فیصد utilization تھی آج کل بہترین پروگرام بنانے والوں نے اس کو decrease کر کے 29.8 بلین روپے پر لے آئے ہیں یعنی اس میں 67 فیصد cut لگا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں پورے معزز ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں" گنجی نہائے گی کیا اور نچوڑے گی کیا؟" پنجاب کے اندر یہ صورتحال ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ دیکھیں کہ یہاں پر جو وزیر موصوف ہمارے قائد حزب اختلاف کی تقریر کا جواب دے رہے تھے اُن کا تعلق لاہور سے ہے تو وہ بڑے طعنے شعنے دے رہے تھے تو میں حیران ہوں کہ لاہور کا رہنے والا بندہ دیکھے کہ لاہور میں کتنے underpass بنے ہیں، کتنے bridges بنے ہیں اور اس کو city of gardens کے نام سے بولا جاتا ہے۔ لاہور میں بہت کام ہوا ہے اس کے باوجود وہ طعنے دے رہے تھے کہ پچھلی حکومت میں کچھ کام نہیں ہوا، وہ لوٹ مار کر گئی، یہ کر گئی اور وہ کر گئی۔ اس روّیے سے بات نہیں بنی اور یہ کچھ کر کے دکھائیں کہ ہم نے یہ کام کیا ہے تو ان سے میری بڑی مؤدبانہ گزارش ہو گی کہ قائد میاں محمد شہباز شریف نے لاہور کے اتنے پُل بنائے تو یہ حکومت شاہدرہ میں ایک پُل بنا کے دکھا دے جہاں سے ریلوے لائن گزرتی ہے تا کہ پتا چلے کہ یہ حکومت بھی کچھ کرنے کے قابل ہے۔ اس طرح کی باتوں سے بات نہیں بنی لوگوں نے دیکھنا ہے کہ deliver کون کر رہا ہے اور کس نے کیا deliver کیا ہے۔

جناب سپیکر! زراعت کے بارے میں بڑے دعوے کئے گئے کہ یہ ہو رہا ہے، وہ رہا ہے۔ عملی طور پر زراعت کی یہ صورتحال ہے کہ کاٹن کی پیداوار بہت نیچے آئی ہے اور بہت damage ہوئی ہے اور آپ کا علاقہ بھی کاٹن کا ہے تو آپ کو سب پتا ہے۔

جناب سپیکر! میں paddy کا کاشتکار ہوں اُس کی فی ایکڑ پیداوار بھی نہیں بڑھ رہی۔ آپ نے گندم کا حال دیکھا ہے کہ گندم کا season ابھی ختم ہوا ہے تو آٹے کا crisis آ گیا ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس صوبے کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ چینی، آٹے اور گندم کا ریٹ کہاں پہنچ گیا ہے؟ جب زمیندار کے پاس کوئی فصل ہوتی ہے اُس کا ریٹ اور ہوتا ہے اور ایک مہینے کے بعد اُس کا ریٹ اور ہوتا ہے۔ اس زمیندار کو تحفظ کس نے دینا ہے؟ یہ تحفظ حکومت پنجاب نے دینا ہے اور حکومت پنجاب totally fail ہو چکی ہے۔ حکومت مافیاز کے اوپر کنٹرول نہیں کر رہی۔ چینی مافیا دیکھ لیں، آٹا مافیا دیکھ لیں اور اب پٹرول مافیا دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے پٹرول کی قیمت کم کر کے بہت اچھا کام کیا ہے لیکن لوگ بے چارے خراب ہوتے پھرے ہیں کسی کو پٹرول نہیں مل رہا تھا اور کسی کو ڈیزل نہیں مل رہا تھا تو لوگ پٹرول پمپ کے اوپر رو رہے تھے تو اس کو کس نے کنٹرول کرنا ہے۔ اگر اس طرح کی حکومت ہو گی تو عوام کو سہولتیں کیا ملیں گی، عوام کو relief کیا ملے گا تو اس پر غور کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت کے دور میں آئی پی ڈی پارٹمنٹ نے نہروں کی breaking کو کنٹرول کرنے کے لئے بڑا تیزی سے کام کیا تھا اور اس سے پورے صوبے کے اندر پانی کی ترسیل پوری ہوئی اور اس سے فصلیں زیادہ ہوئیں۔ بجلی کی پیداوار کے لئے ہماری حکومت نے کام کیا تو یہ بتائیں کہ انہوں نے اُس کے بعد اُس کے اندر کیا اضافہ کیا اور ہمیں اس کا جواب چاہئے۔

جناب سپیکر! گندم کی خریداری کے لئے انہوں نے بڑا احسان کیا کہ ہم نے اتنا کچھ کر دیا اُس میں ہوا یہ کہ زمیندار کو باہر سے ریٹ زیادہ مل رہا تھا اور ان کا ریٹ سپورٹ پرائس کے مطابق تھا اُس میں بھی بہت سارے issues پیدا ہوئے۔ زمینداروں کی چادر اور چار دیواری کا بھی خیال نہیں کیا گیا لوگوں کے گھروں سے گندم نکالی گئی اور اُوپر سے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے گندم کی بڑی خریداری کی ہے۔

جناب سپیکر! زراعت کے ساتھ منسلک ایک بڑا اہم شعبہ لائیو سٹاک کا ہے میں نے پورا بجٹ چھان مارا ہے مجھے لائیو سٹاک کے حوالے سے کوئی خاطر خواہ رقم اور کوئی کاوش دکھائی نہیں دی کہ لائیو سٹاک میں ان کا کیا پروگرام ہے، کیا کرنا چاہتے ہیں اور یہ کیا بہتری لے کر آئیں گے؟

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے malnutrition کے حوالے سے ایک initiative لیا تھا جس کے بڑے اچھے رزلٹ آئے تھے۔ آپ پورا بجٹ کھول کر دیکھ لیں اُس کے اوپر کوئی چیز نظر آئی ہے اور نہ ہی ان کا اس حوالے سے کوئی further programme نظر آتا ہے۔

جناب سپیکر! حکومت وہ ہوتی ہے جو لوگوں کو facilitate کرے، آپ ایجوکیشن یا کوئی بھی شعبہ دیکھ لیں کہیں پر بھی کوئی ترقی یا خوشحالی نظر نہیں آ رہی۔ پاکستان کے اندر ترقی کا جو پروگرام چل رہا تھا اُس کو بالکل ہی بلاک کر دیا گیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ پچھلی حکومت نے کوئی کام نہیں کیا تو آپ ہی کچھ کام کر کے دکھا دیں۔

جناب سپیکر! میرا شہر گوجرانوالہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں پر یونیورسٹی کرائے کی بلڈنگ کے اندر چل رہی ہے اور اُس میں ساری faculties نہیں ہیں یہ گوجرانوالہ میں مکمل faculties کے ساتھ ایک یونیورسٹی بنا کر دکھا دیں ہم سمجھ جائیں گے کہ یہ حکومت کچھ کرنے کے قابل ہے۔ گجرات میں یونیورسٹی ہے، نارووال میں یونیورسٹی ہے اور ہمارے گوجرانوالہ میں پوری ایک یونیورسٹی نہیں ہے اُس کا پُرسان حال کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ گوجرانوالہ کے اندر ہسپتال بہت کم ہیں۔ ہم نے گوجرانوالہ کے اندر چالیس بیڈز کا ہسپتال منظور کرایا تھا ہم نے واسا سے زمین لے کر محکمہ صحت کو دی ہے لیکن اُس ہسپتال کے حوالے سے بھی کوئی پیشرفت نہیں ہوئی تو یہ حکومت کچھ کر کے دکھائے کیونکہ پچھلی حکومت کو کوسنے کا دور ختم ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ اپنی کوئی پروگراس بتائیں کہ ہماری حکومت نے یہ یہ کیا ہے؟ جناب پرویز الٰہی جب بات کرتے ہیں کہ میں نے ریسکیو 1122 بنایا ہے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ کچھ کام ہوا ہے اور انہوں نے صرف اس جہاں نہیں بلکہ اگلے جہاں میں بھی اپنی نجات کا بندوبست کر لیا ہے۔ یہ حکومت بھی کوئی کام کر کے دکھائے۔ یہ کچھ deliver نہیں کریں گے تو پھر یہ کیا حکومت ہو گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نذیر احمد چوہان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ آشفہ ریاض فتیانہ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راشدہ خانم!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ نیلم حیات ملک!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ جب پوری دنیا کورونا کی لپیٹ میں ہے اور recession کا شکار ہے، دنیا بھر کی معیشت سُکڑ چکی ہے ان حالات میں پنجاب حکومت کا بجٹ ایک تازہ ہوا کا جھونکا ہے۔ محدود وسائل کے باوجود وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور اُن کی ٹیم نے بہت متوازن بجٹ پیش کر کے پنجاب کے لوگوں کا دل جیت لیا ہے۔ وزیر اعظم کے وژن کے مطابق سادگی کو اپناتے ہوئے 61۔ارب روپے سے زائد کی ضمنی گرانٹ مسترد کی گئی۔ مختلف محکموں کی ڈیمانڈ میں کمی کر کے ایک ارب 50 کروڑ روپے کی بچت کی گئی۔ کاروباری طبقہ کو relief دیا گیا، Rise Punjab کے نام سے جامع حکمت عملی ترتیب دی گئی۔

جناب سپیکر! ہوٹلز، شادی ہالز، کیٹررز وغیرہ پر ٹیکس 16 فیصد کی بجائے پانچ فیصد کیا گیا، گاڑیوں کی رجسٹریشن، ٹوکن ٹیکس اور گھروں کے ٹیکسوں میں پہلے سے زیادہ rebate دی گئی۔

جناب سپیکر! سب سے بڑی بات کہ کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ Ease of doing business کے تحت کاروبار کرنے کے لائسنس حاصل کرنے کی فیس zero percent کر دی گئی۔ صوبے کی ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے innovative financing کے ذریعے پرائیویٹ سیکٹر کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ صوبہ بھر میں مزدوروں کو relief دینے کے لئے Labour Intensive Programme وضع کئے گئے ہیں۔ ایک ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے ہنر مند نوجوان پروگرام ترتیب دیا گیا ہے جو TEVTA کی مدد سے چلایا جائے گا۔

جناب سپیکر! وزیراعظم کی اوّلین ترجیحات میں غریب کو relief دینے کے لئے پنجاب بجٹ کی ایک اور خوبصورتی یہ ہے کہ پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کے لئے 4۔ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ بزرگوں کے لئے باہمت پروگرام، فنکاروں کے لئے صلہ فن، خواجہ سراؤں کے لئے مساوات پروگرام، تیزاب گردی سے متاثرہ خواتین کے لئے نئی زندگی، بیواؤں اور یتیموں کے لئے سرپرست پروگرام جبکہ سویلین شہداء کے لئے خراج الشہداء پروگرام کو باقاعدہ بجٹ کا حصہ بنایا گیا ہے۔ جنوبی پنجاب کی ترقی کے لئے جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے قیام کی منظوری اور اس سیکرٹریٹ کو فعال بنانے کے لئے اسامیوں کی منظوری ایک احسن ترجیح ہے۔

جناب سپیکر! سکولوں کی ترقی کے لئے اپ گریڈیشن پر خاص توجہ دیتے ہوئے PEF اور PEIMA کے لئے خاص بجٹ رکھا گیا ہے۔ Religious Tourism کے فروغ کے اقدامات کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! ان بُرے حالات میں نہایت جامع اور خوبصورت بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے میرے بھائی جناب خلیل طاہر سندھو نے فرمایا کہ transgender کا بجٹ میں مذاق اڑایا گیا ہے لیکن میں ان سے کہوں گی کہ آپ لوگوں نے شناختی کارڈ کا criterion ہی مقرر نہیں کیا تھا جبکہ ہم نے ان کے لئے مساوات پروگرام ترتیب دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپوزیشن کے ایک معزز ممبر نے اپنی تقریر کے دوران پنجابی کا شعر پڑھا جس کا شروع کا مصرعہ "ظلم دا بوٹا پٹنا ای تے مڈھوں پٹ" ہے لیکن ہم یہی تو کر رہے ہیں اور آپ نے جو ظلم کے پودے لگائے ہوئے ہیں انہی کو ہم جڑوں سے اکھاڑ رہے ہیں۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے فرمایا کہ فوراً foreign funding case کھولیں۔ جس کے حوالے سے میں کہتی ہوں کہ کیس کھلا ہوا ہے اور ہمارے ہاتھ صاف ہیں۔ اپنے ملک کے کون سے ایسے وزیر اعظم ہیں جو اپنے ہی لوگوں کے خلاف انکوائری کروائیں حالانکہ اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! آپ ارشاد فرمایئے کہ ہم آپ لوگوں کے کون کون سے کیس کھولیں جبکہ سیاہی ختم ہو جائے گی لیکن آپ لوگوں کے کیس ختم نہیں ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سردار اویس احمد خان لغاری، جناب خلیل طاہر سندھو اور سید حسن مرتضیٰ میرے قابل عزت بھائی ہیں۔ انہوں نے گورنمنٹ کو fail کرنے کے لئے اتنے خوبصورت دلائل دیئے لیکن کاش پیپلز پارٹی اور نواز لیگ کی گورنمنٹ میں اس طرح کے دلائل دیئے ہوتے تو آج ملک کو ان حالات کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گی کہ سید حسن مرتضیٰ نے نا صرف ورلڈ کپ کو quote کیا بلکہ دلائل دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں نیا پاکستان نہیں چاہئے بلکہ پرانا پاکستان ہی واپس کر دیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہم آپ کو زرداری اینڈ کمپنی اور میاں محمد نواز شریف برادران کا پاکستان کبھی واپس نہیں کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ آج ایجنڈے کے مطابق زراعت پر بحث ہے اس لئے میں زراعت کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا صوبہ پنجاب گندم، چاول آزاد کشمیر سمیت دوسرے صوبوں کو بھی دیتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ جتنا اچھا چاول پنجاب کے ضلع سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کا ہے اس سے اچھا اور بہترین چاول دنیا میں کسی جگہ پر نہیں ہے۔ ہمارے اس چاول کو لوگ یہاں سے دبئی لے جاتے ہیں اور وہاں فروخت کر

کے آتے ہیں یہاں تک کہ انڈیا بھی ہمارے خوشبودار چاول کو اپنے بیگ میں ڈال کر دوسرے ممالک کو بیچتا ہے۔ انڈیا اپنے کسان کے لئے بہت آسانیاں پیدا کرتا ہے اسی لئے وہ کسان کو بجلی اور تمام زرعی آلات کے معاملے میں بہت زیادہ سپورٹ کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہریانہ کے لوگوں سے پوچھا کہ آپ کو بجلی کا بل کتنا آتا ہے تو انہوں نے کہا کہ 10 horsepower motor پر تین یا چار سو روپے بل آتا ہے لیکن ہمارے ہاں 10 horsepower کی موٹر والے کسان کو بل ادا کرنا مشکلات پیدا کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ مہربانی فرما کر فیڈرل گورنمنٹ کو لکھیں کہ per horsepower آٹھ سو سے ایک ہزار روپے تک بل کر دیا جائے جو کسان کے لئے فائدہ مند ہو گا اور ہماری پیداوار میں انشاءاللہ بہت زیادہ اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہماری ریسرچ میں بہت کمی آ رہی ہے۔ اس بجٹ کے حوالے سے مجھے بتایا گیا ہے کیونکہ میں خود ضرب تقسیم کا کام نہیں کرتا البتہ میں اپنے دوستوں سے رابطہ ضرور رکھتا ہوں۔ انڈیا کا کاشتکار اپنی فصل سے تقریباً 40 سے 55 من چاول فی ایکڑ نکالتا ہے لیکن ہماری اوسط 32 سے 35 من فی ایکڑ تک جاتی ہے۔ ہمارا اتنا بہترین چاول ہے جو دنیا میں کہیں موجود ہے اور نہ ہی اتنی اچھی زمین کہیں پر ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہم چناب کی طرف لائیوسٹاک کی بات کیا کریں کیونکہ پاکستان کے علاوہ دنیا کے کسی ملک میں اتنی اچھی بھینس ہے، گائے ہے اور نہ ہی اتنی اچھی بکری ہے۔ چناب کی گھوڑی جیسی گھوڑی تو دنیا کے کسے حصے میں ہو ہی نہیں سکتی۔ بدقسمتی سے ہم ان چیزوں کی ریسرچ میں بہت پیچھے ہیں۔ میرے ساتھی نے مجھے بتایا کہ آپ نے اس کی ریسرچ کے لئے بجٹ میں پیسا بھی نہیں رکھا جس پر مجھے بڑا افسوس ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم سب اللہ کے فضل و کرم سے کورونا وائرس کے issue میں حکومت کے ساتھ ہیں اور سارے پاکستانی کورونا کے معاملے میں سب اکٹھے ہیں۔ جس طرح انڈیا نے کشمیر میں ہمارے کشمیری بھائیوں کے ساتھ ظلم کیا ہے اور جس طرح کی حرکات کر رہا ہے انشاءاللہ اس کو منہ کی کھانی پڑے گی لیکن الحمدللہ 28- مئی 1998 میں اللہ کے فضل سے پاکستان کے اُس وقت کے وزیراعظم اور میرے قائد نے اس ملک کو ایک ایٹمی قوت بنایا

جس میں ہم تمام پاکستانی ایک ہیں۔ جب خدانخواستہ انڈیا نے ایسی کوئی حرکت کی تو ہم انشاء اللہ من حیث القوم اس کا جواب دیں گے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات بھی بتاتا چلوں کہ ہمارے موجودہ صدر مسلم لیگ (ن) جب وزیراعلیٰ پنجاب تھے تب انہوں نے میگا پراجیکٹس میں اللہ کے فضل و کرم سے negotiations کے ذریعے اس قوم کا 682۔ارب روپیہ بچایا ہے۔

جناب سپیکر! ہم آپ سے کہتے ہیں کہ مقابلہ ضرور کریں لیکن ہم نے 93 دنوں میں ڈینگی کا خاتمہ کر دیا تھا۔ ڈینگی کے حوالے سے سری لنکا سے یہاں ٹیم آئی تھی۔ میں 2012 میں خود سری لنکا گیا تھا تب میں نے اُن کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ٹیم بھیجی اور ڈینگی کا خاتمہ ہوا لیکن انہوں نے کہا کہ میں تو حیران ہوں کہ آپ کا وزیراعلیٰ ایسا ہے کہ وہ نالیوں کے اوپر بیٹھ کر دیکھتا تھا کہ کہیں یہاں پر ڈینگی مچھر تو نہیں ہے اور آپ نے تو 93 دنوں میں ڈینگی مچھر ختم کر دیا ہے جبکہ ہم دس سالوں سے لگے ہوئے ہیں لیکن یہ ختم نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں ریسرچ میں اپنے بھائیوں سے پھر کہوں گا کہ ایگریکلچر کی ریسرچ کے لئے آپ کے پاس سائنسدان ہیں، 1961 میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد قائم ہوئی تھی تو اس زمانے میں پہلے maxipak گندم آئی جس سے انہوں نے اچھا بیج بنایا لیکن اس کے بعد اب downfall شروع ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے اس کی وجوہات جانیں کہ اس میں کیا ہوا اور گندم کی پیداوار کیوں زیادہ نہیں ہو رہی اس لئے اپنی ریسرچ کی طرف دھیان دیں۔ آپ کا بہت شکریہ اور اللہ حافظ۔ پاکستان زندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شمیم آفتاب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ مومنہ وحید!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں معذرت کرنا چاہوں گی کیونکہ میں آج کوئی خاص تیاری کر کے نہیں آئی اور میرا نام کل کے لئے تھا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ سید علی حیدر گیلانی!

سید علی حیدر گیلانی: الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امابعد

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ It's good to have you back میں دعا کرنا چاہتا ہوں ان تمام افراد کے لئے، ان تمام پاکستانیوں کے لئے جو کہ کورونا کی وبا میں مبتلا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت یاب کرے اور ان تمام افراد کے لئے جو کہ کورونا کے باعث جاں بحق ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ (آمین)

لفظوں کے بیچتا ہوں پیالے خرید لو
شب کا سفر ہے کچھ تو اُجالے خرید لو
مجھ سے امیر شہر کا ہو گا نہ احترام
میری زباں کی خاطر تالے خرید لو

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ میرا اور میرے آباؤ و اجداد کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے اور جو خطہ دہائیوں سے محرومیوں کا شکار ہے۔ میرے خطے کی پسماندگی دور کرنے کے لئے علیحدہ صوبے کا قیام میرے وسیب کے چار کروڑ عوام کا متفقہ مطالبہ ہے۔

جناب سپیکر! الیکشن 2018 میں پی ٹی آئی نے عوام کے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ وہ 100 دن میں تمام رکاوٹیں دور کر کے جنوبی پنجاب کو الگ صوبہ بنانے کے لئے عملی اقدامات کرے گی۔ 100 دن چھوڑیں اب تو 600 دن ہو گئے ہیں لیکن اب حکومت اپنا وعدہ پورا کرنے کی بجائے سیکرٹریٹ بنانا چاہتی ہے تو ہم اس سیکرٹریٹ کو مسترد کرتے ہیں کیونکہ سیکرٹریٹ کبھی صوبے کا متبادل نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! ہم کسی کی رعایا نہیں ہیں اور ہرگز کسی کی رعایا بھی نہیں بنیں گے۔ ہمیں اپنا پورا حق چاہئے، ہمیں اپنی اسمبلی چاہئے، اپنا وزیر اعلیٰ چاہئے، اپنا سپیکر چاہئے، ہمیں اپنا پبلک سروس کمیشن چاہئے، ہائی کورٹ اپنی چاہئے، سینیٹ میں ہمیں اپنا حصہ چاہئے اور سب سے بڑھ کر این ایف سی ایوارڈ میں بھی اپنا حصہ چاہئے۔ پنجاب کے بجٹ میں ہر سال جنوبی پنجاب کے لئے اربوں روپے کے منصوبوں کے اعلانات کئے جاتے ہیں مگر پورا سال گزرنے کے باوجود فنڈز release نہیں ہو پاتے اور ہمارا ترقی کا خواب صرف خواب ہی بن کر رہ جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو یہ make sure کرے کہ جنوبی پنجاب کے لئے جو فنڈز allocate کئے جا رہے ہیں وہ release بھی ہوں۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں پہلے ہی پسماندگی اور محرومی عروج پر تھی کہ اوپر سے کورونا کی وبا اور ٹڈی دل کی آفت نے ہمیں مفلوک الحال کر دیا ہے۔ ہمارے لاکھوں کسان اور محنت کش فاقہ کشی سے گزر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ہمارے خطے کو آفت زدہ قرار دے کر تمام taxes اور تمام چھوٹے قرضے معاف کر دیئے جائیں اور چھوٹے کسانوں کو بلا سود قرضے دیئے جائیں تاکہ وہ اپنی زمینوں کو پھر سے آباد کر سکیں۔

جناب سپیکر! نشتر ہسپتال جنوبی پنجاب کا سب سے بڑا سرکاری ہسپتال ہے۔ یہاں پر وزیر صحت موجود نہیں ہیں لیکن میں اس معزز ہاؤس میں آپ کی وساطت سے حکومت کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو free testing کی facility وہاں پر موجود تھی وہ پچھلے دس روز سے ختم کر دی گئی ہے اور اب وہاں پر کورونا کے مریضوں کے ٹیسٹ نہیں ہو رہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر وینٹی لیٹرز بھی موجود نہیں ہیں۔ میری آپ کی توسط سے حکومت سے گزارش ہو گی کہ نشتر ہسپتال کو جلد از جلد وینٹی لیٹرز مہیا کئے جائیں اور انہیں کورونا کی kits دی جائیں تاکہ غریب عوام کے free test کئے جا سکیں۔

جناب سپیکر! وفاقی حکومت نے این ایف سی ایوارڈ کے divisible pool میں سے تمام صوبوں کے فنڈز کاٹ لئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں حکومت سے اور وزیر خزانہ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ناانصافی کے خلاف آواز بلند کریں اور سندھ کی طرح اس این ایف سی ایوارڈ کو مسترد کر کے اپنے حصے کا مطالبہ کریں۔ وزیر خزانہ یہاں سے چلے گئے ہیں لیکن میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ ہو جاتا تو کون سا پہاڑ گر جانا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توسط سے حکومت سے request کروں گا کہ اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کرے۔

جناب سپیکر! میں پہلے بھی یہ گزارش کر چکا ہوں کہ Multan is the fourth largest tax paying city of Pakistan اور ملتان کی عوام کا یہ دیرینہ مطالبہ ہے کہ ملتان کو بگ سٹی الاؤنس دیا جائے اور ملتان کے لئے تمام بگ سٹی الاؤنسز announce کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں آج دوبارہ آپ کی توسط سے وزیر خزانہ سے request کروں گا کہ اس بات پر بھی عملدرآمد کریں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے وسیب کی طرف سے اور وسیب کے لوگوں کی طرف سے آپ کی نذر چند شعر کرنا چاہتا ہوں جس کی آپ کو ضرور سمجھ آئے گی:

جتھوں خس خیرات دا نئیں ملدا
کھڑ جھولی جھل ساڈے کیں لیکھے
ساکوں لوڑ ہے قطرے قطرے دی
ہووے پار تو چھل ساڈے کیں لیکھے
منگوں اج دی روٹی حاتم توں
آکھے اج نہ کل ساڈے کیں لیکھے
ساڈے سر تے شفقت چھاں کائنی
اوندے شیش محل ساڈے کیں لیکھے
بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عائشہ نواز!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی، محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں سب سے پہلے اپنی حکومت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اتنے بُرے حالات میں ہماری حکومت نے اتنا متوازن بجٹ پیش کیا ہے اور یہ بجٹ ایسا ہے کہ آنے والے دنوں میں ملکی تقدیر بدل دے گا۔

جناب سپیکر! کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ٹیکس نیٹ میں آئیں کیونکہ جب تک لوگ ٹیکس نہیں دیں گے تو کوئی بھی حکومت کچھ نہیں کر سکتی تو یہ بجٹ ایسا ہے کہ آنے والے وقت میں ایسی چیزیں نظر آئیں گی۔

جناب سپیکر! ہماری اپوزیشن کی طرف سے بجٹ پر بہت زیادہ تنقید کی جا رہی ہے کہ ہم نے سرکاری ملازمین کی تنخواہیں نہیں بڑھائیں تو سعودی عرب جیسے ملک میں value-added tax تین گنا بڑھا دیا گیا ہے اور سرکاری ملازمین کو ملنے والے رہائشی الاؤنس کو معطل کیا گیا ہے جبکہ ایسے حالات میں پاکستان جیسے ملک میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں حالات خراب ہیں تو ایسے بیانات دے کر سرکاری ملازمین کو حکومت سے بد دل کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے اس بجٹ میں جو سب سے اچھا پوائنٹ نظر آیا وہ Ease of doing business کا ہے، جو فیس ختم کی ہے تو یہ اچھا اقدام ہے۔ According to World Bank بڑی biggest jump ہے کیونکہ جب اس کی فیس ختم ہو گی تو لوگ اپنے نئے کاروبار شروع کریں گے۔ جب تک لوگ نئے کاروبار شروع نہیں کریں گے تو اس وقت تک ملک کی economy صحیح نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ ایک اہم قدم ہے جس کے لئے 25۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات آپ سے کہوں گی اور درخواست بھی کروں گی کہ اسمبلی میں جو بھی بات ہو وہ غلط نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میری اپنے علاقے کے کورونا مریضوں کے لئے پرسوں کمشنر صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے مجھے جو سٹیٹمنٹ دی اس حساب سے 30 فیصد بیڈز available ہیں جبکہ یہاں پر ہر کوئی کہتا ہے کہ بیڈ کوئی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ اس کی تحقیق کریں کہ کمشنر نے مجھے غلط سٹیٹمنٹ دی ہے یا اپوزیشن غلط گائیڈ کرتی ہے۔ بقول کمشنر تیس فیصد بیڈز خالی ہیں اور جو بھی مریض میں بھیجتی ہوں تو اسے بیڈ مل جاتا ہے اس کی آپ ضرور تحقیق کریں۔ ہماری اسمبلی سے غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ہماری بات سارا ملک سنتا ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں سیکرٹریٹ کا قیام بہت زبردست ہے۔ اس سے لوگوں کو لاہور نہیں آنا پڑے گا، لاہور پر بوجھ کم ہو گا اور وہاں کے لوگوں کے لئے آسانی ہو گی۔ یہ بہت زبردست اقدام ہے۔ مجھے سب سے زیادہ خوشی یہ ہے کہ plantation کے لئے 9۔ارب روپے رکھے ہیں۔ جس وقت ہم اسمبلی میں آئے تھے ہمارا air index 400 تھا، کل ہمارا air index

149 تھا۔ ہم نے اتنی زیادہ plantation کی ہے اور انشاء اللہ کریں گے جس سے ہمارے آنے والے بچے اور ہم صاف ہوا لے سکیں گے۔ یہ ہمارا سارا بجٹ ایسا ہے جو آنے والے وقت کے لئے ہے اور ہمارے ملک کی تقدیر بدل دے گا۔ یہ ایسا بجٹ نہیں ہے کہ ہمیں پیسے ملیں اور ہم جا کر بریزے کا سوٹ خرید لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے ایک ارب روپیہ رکھا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! wind up کریں آپ کے پاس last 30 seconds ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ کہوں گی کہ اس بجٹ میں آبادی کے پھیلاؤ کے لئے کچھ نہیں رکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گی کہ اس مسئلے کے لئے کچھ کریں کیونکہ ہمارے منصوبے اس وقت تک پورے نہیں ہو سکتے جب تک ہم آبادی کو کنٹرول نہ کر لیں۔

جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ سوشل میڈیا کو بھی کنٹرول کیا جائے اس میں جھوٹی ویڈیوز ڈالی جا رہی ہیں۔ یہاں سے بھی بھائی کہہ رہے ہیں کہ لوگوں کو زہر کے انجکشن لگا کر مارا جا رہا ہے۔ اس چیز کو کنٹرول کریں، ہماری معصوم عوام ہے اس کو حکومت کی طرف سے بدگمان کیا جا رہا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آج ایسے بجٹ پر اظہار خیال کر رہا ہوں جس کو ایک ایسے وزیر نے پنجاب اسمبلی میں پیش کیا ہے جس کو خود احتساب کے کٹہرے میں کھڑا ہونا چاہئے تھا۔ یہ کہانی پھر کسی وقت سہی کہ وزیر خزانہ کی فیملی کے اثاثے سیاست میں آنے سے پہلے صرف چھ کروڑ تھے اور آج ان کے اثاثے 100۔ ارب سے زائد کس طرح ہوئے یہ ملتان نیب کی انکوائری رپورٹ میں درج ہے۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ گزشتہ بیس سے بائیس ماہ کے دوران پاکستان کے اوپر تین مصیبتیں نازل ہوئی ہیں اور ان مصیبتوں نے پاکستان کا کچھ نہ کچھ کھایا ہے۔ پہلی مصیبت جناب عمران خان کی پی ٹی آئی حکومت کی صورت میں نازل ہوئی جس نے پاکستان کی

معیشت کو کھایا۔ دوسری مصیبت کورونا کی صورت میں نازل ہوئی جو پاکستانی عوام کی صحت اور انسانی جانوں کو کھا رہی ہے اور تیسری مصیبت ٹڈی دل ہے جو ہماری فصلوں اور اناج کو کھا رہی ہے۔

جناب سپیکر! ویسے تو بجٹ کا ہر پہلو ہی اہم ہوتا ہے لیکن جو بھی بجٹ بنتا ہے وہ شاید اعداد و شمار کا ایک گورکھ دھندا تو ہوتا ہی ہے لیکن عوام کے سمجھنے کے لئے کہ یہ آمدن اور اخراجات کا ایک حساب کتاب یا تخمینہ ہوتا ہے۔ صوبوں کی آمدن زیادہ تر وفاق سے آتی ہے۔

جناب سپیکر! ابھی آپ پچھلے سال دیکھ لیں کہ ہمیں Federal Divisible Pool سے جو تخمینہ لگا کر دیا گیا وہ 1601۔ ارب روپے تھا جو پنجاب حکومت کو دیا جائے گا۔ اس کو base بنا کر پنجاب حکومت نے پچھلے سال کا بجٹ تیار کیا اور پھر end پر یہ ہوا کہ پنجاب حکومت کو 1601۔ ارب کی بجائے 1127۔ ارب روپے وصول ہوئے۔ اس طرح یہ کٹ 474۔ ارب روپے کا تھا۔ جب صوبے کو 475۔ ارب روپے کم ملیں گے تو وہ کٹ ہر ڈیپارٹمنٹ کی طرف شفٹ ہوگا اور پھر صورتحال یہ ہو جائے گی کہ کہیں کرنے کو کچھ نہیں بچے گا۔

جناب سپیکر! اس سال کا جو تخمینہ لگایا گیا وہ Federal Divisible Pool سے یہ کہا گیا کہ ہمیں 1433۔ ارب روپے وصول ہوں گے۔ پنجاب کا سارا بجٹ اس مفروضے کے pillar پر کھڑا ہے۔ چونکہ ہمارا link federation کے ساتھ ہے اس لئے فیڈرل گورنمنٹ کی جو غلط بیانی اور جھوٹ ہے مجھے اس پر بھی نظر ڈالنی ہے۔ پچھلے سال وفاقی حکومت نے کہا کہ ہم 5500۔ ارب روپیہ اکٹھا کریں گے پھر تین ماہ بعد ہی اس کو revise کیا اور کہا کہ یہ 5500۔ ارب روپے ہم سے اکٹھے نہیں ہوں گے۔ یہ ٹارگٹ revise کیا جائے اور وہ اسے تقریباً 4500۔ ارب روپے پر لے کر آئے۔ سال کے آخر میں جو figure پیش کی گئی وہ 3800 سے زیادہ کی تھی۔

جناب سپیکر! یہ پچھلے سال کی کارکردگی تھی۔ اس سال جبکہ کورونا بھی ہے جبکہ ملک میں business activity بھی متاثر ہوئی ہے اس صورت میں وفاقی حکومت نے یہ ٹارگٹ دیا ہے کہ ہم اس سال 5000۔ ارب روپے کا ٹیکس collect کریں گے۔ یہی وہ fault line ہے جہاں پر چاروں صوبے اس سے متاثر ہوں گے۔

جناب سپیکر! اس وقت شروع سال سے ہی ماہرین کہہ رہے ہیں کہ یہ ٹیکس زیادہ سے زیادہ 4000-ارب سے زیادہ collect نہیں ہو سکتا۔ جب یہ 4000-ارب روپے collect ہو گا تو پھر جس بجٹ کی آج ممبران خوشامد کر رہے ہیں، جس کی تعریفیں کر رہے ہیں یہ سارے figure مصنوعی اور مفروضوں پر مشتمل ہیں اس لئے ان سے کچھ نہیں نکلے گا لیکن مجھے حیرت ہے کہ پنجاب کے وزیر خزانہ اور حکومت نے surplus بجٹ دے دیا۔ اگر یہ مان بھی لیں کہ انہوں نے کوئی 100-ارب روپے سے زیادہ کا surplus بجٹ دیا ہے تو پھر اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ پہلی وجہ یہ کہ پنجاب کی صوبائی حکومت کو خود وفاقی حکومت کے اعداد و شمار پر یقین نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ان کو یہ یقین ہے کہ وفاقی حکومت جھوٹ بول رہی ہے، یہ 5000-ارب روپے collect نہیں کرے گی اس لئے انہوں نے حفاظتی اقدامات کے طور پر کوئی سوا سو ارب روپے کا کمیشن رکھا ہے کہ جب وہاں سے کٹ لگے گا تو وہ اس کا بیلنس کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری صورت مجھے خوش گمانی بھی ہونی چاہئے کہ واقعی یہ surplus بجٹ ہے تو پھر میں تجویز دیتا ہوں کہ اگر یہ سوا سو ارب روپے کا surplus بجٹ ہے تو پھر اس پر دو کام کئے جائیں۔ پہلا کام کہ جس طرح سندھ حکومت اور گلگت بلتستان حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا ہے پنجاب حکومت بھی اس surplus بجٹ میں سے تنخواہوں میں اضافہ کرے۔

جناب سپیکر! میری دوسری تجویز یہ ہے کہ اسی surplus بجٹ سے ایم پی ایز کے حلقوں میں ترقیاتی کاموں کو بھی کروایا جائے۔

جناب سپیکر! میں ڈویلپمنٹ بجٹ پر بات کروں گا۔ ہمارے دور میں آخری ڈویلپمنٹ بجٹ تقریباً 635-ارب روپے کا تھا اور اب انہوں نے اس کے لئے 337-ارب روپے رکھا ہے۔ یہ میری بات نوٹ کر لیں کہ یہ بجٹ 337-ارب روپے کا نہیں ہو گا اور یہ کسی صورت سال کے end میں 200-ارب سے زیادہ figure نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! تیسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ جس سے بارہ کروڑ عوام متاثر ہوتے ہیں وہ مہنگائی اور بے روزگاری ہے۔ اب مہنگائی جس کی شرح ہمارے دور حکومت میں چار فیصد تھی انہوں نے آتے ہی اس کو jump کیا اور double figure میں لے گئے جو کہ 14 فیصد ہے۔

مہنگائی سے عوام تڑپ رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ مجھے صرف دو منٹ اور دے دیں۔ یہ bell disturb کرتی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ یہ مہنگائی چار فیصد جو ہم چھوڑ کر گئے تھے یہ 14 فیصد پر لے گئے۔ جہاں تک بے روزگاری کا تعلق ہے یہ تو آئے تھے 100 کروڑ نوکریاں دینے لیکن اس کے بجائے پاکستان میں جو بے روزگاری 50 لاکھ تھی یہ اس کو ایک کروڑ سے بڑھا گئے ہیں۔ ہم روزانہ اپنی زندگی میں اس کا مظاہرہ بھی دیکھتے ہیں کہ اگر کسی دکان پر چلے جائیں تو وہ دکاندار کہتا ہے کہ پہلے میرے پاس چھ لوگ کام کرتے تھے اب دو کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک جگہ پر گیا تو وہاں بندہ کہتا ہے کہ پہلے میرے پاس دو لوگ کام کرتے تھے اب چھ لوگ کام کرتے ہیں تو مجھے حیرت ہوئی، وہ جگہ قبرستان تھی اور بندہ گورکن تھا۔

جناب سپیکر! اس نے کہا کہ پہلے ہم اس قبرستان میں دو بندے کام کرتے تھے اور اب چار بندے مزید hire کئے ہیں اب چھ بندے کام کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ wind up کر لیں last 30 second ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آخری بات تو میں نے یہی کرنی تھی کہ اس حکومت کا ایک وتیرہ بن گیا ہے کہ دو سال بعد بھی یہ کہتے ہیں کہ پچھلی حکومت، پٹرول غائب، پچھلی حکومت، آٹا غائب، پچھلی حکومت، چینی غائب پچھلی حکومت اور اب کورونا کی وجہ سے یہ دو چیزیں اور اس گردان پر لے آئے ہیں۔ اب جو نالائقی ہے کورونا، جو نالائقی ہے کورونا، اب تو ایک وزیر نے تیسری چیز کو شامل کر دیا وہ پاکستانی قوم جو عظیم کہلاتی تھی اب وہ جاہل ہو گئی ہے۔ حکمران ٹھیک ہیں عوام جاہل ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں ان کی صرف good governance پر بات کروں گا کہ جب 100 سے زیادہ ڈی سی، ڈی پی او کے تبادلے کئے جائیں، جناب عمران خان تو کہتے تھے کہ right man for the right job. لیکن یہاں بالکل الٹ ہو رہا ہے اور جس کا فرض ہے کہ وہ

ادا نہیں کر رہا ہے۔ اس شعر کے ساتھ اس حکومت کی جو اس وقت composition ہے وہ کچھ اس طرح سے ہے کہ:

لنگڑے کھیڈن کوڈیاں تے گنجے کڈن چیر
انے تکن فلماں تے تھتھے گاون ہیر
منگتے کرن حکومتاں تے ٹھگ بنے وزیر
بندے بھکے پھردے تے کتے کھاون کھیر
نیڑے ہو کے سن رہا ہو چلی ساڈی اخیر

جناب سپیکر! یہ ہے غریب کی فریاد جو اس ایوان میں میں پہنچانا چاہتا ہوں اور آخر میں صرف اپنے لیڈر کی ایک بات، میاں محمد نواز شریف کی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آخری بات، جب بھی ان کی تصویر آتی ہے یہاں ہل چل مچ جاتی ہے لیکن یہاں صرف تصویر سے ہل چل مچ جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف کو اس ملک میں پہلی بار پابند سلاسل نہیں کیا گیا ان کو ہتھکڑیاں لگا کر کبھی ہائی جیکر بنا کر ملک سے باہر بھیجا گیا اور کبھی ان کو اقامہ پر نااہل کیا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان! تشریف رکھیں۔ محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔

جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا۔ وزیر اعلیٰ اور ہمارے وزیر خزانہ نے جو اتنی بُری معیشت کے ہوتے ہوئے پنجاب اور پاکستان کے لئے سرپلس بجٹ بنا کر دیا اس پر پی ٹی آئی اور تمام اتحادی اس کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور سرپلس بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں20 percent allocated sales tax zero کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا اس پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ stamp duty five percent سے one percent decrease کرکے construction industry کو facilitate کیا گیا۔

Mr Speaker! General Public Service has been increased by 3.1 percent and education by 18 percent. Rs.7.1 billion have been allocated for Women Development and Population Welfare and Rs.1 billion for Naya Pakistan Housing Programme.

جناب سپیکر! لیبر ویلفیئر کے لئے اس بجٹ میں جتنی بڑی مد رکھی گئی ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کی ہے وہ خراج تحسین ہے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Transgender کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے اور اس سے پہلی حکومتوں نے ان کی شناخت ان کو نہیں دی۔ پی ٹی آئی گورنمنٹ نے ان کو ایک شناخت دی اور اس کو باقاعدہ طور پر تسلیم کرتے ہوئے ان کے لئے بجٹ کی خطیر رقم مختص کی۔

جناب سپیکر! پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ میں بھی ہمارے وزیر خزانہ نے محنت کی اور ایک معقول بجٹ بنایا Rs.943 million has been invested in infection control. میں بہت خوش ہوں کہ ہماری پی ٹی آئی گورنمنٹ اتنی مشکلات کے باوجود اپوزیشن کی بے انتہا مخالفت کے باوجود اور اتنی ناگہانی آفات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمت اور توفیق دی کہ وہ نچلے طبقہ کے شہری تک پہنچے اور اس کو ہر شعبہ میں facilitate کریں۔ جیسا کہ ہمارے اپوزیشن کے بہن بھائی کھڑے ہو کر اس بجٹ پر تنقید کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! تنقید کرنا بہت آسان ہے لیکن کیا یہ ماضی کے flaws بھول گئے ہیں جس طرح انہوں نے پاکستان کے عوام کو نئے بجٹ اور پروگرامز دے کر اپنے کمیشن کھائے۔ صرف وہ کاغذی کارروائی دکھائی لیکن implementation onground کچھ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں پھر ایک دفعہ اپنے وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

پاکستان پائندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر!سب سے پہلے تو میں آپ کو کورونا سے صحت یاب ہونے کی مبارکباد دیتا ہوں اور جو حالات یہاں پر ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو نئی زندگی دی ہے۔

MR DPEUTY SPEAKER: We are warriors.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ اگر بجٹ کی طرف آئیں تو یہ بجٹ پر جو تقاریر ہو رہی ہیں اصولاً تو یہ تقاریر نہیں ہونی چاہئے تھیں کیونکہ یہ بجٹ ایک ایسا بجٹ ہے جو حکومت نے نہیں بنایا۔

جناب سپیکر! پہلی دفعہ تاریخ میں آئی ایم ایف کا بجٹ آئی ایم ایف کے بیٹھے ہوئے نمائندوں نے بنایا اور یہی وجہ ہے کہ پری بجٹ سیشن اس اسمبلی میں نہیں کرایا گیا۔ہم احتجاج کرتے رہے، ہم نے حکومت سے کہا کہ پری بجٹ سیشن جس میں ممبران کی input لے کر بجٹ بنایا جاتا ہے یہ ایک ایسا بجٹ ہے جس میں پنجاب اسمبلی کے ممبران کی input نہیں لی گئی اور یہ اس اسمبلی کے منہ پر ایک بدنما دھبہ ہے۔یہاں پر ممبران کو پوچھا نہیں گیا اور بجٹ لے کر آ گئے۔

جناب سپیکر!اس بجٹ کے اندر یہ باتیں میں ابھی سن رہا تھا ہمیں جھوٹ اتنا بولنا چاہئے جتنا برداشت ہو جائے۔ آج جو یہ بجٹ دیا گیا۔جنوبی پنجاب کا نعرہ لگانے والے جو بات کرتے تھے۔ہم نے 2018 کا 365 بلین کا بجٹ دیا اُس میں 32 فیصد کے حساب سے 228 بلین جنوبی پنجاب کے لئے بجٹ تھا جب کہ پچھلے سال پنجاب کا ڈویلپمنٹ بجٹ 350۔ارب کا دیا گیا اُس میں سے جو utilize کیا گیا وہ 138۔ارب روپے تھا اور اگر 40 فیصد روپے کی devaluation کو ڈالیں تو وہ 138۔ارب روپے نہیں بنتا وہ 125 یا 130 بنتا ہے۔

جناب سپیکر!یہ جنوبی پنجاب کا نعرہ لگانے والے ہیں، جتنا پیسا ہم جنوبی پنجاب کو دیتے تھے نئے پاکستان میں اُتنا پیسا یہ پورے پنجاب کو نہیں دے سکے، یہ شرم کی بات ہے۔ہاں انہوں نے پیسا دیا وزیر اعلیٰ کا 58 کروڑ کا فنڈ تھا اُس کو 78 کروڑ کا فنڈ دیا گیا۔

جناب سپیکر! دس سال کی تاریخ میں، ہمارے پچھلے دس سال میں زیادہ سے زیادہ دس کروڑ منسٹرز کا خرچہ تھا یہاں پر 200 فیصد اضافے کے ساتھ 30 کروڑ سے اوپر منسٹرز پر خرچ کیا گیا۔ عوام کو بھوکا مارا گیا اور اشرافیہ کی جو جناب عمران خان بات کرتا تھا، جو نئے پاکستان کی بات کرتا تھا، جو ایک نہیں دو پاکستان کی بات کرتا تھا ہمیں اُس میں دو پاکستان نظر آئے۔

جناب سپیکر! یہاں پر زراعت کے اوپر اگر بات کریں تو ٹڈی دل کے حوالے سے ہم پچھلے سیشن میں بھی چیخ چیخ کر کہتے رہے کہ ٹڈی دل جو آیا ہے وہ دو اضلاع میں ہے اگر دس کروڑ کا سپرے کر دیں تو ٹڈی دل پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ آج پاکستان کے پچاس اضلاع میں ٹڈی دل پھیل چکا ہے۔ آج جو چالیس فیصد سے زیادہ ہمیں نظر آرہا ہے کہ ہماری ربیع اور خریف کی جو فصلیں ہیں دونوں میں shortfall نظر آرہا ہے اور آج میری بات نوٹ کر لیں، آئندہ آنے والے مہینوں میں گندم، دالیں، چنا اور یہ جو آئل سیڈز ہوتے ہیں ان سب کی قیمت میں آپ کو اضافہ نظر آئے گا اس کا ذمہ دار کون ہے؟ نااہل اور نالائق لوگ جنہوں نے صرف یہ نہیں دیکھا کہ وژن کیا ہے، آگے کیا کرنا چاہئے اس کے اوپر میں آج بتا رہا ہوں کہ references بھی بنیں گے اور جو اربوں کھربوں روپے کا پنجاب کو ایک سازش کے تحت نقصان پہنچایا گیا ہے اس کا جواب دینا ہو گا۔

جناب سپیکر! یہاں پر ہیلتھ کی بات کی جاتی ہے، کورونا کی بات کروں گا جناب ڈپٹی سپیکر آپ خود اس وبا کو بھگت کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر کہوں گا کہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ آج کورونا کے مریضوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے؟ 90 کروڑ روپیہ جس ایکسپو سنٹر کے اوپر لگایا گیا ابھی میرے ساتھ چلیں کیا وہ چل رہا ہے یا بند پڑا ہے وہاں پر گندگی کا ڈھیر نظر آئے گا۔

جناب سپیکر! اس حکومت کی ترجیح کیا ہے وہ اختر مینگل صاحب نے بتا دی اختر مینگل صاحب نے کہا کہ کورونا کو پاکستان میں import کیا گیا، کورونا کو روکا جا سکتا تھا صرف اس لئے import کیا گیا کہ بھیک مانگنے والوں اور چندہ اکٹھا کرنے والوں کی حکومت آگئی ہے۔ وہ اس میں بھی چندہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں، وہ اس میں بھی پیسے اکٹھے کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کی بات کروں تو ہم نے سکول ایجوکیشن کا جو 2018 کا ڈویلپمنٹ کا بجٹ دیا تھا وہ اُس وقت 52۔ ارب روپے دیا تھا جو اب 27۔ ارب روپے ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! آج PEEF جیسے پروگرام (پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ) جس کے تحت ہمارے وہ بچے اور بچیاں جن کی تعلیم کی کفالت وہ خود نہیں کر سکتے تھے اُن کی تعلیم کی کفالت حکومت پنجاب لے لیتی تھی اس بجٹ میں PEEF کے فنڈ میں ایک پیسا نظر نہیں آیا، مجھے اس کے اندر کوئی اضافہ نظر نہیں آیا، کیا اُن بچے اور بچیوں کا حق مار دیا گیا ہے؟ جہاں پر جو بچے toppers ہوتے تھے جن کو ہم دنیا کی بہترین یونیورسٹیز میں لے کر جاتے تھے، جن کو ہم پی ایچ ڈی کے لئے scholarships دیتے تھے وہ scholarships بند کر دیئے گئے ہیں اور تعلیم کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی کہوں گا کہ زیور تعلیم جنوبی پنجاب کے اندر ہم نے شروع کیا وہ بچیاں جو تعلیم حاصل نہیں کر سکتی تھیں جن کو ہم stipend دیتے تھے وہ stipend بھی بند کر دیا گیا، یہ تعلیم دشمن حکومت ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب ایجوکیشن فاونڈیشن کے لوگ روز آکر یہاں پر احتجاج کرتے ہیں مجھے بتا دیں پچھلے دو سال میں کوئی ایک نیا سکول بنایا ہو، ایک نیا کالج بنایا ہو، ایک نئی یونیورسٹی بنائی ہو، ہاں یونیورسٹیز کو بھی کہہ دیا کہ چندہ مانگیں، یونیورسٹیز کو کہا تمہارا بجٹ کم کر رہے ہیں چندہ مانگ کر پورا کرو اور اب ایک legislation لے کر آئیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کو بتا رہا ہوں ہم اُس کی بھرپور مخالفت کریں گے کیونکہ یہ وائس چانسلر کے اختیارات کو کم کر رہے ہیں، یونیورسٹیز کو آپ دیتے کچھ ہے نہیں، یونیورسٹیز کو آپ چلنے نہیں دیتے اور اُن کے اختیارات کو کم کرنا چاہتے ہیں یہ نہیں ہونے دیں گے چونکہ bell بج چکی ہے میں صرف یہ کہہ کر بات ختم کروں گا کہ آج پاکستان کی عوام نے نئے پاکستان اور پرانے پاکستان کا فرق دیکھ لیا۔ آج عوام نے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قوت کو دیکھ لیا، آج اُن کی commitment کو دیکھ لیا، آج اُن کی loyalty کو دیکھ لیا، آج پاکستان پھر پکار رہا ہے کہ میاں محمد نواز شریف واپس آؤ، میاں محمد شہباز شریف جو یہاں پر خدمت کرنے آیا تھا اُس کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اور یہاں پر میاں محمد اسلم اقبال بیٹھے ہیں انہوں نے جو گفتگو کی تھی

ہم اُس سے زیادہ سخت گفتگو کر سکتے ہیں، ہم اُس سے زیادہ تلخ حقائق عوام کے سامنے رکھ سکتے ہیں، اُتنا بوئیں، جتنا کاٹ سکیں، وقت بڑا بے رحم ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر صرف یہ کہہ کر اجازت چاہوں گا کہ ہم کل بھی پاکستانی عوام کے لئے کھڑے تھے، ہم مشرف کے آگے بھی کھڑے تھے۔ پاکستان کی عوام کے حقوق کی نمائندگی کرتے ہوئے اور آج یہ جو civil dictatorship ہے اس کے جانے کا وقت آ گیا ہے اور اس دفعہ چینی چوروں، آٹا چوروں، ڈالر چوروں، یوریا چوروں، دوائیوں کی چوروں اور ماسک چوروں کا احتساب ہو گا۔ چھوڑیں گے نہیں انشاءاللہ تعالیٰ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! بہت شکریہ۔ جی، نذیر احمد چوہان!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! Sorry budget speech چل رہی ہے لیکن میں بڑا حیران ہوں کہ جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی اور آپ کی بار بار رولنگ دینے کے باوجود سیکرٹری فنانس موجود ہیں اور نہ ہی وزیر خزانہ موجود ہیں دونوں موجود نہیں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ ٹائم کا ضیاع نہیں ہے، یہ ان کو پتا نہیں ہے، یہ جناب سپیکر کی رولنگ ہے یہ ممبرز رولز پڑھ کر آیا کریں۔ وزیر خزانہ حاضر ہیں اور نہ ہی سیکرٹری فنانس حاضر ہیں اور آگے سے یہ ممبرز اعتراض کرتے ہیں اُس رولنگ کا کیا فائدہ؟ Speaker is a Custodian اور جن کو انگریزی کی اُلٹی اخبار پکڑ کر کہہ دیں دنیا اُلٹ گئی وہ کہہ رہے ہیں ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جب تک سیکرٹری فنانس اور وزیر خزانہ نہیں آتے ہیں، دس منٹ کے لئے سیشن کو adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر دس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(دس منٹ کے وقفہ کے بعد

سہ پہر 4 بج کر 40 منٹ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا رسول اللہ۔

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ 21-2020 اللہ کے فضل و کرم سے ایک بہت جامع اور بہترین بجٹ ہے۔ یہ بجٹ جن حالات کے اندر پیش کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا تھا کہ ان حالات میں اس ملک کا بجٹ کچھ اور سوچ کر دیا جاتا تو پورے ملک کی عوام آپ کے ساتھ کھڑی تھی کیونکہ اس وقت پوری دنیا میں کورونا کا جو issue ہے پوری دنیا کے اندر جس طرح سے اموات ہو رہی ہیں اور لوگوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ہم اس طرح کی موت کا شکار ہوں گے جس کی کوئی میڈیسن ہو گی اور نہ ہی کوئی علاج ہو گا۔

جناب سپیکر! آج پوری دنیا کے اندر اس وقت لوگوں کو اپنے پیاروں کی حفاظت کی فکر تھی۔ صرف پاکستان کی بات نہیں جن ممالک میں کورونا کی وبا گئی اُن ممالک کی حکومتوں نے اپنی عوام کے لئے جو packages دیئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا تھا کہ شاید ہم اُن کے مقابلے میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں لیکن اس کے باوجود میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وزیر خزانہ نے ہمیشہ محنت کی ہے اور انہوں نے دن رات کر کے اتنا خوبصورت بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ شاید آج کے دور میں اس سے اچھا بجٹ پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے دل میں بائیس کروڑ عوام کے لئے جو درد تھا وہ آپ نے اس کورونا کی وبا کے دوران دیکھا کہ انہوں نے ثابت کیا کہ کسی صورت بھی lockdown نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میرے ملک کا غریب طبقہ کہیں بھوک سے نہ مر جائے۔

جناب سپیکر! یہی وجہ ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے 1240-ارب روپے کا جامع relief package کا اعلان کیا یہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے بڑا relief package ہو گا جو اپنے ملک کے غریبوں، ناداروں اور اُن طبقات کے لئے دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج تک اُن تک کوئی نہیں پہنچ سکا۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے پورے پنجاب کے اندر رات دن محنت کی۔ آپ کے سامنے ہے کہ پورے پنجاب کا کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے جہاں پر وزیر اعلیٰ نہ جا سکے ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے پنجاب کے 12 کروڑ عوام تک ہیلتھ facilities کو sure کیا اور وہ front line پر لڑے کہ اپنے لوگوں کو کسی طرح سے safe کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! انہوں نے وفاق سے 8-ارب 40 کروڑ روپے کے فنڈز لے کر ٹوٹل 53-ارب روپے غریب اور مستحقین لوگوں کے اندر بانٹے گئے جس سے الحمدللہ 43 لاکھ 80 ہزار سے زیادہ خاندانوں کا فائدہ ہوا۔

جناب سپیکر! یہاں پر کچھ ہمارے دوست فرما رہے تھے اور انہیں یہ حکومت نااہل نظر آتی ہے کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے تین تین کیمپ نہیں ہیں اور انہوں نے 61-ارب روپے کی ضمنی گرانٹ کو مسترد کر دیا اور کہا کہ میں ایک گھر میں رہوں گا، میں کفایت شعاری کروں گا اور اپنے غریب لوگوں کے لئے پیسے کو بچائیں گے۔

جناب سپیکر! یہ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کا وژن تھا کہ ہم نے ٹیکس کی ایک ایک پائی کو بچانا ہے۔ لوگ اپنے خون پسینے کی کمائی سے اس حکومت کو ٹیکس دیتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اُس عوامی پیسے کو عوامی نمائندے، وزراء اعلیٰ اور وزیر اعظم ایسے اُڑائیں کہ جیسے کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔

جناب سپیکر! اس کی وجہ یہ ہے کہ جناب عمران خان نے اس بات کا اعادہ کیا ہوا ہے کہ ہم نے اپنی قوم کے لئے ایک ایک پائی کا حساب لینا ہے اور ان کا جو پیسا ہمارے پاس آئے گا اُس پیسے کی حفاظت کر کے وہ پیسا عوام کو دینا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر دوستوں نے ٹڈی دَل کی بات کی تو وہ دیکھ تو لیں کہ بجٹ میں رکھا کیا گیا ہے، بجٹ پڑھیں تو سہی۔ اس بجٹ میں PDMA کو 25- ارب روپیہ دیا گیا ہے تا کہ ہنگامی بنیادوں پر ٹڈی دَل کا مقابلہ کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے اس اقدام کو appreciate کرنا چاہئے تھا، نہ کہ ہر وقت یہاں پر negative بات کر کے point scoring کی جائے۔

جناب سپیکر! میری آخری بات یہ ہے کہ ہماری اس حکومت نے سب سے زیادہ سات چیزوں پر focus کیا ہے۔ ہماری حکومت نے تاجروں اور عوام کو بہت بڑا tax relief package دیا ہے۔ جاری اخراجات میں کفایت شعاری مہم بھی ہماری حکومت نے چلائی ہے جو آج تک نہیں ہوا تھا۔ معاشی استحکام اور ترقی بھی ہماری حکومت کی اوّلین ترجیح ہے جو ہماری حکومت نے فیصل آباد اور دوسرے اضلاع میں industrial estates قائم کر کے ثابت کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت صرف فیتے نہیں کاٹ رہی بلکہ موقع پر کام کر رہی ہے اور کام ہوتا نظر آرہا ہے۔ سوشل پروٹیکشن، معاشی استحکام، human capital development، زکوٰۃ اور خوراک کے سکیورٹی پلانز اور پچھلے 35 سال سے ہمارے ملک کے جن اداروں کا بُرا حال تھا اُن اداروں کو ٹھیک کرنے کے لئے جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بُزدار جیسے لیڈروں کی ضرورت تھی۔ ہاں، یہ نااہل لوگ ہیں کیونکہ یہ کرپشن نہیں کر رہے ہیں تو ظاہری بات ہے کہ جب یہ پیسا نہیں بنائیں گے تو یہ بُرے ہی نظر آئیں گے تو آپ حوصلہ رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ ملک ضرور ترقی کرے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان حالات میں ایک بہت اچھا اور بہترین بجٹ دیا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ صبا صادق!

محترمہ صبا صادق: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ کے اوپر بات کرنے کا موقع دیا۔ وقت تھوڑا ہے لیکن ہمارے پاس بات کرنے کے لئے اتنا زیادہ مواد ہے جو عوام بھگت رہے ہیں کہ اگر آپ ایک پورا پورا دن بھی حزب اختلاف کے ایک ممبر کو دے دیں تو شاید وہ بھی کم ہو گا۔

جناب سپیکر! میں کوشش کروں گی کہ مختصراً آپ کے گوش گزار کروں کیونکہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ اس ہاؤس کا مطلب ہے کہ یہ تمام نمائندے خواہ وہ حزب اختلاف یا حزب اقتدار کے ہیں ان کا فرض ہے کہ یہ عوامی مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

جناب سپیکر! میں بالکل وہ بات نہیں کروں گی کہ opposition for the sake of opposition اس وقت انہوں نے پنجاب کی عوام کا جو حصہ وفاق میں چھوڑا تو انہوں نے پنجاب کی عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کی۔

جناب سپیکر! انہوں نے دوسری بڑی زیادتی یہ کی کہ انہوں نے کنٹینر کے اوپر کھڑے ہو کر عوام کے ساتھ جو وعدے کئے کیا اُن میں سے کوئی ایک وعدہ بھی پورا کیا؟ آپ نے عوام کو بڑا اچھا بجٹ دیا جس پر ہم آپ کے شکر گزار ہیں کیونکہ جو روٹی -/7 روپے کی تھی وہ آج -/10 روپے میں بھی نہیں مل رہی۔ پہلے آٹا ہر جگہ موجود تھا لیکن آج مل ہی نہیں رہا۔ آپ کاشتکار ہیں اور یہاں پر بیٹھے میرے بہت سارے بھائی اور بہنیں جن کا شعبہ کاشتکاری ہے وہ بہتر جانتے ہیں۔ ہمارا صوبہ پنجاب ایک کاشتکار صوبہ ہے کیونکہ زراعت کا 41 فیصد پیسا ہماری معیشت میں آتا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے آپ یہ بتائیں کہ آپ کے اور پنجاب کے دوسرے علاقوں میں گندم کی فصل کاٹی گئی لیکن گندم اور آٹا نایاب ہے۔ کل پانچ کلو آٹے کا توڑا -/410 روپے کا مل رہا تھا لہٰذا مجھے بتائیں کہ غریب نے کیا کھانا ہے؟ مجھے شرم آتی ہے کہ مہنگائی کا جن بے قابو ہو گیا ہے اور آپ لوگ کھڑے ہو کر یہاں تعریفیں کر رہے ہیں لہٰذا آپ کو سوچنا چاہئے کیونکہ آپ نے عوام سے وعدہ کیا تھا کہ ہم روٹی، مکان اور آسائش زندگی دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ Chair سے مخاطب ہوں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! میں آپ سے ہی مخاطب ہوں۔ ہم یہاں پر احتساب کا نعرہ لگا کر آئے تھے لیکن اس ملک کا احتساب آپ دیکھ لیں۔ آپ نے billion tree tsunami کا منصوبہ بنایا لیکن کوئی بات نہیں کیونکہ درخت لگانا نیکی کا کام ہے۔ مجھے یہ بتائیے کہ ہمارے صوبے کا اپوزیشن لیڈر پابند سلاسل ہے اور ملک کے اپوزیشن لیڈر کے خلاف دو سال سے ناجائز کیس بنا رہے ہیں لیکن آج تک آپ ثابت نہیں کر سکے۔ احتساب کا حال دیکھ لیں کہ تقریباً ایک سال سے ہمارا اپوزیشن لیڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف پابند سلاسل ہے لیکن کوئی جرم تو ثابت کر دیں۔ یہی جرم ثابت کر دیں کہ آپ نے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا، سڑکوں کا جال بچھایا، یونیورسٹیوں کا جال بچھایا، عورتوں کو وہ شرعی حقوق دیئے جس کا اسلام اور سنت نے وعدہ کیا اور عورتوں کو جائیداد میں حصہ نہیں ملتا تھا لیکن آج پٹواری عورت کو حصہ دینے کے لئے پابند ہے خواہ وہ بیوی، بیٹی یا بہن ہے۔ یہاں ظرف کی بات ہو رہی تھی اس لئے میں ظرف کی بات کروں گی کہ ہمیں روایات اس ہاؤس سے لے کر چلنی ہیں۔ باہر بیٹھا ایک غریب آدمی کورونا کی دوائی کے لئے ترس رہا ہے اور کئی غریب لوگ -/10 روپے کی روٹی نہیں لے پا رہے۔

جناب سپیکر! میرے ایک بھائی مجھے بڑے عزیز ہیں اور اُن سے میرا پرانا تعلق ہے جن سے میں نے آج بھی کہا کہ میٹھا میٹھا بولا کریں۔ جس وقت 2013 کا الیکشن تھا تب گلبرگ کے حلقہ میں ایک الیکشن campaign میں جناب عمران خان کا پاؤں slip ہوا، وہ گر گئے اور hospitalize ہو گئے۔ میں بھی اس حلقے میں موجود تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف اُن کی عیادت کرنے ہسپتال پہنچ گئے اس لئے ظرف یہ ہوتا ہے لہٰذا اس ظرف کو لے کر آگے چلیں اور ملک کے مسائل حل کرنے کے لئے اپنا حوصلہ بڑھایا کریں۔ یہاں ہمارے اپوزیشن لیڈر نے بات کی جس کے اوپر جو باتیں کی گئیں اس پر مجھے کافی افسوس ہے۔

جناب سپیکر! گھنٹی بج گئی ہے لیکن مجھے صرف دو باتیں کورونا وائرس اور ٹڈی دَل کے حوالے سے کرنی ہیں۔ ایک بہت بڑا ٹرسٹ ہسپتال ہے جس کا نام شوکت خانم ہے۔ یہاں پر جتنے معزز ممبران بیٹھے ہیں میں ان سب کو اپنا colleague سمجھتی ہوں۔ یہاں پر سب پڑھے لکھے ممبران ہیں جو عوام سے ووٹ لے کر آئے ہیں لہٰذا ان سے کہیں کہ جو عوام سے وعدہ کیا تھا وہ پورا

کریں۔ اس وقت شوکت خانم ہسپتال میں کورونا ٹیسٹ 20 سے 22 ہزار روپے کا ہو رہا ہے اس لئے آپ sure کروائیں کہ سات آٹھ ہزار کا ٹیسٹ اتنا مہنگا کیوں کر رہے ہیں؟ جیسے ڈینگی کا ٹیسٹ -/90 روپے میں ہو رہا تھا اسی طرح یہ کورونا کا ٹیسٹ بھی کروائیں۔ چغتائی لیبارٹری میں 10/11 ہزار کا ٹیسٹ ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ wind up کریں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گی کہ اس وقت شدید گرمی ہے اس لئے ڈائریا، کالرا اور ٹائیفائیڈ جیسی بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں اور اوپر سے کورونا بیماری ہے۔ اس وقت آپ مفت ادویات نہیں دے سکتے لیکن ادویات دُگنا، تین گنا اور چار گنا قیمت پر بھی نہیں مل رہیں کیونکہ ادویات نایاب ہو چکی ہیں۔ میڈیکل سٹور خالی پڑے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! wind up کریں اور last دس سیکنڈ بات کر لیں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گی کیونکہ میں نے آپ کو ایسی صورتحال بتائی ہے کہ میڈیکل سٹوروں پر ادویات available نہیں ہیں اور ہسپتالوں میں مفت ادویات تو کیا بلکہ پیسوں سے بھی نہیں مل رہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی وساطت سے ایک بڑی ضروری بات کروں گی جو foreign affairs کے حوالے سے ہے۔ پنجاب بڑا صوبہ ہے لیکن لائن آف کنٹرول کی صورتحال سب کے سامنے ہے۔ سکیورٹی کونسل میں انڈیا کو غیر مستقل ممبر شپ ملی ہے لیکن شیریں مزاری ہماری کابینہ کی ممبر نہیں ہیں اور انہوں نے اس پر اعتراض کیا ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد بُزدار اور وزیر خزانہ کو بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں جنہوں نے اتنے critical time اور مشکل حالات میں اچھا بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! ان حالات میں پوری دنیا کی معیشت گر گئی تھی اور تمام ممالک اس کورونا بیماری کی وجہ سے متاثر تھے لیکن پھر بھی پاکستان بہت پیچھے ہونے کے باوجود انہوں نے اچھا بجٹ پیش کیا اور عوام کو جتنا relief دے سکتے تھے وہ maximum دیا ہے۔

جناب سپیکر! جب میں یہاں پر بیٹھ کر اپنے پڑھے لکھے لوگوں سے سنتی ہوں کہ کورونا کیا ہے اور حالات کیا ہیں کیونکہ روٹی نہیں مل رہی اور غریب عوام مر گئی ہے تو اِن سے یہ پوچھئے کہ یہ کس غریب عوام اور ملک کی بات کرتے ہیں اور انہوں نے ہمیں کون سا ملک دیا تھا؟

جناب سپیکر! آپ ہماری جیلوں کی حالت دیکھیں تو 18 سے 30 سال کے نوجوان قیدی مقید ہیں جو منشیات، چوریوں اور ناجائز اسلحہ فروخت کرنے والے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ بتائیں کہ انہوں نے کون سی قوم پیدا کی، کس قوم کو آگے لے کر آئے اور پچھلے دس سالوں میں پاکستان کی کیا حالت کی ہے؟ اس بگڑی ہوئی قوم کو سیدھا کرنا ایک دن کا کام نہیں ہے اس لئے ہم مشکل حالات سے گزر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر بیٹھے ہوئے سینئر ممبر نے ابھی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی بکری، گائے اور بھینس پوری دنیا میں بڑی مشہور ہے حالانکہ انہیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ پاکستان کی آرمی، ائر فورس اور نیوی فورس پوری دنیا میں بڑی مشہور ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے ممبران کی یہ حالت ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر بکری، گائے اور بھینس کی بات کرتے ہیں جبکہ مقابلہ امریکہ کے ساتھ کرتے ہیں۔ امریکہ کو بنانے میں Americans اور وہاں کی قوم کا ہاتھ ہے جس نے اس کو امریکہ بنایا۔ ہمارے پاکستانی تو پاکستانی ہی نہیں ہیں اور ان کو اپنے ملک سے محبت ہی نہیں ہے۔ جس ملک میں ہم رہتے، کھاتے، پیتے اور پہنتے ہیں اس ملک کے ساتھ ہمیں اتنی نفرت ہے کہ ہر شخص اس ملک کے ساتھ sincere نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ اِن سے کہیں کہ پہلے یہ پاکستانی بنیں، اس ملک کے باشندے بنیں اور اس ملک کو پاکستان تو کہیں۔ آپ دیکھئے کہ جب ہمارے لیڈر جناب عمران خان تقریر کرتے ہیں تو سب سے پہلے وہ "میرے پاکستانیو" بولتے ہیں۔ وہ اس لئے بولتے ہیں کہ شاید کسی پاکستانی کے اندر یہ بات آجائے کہ وہ پاکستانی ہے۔ ہمارا لیڈر اس قوم کی مری ہوئی اس چیز کو جگانا چاہتا ہے کہ خدا کا واسطہ پاکستانی بنو اور اس ملک سے محبت کرنا سیکھو۔ جب آپ اس ملک سے محبت کریں گے تو میں یہ

سمجھتی ہوں کہ آپ کبھی بھی یہاں پر کھڑے ہو کر حکومت کو بُرا نہیں کہیں گے۔ اس مشکل وقت میں جس شخص نے اس ملک کو سنبھالا ہے وہ آپ سب جانتے ہیں۔ میرا صرف اتنا ہی بولنا ہے کہ مہربانی کر کے اپنے آپ کو پاکستانی کہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب بلال فاروق تارڑ!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اس ہاؤس کے کسٹوڈین جناب پرویز الٰہی، محترمہ خدیجہ عمر اور اس پورے معزز ایوان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا، جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت پر پہرہ دیا اور قادیانی سازش کو ناکام بنایا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس مبارکباد کا مستحق ہے۔

جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا بلکہ اس ہاؤس نے ہمیشہ اپنا یہ کردار احسن طریقے سے ادا کیا ہے۔ 1998 میں جب چناب نگر کا معاملہ آیا تو جناب مولانا منظور چنیوٹی نے اسی ہاؤس میں قرارداد پیش کی جو جناب پرویز الٰہی اور جناب محمد رفیق تارڑ کی کاوشوں سے یہاں پر منظور ہوئی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ جہاں حضور اکرم ﷺ کی حرمت کی بات آئے تو ہم اپنی جان، مال، اپنے والدین اور اپنی اولاد تک سب کچھ ان پر قربان کر دیں۔

جناب سپیکر! اب میں اس سال کے بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ بڑا تکلیف دہ عمل ہے اس سال کا بجٹ پڑھنا اور اس کا موازنہ کرنا اس بجٹ سے جو ہم پچھلے سالوں میں پیش کرتے رہے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف کی لیڈرشپ میں یہ صوبہ پاکستان کا سب سے well administrated اور سب سے progressive صوبہ تھا جس کو آج اجاڑ کے رکھ دیا گیا ہے۔ پنجاب اس ملک میں governance کا bench mark set کرتا تھا۔ اس ملک میں mass transit system آیا تو سب سے پہلے ہم نے لگایا۔ ہم نے ایک منصوبہ نہیں بلکہ چار منصوبے لگائے اور صوبہ خیبر پختونخوا جہاں سات سال سے ان کی حکومت ہے وہاں انہوں نے replicate کرنے کی کوشش کی لیکن 100۔ارب روپیہ لگ گیا مگر ان کا ایک منصوبہ مکمل نہیں ہو سکا جبکہ اسی لاگت میں ہمارے تین منصوبے مکمل کئے گئے۔

جناب سپیکر! Healthcare establishment کی regulation کے لئے ادارہ بنتا ہے تو پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن مسلم لیگ (ن) کی حکومت بناتی ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت اور دوسرے صوبوں کی حکومتیں یہاں پنجاب میں آ کر example سے سیکھ کر ادارے بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ سٹیٹ آف دی آرٹ فرانزک لیب بنتی ہے تو میاں محمد شہباز شریف صوبہ پنجاب میں بناتے ہیں اور آج بھی جہاں heinous crimes ہوں تو ان کیسز کی files پنجاب کی فرانزک لیب میں آتی ہیں اور یہاں ہی evidence پر فرانزک رپورٹ تیار ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ پہلے لوگوں کو اپنا لیور ٹرانسپلانٹ کرانے کے لئے دھکے کھانے پڑتے تھے اور ہمسایہ ملک میں جانا پڑتا تھا۔ اس ملک کا سب سے پہلا کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ ہم نے اس صوبے میں بنایا اور صرف اس صوبے میں نہیں، کے پی کے جہاں سات سال سے ان کی حکومت ہے، جہاں کارڈیالوجی کا ایک ہسپتال نہیں ہے، لیور کا ایک ہسپتال نہیں ہے اور جہاں کڈنی کا ایک ہسپتال نہیں ہے تو وہاں سوات میں کڈنی ہسپتال بنایا۔ اس صوبے کو انہوں نے اجاڑ کر رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ allocations کی طرف آتا ہوں۔ یہ صحت انصاف کارڈ اور ایجوکیشن ایمرجنسی کی باتیں کرتے تھے۔ جو آخری بجٹ ہم نے پیش کیا اس میں ہیلتھ کیئر کی ڈویلپمنٹ کے لئے 50۔ارب روپے رکھے جس سے ہسپتالوں کا پورا ایک جال صوبہ میں بچھایا۔

جناب سپیکر! شمالی پنجاب کے RIC سے لے کر جنوبی پنجاب میں طیب اردگان ہسپتال اور بہاولپور میں سول ہسپتال تک بنائے جبکہ انہوں نے آج تک کیا کیا ہے کہ آج انہوں نے اس بجٹ میں 17۔ارب روپے کی کٹوتی کی ہے۔ ہم نے 50۔ارب روپے تب رکھے جب ڈالر -/100 روپے کا تھا، جب inflation four percent تھی۔ آج روپے کی value کم ہے، ڈالر -/165 روپے سے تجاوز کر گیا ہے جبکہ پاکستان کی تاریخ میں inflation rate سب سے زیادہ ہے اور ہیلتھ کے بجٹ میں 17۔ارب روپے کی کٹوتی کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ کنٹینر پر چڑھ کر کہتے تھے کہ ہم ایجوکیشن ایمرجنسی لگائیں گے۔ یہ figures ذرا غور سے سنیں ہم نے اپنے دور حکومت میں جو آخری بجٹ پیش کیا اس میں ایجوکیشن کے لئے 71۔ارب روپے رکھے یعنی 71 بلین روپے جبکہ انہوں نے اسے آدھے سے بھی کم کر کے 31۔ارب روپے کر دیا یعنی اس میں 40۔ارب روپے کی کٹوتی کی ہے۔

جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن کا جو آخری بجٹ ہم نے پیش کیا وہ 18۔ارب روپے کا تھا۔ سب سے تشویشناک بات یہ ہے کہ میں نے کتابیں کھولیں اور دیکھا تو اس میں 4۔ارب روپے لکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجھ سے پڑھنے میں غلطی ہو گئی ہے۔ تمام کتابیں اٹھائیں تو اس میں 4۔ارب روپے رکھا ہے اور یونیورسٹیوں سے کہا گیا ہے کہ آپ چندہ لے کر اپنی یونیورسٹیوں کو چلائیں کیونکہ ہمارے پاس آپ کو دینے کے لئے پیسے نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بلال فاروق تارڑ! wind up کریں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ مزید لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایک منٹ میں مکمل کریں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! صرف دو منٹ دے دیں۔ انہوں نے دو سالوں میں ایک کام کیا ہے کہ میاں محمد نواز شریف کے نام کی تختیاں اتاری ہیں اور اپنی تختیاں لگانے کی کوشش کی ہے لیکن یہ اس میں بھی ناکام رہیں گے کیونکہ کاشغر سے لے کر گوادر تک چپے چپے پر میاں محمد نواز شریف کی تختیاں لگی ہوئی ہیں اور میاں محمد نواز شریف کے لگائے ہوئے منصوبے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ صرف کرپٹ نہیں ہیں اور یہ صرف نااہل نہیں ہیں کیونکہ اس ملک میں آٹا بحران ان کی کرپشن اور نااہلی کی وجہ سے آیا۔ عوام دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہوئی تو ایک وزیر نے اٹھ کر بیان دیا کہ عوام دو کی جگہ ایک روٹی کھائے۔ ایک وزیر نے کہا کہ روٹیوں کا وزن کم کر دیں۔

جناب سپیکر! ایک وزیر صاحبہ نے کہا کہ بحران ہے تو کیا ہوا، اس کی body language تو دیکھو اور اس کی killer smile تو دیکھو اور یہ کس قسم کی گفتگو ہے کہ عوام کو روٹی نہیں مل رہی۔ اس ملک میں کورونا کی وبا آئی جو کہ پوری دنیا میں ہے۔

جناب سپیکر! میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ اسے تفتان پر روک لیتے۔ یہ اس کو اپنے isolation centers میں contain کر لیتے لیکن جو bare minimum کرنا ہوتا ہے کہ آپ oximeter black ہونے سے تو روک سکتے تھے، آپ تھرما میٹر black ہونے سے تو روک سکتے تھے اور آپ 15 ہزار کا انجکشن 15 ہزار روپے میں تو مہیا کر سکتے ہیں جو کہ 5 لاکھ روپے میں فروخت ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے علاقے کی طرف آتا ہوں کہ ضلع گوجرانوالہ کو میاں محمد شہباز شریف نے میڈیکل کالج دیا جہاں پر 500 بیڈز کے ہسپتال کی بلڈنگ تیار کھڑی ہے جسے یہ operational نہیں کر پا رہے۔

جناب سپیکر! میرا پُر زور مطالبہ ہے کہ اس ہسپتال کو operational کیا جائے تاکہ وزیر آباد، گکھڑ، راہوالی، لدھے والا وڑائچ کی عوام اور قلعہ ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بلال فاروق تارڑ! آخری 30 سیکنڈ میں wind up کریں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ ہم ان سے گلہ شکوہ کرتے ہیں جو کہ ہماری ذمہ داری ہے لیکن بنتا نہیں ہے کیونکہ ان کا لیڈر کہتا تھا کہ میں آئی ایم ایف کے پاس نہیں جاؤں گا بلکہ میں خودکشی کر لوں گا۔ ہم وزیروں سے گلہ کر رہے ہیں تو ان سے کیا گلہ۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا کہ یہ صرف آئی ایم ایف کے پاس نہیں گئے بلکہ ان کے قدموں میں جا کر بیٹھے ہیں، ان کی ساری شرائط مانیں اور اپنی ایک نہیں منوا سکے۔ پاکستان کے پیسے کو devalue کیا، subsidies ختم کیں اور لوگوں کے لئے بجلی اور گیس مہنگی کی۔ یہ وزیر اعظم کہتے تھے کہ جب ملک میں inflation زیادہ ہو اور چیزوں کی قلت ہو تو اس کا حکمران چور ہوتا ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اپنی ہی دی گئی definition پر کیا یہ پاکستان کا سب سے بڑا چور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب بلال فاروق تارڑ! آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ ام البنین علی! ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! شکریہ۔ موجودہ مشکل ترین حالات میں اس سے بہتر وفاقی اور صوبائی بجٹ پیش کرنا ممکن نہ تھا۔ حکومتی کفایت شعاری، پسماندہ و غریب طبقے کی دلجوئی و حقیقی امداد کی کوشش، کاروبار اور صنعتوں کے فروغ کی سنجیدہ کوشش، زیادہ سے زیادہ ٹیکس ریلیف اور روزگار بڑھانے کے مواقع، عوام کو ہنر مند بنانے کا عزم، زراعت پر خصوصی نظر، جنگلات اور موسمی تبدیلیوں پر گہری نگاہ، معیشت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اوّلین ترجیح جیسے اقدامات اس بار اس بجٹ کے خصوصی نکات ہیں۔ 580۔ارب روپے کی کٹوتی کے ساتھ شروع ہونے والا بجٹ COVID-19، ٹڈی دل، شدید ترین سیلاب کی پشین گوئی، ملیریا اور ڈینگی، پولیو، drug resistant typhoid اور ٹی بی کے حقیقی خطرات، غیر یقینی اور مشکل حالات میں پیش ہونے والا بجٹ دستیاب محدود وسائل میں اتنا معجزاتی اور کرشماتی بجٹ پیش کر کے پنجاب حکومت نے صرف اپنی اہلیت اور قابلیت کا ثبوت دیا ہے بلکہ پی ٹی آئی کے وژن اور mission کے ساتھ اپنی غیر متزلزل وابستگی کا بھی ثبوت دیا۔ پنجاب حکومت اور وفاقی حکومت مبارکباد کی مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! دستاویزات بنالینے سے بھی بڑا کام ان پر حقیقی روح کے ساتھ عملدرآمد اور ان کے مقاصد کا حصول ہوتا ہے۔ یہی اصل امتحان ہوتا ہے ایوانوں، حکومتوں اور شاید اوروں کا بھی۔ اس وقت پورے ملک کی طرح پنجاب میں بھی وسائل کی کمی کا کیا عالم ہے اور مسائل کی زیادتی کی کیا صورتحال ہے یہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس کا تدارک صرف اور صرف خالص نیت، روّیوں کی تبدیلی، عزم و ہمت، اتحاد و اخوت، محبت و دیانت، capacity building, good governance بلکہ proactive اور creative governance سے ہی ممکن ہے۔ ہمیں ایک غریب کی بہو کی طرح حکمت و دانائی اور کفایت شعاری اور محنت سے کام کرنا پڑے گا۔ غریب کی بہو جو کم سے کم پیسوں میں تمام گھر والوں کی ضروریات پوری کر دیتی ہے بلکہ اپنے سگھڑپن اور خوشحالی سے گھر میں خوشی اور سکون کے پھول بھی مہکا دیتی ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت انشاء اللہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ جو بلڈنگ، انفراسٹرکچر بنائے گئے ہیں اور کام نہیں کر رہے ہیں ان پر اپنی تختیاں وہ کیوں نہ لگائیں؟ ان کو قابل عمل بنانا، ان سے کام لینا، ان بند ہسپتالوں، بند سکولوں اور بند چیزوں کو کھولنے پر ہماری حکومت بہت کوشش کر رہی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔

جناب سپیکر! ہم تاریخ کے اس دوراہے پر کھڑے ہیں جہاں فیصلہ کن کردار ہمارے روّیوں اور عمل کا ہوگا۔ ہم سب کا، اس ایوان کا leading role بنتا ہے جو ہمیں لینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! آج اس ایوان کو ماں کی طرح سوچنا اور act کرنا پڑے گا۔ حقیقی تھنک ٹینک میں ڈھلنا پڑے گا۔ آج ہم کئی حوالوں سے راستہ گم کئے ہوئے بچے کی طرح سرگرداں ہیں۔ سیانے کہتے ہیں جب راستہ کھو جائے تو زیرو پوائنٹ یعنی ابتداء کی طرف لوٹ آؤ اور دوبارہ راہ ڈھونڈنے کی شروعات کرو۔ ہماری ابتداء کیا ہے۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

جناب سپیکر! آئیں اللہ کو حقیقی معبود مان کر اپنے اندر بسے ہر بت کو توڑتے ہیں۔ بدنیتی کا بت، ذاتی مفادات کا بت، انا پرستی کا بت، خواہش وجاہ وحشم کا بت، سیاسی مفادات کا بت، ہر طرح کی عصبیت، قول وفعل کے تضاد اور منافقت کا بت۔

جناب سپیکر! میں تلخ نوائی پر معذرت خواہ ہوں مگر یقین کریں کہ اس تلخ نوائی کی سب سے پہلی مخاطب میں خود ہوں۔ ہم ہر بت کو توڑ کر اپنی اپنی نیتوں کا جائزہ لیں۔ اللہ سے حقیقی توبہ واستغفار کریں، اللہ کے حضور گڑگڑا کر دل سے اس کی رحمت اور حکمت کے طلبگار بنیں۔ اس سے حقیقی اور ٹھیک راستے کی بھیک مانگیں۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۠

آمین۔

جناب سپیکر! راستہ مدینے کی گلیوں میں ملے گا۔ جہاں کئے گئے اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ علم مومن کی کھوئی ہوئی میراث ہے۔ حکمت مومن کا ہتھیار ہے اور جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔ جہاں سے ہمیں اجتماعیت، مواخات، بھائی چارہ، محبت واخوت

اور خیر خواہی ملے گی۔ تعلیم و تربیت بھی اور وہ درست روّیے بھی جو آج ہماری حقیقی ضرورت ہے۔
یعنی faith, unity, discipline

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپ حکومت اور اپوزیشن کے ساتھ مشاورت کر کے پنجاب اسمبلی میں خصوصی ایمر جنسی مینجمنٹ کمیٹیاں تشکیل دیں جن میں کم از کم چھ اور زیادہ سے زیادہ دس ممبران ہوں۔ آدھے حکومت کی طرف سے اور آدھے اپوزیشن کی طرف سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! یہ کمیٹیاں اس لئے ضروری ہیں کہ COVID-19 کے خلاف ہمیں مل جل کر اس کے لئے کھڑا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں تجویز پیش کروں گی کہ یہ کمیٹیاں ضرور تشکیل دی جائیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس اہم وقت میں جبکہ پنجاب کا بجٹ پاس ہونے والا ہے آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کی صحت یابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ہر اس شخص کے لئے دعا گو ہوں جو اس موذی مرض کا شکار ہے۔ یہ حکومت آئی اور جنوبی پنجاب، سرائیکی وسیب کے لوگوں کو سرائیکی صوبے کے نام پر دھوکا دیا گیا۔ آپ سرائیکی صوبے کے نام پر ووٹ لے کر آتے ہیں، سرائیکی صوبے کے نام پر یہ ایوان سجاتے ہیں، سرائیکی صوبے کے لوگوں کو دھوکا دے کر ان کے جذبات سے کھیل کر آپ اس ایوان میں آ کر بیٹھتے ہیں اور اس کے بعد آپ بجٹ میں کیا حصہ دیتے ہیں صرف 35 فیصد اس کے بعد آپ اس سرائیکی وسیب کے لوگوں کو سیکرٹریٹ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔ اگر ہم جنوبی پنجاب کی آبادی کو دیکھیں، اس سرائیکی وسیب کی آبادی کو دیکھیں تو آپ نے ان کے لئے صرف -/40 روپے فی کس اس بجٹ میں رکھا ہے جو کہ ان کا خون ہے۔ آپ وہاں سے اربوں روپے کا بجٹ لے کر آتے ہیں اور ان ایوانوں کو سجا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ہمارے لئے تو کل تخت لاہور تھا اور آج سرائیکی وسیب کے لوگوں کے لئے تخت بزدار سج گیا۔ ہم reject کرتے ہیں اس صوبائی سیکرٹریٹ کو، ہم

reject کرتے ہیں آپ کو۔ جب آپ وہاں آئیں گے، وہاں بیٹھیں گے تو آپ کو وہ سرائیکی وسیب کے لوگ جن کے دردوں پر آپ نے ایک دفعہ پھر اپنی دکانیں سجائی ہیں وہ آپ کو بتائیں گے۔ آپ اگر یہاں آکر خوش ہو کر بیٹھتے ہیں، آپ وزارتیں بھی لے لیتے ہیں اور آپ اپنی قیمتیں بھی لگا لیتے ہیں تو سرائیکی علاقے کے لوگ مردہ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں اگر اپنے ضلع کی بات کروں تو میرا ضلع پنجاب کا پسماندہ ترین ضلع ہے۔ میں نے وہ بجٹ کھول کر دیکھا ہے جو آپ یہاں پیش کرنے اور اسے منظور کروانے کے لئے اس ایوان میں لا رہے ہیں۔ اس بجٹ میں جس طرح پہلے ضلع راجن پور کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ نہیں رکھا جاتا تھا اب بھی کوئی میگا پراجیکٹ نہیں رکھا گیا۔ وہ بجٹ ہمارے لئے ویسا ہی خالی ہے، اب بھی ویسا ہی بنجر ہے، ویسا ہی بانجھ ہے۔ کوئی ایک میگا پراجیکٹ نہیں۔

جناب سپیکر! ضلع راجن پور کے لوگ آج بھی اس قاتل روڈ کے لئے مظاہرے کر رہے ہیں جہاں ان کی جانیں ہر روز جا رہی ہیں، جہاں بسوں کے ہر روز ایکسیڈنٹ ہو رہے ہیں۔ آج بھی وہ اس روڈ کے لئے سراپا احتجاج ہیں۔ آج بھی راجن پور میں کوئی اچھا ہسپتال نہیں ہے، آج بھی آپ نے وہاں ٹیکنیکل سنٹر بند کر دیئے ہیں، آج بھی ووکیشنل سنٹر کے بجٹ واپس لے لئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ اس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ کو میرے سے بھی زیادہ اس علاقے کے درد کا پتا ہو گا مگر میں بہت افسوس سے کہہ رہی ہوں کہ یہاں بیٹھے ہوئے جتنے بھی میرے بھائی وزارتیں لے کر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو اس علاقے کے درد کا بالکل کوئی احساس نہیں ہے۔ آج بھی وہاں کے سینٹری ورکرز پانچ پانچ مہینوں کی تنخواہوں کے لئے روڈز پر آتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج بھی جب یہاں کا وزیر اعلیٰ، میں انہیں یہاں کا ہی وزیر اعلیٰ کہوں گی کیونکہ وہ وزیر اعلیٰ بن کر ان کو بھول گئے ہیں کہ وہ اس پسماندہ علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج بھی وہ COVID-19 میں راجن پور میں تشریف لاتے ہیں تو گندم کا ایک خوشہ کاٹ کر واپس آجاتے ہیں۔ آج بھی اگر وہاں وزیر اعظم تشریف لاتے ہیں یا وزیر اعلیٰ تشریف لاتے ہیں تو ان کی تشریف آوری پر لاکھوں روپے خرچ آتے ہیں۔

جناب سپیکر! کاش کہ وہ لاکھوں روپے اپنے پنڈال سجانے کی بجائے اس علاقے کے لوگوں کو دے کر آئیں تو شاید ان کے کچھ دردوں اور دکھوں کا مداوا ہو جائے۔ خدارا اس ضلع کے لئے کچھ تو رکھا کریں۔ وہاں کے سارے پیسے لا کر آپ آج بھی لاہور کے لئے خرچ کر رہے ہیں یا آج بھی اپر پنجاب پر خرچ کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے تو آج بھی وہی تخت ہے جس سے ہم بہت دور ہیں۔ ضلع راجن پور کے لئے توجہ دیں۔ آج بھی جام پور، داجل اور محمد پور گندے پانی میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہاں سیوریج کا بہت بڑا issue ہے آپ آ کر وہاں تشریف لائیں اور دیکھیں کہ وہاں سیوریج کے کیا مسائل ہیں، وہاں کے ہسپتالوں سے دوائیاں غائب ہیں، وہاں کے سینٹری ورکرز اپنی تنخواہوں کے لئے احتجاج کر رہے ہیں تو خدا کے لئے وہاں توجہ دیں تاکہ اس ضلع کے لوگ آپ کو کچھ اچھے الفاظ سے یاد کریں۔

جناب سپیکر! میں یہاں تھوڑی سی تجاویز پیش کرنا چاہوں گی۔ اگر ہم زراعت کے حوالے سے دیکھیں تو زرعی خطے میں آنے والے وقت میں شاید ہم غذائی قلت کی طرف جا رہے ہیں۔ ٹڈی دل ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ٹڈی دل اب تک 900۔ارب روپے کی فصلوں کا نقصان کر چکی ہے۔ زرعی ملک میں جب آپ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ٹارگٹ حاصل کر لئے مگر اس کا یہ نتیجہ ہے کہ اتنی جلدی گندم کے ریٹ 1850 تک پہنچ گئے ہیں تو کیا اس بات پر حکومت کا کام نہیں دھیان دینا کہ جب کسان اپنی فصل کو آگ لگانے پر مجبور ہے تو آپ نے کیا کیا؟ جب وقت آپ کے کام کرنے کے لئے ہوتا ہے آج بھی آپ بتا رہے ہیں کہ پچھلی حکومتوں نے یہ کیا، آج بھی یہاں کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں کہ ہمارا وزیر اعظم صرف پاکستانی ہے، آج بھی آپ کے لوگ یہاں کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں کہ آج آپ شاید پاکستانی نہیں اور پیارے پاکستانیوں کہنے سے وہ وزیر اعظم سب سے بڑا ہمدرد بن گیا ہے اس COVID-19 کے دور میں جبکہ لوگوں کی قیمتیں جانیں جا رہی ہیں، ان کے نوجوان مر رہے ہیں، ہمارے ڈاکٹرز مر رہے ہیں جن پر قوم کا کروڑوں روپے لگتا ہے اور آپ کا پیارے پاکستانیوں کہنے سے ہمارے دردوں کا مداوا ہو گیا؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر تھوڑی سی تجویز آنے والے بجٹ کے حوالے سے پیش کرنا چاہوں گی کہ زراعت کے حوالے سے خدارا بیجوں پر ریسرچ کرنے کے لئے سنٹرز قائم کریں، یونیورسٹیاں بنائیں، کالجز بنائیں، نیا جو بیج ہے کسانوں کو پٹوار سرکل کے ذریعے سے مفت مہیا کریں۔

جعلی زرعی ادویات کی سختی سے روک تھام کریں۔ مافیا کے خلاف سخت کارروائی کریں، فصل ڈیمانڈ اور سپلائی کو دیکھ کر کاشت کی جانی چاہیئے۔ ہر فصل گورنمنٹ خود خریدے تاکہ مڈل مین سے بچا جاسکے۔ زرعی یونیورسٹیاں بنائی جائیں اور زرعی یونیورسٹیوں کو ریسرچ کے لئے پابند کیا جائے اور ان کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ نہروں کو سالانہ بنیادوں پر چلایا جائے۔ زرعی ٹیوب ویلوں کو سبسڈی دی جائے، پانی کو محفوظ کرنے کے لئے reservoirs بنائے جائیں کیونکہ پانی کا لیول بہت تیزی سے کم ہو رہا ہے۔ نہروں اور کھالوں کی سرکاری طور پر باقاعدہ صفائی کروائی جائے، پانی چوری کی روک تھام کی جائے، پانی کی بچت کے لئے sprinkle system اور ڈرپ اریگیشن متعارف کرایا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پلیز! wind up کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! کسانوں کو زرعی ٹیوب ویلوں کے لئے سبسڈی دی جائے۔ مرکز کو سفارش کی جائے کہ سمندری پانی کو قابل استعمال بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! خاص طور پر ایجوکیشن کو پنجاب میں تجربہ گاہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ خدارا اس کو تجربہ گاہ نہ بنائیں۔ بچوں کے رزلٹ کی بنیاد پر ٹیچرز کی سزا اور جزا ہو۔ موجودہ سسٹم اور ایجوکیشن سسٹم کو مضبوط کریں، یکساں تعلیمی سہولتیں پورے پنجاب میں پہنچائیں۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں پر چیک اینڈ بیلنس رکھیں۔ بین الاضلاعی روڈز بلا تفریق بنائے جائیں کیونکہ ہمارا جو روڈ ہے اور آپ کو بھی اچھی طرح سے پتا ہے کہ دو سال ہو گئے ہیں اس کی صرف مرمت بھی نہیں کی گئی۔ پہلے کم از کم مرمت ہو جاتی تھی اب تو وہ بھی نہیں ہوتی۔ موجودہ روڈز کو فوری طور پر مرمت کیا جائے۔ ضلع راجن پور میں فوری طور پر دو رویہ سڑک تعمیر کی جائے اور ہر حکومت جو منصوبہ شروع کرے اپنی مدت میں مکمل کرے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ فرح آغا!

محترمہ فرح آغا: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ کو اتنے کم resources اور اتنے مشکل حالات میں اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ایسے مشکل حالات میں 56۔ ارب روپے کی ٹیکس ریلیف دینے پر خراج

تحسین پیش کرتی ہوں جبکہ پوری دنیا میں کورونا نے تباہی مچائی ہوئی ہے اور اس وقت سب کو پتا ہے کہ حالات کیا جا رہے ہیں یہ مصیبت اللہ کی طرف سے آئی ہے۔

جناب سپیکر! میں کچھ عرصے سے خواجہ سرا پر کام کر رہی ہوں ان بے چاروں کو تو اس سے پہلے کوئی پوچھتا ہی نہیں تھا۔ بجٹ میں مساوات پروگرام میں 20 کروڑ ان کے لئے وقف کیا گیا۔ 66 سال سے اوپر آدمی، عورتیں اور خواجہ سرا کو 2 ہزار روپیہ مہینہ کا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! disabled افراد کے لئے 2 بلین روپے allocate کئے گئے ان کو بھی 2 ہزار روپے مہینہ دیا جائے گا۔ تشدد سے گھر سے نکالی ہوئی خواتین کے لئے 19 ملین روپے کا ایک سنٹر راولپنڈی میں بنایا جا رہا ہے وہ تعریف کے قابل ہے۔ 48 بلین روپے پولیس ریفارمز کے لئے phase four میں تقسیم کیا جائے گا۔ 10 ہزار jobs دی جائیں گی جو کہ پنجاب کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! بے روزگاری میں لوگوں کو نوکریاں فراہم ہوں گی۔ 500 کاریں فراہم کی جائیں گی اور 68 کاریں گشت اور پروٹوکول کے لئے دی جائیں گی جو officially duty پر ہی مرکوز ہوں گی۔ 49 پولیس سٹیشنز جو کہ پنجاب کی ضرورت ہے مختلف جگہوں پر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! آخر میں آپ سے صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ میں جب سے آئی ہوں میں دیکھتی ہوں کہ ہم ایک دوسرے پر تنقید کرتے رہتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ جو اتنا بڑا مشکل وقت چل رہا ہے۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اس کورونا کا مقابلہ کریں۔ ہم سب ایک ہو جائیں اور ان غریبوں کے لئے جو ہمیں ایم پی اے بناتے ہیں اور ہم اس ہاؤس میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر! پلیز آپ سب سے میری یہی request ہے کہ تنقید چھوڑیں اور اس پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میں inform کر دوں کہ .reading is not allowed آپ points لکھ لیں .but reading is not allowed جی، جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ پنجاب کا بجٹ پیش ہوا، ٹیکسوں سے بھرپور بجٹ جس کو زندگی کے ہر شعبہ نے مسترد کیا۔ یہاں تک کہ ہمارے سرکاری ملازموں نے اس پر ماتم کیا۔ اس ملک کے اندر اتنے بحران آچکے ہیں کبھی آٹے کا بحران، کبھی چینی کا بحران، کبھی پٹرول کا بحران

اور کبھی ڈالر کی اڑان یہ ایسے معاملات ہیں کہ جس نے پنجاب کے عوام کی چیخیں نکال دی ہیں اور ان چیخوں سے ایک ہی آواز آرہی ہے کہ:

جن پتھروں کو عطا کی تھی ہم نے دھڑکنیں
انہیں جب زباں ملی تو ہم ہی پر برس پڑے

جناب سپیکر!یہ انتقامی کارروائی جو دوسال سے جاری ہے،ہمارے لیڈر میاں محمد نوازشریف،میاں محمد شہباز شریف ،جناب محمد حمزہ شہباز شریف اور دیگر اکابرین نے دوسال صرف انتقامی سیاست میں گزار دیئے اور اس صوبہ کی ترقی کے لئے حکومت نے ایک ٹکے کا کام نہیں کیا۔ اس انتقامی کارروائی کو دیکھ کر18۔جون کو معزز سپریم کورٹ کے معزز جسٹس نے یہ بیان دیاہے کہ ملک میں احتساب کے نام پر تباہی ہو رہی ہے۔یہ ہیں معاملات،اگر ہم نے اس ملک کو اس صوبہ کو ترقی دینی ہے تو ہمیں کچھ سوچنا ہوگا۔ ہمیں اس صوبہ کی اور اس پاکستان کی ترقی کے لئے اپنے وسائل سے کام لینا ہوگا۔ ہم جتنے مرضی قرضے لے لیں۔یہ ملک اور یہ صوبے ترقی نہیں کرسکتے۔ہمارے پاس ترقی کے لئے دو شعبے ہیں ایک ایگریکلچر،دوسرا انڈسٹری،اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں،اللہ پاک نے ہمیں چار موسم دیئے،چار فصلیں دیں،ساری فصلیں،پھلوں کے ذائقے زمین کے اندر خزانے اور اتنی چیزیں دی ہیں کہ ہم اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے لیکن ہم ان چیزوں کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر!آپ دیکھیں کہ گندم کا کیا حال ہے،آج سے دو سال پہلے ہم محکموں کو request کرتے تھے کہ ہماری گندم لے لو۔اب محکمے ہمیں request کرتے ہیں کہ ہمیں گندم دے دو۔یہ گندم، محکمہ خوراک کے گودام خالی پڑے ہیں۔میرے شہر ماموں کانجن کے اندر پہلے گوداموں سے باہر گندم لگانی پڑتی تھی آج آدھے گودام خالی پڑے ہیں۔ آج آپ کپاس کی فصل کو دیکھیں،آپ گنے کی فصل دیکھیں،آپ چاول کی فصل دیکھیں۔ ہمیں ان فصلوں پر توجہ دینی ہوگی،ہمیں اپنی ریسرچ کو آگے بڑھانا ہوگا۔ایسے بیج دریافت کرنے ہوں گے جن سے ہماری پیداوار بڑھے یہ چیزیں قابل توجہ ہیں۔

جناب سپیکر! اب انڈسٹری کی بات کروں گا آج ہماری انڈسٹری کسمپرسی کا شکار ہے، ہمارا صنعت کار پریشان ہے، ہمارا مزدور پریشان ہے، انڈسٹری بند ہو رہی ہے۔ایف بی آر نے ٹیکسوں کا اتنا بوجھ ڈال دیا ہے کہ بے چارے صنعتکار کام کرنے سے بے کار ہو گئے، ایف بی آر کو چاہئے کہ وہ انڈے کھائے مرغی نہ کھائے اگر اس ملک کو ترقی دینی ہے تو پھر ہمیں صنعت کار کو تحفظ دیناہو گا۔

جناب سپیکر! اس ملک کی ترقی کے لئے ہم اعلان تو کرتے ہیں کہ ریاست مدینہ آؤ۔میں تمہیں بتاؤں کہ ریاست مدینہ کیا ہے۔حضرت ابو بکر صدیقؓ کا دور تھا آپ مسند خلافت پر تشریف فرما تھے کہ گھر سے پیغام آیا کہ بچے کوئی میٹھی چیز کھانا چاہتے ہیں، میرے پیارے صحابیؓ نے فرمایا کہ میرے پاس تو کوئی پیسے نہیں ہیں تو گھر سے پیغام آیا کہ پیسے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے کہا کہ وہ پیسے کہاں سے آئے ہیں بتایا گیا کہ وہ پیسے جو بیت المال کا آٹا گھر جاتا تھا اُس آٹے سے روز ایک مُٹھی نکال لی جاتی تھی اُسی وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بیت المال کے انچارج کو حکم دیا کہ ہمارے گھر جو آٹا جاتا ہے اُس سے ایک مٹھی کم کر دو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد صفدر شاکر! wind up کریں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! یہ ہے ریاست مدینہ اگر ہم نے ملک کو ترقی دینی ہے، اگر ہم نے ریاست مدینہ بنانا ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں صرف ایک بات کہوں گا کہ ہم نے پورے بجٹ کے اندر دیکھا کہ اپوزیشن کے لئے بھی کوئی چیز ہے؟ لیکن ہمیں کچھ نہیں ملا صرف ایک شعر ملا ہے:

نہ مانگ اہل خیانت سے اپنی وفاؤں کا صلہ
مردے کبھی قبروں کی کھدائی نہیں دیتے

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد شاہ کھگہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! شکریہ۔سب توں پہلے میں اس بجٹ پیش کرنے تے وزیر خزانہ دی ٹیم نوں مبارکباد دیناں آں اور اُس توں بعد میں اک تجویز پیش کرناں چاہناں اہ فورم چونکہ ساڈے پنجاب دی سب توں وڈی بیٹھک اے اور اہ ساڈی ڈیوٹی

وِیچ شامل اے کہ اسیں ایتھے دسیئے میں اہ تجویز اپنے لیڈر جناب عثمان احمد خان بُزدار دے ذریعے جناب عمران خان تک پہنچانا چاہنداہاں میرا اس تجویز دا مقصد ایہوای اے اس بجٹ توں فائدہ اُٹھاندے ہویاں اور میں امید کرناں کہ میری گل سارے دوست صاحبان سنن گے اگر میری تجویزانہاں دے دل نوں ٹچ کرے تے میری حمایت ضرور کرن۔

جناب سپیکر !ساڈے ملک وچ میں اک لٹیرے دی گل کرنی چاہنداہاں کہ جیڑا عرصہ 35سال توں سانوں لٹ رہیااے اور اُہ اتنا خطرناک ڈاکو اے کہہ میں اہنوں جن ڈاکو داناں دیناایں میں گزارش اہ کرنا چاہنداکہ ساڈے کول ترقی دا اک موقع اے ایگری کلچر اسدے اُتے اک ڈاکو 35سال توں جیہڑا لٹ رہیا اے میں اُسدناں وی ظاہر کراں گا ایس ملک وچ میں میٹرک وچ پڑھدا سی 1985وچ جیہڑی اسمبلی آئی اُہندے وچ جونیجو صاحب اور میاں یاسین وٹو قومی لیڈر بنے ایہناں نیں تین سال واسطے اُس ڈاکو نوں روکیا اُنہوں بوتل وچ قید کیتا اُس توں بعد اُہ فیر آزاد ہوگیا۔

جناب سپیکر !اُس ڈاکو داناں اے واپڈا۔ایتھے تمام زمیندار بیٹھیں نیں میں ایس دی خصوصیات دسناں چاہناں ہاں اور میں تجویز دینا چاہندا اپنے اظہار دے نال وزیراعظم نوں کے ساڈے کول دوسال گزر گئے نیں تین سال بقایا نیں بڑا تھوڑا ٹائم اے ایہندے تے مہربانی کرن ایس ڈاکو دی خصوصیات ایہہ نیں کہ 1985وچ ایہندا flat rate 2500روپیہ فی ٹیوب ویل کیتا گیاسی جس توں اسیں خوشحال ہوئے، ساڈیاں فصلاں ہوئیاں، ہن اُہ ڈاکو بڑھدا، بڑھدا جیہڑا ساڈا اِک ٹیوب ویل 30ایکڑ نوں سیراب کرداسی اور اُسدا بل خاموش ڈاکو ساڈے کولوں اِک لکھ توں لے کے ڈیڑھ لکھ تک ایہہ اِک ٹیوب ویل دا اِک مہینہ دا بل وصول کرداسی اور ساڈی ساری کمائی ایہہ جن کھارہیااے۔اسدا پیٹ بھر دااے نہ ساڈی جان چُھٹ رہی اے۔

جناب سپیکر!میں اپنے وزیراعظم نال درخواست کرناں کہ ایس نوں کجھ کم کیتا جاوے، خاص کرکے زرعی ٹیوب ویل واسطے، زرعی ٹیوب ویلاں دے وچ انقلاب آئے گا اور بچت ہوئے گی۔ساڈا ملک اپنے پیسے ضائع کرن نالوں ایہندے اُتے پیسے ضائع کیتے جاون اور ایس نوں زراعت واسطے تقریباً فری کیتا جاوئے۔گھر اں دے بل لو، ACدے بل لو، فیکٹریاں دے بل لو، ہن پوزیشن ایہہ اے کہ جیڑا ٹیوب ویل دا مالک ایہہ اُہ چابی اپنی جیب وچ رکھدا اے اپنے سکے بیٹے

نوں وی نیں دیندا کہ ماتے جا کے چلانہ دیو پوزیشن ایہہ ہے کہ ساڈے ٹیوب ویلاں دے کھاڈیاں دے وچ آسیں لوکاں نے ٹکراں دے چھاپے سٹے ہوئے نیں کہ کوئی بندہ ایہہ دے وچ نہانہ لوے اتنے مجبور ہاں اسیں۔ ایس واپڈا ڈاکو نوں فصل ہوئے تے فصل چا کے دیندے ہاں نہ ہوئے تے تُسیں یقین کرو زمیندار طبقہ بیٹھا اے اسیں اپنے وچھے ویچ کے، جھوٹے ویچ کے، سپیشل جھوٹیاں رکھدے ہاں کہ جیڑے مہینے بل شارٹ ہوندا ہوئے تے اُس نوں ادا کر دیئے اور ایہہ ڈاکو ساڈے نال ایہہ کر رہیا اے کہ جیڑے اسیں ریگولر بل بھر رہیں ہاں اُنہاں نوں اے زائد بل پا دیندا اے۔ اے ڈاکو لوکاں نال رل کے کنڈیاں لوا کے اُنہاں کولوں پانچ ہزار لے کے اُہ ساڈے رنگے شریف آدمیاں دے اُتے پاندا اے۔

جناب سپیکر! میں اپنی حکومت نوں ایہہ تجویز دیندا آں تے نال request کرنا کہ جیہڑا کم میاں محمد نواز شریف نہیں کر سکیا، محترمہ بے نظیر نہیں کر سکی، جناب شوکت عزیز نہیں کر سکیا، جناب جمالی صاحب نہیں کر سکے خدارا ایہندے اُتے کوئی فوکس کرو اور صرف سانوں ٹیوب ویل بل اُس حساب وچ لے آو کہ اسیں afford کر سکیئے اور زمیناں نوں پانی لا سکیئے۔ اساں ٹیوب ویل دا پانی جیباں دے وچ کوئی نہیں پانا، پانا اے تے زمین نوں پانا اے، فصل نوں پانا اے جیہدے وچ کھاد پائی اے، اسیں بے کار نیں پانا لہٰذا میری تجویز اے ٹائم دی کمی اے ایس ڈاکو توں سانوں بچایا جائے ایہہ اک مشترکہ ڈاکو اے جیہڑا اپوزیشن نوں وی پے گیا تے ایوان نوں وی پے گیا اے۔

جناب سپیکر! اس دے اُتے میری تجویز اے کہ ساڈی گل جناب عمران خان تک پہنچائی جاوے اِک چھوٹا ڈاکو نہری، ساڈے کول بہترین نہری نظام اے لیکن لوکاں نیں موگے وڈے کروا کے نویں پائپ پا کے اُہندا ستیاناس کیتا ہویا اے۔ اسیں چاہندے ہاں کہ ساڈے موگے دا سائز ہی ہر اِک نوں ملے تاکہ ٹیلاں تے پانی چلا جاو۔ بڑی مہربانی میرے علاقے دے مسائل نیں تعلیم دے نیں جیہڑے جیویں وی نیں ساریاں دے نال اسیں وی ہاں دس سال توں پسے ہوئے ہاں جیہڑی وی مہربانی کر سکن لیکن میری request اے کہ ساڈی ایہہ گل وزیر اعظم تک ضرور پہنچائی جاوے اچھے انسان نیں سپورٹس مین نیں اُہ ایس جن نوں قابو کرن گے جیہڑا جونیجو صاحب نے قابو کیتا سی تے فیر نیں ہویا امید اے جناب عمران خان ایہنوں قابو کرن گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب منیب الحق!

جناب منیب الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ والہ۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اس ایوان کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ خاتم النبیین ﷺ کے معاملے میں جو بل یہاں سے پیش ہوا ہے۔

جناب سپیکر! یہ ایوان اُس کے لئے مبارکباد کا مستحق ہے۔ میں حکومت کی کارکردگی اور بجٹ کے بارے میں بات کروں تو میرا خیال ہے کہ یہ شعر کافی ہے:

میں وہ کس طرح سے کروں بیاں
جو کئے گئے ہیں ستم یہاں
سنے کون میری یہ داستاں
نہ کوئی ہم نشیں ہے نہ رازداں

جناب سپیکر! زراعت اس ملک میں معیشت کے معاملے میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتی ہے۔ زراعت کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ United Nation کے مطابق ٹڈی دل سے 800۔ارب روپے کا نقصان متوقع ہے جس کے لئے پنجاب حکومت نے موجودہ بجٹ میں قدرتی آفات اور ٹڈی دل سے نمٹنے کے لئے 4۔ارب روپے رکھے ہیں یہ سراسر مذاق ہے۔ 800۔ارب روپے کا نقصان بچانے کے لئے اگر 40۔ارب روپے بھی رکھ دیئے جاتے تو میں سمجھتا ہوں ناکافی تھے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ نے بجٹ تقریر کے دوران ڈریپ اریگیشن اور latest technology کی بات کی latest technology کو چھوڑیں میاں محمد شہباز شریف دور کی farm to market roads ان دو سالوں میں ایک بھی بنی ہے تو اُس کا بتادیں؟ میاں محمد شہباز شریف نے جو پختہ کھالوں کی سکیم دی تھی اُس پر اگر کوئی کام ہوا ہے تو وزیر صاحب بیان کریں۔

جناب سپیکر! کیا یہ سکیمیں زراعت اور کسان کے لئے ضروری نہیں تھیں؟ میاں محمد شہباز شریف کے دور میں زیتون کی کاشت بارانی علاقوں میں کروائی گئی جس کا رزلٹ پورے پنجاب کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! کیا گزشتہ دو سالوں میں موجودہ حکومت نے کسی قسم کی نئی فصل کا تجربہ کیا ہے، کیا نئی کاشت کسی علاقے میں کروائی ہے تو اس کا جواب صفر ہے؟ کاشت کے لئے ٹیوب ویل کا استعمال کیا جاتا ہے حکومت نے ڈیزل کی جو قیمتیں ہونی چاہئیں تھیں وہ قیمتیں مہیا نہ کر کے زمینداروں کے ساتھ ظلم کیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بہت خوشی ہوتی اگر موجودہ بجٹ میں ٹیوب ویل چلانے کے لئے سولر سسٹم پر سبسڈی دی جاتی یا اس حوالے سے کوئی سپیشل سکیم announce کی جاتی جو کہ نہ کی گئی۔

جناب سپیکر! میں اپنے شہر اوکاڑہ کی بات کروں گا میرا حلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ساڑھے چار لاکھ آبادی کا شہر ہے اور زراعت سے منسلک ضلع ہے۔ اوکاڑہ کی غلہ منڈی پاکستان کی مکئی کے حوالے سے سب سے بڑی غلہ منڈی ہے۔ میاں محمد شہباز شریف حکومت نے 52 ایکڑ رقبہ نئی غلہ منڈی کے لئے مختص کیا تھا موجودہ حکومت کو دو سال ہونے کو ہیں لیکن انہوں نے نئی غلہ منڈی کے لئے اس بجٹ میں ایک روپیہ رکھا ہے اور نہ ہی اس سے پہلے اس غلہ منڈی کے لئے کوئی کام کیا گیا ہے۔ کاشتکاروں کے لئے یہ منڈیاں شوروم کی مانند ہوتی ہیں جہاں پر وہ اپنی اجناس لا کر فروخت کرتے ہیں۔ غلہ منڈی نہ بننے کی وجہ سے ہر سال لاکھوں، کروڑوں روپے کی مکئی کا نقصان ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر سبزی منڈی کی بات کی جائے تو پاکستان کی سب سے بڑی آلو منڈی اوکاڑہ کی ہے۔ پوری دنیا میں یہاں سے آلو ایکسپورٹ کیا جاتا ہے اور کروڑوں، اربوں روپے کا زر مبادلہ کمایا جاتا ہے۔ اوکاڑہ سبزی منڈی کی تعمیر کے حوالے سے بھی حکومت کی کوئی سنجیدگی نہیں ہے۔ اوکاڑہ میں زرعی آلات کی پاکستان کی سب سے بڑی انڈسٹری ہے۔ مجھے وزیر موصوف کی بجٹ تقریر میں کہیں نظر نہیں آیا کہ انہوں نے زرعی آلات کے لئے کوئی سبسڈی دی ہو یا ان کے لئے کوئی package announce کیا ہو۔

جناب سپیکر! میرا شہر اوکاڑہ گزشتہ دو سالوں میں جنگ کا منظر پیش کرتا ہے وہاں پر سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جگہ جگہ کوڑا دکھائی دیتا ہے۔ اگر ہیلتھ کے حوالے سے بات کی جائے تو میاں محمد شہباز شریف نے ڈی ایچ کیو کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ منظور کیا تھا اس پر دو سالوں میں کوئی کام نہ ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق! آپ اپنی تقریر کو 30 سیکنڈ میں wind up کریں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! نہ ہی وہاں پر کوئی نیا ہسپتال بنانے کے لئے کوئی کام ہو رہا ہے۔ اگر تعلیم کی بات کی جائے تو اوکاڑہ ساؤتھ سٹی میں بوائز کالج کی ضرورت ہے کیونکہ ساڑھے چار لاکھ آبادی کے لئے ایک بوائز کالج ناکافی ہے۔

جناب سپیکر! یہ حکومت اس طرح کے کام کر کے عوام سے میاں محمد نواز شریف کی محبت کا بدلہ لے رہی ہے کیونکہ ضلع بھر میں پاکستان مسلم لیگ (ن) نے کلین سویپ کیا تھا۔ میاں محمد نواز شریف کی محبت دلوں سے ختم نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ عوام کے دلوں میں بستے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ میاں محمد نواز شریف نے اس ملک و قوم کی خدمت کی ہے۔ اس ملک میں تمام مسائل بھی میاں محمد نواز شریف نے ہی ختم کئے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ میاں محمد نواز شریف چوتھی مرتبہ بھی اس ملک کے وزیر اعظم بنیں گے اور اس ملک کی تقدیر بدلیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، اب ملک واصف مظہر اپنی بات کریں۔

ملک واصف مظہر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے جناب عثمان احمد خان بزدار کو وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو اتنے مشکل حالات میں جب پوری دنیا کورونا وائرس وبا کی لپیٹ میں ہے سرپلس بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پاکستان تحریک انصاف جب 2018 کے الیکشن میں آئی تو جناب عمران خان نے یہ منشور دیا کہ پاکستان تحریک انصاف جب اقتدار میں آئے گی ہم ہیلتھ، ایجوکیشن اور انسانیت کی خدمت پر خرچ کریں گے تو آج میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے جناب عثمان احمد خان بزدار اور ان کی ٹیم کی سربراہی میں جناب عمران خان کے وژن کو سامنے رکھتے ہوئے 12.6 فیصد ہیلتھ پر خرچ کیا ہے اور 17.4 percent of total بجٹ ایجوکیشن پر خرچ کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کی تاریخ کی سب سے بڑی spending ہے جو کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن پر کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! میں ہیلتھ کی بات کروں تو پچھلے ادوار میں جب ایک غریب شخص، مزدور اور کسان دوائی کے لئے بلک رہا تھا جب ہسپتال میں بیڈ کے حصول کے لئے سفارشیں ڈھونڈ رہا تھا تو اس وقت ان حکمرانوں نے لال بسیں بنائیں اور ان غریب کسانوں اور مزدوروں کو وہ بسیں دکھائیں کہ ان بسوں پر بٹھا کر آپ کا علاج کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اگر میں ایجوکیشن کی بات کروں کہ جس طرح پنجاب کے ایجوکیشن سسٹم کو تباہ کیا گیا اس کی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر جناب عثمان خان احمد بزدار کا شکریہ ادا کروں گا کہ 1960 میں ملتان میں نشتر ہسپتال بنایا گیا اور آج ہمارے لئے سردار عبدالرب نشتر کی طرح جناب عثمان احمد خان بزدار نے نشتر II کا اعلان کیا اور الحمدللہ جنوبی پنجاب کی پوری عوام، کسان اور مزدور جناب عثمان احمد خان بزدار کے مشکور ہیں کہ انہوں نے نشتر II کا اعلان کیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایجوکیشن کا ذکر کروں گا کہ PEF ایک بہت اچھا ادارہ ہے اور 28 لاکھ بچے اس ادارے سے مستفید ہو رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب کے چار لاکھ طلباء کو اساتذہ پڑھا رہے ہیں اور جنوبی پنجاب کے 28 لاکھ بچے مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! بدقسمتی سے اس ایوان میں اس حوالے سے بارہا رولنگ دی گئی اور اس حوالے سے بارہا کمیٹی بھی بنائی گئی لیکن اس پر عمل نہیں کیا جارہا۔

جناب سپیکر! میری گزارش اور تجویز ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اپنے منشور پر عمل کرتے ہوئے یہ جو ایک اچھا PEF کا ادارہ ہے اس کے طلباء کو پڑھائی سے اور اساتذہ کرام کو بے روزگار ہونے سے بچائے اور تعلیم کی خدمت کریں۔

جناب سپیکر! یہاں پر ذکر کیا جاتا رہا ہے کہ سابقہ ادوار میں بہت اچھا کام ہوتا رہا اور بہت اچھا بجٹ پیش کیا جاتا رہا ہے۔ اس مملکت خداداد کو بنے ہوئے 72 سال ہو چکے ہیں اور آج ہمارا ہر آنے والا بچہ مقروض ہے۔ یہاں پر میرے دائیں طرف دو سسٹر جماعتیں پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) موجود ہیں آج ان کی جو محبت ہے وہ کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب جناب پرویز الٰہی نے پنجاب 150۔ارب روپے کے سرپلس بجٹ میں چھوڑا اور جب پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی تو یہ صوبہ 1200۔ارب کے deficit میں کیسے چلا گیا؟ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ۔۔

(اس مرحلہ پر سردار محمد اویس دریشک کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: ملک واصف مظہر! آپ اپنی تقریر کو جاری رکھیں۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! ایک پنجاب کا کسان جو کہ پورا سال اپنا خون پسینہ ایک کرکے فصل اُگاتا ہے اور سال کے آخر میں اس کے گھر میں دانے نہیں ہوتے تو میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ ایک مزدور جو اپنا خون پسینہ ایک کرکے کارخانے کی بھٹیوں کو روشن کرتا ہے مگر اس کے گھر کا چولہا ٹھنڈا رہتا ہے تو پھر کون اس کا ذمہ دار ہے، اگر یہ بھی ذمہ دار نہیں جنہوں نے 72 سال اس ملک پر حکومت کی تو کون ذمہ دار ہے؟

جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب کا ذکر کروں گا کہ جنوبی پنجاب کو گورنمنٹ بجٹ کا 33 فیصد حصہ دیا گیا اور بجٹ کی fencing کا فرمایا گیا میں یہاں پر دست بستہ گزارش کروں گا کہ مہربانی کریں اور جنوبی پنجاب کی 72 سالہ محرومیوں کو دُور کریں۔ ہمیں transparent طریقے سے بتائیں کہ کس ضلع کو کتنے فنڈز دیئے گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: ملک واصف مظہر! wind up کرلیں۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ میں اپنے حلقہ پی پی۔218 کا ذکر کروں گا۔ میرا حلقہ پی پی۔218 ملتان اور خانیوال کا بارڈر ہے۔ تحصیل شجاع آباد اور تحصیل جلال پور کی بات کی جاتی ہے لیکن ملتان کی تحصیل صدر کا علاقہ ہمیشہ محروم رہا ہے۔ یہاں پر سیوریج اور سڑکوں کے بہت زیادہ مسائل ہیں۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کروڑہا روپے کی لاگت سے ڈسپوزل سکیمیں مکمل کرتا ہے لیکن بعد میں ان کو چلانے کے لئے Users کمیٹیوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ کے تحت پہلے سکیموں کی maintenance کے لئے funds مختص کئے جاتے تھے جس کی وجہ سے ان کی maintenance ہوتی رہتی تھی لیکن اب maintenance نہ ہونے کی وجہ سے یہ ڈسپوزل سکیمیں بند پڑی ہیں۔ جب حکومت taxpayers کے کروڑوں روپے خرچ

کر کے ایسی سکیموں کو مکمل کرتی ہے تو پھر مہربانی کر کے انہیں own بھی کیا جائے اور ان کو حکومت خود چلائے۔

جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں آخر میں ایک مرتبہ پھر وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان مشکل حالات کے باوجود پنجاب کا سرپلس بجٹ دے کر عوام کے دل جیت لئے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: مہربانی۔ اب محترمہ راحیلہ نعیم بات کریں گی۔

محترمہ راحیلہ نعیم: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں پنجاب اور پاکستان کی عوام کے ساتھ افسوس کا اظہار کرتی ہوں کہ اس ناگفتہ حالات میں بھی حکومت نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ جب ہمارے پاس یہ بجٹ کا کتابچہ آتا ہے تو پورا پنجاب اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں پورا سال جو اخراجات کئے جانے ہوتے ہیں ان کا ذکر اس کتاب میں ہوتا ہے اور ہمیں اس مرتبہ اس کو دیکھ کر بہت ہی تشویش لاحق ہوئی ہے۔ ان ناگفتہ حالات کے اندر بھی صوبہ پنجاب کا بجٹ ڈیڑھ سو ارب روپے سرپلس میں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی میرے حزب اختلاف کے بھائیوں نے بجٹ پر بات کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے علاقوں میں فلاں فلاں ترقیاتی کام کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! کیا ایوان میں بیٹھے ہوئے میرے باقی بھائی نہیں بتائیں گے کہ ان کے علاقوں میں کون کون سے ترقیاتی کاموں کی ضرورت ہے، کیا ان کے علاقوں میں ترقیاتی کاموں کی ضرورت نہیں ہے، کیا مجھے یہ نہیں بتایا جائے گا کہ جب کورونا کی وجہ سے پنجاب کی عوام کے حالات صحت کے حوالے سے بہت زیادہ خراب ہیں تو پھر آپ نے وفاق کو فنڈز واپس کیوں کئے ہیں؟ آپ نے میرے پنجاب کی عوام کے حقوق پر ڈاکا ڈالا ہے۔ کیا مجھے اس بارے میں پوچھنے کا حق نہیں ہے؟ آپ پنجاب میں sanitizer مہیا نہیں کر سکے لیکن پھر بھی پنجاب کی عوام کو جاہل کہا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں صوبہ پنجاب کے ہسپتالوں میں معیاری سہولتیں مہیا کریں جبکہ آپ کہتے ہیں کہ یہ جاہل قوم ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہسپتالوں کے اندر بیڈز مہیا نہیں ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ جاہل قوم ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ادویات نہیں مل رہیں تو آپ کہتے ہیں کہ یہ قوم جاہل ہے۔ جب قوم کے آپ جیسے حکمران ہوں گے تو پھر پنجاب کی عوام اور حزب اختلاف کے معزز ممبران سوال تو ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر! مجھے کہا گیا کہ مسلم لیگ(ن) اور تحریک انصاف کے budgets کا موازنہ کرتے ہیں۔ آیئے ہمارے دور حکومت کے بجٹ اور آپ کے بجٹ کا موازنہ کر لیتے ہیں۔ آپ نے اس بجٹ میں شعبہ صحت کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا ہے اور اس شعبہ میں کیا بہتری لا رہے ہیں؟ اس کا موازنہ ہمارے دور کے بجٹ 18-2017 سے کر لیتے ہیں۔ آپ بجٹ 18-2017 کے بارے میں تنقید کر رہے ہیں اور اپنے بجٹ کی تعریفیں کریں، بے شمار تعریفیں کریں لیکن خُدا کے واسطے آپ گوبر کو گاجر کا حلوہ ظاہر نہ کریں۔ آپ تعریف میں اس حد تک نہ جائیں۔ آپ تو یہ بھی بُھول گئے ہیں کہ پنجاب کے عوام آپ سے مطالبہ کیا کر رہے ہیں؟ مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے 18-2017 کے بجٹ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے 51۔ارب روپے مختص کئے تھے جبکہ آپ اپنے بجٹ سال 21-2020 میں ترقیاتی سکیموں کے لئے صرف 14.5۔ارب روپے دے رہے ہیں یعنی آپ نے ترقیاتی بجٹ میں 71 فیصد کمی کر دی ہے۔ ہم نے سال 18-2017 میں شعبہ صحت کے لئے 164۔ارب روپے مختص کئے تھے جبکہ آپ 21-2020 کے بجٹ میں شعبہ صحت کے لئے صرف 44۔ارب مختص کر رہے ہیں یعنی 37 فیصد کمی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس پر پنجاب کی عوام آپ سے سوال تو ضرور کرے گی بے شک آپ ہمیں جاہل یا کچھ بھی کہیں۔ اس کے علاوہ آپ سلطان تقریرالدین کی باتیں سُنیں، وہ روزانہ ٹیلیویژن پر آ کر ایک تقریر فرما دیتے ہیں کہ میں پاکستان کی عوام کو پچاس لاکھ گھر مہیا کروں گا اور ایک کروڑ نوکریاں دوں گا۔ آپ کورونا کے حوالے سے تو بڑا شور مچاتے ہیں کہ ہمارے ملک کی معیشت کورونا کی وجہ سے گر گئی ہے۔ چار مہینے پہلے پاکستان کے اندر دس لاکھ لوگ بے روزگار ہو گئے تھے تو اس کا جواب کون دے گا؟

جناب سپیکر!پنجاب کی عوام آپ سے پوچھتی ہے کہ وہ ایک کروڑ نوکریاں کہاں ہیں؟ حکومت میں بیٹھ کر آپ ہمیں محبِّ وطن یا غدار ہونے کے سرٹیفکیٹ جاری کر رہے ہیں۔خُدا کے واسطے اس ملک کو آگے بڑھنے دیں۔لوگوں کو محب وطن یا غدار ہونے کے سرٹیفکیٹ دینا چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر!ہم سے زیادہ محب وطن کون ہو سکتا ہے؟ہم نے اتنے زیادہpressure کے باوجود ایٹمی دھماکے کئے تھے۔ہم نے اپنے دور حکومت میں سڑکیں بنائیں،موٹرویز بنائیں،کالجز اور یونیورسٹیاں بنائیں۔آپ اپنی دو سالہ کارکردگی بتائیں کہ ان دو سالوں میں آپ نے کون سے بڑے پراجیکٹس مکمل کئے ہیں؟ہم سے زیادہ محب وطن کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر!ہماری کارکردگی پوری دنیا میں exampleبنی ہوئی ہے۔آپ اپنے دو سال کی نالائقی اور نااہلی کو بیان کریں۔ہم چور اور جاہل ہیں اور نہ ہی پنجاب یا پاکستان کی عوام جاہل ہے۔مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس بجٹ کے ساتھ پنجاب کے عوام کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔پنجاب کے عوام اس وقت انتہائی ناگفتہ حالات سے دوچار ہیں تو ایسی کارکردگی سے آپ عوام کے پاس ووٹ مانگنے کس منہ سے جائیں گے؟

جناب سپیکر!لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ اُس سلطان تقریرالدین کی تقاریر میں کئے گئے وعدوں کی تکمیل کب ہوگی،مجھے بتائیں کہ ہم کس کس چیز کا رونا روئیں؟ہم مہنگائی کا رونا آپ کے سامنے روتے ہیں تو آٹا ناپید ہو جاتا ہے۔تقریرالدین نے اپنی تقریر میں کہا کہ آٹا سستا کر رہا ہوں لیکن آٹا نایاب ہوگیا۔اس نے کہا کہ چینی سستی کر رہا ہوں تو چینی نایاب ہوگئی۔اس نے کہا کہ میں پٹرول سستا کر رہا ہوں تو اب عوام کو پٹرول بھی نہیں مل رہا۔

جناب سپیکر!مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اس بجٹ کے اندر پنجاب کے حقوق پر ڈاکا ڈالا گیا ہے۔ یہ بھی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ نے دو سالوں میں امیر لوگوں کو 2122۔ارب کی مراعات دی ہیں۔اگر میں صرف اس رواں مالی سال کا حساب لگاؤں تو آپ کی حکومت نے امیر لوگوں کو 1150۔ارب روپے کی مراعات دی ہیں۔کیا یہ غریبوں کی خدمت ہے؟اس بجٹ کے اندر امیروں کے لئے بہت زیادہ مراعات ہیں جبکہ غریبوں کے لئے کچھ نہیں ہے۔پنجاب کے

غریب عوام کو اس پر بہت افسوس ہے۔ آج وہ بھی یقیناً میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو آوازیں دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کر لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جی، میں wind up کر رہی ہوں۔ یہاں حکومتی ممبران نے اپنے بجٹ کی تعریفوں کے پُل باندھے ہیں۔ سیکرٹری خزانہ اور بیوروکریسی کے دوسرے لوگوں کی تعریف کی جارہی ہے۔ صد افسوس، مجھے اپنے بھائی بہنوں کی باتیں سُن کر افسوس ہوا ہے کیونکہ آپ کا بجٹ ڈیڑھ سو ارب روپے سرپلس میں ہے اور آپ اس کی تعریفیں کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب سید صمصام علی شاہ بخاری بات کریں گے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ زینب عمیر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فردوس رعنا!۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب محمد نعیم!

جناب محمد نعیم: جناب سپیکر! میں بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بحث کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ان سے یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ خدارا اپنے حلقوں کے علاوہ بھی کسی حلقہ نیابت پر نظر رکھیں۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی-194 تحصیل عارف والا ہے اور اس بجٹ میں میرے حلقہ کے لئے کوئی بھی نئی سکیم نہیں رکھی گئی۔ مسلم لیگ(ن) کے دور حکومت میں بھی میرے حلقہ پی پی-194 میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ مسلم لیگ(ن) کے لوگ غلط دعوے کرتے ہیں۔ میرے حلقہ کی ایک سڑک 26 دیہات کو عارف والا سے ملاتی ہے۔ وہ پچھلے 25/20 سالوں سے ٹوٹ پُھوٹ کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! ابھی تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا، وہ کر دیا لیکن انہوں نے اپنے دور حکومت میں اس سڑک کے لئے بھی فنڈز نہیں رکھے۔ یہ اپنے دور کے آخری سال 18-2017 میں یہ سکیم بجٹ میں لائے تو نامکمل چھوڑ گئے۔ وہ 26 دیہات 25/20 سال سے عارف والا سے کٹے ہوئے ہیں۔ زمیندار اپنی فصل اونے پونے ریٹ پر بیچنے کے لئے مجبور ہیں۔ لڑکے لڑکیاں پڑھائی اور نوکری وغیرہ کے لئے شہر نہیں جاسکتے اور اگر بارش ہو جائے تو پیدل چلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ ongoing scheme تھی لیکن ہمارے اس بجٹ میں اُس سکیم کے لئے صرف 5 ملین روپے رکھے گئے جبکہ اُس کے لئے 27 ملین درکار تھے۔ میرا خیال ہے اس طرح تو وہ سکیم 20 سالوں میں مکمل ہو گی۔

جناب سپیکر! میری التجا ہے کہ میری اُس سکیم کو مکمل کروایا جائے تا کہ میں لوگوں کو جا کر کہہ سکوں کہ پچھلے 30 / 25 سال میں جو نمائندے یہ کام نہیں کروا سکے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے یہ کام دو سال میں مکمل کرا دیا ہے۔

جناب سپیکر! جناب پرویز الٰہی کے دور میں عارف والا میں کارڈیالوجی سنٹر منظور ہوا تھا اور صرف 10 فیصد کام بقایا تھا لیکن پاکستان مسلم لیگ (ن) کو میں شاباش دیتا ہوں کہ اپنے دس سالہ دور میں وہ 10 فیصد کام مکمل نہ کرا سکے کیونکہ اگر یہ کام مکمل ہو گیا تو یہ credit جناب پرویز الٰہی کی حکومت کو جائے گا۔ او بھائی! وہاں پر عوام بس رہے ہیں وہ ضرورت ہے عارف والا کی، وہ ضرورت ہے بہاولنگر کی، وہ ضرورت ہے چشتیاں کی اور اُس سے آگے جتنے بھی شہر ہیں کیونکہ وہ سارے لوگ عارف والا سے گزر کر لاہور جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ وہ 10 فیصد کام اگر مکمل ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کے لئے ایک شاباش ہو گی۔

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ (ن) کے بھائیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلی کے floor پر شور ڈالتے ہیں یہ پچھلے دس سالوں میں کیا کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ چاہتے ہیں کہ ہم " تلی پر سرسوں جمائیں" ابھی تو دو سال ہوئے ہیں آپ دیکھو گے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت میں انشاءاللہ سارے کام ہوں گے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عنیزہ فاطمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں ایک بجٹ پیش کیا گیا جو صوبے کا بجٹ کم اور مذاق زیادہ تھا۔ ایسا بجٹ کہ جہاں عوام کے لئے منصوبہ تو دُور، عوام کا کہیں ذکر تک نہیں کیا گیا۔ یہ صوبہ میرا صوبہ ہے، یہ صوبہ میاں محمد شہباز شریف کا صوبہ ہے جسے بُزداری حکومت کے ذریعے برباد کیا

جارہا ہے۔ یہاں بجٹ پیش ہوتے تھے تو تعلیم کی بات ہوتی تھی، صحت کے منصوبوں کا اعلان ہوتا تھا، کالج و سکول بنتے تھے، نئی سڑکوں اور پُلوں کے منصوبے شامل ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف کے پنجاب میں طلباء کے لئے خصوصی فنڈز رکھے جاتے تھے، ذہین طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک بھیجا جاتا تھا اور پنجاب کی مثالیں پوری دنیا میں دی جاتی تھیں مگر پھر پنجاب کو اچانک کسی کی نظر لگ گئی اور جناب عثمان احمد خان بُزدار پنجاب کے لئے ایک بد دعا ثابت ہوئے۔

جناب سپیکر! پنجاب اور پاکستان رو رہا ہے، تباہ ہو رہا ہے، اس کی فصلیں ٹڈی دَل کھا رہا ہے اور یہ ہوائی جہاز کے جھولے لے رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب کا کاشتکار لُٹ گیا لیکن یہ اپنی جیبیں بھر رہے ہیں۔ ٹڈی دَل کے خاتمے کے لئے کیا منصوبہ بنایا گیا ہے؟ کسان کو ڈیزل تک نہیں مل رہا جس کی وجہ سے چاول کی کاشت لیٹ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آج ان کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ آنے والا بحران چاول کا بحران بھی ہو سکتا ہے۔ پنجاب کا کسان، صنعت کار، سرمایہ کار اور دکاندار بھی تباہ ہو رہا ہے۔ اس بجٹ میں ان کاروباری لوگوں کے لئے کون سا منصوبہ بنایا گیا ہے؟ صوبے کے کسی شہر میں چلے جائیں سڑکوں کا بُرا حال ہے، نئی سڑکیں تو یہ بنا نہ سکے اور جو سڑکیں بنی ہوئی تھیں اُنہیں یہ منصوبے کے تحت تباہ کر رہے ہیں۔ یہ اپنی نااہلی اور نالائقی کو کورونا کے پیچھے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں جو نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس وقت پنجاب کورونا سے سب سے زیادہ متاثرہ صوبہ ہے۔ ہزاروں نئے کیس آرہے ہیں اور روزانہ 80/70 شہری جاں بحق ہو رہے ہیں اور ہمارے وسیم اکرم پلس کورونا کا فضائی جائزہ لے رہے ہیں۔ مجھے دنیا کا کوئی ایک ایسا ملک بتا دیں جہاں پر وائرس کا جائزہ ہوائی جہاز پر لیا جائے۔ ان سے کہیں کہ خدارا! بس کریں اور ہوائی جہاز کے شوق کو ختم کر دیں۔ جناب وسیم اکرم نے تو سب سے زیادہ وکٹیں لینے کا ریکارڈ قائم کیا تھا اور ہمارے وسیم اکرم پلس سب سے زیادہ جانیں لینے کا ریکارڈ بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر بتاتی چلوں کہ تبدیلی سرکار نے عوام سے بے تحاشا وعدے کئے تھے جن میں سے کوئی ایک وعدہ بھی پورا نہیں ہو سکا۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا بلکہ ان کی تنخواہ سے کورونا کی مد میں لاکھوں روپے

کی کٹوتی کر لی گئی ہے۔ ایک ماہ گزر گیا ہے پٹرول ناپید ہے اُس کے باوجود ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔

جناب سپیکر! میرا صوبہ ایک زرعی صوبہ ہے۔ آج گندم کا season ختم ہوا ہے تو غریب عوام کے لئے گندم 2 ہزار روپے فی من بھی ملنا مشکل ہو گئی ہے۔ یہ نااہل اور نکمی حکومت اپنے کسان کو relief دینے کی بجائے یوکرائن سے لاکھوں ڈالر کی گندم درآمد کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میرے اتنے بڑے صوبے پر ایک ناتجربہ کار شخص لگا دیا گیا اور اس صوبے کو سیاسی بصیرت نہ رکھنے والے شخص کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے جس کا اپنا کوئی وژن نہیں ہے جس نے اس صوبے کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے سنہری کاموں کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے دن رات ایک کر کے کسی دباؤ کی پرواہ کئے بغیر پاکستان کو ایٹمی طاقت بنایا جنہوں نے اپنے دور حکومت میں 2500 کلومیٹر موٹروے کی تعمیر کی، گوادر بندرگاہ بنائی، شہباز شریف رورل روڈ پروگرام کے تحت گاؤں سے منڈیوں تک ہزاروں کلومیٹر کارپیٹڈ روڈز کی تعمیر کی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انرجی سیکٹر میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کی جس سے بے شمار پلانٹ لگے جس کی وجہ سے آج ہمارے ملک کے اندھیرے دُور ہو چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب جاوید اختر!

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ٹرانسپورٹ (جناب جاوید اختر): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ بجٹ غیر معمولی حالات میں پیش کیا گیا۔ آپ یقین جانیں مجھے تو یہ خوش فہمی نہیں تھی کہ اتنا اچھا بجٹ آئے گا لیکن میں وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور سارے سٹاف کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے بجٹ کی تیاری میں دن رات کام کر کے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! اس بجٹ کو pro-business budget بھی کہا گیا۔ کورونا کی وبا کی وجہ سے کاروبار بند پڑے ہیں تو اچھی بات ہے کہ کاروبار کو صحیح پٹڑی پر لایا جائے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا ہماری 70 فیصد آبادی جو دیہاتوں میں رہتی ہے وہ زراعت سے منسلک ہے کہ آپ pro-agriculture budget بھی بنائیں۔ 70 فیصد آبادی کی جیب میں جب پیسے نہیں ہوں گے اُن کے پاس purchasing power ہی نہیں ہوگی تو پھر کاروبار کیسے چلیں گے؟ ہمیں سب سے زیادہ توجہ اُن 70 فیصد عوام پر دینی چاہئے اور اس کے لئے بجٹ میں سکیمیں شامل کرنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! آپ تین چار ماہ پیچھے فروری مارچ میں چلے جائیں معیشت کے indicator بتا رہے تھے کہ معیشت بہتری کی طرف جا رہی ہے۔ کافی بہتری آئی ہے کیونکہ ٹیکسوں کی وصولی میں 13 فیصد اضافہ ہوا ہے اور بجٹ کا deficit 71 فیصد کم ہوا ہے۔ بدقسمتی سے COVID-19 کی وجہ سے بڑے بڑے ممالک کی معیشت ڈوب گئی ہے، ہم تو already third world سے تعلق رکھتے ہیں اور ہماری معیشت ویسے ہی کمزور تھی لیکن ہم سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس بیماری سے نجات دے اور تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے جنوبی پنجاب کا علیحدہ صوبہ دینے کا وعدہ کیا تھا جس میں تھوڑی بہت پیشرفت ہوئی ہے لیکن میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ ہمیں حقیقت پسندی سے کام لینا چاہئے کیونکہ علیحدہ سیکرٹریٹ کے لئے 50 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جہاں پر ایڈیشنل چیف سیکرٹری، ایڈیشنل آئی جی اور 16 محکمہ جات کام کریں گے لیکن یہ صوبے کا alternate نہیں ہو سکتا۔ وہاں کی عوام پوچھتی ہے کہ جنوبی پنجاب کا صوبہ کہاں گیا اس لئے ہماری لیڈرشپ کو سوچنا پڑے گا اور ہمیں ہر حال میں جنوبی پنجاب صوبہ بنانا پڑے گا۔

جناب سپیکر! اس وقت سب سے زیادہ under pressure صحت کا ادارہ ہے۔ میں وزیر صحت، ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف جو frontline پر کام کر رہے ہیں اُن سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس کورونا کی وجہ سے اموات بھی ہوئی ہیں اس لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر عطا کرے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ دیہاتی علاقہ پر مشتمل ہے اس لئے میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ہم نے صرف شہروں کے لئے ہی سوچا ہے کیونکہ ہمارے دیہاتوں میں کوئی testing facility ہے اور نہ ہی مریضوں کے لئے کوئی ہسپتال ہے۔ فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں لہٰذا براہِ مہربانی ہر RHC میں کم از کم پانچ چھ بیڈ ہی رکھ دیں تاکہ وہاں پر کورونا کے مریضوں کا علاج ہو سکے۔

جناب سپیکر! یہ بہت ضروری ہے کیونکہ 70 فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے۔ وہاں پر اگر مریضوں کو کورونا ہوتا ہے تو وہ بے چارے فوت ہو جاتے ہیں اور کسی کو بیماری کا پتا بھی نہیں چلتا۔ میں گورنمنٹ کی اس طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا تھا کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جاوید اختر! آپ wind up کر لیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ٹرانسپورٹ (جناب جاوید اختر): جناب سپیکر! اس کے علاوہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے میری کچھ گزارشات ہیں کیونکہ یہ کافی ریونیو دینے والا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اس سسٹم کی maintenance کے لئے کوئی خاص رقم نہیں دی جاتی حالانکہ اس کی requirement بھی ہے۔ آپ راجن پور میں بیٹھے ہیں لیکن ڈی جی کینال کا پانی وہاں تک نہیں جاتا جس کی وجہ سے چیخ و پکار ہوتی ہے۔ اس کی capacity 9200 cusec ہے لیکن 8 ہزار cusec پر چل رہا ہے۔ جب پانی پورا نہیں ہوگا تو آپ کے پاس کیسے پہنچے گا لہٰذا مہربانی فرما کر اس کو ٹھیک کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔ اس کے علاوہ میرے حلقے میں Rajani Spur کے حوالے سے ایک سکیم تھی جس پر 2017 میں ایمرجنسی کے طور پر کام ہوتا رہا اور 2018 میں بھی تھوڑا سا کام ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جاوید اختر! اب وقت ختم ہو چکا ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ٹرانسپورٹ (جناب جاوید اختر): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آخری 20 سیکنڈ بات کر لیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ٹرانسپورٹ(جناب جاوید اختر): جناب سپیکر!اس پر ایمر جنسی کے طور پر کام ہوتا رہا۔ پچھلے سال کے ADP میں یہ سکیم شامل تھی اور اس سال بھی یہ ADP میں شامل ہے لیکن اس پر کام نہیں ہوا۔ دریا چار سے پانچ کلو میٹر آگے چلا گیا ہے اور سارا علاقہ ڈوب گیا ہے حالانکہ دریا کے کنارے پر ایک گرلز پرائمری سکول اور ایک بوائز پرائمری سکول بھی ہے جس کی وجہ سے کروڑوں روپے کا نقصان ہو جائے گا۔پہلے ڈیڑھ کروڑ روپیہ release ہوا تھا لیکن وہ بھی خرچ نہیں ہو سکا۔ یہ اعداد و شمار جو بجٹ میں پیش کئے گئے ہیں ان کے حوالے سے میں گزارش کروں گا کہ اس کی utilization نہیں ہو پاتی لہٰذا اس کو یقینی بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جاوید اختر!بس دس سیکنڈ میں اپنا آخری پوائنٹ ختم کرلیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ٹرانسپورٹ(جناب جاوید اختر): جناب سپیکر!میری ٹڈل دَل کے حوالے سے گزارش ہے کہ اس سے آپ کا اور ہمارا علاقہ بھی بڑا متاثر ہوا ہے۔ اگر وقت پر اس ٹڈی دَل کے حوالے سے اقدامات اٹھائے جائیں تو بڑی achievement ہو گی۔ ابھی کچھ رقم رکھی گئی ہے لیکن مجھے کوششیں خاطر خواہ نظر نہیں آ رہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جاوید اختر!بہت شکریہ۔جی، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی، محترمہ مہوش سلطانہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر!بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ گورنمنٹ نے اپنا 2240 بلین کا بجٹ دیا ہے جس میں 337 بلین روپے ڈویلپمنٹ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اس میں ایجوکیشن کا ٹوٹل بجٹ 391 بلین ہے جس میں سکول ایجوکیشن کے لئے 350 بلین، ہائر ایجوکیشن کے لئے 37 بلین، لٹریسی اور نان فارمل ایجوکیشن کے لئے تین بلین اور سپیشل ایجوکیشن کے لئے صرف 80 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ اب 80 کروڑ کے بجٹ میں سپیشل ایجوکیشن کا سال کیسے گزرے گا؟

جناب سپیکر! میں نے پورے ایجوکیشن کے بجٹ کو بہت detail سے دیکھا اور پڑھا بھی ہے لیکن مجھے کوئی نیا initiative ایجوکیشن کے حوالے سے نظر نہیں آیا جبکہ میاں محمد شہباز شریف کی گورنمنٹ کے tenure کے پرانے initiatives بھی ختم کر دیئے ہیں جیسا کہ سکالرشپ اور لیپ ٹاپ سکیم تھی اور ان کا کوئی alternative بھی نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کا بجٹ دیکھ رہی تھی تو اس کے لئے صرف 100 ملین کا بجٹ allocate کیا گیا ہے۔ گزشتہ بجٹ میں 300 ملین روپے رکھے تھے حالانکہ یہ کافی بڑا سکالرشپ پروگرام تھا جس میں تین لاکھ سے زیادہ students نے فائدہ اٹھایا تھا۔ غریب بچوں کو سکالرشپ دیا جاتا تھا جس کا بجٹ 17۔ارب تک پہنچ چکا تھا لیکن اب آپ صرف100 ملین پر لے آئے ہیں۔ اس میں غریب بچوں کو یہ سہولت دی جاتی تھی کہ وہ بہترین یونیورسٹیوں میں admission لیں جن کو سکالرشپ گورنمنٹ دے گی اور وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کا بجٹ صرف پچاس ملین روپے رکھا گیا ہے لہٰذا I wondered کہ ان پچاس ملین میں وہ یونیورسٹیوں کو grant in aid دیں گے، سکالرشپس دیں گے یا ریسرچ پر spend کریں گے؟

جناب سپیکر! فیڈرل ہائر ایجوکیشن کمیشن کے بجٹ میں بھی cut لگایا گیا ہے اور پچھلے سال بھی 20 فیصد cut لگایا گیا تھا یعنی پچھلے سال اس کا بجٹ 65 بلین اور اس سال 59 بلین پر لے آئے ہیں۔ دونوں ہائر ایجوکیشن کمشنز یونیورسٹیوں کو grant in aid اور سہولت دیتے ہیں تاکہ وہ بچوں کو فیس میں concession دے سکیں اور غریب بچے اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکیں۔

جناب سپیکر! اس ہائر ایجوکیشن کمیشن کے cut کے بعد مجھے لگتا ہے کہ غریب بچوں کے لئے یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا ایک خواب بن جائے گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس بجٹ میں چکوال یونیورسٹی کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! جس کی مجھے بڑی خوشی ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ جلد از جلد چکوال میں یہ یونیورسٹی مکمل ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ ہمارا اکلوتا بوائز کالج تھا جس کو یونیورسٹی میں convert کر دیا گیا ہے لہٰذا وہ کالج واپس چکوال کی عوام کو دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں نے دیکھا ہے کہ ٹورازم کے لئے 575 ملین روپے رکھے گئے ہیں لیکن یہ بجٹ تو صرف running expenditure کا ہوگا حالانکہ اس گورنمنٹ کے ٹورازم کے حوالے سے high claims تھے کہ ہم پاکستان کو ٹورازم کا hub بنائیں گے اور یہاں پر پوری دنیا سے tourist آئیں گے لیکن بجٹ صرف 575 ملین رکھا ہے۔ اس بجٹ میں کوئی نئی سکیم شروع نہیں کی گئی لیکن گزشتہ سکیمیں جو میاں شہباز شریف کے دور کی تھیں صرف ان کو ہی continue کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر بتانا چاہوں گی کہ ہمارا چکوال کا salt range بہت اچھا tourist hub بن سکتا ہے کیونکہ اس کا access بہت آسان ہے۔ وہاں پر بہت ساری historical sites اور ٹورازم کے لئے جگہیں بھی ہیں جو موٹروے کے اوپر واقع ہے۔ کلر کہار سے ملوٹ فورٹ، کٹاس راج، گندھالہ گارڈن، اس سے آگے، چہل ابدال، نندنا فورٹ اور نندنا فورٹ سے آگے ٹلہ جوگیاں جیسے بہت سے علاقے ہیں جن کو اگر develop کیا جائے تو ٹورازم بھی بڑھے گا، مقامی لوگوں کو روزگار بھی ملے گا اور گورنمنٹ کا ریونیو بھی generate ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں quickly بات کرتی ہوں کہ ہمارے ٹی ایچ کیو ہسپتال چوآسیدن شاہ کے لئے 2017-18 میں 20 کروڑ روپے دیا گیا تھا لیکن اس بجٹ میں اس کے لئے صرف پانچ ملین رکھا گیا ہے حالانکہ COVID-19 کی sensitive situation میں اس ہسپتال کے لئے بجٹ نہیں رکھا گیا جو بڑی زیادتی ہے لہٰذا میں چاہوں گی کہ اس ہسپتال کے لئے بجٹ مختص کر کے مکمل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! صرف 20 سیکنڈ میں مکمل کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں بس ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرتی ہوں۔ ہمارا ایک کھجولہ روڈ کا منصوبہ ساڑھے چار کروڑ روپے کا تھا جس کا آدھا کام ہو گیا تھا اور بقایا آدھا رہ گیا تھا لہٰذا اس کو مکمل کرنے کے لئے پورا بجٹ دے دیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہاں mention کرنا چاہوں گی کہ چواسیدن شاہ سے کھیوڑہ روڈ ایک دشوار گزار پہاڑی راستہ ہے لہٰذا اس روڈ کو double کیا جائے تاکہ وہاں سے گزرنے کے لئے لوگوں کو transportation کی مشکلات پیش نہ آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب شہاب الدین خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ مائیک آنے تک جو ایک دو منٹ لگے ہیں انہیں بھی count کر لیجئے گا۔ سب سے پہلے ان حالات میں مالی سال 21-2020 کا بجٹ پیش کرنے پر میں معزز وزیراعظم آف پاکستان جناب عمران خان کے وژن کے مطابق وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور فنانس ڈیپارٹمنٹ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! اپوزیشن بنچز پر مجھ سے سینئر colleagues ہیں اور چاہئے تو یہ تھا کہ بجٹ میں ایسی تجاویز دی جاتیں اور discussion کا مقصد بھی یہ ہوتا ہے کہ تجاویز پر حکومت سوچے اور ان پر عملدرآمد کرے لیکن یہاں point scoring کی باتیں پچھلے تین دن سے سن رہا ہوں۔ 2008 سے شروع کروں یا 1985 سے لیکن وقت اتنا ہے نہیں اس لئے 2008 سے شروع کرتا ہوں جب 100۔ ارب روپے کا surplus صوبہ انہیں ملا اور 2018 میں 1200۔ ارب روپے کا مقروض صوبہ یہ دے کر گئے تو اسی سے اندازہ لگا لیجئے۔ اس صوبے پر اس پاکستان کے بڑے بھائی پر جتنا عرصہ جو حکومتیں برسراقتدار رہیں، میں کسی کو تنقید کا نشانہ نہیں بناؤں گا کہ انہوں نے کیا کیا یا ہماری جماعت پاکستان تحریک انصاف نے دو سالوں میں کیا کیا۔

جناب سپیکر! مختصراً اگر ایک ایک ڈیپارٹمنٹ پر آؤں تو اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوئے میرے معزز ساتھیوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ جب 18-2017 کا بجٹ پیش ہوا تو آپ نے 635۔ ارب روپے ڈویلپمنٹ میں دکھا تو دیا لیکن اس کی utilization پر چلے جائیں تو آدمی کو سر پکڑ کر بیٹھنا ہوگا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جنوبی پنجاب، جنوبی پنجاب، جنوبی پنجاب کی بات کرتے تھے۔

جناب سپیکر! 2013 سے 2018 تک میں بھی اس اسمبلی کا حصہ رہا ہوں کہ جو 33 فیصد، 35 فیصد اور 36 فیصد کی رٹ لگا رہے ہیں، اس کی اگر utilization دیکھیں تو جنوبی پنجاب میں 16 سے 17 فیصد ہے۔ ہم جنوبی پنجاب والوں کو تو اپنی جماعت تحریک انصاف کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ ہم نے اگر جنوبی پنجاب کا 35 فیصد بجٹ allocate کیا ہے تو اس پر ایک قدغن بھی لگائی ہے کہ وہ جتنا بجٹ allocate ہوا ہے وہ خرچ بھی جنوبی پنجاب پر ہو گا نہ کہ اس کو transfer کر کے تخت لاہور لے جایا جائے۔

جناب سپیکر! اس کورونا وائرس pandemic سے پہلے GDP ratio آپ دیکھ لیں، economy کی ترقی دیکھ لیں، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت معاشی لحاظ سے ہر لحاظ سے آگے کی طرف جا رہی تھی لیکن کورونا نے نا صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا امریکہ اور جاپان جیسی بڑی economy کو بھی برباد کر دیا تو ہم تو third world country ہیں اس لئے ان حالات میں دوبارہ میں اپنی صوبائی حکومت، وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور یہ تجاویز بھی دینا چاہوں گا کہ اس جلدی میں جو ہمارا بجٹ بنایا گیا ہے اس پر معزز وزیر خزانہ بیٹھے ہوئے ہیں، دیکھیں کہ ہم نے اگر تھوڑی بہت غلطیاں کی ہیں خصوصاً مجھے اعتراض ہے زراعت، جو کہ ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے، اس پر focus کچھ کم کیا گیا ہے تو اسے دیکھیں اور میری تجویز یہ بھی ہو گی کہ اب وقت ہے کہ on-going schemes کو مکمل کیا جائے۔ دو سال ہو چکے ہیں اور تین سال ہماری حکومت کے باقی ہیں اس لئے on-going schemes کو fully funded کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ محترمہ بشریٰ انجم بٹ!

MS BUSHRA ANJUM BUTT: Thank you Mr Speaker, for giving me this opportunity to address this honorable House.

جناب سپیکر! میں اپنی speech کا آغاز ایک دعا سے کروں گی "رب زدنی علما" اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ کر۔

جناب سپیکر! یہ دعا مانگنے کا حق تو شاید ہر پاکستانی بچے کا ہے butاسے پورا کرنے کا فرض and to facilitate it حکومت کا ہے۔ بحیثیت مسلمان ایک ماں، ایک استاد اور گزشتہ دور حکومت میں تعلیم جیسے عظیم شعبے کے ساتھ براہ راست کام کرنے کی وجہ سے, Today I address this House with a very heavy heart بجٹ کے نام پر پیش کئے گئے اعداد و شمار میں تعلیم جیسے عظیم شعبے کے ساتھ صرف ظلم کیا گیا ہے۔

Mr Speaker! If you look at the numbers allocated to education, they might look very impressive. 350 billion rupees as compared to the last budget given by the previous Government 297 billion but

جناب سپیکر! کیا اس سچائی سے آگاہ نہیں اور یہ ہاؤس آگاہ نہیں کہ جب سے اس حکومت نے اقتدار سنبھالا ہے تو روپے کی قیمت میں 40 فیصد کمی آئی ہے اور

We do the math. This number that has been allocated to education is not sufficient.

جناب سپیکر! گزشتہ دور حکومت میں ایجوکیشن پر remarkable developments ہوئیں جسے نا صرف قومی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی سراہا گیا۔ ہم نے معاشرے کے پسے ہوئے طبقے کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے "دانش سکولز" قائم کئے

The philosophy behind the Daanish Schools was to give state of the art facilities to under-privileged students but

جناب سپیکر! شاید یہ بات اس حکومت کو گوارہ نہیں تھی اور انہوں نے اس چیز کو نا صرف politicize کیا بلکہ بجٹ cut down کر کے اس فلاسفی کو ہی change کر دیا اور شاید اس حکومت کو یہ چیز گوارہ نہیں تھی کہ غریب مزدور یا کسان کا بچہ ان کے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر وہی تعلیم حاصل کر سکے۔

جناب سپیکر! Again ہماری حکومت کے اندر کہ پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کی بنیاد رکھی گئی اور

It was one fund that was so transparent that organizations like DIFID was working parallel with that

اور گارڈین اخبار کے اندر یہ لکھا گیا ہے کہ:-

> Punjab Education Endowment Fund is making a big impact regarding scholarships over one hundred thousand scholarships have been awarded within the past 6 years through a merit based selection process supported by the Government of Punjab.

جناب سپیکر! یہ صرف ہماری جماعت کی لیڈر شپ کی وژن کی تعریف نہیں تھی بلکہ پاکستان کی تھی but once again it was politically victimized اور کہ پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کے بجٹ کو slash down کیا گیا۔ اس وجہ سے ہمارے بہت سے طلباء کی scholarships کو ہمیں let go کرنا پڑا۔

Mr Speaker! As we all know that Pakistan is being criticized internationally for bonded labour and child labour.

جناب سپیکر! مجھے آج اس ہاؤس کو یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ 2016 میں ہم نے Punjab Prohibition of Child Labour and Brick Kilns Act کو پاس کر کے 90 ہزار بچوں کو بھٹوں سے ہٹا کر سکولوں میں داخل کروایا اور شاید یہ چیز پھر اس حکومت کو گوارہ نہیں تھی کہ پھر ننھے ہاتھوں سے کتابیں چھین کر انہیں بھٹوں پر پہنچا دیا۔

Now, the time is running short. I will state one fact

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ windup کریں۔

MS BUSHRA ANJUM BUTT: Mr Speaker! 60 percent of the nation comprises of youth if you do not invest in them today and politicize it then they will become a huge liability rather than asset. Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ثانیہ کامران!

محترمہ ثانیہ کامران:اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین۔

جناب سپیکر! میرا رب بہت مہربان ہے، نہایت رحیم ہے، مالک القدوس ہے۔ میرا رب وہ ہے جو کبھی آپ کو نواز کر امتحان لیتا ہے اور کبھی چھین کر امتحان لیتا ہے۔ جس کو وہ عزت دے، میں اپنے اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران اسمبلی سے گزارش کروں گی کہ میرا رب جسے عزت دے اس کی عزت کرنی چاہئے۔ اگر آج جناب عمران خان کو بائیس سال بعد حکمرانی ملی ہے اور پاکستان تحریک انصاف کو پنجاب میں حکومت ملی ہے تو آج آپ کا فرض ہے کہ انہیں عزت دیں۔ آج آپ اپنے اعمال کا حساب لگائیں، اپنے گریبان میں جھانکیں اور سوچیں کہ ہم سے ایسی کیا کوتاہی ہوئی ہے کہ تین حکومتوں کے باوجود، پیپلز پارٹی کی تین حکومتیں، میاں محمد نواز شریف کی تین حکومتیں، اس کے باوجود بھی عوام نے اس بار آپ کو ووٹ نہیں دیا۔ اس وقت جو آپ تنقید کر رہے ہیں ذرا سوچیں اور اپنے گریبانوں میں جھانکیں کہ ایسی کیا وجہ ہے کہ اس دفعہ آپ کو حکومت نہیں ملی۔ یہ جو آپ بڑی بڑی تنقیدیں کر رہے ہیں اور مشورے دے رہے ہیں ذرا یہ تو سوچئے کہ آپ نے اپنی تین حکومتوں میں ان پر عمل کیوں نہیں کیا؟

جناب سپیکر! میں چھوٹی سی بات اور کہنا چاہوں گی کہ جن حالات میں آج چھوٹے سے شہر ساہیوال کے ٹیسٹ کرکٹر منظور الٰہی کی بیٹی ثانیہ کامران نے oath اٹھایا ہے یہ بہت برے حالات میں اٹھایا ہے۔

جناب سپیکر! میری آج اس ایوان میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کوئی بھی ایم پی اے اس طرح ان حالات میں اپنی ہی کسی colleague کی جگہ oath نہ اٹھائے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گی کہ ہماری جو اپوزیشن جماعت ہے وہ ان حالات پر ذرا نظر ثانی کرے کہ اتنے مشکل حالات میں بجٹ پیش کرنا بہت ہی مشکل کام تھا۔ اتنا مشکل کام تھا کہ آپ لوگوں نے تو کبھی balanced budget دیا ہی نہیں۔ ابھی بجٹ announce نہیں ہوتا، تقریر جاری ہو جاتی ہے، کبھی کوئی جیب سے فلیکس نکالتا ہے، کوئی اپنے گریبان سے فلیکس نکالتا ہے اور فلیکس نکال کر احتجاج کرنا شروع کر دیتا ہے۔ بجٹ سنتے نہیں پہلے ہی تنقید کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں پر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جب یہاں پر بجٹ کی بات ہوتی ہے تو اس پر بحث جاری ہونی

چاہئے تھی لیکن وہاں سے نام آتا ہے کہ نیب کا کہ نیب نے یہ کر دیا، نیب نے وہ کر دیا۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت نے اتنا بیلنس بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ کی تعریف کرنا چاہوں گی کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے اتنے مشکل حالات میں مشکل فیصلے کئے۔ جناب عمران خان نے اتنے مشکل حالات میں کس طرح لاک ڈاؤن کے مسئلے پر بڑے طریقے سے ہینڈل کیا جبکہ لوگ کہہ رہے تھے کہ لاک ڈاؤن کریں اور کچھ کہہ رہے تھے کہ نہ کریں۔ انہوں نے ایک سال کے قرضے معاف کرائے، یہ کم از کم اسی کی تعریف کر دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہیلتھ کے لئے ہم نے 20 فیصد فنڈ رکھا ہے تو اپوزیشن سے آواز آتی ہے "نیب"۔ جب ہم ایجوکیشن کی بات کرتے ہیں تو وہاں سے آواز آتی ہے "نیب"۔ ہمیشہ (ن) لیگ اپنی آپ بیتی کیوں سنانا شروع کر دیتی ہے؟ ہر بات پر اپوزیشن کا ہر ارکان اسمبلی اپنے قائدین کو بچانے کی بات کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ نیب نے یہ کر دیا، ہمارے ساتھ یہ زیادتی ہو گئی اور ہمارے ساتھ وہ زیادتی ہو گئی۔

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ یہ عوام کی زیادتیوں کی بات کریں۔ آپ کو تین دفعہ حکومت ملی ہے اگر آپ تنقید کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے تو کوئی اچھی تجویز ہی دے دیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ یہ کام اچھا نہیں ہوا۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you. The House is adjourned to meet to on Tuesday the 23rd June 2020 at 2.00 PM

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

منگل،23۔ جون2020

(یوم الثلاثہ، یکم ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 9

621

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ23۔جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال21-2020پر عام بحث"

623

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

منگل،23۔جون2020

(یوم الثلاثہ، یکم ذیقعد1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر3بج کر22منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِo

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ
يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
كَبِيْرًا ﴿9﴾ وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿10﴾ وَ يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ
بِالْخَيْرِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿11﴾

سورۃ بنی اسرآئیل آیات 9 تا 11

بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لئے بڑا ثواب ہے(9)اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے(10)اور آدمی بُرائی کی دُعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا اجلد باز ہے(11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اَے خاصہَ خاصانِ رُسُل وقت دُعا ہے
اُمّت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اُس دین میں اب تفرقہ خود آ کے پڑا ہے
اُمّت میں تیری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
نسبت بہت اچھی ہے مگر حال بُرا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی، ملک محمد احمد خان!

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

مولانا اشرف آصف جلالی پر دُخترِ رسول ﷺ کی شان میں گستاخی پر 295-C کے تحت مقدمہ کرنے کا فیصلہ

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ہاؤس کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آصف جلالی نامی مولوی نے دُخترِ رسول ﷺ کی شان میں ایسے الفاظ کہے ہیں جو قابل مذمت ہیں اور اُس نے اسلامی شعائر کا مذاق بنایا ہے۔ پاکستان جیسے ملک جس کے اوپر ہم اکثر کہتے ہیں کہ

"پاکستان کا مطلب کیا، لاالہٰ اِلّا اللہُ"

جناب سپیکر! جس ملک کو مذہب کے نام پر حاصل کیا گیا وہاں پر اگر ہم دُخترِ رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے لوگوں کو اس طرح کُھلا چھوڑیں گے تو یہ بہت بڑے تفرقے کی بنیاد بنے گا۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میری یہ گزارش ہے کہ اس کے اوپر سخت ایکشن ہونا چاہئے تاکہ آئندہ کسی کو دُخترِ رسول ﷺ کے خانوادے کے خلاف ایسی لب کُشائی اور ایسی بکواس کرنے کی جرأت نہ ہو۔ شکریہ

وزیر اشتمال املاک (سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اشتمال املاک(سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی یہ جو issue آیا ہے یہ کسی ایک فرقے کا نہیں ہے بلکہ یہ صرف مسلمانوں کا بھی نہیں ہے یہ issue اُس تمام دنیا کا ہے جو مہذب دنیا کہلاتی ہے۔ تمام لوگ جانتے ہیں کہ دُخترِ رُسول ﷺ سیدہ پاکؑ کی جو شان ہے ہم لوگ تو اپنے آپ کو اس قابل بھی نہیں سمجھتے کہ جب تک کوثر سے منہ کو نہ دھولیا جائے اُن کا اسمِ گرامی نہیں لے سکتے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ فرقہ واریت تب ختم ہوتی ہے جب ایسی چیزیں ختم کر دی جائیں جو فساد کا باعث بنتی ہیں۔ یہ پورا ہاؤس مبارکباد کا مستحق ہے جس نے ناموسِ رسالت ﷺ اور ناموسِ صحابہؓ پر بات کی۔ یہ بات ناموسِ اہلِ بیت پر بھی ہونی چاہئے، اس پورے ہاؤس کو اُس مولوی کی بات پر مذمت کرنی چاہئے اور اُس نے بادشاہِ دوعالم ﷺ کی صاحبزادی کے بارے میں یہ الفاظ کہے تو کیسے کہے اُس سے اس کا حساب ہر مسلمان مانگتا ہے اور ہر انسان مانگتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک اور چیز عرض کرنا چاہوں گا کہ کرمانوالہ شریف کی درگاہ سے تعلق رکھنے کی حیثیت سے مجھے سو سے زیادہ سجادہ نشین حضرات نے آج یہ کہا ہے کہ وہ بھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس بدبخت کے ارادے اور اس کے الفاظ کی بھرپور مذمت بھی کی جائے اور اس کے خلاف کارروائی بھی کی جائے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس issue پر صحیح بُخاری کی اس حدیث سے شروع کروں گا کہ فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہؑ کو تکلیف دی اُس نے محمد ﷺ کو تکلیف دی۔ جس نے محمد ﷺ کو تکلیف دی اُس نے اللہ کو تکلیف دی۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ فاطمہؑ میری جان کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہؑ کو ناراض کیا اُس نے محمد ﷺ کو ناراض کیا جس نے محمد ﷺ کو ناراض کیا اُس نے اللہ کو ناراض کیا۔

جناب سپیکر! اس ایوان سے میرا یہ مطالبہ ہے کہ جس طرح جنابِ بی بی پاکؓ کو تکلیف دینا یا اُن کو ناراض کرنا رسول پاک ﷺ کو ناراض کرنے اور تکلیف دینے کے برابر ہے اسی طرح اس ملعون نے بی بی فاطمہؓ کی شان میں جو گستاخی کی ہے اس پر تعزیرات پاکستان میں توہین رسالت ﷺ کی دفعہ 295-C لگائی جائے۔ یہ عام بات نہیں ہے کہ سرورِ کونین کی بیٹی جس کی شان میں آیتِ تطہیر اُتری، اللہ نے قرآن میں کہا کہ اے نبی ﷺ! یہ تمہیں کہتے ہیں کہ اجرت رسالت مانگ، کیا دیں؟ تو اُنہیں کہو کہ میرے قُربا سے مودت کریں جس کے لئے مودت کی آیت اُتری، جس کے لئے تطہیر کی آیت اتری۔ رسول ﷺ کے جگر کے ٹکڑے کی توہین کرنا توہینِ رسالت ﷺ کے برابر ہے۔

جناب سپیکر! میرا یہ مطالبہ ہے کہ اس ملعون کے خلاف توہینِ رسالت کی دفعہ کا ایکٹ لگایا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس ملعون کے خلاف ایف آئی آر ہوئی ہے اس کی گرفتاری میں تاخیر کی جارہی ہے اور یہ تاخیر نقصان دہ ہے لہٰذا اس کو فوری طور پر گرفتار کرکے اس کو قرارواقعی سزا دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبران صوبائی اسمبلی نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے اُس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس شخص کی بات سے ہر مسلمان کا دل دُکھا ہے۔ یہ واقعہ آج سے چند دن پہلے کا ہے اور جیسے ہی یہ بات حکومت کے نوٹس میں آئی حکومت نے باقاعدہ اس کا نوٹس لیا اور اُس کے خلاف باقاعدہ پرچہ درج کر لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ابھی میرے بھائی فرما رہے تھے کہ پی پی سی کی جو دیگر sections بنتی ہیں اُنہی sections کے تحت اُس کے خلاف پرچہ دیا گیا ہے لیکن یہ تفتیش کوئی عام تفتیش نہیں تھی اس کے لئے ہم نے ایس پی انوسٹی گیشن، لاہور کو مامور کیا ہے اور انہوں نے کل شام کو اہان کو باقاعدہ بلا رکھا تھا اور اُن کے بیان لئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز ممبران اور اس معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جو شخص بھی حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں یا اُن کے خانوادہ کی شان میں کوئی گستاخی کرے گا اُس سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی اور اُن کے خلاف قانون کے مطابق بھرپور طریقے سے کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح میرے بھائی نے فرمایا کہ اُس شخص کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا تو ابھی کل ہی کیبنٹ کی Provincial Law and Order Committee کی میٹنگ تھی تو ہم نے District Intelligence Committee کو بھی لکھا ہے اور اُن کی طرف سے سفارش آنے کے بعد ہماری کوشش ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ اُس کو 4th Schedule میں بھی رکھا جائے تاکہ آئندہ کے لئے اُس کی حرکات و سکنات پر بھی نظر رکھی جائے اور قانون کے مطابق واقعتاً اُس کو سزا دلوائی جائے اس لئے میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو ایک دفعہ پھر یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی بلکہ بھرپور طریقے سے کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم بجٹ پر تقاریر شروع کرتے ہیں۔ جی، جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر بحث کا آغاز ہو چکا ہے۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر قانون نے جس کارروائی کا ذکر کیا ہے یہ اُمید اور توقع کرتے ہوئے کہ جس نے اہل بیت پر یہ بات کی اُس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی ہونی چاہئے اور جیسے وزیر قانون بتا رہے ہیں ہم اُمید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ اُن کے خلاف پوری کارروائی ہو گی اور وہ کیفر کردار تک پہنچیں گے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ پر I have a very serious concern that there is not much to talk about it. اس بجٹ پر کیا بات کریں یعنی ہم نے اس بجٹ کو ایک تخمینے کے طور پر دیکھا ہے کہ اخراجات کیسے ہوں گے، کس مد میں ہوں گے اور پھر ہم نے بجٹ دیکھا کہ بجٹ میں ریونیو کے اہداف کیسے پورے ہوں گے but some how کسی وجہ سے بھی ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر رہے کہ شاید پاکستان کی تاریخ میں یہ hope based first document ہے اس سے پہلے اعداد و شمار کی بنیاد پر تخمینہ لگایا جاتا تھا۔ یہ اندازہ لگایا جاتا تھا اور اندازے کو ایک materialistic and actual numbers میں convert کرنے کے بعد پھر اخراجات کا تخمینہ لگایا جاتا تھا کہ ہم اس حد تک خرچ کریں گے، یہ collect کریں گے۔ کہیں پر deficits بھی آتے ہوں گے، کہیں shortfalls بھی ہوتے ہوں گے، کہیں ریونیو collections پورے بھی نہیں ہوتے ہوں گے لیکن اُن کے ساتھ ایک مناسبت رکھی جاتی تھی کہ اگر یہ situation ہوگی تو ایک factual situation اسمبلی کے سامنے رکھی جاتی تھی لیکن اس مرتبہ ایک نئی theory قائم کی گئی اور کہا گیا کہ ہم تین مہینے کی term پر نہیں لے کر جا رہے ہیں ہم need base پر لے کر جائیں گے اور دیکھیں گے کہ کس مہینے میں کون سی کتنی ضرورت ہے اُس کے مطابق لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت کو پتا ہے کہ پچھلے سال کے مطابق ان کی total spending, Federal Divisible Pool پر dependent تھی کہ وفاق ان کو کتنے پیسے دیتا ہے اور اُس مد میں سے دیتا ہے جو اس نے اپنے ریونیو targets fix کئے تھے اور اس میں سے یہ collect کتنا کرتے ہیں؟ It cannot be listed پچھلے سال وفاق نے target set کیا جس کی پنجاب پر 435- ارب روپے کی cut آئی۔ آپ کے سارے پراجیکٹس، ڈویلپمنٹ، سوشل سیکٹر ریفارمز اور تمام پروگرام اس کٹ کے نتیجے میں compromise ہوئے۔

جناب سپیکر! On the other hand پنجاب اپنے share میں سے ان کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ایک amount surrender بھی کرتا ہے۔ یہ کون سا financial discipline تھا جو پنجاب نے impose کیا؟ وفاق کے ساتھ کیا تعلق تھا جس کو نبھانے کے لئے پنجاب کی عوام کے ساتھ ایک ظالمانہ طریق کار اختیار کیا گیا۔

جناب سپیکر! مجھے حیرانی اُس وقت زیادہ ہوئی جب پچھلے سال سے زیادہ اس دفعہ 9.42 فیصد ڈویلپمنٹ فنڈز کے لئے رکھ دیئے اور کہا کہ ADP کا یہ share پنجاب پورا کرے گا۔ پچھلے سال کا shortfall اپنے ہاتھوں پر پڑا تھا لیکن وفاق اپنے divisible pool میں سے جو کچھ آپ کو دے رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے سال کی جو کمی تھی وہ آپ کے پراجیکٹس کو carry over میں لے جا کر ان books میں reflect کر رہی ہے۔ آپ 9.42 فیصد یعنی ایک unrealistic figure ڈویلپمنٹ سیکٹر میں بھی رکھ رہے ہیں جو tangible نہیں ہے لیکن پچھلی حکومتوں کے ساتھ ہمیشہ اعتراض رہا۔

جناب سپیکر! میں موازنہ کر کے آپ کا اور اس ہاؤس کا وقت ضائع نہیں کروں گا کیونکہ سب کو پتا ہے کہ کہاں پر کیا تھا؟ آپ نے tax free کے حوالے سے یہ طے کر دیا کہ 56۔ارب روپے کے ٹیکسز سروس سیکٹرز میں سے نہیں ہوں گے لیکن for goodness sake مختلف سیکٹرز میں سے 250 سروسز ایسی ہیں جن پر آپ ٹیکس levy کرتے ہیں۔ آپ 16 فیصد سے کم کر کے پانچ فیصد کا کہہ رہے ہیں کہ tax free کر رہے ہیں اور وہ بھی ان مدات میں جہاں سے ریونیو generate ہی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں صرف اور صرف اس بات پر معترض ہوں کہ ٹیکس کی collection آپ کی headline ہے کہ .This is a tax free budget

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہ کون سا free tax بجٹ کس مد میں ہے؟ جہاں آپ 100۔ارب روپیہ اکٹھا کرتے ہیں اسی کے ساتھ آپ 20۔ارب روپیہ مزید اکٹھا کرنے کی نوید سنا رہے ہیں لیکن کس base کو broaden کر رہے ہیں اور کہاں پر exemption دے رہے ہیں؟ ایک طرف آپ release کی بات کر رہے ہیں تو دوسری طرف further taxation کی بات کر رہے ہیں۔ کسی ایک document میں اتنی confusion میں نے آج تک نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر! ہم یہ سمجھنے سے بھی قاصر تھے بلکہ اس سے پہلے ہم سمجھ رہے تھے کہ غالباً یہ شاید incompetence It's a bug which has come from somewhere. کا ایک bug آ گیا جس کی بنیاد پر removals ہوئے ہیں، نئی ٹیمیں place کی گئی ہیں اور probably اس کی reflection پورے پاکستان کی اکائیوں پر آئی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کے سامنے simple دو باتیں رکھی ہیں۔ Hope is not a strategy. آپ لوگ numbers کے ساتھ hope پر اکتفا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ ہم امید کرتے ہیں کہ وفاق پیسے اکٹھے کرے گا اور اکٹھے کر کے ہمیں بھیجے گا تب ہم یہ reforms لائیں گے، سوشل سیکٹر ریفارم کریں گے، ADP میں بڑے پراجیکٹس کھڑے کر دیں گے، ایجوکیشن اور ہیلتھ کو اتنے پیسے دے دیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کو لاہور سے باہر نکالوں گا۔ آپ کاہنہ سے آگے چلے جائیں تو اوکاڑہ تک آپ کو کہیں بھی COVID-19 کے ٹیسٹ کرنے کی ایک لیبارٹری میسر نہیں ہو گی۔ اگر کوئی پرائیویٹ سیکٹر میں سہولت ہو گی تو کوئی اعتبار نہیں ہو گا۔ آگے ملتان تک چلے جائیں تو چند بڑے شہروں اور چند جگہوں پر لاک ڈاؤن ہے۔ آپ نے confusion پھیلا دی ہے because incompetence کوئی ایک bug نہیں تھا بلکہ یہ ایک hallmark تھا۔

جناب سپیکر! میں اس بات سے convince ہوں کہ کسی ایسی ideology کو جو cherished pursuit کو follow کرے کہ میری لیڈر شپ کا مقدمہ ہے۔ جو اس band wagon کو join کرے گا he will be the part of the Government otherwise they will be shunted out. اس کے علاوہ figures کے ساتھ جو یہ کر سکتے ہیں، public safety versus joblessness کی بحث کھول سکتے ہیں، public safety versus economy اور public safety versus religion کی بحث کھول سکتے ہیں وہاں پر incompetence کا کوئی bug نہیں ہے بلکہ یہ ان کے اندر inbuilt ہے۔ اب اس بجٹ document کو آپ دیکھ لیں تو یہ چیخ چیخ کر اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر خزانہ کی speech میں یہ دیکھنے کی بڑی کوشش کی کہ ان میں سے کوئی ایک innovative project دیکھوں جو tangible ہو اور مجھے بتائے کہ یہ موجودہ وزیراعلیٰ کا initiative ہے،وزیر خزانہ نے یا پی ٹی آئی کے manifesto میں سے کچھ نکل کر آیا ہے۔ماسوائے اس بات کے کہ جنوبی پنجاب میں population کے کنٹرول کے لئے علمائے کرام پر پانچ کروڑ روپے خرچ کرنے کے علاوہ کوئی بھی نیا initiative نہیں ہے۔اس بجٹ میں صرف replication ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ سالوں کی ساری بجٹ تقاریر کا یہ چربہ ہے اور ایک ایک پیراگراف وہی ہے صرف نام تبدیل کئے گئے ہیں۔پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے کا اردو میں ترجمہ کر کے دے دیا گیا ہے۔Women empowerment کا نام تبدیل کر دیا، لائیوسٹاک کا نام تبدیل کر دیا اور ایجوکیشن stipend فنڈ کا نام تبدیل کر دیا ہے۔کسی ایک جگہ پر کوئی ایک innovation ہو تو میں آپ کا مجرم ہوں۔ یہ بجٹ تقریر آپ کے سامنے ہے جو بجٹ سال 14-2013، 16-2015 اور 18-2017 کا مکمل چربہ ہے۔ یہ کسی ایک پالیسی سے پیچھے نہیں ہٹ سکے پھر آفرین ہے کہ "اسی کے ہاتھوں پہ لہو تلاش کروں جس نے قتل کا سبب کیا میرے"

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ ہم نے 40۔ارب روپیہ اورنج لائن ٹرین کے لئے رکھ دیا ہے۔ موصوف فرماتے ہیں کہ یہ 300۔ارب روپے کا پراجیکٹ ہے اور ان کی سپریم کورٹ میں سٹیٹمنٹ تھی کہ یہ 167۔ارب روپے سے اوپر نہیں جاتا۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ اگر ساری contingencies بھی ڈال لیں، لاہور کی عدالت میں اس پراجیکٹ کو روکا پھر اسے سپریم کورٹ میں روکا تو بائیس ماہ تک یہ پراجیکٹ delay کیا اور دو سال سے خود بھی موجود ہیں یعنی چار سال کا بھی تخمینہ لگا لیں تب بھی یہ پراجیکٹ 300۔ارب کا نہیں بنتا۔کسی جگہ پر ان کا کوئی حقیقت پسندانہ بیان آئے اور کوئی تو بتائے کہ اس چیز کا کون مجرم ہے؟

جناب سپیکر! اورنج لائن ٹرین کی قیمت میں اگر کوئی اضافہ ہوا ہے تو کس بنیاد پر ہوا ہے اور delay کس نے cause کی ہے؟ولید اقبال کس جماعت کے لاہور کے صدر تھے اور antiquities کے جو کیس تھے ان کو کون لے کر جا رہا تھا؟ یہ facts ہیں کہ انہوں نے ٹرانسپورٹ

کے معاہدے کر لئے۔ ہمارا ان40-ارب روپے سے جھگڑا نہیں ہے بلکہ ہمارا جھگڑا یہ ہے کہ incompetence is not a bug but it is inbuilt. آپ 40-ارب نہیں بلکہ 80-ارب روپے بھی لے کر آجائیں تو آپ سے یہ اورنج لائن ٹرین مکمل نہیں ہونی کیونکہ آپ نے اس کو اپنی incompetence کی بنیاد پر کھنڈر کی شکل بنا دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! اب آپ wind up کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بس آخری منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ جاری رکھیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک اور منطق بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور on record لانا چاہتا ہوں۔ یہاں vengeance is speaking loud یعنی آج غصہ بول رہا ہے کہ گورنمنٹ گندم کی سبسڈی ختم کر کے اس سے باہر نکل رہی ہے۔ ہم کسان کو بے یار و مددگار چھوڑ دیں، کسان کو مارکیٹ forces کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں اور گورنمنٹ کی intervention ختم کر دیں تو کون کمائے گا؟ وہی کمائے گا جو دولت مند ہو گا۔ گندم کی procurement اور سبسڈی کے پیچھے صرف ایک ہی philosophy تھی کہ کسان تک اس کے درست دام پہنچیں۔ آج باقی سیکٹرز میں گورنمنٹ چونکہ سبسڈی کو ایک political question بنا بیٹھی تو گندم میں بھی نہیں دے گی اور عوام کو بے یار و مددگار چھوڑ دے گی۔ This is speaking of the vengeance. یہ پاکستان اور پنجاب کی عوام سے بدلہ ہے۔ آج جن زعماء کے نام ہیں ان کا آپ کو پتا ہے۔ میں کسی ذاتی تعلق کی بنیاد پر بات نہیں کرتا لیکن everybody knows کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ آج آپ نے open market میں کسان کو چھوڑ دیا کہ وہ اپنی فصل لے کر آئے اور اس کی پالیسی فوڈ ڈیپارٹمنٹ دے گا، کیا وہ نرالی منطق ہو گی، کیا آسمان سے اترا ہوا وہ صحیفہ آئے گا جو اس سے بہتر کوئی نظام لا کر کھڑا کرے اور جو غریب کسان کی کوئی کسی طرح سے اشک شوئی کرے گا؟

جناب سپیکر! میں بار بار ایک بات آپ سے کہہ رہا ہوں اور آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے وقت عنایت کیا ہے۔ جب اس طرح کی پوزیشن آجائے کہ میں بھی آج اگر COVID-19 سے ڈرا ہوا ہوں اور اس معزز ایوان میں جتنے معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، سب اپنے لئے، اپنے

ملک کے شہریوں کے لئے اور اپنے بچوں کے لئے خوف کا شکار ہیں کیونکہ اس کا پتا نہیں ہے جو کہ انجانہ دشمن ہے کہ کیسے کس پر کب وار کرے لیکن کبھی ان سے بھی کوئی پوچھے گا کہ اتنی confusion اور یہ کیسے ممکن ہوا کہ آج آپ کی ہیلتھ منسٹر دوبارہ یہ سٹیٹمنٹ دے رہی تھیں کہ لاک ڈاؤن نے help کیا ہے اور جس سے ہم کورونا کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں مگر پھر وزیراعظم کہہ رہے ہیں کہ مجھے داد دیں کہ میں نے لاک ڈاؤن نہیں کیا۔

جناب سپیکر! اگر خدانخواستہ یہ لاشوں کا بوجھ بڑھا تو economy رہے گی اور نہ ہی public safety دونوں compromise ہوں گے اور پھر ہم چیخ چیخ کر کہنے پر مجبور ہوں گے کہ It is not a bug it is inbuilt

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! جلدی سے wind up کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری آج آپ سے prediction ہے، میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ کی ADP revise ہوگی اور آپ نے ٹیکس میں جو ریلیف دیا ہے بالکل unrealistic ہے۔ 2200۔ ارب روپے آپ ہمیں break even بتائیں، آپ ہمیں بتائیں کہ کن سیکٹرز میں کہاں پر آپ کی پہلی ریونیو collect ہوتی تھی اور آج آپ اس کے اوپر کتنے پراجیکٹ کر رہے ہیں۔ آپ ان سیکٹرز کا نام بتائیں جہاں پر آپ نے انہیں 16 سے کم کرکے 5 فیصد کرکے ریلیف دیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان سروس سیکٹرز میں آپ نے کوئی ریلیف دینا ہے تو پھر اس کو universal کرکے دیں۔ تمام سیکٹرز میں اس ٹیکس کو 5 فیصد پر لے کر آئیں تو پھر تو ہم بھی مانیں کہ یہ relief package ہے اور اگر relief package صرف lip service ہو، ٹیکس فری کا نام دینے کے لئے ہو اور 20۔ ارب روپے کی ٹیکسیشن بڑھائی بھی جا رہی ہے تو پھر For goodness sake اپنے ADP کو rationalize کریں، اپنے ٹیکس فری بجٹ ہونے کو درست انداز میں بتائیں اور سیکٹر وار بتائیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کا بڑا شور تھا کہ Human Sector پر invest کریں گے لیکن ہم نے تو آج نہیں دیکھا۔ پہلی بار اپنے ہی بجٹ سے مزید کم کر دیا گزشتہ سالوں کے بجٹ سے تو کیا موازنہ۔ صحت میں COVID-19 کا 50۔ارب روپے رکھ کر بھی مزید کم کر دیا۔ کوئی نیا پراجیکٹ بتادیں اور اپ گریڈیشن سے ہٹ کر کوئی بات کرلیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! جلدی سے wind up کریں۔

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! Last word.

MR DEPUTY SPEAKER: Yes! Last word.

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! With no offence to anyone, but I must speak my heart out for this. When qualification for being a member of the Government is loyalty to bad ideas it is no surprise, countries badly govern them. This is the case of Pakistan, thank you very much! (Applause)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ آشفہ ریاض!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راشدہ خانم!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کا آغاز رب کائنات کے بابرکت نام سے کرتی ہوں جس کی بادشاہی کو دوام حاصل ہے۔ میں سب سے پہلے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم کو COVID-19 جیسے موذی مرض کے دوران انتہائی نامساعد حالات میں ایک متوازن اور عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ موجودہ بجٹ بدترین معاشی حالات کے باوجود ہماری پارٹی کے منشور اور عوام سے کئے گئے وعدوں کی تکمیل کی طرف اہم قدم ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا اور اہم ترین صوبہ ہے اور بڑا صوبہ ہونے کی وجہ سے یہ ہمیشہ بڑے مسائل کا شکار رہا ہے۔ جب ہمیں حکومت ملی تو لاکھوں بچے سکولوں سے باہر تھے۔ عوام مہنگائی سے پریشان تھی، تعلیم یافتہ نوجوان بھکاری اور بے روزگاری کے عذاب میں مبتلا تھا۔ پینے کا صاف پانی میسر نہیں تھا اور ہسپتالوں میں ایک ایک بیڈ پر تین تین مریض پڑے تھے۔

چند بڑے شہروں میں بڑے پراجیکٹس لگا کر سارے پنجاب اور بالخصوص جنوبی پنجاب کو ہر طرح کے وسائل سے دور رکھا گیا۔ صوبے میں زراعت کے شعبہ میں اپنی من مانی پالیسیاں بنانے سے کسانوں کو نقصان پہنچایا گیا اور عوام کو بنیادی ضرورتوں کے حصول کے لئے در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کیا گیا۔ اس کے برعکس ہماری حکومت نے ریاست مدینہ کے ماڈل کو مد نظر رکھتے ہوئے "احساس پروگرام" کے تحت عوام دوست پراجیکٹس کو اس بجٹ میں شامل کیا۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی میں COVID-19 کی وبا نے پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لیا۔ اس ہنگامی صورتحال میں وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کی ہدایت پر وفاقی حکومت نے 1240۔ارب روپے کی مالیت کا پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا اور جامع package متعارف کروایا تاکہ کورونا سے متاثرہ افراد اور کاروبار کو ریلیف دیا جاسکے۔

جناب سپیکر! اس package کے تحت 1044۔ارب روپے کے "احساس ایمرجنسی پروگرام" کا آغاز کیا گیا اور فوری طور پر خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے والے مستحق افراد کو ریلیف دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی واضح کرنا چاہتی ہوں کہ حکومت پنجاب نے وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار کی عوام دوست قیادت میں اس وفاقی بجٹ کے لئے 8۔ارب 40 کروڑ روپے کی خطیر رقم شامل کی۔ اس پروگرام کے تحت اب تک پنجاب میں لاکھوں خاندانوں میں 53۔ارب روپے سے زائد رقم تقسیم کی جا چکی ہے۔ کاروباری طبقے اور عوام کی سہولت کے لئے 18۔ارب روپے سے زائد کا ٹیکس ریلیف دیا گیا جس کی مثال پنجاب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں کورونا وارڈز کے ڈاکٹروں اور سٹاف کے لئے دوران ڈیوٹی ماہانہ کی بنیاد پر ایک اضافی تنخواہ کی منظوری بھی دی گئی۔

جناب سپیکر! میں یہاں حکومت پنجاب کے صحت کارڈ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں جس نے ہیلتھ کیئر کی سہولت کا حصول آسان بنا دیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جلدی سے wind up کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! اب اس کا دائرہ کار پورے پنجاب میں پھیل چکا ہے۔ میری دو تین چیزیں بہت ضروری ہیں جن کا میں ذکر کروں گی اس لئے مجھے دو منٹ مزید دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جلدی کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! اب تک 50لاکھ خاندانوں کو یہ صحت کارڈ مل چکے ہیں اور آئندہ بجٹ میں 12۔ ارب روپے کی رقم مختص کی جا چکی ہے۔ محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ترقیاتی بجٹ کے لئے 11۔ارب 46 کروڑ روپے مختص کئے گئے جس سے پسماندہ علاقوں میں واقع DHQs کی اپ گریڈیشن، نئے مدر اینڈ چائلڈ ہسپتالوں کی تعمیر اور تمام DHQ اور پندرہ THQs کی revamping کے پروگرام شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پرائمری ہیلتھ کیئر کے initiative programme کے تحت صوبہ بھر کے 196 BHUs کو دن رات operational رکھنے کے لئے ایک ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جلدی سے wind up کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میری تھوڑی سی بات رہ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ نے سات منٹ بات کرلی ہے اور سات منٹ ہو گئے ہیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Last 30 seconds ہیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں اسلام آباد وومن چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی صدر رہ چکی ہوں اور اس وقت فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی ممبر ہوں۔ دو دن پہلے بجٹ announce ہونے کے بعد پاکستان کے تمام وومن چیمبرز کی وڈیو کانفرنس بلائی گئی جس میں مجھے بھی خصوصی طور پر مدعو کیا گیا اور چیمبر کی خواتین نے بجٹ پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ SME اور کاٹیج انڈسٹری سے وابستہ خواتین COVID-19 کی وجہ سے شدید مسائل کا شکار ہیں کیونکہ ان کے کاروبار بند ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر!وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ وومن چیمبرز اور کاٹیج انڈسٹری سے وابستہ خواتین کے لئے اس بجٹ میں خصوصی مراعات کا اعلان کیا جائے۔ آخر میں ڈاکٹروں، نرسوں، پیرا میڈیکل سٹاف، ضلعی انتظامیہ، پولیس، ریسکیو 1122، پاک فوج کے جوانوں، میڈیا رپورٹر، وزیر اعظم کورونا ریلیف ٹائیگر کے رضاکاروں اور تمام دیگر افراد کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جو بالواسطہ اور بلا واسطہ اپنی اور اپنے خاندان کی جان کی پروانہ کرتے ہوئے COVID-19 کے سدباب کے لئے کوشاں ہیں۔ انشاء اللہ ہم اس صبر آزما وقت کا مل کر مقابلہ کریں گے اور سرخرو ہوں گے۔ پاکستان پائندہ باد۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب مناظر حسین رانجھا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر!شکریہ۔ فرعون کے دربار میں جادوگروں نے رسی کو سانپ بنا کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش تو کی مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی عطاء اور حکم سے جادو کو عوام کے سامنے ختم کر دیا۔ جادو ٹونے سے حکومت قائم تو کی جا سکتی ہے لیکن برقرار نہیں رکھی جا سکتی۔ ایسی حکومتیں اور حکمران غرق ہو جاتے ہیں۔ حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ کفر کی حکومت تو قائم رہ سکتی ہے لیکن ظلم کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ آپ بتائیں کہ کون سا ظلم ہے جو ان ظالم حکمرانوں نے عوام پر نہیں کیا۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔Order in the House

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر!اس سیاہ دور میں صنعت تباہ، معیشت تباہ، دہاڑی دار مزدور برباد، صحت کا شعبہ اپنی آخری سانسیں لیتا ہوا اور معیشت موت کے منہ میں ہے۔ حکمران شداد کی طرح اپنی بنائی ہوئی یوٹوپیا کی جنت میں مگن ہیں۔ اس حکومت کی نااہلی کا یہ عالم ہے کہ پچھلے دو سالوں سے tax collection کا ٹارگٹ miss ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کو ہمارے دور میں اپوزیشن لیڈر کی وہ بات یاد کراتی چلوں جو کہتے تھے کہ اگر حکمران چور ہوں تو عوام ٹیکس نہیں دیتی۔ اللہ، الحق ہے کہ اس نے اسی شخص کے ٹائم پر ٹیکس وصولی کی کمی سے یہ ثابت کر دیا کہ دوسروں کو چور چور کہنے والے دراصل خود چور ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس بجٹ میں 22 فیصد حصہ قرضوں کا ہے۔ میں repeat کرتی چلوں کہ بائیس فیصد حصہ قرضوں کا ہے۔ یہ بات یاد کریں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جس ممبر نے بات کرنی ہے وہ باہر لابی میں جا کر بات کریں۔ پلیز! No cross talk, I will take strict action now. یہاں آپ پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں کوئی سکول میں نہیں بیٹھے ہوئے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! بجٹ میں 22 فیصد حصہ قرضوں کا ہے۔ اس شخص کی بات یاد آتی ہے جنہوں نے یہ کہا تھا کہ "میں قرضے نہیں لوں گا میں خودکشی کر لوں گا۔" ہم یہ تو نہیں کہتے کہ آپ خودکشی کریں but at least عوام کے سامنے معافی تو مانگیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! FAO کی repeated warning کے باوجود ٹڈی دل پر سپرے نہیں کیا گیا بلکہ صوبائی حکومت نے ٹڈی دل کی ایسے پرورش کی اور اس کی تعداد میں ایسے اضافہ کیا جیسے وسیم اکرم پلس اپنی کابینہ میں وزیروں اور مشیروں کا کرتا ہے۔ یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ زراعت کو زیادہ نقصان کس سے ہوا، ٹڈی دل سے یا وزیروں اور مشیروں کے لشکر سے؟

جناب سپیکر! WHO کی recommendations کو ایک طرف کر کے smartlock down, handsome lockdown, selective lockdown جیسی confusing policies بنائی گئیں۔ یہاں تک کہ کل ہماری وزیر زرتاج گل صاحبہ نے بھی جناب عمران خان کے نقش قدم پر چل کر عوام کو مزید confuse کیا۔ اس جماعت کے جعلی Aristotle کی باتیں سن کر یہ لگتا ہے کہ یہ حکومت عوام کو کورونا سے مار کر کوئی ورلڈ کپ جیتنا چاہتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب wind up کر لیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرے معزز وزیر خزانہ نے پچھلے سال بجٹ میں کہا تھا کہ 9 نئے ہسپتال بنیں گے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس وقت ہسپتالوں میں کورونا مریضوں کے لئے بیڈ کم ہو گئے ہیں تو ہمیں بتا دیں کہ وہ 9 ہسپتال کہاں ہیں؟ ایک شخص لہک لہک کر کہتا تھا

"سستی روٹی مہنگی جان، بنے گا نیا پاکستان" جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آج روٹی مہنگی، آٹا مہنگا، بجلی مہنگی، چینی مہنگی۔ "سستی ہے تو صرف انسانی جان، بن گیا نیا پاکستان" (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں عوام کا یہ مطالبہ اس ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہوں کہ:

یہ تو بڑھتی ہی چلی جاتی ہے میعاد ستم
جُز حریفانِ ستم کس کو پکارا جائے
وقت نے ایک ہی نکتہ تو کیا ہے تعلیم
حاکمِ وقت کو مسند سے اتارا جائے
شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ مومنہ وحید!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے اظہار خیال کرنے کا موقع دیا لیکن ایسے وقت پر موقع دیا جبکہ ہمارے اپوزیشن کے دوست اس عوام دوست بجٹ کو لے کر، ٹیکس فری بجٹ کو لے کر اس قدر خوبصورتی سے لفاظی کر رہے ہیں، اس کو اس قدر سیاست کا رنگ دے رہے ہیں کہ لگتا ہے کہ انہیں صوبے کی عوام کے فلاحی کام منظور نہیں ہیں۔

اقبال یہاں نام نہ لے علم خودی کا
موزُوں نہیں مکتب کے لئے ایسے مقالات
بہتر ہے کہ بے چارے ممولوں کی نظر سے
پوشیدہ رہیں باز کے احوال و مقامات

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ جناب عثمان خان بزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اس قدر نا مساعد حالات میں جب COVID-19 نے بھی حملہ کر دیا جس نے پوری دُنیا کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا، اس قدر شاندار ٹیکس فری عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ اس پر یہ بلاشبہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ سیاست ہوتی رہتی ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ کورونا آیا اور وہ ہمارے ہاں سیاست کی نذر ہو گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھ رہی تھی کہ اس ہاؤس کے اندر سیاسی جماعتیں نہیں بلکہ پاکستانی موجود ہیں، پاکستان کی نمائندگی موجود ہے، ہم سب اس issue کو لے کر ایک ہو جائیں گے اور ہم کورونا کا مقابلہ کریں گے لیکن کورونا کے ساتھ کیا ہوا؟ یہ کورونا پر سیاست کرتے رہے اور حکومتی اقدامات پر بُری طرح سے طنز کرتے رہے حالانکہ آپ جا کر دیکھیں ہسپتالوں میں بیڈز موجود ہیں، وینٹی لیٹرز موجود ہیں، ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے اور ریکارڈ وقت کے اندر اس کے treatments ہوئے ہیں۔ لوگوں نے ریکور کیا ہے اور ہم دُنیا میں ریکوری میں دوسرے نمبر پر جا رہے ہیں۔ یہ بجٹ پر کیا بات کریں گے، یہ figures پر کیا بات کریں گے۔

جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی احمد خان نے فرمایا کہ جو بجٹ پچھلے پانچ سالوں میں آتا رہا ہم نے صرف اس کے الفاظ بدل دیئے، پراجیکٹس کے title بدل دیئے اور ہم وہی لے کر آ گئے ہیں۔ اگر یہ وہی ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ بلاشبہ انہوں نے اپنے گزرے ہوئے پانچ سالوں پر خود ہی لعنت بھیج دی ہے۔ انہوں نے اپنی بنائی ہوئی ایک ایک پالیسی کو خود ہی غلط کہہ دیا ہے یہ کہہ کر کہ یہ حکومت ان پراجیکٹس کے نام بدل کر انہیں continue کر کے لائی ہے جبکہ وہ ان کے پراجیکٹس تھے۔ اس کے بعد وہ اس بجٹ کو reject کر کے چلے گئے اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اپنے پرانے پانچ سالوں پر خود ہی لعنت بھیج دی ہے۔

جناب سپیکر! اس پر میں زیادہ کیا بات کروں گی۔ یہ بجٹ اعداد و شمار کی جادوگری ہرگز نہیں ہے۔ یہ بجٹ بہت متوازن ترقی پر مبنی دستاویز ہے۔ دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حریف کورونا وائرس جیسی جان لیوا وبا پر بھی صرف شور مچا رہے ہیں اور واویلا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب پر سیاست کر کے اپنی سیاست کی ڈوبتی کشتی کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب کے لئے جو بجٹ مختص کیا گیا ہے، نہ صرف مختص کیا گیا بلکہ پابند کیا گیا کہ سیکرٹریٹ بنانے کی صورت میں جنوبی پنجاب کا بجٹ صرف لاہور پر نہیں لگایا جائے گا۔ صوبے کا وہ حصہ جس کو صرف 17 percen announce کر کے وہ دیا بھی نہیں جاتا تھا۔ آج وہ ترقی کے منازل طے کر رہا ہے۔ ان سے ترقی دیکھی نہیں جا رہی۔ یہ جو جس ٹیکس کی بات کر رہے ہیں جس ریونیو کی بات کر رہے ہیں کہ اس میں کمی آ گئی ہے وہ ٹیکس عوام بخوشی جمع کرا رہی ہے۔ وہ

بھتہ ہے میں ان کی غلط فہمی دور کر دوں، ان کے لیڈران کو بھتہ نہیں مل رہا۔ وہ بھتہ خور اور قبضہ مافیا ہم نے ان سب کے اوپر ایسی گرفت ڈالی ہے کہ وہ سب بے بس ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس ایوان سے یہ استدعا ہے کہ ہمارا یہ عوام دوست بجٹ انشاءاللہ نا صرف منظور ہو گا بلکہ اپوزیشن کے شور و غل کے باوجود اس کو بہت بھاری ووٹ دے کر منظور کرائیں گے۔ مجھے موقع دینے کے لئے بہت شکریہ۔ میں نے figures پر اس لئے بات نہیں کی کیونکہ ہمارے دوستوں نے بہت سیاست کرلی۔

جناب سپیکر! میرے اپنے یہاں حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے دوستوں نے بہت اچھی طرح سے نہ صرف اس کا دفاع کیا بلکہ پورے دلائل کے ساتھ ان کے ثبوت بھی پیش کئے۔

شکوہ ظلمت شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین!

رانا منور حسین: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ کروڑوں درود نبی محترم نبی آخری زماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر اور ان کی آل پاک اور آل اطہار پر۔

جناب سپیکر! میں آپ کو 2008 کی اسمبلی کی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس اسمبلی کے سابقہ سپیکر رانا محمد اقبال خان اور سابقہ ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے انہوں نے اس مقدس ایوان میں نعت رسول مقبول ﷺ کا آغاز کیا اور انشاءاللہ جب تک پاکستان تا قیامت قائم رہے گا اور یہ اسمبلی رہے گی تو اس مقدس ایوان میں تلاوت کلام پاک کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ تب تک پڑھی جاتی رہے گی انشاءاللہ اس اسمبلی کے ممبران کو بھی اور ان سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحبان کو ہمیشہ اس کا reward ملتا رہے گا۔ یہ ختم نبوت کا جو بل اس اسمبلی نے پاس کیا ہے اس میں جو صحابہ کرام پر لٹریچر اور کتابوں کے ذریعے تبرہ بازی کرتے تھے اور خدانخواستہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی

نہیں مانتے تھے اس اسمبلی نے جو بل پاس کیا ہے اس اسمبلی کے سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور ایوان کے تمام ممبران کو اس کا کریڈٹ انشاءاللہ تا قیامت ملتا رہے گا۔

جناب سپیکر! آج میں اس بجٹ پر لب کشائی کرتے ہوئے صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اعداد و شمار کی جو یہ جنگ چھیڑی ہے اور یہ بتایا ہے کہ پنجاب کے اس ایوان نے، اس وقت پاکستان کا بچہ بچہ یہ پکار رہا ہے کہ مہنگائی ہے اور پوچھ رہا ہے کہ نیا پاکستان کہاں ہے؟ اگر نیا پاکستان آیا ہے تو غریب کو بد سے بدحال کر دیا ہے، کسان کو بدترین صورتحال کا سامنا ہے اور اس وقت جو زراعت کے شعبہ سے لوگ منسلک ہیں تو کوئی آٹے کے لئے رو رہا ہے اور کوئی زرعی پانی کے لئے رو رہا ہے۔ کوئی بجلی کے بل کو برداشت نہیں کر پا رہا اور بازار میں کبھی چینی غائب ہے، کبھی لوگ بجلی کے لئے مفلوک الحال ہیں کبھی پٹرول نہیں مل رہا، کبھی ڈیزل نہیں مل رہا یہ پاکستان کے عوام کے ساتھ کیا مذاق ہو رہا ہے؟ اس وقت پاکستان کا ہر فرد، سلیکٹڈ حکومت سے، سلیکٹڈ وزیراعظم اور سلیکٹڈ وزیراعلیٰ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اس وقت جو بجٹ ان ایوانوں میں چاہے وہ قومی اسمبلی کا ایوان ہو یا پنجاب اسمبلی کا ایوان ہو پاکستان کے عوام ان دونوں بجٹ کو نہیں مانتے، نہیں مانتے نہیں مانتے۔ لائف سٹائل کو دیکھیں تو بدترین صورتحال ہے، اس وقت اتنا سخت لاک ڈاؤن ہوا کہ لوگ بدحال ہوئے، لوگ مزدوری سے محروم ہوئے اور معیشت بدترین صورتحال سے دوچار ہوئی۔ آخر زمینوں نے لوگوں کو سنبھالا، کٹائی کا موسم آیا تو لوگوں کو زمینوں نے سنبھالا، بے روزگار مزدوروں کو زمینوں نے سنبھالا لیکن اس وقت آپ زمینداروں کو بدحال کر رہے ہیں۔ اس وقت یہ حکومت زمینداروں کا بُرا حال کر رہی ہے اس وقت جو گندم کی قیمت ہے وہ آپ دیکھیں کہ کس بدترین صورتحال سے دوچار ہوئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! آپ wind up کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سرکاری قیمت کچھ اور ہے اور بازاری قیمت کچھ اور ہے۔ ریسرچ کے کام پر قطعاً توجہ نہیں دی جا رہی۔ اس وقت واٹر مینجمنٹ کے لئے کوئی ترتیب نہیں رکھی گئی، کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! میں سرگودھا میں پہاڑیوں کا ذکر کرتا جاؤں کہ ہر سال وہاں سے 2-ارب روپیہ حکومت کو مل رہا ہے لیکن وہاں کی پہاڑیوں کی سڑک زیر تعمیر تھی جس کا تخمینہ ڈیڑھ ارب روپے تھا اس کے لئے کوئی پیسا نہیں رکھا۔ پورے پنجاب میں وہاں سے پیسے آرہے ہیں خرچ ہو رہے ہیں، ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے مٹیریل آرہا ہے لیکن جو اہم سڑک 58 بیریئل سے سلاں والی 119 موڑپل گیارہ وہاں کے مزدوروں کی خوشحالی کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی۔ وہاں کسانوں کی خوشحالی کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! بہت شکریہ

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں اپنی speech کو wind up کر رہا ہوں۔ کشمیریوں کو جو اس وقت بدترین صورتحال کا سامنا ہے ایک سال ہونے کو ہے لاک ڈاؤن ہوا ہے آپ نے دیکھا کہ جو ایوان اقتدار میں لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کشمیریوں کے ساتھ اور خارجہ پالیسی کے ساتھ کتنی بد دیانتی کی ہے، اس وقت پوری امت مسلمہ، پورا پاکستان اور کشمیری ان کی حالت زار پر ماتم کر رہے ہیں اور یہ کشمیریوں کا جو سوگ ہے اس حکومت پر پڑے گا اور ان کی بدترین پالیسی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! شکریہ۔ جی، محترمہ عائشہ نواز!

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی بہت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ برائے سال 2020-21 پر بحث کا موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں یہ مناسب سمجھتی ہوں کہ اس عالمی وبا کے موقع پر سپیکر اسمبلی اور سپیکر سیکرٹریٹ نے جو فیصلہ کیا کہ فلیٹیز ہوٹل کے اندر یہ اجلاس منعقد کیا جائے۔ جس وقت ہم سب کو اپنی صحت کی فکر ہے اس پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ یہ وقت یہ ماحول اور یہ ہنگامی انتظامات ہمیں کینہ پرور نے تنگ ذہن کے خود پسند انسان جو کہ دس سال اس صوبے پر مسلط رہا اس کا کردار بھی یاد دلاتا ہے جس نے اپنی جھوٹی انا کو تسکین پہنچانے کے لئے اسمبلی کی عمارت کو دس سال سے بننے نہیں دیا۔ اسمبلی کی عمارت تو نہ بنی پر ان کے داماد کی زیر تعمیر عمارت میں سرکاری کمپنی کا دفتر ضرور کھل گیا اور سالوں کا ایڈوانس کرایہ بھی مل گیا۔ یہ سب اس لئے ہوا کہ یہ تنگ نظر اعلیٰ یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ایک ایسی اسمبلی جس پر تختی کسی اور کی لگی ہو اس کے اندر بیٹھیں۔ اس حکومت نے پروڈکشن آرڈر کا جو decision لیا۔

اسی کی وجہ سے کچھ دن پہلے اپوزیشن لیڈر یہاں آکر ہمیں بجٹ لیکچر دے کر گئے ہیں۔ اُنہیں شاید ہمیں لیکچر اس چیز پر دینا چاہئے تھا کہ بجٹ میں سے پیسے چوری کس طریقے سے کئے جاتے ہیں؟ کیونکہ انہوں نے جس انداز میں بجٹ میں سے پیسے چوری کرنے کے طریقے نکالے ہیں اُس کی وجہ سے پنجاب میں اُن کو ٹی ٹی ماسٹر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے جو کہ اس ایوان کے لئے ایک انتہائی شرمناک بات ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ انگریزوں کے دور میں بستہ "ب" کے بدمعاشوں کی لسٹ ہر تھانے کے باہر چسپاں ہوتی تھی، آج شریف خاندان کی لسٹ ہوتی ہے، میاں محمد شہباز شریف، جناب محمد حمزہ شہباز شریف، جناب سلمان شہباز، بیگمات اور داماد کی لسٹ ہر تھانے، نیب کے دفتر اور انٹی کرپشن کے دفتر کے باہر لگی ہوئی ہے کیونکہ ہر کرپشن میں یہ خاندان مطلوب ہے۔ ہماری حکومت نے دانش سکول جیسا غیر دانش مندانہ فیصلہ تو نہ کیا، ہم پورے صوبے کے تعلیمی نظام میں بہتری لارہے ہیں، ہم قصبوں، گاؤں کے سکولوں کے حالات بہتر کررہے ہیں تاکہ ہر بچہ دانش مند ہو جائے اور ان ٹھگوں کے چکر میں دوبارہ نہ آئے، سچی بات تو یہ ہے کہ اس ٹولے کا اصل احتساب سستی روٹی، سستا Food Stamp Scheme, Ujala Scheme, Laptop Scheme, تندور، اورنج لائن ٹرین، میٹرو بس اور companies 56 کے اوپر ہونی چاہئے۔ ہاں ابھی کچھ دن پہلے ہی اپوزیشن پارٹی کے ایک لیڈر نے کہا کہ وہ اپنے گھر اور اپنی بیگمات کا خرچہ اپنے ڈیری فارم سے چلاتے ہیں جس کے اندر آٹھ بھینسیں ہیں۔ ہم تو ایسے ہی اُن کو خادم اعلیٰ سمجھتے رہے وہ تو اصل میں گوالے نکلے، ہمیں بھی وہ طریقہ سمجھا دیں جس سے بھینسیں اتنا دودھ دیتی ہیں۔

جناب سپیکر! میرے پاکستان پیپلز پارٹی کے دوستوں کو شاید یہ بات یاد ہو کہ سلمان تاثیر (مرحوم) یہ کہا کرتے تھے کہ یہ دونوں بھائی کاغذات میں جس طرح غریب بن کر نظر آتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سستی روٹی کا ان سے زیادہ مستحق اور کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جیسے کہ میں نے کہا ہماری ترجیحات مختلف ہیں اس لئے ہماری حکومت پنجاب میں زراعت کے لئے نہروں کی lining کے منصوبے لے کر آرہی ہے۔ ہمارا زور کھیت تا منڈی سڑکوں کے اوپر ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف ایسے بھی نہیں کہ بڑے شہر نظر انداز ہو رہے ہیں فیصل آباد میں industrial zone کا قیام، لاہور رنگ روڈ کا جنوبی حصہ، لیہ ایکسپریس وے، ہمارے ترجیحی منصوبہ جات میں شامل ہیں فرق صرف یہ ہے کہ سب کو بانٹ کر حق کے مطابق دیا جارہاہے اور ان کو تو یہ مایوس کن بجٹ لگا ہو گا، یہ ضرور محسوس کریں گے کہ یہ مایوس کن بجٹ ہے کیونکہ ان کے کمیشن بند ہو گئے ہیں، ان کی فرعونیت بند ہو گئی ہے، جناب عمران خان نے چھوٹے بڑے فرعونوں کو بلوں میں چھپنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اب جب ان سے جواب مانگا جاتا ہے کہ ایک پراپرٹی ڈیلر میاں محمد شہباز شریف کے اکاؤنٹ میں پیسے کیوں جمع کرواتا ہے اور سارے پلازوں کے مالکان جناب محمد حمزہ شہباز شریف سے کیوں رابطہ کرتے ہیں تو یہ بُرا مان لیتے ہیں۔

جناب سپیکر !اس مافیا کے چنگل سے آزاد کرنے کے لئے ہی تھل یونیورسٹی، غازی یونیورسٹی جیسے ادارے بنائے جا رہے ہیں تاکہ ہمارے بچے ان سے محفوظ رہ سکیں اسی لئے کسانوں کو بلاسود قرضے دینے کے اعلان کئے جا رہے ہیں اور نہریں بن رہی ہیں تاکہ ہم عوام خوشحال ہوں۔ جو احساس محرومی کا احساس سازش کے تحت لوگوں کے ذہنوں میں بسا دیا گیا ہے اس سے نجات حاصل کر سکیں۔ انشاءاللہ ترقی کا یہ سفر وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار کی قیادت میں جاری و ساری رہے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر !انشاءاللہ پنجاب کے تمام شہروں، قصبوں اور گاؤں یکساں ترقی کریں گے اور ساتھ ہی ساتھ کمیشن ٹولے کو یہ سبق سیکھائیں گے کہ کمیشن کھانے کی سزا مل کر رہے گی اور یہ ہر صورت محنت کر کے روٹی کمائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب محمد کاشف!

جناب محمد کاشف: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ بحث سُن رہا ہوں جب سے اس بحث کا آغاز ہوا ہے۔ کچھ نہ کچھ نالج اور بجٹ کے اعداد و شمار اور معاشی حالات کا اتفاق مجھے بھی ہے۔ سب سے پہلے تو مجھے بہت افسوس ہوا جیسے ابھی میری محترمہ بہن نے ذاتی فقرے کسے، پرسنل لیول کی بات کی، مجھے کہیں پر بھی صوبے کے بجٹ کی discussion بالکل محسوس ہی نہیں ہو رہی۔ جب سے یہ

بجٹ کی بحث شروع ہوئی ہے۔صرف ذاتی تنقید کے علاوہ، جملے بازی، فقرے بازی، حکومتی بنچز سے آرہی ہیں اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔خیر میں چند ایک گزارشات کرتا ہوں گزارش کیا کرنی ہے میں تو صرف محض ایک مایوسی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر!میرا مائیک ان کو دے دیں ان کو یہ تہذیب نہیں ہے کہ جب کوئی بات کر رہا ہو اُس کے درمیان نہیں بولتے، یہ میری بہن مائیک لے لیں یہ بات کر لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk تمام معزز ممبران اپنی باری میں بات کریں۔جی، جناب محمد کاشف!

جناب محمد کاشف: جناب سپیکر!زندگی میں کوئی بھی initiative آپ نے لینا ہو، خواہ وہ حکومت چلانے کا ہی کیوں نہ ہو، لائف کے decisions ہوں، بہت زیادہ depend کرتا ہے کہ آپ کی approach کیا ہے، آپ کی بنیادی thinking کیا ہے ؟ آپ پھر اُس کے مطابق initiative لیتے ہیں اور اپنی success story کا قیام کر لیتے ہیں یا failure کا 2013 میں، میں اُس زمانے کی اتنی لمبی چوڑی بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ actions speak louder than words جب ہماری حکومت کا 2013 میں قیام ہوا تو electricity کا crisis بھی تھا، economic crisis بھی تھا، دہشتگردی اپنی انتہا پر تھی اور ڈویلپمنٹ تو بالکل نظر بھی نہیں آتی تھی لیکن جب approach صحیح ہو تو پھر سب کچھ ہو جاتا ہے جیسے کہ ایک شاعر نے اس ساری بات کو ایسے سمیٹا کہ:

کشتی چلانے والوں نے جب ہار کر دی پتوار ہمیں
لہر لہر طوفان ملے اور موج موج منجدھار ہمیں
پھر بھی دکھایا ہے ہم نے
اور پھر بھی دکھا دیں گے یہ ہم
ان حالات میں آتا ہے دریا پار کرنا ہمیں

جناب سپیکر! ہم نے اُن حالات کو سمجھا اُن پر کام کیا اور اعداد و شمار اس چیز کی گواہی دیتے ہیں کہ پانچ سال کے بعد یہ جتنے crisis کا میں نے ذکر کیا اُن سب میں بہت بہتری آئی، پاکستان اور پنجاب ترقی کی راہ پر گامزن ہو گیا اور جیسے میں نے بولا کہ یہ اعداد شمار آپ کو خود بتا دیں گے۔ میرے چیخ چیخ کر بولنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب جب ہم حالیہ حکومت کی بات کرتے ہیں تو مجھے کہیں پر کوئی clarity، کوئی وژن نظر نہیں آرہا، مجھے ابھی ایسا لگتا ہے کہ جیسے ان کی approach صرف دو ہی ہیں number one blame game فلاں نے یہ کیا تھا، اُس وجہ سے یہ ہو گیا، فلاں نے یہ کیا تھا تو یہ ہو گیا۔ آج دو سال گزرنے کے بعد بھی ہر چیز کا blame کہ جب سے پاکستان کا قیام ہوا ہے اُن جماعتوں اور اُن حکومتوں کے اوپر سوائے الزام لگانے کے کوئی یہ بات یہ کیوں نہیں کرتا کہ پچھلے دو سالوں کے اندر ہم نے کیا improvements کیں۔ وہ بہت بُرا دور تھا لیکن اب کیا ہے تو لہٰذا یہ ایک blame game ہے بلکہ میں تو اس کو shame game کہوں گا کہ صرف جھوٹ جھوٹ اور جھوٹ۔

جناب سپیکر! جب یہ بحث کا آغاز ہوا تو ایک وزیر خاص صاحب نے چیخ چیخ کر کہا، میں حیران ہو گیا جب انہوں نے 5.6 فیصد گروتھ ریٹ کا بھی مذاق اُڑا دیا، آج مائنس 0.3 فیصد کے ساتھ میں comparison کیا کروں جو پاکستان پی ایم ایل (ن) نے جو گروتھ ریٹ 5.6 فیصد دیا تھا اُس کو بھی ٹھکرا کر سائیڈ پر رکھ دیا۔

جناب سپیکر! آج کس کو نہیں پتا کہ اُس وقت inflation کتنی کم تھی اور آج کتنی زیادہ ہے؟ آ جا کر budget deficits کی باتیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں جاننا چاہتا ہوں یہاں پر بیٹھے کتنے لوگ deficit کو سمجھتے ہیں؟ ہمارے جیسے ملک deficit ڈویلپمنٹ کرتے ہیں صرف deficit control کس طرح کیا جاتا ہے وہ بھی important ہوتا ہے اس کے علاوہ مجھے بتا دیں کہ معیشت کے ساتھ جو کچھ آج تک ہوا ہے میرے خیال میں ہسٹری کے اندر معیشت کو اتنی تباہی نہیں ہوئی ہو گی جو ابھی دو سال میں ہوئی ہے۔ میں صرف آپ کا ایک آدھا منٹ اور لینا چاہتا ہوں صرف موٹی موٹی سی دو چار باتیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کر لیں۔ آپ کے پاس thirty seconds ہیں۔

جناب محمد کاشف: جناب سپیکر! ٹھیک۔Subsidy is an economic tool، سبسڈی ہر گورنمنٹ دیتی ہے۔ وہ سبسڈی جیسے ابھی وہ چینی چور، فلاں چور، یہ چور، وہ چور آپ نے دیکھنا ہے کہ چوری کب ہوئی؟ ہاں پچھلی حکومت میں سبسڈی تھی سبسڈی عوام کو ریلیف دینے کے لئے ملتی ہے اس لئے اُس وقت چینی کی قیمت -/45روپے تھی۔ آج جب آپ سبسڈی دے رہے ہیں تو چینی کی قیمت -/85یا -/95روپے کلو ہے تو مجھے بتائیں کہ چینی چوری اُس وقت ہوئی تھی یا اب ہو رہی ہے؟ محض سبسڈی دینا کوئی چوری نہیں ہے اس کا کوئی بھی beneficiary ہو سکتا ہے لیکن ultimately آپ نے دیکھنا یہ ہے کہ کیا عوام کو ریلیف ملا ہے یا نہیں؟ آپ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ چینی کی چوری اُس وقت ہو رہی تھی جب چینی کی قیمت سبسڈی کے ساتھ -/45روپے کلو تھی یا آج اس سے زیادہ سبسڈی کے ساتھ -/85روپے کلو ہے تو لہٰذا یہ جھوٹ بولنا اب چھوڑ دیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں کچھ بھی نہیں ہے وزیر خاص صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ہم نے اتنے فیصد بجٹ بڑھا دیا۔ میری بات لکھ لیں اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ 18-2017 میں بھی جو ہمارا ڈویلپمنٹ بجٹ تھا اور جو ہم نے ہیلتھ اور ایجوکیشن سیکٹر میں allocations دیں تو آج دو سال بعد بھی ان سیکٹرز میں اتنا پیسا نہیں دیا گیا تو پھر کیا انہوں نے پیسوں کے بغیر ہی growth کر لینی ہے؟ ہماری economy نیچے کی طرف جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد کاشف! جی، اب جناب احمد خان بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے ٹائم دیا کیونکہ میں نے request کی تھی کہ مجھے جلدی ٹائم دے دیں۔ میں کسی اور حوالے سے بات کرنے کے لئے تیاری کر کے آیا تھا لیکن یہاں پر جو باتیں کی جا رہی ہیں تو میں اس حوالے سے آپ کی اور اس پورے ہاؤس کی خدمت میں دو تین گزارشات کروں گا۔ ہم نے تقریباً 2200۔ارب روپے کا بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کل سے اپنے ایک دو اپوزیشن کے ممبران کی speeches سنی ہیں اس میں Divisible Pool پر کافی زور دیا گیا ہے کہ کیا آپ کو 1438۔ارب روپے وفاقی حکومت سے ملیں گے، کیا آپ اس چیز کی گارنٹی دیتے ہیں کہ وہاں سے جو آپ کو رقم ملنی ہے، کیا وہ correct ملے گی؟

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کیونکہ اس وقت ماحول اس قسم کا ہے کہ particularly budget کے اعداد و شمار پر بات نہیں ہو رہی، اس وقت ہم جہاں پر کھڑے ہیں کہ ایک آفت جو کہ پوری دنیا میں آئی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں تھوڑا سا پیچھے کی طرف جاؤں گا 2008 سے اگر ہم 2018 تک دیکھیں تو پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پاس absolute majority رہی ہے۔ اپوزیشن بنچز کی طرف سے ایسی speeches ہوئیں جس میں وہ سب بیٹھ کر رونا رو رہے تھے کہ ہمارے پاس بیڈز اور وینٹی لیٹرز نہیں ہیں تو میرا خیال یہ تھا کہ بہتر ہوتا کہ آج ہم سب مل کر کوئی ایسا لائحہ عمل بناتے کہ پچھلے دس سالوں میں جو انہوں نے کمیاں اور کوتاہیاں کی ہیں کہ صحت کے معاملے میں وہ قدم نہیں اٹھا سکے اس پر کوئی initiative لیتے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر تھوڑی سی clarification ضرور کروں گا کہ 1300۔ارب روپے ہمیں ongoing scheme کی مد میں ملے ہیں تو پچھلی گورنمنٹ کی ongoing schemes جو ہمارے کھاتے میں آئی ہیں وہ 1300۔ارب روپے کی ہی ہیں۔

جناب سپیکر! آخری مسلم لیگ (ن) کا جو ڈویلپمنٹ بجٹ تھا وہ 635۔ارب روپے کا تھا تو اب میرے تمام بھائی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ ذرا چیک کر لیں کہ کیا انہوں نے وہ 635۔ارب روپے کا ڈویلپمنٹ بجٹ خرچ کیا ہے تو اس کا جواب ہے کہ قطعاً خرچ نہیں کیا۔ اس میں یہ ہوتا تھا کہ پیسے رکھ دیئے جاتے ہیں کیونکہ میں نے پچھلے پانچ سال اپوزیشن میں گزارے ہیں تو مجھے پتا ہے کہ block allocation میں پیسے ہوتے تھے اور announce ہو جاتے تھے جیسا کہ آپ کے جنوبی پنجاب کے بھی announce ہو جاتے تھے اور مختلف categories میں announce ہو جاتے تھے لیکن وہ پیسے نکال کر اورنج لائن ٹرین اور مخصوص arears میں headhunting کر کے لگائے جاتے تھے۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائیوں کو یہ چیلنج کر رہا ہوں کہ یہ میرے لئے قابل احترام ہیں اور میں ان کو عزت واحترام کے ساتھ چیلنج کر رہا ہوں آپ یہ کہتے ہیں کہ اب پنجاب کی حالت بہت بُری ہے تو گزارش یہ ہے کہ پنجاب مفروضوں پر قائم نہیں ہے۔ آپ نے جو کام شروع کئے اگر آپ ان کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے اور ہر کام راستے میں ادھورا نہ چھوڑتے اور بنیادی طور پر صحت و تعلیم پر توجہ دیتے تو آج ہم بیڈز اور وینٹی لیٹرز کو نہ رو رہے ہوتے۔ اِس وقت حالت یہ ہوتی کہ آپ ہمیں کہتے کہ ہمارے بنائے ہوئے ہسپتالوں میں آپ کے پاس اتنے بیڈز فری ہیں اور آپ کے فلاں ڈسٹرکٹ میں اتنے بیڈز فری ہیں۔ ہم نے اربن اور رورل میں اتنی زیادہ تفریق کر دی۔

جناب سپیکر! اگر میں ہیلتھ کی بات کروں تو ہمارے پاس پورے پنجاب میں ایک چلڈرن ہسپتال ہے تو کیا دس سالوں میں ایک اور چلڈرن ہسپتال نہیں بن سکتا تھا؟ اس وقت جو الفاظ اور اعداد وشمار کا گورکھ دھندہ چل رہا ہے موجودہ حالات میں، میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ بجٹ کوئی آسمانی صحیفہ ہے اور اس پر من وعن عمل ہو گا لیکن موجودہ حالات میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ میری اپنی بھی کئی خواہشات تھیں کہ وہ اس موجودہ بجٹ میں پوری ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری اپنی خواہشات بھی پوری نہیں ہوئیں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ایک دوسرے کی لیڈرشپ کو برا کہنے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے اگر ہم اس موقع پر اکٹھے بیٹھ کر یہ اپنی غلطیوں کو مانیں اور کوئی حل نکالیں تو بہتر ہو گا لہٰذا پچاس سالہ غلطیوں کا ہم سے دو سالوں میں conclusion نہ مانگیں۔ یہ اپنی غلطیوں کو مانیں اور ہمارے ساتھ بیٹھیں۔

جناب سپیکر! میں صرف آپ کو اتنا عرض کروں گا کہ جنوری میں ہمارا پہلا کورونا کا کیس آیا ہے اور آج دن تک یہ ہمارے معزز ممبران کے پاس 40، 35 سالہ تجربہ کار ٹیمیں ہیں یہ 4، 4 اور 5، 5 مرتبہ ممبر رہ چکے ہیں تو کیا کبھی انہوں نے اس حوالے سے کوئی مثبت تجاویز دی ہیں؟

جناب سپیکر! میں ان سے اتنی request کروں گا کہ اپنی اپنی لیڈرشپ کو اور ان تمام چیزوں کو ایک طرف رکھ کر اپنے آپ کو مفروضوں پر قائم نہ کریں۔ این ایف سی ایوارڈ سے ہمیشہ پیسے آتے ہیں اس میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے ہم نے جو 337۔ ارب روپے ADP میں رکھے ہیں وہ

genuine لگیں گے اس میں ایسا نہیں ہو گا کہ ہم کاغذوں میں اس کی خانہ پُری کر کے ایک مخصوص علاقے پر آکر لگا دیں گے۔

جناب سپیکر! پچھلی مرتبہ ادھر اورنج لائن ٹرین کے بڑے رولے پڑے رہے ہیں وہ آپ کے اور میرے علاقے جو رُورل پنجاب اور remote area تھے تو ان کے لئے ہمیں فنڈز نہیں دیئے گئے بلکہ اسی رقم سے ادھر اورنج لائن ٹرین بنتی رہی ہے۔ ہمیں لاہور سے کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن اس وقت میرے دوسری طرف سے ایک معزز ممبر بات کر رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ کیا بنا ہے تو جو 9 مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال ہیں ان پر کام ہو رہا ہے اور اس وقت رُورل پنجاب میں بنیادی طور پر کام ہو رہا ہے؟ میں ایک کسان ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں پہلی مرتبہ ایک بات کر رہا ہوں کہ پچھلی مرتبہ مجھے -/900روپے من گندم بیچنی پڑی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد خان! آپ اپنی speech wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد خان! نہیں، پہلے ہی دس منٹ ہو چکے ہیں لہٰذا ایک منٹ میں بات مکمل کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔ میں کہہ رہا تھا کہ مجھے پہلی مرتبہ گندم کی پوری قیمت ملی ہے تو یہ ضروری نہیں کہ ہر چیز ہی perfect ہو لیکن ان کے پاس پچھلے دس سال absolute majority رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں جو انہوں نے 1300۔ارب روپے کا ongoing scheme تحفہ دیا ہے تو آج بھی ہمیں یہ پتا ہے کہ ہم نے ہی ان schemes کو پورا کرنا ہے اور وہ ہم پوری کر رہے ہیں لہٰذا اس بجٹ کا ایک بڑا حصہ ongoing scheme پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم مل بیٹھ کر اس وبا کا مقابلہ کرتے۔ ہم ایک دوسرے کی لیڈرشپ کو جتنا بُرا بھلا کہتے رہیں گے اس میں سے کچھ بھی نہیں نکلنا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں پورے ہاؤس سے اپیل کروں گا کہ اس وقت پوری دنیا اور خاص طور پر پاکستان بھی اس وبا کا شکار ہے تو ہمیں اس کا مل کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب ملک صہیب احمد ملک! آپ اپنی بات کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: شروع اللہ پاک کے نام سے جو کہ نہایت رحم کرنے والا ہے۔ جناب سپیکر! مجھے آپ کی توجہ چاہیئے۔

سب کچھ آج بتایا جائے تو اچھا رہے گا
اب کچھ نہ چھپایا جائے تو اچھا رہے گا
غالب عدالت سجی ہے ان کے محلے میں
کوئی گلہ نہیں گواہ سپیکر صاحب آپ ہیں
سچ بولا جائے تو اچھا رہے گا

جناب سپیکر! جب میں نے بجٹ کے ADP کے بارے میں پڑھنا شروع کیا تو مجھے 126 دن کا دھرنا یاد آیا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین سردار محمد اویس دریشک کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، صہیب احمد ملک! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! واہ تبدیلی لائے گا نااہل کپتان۔ ایک کروڑ نوکریاں، پچاس لاکھ گھر اور ڈالروں کی بارش ہو گی۔ حزب اقتدار کے حضرات مہربانی کر کے دیکھ لیں شاید ان کے صوفوں کے نیچے ڈالرز نہ پڑے ہوں کیونکہ عوام تو بُھو کی ہو گئی ہے۔ جناب عمران خان نے کہا کہ سمندر سے گیس کے ذخائر نکلیں گے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی آئی ایم ایف کے پاس گیا تو وہ چور ہو گا، اگر بجلی مہنگی ہو گی تو سمجھ لینا کہ حکمران چور ہیں اور اگر آپ کے کپتان یعنی جناب عمران خان نے ایسا کیا تو مجھے چوک میں لٹکا دینا۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ بیرون ملک سے لوگ پاکستان میں نوکریاں کرنے کے لئے آئیں گے۔ سو دنوں کا ایسا پلان ہو گا کہ وزیراعظم، وزیراعلیٰ، وزیر اور مشیر صاحبان سائیکلوں پر آئیں گے۔

جناب سپیکر! تہاڈی اجازت ہووے تے دروازہ کھلوا دِتّا جاوے۔ ہم وہ سائیکلیں دیکھ سکیں۔ اس ایوان کو وہ سائیکلیں دکھائیں جس پر وزیر اور مشیر آ رہے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں وسیم اکرم پلس صاحب introduce ہو گئے۔ وسیم اکرم نے inswing کروانی تھی لیکن انہوں نے outswing کروادی اور اس کے بعد انہوں نے no ball کروادی جس کے نتیجے میں فرنٹ پر چھکا لگ گیا۔ واہ وسیم اکرم پلس واہ۔ مشیروں کی ٹیم آ گئی اور نیا پاکستان بن گیا جس میں ٹماٹر غائب ہو گئے، چینی اور آٹا چور میدان میں آ گئے۔ ہسپتالوں میں بیڈز غائب ہو گئے اور پٹرول سستا ہونے کے باوجود ناپید ہو گیا۔ اسی طرح ہسپتالوں سے ادویات غائب ہو گئیں۔ ہسپتال میں پہلے پانچ روپے کی پرچی بنتی تھا لیکن اب وہی پرچی پچاس روپے میں بنتی ہے۔ "غریب مرے تے کتھے مرے"

جناب سپیکر! ہمارے پُرانے پاکستان میں لوگ ایک دوسرے کے گلے تو مل رہے تھے لیکن اب وہ بھی نہیں رہا۔ انہوں نے سرکاری ملازمین کو طرح طرح کے خواب دکھائے لیکن عملی طور پر ان کے لئے کچھ بھی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میری اسمبلی کے بے چارے ڈور کیپر، چوکیدار، سینٹری ورکرز پورا سال انتظار کرتے رہے کہ اب بجٹ کے موقعے پر ہماری تنخواہیں بڑھائی جائیں گی۔ میں اس بات کو سمجھتا ہوں کہ خصوصی حالات اور مسائل کی وجہ سے معاملات کو خصوصی طور پر manage کرنا پڑتا ہے۔ اوہ بھائی! ان ملازمین کی تنخواہیں کم از کم دس فیصد ہی بڑھا دیتے تو تمھیں کسی کی دُعا مل جاتی۔

جناب سپیکر! بجٹ کی کتاب کے اُوپر انہیں یہ لکھ دینا چاہئے تھا کہ "باتیں کروڑوں کی اور ان کی دُکان پکوڑوں کی" (قہقہے)

جناب سپیکر! یہ باتیں تو کروڑوں کی کرتے ہیں کہ ہم نئے پاکستان میں یہ یہ کر دیں گے اور ہر چیز کو اُڑا دیں گے۔ اوہ تہاڈے کولوں تے پکوڑے تلن نئیں ہوندے پے تے تُساں کہڑا نواں پاکستان بناونا اے۔

جناب سپیکر!اس کے بعد میں ہیلتھ، معیشت اور ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گا۔سب سے پہلے شعبہ صحت کے حوالے سے عرض کروں گا۔

جناب چیئرمین !میں سمجھتا ہوں کہ COVID-19 کی وبا کی وجہ سے مشکل وقت ہے۔ہمارے سب بہن بھائی اس چیز کوunderstand کرتے ہیں لیکن ہمmismanagement نہیں کرتے۔ہم پہلے چیزوں کو دیکھتے ہیں،لکھتے ہیں، پرکھتے ہیں اور پھر فیصلہ کرتے ہیں۔ٹیلیویژن پرconfused کپتان صاحب آکر کہتے ہیں کہ میرے پاکستانیوں!گھبرانا نہیں کیونکہ قبر میں سکون ہے۔جناب!تہاڈی اجازت ہووے تے اسیں سرگودھے آلے تھوڑے جئے گھبر اجایئے۔باقیاں دا تے پتا نئیں اے۔

جناب چیئرمین!میرا آپ سے سوال ہے کہ اگر تہاڈی اجازت ہووے تے اسیں تھوڑے جئے گھبر اجایئے،ساڈے نال تسیں کی کرن لگے او؟

جناب سپیکر!ابھی میرے بڑے بھائی نے کہا ہے کہ آپ لوگ صرف تنقید برائے تنقید کرتے ہیں۔اوہ بھائی صاحب!ذرا اپناADP کھول کر دیکھو۔سرگودھے والیاں دے پلے کی اے؟ سرگودھا سے تعلق رکھنے والے چار ممبر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن پرانیongoing سکیموں کے لئے آپ کی حکومت نے صرف پانچ پانچ لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔تہاڈے پلے کی رہ جانا اے؟جب اگلی دفعہ آپ نے الیکشن کے لئے عوام کے پاس جانا ہے تو آپ کی چھترول ہی ہوگی۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک!آپwind up کرلیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!جی،بہتر ہے۔اب میں پڑھا لکھا پنجاب کے حوالے سے بات کروں گا۔ہائر ایجوکیشن کے بجٹ میں بہت زیادہ کٹوتی کر لی گئی ہے۔بھائی!بھیک نہیں مانگنی۔اگر بھیک مانگیں گے تو کپتان کو لٹکانا پڑے گا۔

جناب سپیکر!آپ کی حکومت نے یونیورسٹیاں کس کے رحم وکرم پر چھوڑ دی ہیں؟اب یونیورسٹیاں بھی بھیک مانگیں گی۔اوہ یار!تسیں بچیاں نال کی کرن لگے او۔اگر اساں بھیک ای منگنی اے تے یونیورسٹیاں بند کردیو۔ہم باہر سے بھیک مانگ کر پڑھ لیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں ترقیاتی بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا۔ پچھلے سال350 ملین روپے دیئے گئے تھے لیکن وہ خرچ نہیں ہو سکے۔ مجھے آپ100 ۔ارب روپے دیں تو میں آٹھ مہینے میں یہ100 ۔ارب روپے اپنے حلقے کی ترقیاتی سکیموں پر رقم خرچ کر کے دکھا دوں گا۔ یہ نالائق حکمران ہیں اور ان سے کچھ نہیں ہونا۔ انہوں نے تو خوشحال پاکستان اور پنجاب کو کھنڈرات بنا دیا ہے۔

جناب سپیکر! جب یہ بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سب کچھ بہت اچھا چل رہا ہے۔ ان کے کاغذوں میں سب اچھا چل رہا ہو گا لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ سب اچھا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! وقت ختم ہو چکا ہے۔ اب تشریف رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آج میں بجٹ پر تقریر کر رہا ہوں لہٰذا آج میں نے آپ سے دو منٹ زیادہ لینے ہیں۔ اب میں شعبہ زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ آپ، میں اور یہاں پر بیٹھے ہوئے بہت سے معزز ممبران کسان ہیں۔ حکومتی نمائندے کہتے ہیں کہ کسانوں کو گندم کا پورا ریٹ ملا ہے۔ جناب! اجے وی جٹاں دیاں ٹریکٹر تے ٹرالیاں تھانے وچ کھلیاں ہویاں نیں۔ جہیڑا بندہ باہروں گندم لے کے آندا اے اوہنوں آکھدے نیں کہ چل تھانے۔ فلانے دا حکم اے۔ یہ نااہل حکمران ہیں۔ ان میں عقل نہیں ہے اور یہ غریبوں کو ذلیل کر رہے ہیں۔ یہ غریب کسانوں کا خون چُوس رہے ہیں۔ ہم پاکستان کیeconomy کا41 فیصد دیتے ہیں لیکن کسان موجودہ حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مارے جا رہے ہیں۔ ٹریکٹر ٹرالیاں تھانے وچ، چاچے چاچیاں وانڈیاں وچ۔ جایئے تے جایئے کتھے؟

جناب سپیکر! میں پچھلے دو سالوں سے ضلع بھلوال کے بارے میںon the floor of the House بات کرتا رہا ہوں کہ ضلع بھلوال ہماری مجبوری اور حق ہے لہٰذا ہمیں ہمارا حق دیا جائے۔ سالم ایکسپریس کو مکمل نہیں کیا گیا۔ اسی طرح بھیرہ اور بھلوال کے لئے ریسکیو1122 کی سروس مہیا کی جائے۔ ہمارے علاقے میں ریسرچ لیبارٹری قائم کرنے کے لئے مجھ سے ایک مشیر نے وعدہ کیا تھا لیکن اس کے لئے موجودہ بجٹ میں ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا۔ ہم ان کے خلاف کیا کریں؟ اسی طرح سپورٹ کمپلیکس بھیرہ کے لئے بھی ہمیں فنڈز نہیں دیئے گئے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اس پوری اسمبلی کو مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ اس اسمبلی نے ختم نبوت بل منظور کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لائق سمجھا۔ ہمارے نبی ﷺ کے اُوپر ہماری جانیں اور بچے قربان۔ شاید قیامت کے روز یہ چیز ہماری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس نااہل حکومت کے بجٹ کو نامنظور نامنظور نامنظور کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب محترمہ ام البنین علی بات کریں گی۔

محترمہ ام البنین علی: جناب سپیکر! میں بعد میں بات کروں گی۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ زینب عمیر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فردوس رعنا!

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اپنے وزیر خزانہ، اپنے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار اور وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو مبارکباد دوں گی کہ انہوں نے ان مشکل حالات میں اتنا مدلل بجٹ پیش کیا ہے۔ پاکستان کی عوام اور خصوصاً پی ٹی آئی کے لوگ ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ان مشکل حالات میں بھی ایک اچھا بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میرے اپوزیشن کے بھائی بات کرتے ہوئے بجٹ پر صرف تنقید برائے تنقید کرتے ہیں۔ جس کے سوچنے پر انسان مجبور ہو جاتا ہے کہ پچھلے 72 سالوں میں انہوں نے پاکستان کو کیا دیا اور خصوصی طور پر پچھلے دس سالوں میں پاکستان کو کیا دیا گیا ہے؟ کاش! ہم نے تھوڑی بہت character building کی ہوتی۔ کاش! ہم نے اپنی یونیورسٹیوں کی طرف توجہ دی ہوتی۔ کاش! ہم نے merit کو مدنظر رکھا ہوتا تو شاید آج ہمارے یہ حالات نہ ہوتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ موجودہ حالات کے ذمہ دار ہمارے سابقہ حکمران ہیں۔ ہماری حکومت نے جو بھی چیز سستی کی ہے انہوں نے اس کو سستا کرنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ ان کی character building نہیں ہو سکی۔ اگر موجودہ حکومت کوئی چیز سستی کرتی ہے تو وہ اس پر عملدرآمد نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ جب آپ ملک سے باہر جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ان کے چھوٹے سکولوں یعنی پرائمری سکولوں اور کالجوں میں یہ تربیت دی جاتی ہے کہ ہم نے اپنے مشکل حالات پر کیسے قابو پانا ہے اور ہم نے معذروں اور بے بس لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے۔ اس COVID-19 کی وجہ سے پاکستان اور پوری دنیا پر بھی مشکل حالات ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں ان حالات سے پناہ مانگنی چاہئے تھی اور ہم سب کو مل کر آگے بڑھنا چاہئے تھا لیکن مجھے اس چیز کا بہت افسوس ہے کہ حزب اختلاف کی میری بہنیں اور میرے بھائی سب پاکستانی ہیں لیکن وہ اس مشکل حالات کے بارے میں بالکل کچھ نہیں سوچ رہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ وہ وقت ہے کہ وہ ہمارے شانہ بشانہ باہر نکلتے اور ہمارے ساتھ نکل کر کم از کم COVID-19 کے بارے میں awareness تو دیتے لیکن جب دیکھیں تنقید ہو رہی ہے، جب دیکھیں تنقید ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں خود quarantine centers میں گئی وہاں پر میں نے Overseas Pakistanis کے ساتھ counseling کی اُس کے ساتھ ساتھ اپنے hospitals کو check کیا۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے کوشش کی کہ اُن لوگوں کو کفالت اساس پروگرام کے تحت 8171 پر ایس ایم ایس کے ذریعے 12 ہزار روپے دیئے جائیں جو مزدور اور غریب لوگ اُس وقت مشکل میں تھے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان نے پناہ گاہیں بنائیں۔ ہمارے ہسپتالوں کے اندر جو حالات ہیں اگر پاکستان مسلم لیگ (ن) والے اچھے ہسپتال چھوڑ کر جاتے تو آج ہمیں یہ دن نہ دیکھنے پڑتے اور نئے ہسپتال نہ بنانے پڑتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت ہمیں پوری قوم کو کورونا کے اوپر یکجا ہو کر بہترین کام کرنا چاہئے اور میں ان کو دعوت دیتی ہوں کہ یہ آگے بڑھیں کیونکہ ہمیں نہیں پتا کہ یہ حالات کب تک چلیں گے۔ بجائے اس کے کہ ہم یہاں پر بجٹ کے اوپر باتیں کرتے رہیں ہم آگے بڑھیں اور وقت گزر جائے تو وہ مناسب نہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ سب کو اس بہترین بجٹ پر مبارکباد دیتی ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بہترین سے بہترین وسائل پیدا کریں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کا بھی اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد!

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ،

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس ایوان کو اور سپیکر صاحب (جناب پرویز الٰہی) کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ایوان میں ختم نبوت کا بل لا کر قادیانیت کا قلع قمع کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ گورنر صاحب نے جو پابندی لگائی کہ گریجوایشن کی ڈگری تب جاری ہوگی جب طالب علم ناظرہ قرآن پڑھ لے گا یہ بھی بڑا خوش آئند فیصلہ ہے تو میں اس پر بھی حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! تاریخ ساز بجٹ ہے، انقلابی بجٹ ہے یہ باتیں ہم پچھلے چار پانچ روز سے سُن رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔ پچھلے دنوں یہاں پر ایک وزیر صاحب نے بڑی بڑی باتیں کیں، بجٹ کے بارے میں اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کے بارے میں بڑے زوروشور سے واویلا کیا۔

جناب سپیکر! میں نے جب وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر پڑھی تو اس میں، میں نے واقعی دیکھا کہ تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ پندرہ صفحات پر مشتمل یہ ایک کتابچہ دیا گیا اُس میں 44 پوائنٹس ہیں اور 42 مرتبہ جناب سپیکر، جناب سپیکر کی رَٹ لگا کر اُن صفحات کو کالا کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب اس حکومت کے پاس الفاظ بھی ختم ہو گئے ہیں کیونکہ جھوٹ بولتے ہیں اور پھر جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اب یہ تیسرا بجٹ ہے کبھی یہ کسی کو وسیم اکرم پلس کہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس بجٹ میں دیکھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی دُوراندیش اور قائدانہ صلاحیتیں اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی عوام دوست قیادت اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی عمیق نگاہی لیکن میں نے جب عوام میں جا کر دیکھا، جب میں نے پنجاب میں visit کیا تو پتا چلا کہ کورونا وبا آئی تو وزیر اعلیٰ پنجاب نے پورے پنجاب کا ہیلی کاپٹر پر چکر لگایا، اُنہیں عوام سے ملنے کے لئے وقت ہی نہیں ملا تو ایسے وزیر اعلیٰ کی نااہلی پر ہم اور کیا بات کر سکتے ہیں ہم خدا سے پناہ ہی مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ بھی زراعت سے وابستہ ہیں آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں زراعت ریڑھ کی ہڈی ہے۔ میرا اور آپ کا پنجاب کے زمیندار گھرانے سے تعلق ہے۔ اس پورے بجٹ میں مجھے زمیندار کے لئے کوئی ایسا منصوبہ نہیں ملا، مجھے اس میں کوئی ایسا initiative نہیں ملا کہ کھالوں میں چلنے والا نہری پانی میرے کسان کو پورا پانی اور بروقت پانی نصیب ہو جائے۔ کسی زمیندار اور کسان کو بروقت بیج مہیا ہو سکے مجھے اس پوری کتاب میں اس طرح کا کوئی initiative نہیں ملا۔ جس بجٹ میں میرے غریب کسان کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے تو میں اس پورے بجٹ کو reject کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام دشمن بجٹ ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House چیلنج کرتا ہوں کہ بجٹ کی اس کتاب میں جھوٹ اور پھر جھوٹ بولا گیا۔ اس کتاب میں بتایا گیا کہ 4.5 ملین ٹن تاریخی گندم خریدی گئی یہ سراسر جھوٹ ہے۔ انہوں نے 4.1 ملین ٹن گندم خریدی اور اُس کے لئے انہوں نے کسانوں کے کپڑے پھاڑے، زمینداروں پر پرچے کرائے۔ انہوں نے فلور ملز کے سفید پوش مالکان پر FIR's کرا کر اُنہیں حبس بے جا میں رکھ کر 4.1 ملین ٹن کا جو target achieve کیا ہے یہ بھی کسانوں اور زمینداروں کے مفاد پر ڈاکا مار کر کیا گیا ہے اور انہوں نے businessman کو disturb کیا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ wind up کریں کیونکہ آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اور یہ آپ کے سارے ساتھی ہیں جنہوں نے بجٹ پر بات کرنی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے دو تین منٹ اور دے دیں آپ کی مہربانی ہو گی۔ ساہیوال میں ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال، ساہیوال کی جو5,440 ملین روپے کی allocation تھی جو ایک بہت بڑا منصوبہ تھا اُس کے لئے انہوں نے صرف 150 ملین روپے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں کمیر شریف ہے وہاں کے ٹی ایچ کیو لیول ہسپتال کو مکمل نہیں کیا گیا، کمیر شریف میں ریسکیو1122 نہیں دی گئی، ساہیوال میں چلڈرن کمپلیکس نہیں بنایا گیا۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ۔ جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے نہایت ہی اہم اجلاس میں بات کرنے کا موقع بخشا جو پورے سال کا اہم اجلاس ہوتا ہے۔ میں آج پورے ہاؤس کو ایک figure دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ پہلے بجٹ پیش ہوا جس پر ہم چار دن سے بحث کر رہے ہیں۔ ہم دیانتداری سے سوچیں کہ اس بحث کا کوئی حاصل یا مقصد ہے کیونکہ جو بجٹ پیش ہونا ہے اس نے پاس بھی ہو جانا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ ہمیں basic رولز میں تبدیلی کرنی چاہئے اور اپنی تمام debates کو بامقصد بنانا چاہئے۔ بجٹ پیش ہونے کے بعد چار دن ہم نے یہاں بحث کی اس لئے مجھے یہ debating club لگتا ہے کیونکہ جو باتیں یہاں ہوتی ہیں ان کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مقصد تب ہوتا جب ہم اس پر بحث کرتے، اس میں بہتر تجاویز آتیں اور وہ اس بجٹ میں شامل ہوتیں۔ یہ بڑا مشکل کام ہے کہ ہماری تجاویز اس میں شامل ہوں اس لئے پورے ہاؤس کے سامنے میری یہ گزارش ہے کہ ہم اس پر فکر کریں کہ ہاؤس کی جو بھی کارروائی ہو اس کو بامقصد بنائیں اور اس میں سے کچھ بہتر حاصل کرنے کے لئے رولز میں ترامیم کریں تاکہ ہاؤس کی ہر طرح کی کارروائی کا کوئی مقصد ہو، کوئی result نکلے، اس سے ہم کچھ حاصل کر سکیں اور پنجاب کی عوام کو کچھ دے سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دنیا میں بہت بڑی وبا آئی ہے لیکن ہماری دعا ہے کہ پوری دنیا کو اللہ تعالیٰ اس وبا سے نجات دلائے، کورونا وائرس کی وجہ سے جو بیمار ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ صحت مند کرے اور جو وفات پا چکے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ بخش دے۔ تاریخ دان ان ایام پر پوری تاریخ لکھے گا۔ اس وبا میں جو فیصلے ہوئے یا جو کچھ بھی ہوا اُس کو مؤرخ بڑے بہتر انداز میں لکھے گا اور آنے والی generation اس کو دیکھ کر حیران ہو گی، پریشان ہو گی اور اس سے کچھ نہ کچھ حاصل بھی کرے گی۔

جناب سپیکر! میری دو تین گزارشات ہیں۔ پچھلے دنوں گندم کی خریداری پر کاشتکاروں کے ساتھ جو حشر ہوا وہ سب کے سامنے ہے۔ جس طرح کاشتکاروں کے گھروں سے گندم اٹھائی گئی اور ان کے گھروں میں فورسز کو بھیجا گیا وہ قابل رحم بات ہے۔ ٹڈی دَل کی وجہ سے جو عذاب زمیندار پر آیا وہ بھی قابل رحم ہے اور ہماری حکومت اس پر پوری کوشش کر رہی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کی عوام کو کورونا اور ٹڈی دَل کی وبا سے نجات دے اور محفوظ فرمائے۔

جناب سپیکر! ہمارا ADP کا بجٹ 337۔ ارب روپے ہے۔ میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں trend بن گیا ہے کہ حکومتی بنچوں نے اپنے بجٹ کی تعریف کرنی ہے لیکن اپوزیشن والوں نے بجٹ میں سے خامیاں نکالنی ہیں چاہے نہ بھی ہوں پھر بھی نکال کر اس پر criticize کرنا ہے حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ بجٹ میں positive باتوں کی تعریف بھی کی جائے۔

جناب سپیکر! ہو سکتا ہے کہ بجٹ میں کوئی غلط بھی ہو کیونکہ انسان سے غلطی ہو سکتی ہے لہٰذا حکومتی بنچ بجائے اس کی تائید کریں وہ اس کی اصلاح کے لئے اپنی تجاویز دیں۔ گھنٹی بج گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ مجھے زبان سے کہہ دیں تو میں بیٹھ جاؤں گا لیکن خدا کے لئے یہ گھنٹی نہ بجائیں۔ یہ گھنٹی اتنی اذیت ناک ہے کہ اس میں آدمی اپنی insult سمجھتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہ گھنٹی چوکیدار اور اردلی کو بلانے کے لئے ہے۔ ہماری یہ بد قسمتی ہے کہ 13 سال سے ہماری نئی اسمبلی بلڈنگ بن رہی ہے جسے ہم مکمل نہیں کر سکے۔ پچھلے دس سال میرے دوستوں نے اس بلڈنگ کو مکمل نہیں کیا لہذا اس گورنمنٹ سے میری یہ استدعا ہے کہ اس بلڈنگ کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ آج ہم خانہ بدوشوں کی طرح اجلاس کر رہے ہیں اس لئے میں آپ سے یہ پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ گھنٹی نہ بجانا بلکہ آپ خود کہہ دینا تو میں بیٹھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر! پچھلے سال ADP کا بجٹ 350۔ارب روپے تھا جس میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پروگرام 42۔ارب کا تھا حالانکہ یہ گورنمنٹ کے پیسے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم باہر سے لوگوں کو لائیں گے اور وہ پیسا invest کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آج یہاں پوچھتا ہوں کیونکہ گورنمنٹ کے بنچوں پر بیٹھ کر پوچھنا میرا حق ہے۔ یہ جناب عمران خان یا جناب عثمان احمد خان بزدار کا قصور نہیں ہے کیونکہ وہ ایک پالیسی دیتے ہیں لیکن implement محکمہ جات اور وزارتوں نے کرنا ہوتا ہے لہذا کیا انہوں نے اپنی efficiency دکھائی ہے؟ ان 42۔ارب روپوں میں سے یہ کتنے پیسے لائے اور پرائیویٹ لوگوں کو invest کروایا حالانکہ ایک روپے کی بھی انوسٹمنٹ نہیں آئی۔ اس دفعہ اس ADP میں 25۔ارب روپے PPP پروگرام کے لئے رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! جب پچھلی دفعہ 42۔ارب میں سے ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کر سکے یا پرائیویٹ پبلک سیکٹر کو convince نہیں کر سکے تو اس دفعہ یہ پروگرام کیوں رکھا ہے؟ ہمارا 2240۔ارب 70 کروڑ روپے کا یہ بجٹ ہے جس میں سے 14 فیصد ہماری ڈویلپمنٹ پر خرچ ہو گا۔ اگر آج ہم اس کی percentage نکالیں تو -/2800 روپے per head ڈویلپمنٹ پروگرام بنتا ہے۔ سب سے بڑا خرچہ تنخواہوں اور پنشن پر آتا ہے لیکن میں آج ان محکموں کو چیلنج کرتا ہوں کیونکہ کسی محکمے کے پاس پنشن کا data نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ یہ اپنے تمام محکموں سے کہیں کہ اپنی پنشن کا data اکٹھا کریں۔ یہاں بے تحاشا محکمے بنا دیئے گئے ہیں جس میں صرف پروموشن کے لئے سیٹیں create کی گئی ہیں حالانکہ ان پر اربوں روپے خرچ ہو رہے ہیں لہذا میری گورنمنٹ سے یہ

گزارش ہے کہ اس کو review کریں تاکہ یہاں سے ہونے والے فضول اخراجات سے بچیں اور ہم اپنے ADP کو بڑھا سکیں۔

جناب سپیکر! زراعت اور اریگیشن اس صوبے کے لئے زندگی اور موت کا مقام ہیں۔ جیسے کسی کی زندگی میں سانس ضروری ہے اسی طرح صوبے کے لئے زراعت اور اریگیشن ضروری ہیں۔ پچھلی دفعہ زراعت کے ڈویلپمنٹ پروگرام کا بجٹ 15۔ارب 50 کروڑ روپے تھا لیکن اس دفعہ اس کو کم کر کے 7۔ارب70 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری اپنی حکومت سے یہ گزارش ہو گی کہ زراعت کی ڈویلپمنٹ کو بہتر کرنے کے لئے فنڈز کم نہ کئے جائیں بلکہ بڑھائے جائیں۔ اسی طرح پچھلی دفعہ ہماری حکومت نے اریگیشن کے لئے 23۔ارب 40 کروڑ روپے رکھے لیکن اس دفعہ صرف 17۔ارب 40 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ موجودہ حالات میں معیشت پر pressure ہے اور یہ اسی کے اثرات ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب سعید اکبر خان! آپ kindly wind up کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ کسی اور محکمہ سے کمی بیشی کر کے ان میں بجٹ ضرور بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر! آخر میں اپنے ضلع پر آتا ہوں کہ ہمارے بھکر سٹی کی سیوریج سکیم چل رہی ہے جو کہ آج سے چار سال پہلے 83 کروڑ روپے کی سکیم بنی کیونکہ (ن) لیگ کی حکومت کو ایک کریڈٹ میں ضرور دیتا ہوں کہ آخری سال میں انہوں نے سکیموں کا انبار لگا دیا۔ دو دو کروڑ روپے، دو دو لاکھ روپے اور تین تین لاکھ روپے سکیم کے رکھ کر سینکڑوں نہیں ہزاروں سکیمیں ongoing کر دیں۔ شاید انہیں پتا تھا کہ آئندہ ہماری حکومت نہیں بنی تاکہ آنے والی حکومت کے لئے یہ problem کھڑا کر دیں۔ ہماری یہ سکیم بھکر سٹی کی ہے حالانکہ میرا یہ حلقہ نہیں ہے تو 83 کروڑ روپے کی سکیم کے لئے انہوں نے پچھلے سال دس کروڑ روپے رکھے جس میں سے صرف ساڑھے تین کروڑ روپے دیئے۔ اس دفعہ صرف تین کروڑ روپے دیئے۔

جناب چیئرمین: جناب سعید اکبر خان! جلدی سے wind up کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کے چہرے کو پڑھ رہا ہوں کہ آپ پریشان ہیں۔ ہمارے ہائر ایجوکیشن کے وزیر موصوف میرے عزیز بیٹھے ہیں تو انہوں نے ہمیں "لارا" لگایا کہ ہم آپ کو تھل یونیورسٹی دیں گے۔ تھل یونیورسٹی کی انہوں نے cost لی جو کہ 30 کروڑ روپے تھی۔

جناب سپیکر! میری ان سے پہلی گزارش ہے کہ 30 کروڑ روپے میں یونیورسٹی کہاں بنتی ہے، کون سی بنتی ہے اور کیسے بنتی ہے؟ اس کے بننے کے لئے اس دفعہ 3 کروڑ روپے کی رقم دی ہے آیا چکوال میں بنائی گئی یونیورسٹی کے لئے اتنے ہی پیسے رکھے گئے ہیں؟ میانوالی میں جو یونیورسٹی بنی ہے وہ بھی کیا اسی طریقے سے بنی ہے؟

جناب سپیکر! میری یہ humble request ہے کہ اگر تھل یونیورسٹی بنانی ہے جس کا آپ نے وعدہ کیا ہوا ہے، جس کا سارا process بھی مکمل ہے تو میری یہ پرزور اپیل ہے کہ مہربانی فرما کر اس طریقے سے یونیورسٹی نہ بنائیں جس طریقے سے آپ نے اب کام شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا ہے کہ تین کروڑ روپے رکھ کر اس یونیورسٹی کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس یونیورسٹی کے سنگ بنیاد کا pillar ہی بنے گا اور کچھ نہیں ہو گا تو میری یہ humble request ہے کہ جس طرح بھکر ضلع کو تمام ترقیاتی بجٹ میں ignore کیا گیا ہے، چلیں، ہم خاموش ہیں اور ہم نہیں بولتے لیکن جو باتیں آپ نے منظور کی ہیں جن میں تھل یونیورسٹی پچھلے سال منظور کی گئی ہے جو کہ ADP میں بھی تھی جس کا اُس دفعہ بھی کچھ نہیں کیا اور اب تین کروڑ روپے رکھنے سے مجھے لگتا ہے کہ یہ منصوبہ ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے حکومت سے اور خاص طور پر ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے یہ request ہے کہ ہماری تھل یونیورسٹی بنوا دیں کیونکہ ہمارا backward area ہے اور under developed area ہے جس پر خاص توجہ دی جائے تاکہ ہم بھی تونسہ اور میانوالی کے ساتھ ساتھ ہیں، ایک طرف ہمارے ساتھ ڈیرہ غازی خان ڈویژن اور ضلع ہے اور اِدھر

میانوالی ضلع ہے جبکہ درمیان میں ہم ہیں تو ہمیں sandwich نہ بنایا جائے، ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے رہے ہیں اور آپ کو دعائیں دیتے رہیں گے تو یہ میری request ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب طارق مسیح گل!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ٹائم نہیں دیا گیا اور ایسا کر کے آپ نے میرے حقوق کو سلب کیا ہے لہٰذا میں احتجاجاً واک آؤٹ کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب طارق مسیح گل!

(اس مرحلہ پر جناب محمد ارشد ملک تقریر
کے لئے وقت نہ ملنے پر ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

جناب طارق مسیح گل: شروع کرتا ہوں اس نام سے جو نام Alpha اور omega ہے، جو نام ابتدا ہے، جو نام انتہا ہے، جو آسمان اور زمین کا خالق اور مالک ہے، دلوں اور گردوں کو جانچنے والا رب ہے۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس کے اندر 15۔جون کو 21-2020 کا جو بجٹ مخدوم ہاشم جواں بخت نے بڑی جوانمردی کے ساتھ پیش کر کے ہم سب پر یہ ثابت کرنا چاہا کہ پنجاب کے لوگ کسی بات کو نہیں مانتے اور کسی بات کو نہیں جانتے۔ یہ بجٹ جو 15۔جون کو اس معزز ہاؤس میں پیش ہوا، یہ basically پاکستان کے ایک بہت بڑے صوبے کے ساتھ اور اس صوبے میں رہنے والی عوام کے ساتھ ایک مذاق ہے، ایک ڈھونگ ہے، ایک لچکر ہے اور یہ بجٹ یہ ثابت کرتا ہے کہ پاکستان کے بڑے صوبے کی عوام کو ignore کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں صرف اور صرف متعصب پن، غنڈہ گردی اور ہٹ دھرمی کو ظاہر کیا گیا ہے۔ آج آپ کے پیچھے ایک بہت خوب صورت تصویر جو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی ہے تو میں اس تصویر سے پوچھتا ہوں کہ جس بجٹ میں اقلیتوں کو ignore کیا جائے اور جس بجٹ میں اقلیتوں کی بات نہ کی جائے، یہ پندرہ صفحات پر مشتمل بجٹ تقریر جس کے اندر 44 پوائنٹس ہیں تو ان تمام پوائنٹس کے اندر تمام minorities کو جو پاکستان کے بڑے صوبے کی زمین پر رہتے ہیں۔ اس میں کرسچئین ہیں، اس میں سکھ برادری سے تعلق رکھنے والے ہیں اور اس

میں ہندو برادری سے تعلق رکھنے والے ہیں تو تمام minorities کو اس بجٹ میں ignore کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہاں کا انصاف ہے اور یہ کہاں کی بات ہے؟ یہ کس بات پر کہتے ہیں کہ یہ بڑا اچھا بجٹ ہے، یہ بڑا شیر دل ہے، یہ مزدور کا بجٹ ہے تو میں اس بجٹ کو ٹھکراتا ہوں اور میں اس بجٹ کو نامنظور کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بتاتا ہوں کہ یہ بجٹ مزدور کا بجٹ نہیں ہے، یہ بجٹ کسی ملازم کا بجٹ نہیں ہے، یہ بجٹ کسی ریڑھی بان یا چھابڑی فروش کے لئے بھی نہیں ہے۔ یہ بجٹ سرمایہ دار کے لئے ہے، یہ بجٹ گورنمنٹ کے چیلوں کے لئے ہے اور اس مافیا کے لئے ہے جو چینی چوروں کے نام سے جانے جاتے ہیں، جو آٹا چوروں کے نام سے جانے جاتے ہیں اور وہ چینی چور، وہ آٹا چور جو آج ملک سے بھاگ چکے ہیں تو یہ بجٹ انہیں مزید طاقت دینے کے لئے آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ کا ایک حصہ جو صفحہ 44 پر ہے، minorities کے لئے صرف50 کروڑ کا ذکر آیا ہے۔ یہ پاکستان کا پرچم ہے جس کے اندر دو colourہیں جس میں سے ایکminoritiesکاcolourہے اور دوسراmajoritiesکا colourہے اور اگر اس میں سے ایک colour کو نکال دیا جائے یعنی اگر اس میں سے white colour کو نکال دیا جائے تو یہ پاکستان کا پرچم نہیں رہتا تو آپ اس بجٹ کو کیسے کہتے ہیں کہ یہ بجٹ ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر! آج میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ شہباز پاکستان، قائد پاکستان، شیر پاکستان میاں محمد شہباز شریف کے وقت میں اقلیتوں کی بات ہوتی تھی اور اقلیتوں کے ساتھ کبھی زیادتی کا نہیں سوچا گیا۔ آج جب ہم پیرامیڈیکل کی بات کرتے ہیں، آج ہم ڈاکٹرز کی بات کرتے ہیں، آج ہم نرسوں کی بات کرتے ہیں، آج ward cleaner کی بات کرتے ہیں، آج ہم کسی بھی ہسپتال میں جاتے ہیں تو وہاں کا ہر ملازم اس حکومت کے لئے جھولیاں اٹھا اٹھا کر بددعائیں دیتا ہے۔ آج آپ نے ملازمین کے لئے اس بجٹ میں ایک فیصد بھی حصہ نہیں رکھا۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ آپ کا وقت ختم ہو گیا۔۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ ملازمین کے لئے نہیں ہے بلکہ سرمایہ داروں کے لئے ہے۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، جناب محمد سبطین رضا!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ بہترین اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ان کی ٹیم خصوصاً مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد آج کے ماحول کو دیکھتے ہوئے اور ان تقاریر کو سنتے ہوئے ایسا لگ رہا ہے کہ یہ شاید اسمبلی ہال میں تقریر نہیں کر رہے بلکہ کسی جلسہ گاہ میں تقریر کر رہے ہیں۔ ان کی تقریروں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں اس موقع کی مناسبت سے صرف ایک شعر عرض کروں گا۔

راتوں کے کہے سے کبھی مرتا نہیں سورج
دیوار کا سایہ کبھی دیوار ہوا ہے
کیا پیاس کے خیمے پامال ہوئے ہیں
سوچوں کا سمندر کبھی مسمار ہوا ہے

جناب سپیکر! تنقید برائے تنقید، برائے تنقید، برائے تنقید۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر آج اپوزیشن کے دوست اس کو بھول کر کہ ان کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہے، ان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے یا ان کا تعلق کسی اور جماعت سے ہے ایک بات پر اکٹھے ہوتے کہ ہم پاکستانی ہیں۔ پاکستان اس وقت آفت کا شکار ہے، پاکستان اس وقت بحران کا شکار ہے۔ آؤ اکٹھے مل کر بیٹھتے ہیں اور اس پاکستان کے عوام کے لئے کوئی بہتر بات کرتے ہیں تاکہ عوام جو سخت مشکل کا شکار ہے اس کا مسئلہ حل ہو سکے لیکن یہ بالکل سوچنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کا مقصد صرف point scoring, number game اور اپنے سیاسی مقصد کو لے کر ہے۔ یہ تنقید کرنے سے یہ سمجھ رہے ہیں کہ شاید ان کی تنقید سے ان کی اگلی ٹکٹیں confirm ہو جائیں گی۔ ٹکٹیں شاید confirm ہو جائیں لیکن انشاء اللہ سیٹیں confirm نہیں ہوں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں اس بات کا ادراک ہے، احساس ہے کہ پاکستان جس مشکل وقت سے گزر رہا ہے اس مشکل وقت میں حکومت نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس سے زیادہ بہتر بجٹ پیش کرنا ممکن نہیں تھا۔ میری چھوٹی چھوٹی گزارشات ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے، ہمارے ڈپٹی سپیکر اور ہمارے بہت سے دوستوں نے جنوبی پنجاب کی بات کی تھی۔ یہاں جنوبی پنجاب صوبے کا مطالبہ بھی ہوا، جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کا قیام بھی انشاء اللہ جلد عمل میں آجائے گا لیکن مجھے اس بات کا بھی احساس ہے کہ جب بھی پاکستان تحریک انصاف جنوبی پنجاب کے مشن کو آگے لے کر چلتی ہے، جنوبی پنجاب کو صوبہ بنانے کی بات کرتی ہے تو ہمارے اپوزیشن کے دوست، اپوزیشن کے راہنما بہاولپور صوبے کا نیا issue کھڑا کر دیتے ہیں۔ وہ یہ شوشہ چھوڑتے ہیں کہ "نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی" ایسی بات بیچ میں لے کر آنا جنوبی پنجاب کی عوام کے ساتھ زیادتی ہے، جنوبی پنجاب کی عوام کے ساتھ دشمنی ہے اور جنوبی پنجاب کے عوام ان کے اس عمل کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ انہیں پتا ہے کہ اگر جنوبی پنجاب صوبے کا قیام عمل میں نہیں آتا تو اس میں سب سے بڑی رکاوٹ ہمارے اپوزیشن کے دوستوں کی ہے۔ جنوبی پنجاب انشاء اللہ جلد صوبہ بنے گا اور ہمیں اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور اس کو جلد از جلد صوبہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میرا مطالبہ ہے کہ چھوٹے اضلاع بنائے جائیں۔ تحصیل علی پور 1936 کی تحصیل ہے اس کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی بات wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ اس کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ میرا دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ ہیڈ پنجند جو علی پور کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے وہ پل دو سال سے بند ہے۔ اس سے میرا کسان برباد ہے، اس سے میرا تاجر برباد ہے، اس سے تحصیل علی پور جتوئی کا ہر شخص پریشان ہے مہربانی کر کے اس کی بحالی کی جائے۔

جناب سپیکر! میرا تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ مظفر گڑھ ترنڈا روڈ ہے یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت رکھی گئی ہے ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس کو بجٹ میں رکھا گیا۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ گورنمنٹ اس کو fully funded کر کے اسی سال کام شروع کرے۔

جناب سپیکر! میری آخری بات یہ ہے کہ اس وقت تحصیل علی پور میں غلہ منڈی کا رقبہ موجود ہے وہاں غلہ منڈی نہیں ہے وہاں کروڑوں روپے کی اراضی پڑی ہوئی ہے لہٰذا اس پر غلہ منڈی بنائی جائے۔ وہاں کراچی کا ہائی وے، سپر ہائی وے، نیشنل ہائی وے ہے وہاں پر بہت حادثات ہوتے ہیں لیکن وہاں ٹراما سنٹر نہیں ہے لہٰذا اسے بنایا جائے نیز وہاں ڈائیلسز سنٹر کی بہت ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میری ان تین مطالبات کی گزارش ہے اگر ہو سکے تو اسی بجٹ میں block allocation کے ذریعے ان کو پورا کیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایکوں کار سو وائے گرو جی کی فتح۔ سب سے پہلے جو گورنمنٹ کی طرف سے ایک معجزاتی، کرشماتی بجٹ پیش کیا گیا اس کو ہم مسترد کرتے ہیں، اس کو reject کرتے ہیں اور نامنظور کرتے ہیں۔ اس بجٹ کو منظور نہ کرنا، اس کو accept نہ کرنا جس طرح میرے دوست کہہ رہے تھے کہ تنقید برائے تنقید ہے، یہ تنقید برائے تنقید نہیں ہے بلکہ یہ تنقید برائے اصلاح ہے۔ جس طرح آپ کے علم میں ہے کہ ابھی جو موجودہ بحران آیا ہے، کورونا کی وبا اس ملک کے اندر پھیلی ہوئی ہے اور جس طریقے سے کورونا کی وبا کو unfortunately ہماری گورنمنٹ handle کر رہی ہے ہر روز ایک نیا بیان، ہر روز ایک نئی definition اور ہر روز قوم کو گمراہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! جن دنوں کورونا کا بحران چل رہا تھا اسی وقت پتا لگتا ہے کہ پی ٹی آئی کی اے ٹی ایم مشین چینی چور کیس میں ملوث ہے۔ پی ٹی آئی کی وہ ٹیم جو الیکشن کے دوران بڑے بڑے جلسے کرتی تھی وہ اس وقت چینی کے بحران میں سر فہرست ہے اور تو اور پی ٹی آئی کے اپنے منسٹرز کا نام اس بحران میں آ رہا ہے۔ ابھی وہ بحران ختم نہیں ہوا کہ وزیراعظم ایک سمری approve

کرتے ہیں، پٹرول کا ریٹ نیچے گراتے ہیں اور پھر پتا لگتا ہے کہ مارکیٹ کے اندر پٹرول کا بحران شروع ہو گیا۔ بڑے بلند و بانگ دعوے کئے گئے کہ ہم نے wheat crisis کو manage کیا، ہمارے پاس storage capacity ہے، ہم اس دفعہ wheat کا بحران نہیں ہونے دیں گے اور اس دفعہ wheat کا اچھا ریٹ دیں گے لیکن بد قسمتی سے wheat کا بحران آ گیا۔ اور تو اور ان کی گورنمنٹ کا اپنا metrological department بتا رہا ہے کہ آئندہ آنے والے دنوں میں جب مون سون کی بارشیں ہوں گی تو سیلاب کا اندیشہ ہے۔ بجٹ کے اندر کہیں پر coordinated effort نظر نہیں آ رہی ہے کہ جہاں پر پتا لگے کہ اتنے سارے بحرانوں میں یہ 21-2020 کا بجٹ ان بحرانوں کو کیسے tackle کرے گا اور ultimately وہ گورنمنٹ اور وہ پی ٹی آئی جو کنٹینر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو پچاس لاکھ گھر دینے کا دعویٰ کرتی تھی جو کنٹینر پر کھڑے ہو کر ایک لاکھ نوکریوں کی بات کرتی تھی، جو کنٹینر پر کھڑے ہو کر بہت بڑے بڑے دعوے کرتی تھی آج دس لاکھ سے زیادہ لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ اگر آج آپ خود اپنے Statistics Department سے ڈیٹا نکلوائیں تو پتا لگے گا کہ آپ کے جو لوگ below the poverty line ہیں ان کی ایک بہت بڑی تعداد نیچے جا چکی ہے۔ اس کی بہت بڑی وجہ ان کی اپنی ناقص پالیسیاں ہیں ان کے پاس تجربہ نہیں ہے جب ہم کہتے تھے کہ ان کے پاس تجربہ نہیں ہے اور یہ گورنمنٹ نہیں چلا سکتے، ہاں ان کا ایک بڑا تجربہ ہے ان سے گالیاں سُنی ہوں اوران سے عجیب و غریب قسم کی definition سُنی ہو تو وہ ان کے پاس تجربہ ہے۔ یہ چلے تھے میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کا مقابلہ کرنے تو آئیں مقابلہ کریں۔ میاں محمد شہباز شریف پر تو لوگ اعتبار کرتے تھے میاں محمد شہبار شریف کے بارے میں لوگ کہتے تھے کہ ہمارے صوبے کا وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف جیسا ہو۔

جناب چیئرمین: آپ پلیز! wind up کریں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا ٹائم دیجئے گا کیونکہ میں نے ابھی اپنی تجاویز دینی ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب رمیش سنگھ اروڑا! ان ساروں نے بات کرنی ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! مجھ سے پہلے میرے بھائی طارق نے بات کی تھی کہ minorities کو اس طریقے سے isolate نہ کیجئے گا کیونکہ ابھی صرف تین منٹس ہوئے ہیں اور آپ نے bell بجا دی۔ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیجئے گا۔ آج میاں محمد شہباز شریف جیسی governance لے کر آئیں۔ ان جیسا کام لے کر آئیں، ان کے دور میں ہم نے کہا تھا کہ پنجاب کی growth strategy 8 percent پر لے کر جائیں گے اور وہ 8 فیصد پر جا رہی تھی۔

جناب سپیکر! آج جو آپ کے وزیر خزانہ ہیں یہ اس وقت ہماری فنانس کمیٹی کے چیئرمین تھے اور یہ اس Punjab Growth Strategy کا حصہ تھے اس کو continue کیوں نہیں کیا گیا؟ آج ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ کدھر ہے وہ growth strategy جس میں KPIs تھے جس میں ان کی oversight بھی تھی آج کدھر ہیں آپ کے KPIs؟

جناب سپیکر! آج آپ کے منسٹرز کیوں جواب نہیں دیتے اور ان کی پرفارمنس کدھر ہے؟ باتیں کرنا بہت آسان ہے لیکن جب آپ کو کام کرنا پڑتا ہے تو پھر پتا لگ جاتا ہے۔ میں اپنے بہت ساری باتوں کو کاٹ کر صرف کچھ تجاویز پر آؤں گا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کے پاس last 30 second ہیں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ کا ٹائم دیجئے گا۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! آپ کے اپنے colleagues ہیں جنہوں نے بات کرنی ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! اسی ہاؤس نے 2018 میں سکھ میرج ایکٹ پاس کیا، آج ہمارے former Minister بھی موجود ہیں بدقسمتی سے دو سال گزر گئے ہیں اور پاکستان دنیا کا پہلا ملک بنا جہاں پر سکھ میرج ایکٹ پاس ہوا۔ بدقسمتی سے اس گورنمنٹ نے پچھلے دو سال میں اس کے رولز نہیں بنائے اور آج تک وہ implement نہیں ہوا۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ ہمارا سکھ میرج ایکٹ کب تک لاگو ہوگا؟ مہاراجہ رجیت سنگھ جو اس دھرتی کے سپوت تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، last 30 second

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! ان کو یہاں پر اسی اسمبلی میں خراج تحسین پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ کسی جگہ کو ان کا نام دیا جائے اور وہ بھی ابھی تک نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں بات کر کے اپنی بات کو ختم کروں گا کہ minorities کے لئے اس بجٹ میں کچھ نہیں رکھا گیا۔ Minorities کا word آپ کا constitutional word ہے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کے توسط سے ڈیپارٹمنٹ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ جب کل minorities کا ڈیٹا دیں گے، آج تک آپ کے پاس کوئی ڈیٹا موجود نہیں جس کی bases پر یہ بتا سکیں کہ آپ نے social safety net کے اندر اور باقی ڈویلپمنٹ پروگرام کے اندر minorities کو کس طرح حصہ دیا۔ ہمارا minority ڈویلپمنٹ پر پورا احتجاج ہے اور ہم request اور التجا کرتے ہیں کہ براہ مہربانی آپ minority کو دیوار کے ساتھ نہ لگائیں اور ان کا حصہ دیجئے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں اس شعر کے ساتھ بات ختم کرتا ہوں کہ:

ملک یہ لٹ جائے گا آثار نظر آتے ہیں
سارے مسند نشین مکار نظر آتے ہیں
ہم نے اس ملک کی دھرتی سے محبت کی ہے
پھر بھی اندھوں کو ہم غدار نظر آتے ہیں
بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم سب اپوزیشن بنچز کے لئے بہت فکر مند ہیں۔ میں آپ کے توسط سے ان سے کہوں گی کہ ایک گہرا سانس لیں اور تین دفعہ کہیں کہ جناب عمران خان پاکستان کے وزیراعظم ہیں اور وزیراعظم رہیں گے۔ جناب عثمان احمد خان بزدار پنجاب کے وزیراعلیٰ ہیں اور رہیں گے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں ہاضمہ درست کرنے کے لئے یہ کافی ہے۔ ہماری اپوزیشن کے معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان ہیں کل میں ان کی بات سن کر بڑی حیران ہوئی ہوں لیکن میں بالکل ان سے agree کرتی ہوں انہوں نے کہا کہ پاکستان پر تین مصیبتیں مسلط ہو گئی ہیں۔

1۔ مصیبت شریف خاندان۔

2۔ مصیبت زرداری خاندان اور

3۔ مصیبت وہ تمام کارٹل اور وہ تمام مافیا جو پچھلے کئی سالوں سے عوام کا خون چوس رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اب رانا مشہود احمد خان پر آتی ہوں، کیا بات ہے سنا تھا کہ یہ ایجوکیشن منسٹر ہیں لیکن خدارا جو پنجاب کا Rise Programme ہے میں ان کو اس کی کاپی بھیج دوں گی اردو میں بھی ہے خالی انگلش میں نہیں ہے ذرا تھوڑا سا پڑھ کر اور اپنا ہوم ورک کر کے آیا کریں۔

جناب سپیکر! آپ نے کل فرمایا کہ انہوں نے بے چاری بچیوں سے ان کا stipend چھین لیا ہے اور ان کو کچھ نہیں دیا تو میں ان سے کہوں گی کہ یہ Punjab Rise Programme کی کاپی پڑھ لیں صفحہ نمبر 22 اس میں دیکھیں کہ تعلیم کا جو زیور ہے اس پر 5۔ارب روپے مختص کیا گیا ہے۔ ان تمام بچیوں کے لئے ہزار روپے فی کس مختص کئے گئے ہیں جن کی حاضری 80 فیصد سے زیادہ ہے تو خدارا اپنا ہوم ورک کم از کم کر کے آیا کریں۔ ہماری پیپلز پارٹی کے اپوزیشن کے لیڈر ہیں جو اب غائب ہیں پتا نہیں شاید چائے پی رہے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان کو پیغام ضرور دوں گی۔ کل انہوں نے کہہ تھا کہ خدارا جو ہمارا ورلڈ کپ ہے وہ آپ ہم سے واپس لے لیں اور ہمیں نہیں چاہئے۔ پیپلز پارٹی کے اپوزیشن لیڈر قوم سے معافی مانگیں، انہوں نے قوم کے جذبات مجروح کئے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ پاکستانی ہونے پر ہمیں سوال کرتے ہیں، ہم کیوں نہ کریں؟ یہ وہ موقع تھا اور یہ وہ ورلڈ کپ تھا جس نے پوری دنیا میں پاکستان کا نام سر بلند کیا اور یہ کہتے ہیں کہ واپس کر لیں۔ یہ جا کر قوم سے معافی مانگیں۔

جناب سپیکر! ایک اور بات ہے ان کو یہ گوارہ نہیں ہوتا کہ یہ جو ہمارا بجٹ ہے اس میں current expenditure صرف 1.5 فیصد بڑھا ہے۔

جناب سپیکر! آپ اندازہ کریں کہ وزیر اعظم ہاؤس کے 21 فیصد expenditure کم کئے ہیں۔ Austerity drive میں اور President House کے 60 فیصد expenditure کم کئے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کے خرچے بھی 60 فیصد کم کئے ہیں ان کو کیا سمجھ آئے گی۔ 19۔ارب روپے، ان کے جو فیورٹ لیڈر میاں محمد شہباز شریف صرف ان کے Camp offices پر لگے تھے یہ tax payer کا پیسا تھا جن سے ان کے سارے گھروں کے چولہے جلتے تھے۔ 4۔ارب روپے جناب آصف علی زرداری کے Camp offices اور 3۔ارب روپے میاں محمد نواز شریف کے Camp offices پر خرچ کئے گئے، کیا بات ہے ان کی، یہ دو، دو کروڑ روپے کی tips دے دیا کرتے تھے۔ مال مفت دل بے رحم، انہوں نے بے چارے ایک tax payer کو کیا دیا ما سوائے استحصال اور ان کی غربت کے؟ ان کا احساس وزیر اعظم اور ایک وزیر اعلیٰ کو ہے۔ یہ دیہاڑی دار کا بجٹ ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ کسان کا بجٹ ہے، یہ ہمارے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس کے ہیلتھ کے تحفظ کا بجٹ ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ آپ کا شکریہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ صرف اور دے دیں۔

جناب چیئر مین: پلیز! ان سارے معزز ممبران نے speech کرنی ہے۔ جی، مظفر علی شیخ!

جناب مظفر علی شیخ:

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ صدق اللہ العظیم

جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے آج ٹائم دیا۔ میں سب سے پہلے تو جناب سپیکر، جناب ڈپٹی سپیکر اور آپ تمام چیئرز کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے یہ بجٹ سیشن جس amicable طریقے سے handle کیا ہے اور اس کو چلایا ہے۔ یہ بہت کم ہوتا

ہے کہ ہاؤس کے اندر اس طرح کا آرڈر ہو جس طرح most of the time یہ آرڈر رہا ہے۔ اس کے لئے آپ سب مبارکباد کے حقدار ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر جو بجٹ کے اعداد و شمار ہیں کہ کتنا پیش کیا گیا، کتنا ADP میں ہے، ہیلتھ سیکٹر کو کتنا دیا گیا ان اعداد و شمار میں جانے کی بجائے اس وقت کا جو سب سے بڑا current problem ہے وہ COVID-19 ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے کچھ گزارشات عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ جو قدرتی آفت تمام دنیا میں آئی، پاکستان میں بھی آئی اور اس کو بھی face کرنا پڑا تو اس پر ہماری میڈیکل لائن نے ایک ہراول دستہ کی طرح کام کیا ہے۔ جب حالت جنگ ہوتی ہے تو جو سرحدوں پر ہمارے محافظ لڑ رہے ہوتے ہیں اُن کی جگہ پر آج یہ کام کر رہے ہیں۔ جب کوئی بھی ملک حالت جنگ میں ہوتا ہے تو وہ تمام نام سے ہٹ جاتا، اُس کی معیشت اُس کی معاشرت اُس کا اُٹھنا بیٹھنا یہ سارے کا سارا تبدیل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں اس وقت ہمارا ملک جس حالت سے گزر رہا ہے اور جو اس حالت کو سنبھالنے والے لوگ ہیں آج مجھے اس بجٹ میں اُن کے لئے کچھ بھی نظر نہیں آرہا، کیوں نہیں نظر آرہا اور کیوں نہ نظر آئے؟ ہماری اس جنگ کو لڑتے لڑتے قیمتی ترین 47 سے زیادہ ڈاکٹر شہید ہو چکے ہوئے ہیں، میری نرسز بیٹیاں، میرے تمام paramedics، میرے rescuers یہ اپنی جان کی بازی ہار گئے ہیں لیکن اُن کے لئے اس بجٹ میں کچھ بھی نہیں ہے اگر اُن کے لئے کچھ ہے تو میری تصحیح فرمادیں۔

جناب سپیکر! میں جو اس وقت خامیاں دیکھ رہا ہوں کہ COVID-19 کو لڑنے کے لئے آپ نے پیسے دیئے ہوں گے، آپ نے مزدور دہاڑی دار طبقے کو پیسے دیئے ہوں گے کہ جو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام تھا اُس کو amend کر کے آپ نے اپنا نام لکھ لیا تو لکھ لیا ہو گا لیکن مجھے یہ بتائیں جو آپ کی قوم کے بچے، آپ کے ڈاکٹرز، آپ کے paramedics وہ آپ کو صحت دینے کے لئے، آپ کو سکون دینے کے لئے اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں آپ نے اُن کے لئے کیا کیا ہے؟ میں زیادہ لمبی چوڑی تنقید کرنے کی بجائے آپ کو کچھ تجاویز دینا چاہ رہا ہوں اگر kindly اس کو بجٹ میں incorporate کر لیا جائے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ یہاں ہاؤس میں تشریف فرما ہیں میں آپ کے توسط سے اُن سے مخاطب ہو کر یہ بات کر رہا ہوں کہ آپ نے پورے ملک کے ڈاکٹرز کے لئے stipends کا اعلان کیا تھا کہ ان کو basic pay کے برابر علیحدہ ہر مہینے ایک اضافی pay دی جائے گی۔ کیا مجھے کوئی بتا سکتا ہے کہ میرے پورے پنجاب کے اندر کسی ایک ڈاکٹر کو کسی ایک ضلع، کسی ایک تحصیل میں بھی کوئی اضافی تنخواہ ملی ہو؟ ان کو اپنی جانیں ملک کے لئے قربان کرنے پر کوئی stipend ملا ہو، کوئی incentive ملا ہو، کوئی paramedics کو، کوئی نرسز کو کسی سٹاف کو کچھ بھی دیا گیا ہو؟ حتیٰ کہ ان کو اپنی جان بچانے کے لئے جو basic PPEs ہیں کیا وہ بھی وافر مقدار میں دی گئی ہیں اور کچھ نہیں تو وہ اپنی جانیں ہی بچا سکیں، کیا ان کو extra facilities دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ میرا سوال ہے؟ میری یہ تجویز ہو گی کہ براہ مہربانی جلد از جلد ان ڈاکٹرز کے لئے، paramedics کے لئے جو آپ نے announcement کی ہوئی ہیں کم از کم وہ تو release کر دیں۔ چلیں اگر کہیں پر دی ہیں تو بعد میں تصحیح فرما دیجئے گا۔ آپ کے جو ICUs جو اس وقت ملک کی سب سے بڑی ضرورت بنی ہوئی ہے ہر بندے کی زبان پر ہے کہ اس کو ventilator پر ڈالا ہے، ventilator کی سہولت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد مظفر علی شیخ! پلیز wind up کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! kindly میں آپ کی بہتری کے لئے بات کر رہا ہوں میرا کوئی تنقید کرنا مقصد نہیں ہے اگر آپ مجھے بٹھا دیں گے تو میں بیٹھ جاؤں گا لیکن میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں اس ملک کی بہتری کے لئے براہ مہربانی being a technical person مجھے کرنے دیں۔ آپ اپنے اپنے ICUs کو devolve کریں، اس کو major شہروں تک نہ رکھیں اس کو ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر تک لے کر جائیں اور ہر ڈسٹرکٹ لیول لے کر جائیں تاکہ بڑے شہروں کے اوپر بوجھ نہ بنیں۔ پنجاب کی ہیلتھ منسٹر ٹی وی پر بھی آ کر کہتی تھیں کہ ہم نے گورنمنٹ کی طرف سے Actemra Injection منگوائے ہیں تو کیا جن ڈسٹرکٹ کے اندر، جن ڈویژن کے اندر یہ Actemra Injection نہیں دیئے جا سکتے جہاں پر ICUs ہیں اور ventilators ہیں جہاں اس condition میں patient پہنچ جاتے ہیں اس وقت یہ حالت ہے کہ اگر ڈسٹرکٹ والوں کو

یہActemra Injection منگوانے ہوں تو سب سے پہلے وہ یہاں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ لاہور کے اندر خط لکھیں گے وہاں سے منظوری آئے گی تو ڈسٹرکٹ کے اندر جائے گی اُتنی دیر میں مریض اللہ کو پیارا ہو چکا ہوتا ہے۔ آپ نے جوTrace, Testاور Quarantineکا طریق کار بنایا ہے اس کے لئے میری یہ تجویز ہے کہ بجائے اس کو پٹواریوں کے اوپر چھوڑنے کے، اپنے سرکاری عملے کے اوپر چھوڑنے کےacross the boardپورے پنجاب کوconstituenciesمیں تقسیم کرکے، اُسconstituencyکےemphasisکو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اشتراک کے ساتھ اُس کا focal personمقرر کریں تاکہ یہ زیادہefficientlyکام ہو سکے اور ایک چیز میں بہت دیکھ رہا ہوں ہمارےfalse negative testsبہت زیادہ آرہے ہیں آپ نے بھی دیکھا ہو گا میں being a technical personاورpracticing doctorیہ سارا کچھ دیکھ رہا ہوں کہ اگر کسی بھی ضلع کے اندر بیس ٹیسٹ کئے جاتے ہیں دو تینpositiveآتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ کورونا کا وائرس ہمارے اوپر بہت زیادہ مہربان ہو گیا اور ہمیں چھوڑ رہا ہے جبکہ 100 سے زیادہ روزانہ کیdeathsہو رہی ہیں تو کورونا وائرس اپنے پورے عروج پر ہے آپ کے یہ جوfalse negative testsآرہے ہیں یہtestingعملہ کیinabilityکی وجہ سے آرہے ہیں۔ آپ کا اس کے اوپر چیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس لئے میں عرض کر رہا ہوںtesting qualityکو بہتر کرنے کے لئے ہرconstituencyکوacross the boardچاہئے کہ وہ ایم پی اے حکومتی بنچز کا ہے یا اپوزیشن بنچز سے ہے وہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کا جو بھی انچارج ہے اس کےcooperationکے ساتھ اُن کے ساتھ شامل کیا جائے۔

MR CHAIRMAN: Please last thirty seconds.

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں صرف دو تجاویز اور دے رہا ہوں دوسرے نمبر پر آپ نے دیکھا ہو گا کہ کراچی میں ڈاکٹر کو ایک مریض نے صرف اس لئے گولی مار دی کہ اُس نے اُس کو ماسک پہننے کے لئے کہا تھا یہ ہر روز ہو رہا ہے کہ بندے الزام لگاتے ہیں کہ ڈاکٹر نے زہر کا ٹیکہ لگا دیا ہے، یہ گورنمنٹ امریکہ سے پیسے لے رہی ہے، ڈالر لے رہی ہے، اس کے بدلے میں سب سے

زیادہ مار کون کھاتا ہے، کبھی وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، منسٹر نے وہاں جا کر مار کھائی ہے؟ یہ ڈاکٹرز ہیں جو لواحقین کے تھپڑ بھی سہہ رہے ہیں، اُن کی گالیاں بھی سہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس اور میڈیکل عملہ کے لئے ایک security legislation بنائی جائے اگر یہ نہیں کر سکتے تو کم از کم قانون کے ذریعے ہی لوگوں کو باز رکھا جائے کہ جو آپ کو ہیلتھ کیئر providers ہیں آپ نے اُن کا تحفظ کرنا ہے گورنمنٹ ہی اُن کا تحفظ کریں گی۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرے پاس اور بڑی تجاویز ہیں لیکن آخر میں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد مظفر علی شیخ! ٹائم کا مسئلہ ہے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! جی، میں ایک آخری تجویز دے کر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ میرے جو 47 سے اوپر ڈاکٹرز چاہئے وہ پرائیویٹ سیکٹر میں کام کر رہے ہیں یا گورنمنٹ سیکٹر میں کام کر رہے ہیں اُن کو کم از کم شہداء package کا مستحق قرار دیا جائے اور اُن کو شہداء package دیا جائے وہ اپنی ڈیوٹی کرتے ہوئے اپنے خاندانوں کو بھی اس وبا میں مبتلا کیا اور خود بھی مبتلا ہوئے ہیں صرف آپ لوگوں کو سکون سے سلانے کے لئے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سے کی ہے کہ یہ چند ایک گزارشات ہیں یہ آپ کی بہتری کے لئے کی ہیں۔ "شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات" اگر آپ کرنا چاہیں تو آپ کی مرضی ہے اگر نہ کرنا چاہیں تو پھر بھی آپ کی مرضی ہے۔ ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جی، جناب ہارون عمران گل!

جناب ہارون عمران گل: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ابھی ہمارے اپوزیشن کے جو معزز ممبر ہیں اُن میں جناب طارق گل ہیں، پہلے جناب طاہر خلیل سندھو نے بھی speech کی اور ابھی جناب رمیش سنگھ اروڑا minorities کے اوپر speech کر کے گئے اور وہ اُن کے issues کو ہمیشہ اُجاگر کرتے ہیں تو سب سے پہلے تو آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب سے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان

اس ملک کا وزیر اعظم بنے ہیں اور اس ملک کی بھاگ دوڑ جب سے انہوں نے سنبھالی ہے تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھ لیجئے کہ جتنی ظلم وزیادتی minority پر پی ایم ایل (ن) کے دور میں ہوئی ہے کسی دور میں نہیں ہوئی اور اس تاریخ کا میں خود eye witness ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں اور وہ میرے بھائی جو چلے گئے ہیں یوحنا آباد پاکستان کی سب سے بڑی Christian Colony ہے اور وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار نے تاریخی رقم مختص کی ہے 30 کروڑ روپے صرف یوحنا آباد کے لئے مختص کئے ہیں جس میں سے 10 کروڑ واسا کا 20 کروڑ کی جو PCCs ہیں اُس کو اس وقت اربن یونٹ ونگ دیکھ رہی ہے ۔ یہ بات کرتے ہیں minorities کی یہ بات کرتے ہیں بجٹ کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار، وزیر قانون، وزیر خزانہ، میاں محمد اسلم اقبال اور پوری کابینہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس critical situation میں یہ بجٹ تیار کیا۔ ان کو تو پتا ہی نہیں کہ یہ مہلک وبا آج نہیں آئی۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں اگر میں بائبل ہسٹری اور قرآن پاک کی تاریخ بیان کروں تو کئی سو سال پہلے بھی مہلک وبا آئی ہے جسے کورونا وائرس کہا جارہا ہے یہ وبا اس وقت آئی تھی جب ملک مصر نے ظلم وستم ڈھائے ہوئے تھے اور 430 سال کے ظلم و ستم کے بعد خدا نے مہلک وبائیں بھیجیں۔ خدا نے ٹڈی دل کا حملہ بھیجا اور اس وقت جو پاکستان میں جنگ وجدل کا سماں ہے اور یہ جو epidemic wave سے ہماری fight ہے اس سے ہم جسمانی طور پر fight نہیں کرسکتے repentance, We need repentance, PML(N) need Pakistan need repentance تو ہم سب کو توبہ کی ضرورت ہے۔ ہم سب کو خدا کے حضور bow down ہونے کی ضرورت ہے۔ ہم کوریا اور نیوزی لینڈ کی مثال دیکھ لیں وہ اس COVID-19 سے clear ہیں انہوں نے اس وبا کا مقابلہ نہیں کیا بلکہ انہوں نے توبہ کی، روزے رکھے اور دعائیں کیں اور خدا نے ان پر سے عذاب اُٹھا لیا تو ہمیں اس وقت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس وقت fasting کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس وقت اپنے ملک کے استحکام اور اس کی بقاء کے لئے روزوں کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں بتاتا چلوں کہ جو ہمارے ایس پی سنگھا صاحب تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب ہارون عمران گل! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب ہارون عمران گل: جناب سپیکر! 1947 میں جب ماسٹر تارا سنگھ نے آواز بلند کی کہ جو" مانگے گا پاکستان تو ملے گا اسے قبرستان۔" اُسی اسمبلی کے floor پر ایس پی سنگھا صاحب نے کہا تھا کہ سینے پر گولی کھائیں گے لیکن پاکستان بنائیں گے۔

جناب سپیکر! میں خداوند کی شکر گزاری کرتا ہوں کہ ہم نے اپنے ملک کے لئے جان دی آپ جسٹس کرنیلیئس کو دیکھ لیجئے کہ انہوں نے اپنے دور میں کس طریقے سے پورے نظام کو سنبھالا اور اسی ہوٹل فلیٹیز میں ان کی death ہوئی ہے تو ان کے پاس اپنا ایک مکان تک نہیں تھا۔ ہمارے لوگ پوری ایمان داری کے ساتھ ملک پاکستان کی بقاء کی خاطر کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ سنبل مالک حسین! اپنی بات کریں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتی ہوں اس اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا اور میں جب سے اس ایوان میں آئی ہوں۔

جناب سپیکر! مجھے آج پہلی مرتبہ بات کرنے کا موقع دیا گیا ہے تو میں آپ کی نہایت مشکور ہوں۔ جیسا کہ 2020-21 کا بجٹ پیش کیا گیا ہے تو میں نے سوچا تھا کہ شاید اس بجٹ میں عوام کو بہت بڑا relief package ملے گا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ عوام دوست بجٹ نہیں ہے۔ ایک عام آدمی جس کو ریلیف کی ضرورت ہے جو کہ عام ضروریات زندگی کے لئے ریلیف ہونا چاہئے تو اس بجٹ میں ایسی کوئی چیز مجھے نظر نہیں آئی۔ نہ تو یہ کسان، مزدور، دہاڑی دار اور نہ ہی متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والوں کے لئے کوئی ریلیف بجٹ ہے۔ اس بجٹ کے بارے میں کہا گیا کہ ہم نے ٹیکس فری بجٹ پیش کیا اور اشیائے ضروریات زندگی کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کیا تو انہوں نے بجٹ پیش کرنے سے پہلے ایک پلاننگ کے تحت جو ضروریات

زندگی کی اشیاء اور کھانے پینے کی اشیاء تھیں کیونکہ دوسری چیزوں کے بغیر تو گزارا ہو جاتا ہے لیکن ان چیزوں کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا ان کی قیمتوں میں شدید قسم اضافہ کا کر دیا۔ جیسا کہ روٹی پہلے -/6 روپے کی تھی بجٹ پیش کرنے سے پہلے ہی اس کی قیمت کو -/10 روپے کر دیا گیا۔ ایک غریب آدمی جو کہ -/70 یا -/80 روپے کلو دودھ لیتا تھا بجٹ آنے سے پہلے ہی دودھ کی قیمت کو -/100 روپے کلو کر دیا گیا۔ ایک گھی کا پیکٹ جو کہ روز مرہ استعمال کی چیز ہے جو کہ ہم خواتین روزانہ گھروں میں کھانے پکانے کے لئے استعمال کرتی ہیں وہ میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں -/165 روپے لٹر کا پیکٹ ملتا تھا اس کی قیمت میں بے پناہ اضافہ کر دیا گیا ہے، ایک عام آدمی جو کہ دہاڑی دار ہے اور -/200 روپے کما کر لاتا ہے یہ بھی اس کی پہنچ سے دور کر دیا گیا جو کہ انتہائی شرم اور افسوس کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوچا تھا کہ اس بجٹ میں عوام کو اچھے اور موثر معاملات ملیں گے لیکن نہیں، یہ تحریک انصاف کی حکومت عوام کو ریلیف دینے میں بالکل ناکام ہو چکی ہے۔ یہ بجٹ میاں محمد شہباز شریف اور ان کی حکومت ہی بنا سکتی تھی کیونکہ ان کو عوام اور عام آدمی کی تکلیف کا احساس تھا ان تکالیف کو دیکھتے ہوئے وہ بجٹ بنایا جاتا تھا۔ ہمیں ترقیاتی کاموں کے بارے میں طعنے دیئے جاتے ہیں کہ ہم نے ترقیاتی کام نہیں کئے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ مہربانی کر کے اپنی speech wind up کر دیں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں ایک بات کا اس ایوان کے توسط سے جواب دینا چاہوں گی کہ ہمیں کہا گیا ہم نے بلدیات کے شعبے کو اختیارات نہیں دیئے تو ہم نے اختیارات دیئے لیکن تحریک انصاف کی حکومت کے آتے ہی ان کے پیٹ میں ایسے مروڑ اٹھے کہ انہوں نے اس کو bulldoze کر کے ترقیاتی کاموں کو روک دیا۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم نیب کا رونا روتے ہیں تو ہم کیوں نہ رونے روئیں یہ نیب نیازی گٹھ جوڑ نے ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ! اب محترمہ طلعت فاطمہ نقوی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب فیصل حیات اپنی بات کر لیں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات):

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے آج سال کے سب سے important budget sessionاور خاص طور پر 21-2020 بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ وقت انتہائی قیمتی ہوتا ہے۔بجٹ تقریر کے بعد جو چار دن debates کے ہوتے ہیں اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت کی طرف سے جو آمدن اور اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے اس کو غور سے پڑھیں اور پڑھنے کے بعد اگر حکومت کی طرف سے کوئی کمی بیشی رہ گئی ہے تو اس کو غور سے دیکھا جائے پھر چاہے ممبران حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوں یا اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوں وہ بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز اور آراء دیں تاکہ ان کی آراء کی روشنی میں جب وزیر خزانہ اپنی wind up speech کریں تو آپ کی اہم آراء کو اس میں شامل کیا جائے لیکن بد قسمتی یہاں پر جب خاص طور پر اپوزیشن ممبران کو مائیک دیا جاتا ہے تو ان کے پاس بجٹ کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہوتی۔انہوں نے نہ صرف بجٹ کی speech نہیں پڑھی ہوتی اور جب بجٹ book ان کو دی جاتی ہے اس کو وہ نہیں پڑھتے تو سوائے تنقید کرنے کے ان کے پاس کوئی بات نہیں ہوتی۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدرات پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیصل حیات اپنی بات جاری رکھیں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب سپیکر! میں نے بڑے غور سے وزیر خزانہ کی تقریر سنی ہے اور اس کے بعد آپ نے جب بجٹ کا آغاز کروایا تو بہتر ہوتا کہ اپوزیشن لیڈر بجٹ کے حوالے سے بات کرتے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بجٹ پر بات کرنے کی بجائے انہوں نے اپنے ذاتی معاملات کے حوالے سے بات کی۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ جب اپوزیشن لیڈر بات کر رہے تھے تو ہم میں الحمدللہ بات سننے کا حوصلہ بھی ہے اور جواب دینے کا حوصلہ بھی ہے ہم نے ان کی بات کو غور سے سنا اور ان کے جواب میں، میں صرف اتنا کہوں گا کہ:

ہم چپ تھے کہ برباد نہ ہو جائے گلشن کا سکون
ناداں سمجھتے تھے کہ ہمیں قوت للکار نہیں آتی

جناب سپیکر! میں اس ضمن میں ایک اور عرض کرنی چاہوں گا کہ:

دستار کی ہر تار کی تحقیق ہے لازم
ہر صاحب دستار معزز نہیں ہوا کرتا

جناب سپیکر! میں صرف زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ تمام دوستوں نے بہت سے موضوعات پر بات کی ہے۔ میں چونکہ خود ایک کسان اور کسان کا بیٹا ہوں اس لئے میں شعبہ زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ جب میرے والد محترم اس ایوان کے ممبر تھے تو وہ بھی زراعت کے حوالے سے ضرور بات کیا کرتے تھے۔

جناب سپیکر! میں ایک دو منٹ میں پی ٹی آئی حکومت کے پچھلے دو سال کا موازنہ سابق حکومت کے پانچ سالوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ جب سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے تو کسان کو بہت زیادہ مراعات حاصل ہوئی ہیں۔ پنجاب کی چار بڑی فصلوں میں گندم، دھان، گنّا اور کپاس شامل ہیں۔ جب سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے اس وقت سے لے کر آج تک کسان کو ان چاروں فصلوں کی صحیح قیمت ملی ہے۔

جناب سپیکر! تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ حکومت نے گنّے کا ریٹ -/180 روپے فی چالیس کلو گرام مقرر کیا اور کسان کو اسی ریٹ کے حساب سے گنّے کی قیمت ملی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ پیسے ملے ہیں۔ شوگر ملز ایسوسی ایشن کی طرف سے یہ figures جاری کی گئی ہیں کہ پہلی مرتبہ کسانوں کی جیبوں میں 60۔ ارب روپے اضافی طور پر گئے ہیں۔ اس کا فائدہ غریب کسانوں کو ہوا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ شوگر ملز مالکان کو اندازہ ہو گیا کہ اب مڈل مین survive نہیں کر سکتا۔ جب مڈل مین survive نہیں کرے گا تو پھر definitely اس کا فائدہ کسانوں کو جائے گا۔ اسی طرح کسانوں کو گندم کی بھی صحیح قیمت ملی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دس سالوں میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ گندم کی جو قیمت مقرر کی گئی تھی اسی قیمت پر حکومت نے گندم خریدی ہے اور کسانوں سے عزت کے ساتھ گندم خریدی گئی ہے۔

جناب سپیکر! جن لوگوں کی وجہ سے مہنگائی بڑھی تھی ان کو حکومت نے پکڑا ہے اور یہ اچھا step ہے۔ اس وقت ملک میں عمران خان اور صوبہ پنجاب میں جناب عثمان احمد خان بزدار کی حکومت ہے لہٰذا ہم مہنگائی اور قلت پیدا کرنے والے لوگوں کو پکڑ کر جیلوں میں ڈالیں گے اور انہیں نشان عبرت بنائیں گے تاکہ آئندہ کوئی ایسی جرأت نہ کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیصل حیات! بہت شکریہ۔ اب تشریف رکھیں کیونکہ وقت ختم ہو گیا ہے۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ میں wind up کر لوں گا۔ جہاں میں حکومت کا نمائندہ ہوں وہیں مجھ پر اپنے حلقہ کے لوگوں کا بھی قرض ہے لہٰذا میں ان کے حوالے سے بات کرنے کے لئے آپ سے ایک منٹ مزید چاہوں گا۔

جناب سپیکر! مجھے COVID-19 کی وجہ سے حالات کی سنگینی کا اندازہ ہے لیکن میں وزیر خزانہ کو اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جو block allocation کر رہے ہیں اس میں جھنگ یونیورسٹی کا جو حصہ بنتا ہے وہ ضرور دیا جائے۔ میرے حلقے کا ایجوکیشن، ہیلتھ، اری گیشن اور زراعت کے حوالے سے جو حصہ بنتا ہے وہ دیا جائے۔ جھنگ کالج اور جھنگ ہسپتال کی missing facilities کو پورا کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ گلناز شہزادی! بات کریں گی۔

محترمہ گلناز شہزادی:

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

جناب سپیکر! میں اپنی بجٹ تقریر کے آغاز میں ڈاکٹرز، نرسز، پیرا میڈیکس اور تمام front line warriors کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی کہ جنہوں نے COVID-19 pandemic میں اپنی ذمہ داریوں کو بہت احسن طریقے سے نبھایا ہے۔ اسی طرح جو وفات پا گئے ان کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہوں اور جو کورونا وائرس سے infected ہیں ان کو اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ Order please, order in the House. پچھلے بنچوں پر جو معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے اگر باتیں کرنی ہیں تو مہربانی کر کے لابی میں چلے جائیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! پچھلے دو سال سے مرکز اور صوبوں میں پی ٹی آئی کی حکومت نے تبدیلی کے نام پر نااہلی اور کرپشن کی جو داستان رقم کی ہے اس کی پاکستان ہسٹری میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! اگر میں پنجاب کے حوالے سے بات کروں تو ہمارا پرانا پاکستان اور اس کے پرانے پنجاب کا GDP growth rate 6.5 percent تھا۔ بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ نئے پاکستان کے اس صوبہ پنجاب میں اب GDP growth rate -0.4 percent ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میری سمجھ سے باہر ہے کہ معزز حکومتی ممبران کس چیز کے قصیدے پڑھ رہے ہیں؟ اس وقت inflation rate یعنی مہنگائی کی شرح 13 فیصد سے زیادہ ہو چکی ہے، اشیاء خورد و نوش کا inflation rate 22 percent تک چلا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پرانے پاکستان میں یہی inflation rate 4 percent تھا۔اس کا موازنہ کریں تو حزب اختلاف کی طرف سے کی گئی ساری تنقید آپ کو درست لگے گی۔اگر آپ وائٹ پیپر کھول کر پڑھتے تو آپ کو بخوبی اندازہ ہو جاتا کہ آج انہوں نے جو figures دیئے ہیں اس میں جناب عمران خان کا بھیانک چہرہ unveil کیا گیا ہے۔وہ بڑے معصومانہ انداز میں غریب کی بات کرتے ہیں ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس بجٹ میں دیئے گئے figures کچھ اور ہی کہہ رہے ہیں۔سال 19-2018 میں صوبہ پنجاب کے اندر 24.5 فیصد poverty increase ہوئی تھی جبکہ سال 20-2019 میں 58.8 فیصد لوگ غریب ہوئے ہیں۔پاکستان کی عوام سے ایک کروڑ نوکریاں دینے کا وعدہ کرنے والوں نے پنجاب میں 60 لاکھ افراد کو بے روزگار کر دیا ہے۔حکومتی ممبران کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ حزب اختلاف کے لوگ بار بار نیب نیب کی گردان کرتے ہیں۔ہم نیب نیب نہیں کرتے بلکہ جب آپ نااہلی دکھاتے ہیں، جب آپ کے پاس کچھ کرنے یا بتانے کو نہیں ہوتا تو پھر نیب کی صدا بلند ہوتی ہے۔اسی نیب کو as a tool استعمال کرتے ہوئے اپوزیشن کو target کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ wind up کر لیں۔آپ کے پاس 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جی، بہتر ہے۔میں پوچھنا چاہوں گی کہ جنہوں نے یہاں پر بجٹ تقریر پڑھی ہے کیا وہ اس چیز کے اہل تھے کہ وہ پنجاب کے بجٹ کو represent کرتے؟ مسلم لیگ(ن) کے دور حکومت میں یعنی پرانے پاکستان میں میاں نواز شریف نے بہت سے زیادہ ترقیاتی کام کروائے ہیں۔آپ جدھر بھی جائیں گے تو آپ کو میگا پراجیکٹس اور ان پر میاں محمد نواز شریف کے نام کی تختیاں لگی ہوئی نظر آئیں گی جو ان کی اہلیت، صداقت اور ان کی وطن سے محبت کی گواہی دیتی ہیں۔میاں محمد نواز شریف نے پاکستان میں بہت سے ہسپتال بنائے، انفراسٹرکچر کو بہت بہتر بنایا اور انہوں نے پاکستانی قوم کو بہت زیادہ deliver کیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اب آپ تشریف رکھیں۔وقت بہت کم ہے اور ابھی بہت سے معزز ممبران نے بات کرنی ہے۔جناب عمر تنویر!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی، جناب واثق قیوم عباسی!

MR WASIQ QAYYUM ABBASI: Mr Speaker! Thank you. Can I request you to give me time for tomorrow because I am not prepared today?

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب واثق قیوم عباسی! آج ہم بجٹ بحث کو wind up کریں گے اس لئے کل آپ کس پر بات کریں گے؟ چلیں آپ بیٹھ جائیں۔ جی، میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا!

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا:

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے آج کے اس انتہائی اہم اجلاس میں بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ وقت کی کمی کے پیش نظر مختصراً الفاظ میں اپنا مدعا بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ اور اُن کی پوری ٹیم کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ ان نامساعد حالات میں جب کورونا کی وجہ سے صرف پاکستان ہی نہیں پوری دنیا کی معیشت دباؤ میں ہے اور پاکستان پہلے ہی قرضوں کا مارا ہوا ایک غریب ملک تھا تو ان حالات میں ایک ٹیکس فری اور اس طرح کا surplus budget دینا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جس کے لئے میں، میں وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ کو دوبارہ مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں بہت سی گزارشات کرنا چاہتا تھا لیکن جس طرح ہمارے حزب اختلاف کے دوستوں نے خصوصاً جناب صہیب احمد ملک اور ملک محمد احمد خان نے جو تقریریں کی ہیں اُن کا جواب دینے کا بڑا دل تھا لیکن اب وہ دونوں صاحبان موجود نہیں ہیں اس لئے بات کرنے کا فائدہ کوئی نہیں۔

جناب سپیکر! چاہیے تو یہ تھا کہ حزب اختلاف کی طرف سے اس بجٹ پر کوئی مثبت تجاویز آتیں، اگر ہمارے اندر کوئی خامیاں تھیں تو اُن خامیوں کی نشاندہی کر کے اُن کا کوئی متبادل حل پیش کیا جاتا لیکن یہاں پر میں نے دیکھا ہے کہ تنقید کرنے اور بڑے غلط قسم کے الفاظ بولنے کے سوا

کوئی کام کی بات نہیں ہوئی۔ ہاں، حزب اختلاف کی جانب سے ایک ڈاکٹر صاحب کی تقریر سُن کر مجھے کچھ اچھا لگا ہے کہ انہوں نے کچھ positive باتیں کیں اور میڈیکل شعبے کے حوالے سے کچھ مثبت تجاویز دینے کی کوشش کی۔ ان کے علاوہ حزب اختلاف کے کسی بھی ممبر کی طرف سے اپنے حلقے کے بارے میں یا اس بجٹ کے حوالے سے کوئی مثبت بات سُننے کو نہیں ملی۔

جناب سپیکر! میں وقت کی کمی کے پیش نظر اپنے حلقے کی کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر اورنج لائن ٹرین کے متعلق بڑی دھواں دھار تقریریں ہوئی ہیں تو مجھے 1970 کا وہ واقعہ یاد آجاتا ہے جب مجیب الرحمٰن اسلام آباد آکر سڑک پر لیٹ گیا تھا اور اُس نے کہا کہ مجھے ان سڑکوں سے پٹسن کی خوشبو آرہی ہے تو ہم جو جنوبی پنجاب بلکہ وسطی پنجاب کے دیہاتی علاقوں کے لوگ ہیں جب یہاں پر آکر دیکھتے ہیں کہ 300۔ ارب روپیہ صرف ایک منصوبے پر لگا دیا گیا جس سے زیادہ سے زیادہ چند ہزار نہیں تو کوئی لاکھ ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو فائدہ ہوگا اور دوسری طرف جب ہم اپنی ٹوٹی سڑکیں، اُجڑے سکول، اُجڑے ہسپتال، ٹوٹے کھالے اور ٹوٹی نہریں دیکھتے ہیں تو ہمارا بھی دل کرتا ہے کہ اورنج لائن ٹرین کی پٹڑی کے اوپر لیٹ کر کہیں کہ ہمیں اس میں سے اپنی گندم اور اپنے آلوؤں کی خوشبو آرہی ہے۔

جناب سپیکر! میں وقت کی کمی کے پیش نظر صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ پنجاب میں پہلی دفعہ یہ ہو رہا ہے کہ بجٹ کو بانٹ کر دیا جا رہا ہے۔ یقین کریں آج سے 16 / 15 سال پہلے جناب پرویز الٰہی کے دور میں ضلع پاکپتن میں جو سڑکیں بنی تھیں اُس کے بعد اُن سڑکوں کی مرمت کرنے کی بھی کسی نے کوشش نہیں کی۔ 17 / 16 سال بعد آکر اُن سڑکوں کی مرمت ہو رہی ہے۔ پاکپتن سے ایک انتہائی اہم سڑک جو دریائے ستلج کے پُل سے منچن آباد کی طرف جاتی ہے وہ اربوں روپے کا منصوبہ ہے، پُل بن گیا، آدھی سڑک جو منچن آباد میں آتی تھی وہ بھی بن گئی لیکن پاکپتن والی سائیڈ پر آٹھ کلومیٹر ٹوٹی سڑک کی وجہ سے وہ اربوں روپے کا منصوبہ ناکام اور ناکارہ ہوا پڑا ہے اور دس سال میں ان کو یہ خیال نہیں آیا کہ اورنج لائن ٹرین پر 300۔ ارب روپیہ لگا دیا اور پاکپتن میں آٹھ کلومیٹر کی ایک سڑک نہیں بنا سکے۔ ہمارے حلقے میں سوئی گیس ہے اور نہ سڑکیں صحیح ہیں۔ میرے پورے حلقے میں لڑکوں یا لڑکیوں کا ایک بھی ڈگری کالج نہیں ہے اور یہاں پر

باتیں کی جاتی ہیں کہ ہم نے اورنج لائن ٹرین پر 300- ارب روپے ہی تو لگائے ہیں اس سے کیا فرق پڑ گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں وقت کی کمی کے پیش نظر صرف ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ جناب پرویز الہیٰ کی وزارت اعلیٰ کے وقت نہریں اور نالے پکے کرنے کی ایک سکیم شروع ہوئی تھی جو زمینداروں کے لئے بہت مفید تھی اور جن زمینداروں کو پانی کی کمی کی وجہ سے نقصان ہو رہا تھا اس سکیم کی وجہ سے اُن کو بہت فائدہ ہوا تھا لیکن بعد میں وہ سکیم بند کر دی گئی۔ براہ مہربانی اس سکیم کو بحال کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، جناب خالد محمود!

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تاجدار ختم نبوت کا داعی ہونے کے ناتے جناب سپیکر پنجاب اسمبلی، اپنی بہن محترمہ خدیجہ عمر اور اس ایوان کے تمام ممبران کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ختم نبوت پر بل پاس کیا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی COVID-19 کے حوالے سے جو ٹیم front line پر کام کر رہی ہے جس میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف، نرسز وغیرہ، ریسکیو 1122 والے بھی شامل ہیں میں اُن کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ یہ تجویز بھی رکھتا ہوں کہ جو ڈاکٹرز اس وبا کے دوران شہید ہوئے حکومت اُنہیں کم از کم شہداء کی book میں شامل کرلے۔

جناب سپیکر! اب میں چند باتیں اپنے حلقہ شہر بورے والا کے حوالے سے بجٹ کے تناظر میں کروں گا۔ ابھی میرے ایک بھائی کہہ رہے تھے کہ شاید معزز ممبران حزب اختلاف نے بجٹ کی تقریر پڑھی نہیں۔

جناب سپیکر! میں نے بجٹ تقریر میں ایک لفظ دیکھا کہ وزیر خزانہ کہہ رہے تھے کہ COVID-19 کے حوالے سے ملکی حالات کی وجہ سے یہ وقت تقاضا کرتا ہے کہ ہم یکجا ہو کر اس کا مقابلہ کریں۔ انہوں نے یہ بات بالکل سچ کہی صرف یہ وقت تقاضا کرنا ہے لیکن تبدیلی سرکار کے یہ میرے بھائی اس بات کے بالکل متقاضی نہیں کہ ہم یکجا ہو کر سوچیں۔ اگر یہ یکجا ہونے کی بات

کرتے ہیں تو بتائیں کہ انہوں نے حزب اختلاف کی کون سی بات کو positive لیا اور معزز ممبران حزب اختلاف کو کون سے forum پر مدعو کیا؟ اس کے ساتھ ساتھ بجٹ تقریر کے ایک پیرے میں لکھا ہوا تھا کہ یہ شمولیاتی بجٹ ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ کون سی شمولیت، کس کی شمولیت، کون سی حزب اختلاف کو کسی نے on board لیا ہو، تاجروں کو لیا ہو، مزدوروں کو لیا ہو، کسان کو لیا ہو؟ اس بجٹ کی تقریر الفاظ کا گورکھ دھندہ ہے ان کو شعر کی صورت میں بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں:۔

چلتے ہیں دبے پاؤں کوئی جاگ نہ جائے
غلامی کے اسیروں کی یہی خاص ادا ہے
ہوتی نہیں جو قوم حق بات پر یکجا
اُس قوم کا حاکم ہی بس اُن کی سزا ہے

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اپنے شہر کے چند مسائل کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ ہمارے بورے والا شہر میں ٹی ایچ کیو ہسپتال کو میاں محمد شہباز شریف کے دور میں 60 beds سے اپ گریڈ کر کے 150 beds کا کیا گیا تھا وہاں پر بلڈنگ مکمل ہے، accessories پوری ہیں لیکن ان دو سالوں میں ہمیں 60 beds کا ہی بجٹ دیا جاتا رہا اور ہم 150 beds کے مریضوں کو 60 beds کے بجٹ سے چلا رہے ہیں۔ اُس ہسپتال کے لئے جو SNE demand کی گئی وہ بھی پوری نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! میری مزید دو تین چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ میں ساتھ ساتھ یہ بتانا چاہوں گا۔ یہ وہ بات ہے جب راگ الاپا جاتا ہے کہ ہم نے COVID-19 کو قابو کرنے کے لئے یہ کر لیا اور فلاں کر لیا۔ میرے شہر بورے والا کا نور حسن نامی شخص آج سے چار دن پہلے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں کورونا کی وجہ سے refer کیا گیا لیکن ڈی ایچ کیو کی حالت یہ تھی کہ وہاں ventilator موجود تھا لیکن ڈاکٹر کے پاس اس کو چلانے کے لئے operator موجود نہیں تھا۔ یہ تبدیلی سرکار کی good governance ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! صرف دو منٹ مزید دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اتنا ٹائم نہیں ہے کیونکہ مزید سپیکر بھی ہیں۔ آپ آخری دس سیکنڈ میں بات ختم کر لیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! ایک دو باتیں ہیں جو ایک منٹ میں cover کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جلدی کریں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! ہمارے شہر میں پبلک ہیلتھ کی ایک سکیم میاں محمد شہباز شریف کی گورنمنٹ نے دی تھی جو ٹوٹل 36 کروڑ روپے کی تھی۔ اس سکیم پر پچھلے تین سال میں 24 کروڑ روپیہ لگایا گیا لیکن اس تبدیلی سرکار نے پچھلے دو سال سے وہاں ایک روپے کا کام نہیں کروایا۔ پچھلے سال کے بجٹ میں جو پیسے دیئے گئے اس میں سے تین ملین واپس lapse کروا لئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہو لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ نے بہت ٹائم لے لیا ہے۔ جی، جناب عمر فاروق!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ محکمہ امور نوجواناں و کھیلیں (جناب عمر فاروق):

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ 21-2020 پر بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے ملک میں جو کورونا کی وبا آئی ہوئی ہے اس سے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت، اپنے فضل و کرم سے اور حضور ﷺ کے صدقے نجات عطا فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ، فنانس سیکرٹری اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ ان مشکل حالات میں انہوں نے عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے۔ وزیر اعظم جناب عمران خان نے کورونا وبا کی وجہ سے پاکستان کے غریب لوگوں کے لئے 1240۔ارب روپے کا relief package دیا ہے جو نہ صرف پاکستان کی تاریخ بلکہ ایشیاء کی تاریخ کا سب سے بڑا relief package ہے۔ اسی طرح 55۔ارب روپے سے پنجاب کے 45لاکھ خاندانوں کی جو مدد کی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا شکر گزار ہوں اور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے۔ یہ امید کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ ہمیشہ غریب خاندانوں کی مدد کرتے رہیں گے۔ میں یہاں اپوزیشن ممبران اسمبلی کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جناب عثمان احمد خان بزدار خدا ترس اور پنجاب کی غریب عوام کے خیر خواہ ہیں۔ وہ شعبدہ بازی اور خالی بیان بازی کرنے والی شخصیت نہ ہیں بلکہ وہ عمل کر کے کام کرنے والی شخصیت ہیں۔ ایماندار وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس بجٹ میں عوام کو ٹیکس ریلیف کا package دیا اور ساتھ اخراجات میں کمی، کفایت شعاری، معاشی استحکام اور ترقی کو ترجیح دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جناب عمران خان کے وژن کو آگے بڑھاتے ہوئے پنجاب بھر میں صحت انصاف کارڈ فراہم کئے جس کے ذریعے ہر شہری کو مفت سہولیات میسر آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ wind up کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ محکمہ امور نوجواناں و کھیلیں (جناب عمر فاروق): جناب سپیکر! صوبائی اسمبلی پنجاب نے ماضی میں جنوبی پنجاب بنانے کے لئے دو قراردادیں منظور کیں لیکن نتیجہ صفر نکلا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عمر فاروق! اپنی بات wind up کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ محکمہ امور نوجواناں و کھیلیں (جناب عمر فاروق): جناب سپیکر! صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دو منٹ کا وقت نہیں ہے۔ مزید ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ محکمہ امور نوجوانان و کھیلیں (جناب عمر فاروق): جناب سپیکر! ابھی پانچ منٹ پورے ہی نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے پانچ منٹ ہو چکے ہیں بہر حال اپنا point of view جلدی بیان کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ محکمہ امور نوجوانان و کھیلیں (جناب عمر فاروق): جناب سپیکر! انہوں نے جنوبی پنجاب بنانے کے لئے دو قراردادیں منظور کیں لیکن نتیجہ صفر نکلا۔ جب پی ٹی آئی کی حکومت نے جنوبی پنجاب کی عوام سے وعدہ کیا کہ ان کے لئے الگ صوبہ بنایا جائے گا اور اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے سالانہ میزانیہ میں جنوبی پنجاب کی ترقی کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم رکھ دی ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے قیام کی منظوری دے دی ہے جو یکم جولائی 2020 سے فعال ہو جائے گا۔ اس سیکرٹریٹ میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور ایڈیشنل آئی جی کی اسامیاں بھی تخلیق کر دی ہیں۔ سابقہ حکومت نے اربوں روپے کے قرضے لے کر اس ملک عزیز کو مقروض کر رکھا تھا لیکن جب پی ٹی آئی کی حکومت آئی تو سرکاری خزانے میں ان قرضوں کی قسط ادا کرنے کے لئے پیسے موجود نہیں تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عمر فاروق! بہت شکریہ آپ کا point of view آ چکا ہے۔ تشریف رکھیں۔ جناب الیاس چنیوٹی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد کاظم پیرزادہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب محمد یوسف!

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ اس دفعہ حکومت نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس میں حکومت بڑی بے بس نظر آئی ہے۔ اس بجٹ میں ان کی نااہلی، نالائقی اور incompetence show ہو رہی تھی۔ یہ بجٹ عوامی امنگوں کی ترجمانی نہیں کرتا اس لئے میں اسے مسترد کرتا ہوں۔ یہ تبدیلی سرکار جو نعرہ لگا رہی تھی کہ ہم آپ کو نیا پاکستان دیں گے لیکن جنوری 2020 میں لوگوں کو ٹماٹر نہیں مل رہے تھے، فروری میں چینی نہیں مل رہی تھی، مارچ میں آٹا نہیں مل رہا تھا، اپریل میں لوگ آپس میں مل نہیں رہے تھے

اور مئی میں ہسپتالوں میں بیڈ نہیں مل رہے تھے جبکہ جون میں اب عوام کو پٹرول نہیں مل رہا۔ دنیا میں پٹرول کی قیمتیں رُل گئی ہیں لیکن اس تبدیلی سرکار نے پاکستانی عوام کو رول دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اب زراعت کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ کسان پاکستانی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتا ہے۔ ہمارے ملک کی 70 فیصد آبادی اس کاروبار سے منسلک ہے لیکن جس طرح انہوں نے زراعت میں تباہی کی ہے اس سے ہمارے خادمِ اعلیٰ کا پھلتا پھولتا پنجاب تباہ ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب آپ wind up کریں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! ابھی پانچ منٹ پورے نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب محمد یوسف: ابھی نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اپنی بات جلدی کریں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! کسان کے لئے interest free loan اور گرین ٹریکٹر سکیم تھی جن کو ختم کر دیا گیا ہے۔ آبپاشی کے existing system کے لئے 80۔ارب روپے چاہئیں تاکہ کسان کو پانی مل سکے لیکن اس کے لئے صرف 24۔ارب روپے رکھے گئے ہیں اور اس میں ڈویلپمنٹ سکیمیں بھی دے دی گئی ہیں۔ کسان کے لئے ٹڈی دَل عذاب بن کر اترا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح آپ دیکھیں کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن کی داعی حکومت آج کس جگہ پر کھڑی ہے، یہ ہیلتھ میں کوئی کردار ادا کر سکی ہے اور نہ ہی ایجوکیشن میں کچھ کیا ہے۔ کورونا وائرس نے ان کو گھیرا ہوا ہے اور چار ماہ سے کھینچ کر اس کو لے آئے ہیں۔ جب یہ ٹی وی پر آتے ہیں تو اپنے قصیدے پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے حلقے کے حوالے سے دو تین باتیں کر کے wind up کر دیتا ہوں۔ میرے حلقے میں تین روڈ ہیں EB/118 اڈا کوارٹر تا ڈھلن بنگلہ جس کا ADP No. 3912 ہے لیکن یہ سکیم بجٹ سے نکال دی گئی ہے جبکہ بیس کلومیٹر روڈ بن چکا ہے

اور اس میں اٹھارہ کلو میٹر روڈ بننے والا ہے۔ میرے خیال میں بائی پاس گگو سکیم کے سارے پیسے خرچ ہو چکے ہیں اور صرف 40 لاکھ روپے کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے یہ سڑک مکمل نہیں ہو سکی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، بہت شکریہ۔ جی، محترمہ آسیہ امجد!

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں پنجاب حکومت اور وزیر خزانہ کو اس ملکی صورتحال میں ایک نہایت ہی مناسب اور عمدہ بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دیتی ہوں۔

جناب سپیکر! باتیں تو بہت ساری ہیں لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے انتہائی مختصر الفاظ میں بیان کروں گی۔ بہت ساری باتیں ہوئیں، تنقید برائے تنقید ہوئی، ان نامساعد حالات میں جبکہ ہمیں ایک یونٹ ہو کر سوچنا چاہئے تھا، ہمیں پاکستان کا سوچنا چاہئے تھا اور پارٹیوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اپوزیشن نے بہت ساری باتیں کیں، ہم پر تنقید ہوئی اور ہماری ایک محترمہ نے آج کہا کہ ان کے کپتان صاحب لہک لہک کر بات کرتے تھے جبکہ وہ بھول رہی ہیں کہ ان کی اتحادی جماعت کے جو چیئرپرسن اور چیئرمین ہیں لہرانا، بل کھانا اور لہک لہک کر باتیں کرنا ان کا کام ہے اور وہ کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جناب صہیب احمد ملک نے بڑے جوش میں آ کر خطاب کیا اور ان کے خطاب سے لگ رہا تھا کہ آج تو وہ دھرتی ہلا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ "ہماری قیادت نے کہا کہ سمندر سے گیس نکالیں گے" وہ تو نکل آئے گی لیکن جو ہم نے ان کی جماعت یعنی شریف برادران کی گیس نکالی ہے ناں پہلے تو وہ اس کو دوبارہ سے refill کریں جو کہ ہم نہیں ہونے دیں گے۔ جناب سمیع اللہ خان نے پہلے دن بڑی شاعری کی جس میں انہوں نے "گنجوں" کا بھی ذکر کیا تو اِدھر تو الحمدللہ گنجے نہیں ہیں اس لئے پہلے اپنے گنجوں کا ذرا خیال کریں کہ وہ آج کل کہاں ہیں اور ان کے متعلق بات کریں۔

جناب سپیکر! تنقید کے لئے علم کا ہونا بہت ضروری ہے جبکہ نکتہ چینی کرنے کے لئے جہالت ہی کافی ہے جو کہ دوسری طرف سے ہمیں نظر آ رہی ہے۔ ابھی بھی اپوزیشن کے ایک بھائی نے کہا کہ جھنگ کے ممبران چاہے وہ حکومتی بنچز سے ہوں یا اپوزیشن بنچز سے، سارے نااہل اور

نالائق ہیں تو ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ حکومتی بنچز پر جو جھنگ سے نمائندے ہیں وہ تو بہت اہل اور بہت لائق ہیں ان کی طرح نالائق نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! تنقید ضرور کریں لیکن اس کو اس طریقے سے نہ لے کر چلیں جس میں ملک کا نقصان ہو اور اس قوم کا نقصان ہو۔ آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں اور جہاں ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ کچھ بہتری کے لئے تجاویز پیش کر سکتے ہیں تو وہ تجاویز دیں اور صرف بحث برائے تنقید نہ کریں۔ بجٹ کی کاپیاں پھاڑنا یا اس طرح کی شعبدہ بازی کرنا انہیں زیب نہیں دیتا۔ وہ بس آتے ہیں اپنی تقریر کی اور نکل گئے۔ انشاء اللہ پاکستان ترقی کرے گا اور بہت ہی عمدہ طریقے سے آگے جائے گا۔ اس کورونا وبا میں ہمیں ایک ہو کر رہنا ہے، اس ملک کا سوچنا ہے اور اپنی پارٹیوں سے بالاتر ہو کر اپنے ملک کا سوچنا ہے کیونکہ سیاست کرنے کے لئے ساری زندگی پڑی ہے۔ ابھی فی الحال اس ملک کے لئے سوچیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! Speeches کے لئے تو میرے پاس بہت زیادہ نام ہیں لیکن وقت کی کمی ہے اور جتنی تقاریر ہو چکی ہیں تو اس پر wind up speech کے لئے on behalf of the Finance Minister میاں محمد اسلم اقبال دعوت دوں گا کہ وہ wind up speech کریں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، کامرس و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

تمام تر تعریفیں اس رب کائنات کے لئے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور تمام تر درود پاک نبی رحمت ﷺ کے لئے جن کی خاطر یہ جہاں بنایا گیا بے شک۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے جس تحمل مزاجی کے ساتھ تمام دوستوں کو وقت دیا، معزز ممبران حزب اختلاف اور حکومتی بنچز کے تقریباً تمام ممبران کو آپ نے موقع دیا تاکہ بجٹ کے حوالے سے اپنی مثبت تجاویز دیں اور حکومت میں بیٹھے ہوئے ممبران اور کابینہ ارکان ان تمام معاملات کو بہتر انداز میں دیکھ سکیں کہ کس طرح سے ہم نے آگے کی طرف لے کر چلنا ہے۔

جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزار ہوں کہ اس نے ہمیں کامیابی کے ساتھ اس معزز ایوان کے سامنے بجٹ 21-2020 پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس بجٹ کے حوالے سے میڈیا کے اندر پنجاب کے ٹیکس فری بجٹ کے حوالے سے جو آرٹیکلز لکھے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کی عوام دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ہر چینل نے، ہر اینکر پرسن نے اور آرٹیکل لکھنے والوں نے اس بجٹ کو مثبت بجٹ قرار دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ یہ بجٹ تاریخی اعتبار سے ایک مشکل بجٹ تھا۔ 21-2020 کے بجٹ میں وزیر خزانہ بھی اپنی تقریر کے اندر اس چیز کا تذکرہ کر چکے کہ مشکل حالات میں مشکل بجٹ پیش کیا گیا لیکن جس طرح سے وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر خزانہ، چیئر مین پی اینڈ ڈی، سیکرٹری فنانس وان کی ٹیم اور کیبنٹ ممبران نے بڑی محنت کے ساتھ خاص طور پر عام آدمی جو دہاڑی دار ہے، جو daily wager ہے اس کا کس طرح سے خیال رکھا۔ اس بجٹ کے اندر کس طرح سے ان تمام معاملات کو آگے کی طرف لے کر چلے تاکہ آنے والے وقت میں اور COVID-19 کے اس مشکل دور میں اس وبا سے نمٹنے کے لئے کس طرح سے جو رعایتیں ہیں وہ عام آدمی کو بزنس کے حوالے سے بھی دی جائیں تاکہ بہتر انداز میں کاروبار آگے چلیں۔ اس مقصد کے لئے ہم نے تقریباً 56۔ ارب روپے کا تاریخی tax free package دے کر اپنی معاشی ترقی کی راہ ہموار کی ہے۔ اس میں بورڈ آف ریونیو کے حوالے سے 35۔ ارب روپے کا ریلیف دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے حوالے سے 11۔ ارب روپے کا ریلیف دیا گیا ہے۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی کے حوالے سے تقریباً 10۔ ارب روپے کا ریلیف دیا گیا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ ملک کے اندر اور خاص طور پر پنجاب کے اندر جو economic activities ہیں وہ بہتر انداز میں آگے کی طرف بڑھیں۔

جناب سپیکر! لیڈر آف دی اپوزیشن، ان کے باقی دوستوں کی طرف سے جو سوالات اٹھائے گئے اور جن ممبران نے بحث کے دوران جو تجاویز دی ہیں تو میں اس حوالے سے بات کروں گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے حوالے سے بات کی گئی کہ وہاں اخراجات پہلے کی نسبت زیادہ ہیں تو میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے جو کہا تھا کہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے اخراجات میں 32.4 فیصد اضافہ ہوا تو یہ ان کی بات درست نہ ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ کے سامنے کچھ حقائق رکھنا چاہوں گا تاکہ آپ اس کو دیکھ سکیں۔ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں سابقہ ادوار میں جو پیسے استعمال کئے جاتے رہے۔

جناب سپیکر! میں بتاتا چلوں کہ انہوں نے 2013 سے 2018 کے دوران تقریباً ایک ارب 61 کروڑ 26 لاکھ روپے اور پھر 2013 سے 2018 تک 2۔ارب 92 کروڑ 64 لاکھ روپے یعنی کل 4۔ارب 53 کروڑ 91 لاکھ روپے وہاں خرچ کئے لہٰذا میں ان کی تصحیح کر رہا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے موجودہ سیکرٹریٹ کے جو اخراجات ہیں۔ ان کے ادوار کی نسبت نہ صرف کم ہیں بلکہ 7 کلب جو حکومت کا ایک دیا ہوا گھر ہے وہی ان کا کیمپ آفس ہے، وہی ان کا گھر ہے۔ ان کے کوئی چھ کیمپ آفسز نہیں ہیں ان کا صرف ایک کیمپ آفس ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب پچھلے ادوار میں ذاتی گھروں کے ارد گرد چار دیواریاں کرانے کے لئے جو فنڈز استعمال کئے گئے وہ غریب عوام کی خون پسینے کی کمائی تھی۔ اپنے ذاتی گھر کی چار دیواری کرانے کے لئے، وہاں کیمرے لگانے کے لئے اور وہاں پر لائٹیں لگانے کے لئے تقریباً 72 کروڑ روپیہ استعمال کیا گیا۔ نہ صرف یہ بلکہ تقریباً 2900 پولیس کی نفری مختلف شفٹوں میں ڈیوٹی کیا کرتی تھی۔ اگر وہ اخراجات بھی جمع کئے جائیں تو اربوں روپیہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر! کیا ان سے پوچھنا ہمارا حق نہیں بنتا کہ اگر عوام کے خون پسینے کی کمائی سے آپ نے کس طرح اپنے ذاتی گھر کی چار دیواری کی، کیا یہ ہمارا پوچھنے کا حق نہیں ہے کہ 3000 پولیس کے جوان آپ کے گھر کے باہر ڈیوٹی کیا کرتے تھے اور کیا ان سے یہ بھی نہ پوچھیں کہ آپ کے چھ چھ کیمپ آفسز کے اخراجات غریب عوام کی جیبوں سے جاتے تھے؟ بات آپ اشرافیہ کی کرتے تھے اور سب سے بڑے اشرافیہ کے طور پر آپ کا رہن سہن نظر آتا تھا کیا یہ پوچھنا ہمارا گناہ ہے اگر ہم ان سے یہ سب کچھ پوچھیں تو پھر یہ کہتے ہیں کہ تبدیلی سرکار کیا کر رہی ہے؟ یہی تبدیلی ہے کہ تبدیلی سرکار نے آپ کو آپ کا چہرہ دکھایا ہے کہ یہ اخراجات تھے جو آپ کرتے رہے ہیں اور غریب عوام کو اس طرح سے لوٹتے رہے ہیں۔ یہاں اپوزیشن کے ممبران بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا، یہاں اپوزیشن میں شاہ صاحب تشریف رکھتے ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ کل یہ قرارداد لے کر آئیں، پنجاب کے اندر 40 شوگر ملیں چل رہی ہیں یہ قرارداد لے کر آئیں کہ جن شوگر ملوں نے آج تک عوام کے بقایاجات نہیں

دیئے ان کے نام ہم یہاں روسٹرم پر کھڑے ہو کر لیتے ہیں۔ 78 کروڑ روپے کسانوں کا مارا ہوا ہے۔ یہاں سب کے پیٹ میں کسان کا درد ہے لیکن جب شوگر کین کے پیسے دینے کی باری آتی ہے تو کوئی زبان نہیں کھولتا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: آپ قرارداد لے آئیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں قرارداد لے آتا ہوں آپ سارے سپورٹ کریں۔ آپ مشترکہ طور پر کریں تاکہ آپ کو پتا چلے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: پلیز! منسٹر صاحب کو کوئی interrupt نہ کرے، ان کو بات کرنے دیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! ہم نے Austerity Committee کے حوالے سے نئی گاڑیوں کی خریداری پر بھی ban لگائے رکھا اور ابھی تک ban ہے۔ جہاں پر بہت ہی زیادہ ضروری چیزیں چاہئے ہوتی ہیں انہی کو لے کر آتے ہیں۔ Austerity Committee کے تحت تقریباً ایک ارب 50 کروڑ روپے سے زائد کی بچت کی گئی۔

جناب سپیکر! ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ غریب عوام کا پیسا کس جگہ پر صحیح انداز میں خرچ ہونا چاہئے۔ یہاں پر COVID-19 کے حوالے سے بھی بات کی گئی، میں اس پر تھوڑی سی بات کرلوں۔ اس سے پہلے preventive health کے حوالے سے بات کی گئی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہاں اپوزیشن کی طرف سے جو figures دیئے گئے وہ حقائق پر مبنی نہیں ہیں۔ رواں مالی سال میں حفظان صحت کے لئے 10۔ارب 21 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی جس کو آئندہ مالی سال کے لئے تقریباً 10۔ارب 84 کروڑ روپے رکھا ہے۔ ٹی بی، ہیپاٹائٹس، ایچ آئی وی، ایڈز، انفیکشن، موذی اور غیر موذی بیماریوں کی روک تھام کے لئے یہ تمام رقم بجٹ کے اندر رکھی گئی ہے۔ COVID-19 سے نپٹنے کے لئے 13۔ ارب روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے اور یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے ممبران نے بات کی کہ اللہ نہ کرے کہ کوئی COVID-19 کے دوران اپنی خدمات سرانجام دیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے تو اس کے لئے حکومت کو چاہئے package رکھے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کورونا وارڈ میں تعینات،

پیرا میڈیکل سٹاف اور جتنا بھی عملہ ہے ان کو ایک تنخواہ تو اعزازیہ کے طور پر دی جا رہی ہے لیکن اللہ نہ کرے خدانخواستہ اگر کوئی اس وبا کے دوران کام کرتے ہوئے اللہ کو پیارا ہو جائے تو اس کے لئے شہیدpackage کا اعلان کیا گیا ہے جو 40 لاکھ روپے سے ایک کروڑ روپے تک ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! تعلیم کے حوالے سے بات کی گئی، صحت کے حوالے سے بات کی گئی۔ ہم اس کا تھوڑا ساcomparison کر لیتے ہیں۔انہوں نے آخری بجٹ2017-18 میںfigures کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا اور تقریباً 635۔ارب روپے کا بجٹ announce کیا تھا۔ اگر اس کی utilization دیکھی جائے تو وہ64 فیصد تھی۔ یہ سارے پراجیکٹس بنا کر چلے گئے، سکیمیں ڈال کر چلے گئے کیونکہ انہیں پتا تھا، ان کو حالات وواقعات اور عوام کی آواز جو ان کے کانوں تک آ رہی تھی انہیں سمجھ آ رہی تھی کہ انہوں نے حکومت میں نہیں آنا۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ بجٹ بنا کر صرف ان کو دکھا دیا جائے اور سکیمیں ڈال دی جائیں۔ ہماری حکومت نے کم ظرفی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ان کی5550 ongoing سکیمیں تھیں جو ہم نےtake up کی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے بڑے ظرف کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں 5550 سکیموں کی بات کر رہا ہوں اور ان کا ظرف یہ تھا کہ جب ہمارا پہلا دور تھا تو انہوں نے ہمارے علاقوں کے پراجیکٹس بند کر دیئے تھے جس کیdetail میں نے پہلے بھی بتائی ہے۔انہوں نے ہماری ایک سکیم کو پورا نہیں کیا جبکہ یہ ساری سکیمیں عوام کے لئے تھیں۔ ان میں کوئی ہسپتال تھا، کوئی ڈسپنسری تھی، کوئی سکول تھا، کوئی کالج تھا اور کوئی پینے کے پانی کی سکیم تھی۔ ان سے ایک سکیم بھی برداشت نہیں ہوئی۔ کیا یہ ہماری حکومت کا ظرف نہیں ہے، ہمارے پاس بھی چانس تھا، ہماری کیبنٹ تھی اور سارا ہاؤس تھا۔ ہمارا دل بھی کرتا ہے کہ ہم اپنے ایم پی ایز، ایم این ایز کو کروڑوں روپے کے فنڈز دیں اور کہیں کہ اپنے علاقوں میں ڈویلپمنٹ کریں لیکن چونکہ ان سکیموں پر عوام کی خون پسینے کی کمائی خرچ تھی اس لئے ہم نے اس کوtake up کیا اور ہم نے 5550 سکیموں کو نہ صرفcarry کیا بلکہ ان کے لئے فنڈز بھی مہیا کئے ہیں۔ وہ سکیمیں تقریباً1540 بلین کی تھیں اور ان کے لئے ابھی ہم نے 766 بلین روپیہ دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا ظرف تھا کہ وہ اس کو لے کر چلی ہے۔

جناب سپیکر! تعلیم اور صحت کے شعبوں کو شروع دن سے ہی ہم نے اپنی اوّلین ترجیح پر رکھا ہے۔اب ہم ان کا بھی موازنہ کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! سابقادور میں مالی سال2017-18 میں شعبہ تعلیم کے لئے 320۔ارب روپے رکھے گئے جبکہ اپنے دو سالہ دور میں یہ اخراجات320 سے 378۔ارب روپے تک بڑھائے گئے یعنی کہ اس میں ہم نے 18 فیصد اضافہ کیا ہے۔اسی طرح صحت کے حوالے سے2017-18 میں 206۔ارب روپے خرچ کئے گئے جبکہ ہم206 سے 262۔ارب روپے تک اس کے بجٹ کو لے کر گئے۔ یہ figures ان کے سامنے ہیں جو کتابیں چھپی ہیں اس میں سے دیکھ لیں۔اس میں ہم نے 27 فیصد اضافہ کیا اور انہوں نے 635۔ارب روپے میں سے 206۔ارب روپے رکھا تھا جو ان کا ڈویلپمنٹ بجٹ تھا اور جو ہمارا بجٹ ہے اس کو بھی ضرور دیکھا جائے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لئے یہاں پر دوستوں نے بات کی۔ جنوبی پنجاب کے حوالے سے ہماری حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔ جنوبی پنجاب کا بجٹ جو کتابوں کے اندر دکھایا جاتا تھا وہ استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ یہ آپ کو بھی بخوبی اندازہ ہے۔ وہ بجٹ صرف اور صرف کتابوں کی حد تک اور دکھانے کی حد تک تھا لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ساری کیبنٹ نے یہ کیا کہ جتنا بجٹ ہم نے رکھا اس بجٹ پر یہ کہا گیا کہ یہ بجٹ صرف اور صرف جنوبی پنجاب کے لئے ہے اور اس کو کسی دوسری جگہ پر استعمال نہیں کر سکتے۔ یہ صرف اور صرف انہی اضلاع میں استعمال ہو گا جن اضلاع کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس کی مثال پنجاب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ان کا جنوبی پنجاب کا ڈویلپمنٹ بجٹ16 سے 17 فیصد ہوا کرتا تھا۔ آج وہ بجٹ جنوبی پنجاب کے لئے 35 سے 36 فیصد ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لئے اور ان کے مسائل کے حل کے لئے بہت جلد ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور ایڈیشنل آئی جی کی زیر نگرانی سیکرٹریٹ کے 16 محکموں کو فعال کرنا انشاءاللہ جنوبی پنجاب کے باسیوں کے لئے ہماری حکومت کی طرف سے ایک یادگار تحفہ ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں ہماری حکومت کے ترقیاتی پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے میں کچھ ڈویلپمنٹ کے پروگرام آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ ڈی جی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، 500 بیڈز پر مشتمل نشتر ہسپتال II کی تعمیر کا آغاز، راجن پور اور لیّہ میں زچہ بچہ کے

لئے 200بیڈز کے ہسپتال کی تعمیر، رحیم یار خان میں 500 بیڈز کے شیخ زاید ہسپتال II آئندہ مالی سال کے رکھا گیا ہے۔ غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان، تھل یونیورسٹی بھکر، نادرآباد پھاٹک flyover کی تعمیر، زین چوکی والا تا بھارتی سڑک کی تعمیر، لیہ تا چوک اعظم دو رویہ سڑک کی تعمیر، اوچ شریف تا احمد پور دورویہ سڑک کی تعمیر جیسے ترقیاتی منصوبے روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ جن کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Ease of doing business کے حوالے سے بھی حکومت نے ایک بڑا جامع پروگرام بنایا۔ آپ نے پچھلے سال میں دیکھا ہو گا کہ ہماری جو Ease of doing business کے حوالے سے ranking تھی وہ 137 نمبر پر تھی۔ الحمدللہ اب وہ 108 نمبر پر ہے اور اس سال انشاءاللہ ہم کوشش کریں گے کہ وہ 80 کے قریب لے کر آئیں۔ ہم اس مقصد کے لئے مقامی حکومت کو 60 کروڑ روپے کا ٹیکس relief package مہیا کر رہے ہیں جس میں عام چھوٹا آدمی، کاروباری آدمی جس کو اپنی رجسٹریشن کے لئے مختلف فائلیں اٹھا کر مختلف دفاتر میں جانا پڑتا ہے ہم اس ٹیکس کو ختم کر رہے ہیں جس کا اعلان منسٹر فنانس نے اپنی تقریر میں کیا۔ اس سے انشاءاللہ تعالیٰ Ease of doing Business کو فروغ ملے گا۔ اگلی بار اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری کے لئے اس پاکستان کے آئین کے اندر وہ تمام چیزیں درج ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ دعویٰ کیا گیا کہ سابقہ حکومت نے اپنے آخری بجٹ میں ایک ارب 60 کروڑ روپے رکھے جو کہ ایسا نہیں ہے اگر آپ اس بجٹ کو پڑھیں تو اس میں آدھی رقم بھی نہیں بنتی لیکن ہم نے اقلیتوں کے حقوق کے لئے اور ان کے Churches، مندر اور گرجاگھروں کی جو بھی ڈویلپمنٹ ہے اس کو کرنے کے لئے مختلف علاقوں میں جہاں وہ رہتے ہیں، سیوریج، واٹر سپلائی اور تمام چیزوں کو مکمل کرنے کے لئے حکومت نے تقریباً 1500 ملین روپے رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر ٹڈی دل کے حوالے سے بات کی گئی بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس سے فصلوں کا نقصان ہوا ہے لیکن حکومت نے بروقت اقدامات کرتے ہوئے اور اس کے دوران بھی ہمارے دو پائلٹس شہید بھی ہوئے جب ٹڈی دل کا حملہ ہوا تو وہ جو سپرے کرنے والا

جہاز تھا اس جہاز میں ہمارے دو پائلٹس اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ہم نے locus کے لئے تقریباً 4۔ارب روپیہ رکھا ہے جو کہ پی ڈی ایم کی طرف سے بھی تقریباً ایک ارب روپیہ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ انشاءاللہ اس میں جو رقم مختص کی گئی ہے اس سے اس وبا پر اس ٹڈی دل کے سلسلہ پر قابو پانے کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ یہ کافی ہوگی۔

جناب سپیکر! یہ بھی معزز اپوزیشن کی طرف سے فرمایا گیا کہ پاپولیشن کنٹرول اور خواتین کے شعبہ بہبود پر توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! میں ان کو یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ kindly جب آپ تقریر کر رہے ہوں، آپ تو بہت بڑا بجٹ بنانے والے تھے آپ ذرا ان اپنی کتابوں کو نکال کر تھوڑا سا پڑھ لیتے تو آپ کو clear ہو جاتا کہ اس حکومت میں کتنے پیسے رکھے گئے ہیں اور آپ نے کتنے پیسے رکھے۔ آپ نے 0.24 فیصد رکھا تھا ہم نے 0.48 فیصد رکھا۔ آپ ذرا اس کو پڑھ لیں تاکہ آپ کو clear ہو جائے کہ ہم نے اس شعبہ کے لئے کتنے پیسے رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر فارم ٹو مارکیٹ روڈز کا بڑا ذکر کیا گیا کہ ہم نے بڑا پہاڑ مارا ہے اور ہماری سڑکیں ایسی ہیں کہ غریب آدمی اس پر سو بھی سکتا ہے بلکہ اس پر بیٹھ کر کھانا بھی کھا سکتا ہے۔ اس طرح کی باتیں مجھے سننے کو ملیں۔

جناب سپیکر! اگر اس کے پاس گھر نہیں ہے تو جس طرح اورنج لائن ٹرین کے اندر ہم جا کر ریسٹ بھی کر سکتے ہیں، بڑا کچھ کر سکتے ہیں، COVID کے patient کو ادھر admit کروا سکتے ہیں اور بھی بڑے معاملات ہیں اگر اللہ نہ کرے کسی کو کوئی موذی مرض ہے تو وہ اورنج لائن ٹرین سے help لے سکتا ہے۔ آج کے دور کے مطابق وہ ٹیکنالوجی آئی ہے کہ 300۔ارب روپے سے جو پراجیکٹ شروع کیا گیا ہے وہاں پر ہر مسائل کا حل موجود ہے۔

جناب سپیکر! کسان کا بھی ہے، صنعتکار کا بھی ہے، ایم پی ایز، ایم این ایز کا بھی ہے اور عام لوگوں کا بھی ہے اس کو ضرور دیکھا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!انہوں نے کہا کہ ان کے دور میں 15۔ارب روپے فارم ٹو مارکیٹ روڈز کے لئے رکھا گیا۔ ہم نے 16۔ارب روپیہ رکھا ہے اور آئندہ مالی سال کے لئے جو Punjab Economics Stimulus کے تحت تقریباًمزید 10۔ارب روپے رکھے یعنی ٹوٹل تقریباً 26۔ارب روپیہ بنتا ہے جو ان تمام کاموں کے لئے رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر!روزگار کے حوالے سے بات ہوئی۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا ایک ادارہ پنجاب سمال انڈسٹری کارپوریشن،ابھی پچھلے دنوں سکیم کو منظوری کی طرف لے جارہے ہیں وہ تقریباًپایہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا ٹائم دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!اس میں جو پنجاب سمال انڈسٹری ہے چھوٹے روزگار کے لئے چھوٹے قرضوں کے لئے ایک لاکھ سے پانچ لاکھ اور پانچ سے بیس لاکھ اور بیس سے پچاس لاکھ تک کے لئے نرم شرائط پر بالکل ایک سے دو فیصد پر، تاکہ جن کا کاروبار ہے، COVID-19 business existence کی وجہ سے drop ہو رہا ہے وہ کس طرح سے اس بزنس کو stand کرسکتے ہیں اور جو نیا کوئی بزنس میں شامل ہو کر کچھ کرنا چاہ رہا ہے، ہمارے ٹیکنیکل یونیورسٹیوں اور کالج سے بچے بچیاں اور اس کے علاوہ جو آرہے ہیں ہم ان کو کس طرح سے سپورٹ کرسکتے ہیں اس کے لئے حکومت پنجاب نے تقریباً 9.5۔ارب رکھے ہیں لیکن مختلف banks کے ساتھ مل کر اس رقم کو ہم تقریباً 25۔ارب تک لے جارہے ہیں۔اگلے ہفتے اس سکیم کو ہم announce کرنے جارہے ہیں تاکہ جو چھوٹا کاروبار کرنا چاہتا ہے اُس کو ایک اور دو فیصد شرح پر قرض ملے ۔پاکستان کی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا کہ ایک اور دو فیصد کے اوپر چھوٹے کاروبار کرنے والوں کو اس طرح accommodate کیا جائے۔

جناب سپیکر!پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ ہماری حکومت کا وژن ہے کہ ہم پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ کے تحت جتنے بھی پراجیکٹس ہیں۔پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ سے وہ کئے جائیں تاکہ ڈویلپمنٹ کا کام اُدھر سے کیا جائے اور باقی جو ایجوکیشن، ہیلتھ اور دوسرے پراجیکٹس ہیں اُن

کو حکومت خود اتنا فنڈ دے کہ تاکہ غریب آدمی کا بچہ بھی بہتر انداز میں پڑھ سکے اور غریب آدمی کو ہسپتال کے اندر علاج کی سہولت میسر آ سکے۔

جناب سپیکر! آخر پر ایک دو باتوں سے اپنی بات کو ختم کرنا چاہوں گا سب سے پہلے تو میں اپوزیشن کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے جو بھی اپنی feedback دی ہیں ہم نے کوشش کی ہے کہ بجٹ کے اندر جہاں پر اگر کوئی درستی بنتی ہے تو اُس کو ضرور کیا جائے۔ مختلف ممبرز نے یہاں پر بات کی اور سیاسی بات کے طور پر ایک بات کرنا چاہوں گا کہ جب ہم الیکشن لڑنے جا رہے تھے تو مختلف طرف سے باتیں آتی تھیں وہ باتیں یہ تھیں کہ جناب یہ وزیراعظم بننے کی بات کرتے ہیں، وزیراعلیٰ بننے کی بات کرتے ہیں، شیروانی کیا شیروانی کا جو بٹن ہوتا ہے ہم وہ بھی نہیں دیں گے۔ یہ باتیں اپوزیشن کے بندے کیا کرتے تھے جو آج اپوزیشن میں بیٹھے ہیں اُس وقت وہ حکومت میں تھے اُن کے لئے میں صرف ایک ہی شعر کہوں گا:۔

وہ جو کہتا تھا کچھ نہیں ہوتا
اب روتا ہے چپ نہیں ہوتا

جناب سپیکر! آخر میں، میں اس معزز ایوان کے ہر رکن کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ کے مختلف نکات پر سنجیدہ اور سیر حاصل بحث کی اور میں امید کرتا ہوں کہ موجودہ حالات کے پیش نظر ہم اپنے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر انشاء اللہ اس صوبے کے شہریوں کی خدمات کا فریضہ سرانجام دیں گے اور پنجاب کی معاشی بحالی ترقی اور استحکام میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 24۔جون 2020 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ اس دن سالانہ بجٹ کے مطالبات زر پر ووٹنگ ہو گی۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

بدھ،24-جون2020

(یوم الاربعاء2-ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22: شمارہ 10

709

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24-جون 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 21-2020

مطالبات زر برائے سال 21-2020 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 94 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 1 تا 9 ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21002	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4-ارب 46 کروڑ 21 لاکھ 44 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 11 تا 53 ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21003	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 53 کروڑ 81 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 55 تا 73 ملاحظہ فرمایئے۔

710

مطالبہ نمبر PC21004	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو64 کروڑ 56لاکھ 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال21-2020 جلد اول کے صفحات75 تا 85 ملاحظہ فرمائیے۔
مطالبہ نمبر PC21005	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4۔ ارب 6 کروڑ 68 لاکھ52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال21-2020 جلد اول کے صفحات87 تا 112 ملاحظہ فرمائیے۔
مطالبہ نمبر PC21006	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9 کروڑ81 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال21-2020 جلد اول کے صفحات113 تا 128 ملاحظہ فرمائیے۔
مطالبہ نمبر PC21007	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو55 کروڑ68 لاکھ 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قانون موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال21-2020 جلد اول کے صفحات129 تا 150 ملاحظہ فرمائیے۔

711

مطالبہ نمبر PC21008	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو85کروڑ 95لاکھ 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"دیگر ٹیکس و محصولات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد اول کے صفحات151 تا 175ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21009	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو19-ارب 58کروڑ72 لاکھ22ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد اول کے صفحات177 تا 350ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21010	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو35-ارب76کروڑ 6 لاکھ20ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"انتظام عمومی"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد اول کے صفحات367 تا1061ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21011	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو21-ارب71کروڑ 8 لاکھ82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"نظام عدل"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد اول کے صفحات1063 تا 1135ملاحظہ فرمایئے۔

712

مطالبہ نمبر PC21012	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9۔ ارب 61 کروڑ 77 لاکھ 48 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 2020-21 جلد اول کے صفحات 1137 تا 1180 ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21013	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 19۔ ارب 17 کروڑ 70 لاکھ 88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 2020-21 جلد اول کے صفحات 1181 تا 1287 ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21014	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 19 کروڑ 67 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 2020-21 جلد اول کے صفحات 1289 تا 1307 ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21015	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 66۔ ارب 60 کروڑ 49 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعلیم "برداشت" کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 2020-21 جلد اول کے صفحات 1309 تا 1604 ملاحظہ فرمایئے۔

713

مطالبہ نمبر PC21016	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کھرب 54۔ارب36کروڑ23لاکھ8ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 ۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"خدمات صحت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1 تا 561ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو6۔ارب53 کروڑ 53لاکھ20ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" صحت عامہ "برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات563 تا 641ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو17۔ ارب92 کروڑ 30لاکھ26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"زراعت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات643 تا 786ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21019	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو88 کروڑ12لاکھ 15ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ماہی پروری"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات787 تا 805ملاحظہ فرمایئے۔

714

مطالبہ نمبر PC-21020	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو11- ارب 47 کروڑ77لاکھ78ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" امور حیوانات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات807 تا 959ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21021	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب40کروڑ 12لاکھ6ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات961 تا 992ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21022	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9-ارب89 کروڑ 44لاکھ63ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" صنعتیں"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات993 تا 1049ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21023	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10- ارب10 کروڑ 23لاکھ 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات 1051 تا 1176ملاحظہ فرمایئے۔

715

مطالبہ نمبر PC21024	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو8۔ارب80کروڑ 7 لاکھ 75ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال 2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس "برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال2020-21جلد دوم کے صفحات1177 تا1230ملاحظہ فرمائیے۔
مطالبہ نمبر PC21025	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو12۔ارب82 کروڑ 5 لاکھ 49ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات "برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال2020-21جلد دوم کے صفحات1231 تا 1292ملاحظہ فرمائیے۔
مطالبہ نمبر PC21026	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو53کروڑ43لاکھ 47ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021کو ختم ہونے والے مالی سال2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد محکمہ "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ "برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال2020-21جلد دوم کے صفحات1293 تا 1310ملاحظہ فرمائیے۔
مطالبہ نمبر PC21027	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب48کروڑ 10لاکھ19ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال2020-21کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال2020-21جلد دوم کے صفحات1311 تا 1326ملاحظہ فرمائیے۔

716

مطالبہ نمبر PC21028	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو2-کھرب50-ارب 71کروڑ 35لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پنشن"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1333 تا 1338ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21029	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو26کروڑ 13 لاکھ63ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1339 تا 1366ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21030	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو20-ارب71کروڑ 8لاکھ15ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سبسڈیز"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1367 تا 1380ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21031	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4-کھرب76- ارب 12کروڑ24لاکھ57ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال2021-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" متفرقات "برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1381 تا 1581ملاحظہ فرمایئے۔

717

مطالبہ نمبر PC21032

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو70 کروڑ96 لاکھ 27ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"شہری دفاع"برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1583 تا 1607ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر PC13033

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کھرب 70-ارب 15 کروڑ62لاکھ90ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو30-جون 2021کوختم ہونےوالے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1609 تا 1629ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر PC13034

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو12کروڑ65 لاکھ 22ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1631 تا 1644ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر PC13035

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اد‌ااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین"برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1645 تا1649ملاحظہ فرمائے۔

718

مطالبہ نمبر PC13050	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو43-ارب 80 کروڑ4لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون 2021کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1675 تا 1679ملاحظہ فرمائے۔
مطالبہ نمبر PC22036	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو2کھرب56-ارب 80کروڑ16 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" ترقیات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال21-2020جلد اول کے صفحات1 تا 968ملاحظہ فرمائے۔
مطالبہ نمبر PC12037	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو18-ارب6کروڑ 76لاکھ90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1 تا 49ملاحظہ فرمائیے۔
مطالبہ نمبر PC12041	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو29-ارب82 کروڑ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"شاہرات وپل"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات51 تا 294ملاحظہ فرمائیے۔

719

مطالبہ نمبر PC12042

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 32۔ارب 31 کروڑ 7 لاکھ 10 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 21-2020 جلد دوم کے صفحات 295 تا 513 ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر PC12043

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 29۔ارب 41 کروڑ 7 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 21-2020 جلد دوم کے صفحات 515 تا 529 ملاحظہ فرمائیے۔

721

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

بدھ،24۔جون2020

(یوم الاربعاء،2۔ذیقعد1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور(جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا)میں سہ پہر3بج کر36منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَمَنۡ یَّقۡنُتۡ مِنۡکُنَّ لِلّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَتَعۡمَلۡ صَالِحًا نُّؤۡتِہَاۤ
اَجۡرَہَا مَرَّتَیۡنِ ۙ وَاَعۡتَدۡنَا لَہَا رِزۡقًا کَرِیۡمًا ﴿۳۱﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ
لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ
بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِہٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿۳۲﴾
وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاہِلِیَّۃِ الۡاُوۡلٰی وَاَقِمۡنَ
الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیۡنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ
لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿۳۳﴾
وَاذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالۡحِکۡمَۃِ ؕ
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا ﴿۳۴﴾

سورۃ الاحزاب آیات 31تا34

اور جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبر دار رہے گی اور عمل نیک کرے گی۔اس کو ہم دونا ثواب دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے(31)اے پیغمبر کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو کسی اجنبی شخص سے نرم لہجے میں بات نہ کرو تا کہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا روگ ہے کوئی امید نہ پیدا کرلے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو(32)اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح پہلے جاہلیت کے دنوں میں زیب وزینت کی نمائش کی جاتی تھی اس طرح اظہار زینت نہ کرو اور نماز پڑھتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔اے پیغمبر کی گھر والیو اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر طرح کی ناپاکی دُور کر دے اور تمھیں بالکل پاک صاف کر دے(33)اور تمھارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت کی باتیں سُنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو بیشک اللہ باریک بین ہے باخبر ہے(34)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

چلے نہ ایمان اِک قدم بھی، اگر ترا ہمسفر نہ ٹھہرے
ترا حوالہ دیا نہ جائے تو زندگی معتبر نہ ٹھہرے
لبوں پہ ایاک نستعین ہے اور اس حقیقت پر بھی یقین ہے
اگر ترے واسطے سے مانگوں کوئی دُعا بے اثر نہ ٹھہرے
حقیقت بندگی کی راہیں، مدینہ طیبہ سے گزریں
ملے نہ اس شخص کو خدا بھی، جو تیری دہلیز پر نہ ٹھہرے
تجھے میں چاہوں اور اتنا چاہوں کہ سب کہیں تیرا نقشِ پا ہوں
تیرے نشانِ قدم کے آگے کوئی حسیں رہگزر نہ ٹھہرے
دکھا دو جلوہ بغور اُس کو، بُلا لو اِک بار اور اُس کو
کہیں مظفر بھی شاخ پر سُوکھ جانے والا ثمر نہ ٹھہرے

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی جناب نشاط احمد خان کے بھائی، بھتیجے اور معزز ممبر اسمبلی جناب محمد طاہر پرویز کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: معزز ممبر اسمبلی جناب نشاط احمد خان کے بھائی اور بھتیجا فوت ہو گئے ہیں اور معزز ممبر اسمبلی جناب محمد طاہر پرویز کے بھائی کی بھی وفات ہو گئی ہے لہٰذا اُن کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: وزیر قانون! پہلے ہم آرڈیننس کی توسیع کر لیتے ہیں۔

Minister for Law may move the motion for suspension of the Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 28, Rule 127, Rule 138 and all other relevant rules of the Rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for taking up resolution under Article 128 (2)(a) of the Constitution."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 28, Rule 127, Rule 138 and all other relevant rules of the Rules

of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for taking up resolution under Article 128 (2)(a) of the Constitution."

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 28, Rule 127, Rule 138 and all other relevant rules of the Rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for taking up resolution under Article 128 (2)(a) of the Constitution."

(The motion was carried unanimously.)

قرارداد

آرڈیننس

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب وزیر قانون آرڈیننس کی میعاد میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

آرڈیننس وبائی امراض (بچاؤ و تحفظ) پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move the Resolution is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020 (II of 2020), promulgated on 27th March 2020, for a

further period of ninety days with effect from 25th June 2020."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020 (II of 2020), promulgated on 27th March 2020, for a further period of ninety days with effect from 25th June 2020."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020 (II of 2020), promulgated on 27th March 2020, for a further period of ninety days with effect from 25th June 2020."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed unanimously.)

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اب ہم سالانہ بجٹ 21-2020 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ سالانہ بجٹ میں مطالبات زر کی تعداد 41 ہے۔ حزب اختلاف نے ان میں سے چھ مطالبات زر پر cut motions پیش کی ہیں۔ پہلے cut motion والے مطالبہ زر پر کارروائی ہو گی۔ یہ کارروائی کل مورخہ 25۔جون 2020 شام بجے تک جاری رہے گی۔

باقی مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ 144(4) کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔

اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ ہم پہلے Trading in Food Grain and Sugar کے مطالبہ زر کو لے رہے ہیں۔ اس میں چونکہ حزب اختلاف کی طرف سے تجویز آئی تھی کہ اس کے ساتھ ایگریکلچر کو بھی لے لیں اور ان دونوں کو ہم اکٹھا دیکھ لیں گے لیکن پہلے ہم اس کو move کرتے ہیں اور بحث بھی اسی پر ہو گی تو پھر ایگریکلچر کو بعد میں کر لیں گے۔ وزیر خزانہ مطالبہ نمبر PC-13033 پیش کریں۔ جی، وزیر خزانہ!

مطالبہ نمبر PC-13033

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 70- ارب 15 کروڑ 62 لاکھ 90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 70- ارب 15 کروڑ 62 لاکھ 90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشااللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، جناب منان خان، جناب بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم،

چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالروف، میاں جلیل احمد، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، ملک سیف الملوک کھوکھر، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب عطاءالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، جناب شاہ محمد، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالروف، جناب محمد جمیل، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طحٰیانون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزا، محترمہ منیرہ یامین ستی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور،

محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، سیدہ عظمیٰ قادری، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، جناب رمیش سنگھ اروڑا، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، جناب رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے cut motion موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی cut motion پیش کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "ایک کھرب70۔ارب15 کروڑ62 لاکھ 90 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ نمبر PC13033 **"غلہ اور چینی کی سرکاری تجارت"** کو کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "ایک کھرب70۔ارب15 کروڑ62 لاکھ 90 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ نمبر PC13033 **"غلہ اور چینی کی سرکاری تجارت"** کو کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں اس cut motion کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس cut motion پر بحث شروع کرتے ہیں لیکن ایگریکلچر والی cut motion بھی ساتھ ہی لے لیتے ہیں۔ وزیر قانون! آپ مطالبہ زر نمبر PC21018 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC21018

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو17- ارب92 کروڑ30لاکھ26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30- جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو17- ارب92 کروڑ30لاکھ26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30- جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، جناب منان خان، جناب بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد

کاشف، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، ملک سیف الملوک کھوکھر، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب عطاء الرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، جناب شاہ محمد، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طٰحیٰ نون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزا، محترمہ منیرہ یامین ستی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، سیدہ عظمیٰ قادری، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، جناب رمیش سنگھ اروڑا، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، جناب رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے cut motion موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی cut motion پیش کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"17-ارب 92 کروڑ 30 لاکھ 26 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ نمبر PC21018 "زراعت" کو کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"17-ارب 92 کروڑ 30 لاکھ 26 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ نمبر PC21018 "زراعت" کو کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب بحث کا آغاز کرتے ہیں اور دونوں محکموں کے حوالے سے cut motions آ گئی ہیں لہٰذا ممبران دونوں پر اکٹھے بھی بات کر سکتے ہیں۔ جی، بلال یٰسین صاحب!

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں فوڈ سکیورٹی کے حوالے سے ہاؤس کو ضرور recall کروانا چاہتا ہوں کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے اس crisis نے سر اٹھایا تھا۔

جناب سپیکر! میں بطور منسٹر اس ڈیپارٹمنٹ کو head کرتا رہا ہوں اس لئے میں نے ہاؤس میں بحث کے دوران پندرہ بیس منٹ بھرپور طریقے سے اس کی future prediction کرنے کی کوشش کی اور میں نام لے کر آپ کو مخاطب کرتا رہا۔ اُس وقت ڈپٹی سپیکر موجود تھے جنہوں نے مہربانی کرتے ہوئے بڑے غور سے میری بات سنی لیکن میری خواہش تھی کہ آپ Chair پر ہوتے تو زیادہ ہمیں سپورٹ مل جاتی کیونکہ آپ کا اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کافی experience ہے۔ جب sugar crisis کی بات آتی ہے تو مجھے یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی کیونکہ آپ کی specialty ہے اور آپ خود شوگر کے manufacturer بھی ہیں لہٰذا میری بات کو آپ بہتر طور پر سمجھ لیتے۔

جناب سپیکر! میں نے اُس وقت بھی گزارش کی کہ جب ہم پانچ سال رہے تو سب سے پہلے پبلک کی بات کی۔ جب میاں محمد شہباز شریف صوبے کے چیف ایگزیکٹو تھے اور میرے پاس یہ ذمہ داری تھی تو اس دوران ایک دھیلے کا بھی increase نہیں آیا۔ ساتھ ہی ساتھ کابینہ کی ایک

سب کمیٹی بنی جس میں ایگریکلچر، فوڈ، انڈسٹری اور لائیوسٹاک شامل تھے اور اُس کمیٹی کو میں ہیڈ کیا کرتا تھا۔ ہم ذمہ داری محسوس کرتے تھے کہ لوگوں کو relief دینا ہے۔

جناب سپیکر! میرے فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے متعلق سوال یہ تھے کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا بنیادی مقصد کیا ہے؟ میں زیادہ پڑھا لکھا یا کوئی foreign qualified نہیں ہوں لیکن اللہ نے مجھے یہ موقع ضرور دیا کہ میں نے تجربات کرکے کافی سیکھا اور کوشش کی کہ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کی بہتری کے لئے کام کر سکوں۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی بنیادی ذمہ داری چیزوں کو manage کرنا ہے لیکن میں نے کسی صورت بھی یہ نہیں کہا کہ شوگر کین growing میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے پانی دینا ہے یا wheat کی growing میں بیج ڈالنا ہے۔

جناب سپیکر! آج cut motion بھی غلہ اور چینی پر ہے اس لئے مجھے اس چیز کو یہاں پر دہرانا ہے کہ پنجاب حکومت کی umbrella کے نیچے صرف یہی دو food items ہیں جن کی قیمتوں کو فوڈ ڈیپارٹمنٹ regulate کرتا ہے۔ جب ہمارا tenure ختم ہوا تو اُس وقت صوبے میں surplus wheat موجود تھی اور قیمتوں کے حوالے سے بھی بتایا کہ پانچ سال کے دوران ایک دھیلے کا بھی increase نہیں تھا۔ اُس وقت -/1300 روپے فی من گندم تھی جبکہ شوگر کا ریٹ -/52 روپے تھا لیکن ڈی جی خان میں اِس وقت گندم دو ہزار روپے کو touch کر رہی ہے جہاں سے صوبہ کے موجودہ چیف ایگزیکٹو belong کرتے ہیں۔ گندم کی -/1400 روپے فی من سپورٹ پرائس ہے لیکن آج ڈی جی خان ضلع میں یہ حالت ہے جو wheat producing کے حوالے سے top three ڈویژنز میں آتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، .Order in the House پیچھے ممبران ذرا مہربانی کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! جب ٹیلیویژن دیکھتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ خیبر پختونخوا میں بھی اس کا شور و غل سنا جا رہا ہے کہ وہاں پر بھی گندم کی shortage ہو گئی ہے اور قیمتیں کہاں سے کہاں چلی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ صوبہ پنجاب گندم کے حوالے سے صرف پنجاب کے لوگوں کو cater نہیں کرتا بلکہ یہ food basket ہے جو نا صرف پاکستان بلکہ ہمارے ہمسایہ ملک افغانستان تک بھی جاتی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ہم لوگ اس چیز کو manage نہیں کر پا رہے؟

جناب سپیکر! میں نے ہاؤس میں ایک سوال رکھا جس کے جواب کے لئے میں آج تک متلاشی ہوں کہ مل جائے۔ پچھلے سال اکتوبر 2019 میں تین لاکھ میٹرک ٹن گندم import کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ہم اپوزیشن والے کہیں گے کہ انہوں نے بڑی زیادتی کی ہے اور اس کو oppose کیوں کیا لیکن اُدھر سے جواب آئے گا کہ آپ بھی oppose کرتے رہے ہیں اور پیپلز پارٹی کی حکومت بھی کرتی رہی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ اکتوبر 2019 میں تین لاکھ میٹرک ٹن گندم import کی گئی اور دو مہینے کے بعد export کرنے کے احکامات دے دیئے گئے لیکن اس کے بعد سات لاکھ میٹرک ٹن گندم ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ feed millers کو دی گئی یعنی مرغی کی خوراک کے لئے دے دی گئی۔ ہمارے اپنے پاس کھانے کے لئے گندم نہیں ہے لیکن ہم مرغی کی خوراک کے لئے دے رہے ہیں۔ یہ بات بھی یاد آ جاتی ہے جب پانچ سالہ دَور میں zero پر بھی stocks چلے گئے تھے۔ مجھے مکمل یاد تو نہیں لیکن کچھ یاد پڑتا ہے کہ 2013 یا 2014 میں جب میں منسٹر بنا تب ایک لاکھ میٹرک ٹن گندم سٹور میں پڑی ہوئی تھی اور ہم نے گورنمنٹ کے muscles use کر کے procurement کی اور 40 لاکھ تک لے کر گئے۔ جب سے یہ سلسلہ چل رہا ہے تو ہمارے بڑے ہی قابل احترام منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ آئی کہ ہم نے تاریخی ٹارگٹ کو achieve کر لیا ہے لہٰذا میں یہ بات ہاؤس کی نذر کرنا چاہتا ہوں کہ 45 لاکھ میٹرک ٹن گندم کی procurement کا ٹارگٹ رکھا گیا لیکن آج کی date تک 41 لاکھ میٹرک ٹن ٹارگٹ achieve کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں چونکہ خود اس process سے گزرا ہوں اور بڑی جان ماری ہوئی ہے اور صوبہ کے 36 اضلاع میں بے پناہ تنقید کرنے کے بعد مجھے وہ دن یاد ہیں کہ جب مجھ پر تنقید کی جاتی تھی کہ یہ تو شہزادے ہیں، یہ تو ہیلی کاپٹروں میں گھوم رہے ہیں اور یہ تو جہازوں میں

گھوم رہے ہیں مگر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ مجھے فخر ہے کہ میاں محمد شہباز شریف نے حکومت کے جو sources تھے وہ ہماری disposal پر دیئے اور یہ کہہ کر دیئے کہ جا کر ایک ایک کسان کے کھیت کھلیان میں محنت کرو اور حقدار کا اس کی دہلیز پر حق دو اور جو لوگ grow نہیں کرتے انہیں مناسب قیمت پر گندم دو۔

جناب سپیکر! مجھے وہ وقت بھی یاد آتا ہے کہ جب ان کے اپوزیشن کا دور تھا اور ہم ٹیلیویژن پر جناب عمران خان کو سنتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ stunting growth کا یہاں پر issue ہے اور یہاں پر mal nutrition کا issue ہے بلکہ وہ تو یہاں تک کہا کرتے تھے کہ اگر کسی بیرون ملک میں کوئی کشتی ڈوب جائے تو اس کی responsibility بھی Head of State پر ہے اس پر ہے تو میرا یہ سوال ہے کہ کیا آج اتنے زیادہ پیسے ہم ان کو اور اس حکومت کو دے دیں جو آج stunting growth کی بات کر رہے ہیں، mal nutrition کی بات کر رہے ہیں اور نہ ہی کسی کشتی کے ڈوبنے کی بات کر رہے ہیں۔ کیا آج ہمارے پاس دو وقت کی روٹی ہے تو اس کا جواب ناں میں ہے۔ آج اگر گلی محلوں میں جائیں، جو بیس کلو گرام کے آٹے کا تھیلہ ہم نے -/700 اور -/725 یا -/750 روپے میں چھوڑا تھا یعنی اُس وقت اس تھیلے کی -/725 یا -/750 روپے پرائس تھی تو آج وہی بیس کلو گرام کا آٹے کا تھیلہ -/1150 روپے میں عوام کو مل رہا ہے تو یہ اندازہ کریں اور difference دیکھیں۔ یہاں پر بیٹھنے والے لوگ، خیر میں تو ان میں سے نہیں ہوں، شاید لوگ کہیں جی کہ یہ کیا بچگانہ باتیں ہیں کہ -/300 روپے اضافے سے کیا فرق پڑتا ہے تو میں on oath کہہ رہا ہوں کہ میرے کانوں نے خود سنا ہے کہ لوگ اس -/300 روپے کو discuss کر رہے ہیں اور ان -/300 روپے پر ماتم کر رہے ہیں کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟

جناب سپیکر! یہاں پر حال یہ ہے کہ میں عام زبان استعمال کرتا ہوں کہ انہوں نے تو سارے لوگوں کے گھروں کے اندر جو "بھڑولے" میں گندم رکھی جاتی ہے وہاں سے بھی انہوں نے muscles کے زور پر جو حکومت کے ہوتے ہیں، تو 36 کے 36 اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز اور ڈی پی اوز involve ہوئے۔

جناب سپیکر! میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ میں اسے oppose نہیں کرتا، ٹھیک کیا اور فوڈ سیکیورٹی کے لئے کرنا پڑ رہا تھا، انہوں نے لوگوں کے "بھڑولے" خالی کروا کے وہ گندم لے لی۔ آج تو گندم نہیں ہے اور آج تو بد قسمتی سے جو ہمارے پاس feedback ہے وہ ابھی ہمارے معزز ساتھی ایگریکلچر کی cut motion پر بتائیں گے تو میری تو یہ خواہش تھی کہ مجھے اگر اجازت ملتی تو میں اس پر بھی بات کرتا مگر میں اپنی بات ضرور کرتا ہوں کہ آج گندم کی فصل کا جھاڑ بھی وہ نہیں ہے، آج تو گندم نہیں ہے اور گندم ناپید ہو گئی ہے۔ ہماری پالیسی کیا رہی؟

جناب سپیکر! ہمارے دور میں ایک دھیلے کی قیمت increase ہوتی تھی تو یہ بھی مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب میں نے آج سے تھوڑا عرصہ پہلے بات کی تھی کہ ہم آدھی آدھی رات کو فلور ملز ایسوسی ایشنز اور جتنے stakeholders ہیں، ان سب کو بلایا کرتے تھے، ان کو by hook and crook in public interest بلایا کرتے تھے کہ بیٹھو بھئی یہ قیمت increase نہیں ہو گی۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں wheat والا جو شعبہ ہے یہ تو سارا ہی حکومت کے مرہون منت ہے۔ اگر حکومت اپنی subsidized گندم انہیں نہیں دے گی تو وہ تو اپنی ملیں چلا ہی نہیں سکتے اسی لئے ہم یہ کیا کرتے تھے کہ جب کسی قسم کی shortage آتی تھی تو releases کو اس طرح float کرتے تھے کہ فوری طور پر انہیں release کریں اور ان کی جو grinding capacity کے مطابق گندم release کر کے ان کا electric meter check کر لیا کرتے تھے اور ان کے electric bill کی base پر انہیں گندم releases کی جاتی تھی تاکہ trading نہ ہو۔ آج کیا ہو رہا ہے کہ آج کوئی grinding نہیں ہو رہی اور trade "رج" کے ہو رہی ہے۔ ٹریڈ -/1400 روپے میں اگر حکومت اپنی release دیتی ہے تو مارکیٹ میں اگر کسی کو -/2000 روپے میں ملے تو اس پر difference یہ ہاؤس خود جان سکتا ہے کہ کتنا ہے۔

جناب سپیکر! پڑھی لکھی بات نہیں لیکن میں اتنی ضرور بات کرتا ہوں کہ یہاں پر اگر -/100 روپے فی من قیمت بڑھ جائے تو ایک لاکھ میٹرک ٹن کے پیچھے جو difference آتا ہے وہ اربوں روپے میں ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی وزیر خزانہ نے یہاں پر ہمیں بتایا کہ دو، اڑھائی سو یا تین سو بلین روپے یعنی ارب روپے ہم نے فوڈ سیکورٹی کے لئے رکھے ہیں تو میں اس پر بھی بات کرنا چاہتا ہوں کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ تو خالی جیب چلتا ہے اور خالی ہاتھ چلتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ بہتر سمجھتے ہیں کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا کام صرف manage کرنا ہوتا ہے کہ جتنے banks ہیں انہیں sovereign warranty دلوائے جو فیڈرل گورنمنٹ ہے اور وہ ان سے مارک اپ کے اوپر 200 یا 300۔ارب روپے یا جتنے ارب بھی چاہئیں وہ لیں اور اس کے بعد اس کی crop کسان سے خریدیں، اپنے پاس storage کریں اور بعد میں releases کریں۔ بنک میں سیدھے پیسے جاتے ہیں اور اس کا جو difference ہے وہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے لے کر دیتا ہے تو اس میں 300۔ارب روپے کہاں پر جانے ہیں یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے؟ یہاں پر اربوں روپے پتا نہیں کتنے 100۔ارب روپے کہاں جانے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا۔

جناب سپیکر! اب میں تھوڑی سی بات چینی پر کرتا ہوں۔ اگر خدانخواستہ ہم نے فوری طور پر releases start نہ کیں، کل میں وزیراعظم کی سٹیٹمنٹ دیکھ رہا تھا تو جو لوگ matter کرتے ہیں انہیں اسلام آباد بلایا اور کہا کہ جی بالکل میں afford ہی نہیں کرتا اور اس کو فوری طور پر لے کر آئیں۔ کیا یہ مناسب ہے اور کبھی اس طرح ہوا؟

جناب سپیکر! ہمیں کہا جاتا تھا کہ ہم sluggish ہیں، ہمیں کہا جاتا تھا کہ ہم dishonest ہیں اور ہمیں کہا جاتا تھا کہ ہم corrupt ہیں تو مجھے یہ بتائیں same یہ تینوں فقرے ان پر fit آتے ہیں یا نہیں۔ کیا یہ sluggish نہیں ہیں، کیا یہ ان کی سستی نہیں ہے کہ بندہ مارا جائے۔ 12 کروڑ عوام کیا پورا پاکستان food basket پنجاب کی استعمال کرتا ہے۔ وہ سارا پاکستان suffer ہو جائے، پہلے -/700 روپے سے -/1100 روپے پر بیس کلوگرام کا آٹا bag لے اور اس کے بعد کہے کہ حکومت بڑی اچھی ہے کیونکہ تبدیلی سرکار ہے تو کیا یہ dishonesty نہیں ہے کہ ایک وزیر کو sack کر دیا ہے جو ہمارے اس ہاؤس میں بیٹھتے تھے، ہمارے بھائی اور دوست ہیں۔

جناب سپیکر! جن پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے ان پر تو ابھی تک کسی قسم کی کوئی قدغن نہیں ہے۔ پھر پڑھنے کی کوشش کی کہ اس وزیر نے کیا کیا، آیا اس نے کرپشن کی یا اس کی کوئی ملی بھگت تھی تو اس حوالے سے سٹیٹمنٹ یہ آئی کہ یہ ڈیپارٹمنٹ میں reforms نہیں لا سکے۔

جناب سپیکر! میرا یہ سوال بنتا ہے کہ اس اسمبلی کو کئیdecades ہو گئے ہیں اور میں دو اڑھائیdecades سے ہاؤس کا ممبر ہوں تو میرا یہ سوال بنتا ہے کہ باقی جو ڈیپارٹمنٹس ہیں کیا ان میں ریلیف آچکا ہے اور ان میںreforms لا چکے ہیں؟

جناب سپیکر! وزیراعظم کے بڑے بڑے دعوے تھے، وہ جوreforms لانے کی بات کرتے تھے وہ آچکی ہیں اس کا جواب تو 'NO' big میں آئے گا اور اگر 'NO' big میں جواب آتا ہے تو اس بے چارے وزیر کا کیا قصور ہے جسے گھر بھیج دیا گیا؟ کیا وزیراعظم کو گھر نہیں جانا چاہئے اور باقی صوبوں کے Executives کو گھر نہیں جانا چاہئے؟ لوگ تو کہتے ہیں کہ بالکل جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہو گی کہ انہیں فوری طور پرreleases start کرنی چاہئیں otherwise آٹا ہمارے اربن سائیڈ کے لوگوں کو کھانے کو نہیں ملے گا بلکہ یہ ماچس کی ڈبیوں میں آٹا دیکھیں گے۔

جناب سپیکر! میں چینی کی بات کرتا ہوں۔ اس وقت میں نے بڑا چیخ چیخ کر کہا تھا کہ چینی کےcrisis پر حکومت کیوں کان نہیں دھر رہی؟ دھوم دھام سے اس کیappreciation لی جاتی ہے اور ہم دے بھی دیتے ہیں کہ وزیراعظم نے ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ اس سیکنڈل کے سارے چہرےexpose کر دیئے ہیں اور اس معاملے کی انکوائری کروا کے اسے پبلک کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ایک عام آدمی جو گلی محلے میں بستے ہیں جن کی وجہ سے ہم یہاں پر کھڑے ہیں، وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ ٹھیک ہے جی ہمappreciation بھی دے دیتے ہیں لیکن ہمیں یہ تو بتایا جائے کہ جو -/52 یا -/53 روپے فی کلوگرام چینی بازار میں گھوم رہی تھی وہ آج -/85 روپے سے نیچے کیوں نہیں آ رہی؟ یہ جو -/30 یا -/35 روپے فی کلوگرام کاdifference اور یہ جو 22 کروڑ عوام کی جیبوں پر ٹیکہ لگ رہا ہے جو کہ جھونپڑی والے کو بھی لگ رہا ہے اور محل میں بیٹھنے والے کو بھی لگ رہا ہے تو وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ یہ تو انکوائریاں ہوتی رہیں گی کیونکہ سیاست میں بہت دفعہ یہ دیکھا، تبدیلی بھی بہت دیکھ لی لیکن اب لوگ "رج" گئے ہیں جسے پنجابی میں کہتے ہیں ناں "نک نک رج گئے" تو وہ لوگ تبدیلی سے "نک نک رج گئے" ہیں مگر وہ لوگ ہم سے یہ سوال ضرور کرتے ہیں کہ جا کر ہاؤس میں کم از کم یہ تو کہیں وہ اس انکوائری کو تو چھوڑیں۔ وہ کسی نے کی، کسی نے خرابی کی یا نہیں کی لیکن وہ قیمت تو واپس آ جائے مگر وہ قیمت واپس نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد آگے کیا ہو رہا ہے future prediction ہے کہ جس کے لئے ہم oppose کرتے ہیں کہ انہیں اتنے پیسے نہ دیئے جائیں تو وجہ یہ ہے کہ وہاں پر شوگر ملز کو جو handle کرتے ہیں PSMA یعنی پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن، آپ بھی جانتے ہیں اور تھوڑا سا میں بھی جانتا ہوں کہ وہ اتنی strong ایسوسی ایشن ہے کہ پاکستان میں اس سے زیادہ strong کوئی ایسوسی ایشن نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرا تجربہ ہے میری ان کے ساتھ meetings ہوتی رہی ہیں۔ وہ تو شروع میں، جب میں ایک وزیر کے طور پر انہیں بلاتا تھا تو وہ تو ہنس کے کہتے تھے کہ پتا نہیں کون سا وزیر ہے اور اسے نیا نیا "چاؤ" چڑھا ہے تو دو دن میں ٹھیک ہو جائے گا تو میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے فخر ہے کہ میاں محمد شہباز شریف کی ٹیم کا حصہ تھا، وہ آدھی رات کو بھی انہیں بلا لیتے تھے اور میٹنگ وہ consider ہوتی تھی جس میں ان کا mill owner ہوتا ہے۔ Billions of rupees کی شوگر ملز لگتی ہے، ان کے پاس تو آدھی درجن لوگ ہوتے ہیں جو سوٹ اور ٹائی پہن کر ہمارے پاس آجاتے ہیں اور ہم ان کی conversation میں ان سے بات ہی نہیں کر سکتے کہ وہ باتوں سے اس طرح کے ہمیں پینترے مارتے ہیں جس طرح ٹیلیویژن پر آج ہو رہا ہوتا ہے۔ گورنمنٹ اپوزیشن، گورنمنٹ اپوزیشن وہ تو ان سے بھی زیادہ expert لوگ ہیں مگر ہمیں میاں محمد شہباز شریف کی clear cut instructions تھیں کہ اس وقت تک یہ کمیٹی اس میٹنگ کو consider ہی نہیں کرے گی جب تک کہ ان کا mill owner خود نہیں ہو گا تو مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ جتنی ملیں ہیں، تقریباً 41 شوگر ملیں ہیں تو تمام ملوں پر جا کر ان کے mill owners کے ساتھ meetings کرنی، ان کے پاس ہمارے غریب کسانوں کے گنے کا rate جو کہ اس وقت -/180 روپے فی من تھا تو -/180 روپے فی من کے حساب سے جو dues ان کے ہوتے تھے hundred percent تو ادائیگی ہم بھی نہیں کروا سکے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر کھڑے ہو کر تسلیم کرتا ہوں کہ ہم ان کے dues hundred percent clear نہیں کروا سکے مگر جس حد تک ہوتا تھا ڈی سی او اور ڈی پی اوز ساتھ لگے ہوتے تھے اور ہم ادائیگیاں کرواتے تھے۔

جناب سپیکر! میں دوسری مرتبہ اس چیز کا oath دے رہا ہوں کہ جہاں پر ٹیلیویژن پر ہم بڑی باتیں سنتے ہیں اور اکیلے بیٹھ کر ہنس رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں on oath کہتا ہوں کہ مجھے میرے وزیر اعلیٰ نے اس وقت نہیں کہا کہ تم نے ان کے ساتھ رعایت برتنی ہے۔ اب میں یہاں پر نام گنوانا شروع کروں تو آپ لوگ شاید یقین نہیں کریں گے کہ کیا جناب ہمایوں اختر، کیا جناب جہانگیر ترین اور ہماری سائیڈ کے بھی تھے۔ میں ڈنڈی ماروں گا اگر میں اپنی سائیڈ کے ممبران کا نام نہیں لوں گا۔ یہاں تک میاں محمد شہباز شریف کے گھر کے لوگ بھی منتیں کر رہے ہوتے تھے کہ خدا کے واسطے ہم پر ہاتھ ہولا رکھو۔

جناب سپیکر! اس وقت کے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف تھے وہ ہم پر آنکھ رکھتے تھے کہ اگر ان کے ساتھ کوئی رعایت کی تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ ہم تو اس طرح perform کرتے رہے ہیں۔ PSA میں، مجھے تو پتا نہیں کہ ان کی اُن کے ساتھ میٹنگ ہوئی یا نہیں ہوئی؟

جناب سپیکر! آج حالت یہ ہے کہ آج grower کو گنا -/300 روپے میں ملا ہے مگر میں جو سوال آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں میری مودبانہ گزارش ہوگی کہ اس پر اپنے ضرور comments دیجئے گا۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ possible ہے کہ سنٹرل پنجاب میں half of the mills exist کرتی ہیں۔ 17,18 تو صرف فیصل آباد ڈویژن کے گرد گھوم رہی ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ آسان زبان میں جو گنے سے مرکب نکلتا ہے وہ یہاں 8.5 نکل رہا ہے، south میں 11.5 نکل رہا ہے۔ South والوں کو تو آج بھی چینی فی کلو -/65 روپے میں پڑ رہی ہے۔ TV کی رپورٹ ہے کہ وہ تو -/70 روپے میں بڑی خوشی سے بیچ رہے ہیں۔ یہاں پر تو اُن کو -/70 روپے سے اوپر مل رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ سسٹم ہی ٹھیک نہیں ہے اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے، اس میں involve ہونے کی ضرورت ہے اور اس میں جان مارنے کی ضرورت ہے۔ شوگر ملز ایسوسی ایشن کے ساتھ بیٹھ کر کچھ ان کی مان کر اور کچھ اپنی منوا کر، کچھ growers کی تنظیموں کے ساتھ بیٹھ کر ہمیں کوئی حل ڈھونڈنا چاہیئے ورنہ آنے والے دنوں میں چینی -/100 روپے کلو تک جائے گی۔ اگر اسی طرح mishandling ہوتی رہی تو پھر industrialist اپنی ملیں بند کر دے گا۔ Grower جس کو آج -/300 روپے کی لت پڑی ہے وہ گنا grow کرے گا لیکن

اس کو لینے والا کوئی نہیں ہو گا۔ پھر سنٹرل پنجاب اور ساؤتھ پنجاب کا difference کبھی match ہی نہیں ہو سکتا۔ ابھی تک کوئی ایسی سائنس نہیں بنی، جس طرح COVID-19 کے لئے ابھی تک کوئی ویکسینیشن تیار نہیں ہوئی اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ کوئی سائنس ایسی نہیں بنی جو ان دونوں سنٹرل پنجاب اور ساؤتھ پنجاب کو match کر دے۔ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! ان دو آئٹموں پر بات کرنی ہے۔ آٹا، اللہ کرے کہ میں غلط ہوں کہ آٹا آج لاہور میں -/1100 روپے میں ہے۔ اگر انہوں نے وقت پر import نہ کیا، اگر انہوں نے اپنی پالیسیوں کو revise نہ کیا، اگر انہوں نے جان نہ ماری تو بہت مشکل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں سب سے نکما ممبر ہوں گا مگر میں نے جان اتنی ماری کہ میں نے اپنی گاڑی تین چار لاکھ کلو میٹر سڑکوں پر بھگا دی تھی۔ ہر وقت کھیتوں میں، ہر وقت کھلیانوں میں جاتا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے 36 کے 36 اضلاع دیکھے، 36 کے 36 DCOs اور 36 کے 36 DPOs ہر وقت active ہوتے تھے کہ ہم نے wheat procurement کرنی ہے، ہم نے گنے کی procurement کرنی ہے۔ آج تو مجھے اس طرح کی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی ہے، میں بہت بڑا disaster دیکھ رہا ہوں۔ ان چیزوں کو manage کیسے کیا جا سکتا ہے، میں نے تو oppose کر دیا۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی proposal بھی دے دی کہ ان کو ایسوسی ایشن کے ساتھ بیٹھنا چاہئے۔ انگریز کی بڑی مشہور سی بات ہے carrot and stick کو adopt کرنا چاہئے۔ جہاں پر carrot کی ضرورت ہے وہ استعمال کرے جہاں پر stick کی ضرورت ہے تو stick استعمال کریں لیکن اس کے لئے جان مارنی پڑے گی جو میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔ جان مارے بغیر رزلٹ نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے آخری بات کرتا ہوں۔ یہاں پر میرے معزز colleague میرے بھائی منسٹر انڈسٹریز نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک چیز یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت قیمتوں کی اتنی زیادہ کھپ ہے کہ عام آدمی کے بجٹ کو ہمارے بجٹ کے ساتھ شاید کوئی concern نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے شاید کا لفظ آپ کے احترام میں استعمال کیا، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ایک عام آدمی کو ہمارے بجٹ سے کوئی concern نہیں ہے۔ اس کا تو اپنا بجٹ match نہیں ہو رہا ہے، اُس کو تو اپنے بجٹ کی پڑی ہوئی ہے۔ پرائس کنٹرول میکنزم جو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے under آتا تھا، یہی تو میں نے کہا تھا کہ میں کیبنٹ کی میٹنگ کو ہیڈ کیا کرتا تھا اور اسی کام کے ہمیں طعنے ملتے تھے کہ یہ کون سی حکومت ہے جو اپنے وزیروں کو ہیلی کاپٹر دے رہی ہے، جو جہاز دے رہی ہے۔

جناب سپیکر! آج میں یہ کہنے پر مجبور ہوں اور میں تیسری مرتبہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے میاں محمد شہباز شریف کے وژن پر فخر ہے کہ انہوں نے اس وقت اپنے وزیر سے اور اپنی بیوروکریسی سے اس طرح کام لیا کہ انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ کے جتنے sources ہیں وہ تمام آپ کی disposal پر ہیں۔ ہوتا یہ تھا کہ صبح فجر کے وقت جو 4:00 بجے سے پہلے ہوتی ہے، ہمارے پانچ سالہ دور میں بھی فجر مختلف ٹائم پر ہوتی تھی کبھی 4:00 بجے ہو رہی ہوتی تھی اور کبھی 6:00 بجے ہو رہی ہوتی تھی۔

جناب سپیکر! میں اسمبلی میں پانچویں بار آیا ہوں اور نیشنل اسمبلی بھی دیکھ چکا ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ کام کرنے سے پہلے میں فجر کے لئے صرف رمضان میں ہی مسجد جاتا تھا otherwise اللہ گھر پر ہی نماز پڑھنے کی توفیق دیتا تھا۔ میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ جب کام شروع کیا تو میں نے فجر منڈیوں میں پڑھی اور میں اکیلا نہیں ہوتا تھا بلکہ تمام DCOs، تمام DPOs اس بات کے پابند تھے کہ فجر کے وقت pictorial evidence دی جائے۔

جناب سپیکر! Pictorial evidence وہ نہیں کہ ایک دن لے لیا اور تین دن اس کو چلاتے رہے۔ ہم فجر منڈی میں پڑھتے تھے تب جاکر قیمتیں کنٹرول میں آتی تھیں، تب چیزیں ٹھیک ہوتی تھیں۔ جب آپ فجر کے وقت منڈیوں میں آدھی نیند لے کر جائیں گے اور آپ کے ساتھ ڈویژن کا کمشنر، ضلع کا ڈی سی اور منسٹر کا سیکرٹری بھی ساتھ ہو گا تو پھر میں دیکھتا ہوں کہ کیسے

قیمتیں کنٹرول میں نہیں آتیں، کیسے آٹے کی قیمت نیچے نہیں آتی، کیسے چینی کی قیمت نیچے نہیں آتی اور کیسے اشیائے ضروریات کی قیمتیں نیچے نہیں آتیں۔

جناب سپیکر! جس طرح ہم نے اپنی speech میں کہا کہ پانچ چیف سیکرٹری بدل گئے، چار آئی جی بدل گئے۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں اتنا serious crisis ہو، میں وزیروں کی بات نہیں کرتا، چار سیکرٹری تو یہاں پر بھی تبدیل ہوگئے۔ انہوں نے کیا کرنا ہے۔Off the record وہ سارے ہمارے ساتھ رابطے میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا ہے کہ اس خادم کو، اس کی عمر اسی ہاؤس میں گزر گئی۔ ہم اچھل کود کرنے والوں میں شمار نہیں ہیں مگر چیزوں کو بڑی closely سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھایا ہے، ہم اچھے لوگوں کے ساتھ روابط میں ہیں۔

جناب سپیکر! جو future picture draw کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے میں بڑے خلوص اور دل سے کہہ رہا ہوں کہ اللہ کرے کہ وہ غلط ثابت ہو جو چیزیں میں predict کر رہا ہوں۔ بڑی خوفناک picture بتاتے ہیں۔ اگر ٹیلیویژن پر کہانی سن لیں تو مجھے بتائیں کتنے لوگ اب ٹیلیویژن کی باتوں پر یقین کرتے ہیں؟ چینل پر ایک طرف گورنمنٹ اور دوسری طرف اپوزیشن کے ممبر ہوتے ہیں اور وہ دونوں لڑ رہے ہوتے ہیں، ان میں کتنے لوگ interest لے رہے ہوتے ہیں؟ لوگ اپنے چینل تبدیل کر دیتے ہیں۔ اب تو فیلڈ میں ہونا ہے، اب تو گلی محلوں میں جو میدان لگنا ہے اسی پر رزلٹ آنا ہے۔ رزلٹ کب آئے گا جب عام آدمی کو ریلیف ملے گا۔ کوئی ہمارا سگا نہیں، کسی کو ہم سے پیار نہیں ہے۔ وہ یہی دیکھ رہے ہیں کہ جس نے perform کرنا ہے اگلی term میں اس کو لے کر آنا ہے۔ بس طبل بجنے کی بات ہے اس وقت ساری چیزیں سامنے آجائیں گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں اور میری خواہش ہے کہ اس پر وزیر صاحب صرف سیاست کرنے کے لئے نہیں بلکہ اپنی future prediction بتائیں کہ چینی کس طرح سستی ہونی ہے، گندم کے بارے میں بتائیں کہ ہم فوڈ سیکیورٹی کے معاملات میں کیسے خود کفیل ہوں گے؟ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک شعر سنانا چاہتا ہوں کہ:

ربا سچیا تُوں تے آکھیا سی، جا اوئے بندیا جگ دا شاہ ایں توں
ساہڈیاں نعمتاں تیریاں دولتاں نیں، میرا نیب تے عالی جاہ ایں توں
ایس لارے تے ٹور کدی پُچھیا ای، تیرے شاہ دے نال ایس جگ کی کیتیاں نے
کتے دھونس پولیس سرکار دی اے، کتے دھاندلی مال پٹوار دی اے
اینویں وِچہ ہڈاں کلپے جان میری جیویں پھاہی وچ کُونج کُرلاوندی اے
ربا سچیا تُوں تے آکھیا سی، جا اوئے بندیا جگ دا شاہ ایں توں

جناب سپیکر! اج جس چیز لئی میں اس ہاؤس دے وچ گزارش کرن لگا اک عرصے توں اِک کاشتکار دا پتر ہون دے ناتے نال، اک ملک دا عام شہری ہون دے ناتے نال ساڈے اکثریت دے لوگ جیہڑے نے او زراعت نال ای وابستہ نے لیکن او feudals نے، اوہناں دے وڈے جاگیردار نے، اوہناں دیاں جاگیراں نے۔ اسیں چھوٹے چھوٹے کاشتکار، زمیندار آں، سنٹرل پنجاب وچ ہولڈنگز وی چھوٹیاں نے۔ بڑی تکلیف ہوندی اے کہ ساڈیاں جیہڑیاں پالیسیاں اولوگ بنارئے ہوندے نے جیہڑے directly ایس شعبے نال وابستہ ای نئیں۔ ساڈے سیکرٹری صاحبان اللہ تعالیٰ اوہناں دیاں زندگیاں ودھائے، اوہ بہت قابل لوگ نیں لیکن اگر اہناں دا تعلق دیہاتاں توں وی اے تے فیر وی اوہ پڑھاکو بچے ہوندے نیں۔ اوہناں نوں تے کدی ماں پیو نے ایہہ وی نئیں آکھیا کہ سانوں پانی دا گلاس پیا دیو۔ اوہ کدی وی practically زراعت دے نال منسلک نئیں رہے۔ اوہناں دا اس بارے کوئی تجربہ نئیں ہوندا۔ ساڈے وزراء دی اکثریت دا وی زراعت نال کوئی تعلق نئیں۔

جناب سپیکر! پچھلے وزیر خوراک بلال یٰسین دا وی زراعت دے نال کوئی تعلق نئیں سی۔ ہن مخدوم صاحب نیں، اوہ جاگیردار ضرور نیں لیکن اوہناں نوں وی کسان، کاشتکار اور ہاری دی تکلیف دا اندازہ نئیں اے۔

جناب سپیکر! کدی کسے ساڈے وزیر یا سیکرٹری نیں ایہہ سوچیا اے کہ جہڑا کاشتکار پوہ دیا ٹھنڈیاں تے لمیاں راتاں وچ جاگ کے پانی لاندا اے اوہندی کی تکلیف ہوندی اے، اوہنوں کی problems ہوندیاں نیں، اوہ راتیں جدوں نکیاں تے پھیرا مار رہیا ہوندا اے تے کسے نو سپ لڑ جاندا اے، کوئی مر جاندا اے اور کوئی ویچارا ٹھنڈ نال مر جاندا اے۔ اہناں نال ایہہ ہووے تے ایہہ snakebite آکھدے نیں۔ ساڈے نال ہو جاوے تے آکھدے نیں نیلک ہو گئی۔ اسیں اوہندے نال ای مر جانے آں۔ پھر جدوں اسیں اوہ دانے چک کے اپنے گھر بھڑولیاں وچ پائے تے اہناں نیں بذریعہ پٹواری، بذریعہ اے سی، محکمہ مال، محکمہ خوراک اور محکمہ زراعت دے کارندیاں دے نال غریب کاشتکار دے گھر وچ چھاپہ ماریا۔ اہناں نیں غریب کاشتکار دی نہ چادر ویکھی، نہ چاردیواری ویکھی اور اندر وڑ گئے اور بیں بیں من گندم وی کڈ لئی اور اوہناں دے بھڑولے وہلے کر چھڈے۔ اسیں جے اپنے بچیاں نوں خوراک نئیں کھوا سکدے تے فیر ساڈی ایس کاشتکاری دے اُتّے لعنت اے۔ سرمایہ دار دی تجوری بھرن لئی، سرمایہ دار دا گودام بھرن لئی اسیں اپنیاں جوانیاں وی ضائع کریئے، اسیں اپنے بڑھاپے وی خراب کریئے تے فیر وی کڈا اوڈا المیہ اے کہ کاشتکار کولوں وصولی کرنی اے تے اک پٹواری نیں جاناں اے، اوہنے کنوں پھڑنا اے، دھروہ کے، لے آ کے اک ماڑی جئی حوالات وچ تُن دینا اے۔ سرمایہ دار جنیں حکومت دا ارباں روپیہ دینا اے اوہندے اگے ہتھ جوڑ کے کھلوتے ہوندے نیں کہ قسطاں کرالو، ایداں لے لو، اوداں لے لو۔ ایس ملک دے وچ دو قانون نیں۔ کاشتکار لئی اور grower نوں تے تسیں مار دیندے او۔ اوہندے کولوں تے ہر شئے تسیں بندوق دی نوک تے لیندے او اور جدوں اوہنوں دیندا time ہوندا اے تے اودوں کوئی پچھن والا نئیں ہوندا۔

جناب سپیکر! میں اج اپنے وزیر زراعت کولوں پچھن دی جسارت کر سکناں کہ جناب جدوں میں کنک بیجی سی تے اودوں مینوں کی facilitate کیتا سی؟ جدوں میرے کولوں کنک خریدی جے اودوں 1400/- روپے من لئی جے۔ اج کنک نوں دو مہینے نئیں ہوئے تے بازاروں دو ہزار روپے من کنک مل رہی اے۔ ہن حکومت نے کنک import کرنی اے۔ ایس import دے اُتے ارباں روپے اہناں نیں مڈل مین نوں دینا اے۔ مڈل مین، دلال، دلا جہڑا وچ ہووے گا اوہ ارباں روپیہ کمائے گا۔ کنی شرم دی گل اے کہ اج اوہ زرعی ملک جہڑا کنک export کردا سی

اج تسیں اپنے مار کے، اج تسیں اپنے کاشتکار نوںfinancially کمزور اور ختم کر کے دلال نوں پیسے دینے نیں اور کنک باہروںimport کرنی اے۔

جناب سپیکر! میں اپنے جذبات دا اظہار کر داپیا واں۔ اگر کسے نوں میری گل بُری لگے تے میں اوہندے کولوں معذرت خواہ ہاں۔ میں ایہہ گل ایس واسطے کر داپیا آں کیونکہ میرے بچیاں دے کولوں رزق کھویا جارہیا اے۔ میرے بچیاں دے منہ توں نوالے کھوئے جارہے نیں۔ میں سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب دی موجودگی وچ ہزار دفعہ ایہہ نشاندہی کیتی کہ جدوں گنے دی فصل تیار ہو جاندی اے تے اس وقت گنے دا ریٹ -/180 روپے ہوندا اے۔

جناب سپیکر! چینی -/45روپے فی کلو ہوندی اے۔ جدوں سیزن ختم ہو جاندا اے اودوں چینی دی قیمت85/80روپے کلو ہو جاندی اے۔ اوہ کہڑی سائنس اے؟ گنا تے -/180روپے فی من خریدا گیا تے فیر چینی دی قیمت کیوںdouble ہو گئی؟ جدوں ساڈے کولوں فصل چک لیندے نیں تے اودوں سرمایہ دار اپنے پیسے ودھان لئی قیمتاں وچ اضافہ کر دیندے نیں۔ شوگر ملاں ساڈیاں کوئی نئیں لیکن ایہہ شوگر ملاں ایتھے بیٹھے ہوئے لوکاں دیاں ای نیں۔ ایتھے ساڈیاں اکھاں دے وچ دھوڑ اور مٹی پاون لئی کمیشن بنا دتّا جاندا اے۔ چینی تے آٹے لئی کمیشن بن گیا۔ جدوں کمیشن دی رپورٹ آندی اے تے اودوں کی ہوندا اے؟ کوئی مینوں ایس ایوان دے وچ بیٹھا ہویا معزز ممبر یا وزیر دس سکدا اے کہ آٹے اور چینی دے چوراں دی جہڑی رپورٹ آئی اے اس تے کناں عمل کیتا گیا اے، اوہ آٹے اور چینی دے چور کتھے گئے؟ اج میں اوہناں آٹے اور چینی دے چوراں دے بارے پچھ سکناں کہ اوہناں دے خلاف کی کارروائی ہوئی ہے؟ کدی اپوزیشن نوں پھڑن لئی فرانزک آڈٹ دی ضرورت پئی اے، ایہو جئی کدی کسے شئے دی ضرورت پئی اے؟ وارنٹ ناں دا اک پھڑکا جیا جاری ہوندا اے۔ اوہ کاغذ دا ٹکڑا لے کے کدی شہباز شریف پچھے، کدی آصف علی زرداری دے پچھے اور کدی کسے دوسرے نوں ٹُلا لیندے نیں۔ اوہ جہڑی فرانزک آڈٹ دی رپورٹ آئی اے، اوہدے وچ جناں لوکاں دے ناں آئے سن اوہ چینی تے آٹا چور کتھے گئے نیں، اس ملک نوں لٹّن والیاں نوں کیوں پھڑ کے حوالات وچ بند نئیں کیتا گیا، جہانگیر ترین صاحب نوں کیوں چوری چوری جہاز وچ بٹھا کے تے لندن بھیجیا گیا، مینوں دسو تے ایس دا جواب دیو؟ اج ساڈے لئی ساریاں قدغناں نیں۔ اج کاشتکاراں لئی ساریاں تکلیفاں

نیں۔اج آکھیا جارہیا اے کہ اپنے پیسے ایس کم واسطے رکھ دیو۔اسیں کناں نوں اے پیسا دے دیئے، کناں نوں اوہ ذمہ داریاں سونپ دیئے کہ جہناں دی اگے رپورٹ آئی اے اوہندے اتے کجھ ایکشن نئیں ہویا۔پنجاب دے لوکاں دے ہور پیسے وی اہناں نوں ای دے دیوو۔ ہن ہور غریباں دی خوراک بند کرا دیوو۔ میں آن والا وقت ویکھ رہیاں واں ۔ایتھے کنک تن ہزار روپے فی من لبھنی اے۔جناب!مرناں فیر اک عام آدمی نے اے۔مرناایس انور شاہ نے جیندی چالیس ہزار روپے تنخواہ اے۔جیندا کوئی بجٹ نئیں بنا سکدا۔ایہہ کتھوں اپنی بچیاں دا ویاہ کرے،ایہہ کتھوں اپنے پتراں دی تعلیم دا بندوبست کرے،کیا ایہہ اہندی قسمت وچ لکھیا ہویا اے کہ ایہہ ساری عمر ایتھے چپڑاسی دا رول ادا کردار ہوے؟

جناب سپیکر!ایہہ ملک امیراں دا اے،ایہہ ملک سرمایہ داراں دا اے۔ایتھے ساڈے طبقے دی کوئی جگہ نئیں۔ ایتھے ساڈے طبقے دی کوئی گنجائش نئیں۔اج اگر نئیں ودھی تے غریب ملازم دی تنخواہ نئیں ودھی۔وزیر اعظم دی تنخواہ اج وی ایس ملک وچ ودھی اے۔اگر ایتھے عام آدمی نوں پیس دتا جاندا اے اور تگڑے بندے نوںfacilitate کر دتا جاندا اے۔ تسیں جی ٹی روڈتے روز سفر کردے او۔تہاڈی گڈی کولوں جی ٹی روڈوالے پیسے نئیں لین گے۔کہن گے امیر آدمی نیں،چودھری صاحب نیں، سپیکر نیں،وڈے بندے نیں۔اگر اوتھوں غریب دی ٹُٹّی ہوئی گڈی لنگے گی تے اوہنوں روک کے اوہندے کولوں20/30روپے لئے لین گے۔

جناب سپیکر!امیر آدمی دی ایتھے عزت اے۔میں اپنے وزیراں توں معذرت نال اک گل کرن لگا آں۔ایہہ گل انڈیا دی اے۔انڈیا دے وچ اک بندہ وزیر بن گیا۔اوہ بے چارہ نواں نواں سی اورunder training سی۔اوہنوں پتا کوئی نئیں سی کہ کھابے کیویں ہوندے نیں۔ اوہندے کول اک ٹھیکدار آیا۔اوہنے آکھیا یار اگر ایہہ ٹھیکہ دے دیویں تے میں تینوں20لاکھ روپیہ دیواں گا۔وزیر نیں آکھیا ٹھیک اے۔فائل منگائی،اوہندے اُتّےapprovedلکھ دِیتا۔ اُوہ ٹھیکیدار غائب ہو گیا، تین چار دن آیا کوئی ناں وزیر بڑا پریشان بیٹھا اپنے دفتر۔اُوہندے کول peon آیا اُس آکھیا میں تہاڈا چہرا ویکھیا بڑا اُلتھیا ہویا اے میں ایتھے بڑے عرصے توں ملازم ہاں بلکہ اینج ہی سمجھو کہ وزارت میں ہی چلاندا ہاں حکم کرو میں تہاڈے مسئلے دا حل کڈ دیندا ہاں وزیر بے چارے نے دل دی گل دس دِتی کہ اہ چوّل مار بیٹھا ہاں تے اُوہ پیسے وی لے گیا اے تے فائل وی

لے گیا اے۔ اُس آکھیا فائل دفتر ہی اے تُسیں فائل منگواؤ اوہ مسئلہ اک منٹ وچ حل ہو جائے گا، فائل آ گئی اُس آکھیا ایتھے approved تو پہلے not لکھ دیو فائل چلی گئی ٹھیکیدار نوں پتا لگیا فیر بھجیا بھجیا بریف کیس لے کے آیا کہ اوہ بریف کیس اے تُسی اُس فائل نوں منگوا کے approved کرو تُسی کی کیتا اے۔ وچارہ فیر پریشان، چپڑاسی فیر آیا اُس آکھیا کہ جناب فیر پریشان ہو اُس آکھیا ہن پیسے آ گئے نیں ہن کی کراں اُس آکھیا فائل منگواؤ ہو جائے گا۔ وزیر آکھیا فائل اُتے cutting ہوئے گی تے گل بڑی خراب ہو جائے گی۔ Cutting نہیں ہونی چاہیدی، peon آکھیا تُسیں فائل منگواؤ cutting نیں ہوندی، اوہ وزارت میں ہی چلاندا ہاں میرا تجربہ اے، فائل آ گئی اُس آکھیا اے جیہڑا not لکھیا ہویا اے تے t توں اَں گے e لا دیو اے note approved ہو جائے گا کم سِدھا ہو جائے گا، کم سِدھا ہو گیا اُنج ہی ہویا۔

جناب سپیکر! ایتھے انج ہی وزارتاں چل رہیاں نیں note approved ہو رے نیں بچالو سانوں اگر بچا سکدے ہو اپنے ایس طبقے نوں۔

جناب سپیکر! تُسیں زراعت نال وابستہ جے کوئی agriculturist میرے تے اعتراض نیں کرے گا۔ شہری میرے بھائی جیہڑے نیں اُوہ ضرور criticize کرن گے لیکن میں ایس ہاؤس توں معذرت نال اوہ سچ تے سننے پیندے نیں جدوں note approve کرو گے تے گلاں تے برداشت کرنیاں پین گئیاں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب بلال اکبر خان!

جناب بلال اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہو اللہ تعالٰی کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے پہلے موقع نہیں مل سکا سب سے پہلے تو میں آپ کو اور پورے ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ ختم نبوت کے لئے جو آپ نے قدم اُٹھایا، جو ہاؤس نے آپ کا ساتھ دیا اُس کے لئے آپ کو بہت مبارک ہو۔

جناب سپیکر!جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ہم ایک بات سنتے آرہے ہیں کہ زراعت اس ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔میں آج آپ کی اجازت سے کہنا چاہوں گا کہ آج ہم ایک عہد کرتے ہیں،ایک بات کرتے ہیں کہ یہ جو غلط بیانی ہم ہر دفعہ کرتے ہیں اس کو ہمیں ختم کرنا چاہئے۔پاکستان کی 70فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے آپ کا تعلق بھی دیہات سے ہے اور میرا تعلق بھی دیہات سے ہے۔تمام لوگوں کی روٹی روزی وہاں پر محنت مزدوری کر کے کھیتی باڑی کر کے چلتی ہے لیکن جب پوری گرمی میں محنت کر کے،سردی میں محنت کر کے کسان سال کے بعد اپنا حساب کرتا ہے تو اس کو پتا یہ چلتا ہے کہ اس کے پاس اتنے پیسے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اچھی تعلیم دے سکے،اُس کے پاس اتنے پیسے ہیں کہ وہ اپنے غریب،مجبور بوڑھے ماں باپ کا علاج کرا سکے اور نہ ہی اُس کے پاس اتنے پیسے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اچھا کھانا کھلا سکے۔

جناب سپیکر!ہم سب نے کسان کو بے یارو مددگار چھوڑ دیا ہے۔میں یہاں پر سب کو یاد دلانا چاہوں گا کہ کسان کے پُرسان حال پر رحم کھانے کا جو ارادہ تھا وہ سب سے پہلے میاں محمد نواز شریف نے کیا انہوں نے چونگیوں کا نظام ختم کیا اور ایک عام کسان کے لئے منڈیوں کو کھول دیا۔ اُس کے بعد میں آپ کا نام لینا چاہوں گا آپ کی وزارت اعلیٰ کے اندر جب آپ نے کچے کھالے پکے کئے تو آپ نے کسان کی روز کی لڑائیوں سے جان چھڑا دی۔اس کے بعد میاں محمد شہباز شریف نے خادم اعلیٰ روڈوں کا نیٹ ورک بچھا کر کسان کو منڈیوں تک آسان رسائی دی۔

جناب سپیکر!اسی طرح پچھلے دور حکومت میں پاکستان مسلم لیگ(ن)نے 352۔ارب روپے کا کسان packageدیا جس کی وجہ سے کھاد سستی ہوگئی اور کسانوں نے کھاد ڈال کر اپنی پیداوار کو بھی بڑھا لیا۔پاکستان کی economyکے اندر خاص طور پر زراعت کی economyکے اندر سب سے بڑا ہاتھ کپاس کا ہے۔2018-19میں آپ کی کپاس کی پیداوار 10.6 million balesکی تھی،2019-20کے اندر جب پروڈکشن کو دیکھا گیا تو یہ پروڈکشن کم ہو کر 8.9 million balesپر آگئی۔یہ جو balesکی کمی ہے اگر آپ اس کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں کہ اس کا پاکستان کو کیا نقصان ہے؟تو یہ 1.6بلین ڈالر کا پاکستان کو نقصان ہے جس کے بارے میں ہم میں سے کوئی بندہ بات نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر! اس سے بھی خطرناک بات یہ ہے کہ 21-2020 کی جو پیداوار ہے جو رقبہ کپاس کے لئے کاشت کیا گیا اُس میں 10 فیصد اور کمی آگئی ہے جس کا مطلب ہے 800 سے 900 ملین ڈالر کا پاکستان کی economy کو ہم اور نقصان پہنچانے جا رہے ہیں۔ ہماری کپاس کو جو سب سے بڑا مقابلہ کرنا پڑتا ہے وہ شوگر کے ساتھ کرنا پڑتا ہے۔ ہماری شوگر مافیا اس قدر strong ہو چکی ہے کہ وزیراعظم پاکستان نے ایک پورا کمیشن بنایا اُس کمیشن کی رپورٹ آگئی اور آج بھی اُس کمیشن کی رپورٹ پر صرف باتیں ہو رہی ہیں اور شوگر مافیا کو کچھ بھی نہیں کہا جا رہا اور کوئی اُن سے پوچھنے والا نہیں ہے کہ 2018 میں جو چینی -/52 روپے کلو تھی اور آج کس کھاتے میں -/90 روپے کلو ہے؟ یہاں پر شوگر مافیا کو سبسڈی دی جاتی ہے اور اُس سبسڈی کا کوئی پرسان حال نہیں، کوئی بندہ نہیں جانتا سبسڈی کس کھاتے میں دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! جب آپ شوگر انڈسٹری کو promote کرتے ہیں تو آپ کپاس کا رقبہ کم کرتے ہیں، کپاس کی فصل اگر اچھی ہوتی ہے تو نہ صرف economy کے اندر آپ کا پیسا واپس آتا ہے اور وہ پیسا عام کسان کے پاس جاتا ہے۔ شوگر مافیا جب اپنی سبسڈی لے کر اپنے exports کر کے پیسا لے کر آتی ہے تو وہ پیسا صرف اربوں روپے کے حساب سے چند لوگوں کے گھروں میں جاتا ہے اور ہم اُس کھاتے میں صرف شوگر انڈسٹری کو promote کر رہے ہیں اور کپاس کو پیچھے ڈال رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر جو ہماری سب سے important فصل لگتی ہے جو ہماری فوڈ سکیورٹی کی بات ہے وہ گندم کی ہے۔ پاکستان میں 19-2018 کے اندر گندم کی پروڈکشن 24 ملین ٹن تھی، 20-2019 میں یہی پروڈکشن 23.6 ملین ٹن پر آئی ہے اس میں، میں کسی حکومت کو قصوروار نہیں ٹھہراتا اس میں کچھ تو بارشوں کا قصور تھا اور کچھ اور وجوہات بھی تھیں لیکن پروڈکشن same ہونے کے باوجود سوال تو یہ اُٹھتا ہے کہ جب 19-2018 میں 24 ملین ٹن آپ کے پاس گندم تھی اور 23.6 ملین ٹن آپ کے پاس گندم ہے تو یہ آپ کی گندم کے اندر قلت کیسے پیدا ہونی شروع ہو گئی؟

جناب سپیکر! آج آپ دیکھیں کہ وہی گندم کا آٹا جو -/750 روپے کا تھیلا ملتا تھا آج -/1100 روپے سے اوپر جا چکا ہے اور کوئی بندہ اس کے اوپر سوال نہیں کرنا چاہتا اور جب اس کے اوپر کسی نااہلی کی بات کی جاتی ہے تو آگے سے بہت اچھا جواب بنا دیا گیا ہے کہ مافیا بیٹھا ہوا ہے۔ یہ مافیا کون سا ہے، میں اس مافیا کو نہیں مانتا، یہ مافیا پی ٹی آئی ہے یا پی ٹی آئی کی حکومت ہے اس کے علاوہ کوئی مافیا نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! اس کا بہت آسان حل ڈھونڈا گیا پہلے گندم کو غلط طریقے سے export کیا گیا اور گندم کی قلت پیدا کی گئی جس کی وجہ سے قیمتیں اوپر گئیں۔ اب نئی گندم کے باوجود جب قیمتیں اوپر جا رہی ہیں procurement صحیح سے نہیں ہو رہی تھی تو بہت آسان حل ڈھونڈ کر منسٹر صاحب کو کہا کہ آپ اپنی منسٹری سے الگ ہو جائیں اور اُس کے بعد شاید یہ کیس ختم ہو جائے گا۔ ہم اس سے agree نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس سارے معاملے کی criminal investigation ہونی چاہئے کیونکہ اس کا جو اثر ہے وہ میرے اور آپ پر نہیں آرہا اس کا اثر عام فارمر پر آرہا ہے اور عام انسان کے اوپر جا رہا ہے جس کے لئے آج آٹا خریدنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ بات یہاں پر ختم نہیں ہوتی آج اگر آپ اخبار پڑھیں گے تو آپ دیکھیں گے وہ ملک جو پچھلے سال بھی گندم export کرتا رہا ہے اُس سے پچھلے سالوں میں بھی گندم export کرتا رہا ہے آج اُس کو ایک دم گندم import کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے اور گندم import کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ جو نااہلی اور نالائقی ہے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس کو کرپشن کے زمرے میں لے کر آئیں کیونکہ یہ ایک عام آدمی کے کھانے اور بھوک کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پھر کہوں گا کہ بات یہاں پر ختم نہیں ہوتی۔ ہم آج دیکھتے ہیں کہ حکومتی نااہلی کی وجہ سے ٹڈی دَل ایک pandemic کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

جناب سپیکر! آج سے کچھ ماہ پہلے وفاق اور پنجاب حکومت کو اطلاع مل چکی تھی کہ دو سے اڑھائی ماہ میں ٹڈی دل کا ایک بہت بڑا جھنڈ آپ کے پاس پہنچنے والا ہے۔ یہ اطلاع سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحب کے پاس بھی تھی، صرف صوبوں نے آپس میں coordination کرنی تھی اور انہوں نے دیکھنا تھا کہ اس کو کیسے روکا جائے۔

جناب سپیکر! پلانٹ پروٹیکشن کا ایک محکمہ 1962 میں بنایا گیا تھا جس کے پاس چھ یا آٹھ جہاز تھے اور جب کبھی ٹڈی دَل کا حملہ ہوتا تھا تو ان جہازوں کے ذریعے سپرے کرتے تھے۔ حکومت کی نااہلی اور نالائقی کا یہ حال ہے کہ دو اڑھائی ماہ کی وارننگ کے باوجود ہم نے اپنے ناکارہ کھڑے ہوئے جہازوں کو repair کروایا اور نہ ہی اس پر کوئی توجہ دی تو یہ سب کہانیاں اور باتیں ہیں اگر ہم چائنا یا ترکی سے کہتے تو وہ بھی ہمیں جہاز کرائے پر دے سکتے تھے۔ اس ٹڈی دل کو قابو کرنے کے لئے 40 سے 50 کروڑ روپے کی دوائی لگنی تھی لیکن آج سروے رپورٹ کہتی ہے کہ پاکستان کی فصلوں کو اس کی وجہ سے 40 سے 50 فیصد تک نقصان ہو گا تو یہ نقصان، کپاس، شوگر کین، سبزیوں اور گندم کو بھی ہو گا۔ ہم تو اپنے لئے خود مصیبتیں پیدا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ جس رقم کی بات کی گئی ہے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ میں اس حکومت کی صفت سے مطمئن نہیں ہوں۔ ان کو چاہئے اپنی کابینہ میں بیٹھ کر کیونکہ اپوزیشن کو تو یہ اچھوت سمجھتے ہیں۔ کسان کی ضروریات پر غور کریں اور جو آج کا کسان ان سے ڈیمانڈ کر رہا ہے اس پر غور کریں ان کو جو فوڈ سکیورٹی چاہئے اس پر غور کریں۔

جناب سپیکر! آپ پانچ سال بطور وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں تو اُس دور میں آج تک ایسی کوئی بات سننے میں نہیں آئی تھی یہ اگر ہم سے مشورہ نہیں لینا چاہتے تو آپ سے مشورہ کر لیں اور مشورہ کر کے عوام کی خاطر کوئی بہتر قدم اٹھائیں کیونکہ اس طرح ان کی حکومت چل نہیں سکتی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اب محترمہ مہوش سلطانہ اپنی بات کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ایگریکلچر کی کٹ موشن پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں ابھی موجودہ گورنمنٹ کا ایگریکلچر کے حوالے سے بجٹ دیکھ رہی تھی تو انہوں نے ایگریکلچر کے لئے ٹوٹل 31.7 بلین روپے کا بجٹ رکھا ہے اور ریسرچ پر صرف 7.2 بلین روپے رکھے ہیں جو کہ مسلم لیگ (ن) کا 18-2017 کے بجٹ سے بھی 60 فیصد کم ہے۔

جناب سپیکر! ریسرچ ایگریکلچر میں بہت اہمیت کی حامل ہے تو مجھے حیرت ہے کہ گورنمنٹ ریسرچ کے بارے میں کیوں سنجیدہ نہیں ہے؟ اس سے پہلے جب ایجوکیشن کی بات ہوئی تو اس میں بھی ریسرچ بجٹ کو کم کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! ایگریکلچر کی بات ہو رہی ہے تو اس میں بھی ریسرچ بجٹ کو 18-2017 کے بجٹ کی نسبت 62 فیصد کم کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم ریسرچ میں نہیں جائیں گے تو شاید ہم ایگریکلچر میں کبھی ترقی نہیں کر پائیں گے۔ اس کے علاوہ میں نے اس پورے بجٹ کو دیکھا ہے تو اس بجٹ میں mostly جو منصوبے دیئے گئے ہیں وہ reactive ہیں اور proactive منصوبہ اس میں کوئی بھی نہیں ہے۔ جب تک ہم proactive نہیں ہوں گے اور ہم صرف reactions کی طرف جائیں گے تو ہمارا ایگریکلچر کا شعبہ خاطر خواہ ترقی نہیں کر پائے گا۔

جناب سپیکر! ایگریکلچر وہ شعبہ ہے جو کہ پنجاب میں GDP کا 18 فیصد دے رہا ہے لیکن اس سال ہم نے دیکھا کہ locust کا شدید ترین حملہ ہوا تو اس میں بھی proactive رہے اور نہ ہی reactive رہے اور اس کے لئے 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ میرے خیال میں شاید sufficient نہیں ہوں گے۔ کیا اس 4۔ارب روپے سے آپ locust کو ختم کریں گے یا farmers کو کوئی فائدہ دیں گے یا ان کے نقصان کا ازالہ کریں گے؟ ہماری جو GDP میں 18 فیصد ایگریکلچر کے حوالے سے contribution تھی وہ بھی obviously اس مرتبہ کم ہوگی۔

جناب سپیکر! میں بجٹ میں ایک چیز اور دیکھ رہی تھی کہ 2015 سے 2020 تک پوٹھوہار ریجن کو Olive Valley بنائیں گے جس کے لئے تقریباً 2 ملین درخت لگانے کا پلان تھا اور 2018 تک وہاں پر کوئی 10 لاکھ کے قریب پودے لگائے بھی گئے لیکن اب اس حوالے سے کوئی خاطر خواہ بجٹ نہیں رکھا گیا ہے۔ ہمارا بارانی ایگریکلچر انسٹیٹیوٹ ہے اس کے لئے بھی ریسرچ بجٹ نہیں رکھا گیا حالانکہ وہ بہت اچھا کام کر رہا تھا اور اُس نے Olives کی ہماری ضرورت کے مطابق

کئی نئی اقسام پر ریسرچ کی اور ان کو find out کیا۔ Olive Valley بھی بنائی جانی تھی تو میں ابھی دیکھ رہی تھی 16.7 ملین بجٹ رکھا گیا ہے جس میں پانچ اضلاع شامل ہیں تو میرے خیال میں یہ بہت insufficient budget ہو گا۔

جناب سپیکر! ہمارا علاقہ سالٹ رینج یا پوٹھوہار کا ہے وہاں کی ایک اور famous crop مونگ پھلی ہے وہاں کی مونگ پھلی بہت اچھی سمجھی جاتی ہے لیکن اس کو internationally market میں ابھی تک introduce نہیں کروایا گیا۔

جناب سپیکر! ہمارا چواسیدن مشہور تھا وہاں پر rose gardens ہوتے تھے وہاں کا جو rose water تھا وہ internationally famous تھا لیکن اب rose gardens بھی ختم ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! چواسیدن شاہ جیسی لوکاٹ میں گارنٹی سے کہہ سکتی ہوں کہ پوری دنیا میں کہیں بھی نہیں ملتی لیکن وہ بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے ہر علاقے کی اپنی فصلیں اور پھل ہوتے ہیں جن پر ریسرچ کرنا اور ان کو promote کرنا بہت ضروری ہوتا ہے ورنہ آہستہ آہستہ سے وہ ختم ہوتی جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں بھی تھوڑا بہت ایگریکلچر کو جانتی ہوں کیونکہ میرا تعلق بھی ایگریکلچر سے ہے، میرے والد صاحب بھی agriculturist تھے اور کچھ lands میں بھی own کرتی ہوں۔ ہمارا پوٹھوہار ریجن ہے جو کہ بارانی علاقہ ہے ہم وہاں پر گندم اُگاتے ہیں اور اس مرتبہ anticipated تھا کہ گندم کی فصل اچھی نہیں ہوگی کیونکہ وہاں پر کُنگی کا مرض آگیا لیکن unfortunately جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہم proactive نہیں رہتے بلکہ ہم ہمیشہ reactive رہتے ہیں۔ ہمارے weather pattern change ہو رہے ہیں، سردیاں prolong کر رہی ہیں اور گرمیاں دیر سے آ رہی ہیں اور بارش pattern سے ہٹ کر کبھی زیادہ اور کبھی کم ہو جاتی ہے۔ ہم لوگ جو کہ پوٹھوہار بارانی علاقوں میں رہتے ہیں ہم تو ٹوٹل بارش پر ہی depend کرتے ہیں تو اس وجہ سے ہمارے وہاں کے لوگوں کی specially wheat کی فصل بہت متاثر ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں پھر کہوں گی کہ وہاں پر ریسرچ کی کمی ہے کیونکہ لگاتار جب ایک ہی بیج استعمال کیا جاتا ہے تو اس کی وہ افادیت نہیں رہتی لیکن وہاں پر ابھی تک کوئی نیا بیج بھی متعارف نہیں کروایا گیا۔ اگر ایک بیج فائدہ مند ثابت نہیں ہو رہا تو اس کا متبادل کیا ہو گا تو اس طرح کی تمام چیزیں ریسرچ سے ہی ممکن ہیں and again I would like to say کہ یہاں پر ریسرچ بجٹ کو ضرور increase کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہر ضلع کی اپنی کوئی نہ کوئی specialty ہوتی ہے کہ کسی ضلع کی گندم اور کسی کی کپاس اچھی ہوتی ہے۔ اسی طرح سرگودھا کا citrus famous ہے اور کسی ضلع میں آم اچھے ہیں تو ہمیں ایگریکلچر کا ڈسٹرکٹ بجٹ وار allocate ضرور کرنا چاہئے اور policies بھی area wise or district wise design ہونی چاہئیں کیونکہ جہاں کی جو چیز اچھی ہے اس کے accordingly وہاں کے لوکل لوگوں کو اور خاص طور پر چھوٹے کاشتکاروں کو focus کرتے ہوئے پالیسی دی جائے تاکہ اس سے چھوٹے کاشتکاروں کو فائدہ حاصل ہو۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہی کہوں گی کہ میں گورنمنٹ کی policies سے satisfied نہیں ہوں لہٰذا ان کا بجٹ ختم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اب جناب نوید خان لودھی اپنی بات کریں۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں کہوں گا کہ اس وقت پوری دنیا میں حکومتوں کے لئے سب سے بڑا ایشو خوراک کی کمی کا ہے۔

جناب سپیکر! پوری دنیا میں اس حوالے سے کوشش کی جا رہی ہے کہ خوراک کی پیداوار بڑھانے کی کوشش کی جائے لیکن بدقسمتی سے ہمارا ملک جو کہ زراعت کے حوالے سے پہچانا جاتا تھا جو کہ ایک زرعی ملک تھا اور آج ہم بدقسمتی سے اس صوبے سے تعلق رکھ رہے ہیں جہاں پر گندم کو امپورٹ کیا جا رہا ہے تو یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے کیونکہ ہم نے نہ تو کوئی اعدادوشمار اکٹھے کئے ہیں کہ جس وقت گندم اُگائی جا رہی تھی اس وقت کسی بھی ڈسٹرکٹ میں یہ

کوشش نہیں کی گئی کہ جو علاقے گندم کی پیداوار کے لحاظ سے اپنا کوئی مقام رکھتے تھے وہاں پر کسی نے اس بات پر توجہ نہیں دی کہ وہاں پر گندم بیجی جارہی ہے یا کوئی اور فصل اُگائی جارہی ہے۔ سب سے بڑی خرابی تو ہماری وہاں سے شروع ہوئی اور اس کے بعد ایک سسٹم ہوا کرتا تھا کہ پہلے ہم لوگ بھی سفارشیں کرتے ہوتے تھے کہ آپ گندم زمیندار کی خریدیں محکمہ خوراک کا یہ حال رہا کہ انہوں نے گندم خریدنے کے لئے کیا کوئی کوشش کرنی تھی لوگوں کی اب یہ بد قسمتی ہو چکی ہے کہ یہاں پر اکثریت جو ہم بیٹھے ہیں ان کا تعلق زراعت سے ہے کہ ہمارے ہاں کسانوں کے گھروں میں چھاپے مارے جارہے ہیں۔ ایک ایک کسان جو اپنے گھر کے لئے اور جو اپنے بچوں کے لئے گندم رکھتا تھا اس پر ایک شرط لگادی گئی ہے کہ آپ 20یا25 من سے زیادہ گندم نہیں رکھ سکتے۔ یہ خود تو عوام کو کچھ دے نہیں سکتے اور لوگوں کے گھروں میں بھی چھاپے مارے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ حکومت اس وقت پوری کوشش کر رہی ہے کہ stockist کو promote کیا جائے۔ گندم کی بین الصوبائی اور بین الاضلاعی پابندی کو ختم کر دیا گیا ہے۔ زمیندار سے حکومت نے -/1400 روپے فی من کے حساب سے گندم خریدی تھی لیکن اب stockists اس گندم کو دو ہزار روپے فی من کے حساب سے بیچ رہا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعظم نے شوگر مافیا اور آٹے کی shortage پیدا کرنے والوں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی اور ہمیں اس کی بڑی خوشی ہوئی ہے۔ اس وقت پنجاب میں فیڈ ملز کی صورت میں ایک نیا بڑا مافیا بن چکا ہے۔ زمیندار فیڈ ملز والوں کو مکئی بیچ رہا ہے لیکن اس کی قیمت اسے تین ماہ بعد ادا کی جاتی ہے۔ پہلے یہ کام شوگر ملز مافیا والے کر رہے تھے اور اب یہی کام فیڈ ملز مالکان نے شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے گزارش ہے کہ جس طرح آپ نے گندم کا سرکاری ریٹ مقرر کیا ہے اسی طرح مکئی اور کپاس کا بھی سرکاری ریٹ مقرر کیا جائے تاکہ زمیندار کو پتا ہو کہ اسے اس فصل کی اتنی قیمت ملے گی۔

جناب سپیکر! آٹے کا جو تھیلا پہلے -/750 روپے میں مل رہا تھا وہ اب -/1150 روپے میں فروخت ہو رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ ہم نے یوکرائن سے گندم import کرنی ہے۔ اگر آپ آج ایل سی کھلوائیں گے تو اس میں کم از کم پچاس دن لگ جائیں

گے۔ میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ اگر واقعی اس نے گندم import کرنی ہے تو اس کا جلدی فیصلہ کر لیں۔ اس وقت زراعت کو سب سے بڑا خطرہ ٹڈی دل کا ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع ساہیوال ہڑپہ سے ہے۔ ہم محکمہ زراعت والوں سے پُوچھ پُوچھ کر تھک گئے ہیں کہ ٹڈی دل کے حوالے سے ہماری راہنمائی کریں اور آپ نے کس طریقے سے اس کا حل نکالنا ہے؟ وہ آگے سے کہتے ہیں کہ ہماری ابھی تک اس سلسلے میں کوئی تیاری نہیں ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اگر ہم ملک اور صوبے میں آٹا، چینی، دالیں اور خوراک کی دوسری چیزیں مہیا نہ کر سکے تو پھر ہم لوگوں کو فاقوں کی طرف لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں ایک شعر کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کروں گا۔

نہ ہم گرے نہ ہماری توقعات کے مینار گرے
مگر ہمیں گرانے میں بہت سے لوگ بار بار گرے

بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب چودھری محمد اقبال بات کریں گے۔ چودھری صاحب کو مائیک دیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میرے بھائی اور ساتھی نے خوراک کے حوالے سے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ میں زراعت سے شروع کروں گا اور پھر بعد میں خوراک کے حوالے سے بھی بات کروں گا۔ شعبہ زراعت بڑا ہی وسیع subject ہے اور اس وقت need of the hour ہے۔

جناب سپیکر! جب سے یہ ہماری اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے میں اُس وقت سے شور مچا رہا ہوں کہ صوبہ پنجاب بھی زراعت کی طرف توجہ دے تاکہ ملک کے حالات بہتر ہو سکیں اور اس صوبے سے روشنی کا مینار بن کر نکلے لیکن میری اس گزارش پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! ہماری جو export items ہیں میں ان کی حالت زار کے بارے میں عرض کروں گا۔ پنجاب میں پہلے کپاس کی فصل تقریباً 6 ملین ایکڑ رقبے پر کاشت ہوتی تھی لیکن اب یہ فصل 4.5 ملین ایکڑ رقبے پر کاشت ہوتی ہے یعنی اس کی کاشت کم ہو گئی ہے۔ اس کی وجوہات میں ناقص کاٹن پالیسی اور اس فصل کو منافع بخش نہ بنانا شامل ہے۔ اب کاشتکاروں نے دوسری فصلیں

کاشت کرنا شروع کر دی ہیں۔اب کسان مکئی، گنّا اور دھان کاشت کرنے لگے ہیں۔پہلے کپاس کی پیداوار 9ملین گانٹھیں ہوا کرتی تھی لیکن اب کم ہو کر اس کی پیداوار 6ملین گانٹھیں رہ گئی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہو گا کہ 1990 میں صوبہ پنجاب میں کپاس اور گندم کی bumper cropsہوتی تھیں۔

جناب سپیکر! میں حکومت کو بار بار آگاہ کر رہا ہوں کہ اگر اس ملک کی حالت زار کو بہتر کرنا ہے اور معیشت کو اُوپر لے کر جانا ہے تو شعبہ زراعت کی طرف توجہ دی جائے۔ہمارے پاس واحد راستہ ایگر کلچر کا ہے کیونکہ ہماری صنعتیں بھی بیٹھ گئی ہیں۔ہمارے پاس بجلی اور نہ ہی گیس وافر ہے لہٰذا پاکستان کو خوشحال کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ شعبہ زراعت کی طرف توجہ دی جائے، اس کو بہتر کیا جائے اور فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے کوشش کی جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے خود بھی ایک بڑی اہم بات فرمائی تھی ۔اب پتا نہیں وزراء صاحبان نے وہ نوٹ کی ہے یا نہیں؟ آپ نے پوچھا تھا کہ جو ایگری کلچر یونیورسٹیاں ہیں ان میں کوئی ریسرچ کا کام ہو رہا ہے یا نہیں، آپ کا یہ سوال highlightتو ہوا تھا لیکن معلوم نہیں اس پر کوئی عملدرآمد ہوا ہے یا نہیں؟ جب تک نئے بیج نہیں آئیں گے اس وقت تک ہماری فی ایکڑ پیداوار نہیں بڑھ سکتی۔پنجاب اور پاکستان میں جب میکسی پاک کا بیج آیا تو پوری دنیا میں گندم کی قلت ختم ہو گئی تھی۔ہمارا کسان بڑا hard workingہے۔ہمارے ملک میں بڑا اعلیٰ اریگیشن سسٹم موجود ہے اور بڑی اعلیٰ زمین ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارا پڑوسی ملک انڈیا ہم سے زیادہ پیداوار حاصل کر رہا ہے؟ میں آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب انڈیا کے اندر قحط کا عالم تھا۔وہاں پر گندم نہیں مل رہی تھی۔

جناب سپیکر! انہوں نے زراعت کی طرف توجہ دی، ایک سال بھرپور محنت کی، کسانوں کو یونین کونسل لیول پر، ان کے door stepپر تمام سہولیات مہیا کیں اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہاں پر بہت زیادہ گندم پیدا ہوئی۔میں نے ان گنہگار آنکھوں سے خود Time Magazineمیں پڑھا ہے۔وہاں پر لکھا ہوا تھا کہ A problem of plentyیعنی وہاں پر گندم اتنی زیادہ پیدا ہو گئی کہ اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ہمارا کسان محنتی ہے اور زمین بھی زرخیز ہے تو پھر ہمارے حالات کیوں بہتر نہیں ہو رہے؟ اس لئے کہ ہم policiesٹھیک نہیں بنا رہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر زراعت سے بڑی مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ نئے بیجوں کے حوالے سے کام کریں۔ لوگوں کو صحیح بیج نہیں مل رہے۔ جب تک کسان کو صحیح بیج نہیں ملے گا تو پیداوار نہیں بڑھے گی۔ میں paddy کا کاشتکار ہوں اگر نرسری صحیح نہیں ہو گی تو پھر کبھی بھی paddy کی فصل بہتر نہیں ہو سکے گی۔ ہمارے صوبے میں بیجوں کے معاملات بڑے خراب اور ڈھیلے ہیں۔ سیڈ کارپوریشن کسانوں کو معیاری اور مطلوبہ تعداد کے مطابق بیج مہیا نہیں کر رہا۔ کاٹن کی فصل کا بیڑا غرق صرف غیر معیاری بیج کی وجہ سے ہوا ہے۔ اسی طرح غیر منظور شُدہ بیجوں نے بھی کسانوں کا بڑا نقصان کیا ہے۔ زرعی ادویات کی طرف بھی توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ سفید مکھی اور دوسری بیماریوں نے جب کپاس کی فصل پر حملہ کیا تو حکومت کی طرف سے اس کا کوئی تدارک نہیں کیا گیا۔ صوبہ پنجاب میں اس بیماری کے تدارک کے لئے مناسب زرعی ادویات موجود نہیں ہیں۔ ساری دنیا میں شعبہ زراعت سبسڈی پر چلتا ہے۔ ہمارے ہاں گندم کے بیج پر سبسڈی دی گئی لیکن وہ زمینداروں تک نہیں پہنچ سکی۔ آپ بے شک اس کی تحقیق کروالیں۔ اسی طرح کھاد کے اُوپر -/500 روپے فی بیگ کے حساب سے سبسڈی دی گئی لیکن تمام کاشتکاروں کو یہ سبسڈی نہیں پہنچ سکی۔ سیڈ سیکٹر کو مضبوط کرنا اشد ضروری ہے لیکن صوبہ پنجاب میں اس بابت کوئی کام نہیں ہو رہا لہٰذا اس جانب توجہ دی جائے۔ اگر یہی حالات رہے تو پھر شعبہ زراعت کبھی بھی ترقی نہیں کر سکے گا۔ ہمیں ایگریکلچر growth کے لئے مسلسل سرمایہ کاری کی ضرورت ہے اور زرعی ریسرچ کے اندر بھی improvement ہونی چاہئے۔ اگر اس جانب توجہ نہ دی گئی تو پھر شعبہ زراعت کے حالات جُوں کے تُوں رہیں گے۔

جناب سپیکر! پنجاب کی زمین کا water logging and salinity بیڑہ غرق کر رہی ہے لیکن اس کے تدارک کے لئے حکومتی سطح پر کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اس جانب ابھی سے بڑی توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ زمین کو water logging and salinity سے بچایا جا سکے۔ آپ چولستان کی طرف چلے جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ انڈیا کے اندر ہمارے بارڈر کے ساتھ ساتھ جو زمین ہے وہ سرسبز و شاداب ہے جبکہ ہمارا یہ علاقہ غیر آباد پڑا ہوا ہے۔ پنجاب کی یہ غیر آباد زمین کس نے آباد کرنی ہے اور اس کے اُوپر کیوں توجہ نہیں دی جا رہی؟

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ ہمارے ملک میں پانی کوstore کرنے کی capacity بہت کم ہے۔ ہمارے پاس جو ڈیمز موجود ہیں ان کے اندر silting ہو رہی ہے اور دن بدن پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش کم ہو رہی ہے۔ پانی اور زراعت کا رشتہ ایسا ہے جیسا کہ جسم میں خون ہوتا ہے۔ اگر ڈیمز بہتر نہیں کئے جائیں گے، de-silting کا کوئی پروگرام نہیں بنایا جائے گا اور نئے ڈیمز نہیں بنائے جائیں گے تو پھر حالات بہتر نہیں ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں تھوڑی سی ان figures سے ہٹ کر بات کرنی چاہوں گا۔ اگر کوئی آدمی وکیل ہے تو اس کی بڑی خواہش ہو گی کہ میرا ایک بیٹا وکیل بن جائے، اگر کوئی جنرل ہے تو اس کی بڑی خواہش ہو گی کہ میرا بیٹا جنرل بن جائے اور ڈاکٹر کہتا ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر بن جائے۔ یہاں سارے زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں اور ایوان میں اکثریت زمینداروں کی ہے۔

جناب سپیکر! آپ دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کوئی زمیندار کہتا ہے کہ میرا بیٹا زمیندارے میں رہ جائے؟ کیوں نہیں رہنا چاہتا؟ اس لئے کہ یہ منافع بخش پیشہ نہیں رہا۔ جب تک ہم زراعت کو منافع بخش پیشہ نہیں بنائیں گے اس وقت تک ہمارے حالات بہتر نہیں ہوں گے۔ فی ایکڑ پیداوار بڑھائیں۔

جناب سپیکر! آپ خود پانچ سال وزیر اعلیٰ پنجاب رہے ہیں اور اس وقت میں آپ کو محکمہ خوراک کے حوالے سے assist کیا کرتا تھا۔ اس دور میں کبھی آٹے کا کوئی مسئلہ در پیش نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ بڑا پریشان ہوا، میں نے آپ سے گزارش کی کہ گندم بہت زیادہ پیدا ہو گئی ہے اور ابھی پچھلی گندم بھی ہمارے پاس پڑی ہوئی ہے۔ ہم اتنی زیادہ گندم کا کیا کریں گے؟ تو آپ نے کہا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک بیان دوں گا سب ٹھیک ہو جائے گا۔ صبح اخبار میں آپ کا ایک بیان آیا جس میں آپ نے فرمایا کہ میں آخری دانے تک گندم خریدوں گا۔ آپ کے اس بیان سے پوری مارکیٹ balance ہو گئی، زمیندار کو گندم کے پورے پیسے ملے اور خریداری بھی پوری ہو گئی۔

جناب سپیکر! یہاں تو کوئی پالیسی نہیں بن رہی اور کوئی کام نہیں کر رہا۔ ہمارے وزیر زراعت ماشاءاللہ بڑے محنتی ہیں لیکن حکومت اُن کی سرپرستی نہیں کر رہی۔ حکومت وزیر زراعت کا بھرپور ساتھ دے، زراعت کو first priority دی جائے تاکہ صوبہ پنجاب فصلات کی زیادہ سے زیادہ پیداوار دے۔ آپ کو پتا ہے کہ پنجاب گندم کی ماشاءاللہ اتنی پیداوار دیتا ہے کہ پنجاب food basket کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ انڈیا کا پنجاب ہمارے پنجاب کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہے کیونکہ زیادہ پنجاب ہمارے حصے میں آیا ہوا ہے تو ایسا کیا مسئلہ ہو گیا ہے کہ ہم گندم export کرنے کی بجائے import کرنے لگ گئے ہیں اور کاٹن بھی ہم export کرنے کی بجائے import کر رہے ہیں۔ صوبہ پنجاب کا rice بہت بڑا export item تھا اس کے حالات بھی بہت خراب ہیں تو براہ مہربانی ساری کی ساری subsidies ایگریکلچر میں ڈالیں۔ حکومت ساری کی ساری سبسڈی شوگر مافیا اور آٹا مافیا کو دے رہی ہے کیا کاشتکار کا حق نہیں ہے کہ اس کو سبسڈی دی جائے۔ ٹریکٹر کی قیمتیں دیکھیں کہاں پہنچ گئی ہیں اور جتنے implements باہر سے آتے ہیں اُن کی قیمتیں کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہیں اُن کی excise duty کم نہیں ہو رہی اور اُن کی import duty بھی کم نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! حکومت کو چاہئے کہ وہ زراعت کے لئے مفت implements دے اور حکومت اگر یہ نہیں کر سکتی تو کم از کم زراعت کے implements سستے دے تاکہ کسان کی cost of production کم ہو اور جب cost of production کم ہو گی تو پھر وہ کم قیمت میں بھی گزارہ کر لے گا۔

جناب سپیکر! میری آخری گزارش یہ ہے کہ کاشتکار کو اُس کی پیداوار کا صحیح صلہ نہیں ملتا اور کسان کا صحیح صلہ اس لئے slip ہو رہا ہے کہ کوئی بھی فصل جب کسان کے پاس ہوتی ہے تو اُس کا rate اور ہوتا ہے اور صرف ایک مہینے بعد rate اور ہو جاتا ہے۔ کسان کی یہ حالت زار دیکھ کر رونا آتا ہے تو آپ سے میری گزارش ہے کہ اس مطالبہ زر کو مسترد کریں اور ہماری کٹوتی کی تحریک کو منظور فرمائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب خالد محمود!

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ایگریکلچر اور فوڈ کی کٹ موشن پر بولنے کا موقع دیا۔ میں اپنی بات کا آغاز اس شعر سے کرنا چاہوں گا:

کُجھ اُنج وی راہواں اوکھیاں سن
کُجھ گَل وچ غم دا طَوق وی سی
کُجھ شہر دے لوک وی ظالم سَن
کُجھ سانُوں مَرن دا شَوق وی سی

جناب سپیکر! میں ایگریکلچر اور فوڈ کے حوالے سے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ پاکستان کی معیشت، پاکستان میں بسنے والے لوگ اور آپ کے سمیت اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معزز ممبران کا تعلق کاشتکار گھرانوں سے ہے تو میں سب سے پہلے تو یہ کہوں گا کہ جب گندم کی فصل بوئی جارہی تھی تب گرداوری کا کوئی مناسب نظام نہ بنایا گیا کسی ضلع میں بھی گرداوری کے نظام کو اچھے طریقے سے نہ دیکھا گیا جس کی وجہ سے آج ہمیں گندم کی خریداری کا target achieve کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے۔ جب کسان اپنے گھر کے استعمال کے لئے کھیت سے گندم گھر لارہا ہوتا ہے تو گندم کی خریداری کا target پورا کرنے کے لئے AC صاحبان، تحصیلدار صاحبان یا محکمہ خوراک والے اُس غریب کسان کو روک لیتے ہیں کہ آپ 25 من سے زیادہ گندم گھر نہیں لے کے جاسکتے تو جب کسان 25 من گندم اپنے گھر لے کر آئے گا تو وہ اُس گندم میں سے کیا کھائے گا اور آنے والے سال کے لئے اُس میں سے گندم کا بیج کیا رکھے گا؟ یہ وہ ناکام پالیسیاں ہیں جن کی وجہ سے ہم گندم کی خریداری کا target achieve کرسکے، نہ ہم اس صوبہ کو کامیاب رکھ سکے جو ہمیشہ گندم کے حوالے سے surplus رہا۔ آج سے دو ماہ پہلے جب گندم کی فصل تیار ہو کر آئی تو اُس وقت حکومت -/1400 روپے فی من اُس گندم کو خرید رہی تھی جبکہ ٹھیک دو ماہ بعد آج گندم کا ریٹ عام آدمی کے لئے 2 ہزار روپے کو چُھو رہا ہے تو اس حکومت کی پالیسی کے مطابق ایک یا دو ماہ کے بعد گندم کی قیمت -/1400 روپے فی من سے 2 ہزار روپے فی من تک چلی گئی۔

جناب سپیکر! مجھے پتا چلا ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق پنجاب کے پانچ بڑے شہروں لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور ملتان کی flour mills کو grind کرنے کے لئے -/300 روپے فی من گندم کم کرکے دی جارہی ہے یعنی اگر گندم کی قیمت -/1850 روپے فی من ہے تو flour mills کو -/1550 روپے فی من دی جارہی ہے تو پھر ہمارے چھوٹے شہروں میں رہنے والے بے چارے مزدوروں اور غریب کسانوں کا کیا حال ہو گا؟

جناب سپیکر! میرا تعلق بورے والا شہر سے ہے تو بورے والا شہر یا ضلع وہاڑی میں جتنی flour mills ہیں اُنہیں گندم اگر -/1800 یا -/1900 روپے فی من کے حساب سے دی جائے گی تو پھر مارکیٹ میں آٹا 2 ہزار روپے فی من سے کم نہیں ملے گا۔ یہ تبدیلی سرکار کی پالیسی ہے کہ غریب آدمی بھوک سے ہی مر جائے۔ ان ناقص پالیسیوں کی وجہ سے flour mills کو گندم جب عام routine میں خریدنی پڑتی ہے تو اُنہیں سب سے پہلے ایک application لکھ کر DFO کے پاس جانا پڑتا ہے، DFO اُنہیں permit دیتا ہے اور جب وہ flour mills والے گندم خرید کر اپنی mills کی طرف لاتے ہیں تو راستے میں اُنہیں تحصیلدار دَھر لیتا ہے کہ حکومت کا گندم کی خریداری کا target ابھی پورا نہیں ہوا لہٰذا آپ یہ گندم محکمہ خوراک یا پاسکو کو دیں اور خود بعد میں گندم لیں تو flour mills والے چوری چُھپے گندم خرید کر غریب لوگوں کے لئے آٹا بنا رہے ہیں۔ پنجاب ہمیشہ سے گندم کے لحاظ سے surplus رہا ہے لیکن آج کانوں میں آواز سُنائی دے رہی ہے کہ یوکرائن سے 10 لاکھ ٹن گندم خرید کر import کی جائے گی تو اس نااہل حکومت کے لئے یہ شرمناک بات ہے کہ یہ صوبہ گندم برآمد کرنے والا تھا لیکن ان کی ناقص پالیسیوں نے انہیں یوکرائن سے گندم منگوانے پر مجبور کر دیا۔ یوکرائن سے گندم منگوانی ہی ہے تو اُس کے لئے کم از کم پچاس دن درکار ہوں گے تو اگر یہ کام آج سے شروع کیا جائے گا تو پھر شاید ہم بحران سے بچ سکیں گے وگرنہ اگر یہی حالات رہے تو مافیا آٹے کا بحران بھی پیدا کر دے گا۔ بعد میں صرف ایک رپورٹ شائع ہو جائے گی کہ یہ مافیا کا کام ہے مگر بعد میں اُس پر عمل نہیں ہو گا۔ آج تک چینی بحران والی رپورٹ پر چونکہ عملدرآمد نہیں ہو سکا تو پھر آٹا بحران کی رپورٹ بھی پبلک کرکے ختم کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں ایک بات اور بتاتا چلوں کہ یوکرائن سے جب گندم آئے گی اور grind کرنے کے لئے flour mills میں پہنچے گی تو 20 فیصد گندم درآمد شدہ ہو گی اور 80 فیصد مقامی گندم ہو گی جس کو mix کر کے grind کیا جائے گا تو میری سمجھ کے مطابق وہ آٹا صحت کے لئے مُضر ہو گا جس سے غریب آدمی متاثر ہو گا۔

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں کسانوں کو 352۔ارب روپے کی سبسڈی سے پُختہ کھال اور پُختہ نہریں بنائی گئیں اور آپ کے وزارتِ اعلیٰ کے دَور میں بھی پُختہ کھال اور پُختہ نہریں بنانے کے لئے سبسڈی دی گئی تو یہ حکومت پچھلے دو سالوں کے دوران کوئی ایک بھی ایسا منصوبہ بتا دے جس سے زمیندار کو خوشحال کرنے کے لئے، اُس کی فصل کی پیداوار میں اضافے کے لئے کوئی ایسا قدم اُٹھایا جا رہا ہو یا اس بجٹ میں کوئی ایسی تجویز رکھی گئی ہو جس سے ہمارا ملک ان بحرانوں سے نکل سکے۔

جناب سپیکر! دو اڑھائی ماہ پہلے وزیر زراعت اور سیکرٹری زراعت کو جب ٹِڈی دَل کا علم ہو گیا تھا تو اُس پر بھی آج تک کسی قسم کی کوئی پالیسی نہیں بنائی گئی کہ اس آفت سے کیسے نپٹنا ہے۔ ابھی میرے بھائی نے کہا تھا کہ ٹِڈی دَل پر کم از کم جہازوں کے ذریعے سپرے کر دی جاتی تا کہ اُس کا خاتمہ ہو سکتا۔ شُنید ہے کہ پاکستان میں آج تک ٹِڈی دَل کی وجہ سے فصلوں کا 900۔ارب کے قریب نقصان ہو چکا ہے اور اگر اس پر قابو نہ پایا گیا تو آنے والے کل میں 2 ہزار ارب روپے کے قریب فصلوں کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس بات پر دلاتا چلوں کہ میرے بورے والا شہر میں زرعی یونیورسٹی کا ایک کیمپس موجود ہے اور ریسرچ سنٹر بھی ہے لہٰذا چھوٹے کاشتکاروں کو سہولت دینے کے لئے وہاں ریسرچ لیبارٹری بنا دی جائے تا کہ ریسرچ لیب سے ٹیسٹ کروا کر بیج کاشت کئے جائیں۔ جیسے یوسف والا میں گورنمنٹ کا ریسرچ سنٹر موجود ہے اُس کی output چالیس یا پینتالیس من فی ایکڑ ہے۔ اس کے بالکل parallel وہاں Pioneer کا ریسرچ سنٹر ہے جس کی اوسط کم از کم 100 من فی ایکڑ کے قریب ہے اور یہ اس نااہل حکومت کی پالیسیوں پر باعثِ شرم بات ہے۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کا تعلق زمیندار گھرانے سے ہے لہٰذا میں آپ کی توجہ اس بات پر دلانا چاہوں گا کہ صوبہ پنجاب میں کسان کا صوبائی صدر چودھری رضوان جب ان پالیسیوں کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے گھر سے نکلا تو اسے تھانہ سٹی عارف والا میں قید کر دیا۔ جب کسان کی آواز اٹھانے والے کو بند کر دیا جائے گا تو پھر کسان اور معیشت کا یہی حال ہو گا۔ پھر آٹا مافیا، چینی مافیا اور سارے مافیا زور میں ہوں گے۔ اس بجٹ میں جو سبسڈی رکھی گئی ہے یہ بھی صرف خاص مافیا کو نوازنے کے لئے دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! لہٰذا میری آپ سے استدعا ہے کہ تمام سبسڈیز کاشتکاری کے حوالے سے رکھی جائیں تا کہ ہمارے پاکستان میں زمیندار خوشحال ہو۔ جب زمیندار خوشحال ہو گا تو پاکستان کی معیشت مضبوط ہو گی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ زراعت ہمارے ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زراعت اور انڈسٹری گاڑی کے دو پہیے ہیں اور گاڑی اُس وقت تک نہیں چل سکتی جب تک دونوں شعبے ترقی نہ کریں۔ زراعت کی ترقی کے لئے ہمیں انقلابی اقدامات اُٹھانے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! اس وقت زراعت کی صورتحال یہ ہے کہ ہمارا زمیندار کسمپرسی کا شکار ہے اور اس کو اپنی فصلوں کی مناسب قیمتیں بھی نہیں مل رہیں۔ اگر وہ فصل تیار کرتا ہے تو اس کو دربدر کی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔

جناب سپیکر! آج سے دو سال پہلے (ن) لیگ کی حکومت میں ہم محکمہ خوراک کو request کرتے تھے کہ ہماری گندم لے لو لیکن گندم رکھنے کے لئے گوداموں میں جگہ نہیں ہوتی تھی اور اس دفعہ میرے اپنے شہر میں آدھے گودام خالی پڑے ہیں۔

جناب سپیکر! اب محکمہ ہمیں request کر رہا ہے کہ گندم لے کر دو۔ یہ چھوٹے زمینداروں کے گھروں میں چھاپے مار رہے ہیں اور پکڑ کر تھانوں میں بند کر رہے ہیں یعنی آج ہمارے غریب زمیندار کی یہ صورتحال ہے۔ اگر ہم نے زراعت کو ترقی دینی ہے تو اس کے لئے

ہمیں زراعت کے شعبے ریسرچ کو فعال کرنا پڑے گا۔ ہمیں گندم، چاول اور گنا جیسی فصلوں کے لئے ایسے بیج دریافت کرنے پڑیں گے جو پیداوار کے لحاظ سے وائرس سے پاک ہوں گے۔ جب ہم فصل کی قیمت لگاتے ہیں تب فصل کی cost of production کو بھی دیکھنا چاہئے اور فصل کی قیمت لگاتے وقت چھوٹے زمیندار کو بھی کمیٹی میں شامل کرنا چاہئے تاکہ وہ بتائے کہ اس فصل پر اتنی لاگت آتی ہے۔ یہ نہیں کہ آپ دفتروں میں بیٹھ کر قیمت لگادیں پھر زمیندار بے چارادربدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرے۔ کھاد اور pesticides کی قیمتوں کو کم کرنا چاہئے کیونکہ زمیندار کو اُس وقت ہی اچھا منافع ملے گا جب ان چیزوں کی قیمتیں کم ہوں گی۔ اگر ہم نے زراعت کو ترقی دینی ہے تو اس کے لئے ہمیں اچھے منصوبے بنانے پڑیں گے۔ ہمارے پڑوسی ملک انڈیا میں ہر گاؤں پر ڈپو بنے ہوئے ہیں جو زمیندار کو کھاد، pesticides اور بجلی کے بل بھی دیتے ہیں۔ انڈیا میں جب زمیندار کی فصل تیار ہو جاتی ہے تو ڈپو خود خرید کرتا ہے۔

جناب سپیکر! ایک دفعہ ملائشیا میں ٹماٹر اتنا زیادہ ہوا کہ حکومت پریشان ہو گئی لیکن اُس وقت کے وزیراعظم مہاتیر نے کہا کہ جو کچھ بھی ہو ہم نے ٹماٹر خریدنا ہے کیونکہ ہم نے زمیندار پر ظلم نہیں ہونے دینا۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے آپ کو، اس ہاؤس کو اور اپنی بہن خدیجہ عمر کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے ختم نبوت کا تاریخی بل پاس کیا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں ایک شعر بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔

عروج اتنا نصیب ہو تجھے زمانے میں
کہ آسماں تیری بلندیوں پہ ناز کرے

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے آپ کو، اپنی بہن خدیجہ عمر اور پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ ایک historical کام کیا گیا ہے۔ جب اس کی ابتدا ہوئی تھی تو آپ کی ذات ہے جس نے سب سے پہلے یہ الم بلند کیا۔ آپ اور یہ ایوان مبارکباد کا مستحق ہے۔

جناب سپیکر! زراعت پر ہمارے دوستوں نے بڑی تفصیل سے بات کی ہے لیکن یہاں پر زمیندار کی تعریف ہی غلط ہے۔ پاکستان اور بالخصوص پنجاب میں 78 سے لے کر 82 فیصد تک چھوٹے زمیندار ہیں جن کے پاس ½12 ایکڑ سے پچیس ایکڑ سے کم رقبہ ہے۔ سات فیصد وہ لوگ ہیں جن کو میں اپنی کتاب میں جاگیر دار کہوں گا کیونکہ ان کے پاس بڑے بڑے رقبے ہیں اور کچھ 100 فیصد سے زیادہ والے بھی ہیں۔

جناب سپیکر! بدقسمتی یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں اور بالخصوص ان دو سالوں میں پالیسی وہ لوگ design کر رہے ہیں جن کا ایگریکلچر سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو پتا ہی نہیں ہے کہ تربوز کھیت میں ہو گا یا درخت پر ہو گا۔ ان لوگوں کو پتا ہی نہیں ہے کہ گندم سٹے پر ہوتی ہے یا کسی ٹہنی کے ساتھ لٹکی ہوتی ہے اور یہی لوگ پالیسیاں دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس مطالبہ زر میں کہا گیا ہے کہ 17۔ ارب 92 کروڑ 30 لاکھ 26 ہزار روپے ایگریکلچر کی مد میں دیئے جائیں لیکن فیصلہ آپ اور یہ معزز ایوان کرلے کہ زمیندار بے چارے کا سسٹم زمین کی تیاری سے لے کر بیج پھینکنے، پانی لگانے، کاشت کرنے اور فصل کاٹنے تک چلتا ہے۔

جناب سپیکر! اب ہم زمیندار کو کیا دے رہے ہیں کیونکہ زمین کی تیاری میں زرعی آلات اور ٹریکٹر وغیرہ involve ہوتے ہیں۔ ہر انڈسٹری والے اور مل مالکان کو relief ملتا ہے جو ملنا چاہئے لیکن 70 فیصد زراعت جس پر آپ base کرتے ہیں اس کے لئے کچھ بھی نہیں ہے جبکہ ہم بار بار کہتے ہیں کہ یہ ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ٹریکٹر کی قیمت 13 لاکھ روپے ہے لیکن ایک ٹریکٹر پر 70 قسم کے ٹیکسز ہیں۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ یہ 17۔ ارب روپے مانگیں لیکن ساتھ یہ اعلان بھی کریں کہ زمیندار کے لئے جو ٹریکٹر آئے گا اُس پر کوئی ٹیکس نہیں ہو گا۔ یہ بالکل 17۔ ارب روپے لیں لیکن اعلان بھی کریں کہ ایگریکلچر سے زمین کی تیاری کے متعلق جو product اور مشینری آئے گی اُس پر کوئی ٹیکس نہیں ہو گا۔ یہ پیسے بالکل لے لیں۔

جناب سپیکر! اب دوسرا فیز بیج ہے اور میں بڑا confident ہو کر کہتا ہوں کہ کیا اس وقت مارکیٹ میں زراعت سے متعلقہ یعنی زمیندار سے متعلقہ بیج available ہیں؟ کوئی ایک بیج بھی ایسا نہیں جس کو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ endorse کرتا ہوں کہ یہ معیاری بیج ہے۔

جناب سپیکر!اپنی مدد آپ کے تحت، اپنی تحقیق کے تحت، اپنے تجربے کے مطابق زمیندار وہ بیج لیتا ہے اور اللہ کی آس پر چھوڑ دیتا ہے کہ اس کو پھل لگ جائے یا اجڑ جائے۔ یہ ریسرچ میں پیسے بڑھائیں، یہ ریسرچ میں نئے بیجوں کی productکے لئے کام کریں اور پیسے لیں تو ہم کہیں گے کہ 17۔ارب روپے دیں لیکن جب آپ ریسرچ کے پیسے کم کر دیں گے تو بھی 17۔ارب روپے تو آپ کو نہیں ملیں گے۔

جناب سپیکر!اب تیسرا فیز ہے کہ جو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ چار ڈیپارٹمنٹس attachہیں ان میں زمیندار کے ساتھ اریگیشن بھی ہے،Industriesڈیپارٹمنٹ کا پرائس کنٹرول سیکشن بھی ہے اور لائیو سٹاک بھی ہے۔ کیا ہی مناسب ہو تا کہ حکومتannounceکرتی کہ ایگریکلچر کوpromoteکرنے کے لئے ہم جو یہ پانچ چیزیں زمیندار سے متعلقہ ہیں ان کو اکٹھا کر کے ان کا ایک بورڈ بناتے ہیں۔ یہ ون ونڈو باقی تمام ڈیپارٹمنٹس کو دیتے ہیں لیکن یہ زمیندار کو ون ونڈو کیوں نہیں دیتے اور اس کوfacilitateکیوں نہیں کرتے؟

جناب سپیکر!میراpoint of viewہے کہ اگر آپ سپورٹ پرائس فصل کی تیاری سے پہلےannounceکریں گے تو آپ کو اس کا اچھاresponseملے گا۔ موجودہ حکومت نے جو سپورٹ کنٹرولannounceکی وہ اس وقت کی جب گندم کی فصل تیار ہو چکی تھی اور ویسے بھی فصل کم کاشت ہوئی ہے لیکن جس بھیانک انداز سے اور جس بھونڈے انداز سے زمیندار کا معاشی قتل کر کے اس سے انہوں نے گندم لی ہے۔

جناب سپیکر!اس پر میں صرف یہی کہوں گا کہ آج آپ میری بات نوٹ کر لیں کہ پنجاب میں جو آج گندم کاشت ہوئی ہےnext timeاس سے آدھی کاشت ہو گی اور اس کی سب سے بڑی ذمہ دار موجودہ حکومت کی پرچیز پالیسی ہو گی۔

جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ ہم سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال میں پڑھتے تھے، اس کے بعد میںendکر دوں گا تو2:00بجے سکول سے چھٹی ہوتی تھی۔ ساتھ ہی کربلا گامے شاہ ہے وہاں پر چھٹی کے وقت ایک مداری بیٹھا ہوتا تھا جس نے اپنے سامنے کوئی20یا25بوتلیں رکھی ہوتی تھیں اور اچھے خاصے سمجھدار چار، پانچ سو لوگوں کو وہ اپنی ڈگڈگی کے ذریعے اکٹھے کر لیتا تھا۔ وہ آواز کچھ اور دیتا تھا لیکن کبھی بواسیر کی دوائی فروخت کر دی، کبھی پیٹ درد کی دوائی فروخت کر دی اور کبھی

ٹخنوں میں درد کی دوائی فروخت کر دی یعنی تمام قسم کی چیزیں فروخت ہو گئیں لیکن اصل چیز آج تک نہیں نکل سکی۔

جناب سپیکر! اب میں تقابل کرتا ہوں کہ یہ حکومت بھی وہی مداری والا کام کر رہی ہے۔ میری استدعا ہے کہ یہ 17-ارب 92 کروڑ 30 لاکھ 26 ہزار روپے کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ ویسے پانچ سال آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور آپ وزیر اعلیٰ پنجاب رہے۔ میاں محمد شہباز شریف بھی رہے تو ہر کام کرنے میں بندے کی نیت نظر آجاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ تو(ن) لیگ سے اچھا مشورہ بھی بالکل نہیں لیں گے لیکن میں انہیں مشورہ دیتا ہوں کہ ان کے پاس مشورے کے لئے ایک اچھے آدمی جناب پرویز الٰہی کی صورت میں موجود ہیں تو یہ ان سے مشورہ لے لیا کریں شاید تو پنجاب کے لئے یہ کچھ بہتر کر سکیں۔ بہت شکریہ مہربانی۔ پاکستان زندہ باد

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج زراعت اور خوراک کے بارے میں سارے دوستوں اور ساتھیوں نے discussion میں حصہ لیا تو میں بطور ممبر اسمبلی اور ایک عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے یہ سمجھتا ہوں کہ زراعت جو ملک پاکستان میں ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس ملک میں بسنے والی عوام کا 70 سے 80 فیصد انحصار زراعت کے پیشے سے ہے۔ اس میں بہت بڑے زمیندار تو شاید چار یا پانچ فیصد ہی ہوں گے جن کی 100 ایکڑ یا اس سے زائد زمین ہو گی باقی کوئی 12 ایکڑ والے ہیں، کوئی 25 ایکڑ والے ہیں، کوئی 4 ایکڑ والے ہیں اور کوئی دو ایکڑ والے ہیں تو چھوٹے زمینداروں کی زیادہ اکثریت ہے۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے 17-ارب 92 کروڑ 30 لاکھ اور 26 ہزار روپے کا مطالبہ زر دیا ہے جس پر ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا اور اس ایوان کو بھی کوئی اعتراض نہ ہوتا اگر انہوں نے آلو کی ایکسپورٹ کے لئے کچھ کیا ہوتا اور اگر انہوں نے مکئی کے لئے اور اس کی ایکسپورٹ کے لئے کچھ اقدام کیا ہوتا۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں بہتر طور پر ہے کہ اس دفعہ انہوں نے گندم کے زمیندار اور کسان کے ساتھ جو حال کیا ہے۔ شریف آدمی جو محنت کر کے، دن رات اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر پہلے بیج خریدتا ہے پھر دن رات اس کی آبیاری کرتا ہے اور جب گندم کی فصل اس کے ہاتھ آئی تو حکومت اور اس کے اہلکار اس سے گندم ہتھیانے کے لئے پہنچ گئے اور physically پہنچ گئے۔

جناب سپیکر! انہوں نے اس دفعہ زمیندار اور کسان کا جو حال کیا ہے تو on the floor of the House میں یہ ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ان زمینداروں اور کسانوں کی آہیں انشاء اللہ تعالیٰ موجودہ حکومت کو لے ڈوبیں گی کیونکہ کبھی تاریخ میں ایسا نہیں دیکھا گیا کہ کبھی کسی حکومت نے زمیندار اور کسان پر ایف آئی آرز درج کروا کے اس سے گندم چھینی ہو۔ کبھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ ایک زمیندار کے گھر میں اسسٹنٹ کمشنر جا کر raid کرے، ایک کسان کے گھر میں raid کرے اور وہاں سے جو اس نے اپنے بچوں کے کھانے کے لئے، اپنے آنے والے دنوں کے لئے جو اس نے اپنے مستقبل کے لئے کسی پلاننگ کے تحت 100 یا 50 من گندم رکھی ہو، اس پر بھی ایف آئی آر درج کروا کے اس سے وہ گندم ہتھیالی جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ وہی ملک پاکستان ہے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی کلمہ کی بنیاد پر بنا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے یہ ملک اس لئے بنایا تھا کہ حکمران عوام کی فلاح و بہبود کے کام کر سکیں۔ 2018 سے پہلے جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی تو اسی پاکستان میں گندم سنبھالنے کے لئے ہمارے پاس godown ختم ہو گئے تھے اور ہم جا کر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی منتیں کرتے تھے کہ فلاں کسان کی گندم لے لیں، فلاں زمیندار کی گندم لے لیں اور انہیں باردانہ جاری کر دیں۔ ان کے پاس گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ختم ہو گئی اور آپ بہتر علم رکھتے ہیں کہ فلور ملز والوں نے بے تحاشا گندم اس دور میں سٹاک کی اور پھر ایک وقت آیا کہ یہ ملک پاکستان گندم ایکسپورٹ کرنے لگا اور باقاعدہ حکومت نے ایک کوالٹی کی گندم ایکسپورٹ کی لیکن آج ان حکمرانوں کی وجہ سے اس ملک کی بدبختی ہے کہ یہ نحوست اس وقت ملک پاکستان میں ہے اور پنجاب میں ہے کہ انہوں نے پہلے 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم خریدنے کا تخمینہ لگایا یعنی محکمہ خوراک نے ٹارگٹ set کیا کہ 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم اس سال procure کریں گے پھر انہوں نے سپورٹ پرائس اس وقت دی جبکہ گندم کی sowing بھی ہو چکی تھی اور کاٹنے کے قریب تھی

توانہوں نے ایک پالیسی پھر بنائی۔جب ان کاtarget achieveہونے کے قریب آیا تو پھر انہوں نے فلور ملز کے حصے پر ڈاکا ڈالا اور یہ اپنے ٹارگٹ 40 لاکھ کو 45 لاکھ میٹرک ٹن پر لے گئے۔ وزیر خزانہ نے جب اپنی کتاب میں لکھا کہ ہم نے اس دفعہ 4.5 ملین میٹرک ٹن ریکارڈ گندم خریدی ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کوon floor of the House چیلنج کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں اور یہ جھوٹ بولنا بند کر دیں۔ خدارا یہ کسی وقت تو جھوٹ بولنا بند کر دیں۔ اس دفعہ 4.1 ملین میٹرک ٹن گندم خریدی گئی ہے اور انہوں نے اس ہاؤس میں اپنے ریکارڈ میں جھوٹ بولا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملک دشمن تو ہیں ہی یہ زمیندار اور کسان دشمن بھی ہیں۔ میرا تعلق ایک rural علاقے سے ہے، میں کسانوں اور زمینداروں کا نمائندہ ہوں۔ یہ کوئی ایک پالیسی بتا دیں کہ انہوں نے آلو کی ایکسپورٹ کے لئے، مکئی کی ایکسپورٹ کے لئے کوئی پالیسی بنائی ہو۔

جناب سپیکر! یہ آپ کے بھی علم میں آیا ہو گا کہ اور یہ ملک پاکستان کی بدبختی ہے کہ یہ اب یوکرائن سے گندم import کر رہے ہیں جس کو دنیا کا کوئی ملک نہیں لینا چاہتا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ عوام دشمن پالیسی ہے اور ملک دشمن پالیسی ہے۔ انہیں گندم کی سپورٹ پرائس کو sowing season سے پہلے announce کرنا چاہئے تھا تاکہ اس کو زیادہ سے زیادہ کسان اور زمیندار بیجیں اور اس کے لئے sowing کریں۔

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب میں statistics کا ستیاناس ہے، ان کے پاس کوئی ڈیٹا نہیں ہے کہ کس کسان نے، کس زمیندار نے، کس علاقے میں کیا کاشت کیا ہے؟ کس علاقے میں گنا کاشت ہو رہا ہے، کس علاقے میں مکئی کاشت ہو رہی ہے اور کس علاقے میں آلو کاشت ہو رہا ہے اور کس علاقے میں گندم کاشت ہو رہی ہے ان کے پاس کوئی ڈیٹا نہیں ہے۔ یہ سارا ملک اللہ کے سہارے چل رہا ہے۔ اس وقت حالات ان کے کنٹرول سے باہر ہیں۔ اس وقت زرعی ادویات پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ ان کے پاس کوئی چیک اینڈ بیلنس کا ادارہ نہیں ہے اور مارکیٹ میں جعلی ادویات عام مل رہی ہیں۔ جب یہ گندم خریدی گئی تو زمیندار اور کسان سے -/1400 روپے من کے حساب سے خریدی گئی۔ اگر میں اس وقت ساہیوال کا ذکر کروں تو -/1800 روپے سے

-/1900 روپے فی من گندم اوپن مارکیٹ میں موجود ہے۔ اگر میں راولپنڈی اسلام آباد کا ذکر کروں تو وہاں پر -/2000 روپے سے بھی زائد میں گندم مل رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان حکمرانوں سے، ان selected لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل انہوں نے فوج کو اور ایڈمنسٹریشن کو استعمال کر کے میرے زمینداروں اور اور کسانوں کے ساتھ جو ڈکیتی کی ہے، جو جیبیں کاٹی ہیں یہ انہوں نے بہت بڑا جرم کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ میرے زمینداروں اور کسانوں کے خلاف جو انہوں نے ایف آئی آر کروائی ہیں اور ان کو اس حالت میں لے گئے کہ کسی نے اپنے بچے کی شادی کے لئے، کسی نے اپنی بیٹی کی شادی کے لئے وہ گندم ذخیرہ کی ہوئی تھی تا کہ اس کو فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کر سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر! میں اللہ کے حضور دعا گو ہوں کہ خدا کرے کہ آئندہ ایسا وقت نہ آئے کہ میرے زمینداروں اور کسانوں کے ساتھ دوبارہ یہ ظلم کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور prediction کرتا ہوں، میں ایک دن ticker پڑھ رہا تھا کہ وزیر اعلیٰ فرما رہے تھے کہ ہم آٹے کی قیمت مہنگی نہیں ہونے دیں گے، روٹی اور نان مہنگا نہیں ہونے دیں گے۔ آپ جا کر چیک کریں قیمت بڑھ گئی ہے۔ اس وقت مہنگائی آسمانوں کو چھو رہی ہے اور یہ صرف ڈرائینگ روم کی سیاست کر کے اور صرف ٹیلیویژن کی حد تک بیان دے کر یہ اپنی ذمہ داری سے عہدہ بر آ ہونا چاہتے ہیں۔ ایک اور پالیسی جس کا ذکر میرے بھائی نے بھی کیا کہ محکمہ خوراک ایک اور پالیسی لا رہا ہے کہ چھ اضلاع میں گندم -/1600 روپے کے حساب سے دی جائے گی۔ ان چھ اضلاع میں ملتان، لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور فیصل آباد شامل ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے باقی اضلاع میں سے صرف ان چھ اضلاع کو ہی زیادہ فوقیت کیوں دی گئی اور ہمارے ساتھ discrimination کیوں کی گئی؟ کیا ہم اس پنجاب اور پاکستان کے شہری نہیں ہیں، کیا ہمارا حق نہیں ہے؟ ان کی یہ پالیسی اور ان کے اس طرح کے بیانات کو میں on the floor of the House مسترد کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!اس عوام دشمن پالیسی کو فوراً مسترد کیا جائے اور یہ جو مطالبہ زر 17۔ارب 92کروڑ30لاکھ26ہزار روپے کا ہے اس کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے کیونکہ یہ عوام دشمن پالیسی ہے، یہ عوام کا پیسا ہے اور یہtax payers کا پیسا ہے۔یہtax payer کا پیسا ان کو صرف اُسی صورت میں دیا جائے اگر یہ میرے کسانوں اور زمینداروں کے ساتھ بھلائی کریں۔ ہمارے کسانوں اور زمینداروں کی بہتری کے لئے ہمیں پانی مہیا کریں۔ اس وقت آپ فیلڈ میں جاکر دیکھیں موگوں میں پانی نہیں ہے، کھالوں میں پانی خشک ہوگیا ہے اور یہ پتا نہیں کہاں بیٹھ کر پالیسیاں بنارہے ہیں۔میرا کسان اور زمیندار دربدر ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے ایک دفعہ پھر یہ گزارش کروں گا کہ اس مطالبہ زر کو کم کرکے ایک روپے کر دیا جائے تاکہ میرے عوام کے ٹیکس کے پیسے کو بچایا جاسکے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔اب میں منسٹر فوڈ سے کہوں گا کہ وہwind up speech کریں اور جو جو سوالات اٹھے ہیں اس حوالے سے بھی جواب دیں۔

سینئر وزیر/وزیر خوراک(جناب عبدالعلیم خان):جناب سپیکر!شکریہ۔مجھے اپنے فاضل بھائیوں کی باتیں سن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔سب سے پہلی خوشی مجھے اس بات کی ہے کہ زیادہ تر ممبران نے یہ کہا کہ ہم آپ سے سیکھ لیتے۔مجھے بڑی خوشی ہے کہ انہیں اس بات کا احساس ہوا کہ آپ جیسا زیرک آدمی موجود تھا کاش یہ بھی آپ سے دس سال سیکھ لیتے۔

جناب سپیکر!اب ان کو آپ کی پالیسیاں اتنی یاد آرہی ہیں۔میں تو آپ کے ساتھ وزیر تھا، مجھے یاد ہے اِن کی وہ تقاریر جو یہ پانچ سال کرتے رہے اور آپ کی پالیسیوں کے بارے میں تنقید کرتے رہے۔

جناب سپیکر!کاش یہ آج آپ کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کے اوپر شرمندگی کا اظہار بھی کر دیتے اور آپ سے معافی بھی مانگ لیتے۔جو انہوں نے آپ کے بارے میں اور آپ کی پالیسیوں کے بارے میں پانچ سال تک کہا یہ اس پر ایک دفعہ تھوڑا منہ نیچے کرکے یا منہ اُدھر کرکے ہی شرمندہ ہو جاتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ان کو پندرہ سال بعد یاد آیا کہ جناب پرویز الٰہی کی پالیسیاں کتنی اچھی تھیں تو دس سال جناب پرویز الٰہی ادھر ہی تھے یہ بھی کچھ سیکھ لیتے۔

جناب سپیکر! افسوس مجھے اس بات پر ہے کہ وہ سارے کام جو ہمیں کہے جا رہے ہیں، وہ ہمیں دو سالوں میں واقعی کرنے چاہئیں تھے۔ جتنے ڈیم آپ بنا گئے ہیں واقعی ہم نے ان ڈیموں میں پانی نہیں بھرا۔

جناب سپیکر! میں اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں۔ جتنی پالیسیاں آپ دے گئے تھے واقعی میں نے ان کو reverse کر دیا۔ یہ خدا کا خوف کریں کہ جنہوں نے پنجاب میں تیس، تیس سال حکومت کی وہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے ڈیم کیوں نہیں بنائے؟ ہم نے ہی ان ڈیڑھ سالوں میں سارے ڈیم بنانے تھے ان کو تو تیس سال میں فرصت ہی نہیں ملی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پورے پاکستان کی ہسٹری میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ یہ پاکستان کی 73 سالہ history میں تیسری دفعہ ہے اور پچھلے دس سالوں میں، کسانوں کو -/1400 روپے فی من گندم کی پرائس دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے دوست کہتے ہیں کہ ہم نے 45 لاکھ میٹرک ٹن کی figure دی تھی، ہمارا initial target چالیس لاکھ میٹرک ٹن ہی تھا لیکن جب ہمیں اس بات کا احساس ہوا کہ ہو سکتا ہے ہمیں فوڈ سکیورٹی کی ضرورت پڑے تو ہم نے خود اس کا ٹارگٹ 45 لاکھ میٹرک ٹن کیا تھا لیکن ہمارے پاس اس وقت بھی 4.32 ملین میٹرک ٹن موجود ہے۔

جناب سپیکر! مجھے اس کی بڑی خوشی ہے کہ ہم نے ہمیشہ آپ سے راہنمائی لی ہے اور آپ نے ہمیشہ اس پر ہماری راہنمائی کی ہے۔ یہ جو ہمارا ریٹ تھا اگر -/1400 روپے فی من کے بعد کسان کو -/1500 روپے فی من پرائس مل رہی ہے یا -/1600 روپے مل رہی ہے تو یہ کسان کے لئے incentive ہے۔ یہ -/1400 روپے کم سے کم پرائس تھی جس پر حکومت نے کسان سے لینے کا وعدہ کیا تھا اور اگر کسان کو -/1400 سے -/1500 روپے ملنے لگ گئے یا -/1600 روپے ملنے لگ گئے تو کسان کا استحصال کیسے ہو گیا؟ اگر آج -/1700 روپے ملنے لگ گئے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ کسان تو خوشحال ہوا ہے۔ کسان کو اس کے پیسے زیادہ ملے ہیں اگر -/1400 روپے کی بجائے اس کو -/1500 روپے مل رہے ہیں اور -/1600 روپے مل رہے ہیں، ہم نے جب

گندم کی پرائس نکالی تھی تو ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ گندم کی ایک کم از کم پرائس پر فوڈ سکیورٹی کے لئے گندم خریدتے ہیں۔ ہمارے لئے فوڈ سکیورٹی بھی ضروری ہے اور ہم اس پالیسی پر نظر ثانی بھی کر رہے ہیں اور چیک بھی کر رہے ہیں۔ اس وقت ہم 550- ارب روپے کے deficit میں جا چکے ہیں اور یہ آپ کی پالیسیوں کی وجہ سے ہے جو آج ہمیں تقریریں کر کر کے سنا رہے ہیں۔ یہ ان کی پالیسیوں کی وجہ سے ہے کہ ہم 550- ارب روپے کے deficit میں ہیں۔ یہ deficit کہاں سے پورا ہوگا؟ اگر آج آٹے کی پرائس بڑھ رہی ہے تو وہ اس لئے کہ مارکیٹ میں گندم کی پرائس زیادہ ہے۔ ہمارے کسان کو اس دفعہ -/1400 روپے کم از کم پرائس ملی ہے جو کہ out through پنجاب میں ملی ہے اور اس سے زیادہ ملی ہے لیکن اس سے کم نہیں ملی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کسان کو یہ گندم -/1400 روپے کی بجائے آج -/1300 روپے فی من پر گندم بیچنی مشکل ہوتی یا اس سے پچھلے سال جس طرح میرے بھائیوں نے کہا کہ ہمارے پیچھے وہ باردانہ لینے کے لئے آتے تھے۔ آج کوئی کسان کسی کے پیچھے باردانہ لینے کے لئے نہیں پھر رہا اور اگر گندم -/1400 روپے فی من کی بجائے اس کو -/1200 روپے یا -/1300 روپے پر بیچنی پڑتی یا -/1350 پر بیچنی پڑتی تو ہاں یہ بات ٹھیک ہوتی کہ وہ اگلے سال گندم کاشت نہیں کریں گا لیکن اس دفعہ تو وہ گندم ضرور کاشت کرے گا۔ اگر قیمت -/1400 روپے کی بجائے -/1450 ملی ہے یا -/1500 روپے ملی ہے تو کیوں گندم کاشت نہیں کرے گا؟ وہ تو گندم ضرور کاشت کرے گا، اس کو بہت بڑا incentive ملا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ آپ اگلے سال دیکھیں گے کہ اس سے زیادہ گندم پنجاب میں ہوگی۔ ہمیں کہا گیا کہ سیڈ پر ریسرچ کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہی کہوں گا کہ آپ یہ سارے مشورے ہمیں دینے کی بجائے کاش اپنے میاں محمد شہباز شریف کو بھی دے دیتے۔ آپ جو میٹنگ صبح 4:30 بجے کرتے تھے تو 8:00 بجے کیا کرتے تھے، پھر 9:00 بجے کیا کرتے تھے اور پھر 10:00 بجے کیا کرتے تھے؟ یہ صبح 4:30 بجے کے بعد صبح 5:30 بجے میٹنگ ختم ہو جاتی تھی اس کے بعد کیا کرتے تھے، یہ صبح 4:30 بجے کون سی میٹنگ کا ٹائم ہے اور آج کون سی دنیا میں ایسا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں نے تو آج تک کسی ایڈمنسٹریٹر کو نہیں دیکھا، کسی وزیراعظم کو نہیں دیکھا اور کسی صدر کو نہیں دیکھا جو صبح 4:30 بجے میٹنگ کرتا ہو۔ یہ 4:30 بجے acting کی کیا ضرورت ہے؟ میٹنگ تو آپ 9:00 بجے بھی شروع کرسکتے ہیں اگر آپ نے کام کرنا ہو اور وہ تمام منصوبے جو آپ نے لگائے ہیں اور ہم نے reverse کردیئے ہیں مجھے ان منصوبوں کا نام تو بتائیں؟

جناب سپیکر! میں تو پوچھ رہا ہوں کہ وہ ڈیم تو بتائیں جو آپ نے بنائے ہیں اور اگر میں نے اس میں پانی نہیں بھرا؟ میں پانی بھرنے کا مجاز ہوں اور میں اس کی معافی بھی مانگ لوں گا۔

جناب سپیکر! وہ جاکر ڈیم تو دکھادیں، جس جگہ پر دکھائیں ہوسکتا ہے کہ میں نہ پہنچ سکا ہوں، آپ دکھائیں تو سہی، جاکر دکھائیں کہ یہ ڈیم ہم نے بنائے تھے اور آپ پانی نہیں بھر رہے۔ ہم نے یہ نہریں بنائی تھیں اور آپ اس میں پانی نہیں چھوڑ رہے، ہم نے یہ ریسرچ سنٹر بنایا تھا اور آپ نے اس کو بند کردیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے تو وہ وزیر آباد کا ہسپتال یاد آگیا جس کو آپ نے صرف دس سال اس لئے بند رکھا کہ اس کو جناب پرویز الٰہی کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی اور آج آپ ہمیں آکر بتارہے ہیں کہ جناب پرویز الٰہی سے کچھ سیکھ لو۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اپنے میاں میر ہسپتال پر لے چلوں کہ جس کو آپ نے دس سال بند رکھا، صرف اس لئے کہ اس کا افتتاح جناب پرویز الٰہی نے کیا تھا اور اس کا کیا قصور تھا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج آپ کو جناب پرویز الٰہی کی ساری پالیسیاں یاد آرہی ہیں۔

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے! اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

جناب سپیکر! آج ہماری گندم ایک کروڑ 93 لاکھ میٹرک ٹن کے قریب ہوئی ہے اس میں سے تقریباً جو زمینداروں کے پاس ہے وہ تقریباً ایک کروڑ ہے اور ہم نے 41 لاکھ میٹرک ٹن خریدی ہے۔ جب فلور ملز اور سیڈ ملز یہ ساری گندم خرید لیں گی تو اس کے بعد بھی ہمارے پاس گندم

کا سٹاک موجود ہے لیکن ہمارا پہلا ٹارگٹ تھا کہ ہم کسان کو اس کی پرائس دلوائیں اور الحمدللہ ہم اپنے ٹارگٹ میں کامیاب ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب ہمارا دوسرا ٹارگٹ ہے کہ ہم نے آٹے کی قیمت کو کم کرنا ہے۔ اگر گندم کی قیمت بڑھائیں گے تو آٹے کی قیمت بھی بڑھتی ہے۔ اس وقت خیبر پختونخوا اور ہمارے نارتھ پنجاب میں گندم کی فصل کم ہوئی ہے اور بارشیں بھی زیادہ ہوئی ہیں جس کی وجہ سے گندم کی فصل کم ہے لیکن ماشاءاللہ ہمارے ساؤتھ میں گندم کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے اور bumper ہوئی ہے نارتھ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں گندم کی فصل کم ہوئی ہے اس کی وجہ سے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آٹے کی قیمت کو کم رکھنے کے لئے گندم import کریں اور import international market price پر ہوتی ہے اگر import کے بعد یہاں پر آپ کو کسی وقت بھی لگے کہ آپ کی گندم کی قلت پوری ہو گئی ہے تو یہ کسی وقت بھی واپس re-export ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! اس کی import کے لئے فیڈرل گورنمنٹ 25 لاکھ میٹرک ٹن کی اجازت دی چکی ہے اگر اس کی ضرورت ہو گی تو پرائیویٹ سیکٹر اس کو پہلے import کرے گا اور اگر ضرورت ہوئی تو فیڈرل گورنمنٹ بھی اس کے اندر اپنا کردار ادا کرے گی۔

جناب سپیکر! کپاس کا کہا گیا کہ کپاس کم ہو رہی ہے یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ کپاس بہت کم ہو رہی ہے اور کیوں کم ہو رہی کیونکہ آپ نے شوگر ملوں کو اجازت دی۔ آپ نے شوگر ملوں کو اجازت کیوں دی، آپ شوگر ملوں کے permit نکالیں کہ کس کس کو اجازت دی، کس کس دور میں دی جو ہم نے دی یا ہمارے دور میں دی گئی ہے وہ ہمارے منہ پر مار دیں اور جو آپ نے دی، آپ نے اپنے کس کس وزیر کو، کس کس سیاسی آدمی کو اس وقت اپنے ساتھ ملانے کے لئے دی یا کیوں دی، یہ اب آپ کو پتا ہو گا۔ جب آپ نے دی تو وہ تمام ایریا جو کہ کپاس اُگاتا تھا وہ سارے کا سارا شوگر کین پر آ گیا۔

جناب سپیکر! چودھری صاحب نے جو فرمایا ہے میں بالکل اس بات سے agree کرتا ہوں، یہ جو ہمارا نقصان ہو رہا ہے یہ اس لئے کیا گیا کہ ہم نے ایک ایسی جگہ پر، یہ سارا ساؤتھ میں ہو گیا اور میں یہ نہیں بتانا چاہتا کہ آپ نے یہاں سنٹرل پنجاب سے تین ملیں وہاں پر کیوں شفٹ کرنے کی کوشش کی؟ جس کو سپریم کورٹ نے واپس بھجوایا۔

جناب سپیکر! اگر آپ کو پتا تھا کہ یہاں پر کپاس ہوتی ہے تو آپ نے شوگر ملوں کو اجازت کیوں دی تھی اور کیوں وہاں پر ملیں لگوائی گئیں؟ یہ ساری پالیسیاں جو پچھلے تیس سال میں بنیں اور ہم آج اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ براہ مہربانی ہمارے دو سال پر تنقید نہ کریں بلکہ اپنا بھی تیس سال کا جائزہ لیں کہ آپ نے کیا کیا تھا؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جتنی bales کا بتایا گیا، بالکل ٹھیک ہے اتنی bales وہ 20لاکھ سے زیادہ ہوئی تھیں اور آج 8لاکھ بلکہ 6لاکھ ہوگئی ہیں۔ چودھری صاحب نے جس طرح فرمایا کہ 6لاکھ ایکڑ سے ساڑھے چار لاکھ ایکڑ پر آگئے ہیں بالکل یہ بات ٹھیک ہے اور اس کی وہی وجوہات ہیں جس پر ہمیں کہا گیا ہے، چینی کا جو کمیشن ہے اس میں جو جو involve ہے ہم نے ان سب کے نام ظاہر کر دیئے ہیں اس پر قانونی کارروائی ہو رہی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس میں جو بھی involve ہوا خواہ وہ ہماری پارٹی سے ہو یا کسی اور پارٹی سے ہو ہم ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ اگر کسی میں کوئی کمی ہوگی تو انشاءاللہ ہم اس کو پوری کریں گے۔ ہم آٹا پر بھی سبسڈی دے رہے ہیں اور اس وقت ہمارے اوپر 530۔ ارب روپے کا deficit ہے جو ہم نے بنکوں سے پیسے لئے ہوئے ہیں اور ہم بنکوں کو تقریباً 40۔ارب روپے سالانہ سود ادا کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمارے اوپر ہر سال deficit بڑھتا جا رہا ہے تو ہماری پالیسی یہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم جو اپنی گندم فلور ملز کو ریلیز کریں اس میں ہم اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ہم نے اس کی پرائس اتنی کم نہیں کر دینی کہ یہ جو deficit ہے یا جس طرح بجلی کا ایک deficit چل رہا ہے تو یہ اس طرح ایک deficit بن جائے۔

جناب سپیکر! ہم 5½۔ارب روپے تک جا چکے ہیں، ہماری cost اس وقت -/1400 روپے فی من buying ہے اور اس پر -/100 سے -/150 روپے فی من cost بھی ہے۔ اگر ہماری -/150 روپے cost ہے تو یہ ہمیں گھر -/1550 روپے میں پڑ رہی ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم چاہیں تو گندم کو -/1000 روپے کی release کر دیں اور آٹا کو -/500 روپے پر لے آئیں۔ یہ -/500 روپے اس کا حل نہیں ہے کیونکہ اس ہوٹل سے لے کر ہر five star ہوٹل میں بھی وہی subsidized آٹا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ پالیسی غلط ہے ہمیں اس کو ٹھیک کرنا ہے اور ہم اس کو ٹھیک کر رہے ہیں اگر آپ نے سبسڈی دینی ہے تو targeted سبسڈی ہونی چاہئے۔ آٹا اُس کے پاس سستا جانا چاہئے جس کو سستے آٹے کی ضرورت ہے۔ اب سب کے گھروں میں جو آٹا ہے وہ سستا آٹا جا رہا ہے جو کہ غلط ہے۔ ہم اپنی حکومت کے اوپر deficit بڑھائی جا رہے ہیں اس کے اندر ہر سال اضافہ کئے جا رہے ہیں۔ آٹے کا subsidized rate سب لوگوں کے لئے امیروں، غریبوں کے لئے دے رہے ہیں جو میرے خیال میں غریبوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اس پورے ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اگلے سال سے پہلے پہلے اس کی پالیسی تبدیل کریں گے تاکہ subsidized rate پر غریبوں کے لئے یہ آٹا سستا ترین ہو اور اُس کے بعد جو امیر لوگ اس کو afford کر سکتے ہیں وہ مارکیٹ ریٹ پر آٹا خریدیں۔ جہاں جہاں سبسڈی آئے گی وہاں وہاں پر کرپشن ہو گی اور یہ گورنمنٹ جب بھی، جس جگہ پر بھی سبسڈی دیتی ہے وہیں کرپشن کا پینڈورا بکس کھلتا ہے۔ آپ کو سارا پتا ہے جب Rice Corporation of Pakistan ہوا کرتی تھی سارا دن rice کے اوپر بھی یہی کام چلتا ہوتا تھا جس دن سے وہ اس کام سے آزاد ہوئے ہیں، rice کے اوپر کوئی problem نہیں ہے۔ جہاں جہاں بھی گورنمنٹ کی intervention زیادہ ہوتی ہے گورنمنٹ اپنے آپ کو impose کرتی ہے اُدھر یہ مسئلہ ہوتا ہے۔ گندم کے اوپر ہمارا ایشو صرف ایک ہے ہم نے زمیندار کو ایک minimum price assure کروانی ہے اور انشاءاللہ ہم کروائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو غریب آدمی ہے اُس کو آٹا سستی قیمت پر دلانا ہے انشاءاللہ ہم دلوائیں گے۔ اگلے ایک ہفتے کے اندر اندر flour mills کو گندم release کر رہے ہیں۔ ہم آٹے کی قیمت کو انشاءاللہ کافی حد تک نیچے لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ cut motion کو مسترد کیا جائے اور مطالبہ زر کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سینئر وزیر/وزیر خوراک جناب عبدالعلیم خان! یہ ایک چیز ہے کہ آپ نے گندم -/1400 روپے میں خریدی ہے اور جو گندم آپ issue کر رہے ہیں وہ -/1600 روپے ہے؟

سینئر وزیر/وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا اس کے لئے کل Cabinet meeting ہے اُس میں فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جیسے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں فیصلہ ہوا تھا کہ کٹوتی کی تحریک پر رائے شماری نہیں ہو گی۔

اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 70۔ ارب 15 کروڑ 62 لاکھ 90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "**مد غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت! آپ کے متعلقہ جو ایگریکلچر کے حوالے سے پوائنٹس تھے آپ اس حوالے سے بات کر لیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے آج کی discussion سنی اور ایگریکلچر اور فوڈ کے ساتھ ملایا گیا تو یہاں ایک ہی بات نظر آئی گندم گندم اور گندم۔

جناب سپیکر! مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ پنجاب میں اگر bumper crop ہوئی ہے تو اس کی اپوزیشن کو کیا تکلیف ہوئی ہے اگر آج ہم اللہ کے فضل و کرم سے گندم میں کامیابی لے رہے ہیں اور گندم کی فصل کی اوسط بڑھا رہے ہیں تو آج اس چیز پر اتنا واویلا کیوں ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! آپ پی ٹی آئی گورنمنٹ سے پہلے ان کی گورنمنٹ کو دیکھیں گندم کی قیمت کیا تھی اور اُس کا لینے کا طریق کار کیا تھا اور چاول کی قیمت کیا تھی اور کسان کا کیا حال تھا؟

جناب سپیکر! آج یہ middleman کی بات کرتے ہیں کہ middleman نے بہت کما لیا، میں آپ کے سامنے on the floor of the House پر کہتا ہوں مجھے ایک بندہ middleman ایسا دکھا دیں جس نے اس ہماری گندم کی فصل میں کمائی کی ہو؟

جناب سپیکر! آپ کے ہر کسان کو اللہ کے فضل و کرم سے -/1400 روپے کا ریٹ ملا اُس میں مزدوری ڈال کر اگر پندرہ، بیس روپے کم ہوئے ہوں تو وہ بات الگ ہے لیکن ہر زمیندار نے کمائی کی، ہر زمیندار کو اُس کا صلہ ملا۔

جناب سپیکر! یہ بات کرتے ہیں گندم -/1500 کی ہوگئی، گندم -/1700 کی ہوگئی، گندم -/1500، -/1600 سے -/1700 کی قیمت میں اگر مارکیٹ میں کھڑی ہے تو وہ کس کے لئے کھڑی ہے؟ گورنمنٹ کے پاس تو اللہ کے فضل و کرم سے گندم سرپلس ہے، ہم پورے سال میں پنجاب کو feed کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اپوزیشن والے کہتے ہیں باہر سے گندم import ہو رہی ہے ہمارا زرعی ملک ہے، بابا اگر باہر سے import ہو رہی ہے تو پنجاب کے لئے تو نہیں import ہو رہی اگر خیبر پختونخوا نے اپنی procurement نہیں کی، سندھ نے اپنی procurement نہیں کی اگر وہ باہر سے گندم import کر رہے ہیں تو یہ اُن کا مسئلہ ہے ہمارا مسئلہ نہیں ہے لیکن اس کو یہاں ایشو بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑی نالائقی ہے۔ پنجاب کی اس سال اللہ کے فضل و کرم سے دو سے اڑھائی من فی ایکڑ کی اوسط بڑھی ہے جبکہ آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ ہمارے لئے سب سے بڑی رکاوٹ climate change ہے، بے وقت کی بارشیں، ژالہ باری، آندھیاں اُس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحمت کی، بارشوں میں ایک بیماری rust لگتی ہے اُس کا محکمہ زراعت نے اللہ کی مہربانی سے بروقت تدارک کیا، ہم نے اپنے کسانوں کو سپرے کروایا، اُس سے ہماری فصل کی چار سے پانچ من فی ایکڑ اوسط بڑھی۔

جناب سپیکر! یہ بات کرتے ہیں ٹڈی دل کی یہ خدائی آفت ہے یہ ہماری بنائی ہوئی چیز نہیں ہے، یہ دنیا کے 52 ملکوں کو نقصان دیتی ہے اگر یہ آفت ہمارے ملک میں آئی ہے تو آج ڈیڑھ سال ہو گیا، آپ کے پنجاب میں اللہ کے فضل و کرم سے ایک فیصد سے بھی کم کسانوں کا نقصان ہوا ہے۔ یہ پنجاب گورنمنٹ کی بہت بڑی کامیابی ہے کہ اس نے بروقت تدارک کیا۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کروں گا کہ اُنہوں نے بروقت پیسے دیئے ہم نے مشینری خریدی ہم نے اپنے manpower کو مضبوط کیا، ہم نے آرمی کی مدد لی، آج کی حد تک اللہ کے فضل و کرم سے ہم ٹڈی دل سے محفوظ ہیں لیکن چونکہ اس نے اب بلوچستان سے، انڈیا کی طرف سے ہماری طرف حملہ کرنا ہے یہ کس وقت ہوتا ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن ہم نے اپنا بندوبست پورا کر رکھا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے اتنی تقریریں سُنی ہیں افسوس اس بات کا ہے کہ کسی معزز ممبر نے بھی ایگریکلچر کی بنیادی تکالیف کو address نہیں کیا کٹ موشن انہوں نے ضرور لگا دیا کہ ایک روپیہ کر دیں، یہ کہتے ہیں ہماری یونیورسٹیز کوئی کام نہیں کر رہیں۔

جناب سپیکر! آپ گواہ ہیں۔ تین سال پہلے میں 2019 سے پہلے کی بات کر رہا ہوں کہ تین سال میں پچھلی گورنمنٹ نے ایک seed بھی پاس نہیں کیا کیونکہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس پنجاب سیڈ کارپوریشن بھی ہے اور جو نئے سیڈ دریافت ہوتے ہیں، سائنسدان لاتے ہیں وہ سیڈ کونسل پاس کرتی ہے۔ ہم نے 2019 میں پہلی میٹنگ کر کے دس نئے سیڈ پاس کئے جن میں گندم، کپاس، کماد، بیر، کھجور ہیں۔ آپ اگر ایوب ریسرچ جو ہماری ایک شناخت ہے ایگریکلچر کا سب سے پرانا انسٹیٹیوٹ ہے اُس کو آج سے ڈیڑھ سال پہلے دیکھتے تو وہ آپ کو کھنڈرات لگتا، جب سے ایوب ریسرچ بنا اس پر کسی نے کوئی کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر! آج آپ جا کر دیکھیں آپ کو خود وہ بلڈنگ بتائے گی کہ وہاں پر ریسرچ ہو رہی ہے ہم نے اس بلڈنگ کی rehabilitation کر کے اس کو خوبصورت ماحول دیا۔ آج اس وقت ہمارے سائنسدان گندم کا بھی نیا بیج لے کر آ رہے ہیں تو انشاءاللہ اس سال ہم وہ بیج متعارف کروائیں گے کیونکہ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے گرمیوں میں زیادہ گرمی اور سردیوں میں زیادہ سردی پڑ رہی ہے تو ہمیں اس tolerance پر بیج کو تیار کرنا پڑتا ہے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے ہم

نے وہ بیج تیار کر لئے ہیں اور اگلے سال انشاءاللہ وہ متعارف کروائے جائیں گے۔ ہم کھانے کے لئے 4½۔ارب ڈالر کا آئل امپورٹ کرتے ہیں تو یہ پہلی حکومت ہے کہ جس نے oil seed crop پر توجہ دی ہے اور کینولا، سن فلاور اور تل یہ تین فصلیں اس وقت اللہ کی مہربانی سے کسان بڑی خوشی سے لگا رہے ہیں اور اس کی بہترین پیداوار کر کے اس کی اچھی قیمت وصول کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بات یہاں پر دعویٰ سے کہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم ان 5 سالوں میں oil seed crops میں 25 سے 40 فیصد تک پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ olive valley ہمارا ایک بہترین علاقہ ہے جو کہ وزٹ کرنے کے لائق ہے۔ پوٹھوہار کے علاقے کو اللہ کی مہربانی سے ہم نے اتنا بڑا ایک resource دیا ہے جس سے انشاءاللہ تعالیٰ آپ کا کسان بہترین منافع کمائے گا۔ ہم نے اس سال ایک ہزار ٹن آئل فری میں اپنے solvent سے نکال کر دیا۔ ہمارے منصوبے کسان دوست ہیں۔ ہمارا سبسڈی دینے کا E-Voucher کا طریقہ اس وقت پاکستان کا بہترین طریقہ ہے۔ ہم نے اپنے کسانوں کو سہولت دی ہے کہ وہ اپنے گاؤں میں سے جا کر چھوٹی سی دکان منی چینجر سے اپنی سبسڈی کے پیسے لے سکتا ہے۔ اگر آپ پیچھے کی طرف نظر دوڑائیں تو آپ کی Market Committees ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج تھا جس طرح سے Market Committees کو نظر انداز کیا گیا، جس طرح Market Committees کے ساتھ زیادتی کی گئی تو یہ آپ کی پی ٹی آئی کی ہی گورنمنٹ ہے جس نے وہ پورا 1978 کا ایکٹ تبدیل کر کے نیا ایکٹ PEMRA لے کر آئی ہے تو یہ اتھارٹی معرض وجود میں آچکی ہے اور ہماری اسمبلی نے اس کو پاس کیا ہے۔ وہ مارکیٹیں جو کہ شہروں کی congestion میں پھنسی ہوئی ہیں ہمارے کسانوں کو ان کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا کیونکہ وہاں تک ہماری اجناس نہیں پہنچ رہیں۔ نئے ایکٹ کے تحت ہم انشاءاللہ تعالیٰ Model Market Committees بنائیں گے اور اس میں ہم بہتری لائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے اگر ایگریکلچر کے حوالے سے تمام چیزیں رکھوں تو بہت وقت درکار ہو گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بس ٹھیک ہے آپ کا جواب آگیا ہے۔

وزیر زراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں آخر میں یہی کہوں گا کہ انشاءاللہ تعالیٰ ایگریکلچر کا شعبہ اللہ کی مہربانی سے بہترین جارہا ہے اور میرے کسان کو اپنی اجناس کی بہترین قیمت مل رہی ہے اور جو کٹ انہوں نے لگایا ہے۔ میں اس کو oppose کرتا ہوں لہٰذا اس مطالبہ زر کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو17۔ ارب92 کروڑ30 لاکھ26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 25۔جون2020 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB

LIST OF MPAS WHO ATTENDED SITTING OF THE ASSEMBLY HELD ON THURSDAY

(PARLIAMENTARY FUNCTIONARIES NOT INCLUDED)

25 June 2020

S/N	PP No	Name
1.	1	Syed Yawar Abbas Bukhari
2.	2	Mr Jahangir Khanzada
3.	3	Mr Iftikhar Ahmed Khan
4.	5	Malik Jamshaid Altaf
5.	15	Mr Umer Tanveer
6.	19	Mr Ammar Saddique Khan
7.	22	Mr Tanveer Aslam Malik
8.	26	Mr Zafar Iqbal
9.	27	Mr Nasir Mahmood
10.	29	Mr Muhammad Abdullah Warraich
11.	35	Mr Arif Iqbal
12.	38	Choudhary Khush Akhtar Subhani
13.	40	Rana Muhammad Afzal
14.	42	Mr Zeeshan Rafique
15.	43	Chaudhry Naveed Ashraf
16.	47	Mr Abu Hafas Muhammad Ghayas-ud-Din
17.	48	Mr Mannan Khan
18.	49	Mr Bilal Akbar Khan
19.	50	Khawaja Muhammad Waseem
20.	52	Chaudhry Adil Buksh Chattha
21.	53	Mr Bilal Farooq Tarar
22.	55	Mr Muhammad Nawaz Chohan
23.	56	Mr Muhammad Toufeeq Butt
24.	57	Choudhary Ashraf Ali
25.	59	Chaudhary Waqar Ahmad Cheema
26.	60	Mr Qaisar Iqbal
27.	62	Mr Aman Ullah Warraich
28.	63	Chaudhary Mohammad Iqbal
29.	64	Mr Irfan Bashir
30.	65	Ms Hameeda Mian
31.	66	Mr Muhammad Tariq Tarar
32.	68	Mr Gulraiz Afzal Gondal
33.	70	Mr Muzaffer Ali Sheikh
34.	71	Mr Muhammad Ahsan Jahangir
35.	79	Rana Munawar Hussain
36.	80	Mr Ghulam Ali Asghar Khan Lahry
37.	81	Chaudhary Iftikhar Hussain
38.	85	Mr Abdul Rehman Khan
39.	86	Mr Amin Ullah Khan
40.	90	Mr Saeed Akbar Khan
41.	91	Mr Ghanzafer Abbas
42.	92	Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani

S/N	PP No	Name
43.	94	Mr Muhammad Illyas
44.	95	Syed Hassan Murtaza
45.	96	Ms Saleem Bibi
46.	103	Mr Jaffar Ali
47.	104	Mr Muhammad Safdar Shakir
48.	112	Mr Muhammad Tahir Pervaiz
49.	113	Mr Muhammad Waris Aziz
50.	114	Mr Muhammad Latif Nazar
51.	116	Mr Faqir Hussain
52.	120	Mr Muhammad Ayub Khan
53.	121	Mr Saeed Ahmad
54.	123	Ms Sonia
55.	126	Mr Muhammad Moavia
56.	132	Mr Muhammad Atif
57.	136	Mr Khurram Ijaz
58.	138	Mian Abdul Rauf
59.	141	Mr Mahmood Ul Haq
60.	142	Mr Sher Akbar Khan
61.	144	Mr Sami Ullah Khan
62.	145	Mr Ghazali Saleem Butt
63.	152	Rana Mashood Ahmad Khan
64.	153	Khawaja Imran Nazeer
65.	154	Chaudhry Akhtar Ali
66.	156	Malik Muhammad Waheed
67.	157	Khawaja Sulman Rafiq
68.	161	Malik Nadeem Abbas
69.	162	Mr Muhammad Yasin Amir
70.	166	Mr Ramzan Saddique
71.	169	Mr Akhtar Hussain
72.	171	Rana Muhammad Tariq
73.	172	Mr Muhammad Mirza Javed
74.	174	Mr Muhammad Naeem Safdar
75.	175	Malik Ahmad Saeed Khan
76.	176	Malik Muhammad Ahmad Khan
77.	179	Malik Mukhtar Ahmad
78.	181	Rana Mohammad Iqbal Khan
79.	182	Mr Muhammad Ilyas Khan
80.	185	Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
81.	186	Mr Noor ul Amin Wattoo
82.	188	Mian Yawar Zaman
83.	189	Mr Muneeb-ul-Haq
84.	190	Mr Ghulam Raza
85.	191	Mian Muhammad Farrukh Mumtaz Maneka
86.	192	Mr Naveed Ali
87.	194	Mr Muhammad Naeem
88.	196	Mr Khizer Hayat
89.	197	Malik Nadeem Kamran
90.	198	Mr Muhammad Arshad Malik
91.	199	Mr Naveed Aslam Khan Lodhi

S/N	PP No	Name
92.	200	Rana Riaz Ahmad
93.	205	Mr Hamid Yar Hiraj
94.	206	Mr Nishat Ahmad Khan
95.	208	Mr Babar Hussain Abid
96.	211	Syed Ali Haider Gilani
97.	212	Mr Muhammd Saleem Akhtar
98.	218	Malik Wasif Mazhar
99.	222	Mr Qasim Abbas Khan
100.	225	Peer Zada Muhammad Jahangir Bhutta
101.	230	Mr Khalid Mehmood
102.	231	Mian Irfan Aqeel Daultana
103.	232	Mr Muhammad Ejaz Hussain
104.	235	Mr Muhammad Ali Raza Khan Khakwani
105.	237	Mr Fida Hussain
106.	239	Rana Abdul Rauf
107.	240	Mr Muhammad Jamil
108.	241	Mr Kashif Mehmood
109.	243	Chaudhary Mazhar Iqbal
110.	247	Mr Muhammad Kazim Peerzada
111.	248	Mr Muhammad Afzal Gill
112.	251	Malik Khalid Mehmood Babar
113.	252	Mian Muhammad Shoaib Owaisi
114.	253	Sahib Zada Muhammad Gazain Abbasi
115.	261	Mr Fawaz Ahmad
116.	262	Mr Asif Majeed
117.	264	Syed Usman Mehmood
118.	268	Malik Ghulam Qasim Hinjra
119.	269	Mr Azhar Abbas
120.	271	Mr Nawabzada Mansoor Ahmed Khan
121.	277	Mian Alamdar Abbas Qureshi
122.	278	Mr Niaz Hussain Khan
123.	280	Malik Ahmad Ali Aulakh
124.	283	Mr Ijaz Ahmad
125.	287	Mr Javeed Akhtar
126.	290	Sardar Ahmad Ali Khan Darishak
127.	295	Sardar Farooq Amanullah Dreshak
128.	296	Sardar Muhammad Awais Dareshak
129.	299	Ms Sadiqa Sahibdad Khan
130.	301	Ms Nasrin Tariq
131.	302	Ms Shawana Bashir
132.	303	Ms Shamim Aftab
133.	304	Ms Firdous Rahna
134.	305	Ms Shahida Ahmed
135.	306	Ms Sumaira Ahmed
136.	307	Syeda Zahra Naqvi
137.	308	Ms Aysha Iqbal
138.	309	Ms Neelum Hayat Malik
139.	310	Ms Umul Banin Ali
140.	311	Ms Uzma Kardar

S/N	PP No	Name
141.	313	Ms Sadia Sohail Rana
142.	314	Ms Rashida Khanam
143.	315	Ms Farhat Farooq
144.	316	Ms Sania Kamran
145.	318	M Shaheena Karim
146.	319	Ms Asia Amjad
147.	321	Ms Momina Waheed
148.	322	Ms Aisha Nawaz
149.	324	Ms Farah Agha
150.	325	Syeda Farah Azmi
151.	326	Ms Sajida Begum
152.	327	Ms Sajida Yousf
153.	328	Ms Sabeen Gul Khan
154.	329	Ms Sabrina Javaid
155.	330	Ms Abida Bibi
156.	332	Ms Mehwish Sultana
157.	333	Ms Azma Zahid Bokhari
158.	334	Ms Ishrat Ashraf
159.	335	Ms Sadia Nadeem Malik
160.	336	Ms Hina Pervaiz Butt
161.	337	Ms Sania Ashiq Jabeen
162.	339	Ms Uswah Aftab
163.	340	Ms Saba Sadiq
164.	341	Ms Kanwal Pervaiz Ch.
165.	342	Mrs Gulnaz Shahzadi
166.	343	Ms Rabia Nusrat
167.	344	Ms Haseena Begum
168.	345	Ms Rahat Afza
169.	347	Ms Rukhsana Kausar
170.	348	Ms Salma Saadia Taimoor
171.	349	Ms Khalida Mansoor
172.	351	Ms Rabia Naseem Farooqi
173.	353	Ms Bushra Anjum Butt
174.	354	Syeda Uzma Qadri
175.	355	Ms Sumera Komal
176.	356	Mrs Raheela Naeem
177.	357	Ms Sunbal Malik Hussain
178.	358	Ms Aneeza Fatima
179.	359	Ms Nafisa Ameen
180.	360	Ms Zaib-un-Nisa
181.	362	Ms Khadija Umer
182.	363	Ms Shazia Abid
183.	364	Mr Haroon Imran Gill
184.	367	Mr Peter Gill
185.	368	Mr Khalil Tahir Sindhu
186.	371	Mr Tariq Masih Gill

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعتہ المبارک،26۔جون2020

(یوم الجمع4۔ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 12

881

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔جون 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون مالیات پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2020، جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

(بی) منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھنا

منظور شدہ اخراجات برائے سال 21-2020 کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات برائے سال 21-2020 کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع

(i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت درج ذیل آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قرار دادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے:

1۔ آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب 2020 (6 بابت 2020)

2۔ آرڈیننس (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020 (7 بابت 2020)

3۔ آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020 (8 بابت 2020)

882

(ii) آئین کے آرٹیکل128(2) (اے) کے تحت قراردادیں

1۔ آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020(6بابت2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب21اپریل2020 کونافذ کردہ آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب2020(6بابت2020) کی مدت نفاذ میں20۔جولائی2020سے مزید نوے دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

2۔ آرڈیننس(ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن)پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب2020 (7بابت2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب22۔اپریل2020کونافذ کردہ آرڈیننس(ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن)پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب2020(7بابت2020) کی مدت نفاذ میں 21۔جولائی2020سے مزید نوے دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

3۔ آرڈیننس(پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی2020(8بابت2020) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب29۔اپریل2020کونافذ کردہ آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020(8بابت2020) کی مدت نفاذ میں28۔جولائی 2020سے مزید نوے دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

(ڈی) مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر36بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2019(مسودہ قانون نمبر36بابت2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ 18۔نومبر 2019کوسٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، کامرس وسرمایہ کاری کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ154(6) کے تحت فی الفور زیرغور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2019منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2019
(مسودہ قانون نمبر 37 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2019 (مسودہ قانون نمبر 37 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ 18۔نومبر 2019 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2019 منظور کیا جائے۔

3- مسودہ قانون کوہسار یونیورسٹی، مری 2020 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کوہسار یونیورسٹی، مری 2020 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2020)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ 9 مارچ 2020 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کوہسار یونیورسٹی، مری 2020 منظور کیا جائے۔

4- مسودہ قانون بابا گورونانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب 2020 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون بابا گورونانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب 2020 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2020)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور مورخہ 9۔مارچ 2020 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن کے سپرد کیا گیا، کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون بابا گورونانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب 2020 منظور کیا جائے۔

884

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2020(مسودہ قانون نمبر7بابت2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2020کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ95، 96، 154اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2020کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2020منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون(ترمیم)دیہی پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلیں پنجاب 2020(مسودہ قانون نمبر8بابت2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دیہی پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلیں پنجاب2020کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ95، 96، 154اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دیہی پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلیں پنجاب2020کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دیہی پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلیں پنجاب2020منظور کیا جائے۔

885

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،26۔جون2020

(یوم الجمع،4۔ذیقعد1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا ہے) میں شام 4بج کر7منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠

سورۃ الجُمُعَۃ آیات 9اور 10

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت ترک کر دو، اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے(9) پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ کامیاب ہو جاؤ(10)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو دردِ الفت کہاں تھی یہ پُرخطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضورؐ کی بندہ پروری ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو مرادِ قلب خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
بشیر کہیے نذیر کہیے انہیں سراج منیر کہیے
سر بسر سے کلام ربّی وہ میرے آقا کی زندگی ہے

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2020

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Finance Bill 2020. First reading starts. Minister for Finance may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Finance Bill 2020, as introduced, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2020, as introduced, be taken into consideration at once."

Now, the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2020, as introduced, be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

CLAUSES 2 to 7

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, the Clauses 2 to 7 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 2 to 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Finance Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2020, be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

منظور شدہ اخراجات برائے

سال 21-2020 کے گوشوارے کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Finance may lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2020-21.

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2020-21.

MR SPEAKER: The Schedule of Authorized Expenditure for the year 2020-21 has been laid.

Now, there is a motion for "Suspension of Rules". Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! استحقاقات کمیٹی کی کچھ رپورٹیں پیش ہونی ہیں اور کچھ کی extensions ہیں لہٰذا میں استدعا کروں گا کہ پہلے وہ take up کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، پہلے وہ کر لیتے ہیں۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

تحاریک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!

"تحاریک استحقاق نمبر 3، 4، 5، 7، 9، 14 اور 15 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب وزیر قانون مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔

تحاریک استحقاق بابت سال20-2019کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر1، 6، 8، 10، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 22، 23، 24اور25 بابت سال 2019 اور تحاریک استحقاق نمبر1، 2، 3، 6، 7، 8، 10، 11، 12، 13، 14، 15، 16اور17بابت سال2020کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔اگست2020تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر1، 6، 8، 10، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 22، 23، 24اور25 بابت سال 2019 اور تحاریک استحقاق نمبر1، 2، 3، 6، 7، 8، 10، 11، 12، 13، 14، 15، 16اور17بابت سال2020کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔اگست2020تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر1، 6، 8، 10، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 22، 23، 24اور25 بابت سال 2019 اور تحاریک استحقاق نمبر1، 2، 3، 6، 7، 8، 10، 11، 12، 13، 14، 15، 16اور17بابت سال2020کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔اگست2020تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحاریک منظور ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب آپ Suspension of Rules کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 127 and all other relevant rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be dispensed with under Rule 234 of the said rules for taking up Resolutions under Article 128 (2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1. The Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020 (VI of 2020)
2. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 (VII of 2020)
3. The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020 (VIII of 2020)."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 127 and all other relevant rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be dispensed with under Rule 234 of the said rules for taking up Resolutions under Article 128 (2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1. The Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020 (VI of 2020)

2. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 (VII of 2020)
3. The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020 (VIII of 2020)"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے oppose, oppose کی آوازیں)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the requirements of Rule 127 and all other relevant rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be dispensed with under Rule 234 of the said rules for taking up Resolutions under Article 128 (2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1. The Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020 (VI of 2020)
2. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 (VII of 2020)
3. The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020 (VIII of 2020)"

(The motion was carried.)

آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں

MR SPEAKER: A Minister may move Resolution for extension.

آرڈیننس امتناع ذخیرہ اندوزی پنجاب 2020کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020 (VI of 2020), promulgated on 21st April 2020, for a further period of ninety days with effect from 20th July 2020."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020 (VI of 2020), promulgated on 21st April 2020, for a further period of ninety days with effect from 20th July 2020."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020 (VI of 2020), promulgated on 21st April 2020, for a further period of ninety days with effect from 20th July 2020."

(The Resolution is passed.)

MR SPEAKER: A Minister may move Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 (VII of 2020, promulgated on 22nd April 2020, for a further period of ninety days with effect from 21st July 2020."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 (VII of 2020, promulgated on 22nd April 2020, for a further period of ninety days with effect from 21st July 2020."

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً
اپنی اپنی نشستوں سے اٹھ کر جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے آ گئے)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 (VII of 2020, promulgated on 22nd April 2020, for a further period of ninety days with effect from 21st July 2020."

(The Resolution is passed.)

MR SPEAKER: A Minister may move Resolution for extension.

آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020 (VIII of 2020), promulgated on 29th April 2020, for a further period of ninety days with effect from 28th July 2020."

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً
بائیکاٹ کے نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020 (VIII of 2020), promulgated on 29th April 2020, for a further period of ninety days with effect from 28th July 2020."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020 (VIII of 2020), promulgated on 29th April 2020, for a further period of ninety days with effect from 28th July 2020."

(The Resolution is passed.)

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون کوہسار یونیورسٹی، مری2020

MR SPEAKER: Now, we take up Kohsar University, Murree Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Kohsar University, Murree Bill 2020 (Bill No.5 of 2020), as introduced and referred to Standing Committee on Higher Education on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Kohsar University, Murree Bill 2020 (Bill No.05 of 2020), as introduced and referred to Standing Committee on Higher Education on 09 March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."
>
> Since there is no amendment in it, the question is:
>
> "That the Kohsar University, Murree Bill 2020 (Bill No.05 of 2020), as introduced and referred to Standing Committee on Higher Education on 09 March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 52

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, the Clauses 3 to 52 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 52 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That Kohsar University, Murree Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That Kohsar University, Murree Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That Kohsar University, Murree Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون بابا گورونانک یونیورسٹی، ننکانہ صاحب 2020

MR SPEAKER: Now, we take up the Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020 (Bill No.3 of 2020), as introduced and referred to Standing Committee on Higher Education on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020 (Bill No.3 of 2020), as introduced and referred to Standing Committee on Higher Education on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 52

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, the Clauses 3 to 52 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 52 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of rules 95, 96, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 95, 96, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020."

Now, the question is:

"That the requirements of rules 95, 96, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 and 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: The Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of rules 95, 96, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 95, 96, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020."

Now, the question is:

> "That the requirements of rules 95, 96, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون(ترمیم)دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."
>
> Since there is no amendment in it.
>
> Now, the question is:
>
> "That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 and 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: یہ resolution ہے جو پہلے چلی آرہی تھی جناب محمد معاویہ کی ہے۔اس میں جناب محمد معاویہ، جناب ساجد احمد خان، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ شاہدہ احمد، محترمہ ساجدہ بیگم، جناب نذیر احمد چوہان، سید عثمان محمود، جناب عبدالرؤف مغل، جناب محمد الیاس، جناب احمد خان، جناب فیصل حیات، جناب خضر حیات ایم پی ایز ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔جی، جناب محمد معاویہ!

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے پنجاب میں نصاب ساز اداروں کی حدود متعین کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے پنجاب میں نصاب ساز اداروں کی حدود متعین کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے پنجاب میں نصاب ساز اداروں کی حدود متعین کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جناب محمد معاویہ! اب آپ قرارداد پیش کریں۔

نصابی کتب میں نامناسب تبدیلیوں کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب محمد معاویہ: شکریہ۔

الحمدللہ رب العالمین وصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان میں موجود سبھی افراد اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ نصاب ساز اداروں میں موجود افراد نے ہماری نصابی کتب کو تختہ مشق بنایا اور اس میں آئے روز تبدیلیاں آنے لگی ہیں۔ ہماری تہذیب، ہماری اسلامی شناخت پیغمبر اسلام خاتم النبیین ﷺ اور اسلام کی مقدس شخصیات کے تعارف پر عجیب و غریب چیزیں نصاب کا حصہ بن جاتی ہیں اور کسی کو خبر تک نہیں ہوتی تھی۔ اس کا نقصان یہ ہوا کہ ہماری نسلیں confused اور تذبذب کا شکار ہی ہیں۔ پاکستان میں اس سلسلے کو روکنے کی کوششوں کا آغاز 1991 سے ہوا۔ حکومتی سطح پر وزیر اعظم کی سربراہی میں علماء کمیٹی بنی پھر ملی یکجہتی کونسل بنی۔ ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم کی سربراہی میں قومی علماء کی ایک کمیٹی بنی۔ پنجاب کی سطح پر 1997 میں متحدہ علماء بورڈ بنا۔ 2005 میں پھر علماء کی ایک کمیٹی بنی مگر حالات وہیں کے وہیں رہے کیونکہ اس کی بنیادی وجہ قانون سازی کا نہ ہونا تھا۔ محترم مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے قومی اسمبلی میں نصاب تعلیم میں ہونے والی تبدیلیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا مگر ان معاملات میں کوئی تبدیلی سامنے نہیں آئی۔ اس مسئلہ کا بہتر حل قانون کے ذریعے نصاب سازاداروں کو پابند کرنا تھا۔ ہمیں خوشی اور فخر ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب نے پنجاب کی حد تک یہ قانون سازی کرکے جہاں فرض کفایہ ادا کیا ہے وہیں اس مسئلہ کو جڑ سے اکھاڑنے کی کوشش کا عملی آغاز بھی کیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سہرا ہمارے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد بزدار، وزیر قانون، تمام کابینہ اور تمام ممبران جنہوں نے حصہ لیا کے سر ہے اور وہ سبھی قابل تعریف ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ ایک تاریخ ساز کام سرانجام دیا ہے۔ اس کام کے لئے زیرک دماغ اور معاملہ فہمی کی ضرورت تھی اور اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی نیت، آپ سب کی کوشش، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس میں بہترین صلاحیت سے نوازا۔

آج کا یہ ایوان پنجاب میں نصاب ساز اداروں کی حدود متعین کرنے کے لئے محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے پیش کئے گئے بل پر ہونے والی قانون سازی اور اس بل کی بھرپور حمایت کرنے پر سپیکر پنجاب اسمبلی سے لے کر وزیر اعلیٰ تک، تمام ممبران، منسٹرز خاص طور پر وزیر قانون، ایجوکیشن منسٹر، پارلیمانی لیڈرز، اس ایوان میں تمام پارلیمانی ارکان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے اور آپ سب کو اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہے کہ ہم اس ملک کے تحفظ کے لئے ہمیشہ اسی طرح متحد رہیں گے۔ پاکستان کو مذہبی، لسانی یا قومی منافرت کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان میں موجود سبھی افراد اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ نصاب ساز اداروں میں موجود افراد نے ہماری نصابی کتب کو تختہ مشق بنایا اور اس میں آئے روز تبدیلیاں آنے لگی ہیں۔ ہماری تہذیب، ہماری اسلامی شناخت پیغمبر اسلام خاتم النبیین ﷺ اور اسلام کی مقدس شخصیات کے تعارف پر عجیب و غریب چیزیں نصاب کا حصہ بن جاتی ہیں اور کسی کو خبر تک نہیں ہوتی تھی۔ اس کا نقصان یہ ہوا کہ ہماری نسلیں confused اور تذبذب کا شکار ہی ہیں۔ پاکستان میں اس سلسلے کو روکنے کی کوششوں کا آغاز 1991 سے ہوا۔ حکومتی سطح پر وزیر اعظم کی سربراہی میں علماء کمیٹی بنی پھر ملی یکجہتی

کونسل بنی۔ ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم کی سربراہی میں قومی علماء کی ایک کمیٹی بنی۔ پنجاب کی سطح پر 1997 میں متحدہ علماء بورڈ بنا۔ 2005 میں پھر علماء کی ایک کمیٹی بنی مگر حالات وہیں کے وہیں رہے کیونکہ اس کی بنیادی وجہ قانون سازی کا نہ ہونا تھا۔ محترم مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے قومی اسمبلی میں نصاب تعلیم میں ہونے والی تبدیلیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا مگر ان معاملات میں کوئی تبدیلی سامنے نہیں آئی۔ اس مسئلہ کا بہتر حل قانون کے ذریعے نصاب سازاداروں کو پابند کرنا تھا۔ ہمیں خوشی اور فخر ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب نے پنجاب کی حد تک یہ قانون سازی کر کے جہاں فرض کفایہ ادا کیا ہے وہیں اس مسئلہ کو جڑ سے اکھاڑنے کی کوشش کا عملی آغاز بھی کیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سہرا ہمارے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار، وزیر قانون، تمام کابینہ اور تمام ممبران جنہوں نے حصہ لیا کے سر ہے اور وہ سبھی قابل تعریف ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ ایک تاریخ ساز کام سرانجام دیا ہے اس کام کے لئے زیرک دماغ اور معاملہ فہمی کی ضرورت تھی اور اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی نیت، آپ سب کی کوشش، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس میں بہترین صلاحیت سے نوازا۔

آج کا یہ ایوان پنجاب میں نصاب ساز اداروں کی حدود متعین کرنے کے لئے محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے پیش کئے گئے بل پر ہونے والی قانون سازی اور اس بل کی بھرپور حمایت کرنے پر سپیکر پنجاب اسمبلی سے لے کر وزیر اعلیٰ تک، تمام ممبران، منسٹرز خاص طور پر وزیر قانون، ایجوکیشن منسٹر، پارلیمانی لیڈرز، اس ایوان میں تمام پارلیمانی ارکان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے اور آپ سب کو اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہے کہ ہم اس ملک کے تحفظ کے لئے ہمیشہ اسی طرح متحد رہیں گے۔ پاکستان کو مذہبی، لسانی یا قومی منافرت کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان میں موجود سبھی افراد اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ نصاب ساز اداروں میں موجود افراد نے ہماری نصابی کتب کو تختہ مشق بنایا اور اس میں آئے روز تبدیلیاں آنے لگی ہیں۔ ہماری تہذیب، ہماری اسلامی شناخت پیغمبر اسلام خاتم النبیین ﷺ اور اسلام کی مقدس شخصیات کے تعارف پر عجیب وغریب چیزیں نصاب کا حصہ بن جاتی ہیں اور کسی کو خبر تک نہیں ہوتی تھی۔ اس کا نقصان یہ ہوا کہ ہماری نسلیں confused اور تذبذب کا شکار ہی ہیں۔ پاکستان میں اس سلسلے کو روکنے کی کوششوں کا آغاز 1991 سے ہوا۔ حکومتی سطح پر وزیراعظم کی سربراہی میں علماء کمیٹی بنی پھر ملی یکجہتی کونسل بنی۔ ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم کی سربراہی میں قومی علماء کی ایک کمیٹی بنی۔ پنجاب کی سطح پر 1997 میں متحدہ علماء بورڈ بنا۔ 2005 میں پھر علماء کی ایک کمیٹی بنی مگر حالات وہیں کے وہیں رہے کیونکہ اس کی بنیادی وجہ قانون سازی کا نہ ہونا تھا۔ محترم مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے قومی اسمبلی میں نصاب تعلیم میں ہونے والی تبدیلیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا مگر ان معاملات میں کوئی تبدیلی سامنے نہیں آئی۔ اس مسئلہ کا بہتر حل قانون کے ذریعے نصاب سازاداروں کو پابند کرنا تھا۔ ہمیں خوشی اور فخر ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب نے پنجاب کی حد تک یہ قانون سازی کر کے جہاں فرض کفایہ ادا کیا ہے وہیں اس مسئلہ کو جڑ سے اکھاڑنے کی کوشش کا عملی آغاز بھی کیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سہرا ہمارے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار، وزیر قانون، تمام کابینہ اور تمام ممبران جنہوں نے حصہ لیا کے سر ہے اور وہ سبھی قابل تعریف ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ ایک تاریخ ساز کام سر انجام دیا ہے اس کام کے لئے زیرک دماغ اور معاملہ فہمی کی ضرورت تھی اور اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی نیت، آپ سب کی کوشش، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس میں بہترین صلاحیت سے نوازا۔

آج کا یہ ایوان پنجاب میں نصاب ساز اداروں کی حدود متعین کرنے کے لئے محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے پیش کئے گئے بل پر ہونے والی قانون سازی اور اس بل کی بھرپور حمایت کرنے پر سپیکر پنجاب اسمبلی سے لے کر وزیراعلیٰ تک، تمام ممبران، منسٹرز خاص طور پر وزیر قانون، ایجوکیشن منسٹر، پارلیمانی لیڈرز، اس ایوان میں تمام پارلیمانی ارکان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے اور آپ سب کو اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہے کہ ہم اس ملک کے تحفظ کے لئے ہمیشہ اسی طرح متحد رہیں گے۔ پاکستان کو مذہبی، لسانی یا قومی منافرت کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: ایک اور قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک اور جناب ساجد احمد خان بھٹی کی طرف سے ہے اور وہ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں لہذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، محترمہ نیلم حیات ملک!

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت، قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت، قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت، قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

حضرت محمد ﷺ کے نام سے پہلے خاتم النبین، امہات المومنین کے نام سے پہلے ام المومنین، خلفائے راشدین کے نام سے پہلے خلیفہ راشد اور تمام صحابی یا صحابیہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ تحریر کرنے کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس حوالے سے قانون سازی کی جائے کہ جہاں جہاں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک تحریر کیا جائے یا بولا جائے اس سے پہلے خاتم النبیین اور بعد میں ﷺ یا ﷺ، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات (امہات المومنین) رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کے بھی مبارک نام سے پہلے ام المومنین اور بعد میں رضی اللہ عنہا، دوسرے کسی بھی نبی کے مبارک نام کے بعد علیہ السلام،

خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک نام سے پہلے خلیفہ راشد اور بعد میں رضی اللہ عنہ ، اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کے بھی مبارک نام کے بعد رضی اللہ عنہ یا رضی اللہ عنہا ، اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کے بھی مبارک نام سے پہلے صحابی یا صحابیہ رسول اور بعد میں رضی اللہ عنہ یا رضی اللہ عنہا، لکھنا اور بولنا لازم قرار دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس حوالے سے قانون سازی کی جائے کہ جہاں جہاں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک تحریر کیا جائے یا بولا جائے اس سے پہلے خاتم النبیین اور بعد میں ﷺ یا ﷺ، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات (امہات المومنین) رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کے بھی مبارک نام سے پہلے ام المومنین اور بعد میں رضی اللہ عنہا، دوسرے کسی بھی نبی کے مبارک نام کے بعد علیہ السلام، خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک نام سے پہلے خلیفہ راشد اور بعد میں رضی اللہ عنہ ، اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کے بھی مبارک نام کے بعد رضی اللہ عنہ یا رضی اللہ عنہا، اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کے بھی مبارک نام سے پہلے صحابی یا صحابیہ رسول اور بعد میں رضی اللہ عنہ یا رضی اللہ عنہا ، لکھنا اور بولنا لازم قرار دیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس حوالے سے قانون سازی کی جائے کہ جہاں جہاں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک تحریر کیا جائے یا بولا جائے اس سے پہلے خاتم النبیین اور بعد میں ﷺ یا ﷺ، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات (امہات المومنین) رضوان اللہ علیہم

اجمعین میں سے کسی کے بھی مبارک نام سے پہلے ام المومنین اور بعد میں رضی اللہ عنہا، دوسرے کسی بھی نبی کے مبارک نام کے بعد علیہ السلام، خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک نام سے پہلے خلیفہ راشداور بعد میں رضی اللہ عنہ، اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کے بھی مبارک نام کے بعد رضی اللہ عنہ یا رضی اللہ عنہا، اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کے بھی مبارک نام سے پہلے صحابی یا صحابیہ رسول اور بعد میں رضی اللہ عنہ یا رضی اللہ عنہا، لکھنااور بولنالازم قرار دیاجائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 29۔جون2020 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔اس دن ضمنی بجٹ پر عام بحث ہو گی۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،29۔جون2020

(یوم الاثنین،7۔ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 13

919

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ29-جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

"ضمنی بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث"

921

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

سوموار، 29-جون2020

(یوم الاثنین، 7-ذیقعد 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 26 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ﴿٣٠﴾

سورۃ الفجر آیات 27 تا 30

اے اطمینان پانے والی روح! (27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (28) تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا (29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا (30)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ در حبیب ﷺ کی بات ہے
جسے چاہا در پہ بلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے ، یہ بڑے نصیب کی بات ہے
وہ خدا نہیں بخدا نہیں، مگر وہ خدا سے جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر وہ کیا نہیں یہ محب وحبیب ﷺ کی بات ہے
میں بُروں سے لاکھ بُرا سہی مگر ان سے ہے میرا واسطہ
میری لاج رکھ لے میرے خدا یہ تیرے حبیب ﷺ کی بات ہے

سرکاری کارروائی

بحث

ضمنی بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم ضمنی بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث شروع کرتے ہیں۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ بحث کا آغاز کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو آج کراچی سٹاک ایکسچینج میں ہونے والے واقعہ پر بڑے دکھ اور غم کا اظہار کرتا ہوں، جس میں عام شہری، پولیس افسران اور کچھ سکیورٹی گارڈز شہید ہوئے ہیں۔ یہ بڑا المناک واقعہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! بجٹ پر بحث شروع کرنے سے پہلے میں عرض کروں گا کہ یہ جو ایک دن پہلے عوام پر اچانک پٹرول بمب گرایا گیا ہے جبکہ پوری دنیا میں پٹرول رُل گیا ہے اور پاکستان میں عوام رُل گئے ہیں۔ ایک مہینے تک پٹرول کی قیمت کم کرکے لوگوں پر احسان کیا گیا، انہیں پریشان، کھجل اور خراب کیا گیا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .No cross talk جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح پٹرول کی قیمتیں پوری دنیا میں اپنی تاریخ کی نچلی سطح پر ہیں اور اس طرح سے اچانک قیمتیں بڑھا دینا، ٹیکسز کے اندر اضافہ نہ کرنا، اس کے carriages اور دیگر اخراجات میں اضافہ نہ کرنا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ directly اپنے سہولت کاروں کو فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ اپنے جو ان کے investors تھے ان کو فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ اس تیل کی قیمت بڑھنے سے عام آدمی کی جیب پر ڈاکا پڑا ہے۔ یہ based price ہے جو بڑھائی گئی ہے اور اس کا فائدہ direct companies کو ہے اور ان companies اور مافیا کو ہے جن کا ذکر خیر اکثر وزیراعظم اپنی تقاریر میں فرماتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ جس وقت آٹے کے تھیلے کا ریٹ بڑھا اور وزیراعظم نے اس پر اچانک نوٹس لیا تو ہزار گیارہ سو روپے پر اس کی پرائس پہنچ گئی۔ جب 200 فیصد دوائیاں مہنگی ہوئیں تو وزیراعظم نے ان پر بھی نوٹس لیا اور وہ دوائیاں 500 فیصد مہنگی ہو گئیں۔ خدارا، خدارا یہ نوٹس لینا چھوڑ دیں۔ جب بھی وزیراعظم نے نوٹس لیا ہے اس کی قیمت عوام کو بھگتنی پڑی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم اس تیل کی پرائس hike پر ہر فورم پر جائیں گے۔ ہم اسمبلیوں کے اندر بھی احتجاج کریں گے اور ہم اسمبلیوں کے باہر بھی احتجاج کریں گے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ایہناں نوں تاں چُپ کراؤ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پیچھے سے کون باتیں کر رہا ہے؟ پیچھے سے آواز نہیں آنی چاہئے۔ جی، سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! ہم جب بھی عام آدمی کی بات کرتے ہیں، ہمارے ان بھائیوں کا جو divide سے اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے چند ایک کا یہی روّیہ ہوتا ہے۔ ہمیں بھی سنیں اور جب ان کی باری آئے تو وہ اپنا دل کھول کر سنائیں، میں نے تو کم از کم کبھی شور کیا اور نہ ہی cross talk کی ہے۔

جناب سپیکر! میرے پر مہربانی فرمائیں، عام آدمی کی جیب پر جو ڈاکا پڑا ہے، ایک عام آدمی کو جو لوٹا گیا ہے، ایک آدمی کو جو رات کے اندھیرے میں تباہ و برباد کر دیا گیا ہے، جس کی معیشت کو کچل کر آپ نے اپنے سہولت کاروں کو جن سے آپ الیکشن میں جہاز اڑواتے رہے، جن سے آپ اپنے ایم پی ایز کو لوٹا بنواتے رہے ان کو آپ نے facilitate کرنے کے لئے ان مافیا کو جو آپ کو کام نہیں کرنے دیتے، ان مافیا کا منہ بند کرنے کے لئے آپ نے عام آدمی کی جیب پر ڈاکا ڈالا اور جب اپوزیشن بات کرتی ہے تو آپ اسے بات نہیں کرنے دیتے۔

جناب سپیکر! جناب عمران خان کنٹینر پر بھی اور اسمبلی کے اندر بھی کہتے تھے کہ میں مافیا کا گریبان پکڑوں گا۔ آپ نے تو ان کے پاؤں پکڑ لئے ہیں، آپ نے جو یہ surrender کیا ہے آپ تو ان کے آگے لیٹ گئے ہیں، آپ نے کھڑے ہونا تھا آپ نے کہنا تھا کہ نہ ملے تیل، میں اپنی قوم کو بھی روک لوں گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی ساری ضروریات ختم کر دوں گا لیکن میں تیل کی پرائس نہیں بڑھنے دوں گا۔ آپ نے تو ان کے پاؤں پکڑ لئے، آپ ان کے آگے لیٹ گئے۔ یہاں جو غریب کی بات کرتا ہے آپ اُس کو بات نہیں کرنے دیتے۔ آپ کے سامنے یہ بجٹ ہے، یہ تقریباً ایک کھرب 68۔ارب روپے سے زیادہ کا بجٹ ہے اس میں 38 مطالبات ہیں اور اُن میں سے صرف 9 مطالبات ایسے ہیں جن پر ووٹنگ ہونا ہے باقی 29 مطالبات پر ووٹنگ درکار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! صرف 9 مطالبات کے لئے اتنا بڑا ضمنی بجٹ کا حجم رکھا گیا ہے وہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ جب میں نے ضمنی بجٹ کی کتاب کھولی یہ تقریباً 475 صفحات کی کتاب تھی اس میں جو فہرست اسمبلی نے جاری کی تھی اس میں کل ڈیمانڈز 38 تھیں۔ جب میں نے یہ کتاب کھولی اس میں وہ ڈیمانڈز دیکھیں تو اُن کی تعداد ووٹ کے لئے 37 تھیں۔

جناب سپیکر! اب میری سمجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ میں اسمبلی کی جاری کردہ فہرست کو دیکھوں یا بابوؤں کے اس بجٹ کو دیکھوں جس میں 37 ڈیمانڈز ہیں اور اس فہرست کے اوپر 38 ڈیمانڈز ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ نے 38 ڈیمانڈز پر ووٹنگ کروانا ہے یا ان 37 ڈیمانڈز پر ووٹنگ کروانا ہے یہ مجھے آپ نے بتانا ہے؟ جب میں اس کو لے کر آگے چلا تو میں نے ڈیمانڈ نمبر 37 سے ہی شروع کیا اُس کے لئے صفحہ 449 پر ڈیمانڈ دیکھی تو وہ charged تھی جس پر ووٹنگ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ آپ کی liability ہے وہ آپ نے منظوری دینی ہی دینی ہے اُس کے لئے اسمبلی سے ووٹنگ کی ضرورت ہے اور نہ ہی پاس کروانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! ایک طرف آپ کا اسمبلی سیکرٹریٹ ہے جو اُس کو ووٹ میں ڈال رہا ہے دوسری طرف ہمارا بابو ہے وہ اُس کو charged میں ڈال رہا ہے۔ بات یہیں پر نہیں رُکتی بات آگے بڑھی تو جو ڈیمانڈ نمبر 38 تھی جو اس کتاب میں موجود نہیں تھی میں نے وہ اس کتاب میں سے

ڈھونڈنی شروع کی اور وہ مجھے صفحہ 467 پر ملی۔ جب اسے دیکھا تو یہ ڈیمانڈ بھیcharged تھی ادھر جو اسمبلی نے لسٹ جاری کی ہے اُس میں وہ ووٹ کی لسٹ پر ہے اور کتاب کے اندر ڈیمانڈ نمبر 37 بھیcharged تھی جس پر ووٹنگ نہیں ہونا یہ پاس ہونی ہی ہونی ہے اس کے لئے اسمبلی کی ووٹنگ ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مزید اس کو دیکھا تو مطالبہ نمبر 9 جو اس کے صفحہ 57 پر اور 144 پر موجود ہے اگر آپ دیکھیں تو یہ دو رقمیں لکھی ہوئی ہیں۔ ایک رقم اور ہے دوسری رقم جو اس کی نیچے سمری میں ہے وہ اور ہے۔

جناب سپیکر! اب گزارش یہ ہے کہ یہ تھوڑی سی محنت سے ایک آدمی کی کوشش پر یہ تین چار چیزیں اس ضمنی بجٹ میں مجھے نظر آئیں جو میں نے آپ کے سامنے عرض کیں۔

جناب سپیکر! میرا آپ سے مطالبہ اور گزارش ہے کہ براہ مہربانی آپ اس پر ایک کمیٹی بنادیں اگر پہلے سے کوئی کمیٹی موجود ہے تو اس معاملے کو آپ اُس کے سپرد کردیں۔

جناب سپیکر! میں وہاں پر یہ ثابت کروں گا کہ یہ کوئیclerical mistake نہیں، یہ embezzlementہے، یہ دھوکا ہے، یہ فراڈ ہے کہ آپ کوئی ڈیمانڈ رکھ کر اور کسی اور ڈیمانڈ کو پاس کروالیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمیں بُدھو اور اُلو بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس ہاؤس میں تو کسی نے کچھ کرنا نہیں ہے جو کچھ ہو گا وہAyes اورNoes کی لہر میں پاس ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ اس سے میرا اور میں سمجھتا ہوں اس سارے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اگر آپ یہ معاملہ کسی کمیٹی کے سپرد نہیں کریں گے تو میں اس پر اپنی تحریک استحقاق لاؤں گا۔ یہ اس ہاؤس کا ہی نہیں یہ 12 کروڑ عوام کا بھیprivilege breach ہوا ہے جنہوں نے ہمیں یہاں منتخب کر کے بھیجا ہے، جنہوں نے ہمیں اپنےrights کا چوکیدار بنا کر یہاں بھیجا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میرے وزیروں کا کوئی قصور نہیں ہونا، اُنہیں یہ سمجھ ہی نہیں آنے دی ہو گی اور اُن سے یہ نکال کر انہوں نے آگے رکھ دی ہو گی لیکن اس معاملے کو میں نے دیکھنا ہے، میں نے اس کو چھوڑنا نہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے توقع کرتا ہوں اگر آپ میری گفتگو کے درمیان اس پر کوئی رولنگ دے دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی وگرنہ پھر مجھے بار بار اُٹھ کر عرض کرنا پڑے گا اُس سے ہاؤس بھی disturb ہو گا۔ جب یہ چیزیں میں نے دیکھیں تو میں نے کہا شاید میرے شہر کا نام بھی کہیں نظر آ جائے۔

جناب سپیکر! 472 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں، میں نے اپنے شہر کا نام بڑا ڈھونڈا مجھے نہیں ملا۔ میں پنجاب کے اندر نہیں ہوں؟ اس میں بے شمار اضلاع ایسے ہیں جن بے چاروں کا نام تک نہیں آیا اور ایک چیز جو میں نے اس کتاب میں دیکھی کہ جو صفحہ اُلٹتا تھا وہ ماشاءاللہ وزیر اعلیٰ کے ضلع سے ہوتا تھا۔

جناب سپیکر! میں تھوڑی سی تفصیل جناب کو عرض کروں گا ملاحظہ فرمائیں۔ یہ کتاب کا صفحہ نمبر 12، بلوچ لیوی ڈی جی خان 24 لاکھ 50 ہزار روپے، 35 لاکھ 47 ہزار روپے، صفحہ نمبر 11 بارڈر ملٹری پولیس ڈی جی خان ایک کروڑ 37 لاکھ روپے، یہ صفحہ نمبر 48 پر ایک کروڑ 84 لاکھ 94 ہزار اور ایک کروڑ 21 لاکھ کی یہ دو سکیمیں ہیں fund for division 1 and 2 DG Khan PHE Circle, DG Khan.، یہ صفحہ نمبر 68 ہے اس پر بھی دو سکیمیں ہیں ڈی جی خان سے مظفر گڑھ تعمیر سڑک ایک کروڑ 2 لاکھ 18 ہزار 106 روپے اور ڈی جی خان سے مظفر گڑھ روڈ تعمیر 25 لاکھ 35 ہزار 720 روپے، یہ صفحہ نمبر 76 ہے تعمیر سڑک نِکا تالپور روڈ سے چوٹی بالا ڈی جی خان 46 لاکھ 41 ہزار 546 آگے، یہ صفحہ نمبر 78 تعمیر سڑک شادہ لونڈ سے زندہ پیر ڈی جی خان 27 لاکھ 67 ہزار 577 روپے، تعمیر سڑک چوکی بیت سوائی سے جھوک سردار نواز خان ،ڈی جی خان 92 لاکھ 55 ہزار 55 روپے، تعمیر سڑک پولیس چوکی مرہٹہ سے بستی حسین نامردی، یہ نامردی پہلی دفعہ سنا ہے پہلے تو مردی ہی ہوتے تھے 61 لاکھ 58 ہزار 278 صفحہ نمبر 95 چوٹی سے جام پور میٹل روڈ 32 لاکھ 43 ہزار 467۔

جناب سپیکر! صفحہ نمبر 102 تعمیر سڑک بستی وجان سے بستی گنگی والی بستی ڈیرہ غازی خان 4 لاکھ 67 ہزار 665 روپے، صفحہ نمبر 101 پر ہے کہ تعمیر سڑک پُل 23 سے کوئی سہراب ڈیرہ غازی خان 27 لاکھ 93 ہزار 57 روپے، یہ اینج اے جیویں باٹا ریٹ ہووے نال اینہاں 99 پیسا وی لکھیا ہویا اے۔

جناب سپیکر! صفحہ نمبر 103 تعمیر سڑک نٹکنی سے ٹبی قیصرانی ڈیرہ غازی خان 17 لاکھ 68 ہزار 273 روپے، تعمیر سڑک بستی خدا بخش سے ثمینہ چوک ڈیرہ غازی خان 23 لاکھ 22 ہزار 988 روپے، تعمیر سڑک واہی بستی ڈولہ سے بستی بیلہ، ڈیرہ غازی خان 4 کروڑ 79 لاکھ 41 ہزار 45 روپے، پُل کی تعمیر جام پور ڈیری غازی خان، صفحہ نمبر 125 ہے کہ تعمیر سڑک این 55 سے بستی بُزدار ڈیرہ غازی خان 3 کروڑ 22 لاکھ 61 ہزار 921 روپے، تعمیر سڑک ہیڈ 22 سے انڈس ہائی وے ڈیرہ غازی خان 2 کروڑ 96 لاکھ 53 ہزار 386 روپے، تعمیر سڑک این 55 کٹھ گڑھ سے خد بُزدار ڈیرہ غازی خان ایک کروڑ 34 لاکھ 95 ہزار 544 روپے، تونسہ سٹی تعمیر سڑک تونسہ سے بستی بُزدار ڈیرہ غازی خان 3 لاکھ 79 ہزار 882 روپے، صفحہ نمبر 126 تعمیر و مرمت سڑک انڈس ہائی وے بھائی موڑ سے سوکار تو بگلانی ڈیرہ غازی خان 4 لاکھ 50 ہزار 168 روپے، تعمیر سڑک سستی بستی ڈیرہ غازی خان 96 لاکھ 98 ہزار 699 روپے، ایہہ سستی بستی دے وچ وی 96 لاکھ روپے دی سڑک بن رہی اے، صفحہ نمبر 131 ڈیرہ غازی خان کی خوبصورتی 82 لاکھ 18 ہزار 88 روپے۔

جناب سپیکر! صفحہ نمبر 158 میں دیکھیں تو Grant in aid to DG Khan Hill,Torrents چار لاکھ 26 ہزار روپے، صفحہ نمبر 241 گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ڈیرہ غازی خان ایک ہزار روپے، صفحہ نمبر 300 میونسپل کارپوریشن ڈیرہ غازی خان 3 کروڑ 50 لاکھ روپے، صفحہ نمبر 305 میونسپل کارپوریشن ڈیرہ غازی خان 5 کروڑ 25 لاکھ 88 ہزار روپے، صفحہ نمبر 325 سکولز کی تعمیر نو 23 کروڑ 90 لاکھ 9 ہزار روپے ڈیرہ غازی خان، صفحہ نمبر 371 سٹریٹ لائٹس ڈیرہ غازی خان اوتھے بجلی ہے کوئی نئیں تے سٹریٹ لائٹس لگ رہیاں نیں 30 لاکھ 64 ہزار روپے، صفحہ نمبر 376 بستی بُزدار گلیاں اور سڑک کی مرمت 31 لاکھ 25 ہزار روپے، مینگروتھا ڈیرہ غازی خان مرمت سڑکیں 81 لاکھ 68 روپے، ڈیرہ غازی خان مرمت سڑک 5 لاکھ روپے، سُوکر ڈیرہ غازی خان مرمت سڑک وگلیاں 80 لاکھ 56 ہزار روپے، بور ڈیرہ غازی خان مرمت سڑکیں 49 لاکھ 57 ہزار روپے، مکو آل کلاں یو سی ڈیرہ غازی خان مرمت سڑک وگلیاں 54 لاکھ 95 ہزار روپے، یو سی بنڈی ڈیرہ غازی خان مرمت سڑک وگلیاں، صفحہ نمبر 377 تعمیر مرمت سڑکیں یو سی ناری جنوبی ڈیرہ غازی خان 62 لاکھ 50 ہزار روپے، یو سی دونہ تعمیر مرمت سڑکیں 31 لاکھ 25 روپے، تعمیر مرمت سڑکیں وگلیاں ڈیرہ غازی خان 60 لاکھ 35 ہزار روپے،

تعمیر سڑک یوسی مبارکی ڈیرہ غازی خان79لاکھ 91ہزار روپے، تعمیر مرمت سڑکیں وگلیاں یوسی فضلہ کیچ ڈیرہ غازی خان69لاکھ 14ہزار روپے، تعمیر مرمت سڑکیں وگلیاں تمن بُزدار 51لاکھ 91ہزار روپے، تعمیر مرمت سڑکیں وگلیاں یوسی بھرتھی ڈیرہ غازی خان ایک کروڑ 29لاکھ 93ہزار روپے، صفحہ نمبر378تعمیر مرمت سڑکیں وگلیاں یوسی بھرتھی ڈیرہ غازی خان95لاکھ روپے، تعمیر سڑک بستی اعجاز آباد ڈیرہ غازی خان 35لاکھ روپے، تعمیر مرمت سڑکیں ڈیرہ غازی خان 59لاکھ 89ہزار روپے، تعمیر سڑکیں ڈیرہ غازی خان 39لاکھ 91ہزار روپے، تعمیر و مرمت سڑکیں کوٹ مبارک چابڑی والا ڈیرہ غازی خان 59لاکھ 14ہزار روپے، گلیاں سڑک مرمت 6لاکھ 25ہزارروپے، صفحہ نمبر379کوٹ چھٹہ تعمیر و مرمت سڑک وگلیاں ڈیرہ غازی خان 39لاکھ 93ہزار روپے اور چار دیواری قبرستان یوسی بھرتھی ڈیرہ غازی خان ایک کروڑ 19لاکھ 19ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! قبرستان نوں وی ایک کروڑ19لاکھ روپے دی چار دیواری دے دتی اے۔ جیوندیاں کول چھت کوئی نئیں تے مردیاں نوں قید کر رہے نیں کہ کتھے مردے وِچارے نس نہ جاون، صفحہ نمبر380نئے آفیسر کلب کا قیام ڈیرہ غازی خان3کروڑ17لاکھ40ہزار روپے، لوکی کورونا نال مر رہے نیں تے اوتھے افسراں لئے اک ہور جم خانہ بن ریا اے۔ خدا دا ناں لوؤ اپنی priorities ویکھو، صفحہ نمبر445تے آخری صفحہ اے کہ ایک کروڑ50لاکھ روپے بند دی تعمیر واسطے رکھیا گیا اے اوہ وی ڈیرہ غازی خان دے وچ، تے کی ایہہ اینا وڈا ضمنی بجٹ ڈیرہ غازی خان لئی ہی بنایا گیا سی؟ مینوں ڈیرہ غازی خان دی تعمیر نال کوئی فرق نئیں پیندا۔ مینوں ڈیرہ غازی خان کولوں کوئی تکلیف نئیں اوہ وی میرے پنجاب دا حصہ اے۔ اللہ کرے اوہ ایس نالوں وی سوہنا بنے لیکن مینوں تکلیف ہوئی اے کہ جناب محمد بشارت راجہ نوں ایس حد تک نظر انداز کیتا گیا کی اوہ وزیر قانون نئیں؟ کیا اوہ روز کھلو کے پارٹی نوں defend نئیں کردا؟ نہ ساڈے سابق سپیکر رانا اقبال نوں فنڈ دیون لیکن کُج نہ کُج تے جناب محمد بشارت راجہ تے جناب عبدالعلیم خان دا right بن دا سی۔ جناب عبدالعلیم خان نے کنا پیسا لایا اے تہاڈے کچن چلائے نیں اوہ کڈی تے جناب عبدالعلیم خان وی ناں آجاندا لیکن نئیں آیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ایہہ جیہڑی میری بہن بُہتا بول رئی اے ناں اینوں وی دوانی نئیں لبھی تے ایہہ سکھاہی بولی جاندی اے تے اینوں لبھناوی کُجھ نئیں۔ کنے دناں توں debate شروع اے ایندا اک دن کسی debate وچ ناں وی نئیں پایا ایہہ کنی زیادتی اے؟ ساڈی بہن محترمہ عظمٰی کاردار دا ترجمان دا نوٹیفکیشن وی cancel کردتا تے فر debate وچ ناں وی نئیں پایا۔ اگر پنجاب نوں اور ساڈیاں حلقیاں نوں ایئج ہی انداز وچ نظر انداز کیتا جانا اے تے فر جیہڑا ریونیو دے ناں تے، جیہڑا آبیانے دے ناں، جیہڑا زرعی ٹیکس دے ناں تے، جیہڑا انکم ٹیکس دے ناں تے ساڈے کولوں ریونیو collect کیتا جاندا اے بھتہ، جیہڑا ساڈے کولوں جزیہ لیا جاندا اے، جیہڑا ساڈے کولوں اک فاتح تے طور تے جارح وصول کیتا جاندا اے اوہ تے روک دتا جاوے۔ کیا اینہاں نوں شرم نئیں آندی کہ پنجاب دے tax payer دا پیسا تُسی ڈیرہ غازی خان دیاں بستیاں اور اللیاں تللیاں تے لارئے او۔ تسی ڈیرہ غازی خان دے وچ اونہاں پیساں دے نال افسراں واسطے اک اور عیاشی دا اڈا کھول رئے او کیوں کیا میری قوم میری عوام نوں اج کسی ہور چیز دی ضرورت نئیں اے؟ غریب دی دوائی 500 فیصد مہنگی کردے او۔ تے اونہاں پیسیاں دے نال تسی اوتھے افسراں لئی، بنگلے، رہائشاں تے کلب تعمیر کردے او۔ میں ایس چیز دی بھرپور مذمت کردا آں اور میں ایس بجٹ نوں ظالمانہ، آمرانہ، فاتح اور اک جارح دا بجٹ سمجھ کے اینوں مسترد کرناں۔

جناب سپیکر! سانوں کوئی حق نئیں کہ اسیں پنجاب دے ایناں ایواناں دے وچ بہہ کے، پنجاب دے ایناں عوامی ایواناں دے وچ بہہ کے تے بابوؤں دے حقوق نوں defend کر رہ ہوئیے۔ ایہہ سمجھدے نیں کہ اسیں بدھو آں۔ ایس بجٹ نوں ایہہ "ہاں" اور "ناں" دے زور تے پاس کران گے۔ ایہہ نئیں ہووے گا۔

جناب سپیکر! میں توقع کرناں آں کہ جناب ایندے اُتے نظر ثانی فرماندیاں ہویاں ایس معاملے نوں کمیٹی دے سپرد کرن گے اور ایناں نوں قرار واقع سزا دتی جائے گی۔ جدوں حکومتاں چلیاں جاندیاں نیں تے ایہو جیاں embezzlements ساڈے وزیراں دے کھاتے وچ پا دتیاں جاندیاں نیں، بعد وچ ایہہ کہیا جاندا اے کہ ایہہ وزیر کر گیا اے حالانکہ ایہہ سب کچھ بابو کردے نیں۔ ایندا ذمہ دار پنجاب دا بابو اے، پنجاب دی بیوروکریسی اے اور اوناں دا کردار قابل مذمت اے۔ جدوں کوئی وی ایم پی اے کسے بابو کول جاندا اے تے بابو دی پوری کوشش ہوندی اے کہ

میں اینوں ناں کیویں کراں۔ساڈے وزیر ایناں نوں آرڈر نئیں دے سکدے۔ساڈے وزیر ایناں نوںrequest کر رہ ہوندے نیں کہplease ایہہmatter ویکھ لیناں مینوں بڑی مجبوری اے۔

جناب سپیکر!اسیں اتنے بے بس نئیں آں۔ساڈے کول اک عوام دی آواز اے۔ عوام دا دتا ہویا اکmandate اے۔اسیں اینوں نال لے کے چلاں گے اور اپنے حقوق دے تحفظ لئی پوری کوشش کراں گے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی!آپ نے ایکmatter identify کیا ہے تو اس کو ہم سپیشل کمیٹی نمبر6 میںrefer کرتے ہیں۔کمیٹی اس کی رپورٹ دو مہینے میں پیش کرے گی۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،رانا محمد اقبال خان!آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟رانا محمد اقبال خان کو مائیک دے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!افسوس کی بات ہے کہ آج کراچی میں پاکستان کے ایک بہت بڑے ادارے پر دہشت گردوں نے حملہ کیا ہے۔اس حملے کے نتیجے میں ہمارے بہت ہی قابل احترام چار لوگ جو اس جگہ پر موجود تھے شہید ہوگئے ہیں۔اللہ تعالٰی ان کے درجات بلند فرمائے۔جنہوں نے یہ دہشت گردی کی کارروائی کی ہے ہمارے جوانوں نے اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے ان کو ان کے انجام تک پہنچادیا ہے۔ہم سب شہداء کے لئے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالٰی ان کے درجات بلند فرمائے اور جنہوں نے ان دہشت گردوں کا قلع قمع کیا ان کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!گزارش ہے کہ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا گیا ہے۔جس طرح سے حکومت نے تیل کی قیمتیں بڑھائی ہیں وہ انتہائی قابل افسوس ہے اور ہم سب اس پر احتجاج کرتے ہیں۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!میں صرف ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی سید حسن مرتضیٰ نے جذباتی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران پٹرول وڈیزل کی قیمتوں
میں اضافہ کے خلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہوگئے اور نعرے بازی شروع کر دی)
(اس مرحلہ پر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اپنے موبائل سے ویڈیو بناتی رہیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسا نہ کریں۔.Order please. Order in the House مہربانی کر کے اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور وزیر قانون کی بات سنیں۔ دیکھیں، پیچھے ایک محترمہ ویڈیو بنا رہی ہیں ان کو منع کریں۔ اسمبلی میں، ایوان میں ویڈیو بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ رانا محمد اقبال خان! آپ کی ایک معزز ممبر ویڈیو بنا رہی ہیں ان کو منع کریں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح اس ایوان کے قواعد وضوابط کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں، میں اس پر شدید protest کرتا ہوں اور آپ سے التماس کرتا ہوں کہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران "پٹرول بم واپس کرو"
کے پوسٹر اور بینرز اُٹھا کر احتجاج کرتے رہے اور نعرے بازی کرتے رہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!میں سید حسن مرتضیٰ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی سید حسن مرتضیٰ نے ایک انکوائری کمیٹی کے حوالے سے بات کی تھی۔ میں آپ سے پورے حکومتی بنچز کی طرف سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس بات کی بھی انکوائری کرائی جائے کہ ایوان میں یہ بینرز اور پوسٹرز کس طرح لائے گئے؟ جن لوگوں نے اس بات کی اجازت دی ہے ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس بات پر بھی احتجاج کرتا ہوں کہ جس طرح اس ہاؤس میں ایک محترمہ آپ کے سامنے اپنے موبائل سے ویڈیو بنا رہی ہیں۔ اس کے موبائل کیمرے کو آپ اپنے قبضے میں لیں اور اس ساری ویڈیو کو delete کیا جائے اگر آپ نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سی خاتون ممبر ویڈیو بنا رہی تھی؟ ان سے موبائل لیں اور اس ویڈیو کو delete کریں۔ یہ بینرز اور پوسٹر ایوان میں لانے کی اجازت نہیں ہے تو کیا اس معاملے کو بھی کمیٹی کو refer کر دیں؟ جناب محمد بشارت راجہ! یہ جو معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے بینرز اور پوسٹرز لہرائے جا رہے ہیں اور ویڈیو بنائی جا رہی ہے اس معاملے کو بھی کمیٹی کو refer کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں جو محترمہ ویڈیو بنا رہی تھیں وہ تو آپ کے سامنے بنا رہی تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! وہ شاید موجود نہیں ہیں۔ محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور!۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جناب نصیر احمد!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں تو موجود ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! آپ موجود ہیں تو پھر ضمنی بجٹ پر بات کریں۔ میں نے آپ کا نام پکارا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں اس ضمنی بجٹ پر بات کرنے سے پہلے گزارش کروں گا کہ قومی اسمبلی اور پھر سینیٹ آف پاکستان نے ایک قرارداد پاس کی ہے کہ آقائے نامدار، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ درس کتب میں، دیگر سرکاری اور غیر سرکاری کارروائی میں آپ ﷺ کے نام کے ساتھ خاتم النبیین کا لفظ جو آپ ﷺ کی خصوصی شان ہے لکھا جائے۔ میں اس پر قومی اسمبلی اور سینیٹ کے تمام معزز ممبران کو مبارکباد پیش کرتا۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ مجھے بھی اجازت دی جائے کہ میں بھی صوبائی اسمبلی پنجاب میں اس قسم کی ایک قرارداد پیش کر سکوں کہ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام نامی کے ساتھ خاتم النبیین اور اردو میں آخری نبی کے الفاظ لکھے جائیں۔ میں اس کا مطالبہ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! پہلے سالانہ بجٹ پیش ہوا اور اب ضمنی بجٹ آ گیا ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ بات کہاں سے شروع کی جائے اور کہاں پر ختم کی جائے؟ یہ کہتے ہیں کہ سڑکیں بنانے سے قومیں نہیں بنا کرتیں۔

جناب سپیکر! میں سوال کرتا ہوں کہ کیا گوادر بندرگاہ کو بند کرنے سے، پاک چائنا کوریڈور کو بند کرنے سے، اسرائیل کو تسلیم کرنے سے، اپنی قوم کو آئی ایم ایف کے حوالے سے کرنے سے اور قادیانیوں کے لئے چور دروازے سے سہولتیں تلاش کرنے سے قومیں بنتی ہیں؟

جناب سپیکر! میں نے پانچ باتیں کی ہیں۔ پی ٹی آئی کی قیادت انکار کر دے کہ کیا عملی طور پر پاکستان میں ایسا نہیں ہو رہا؟

جناب سپیکر! میں پچھلے دنوں امن و امان پر بات کرنا چاہتا تھا کہ پولیس کے لئے بہت بڑا فنڈ رکھا گیا لیکن پولیس کی کارکردگی کیا ہے؟ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے سال سانحہ ساہیوال ہوا اور بڑے بڑے وزیروں نے طمطراک دعوے کئے ہیں ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے اور ملزمان کو تختہ دار پر لٹکا کر رکھ دیں گے۔ یہاں پنجاب اسمبلی میں ایک صاحب آئے تھے انہوں نے ہمیں بھی ایک خوفناک کہانی سنائی تھی لیکن سال گزر گیا اور سارے کے سارے ملزمان بری ہو گئے تو کیا یہی امن و امان ہے اور کیا اسی کے لئے اس پولیس کو پیسے دیئے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! عدالت کا حکم ہوا کہ لوگوں کی رہائش گاہوں سے رکاوٹیں ہٹا دی جائیں۔ میاں محمد شہباز شریف کے گھر سے رکاوٹیں ہٹا دی گئیں۔ H-180 ماڈل ٹاؤن سے رکاوٹیں ہٹا دی گئیں لیکن چناب نگر بھی پاکستان کا حصہ ہے اور میں آپ سے گزارش کروں گا کہ وزیر قانون!۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ عظمیٰ کاردار
کی طرف سے جناب محمد الیاس کی تقریر کے دوران مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھ جائیں۔جی، جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں جب بھی قادیانیوں کے بارے میں بات کرتا ہوں تو کچھ معزز ممبران کو تکلیف ہونے لگ جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ عدالت نے حکم دیا تو سوائے چناب نگر کے سب رکاوٹیں ہٹادی گئیں۔ میں نے بارہا متعلقہ DPO/DCO سے ملا اور میں نے اُنہیں videos دکھائیں کہ وہاں کیسی کیسی خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ وہاں سے کوئی رکاوٹ نہیں ہٹائی گئی بلکہ وہاں پر اگر کوئی مسلمان اپنا گھر بنالیتا ہے تو اُس کا جینا حرام کر دیتے ہیں۔ 40/50 قادیانی حملہ آور ہوئے وہ اپنی کار، موٹر سائیکل اور موبائل فون چھوڑ گئے جو اُنہیں واپس کر دیئے گئے لیکن اُن کے خلاف کوئی ایف آئی آر نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! میرے بھائی سید حسن مرتضٰی نے چنیوٹ کی ترجمانی کرنے کا حق ادا کیا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اسی پی ٹی آئی کی حکومت نے 20-2019 کے بجٹ میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے لئے 10 کروڑ روپے رکھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔ سیدہ زاہرہ نقوی!

سیدہ زاہرہ نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ o

جناب سپیکر! تمام معزز ممبران اسمبلی خصوصاً کورونا سے صحت یاب ہونے والے تمام معزز ممبران کو اس کامیاب اجلاس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ پچھلے اجلاس کے دوران الحمدللہ متفقہ طور پر خاتم النبیین ﷺ سرکار دوعالم کی عظمت کے متعلق بل پیش کیا گیا۔ اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی تعظیم و تکریم کے حوالے سے قراردادیں پیش کی گئیں۔

جناب سپیکر! خصوصاً خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہ بنت رسول خدا مادر حسنین علیہم السلام کے بارے میں جو قرارداد پیش کی گئی وہ ملکی سطح پر توجہ کا مرکز بن گئی اور اس طرح کی قراردادیں باقی اسمبلیوں میں بھی پیش کی گئیں جو تمام عاشقانِ رسول ﷺ کی قلبی تسکین

کا باعث بنی لیکن کچھ شر پسند عناصر اس محبت اور اتحاد کی فضا کو خراب کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ سوشل میڈیا پر نفرت انگیز بیانات دیکھ کر اس امن کی فضا کو خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اشرف جلالی جیسے افراد دُختر رسالت مآب ﷺ کی توہین کرتے ہیں اور وہ تمام اُمتِ مسلمہ کو رنج والم میں مبتلا کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گی کہ بنتِ رسولِ خدا کی تعظیم و تکریم کے لئے فوری ایکشن لیا جائے اور اس طرح کے نازیبا الفاظ استعمال کرنے والے کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ تمام تر مشکلات کے باوجود کئی دہائیوں پر مشتمل کرپشن، بے ضابطگیوں اور قرضوں کے بوجھ تلے حاصل کردہ حکومت کو چلانے کے لئے جس احسن انداز میں ہمارے وزیر خزانہ نے انتھک محنت کر کے اس بجٹ کو پیش کیا ہے اور حزب اختلاف کو اس بجٹ پر مکمل طور پر بحث کرنے کی آزادی دی گئی اور تمام معزز ممبران نے کُھل کر اپنے بیانات کا اظہار کیا اور ہم سب نے بڑی کشادہ دلی سے ان کی تقاریر کو سُنا اور تمام چیزوں پر مکمل طور پر بحث کی گئی۔

جناب سپیکر! میں توجہ دلانا چاہوں گی کہ اس منظور شدہ بجٹ پر عملدرآمد کے لئے ہمیں بہت ساری مشکلات پیش آنی ہیں کیونکہ اس وطن کی مٹی میں میرے دلیر اور غیرت مند شہداء کا لہو شامل ہے لہٰذا اس بجٹ پر عملدرآمد کے لئے بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں پروردگار عالم کے حضور دعاگو ہوں کہ اس وبا سے ہمیں جلد از جلد نجات عطا فرمائے اور ہم مل جل کر مستحکم، مضبوط اور پائیدار پاکستان میں جی سکیں۔ آمین!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور!

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بولنے کا موقع دیا۔ آج کل اس ملک کے حالات ایسے ہیں کہ:

لنگڑے کھیڈن کبڈیاں
تے انھے چلاون تیر
گنجے کرن کنگھیاں

تے تھتھے سُناون ہیر
منگتے کرن حکومتاں
تے ٹھگ بنے وزیر

جناب سپیکر! پنجاب کا بجٹ دیکھ کر ایک بات کہنے کو دل چاہ رہا ہے کہ کوئی انہیں بتائے کہ منہ چلانے اور ملک چلانے میں بہت فرق ہوتا ہے۔اس بجٹ کی کون سی کل سیدھی ہے:

حیراں ہوں دل کو رَوں کہ پیٹوں جگر کو میں

جناب سپیکر! پنجاب کی ایک بہت بڑی آبادی کی تعداد کا انحصار زراعت پر ہے، پنجاب اکیلا جو دوسرے صوبوں کی خوراک کی ضروریات پورا کرتا تھا آج ماشاء اللہ اس حکومت نے زراعت کو اس نہج پر پہنچا دیا ہے کہ بالائی پنجاب میں گندم کی کٹائی ابھی جاری تھی کہ وفاقی حکومت نے پرائیویٹ سیکٹر کو گندم درآمد کرنے کا کہہ دیا۔ آج ضرورت تھی زرعی پالیسی کو جنگی بنیادوں پر استوار کرنے کی مگر منہ چلانے اور ملک چلانے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ آج ضرورت ہے کچھ سیاسی مسخروں سے نجات حاصل کر کے کام کرنے والے لوگوں کو آگے لانے کی۔

جناب سپیکر! ابھی تین سال پہلے کی بات ہے ایسا لگتا ہے کہ صدیوں پہلے کا زمانہ تھا کیا دور تھا جب وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی حکومت میں پنجاب کی یونیورسٹیوں میں دھڑا دھڑ scholarships تقسیم ہو رہے تھے، بچے بچے کو laptops مل رہے تھے، نئے سکول بن رہے تھے، پرانے سکولوں اور ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا تھا، نئے ہسپتال اور ڈسپنسریاں بن رہی تھیں، نئی سڑکیں، نئے پُل، state of the art transport، عوام کو تمام سہولیات میسر تھیں، ترقی کی شرح بڑھ رہی تھی، ہر مہینے کسی میگا پراجیکٹ کا اضافہ ہو رہا تھا، کاروبار اُڑان بھر رہے تھے، معیشت پر نظر رکھنے والے عالمی جریدے مثبت خبریں شائع کر رہے تھے اور پھر تبدیلی آگئی جناب!

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Reading is not allowed آپ صرف پوائنٹس دیکھ سکتی ہیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں ویسے بھی بول لوں گی لیکن بعد میں tutor لینے سے اچھا ہے کہ میں points کو دیکھ کر پڑھوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ reading کر رہی ہیں. and reading is not allowed

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! ہمارے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کو بہت شوق ہے وہ ہر بندے کو بتاتے ہیں کہ میں پنجاب کا وزیر اعلیٰ لگ گیا ہوں تو انہوں نے میاں محمد شہباز شریف کی کاپی کرنی ہے تو پوری کاپی کریں۔ وہ کورونا جیسی وبا میں مورچے میں بند ہیں۔ یہ لوگ میاں محمد شہباز شریف کی طرح کسی صورت بھی کام نہیں کر سکتے۔ اس وقت عوام کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے۔ جناب عمران خان نے صرف ایک بات صحیح کی تھی کہ میں رُلاؤں گا اور وہ رُلا رہے ہیں۔ آج میں اپنی تقریر کا خاتمہ اُس شعر سے کروں گی جو شعر آج ہر بچے کی زبان پر ہے:

کُرسی ہے تمہاری یہ جنازہ تو نہیں ہے
کچھ کر نہیں سکتے تو اُتر کیوں نہیں جاتے

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے ضمنی بجٹ برائے سال 20-2019 پر بات کرنے کا موقع دینے پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں اپنی تقریر کا آغاز اللہ کے بابرکت نام سے کرتی ہوں جو دلوں کے بھید خوب جانتا ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ان کی ٹیم کو پنجاب کا کامیاب بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے جن مشکل حالات کے باوجود ایک متوازن اور عوام دوست بجٹ پیش کیا وہ قابل تحسین ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف بے بس، لاچار اور بے کس اپوزیشن کی بے جا تنقید پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔ جب تک قوم ہر لمحہ احتساب کے عمل سے نہیں گزرتی اُس وقت تک اقوامِ عالم میں صفِ اول کے مقام کا حصول ممکن نہیں ہے اس لئے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کا یہ اصولی مؤقف ہے کہ کرپشن پاکستان کے ساتھ ساتھ نہیں چل سکتی اور وہی نظریہ لے کر میں آج وزیر اعظم جناب عمران خان کے ساتھ کھڑی ہوں۔ جو اس نظریے پر قائم

رہے گا وہی مستقبل میں بھی آپ کو وزیر اعظم جناب عمران خان کے ساتھ نظر آئے گا۔ یہ نام نہاد اپوزیشن وزیر اعظم جناب عمران خان پر جتنی بھی تنقید کر لے اور جو مرضی پر اپیگنڈے کر لے لیکن وزیر اعظم جناب عمران خان ان کے پر اپیگنڈوں سے نہیں ڈرتے۔

جناب سپیکر! میں اپنے شہر کوٹ مومن کی بات کرنا چاہتی ہوں۔ ان کی حکومت میں میرے شہر کی گلیاں تالاب کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ نواز شریف نے وہاں سے الیکشن لڑا، جلسے کئے اور وعدہ کیا کہ میں اسے پیرس بناؤں گا لیکن وہ پیرس بن گیا ہے کیونکہ گلیوں میں پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے کشتیاں چل سکتی ہیں۔ وہاں کے زیادہ تر لوگ ہیپاٹائٹس سی کے مریض ہیں۔

ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! یہ دیکھ کر تقریر کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ reading نہیں کر سکتیں۔ آپ صرف points لیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! یہ ہماری حکومت پر اتنا زیادہ اعتراض کرتے ہیں لیکن جب انہوں نے کہا تھا کہ ہم پورے پنجاب کو پیرس بنائیں گے تو مجھے آج جواب دیں کہ کیا انہوں نے جنوبی پنجاب اور میرے سرگودھا کو بھی پیرس بنا دیا ہے؟

جناب سپیکر! سرگودھا کے حوالے سے میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ میں RHC اور BHU میں گئی تو وہاں کمروں میں جانور بندھے ہوئے تھے جو میں نے خود نکلوائے ہیں اور وہاں پر ڈاکٹرز اور عملہ کو تعینات کروایا ہے۔ سالم کے RHC میں مالی لگایا گیا لیکن وہ سرگودھا کے کمشنر آفس میں تین سال سے کام کر رہا تھا۔

جناب سپیکر! مجھے پتا چلا کہ سفارشی آدمی کو easy رکھنے کے لئے سرگودھا چھوڑا گیا ہے۔ سرگودھا میں اِن کی 25 سال سے حکومت رہی ہے لیکن انہوں نے وہاں پر کیا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ wind up کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! اگر آپ وہاں آئیں تو میں آپ کو دکھاؤں کہ موٹروے سے سرگودھا کی طرف جانے والے جتنے بھی link road ہیں اُن میں سے ایک بھی link road ایسا نہیں ہے جس پر گاڑیاں چل سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ جلدی wind up کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے پنجاب میں کون سی ترقی کی ہے؟ اللہ کا شکر ہے کہ ان دو سالوں میں بہت سے پراجیکٹس چل پڑے ہیں۔ آج کوٹ مومن وہ ہے جہاں پر گرڈ سٹیشن بھی بن رہا ہے، ٹراما سنٹر بھی بن رہا ہے، سڑکیں اور گلیاں بھی ٹھیک ہو رہی ہیں۔ ہماری حکومت change لا کر رہے گی اور ہم انشاء اللہ وزیر اعظم کی قیادت میں یہ change لائیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ کی تقریر شروع کرنے سے پہلے میں ایک رولنگ دے رہا ہوں۔ یہاں پر ویڈیو بنائی گئی ہے بلکہ پچھلے دنوں بھی ویڈیو بنائی گئی تھی اور پرائیویٹ چینلز کو provide کی گئی تھی۔ سیکرٹریٹ کی طرف سے جو آفیشل ویڈیوز جاری ہوں گی وہی release ہوں گی جبکہ باقی ویڈیوز release نہیں کی جائیں گی کیونکہ اس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک اہم بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! ان کو ایک منٹ دے دوں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں جلیل احمد!

میاں جلیل احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ وعلیٰ الک واصحٰبک یا حبیب اللہ۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ وطن عزیز پاکستان جو اسلام کے نام پر بنا اور اس کا نعرہ ہی یہ تھا کہ "پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔ اس میں آئے روز کوئی نہ کوئی شر پسند اور مرتد کوئی ایسی شرارت کرتا ہے جو افراتفری کا باعث بنتی ہے۔ کوئی بھی مسلمان آقائے دو

جہاں نبی کریم ﷺ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ گزارش یہ ہے کہ اس کے لئے گورنمنٹ باقاعدہ ایک ادارہ بنائے جو تمام معاملات کو inspect کرے اور جو بھی گستاخی کا مرتکب ہو یا کتابوں میں ترامیم کرے، اس کے اصل کردار کو پکڑ کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ابھی چند روز پہلے ایک گستاخ جس کا نام حامد سلطان ہے اس نے ضلع خوشاب کے اندر سرکارِ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی شان میں نہایت واہیات گالیاں بکی ہیں چونکہ سرکار ابو بکر صدیقؓ کی صحابیت قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہے اور قرآن مجید کے کسی بھی فرمان کا جو منکر ہے وہ کافر ہے۔

جناب سپیکر! اس بناء پر میں کھلے دل کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ مرتد اور کافر حامد سلطان نے سرکارِ ابو بکر صدیقؓ کی شان میں جو گستاخیاں بکی ہیں اس پر اس کو کیفر کردار تک فوراً پہنچانا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ شانِ صحابہ، شانِ اہل بیت اور امہات المؤمنین کے معاملے میں کوئی نہ کوئی شرارت اور بدتمیزی کی بات سامنے آتی ہے لہٰذا اس کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کرنے کے لئے حکومت کو عملی اقدامات کرنے پڑیں گے بلکہ حکومت کو واضح طور پر کوئی لائحہ عمل ترتیب دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! ہمارے اتفاق رائے سے آج ماشاء اللہ جناب محمد معاویہ نے یہ توجہ دلائی ہے جس سے حکومت اور اپوزیشن کی طرف سے کافی ممبران اس پر متفق ہیں اور ہم نے وزیر قانون کو وہ قرارداد پیش کر دی ہے۔

جناب سپیکر! ہماری یہ گزارش ہے کہ پٹرول، گھروں کے معاملات اور سڑکوں کی باتیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں لیکن ناموس رسالت، ناموس اہل بیت اور ناموس صحابہ کا معاملہ ہمارے لئے سب سے عظیم ہے۔ چونکہ پاکستان کا مطلب "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے لہٰذا ہر طرح کے قوانین bypass کرکے اس قرارداد کو آج ہی ہاؤس میں لے آئیں اور اسے پاس کرکے مرتد اور کافر حامد سلطان اور جن تین سو یا چار سو لوگوں نے حامد سلطان کی بکواس کے آگے واہ واہ کے نعرے لگائے ہیں اُن سب کو گرفتار کیا جائے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔جی،رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے ابھی رولنگ دی ہے لیکن میں صرف دو چیزیں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔وزیر قانون نے کہا کہ ہاؤس کے اندر جو material لے کر آئے گا اُس کے خلاف کارروائی کی جائے گی لیکن کس قانون کے تحت کی جائے گی اور اسمبلی کے رولز آف بزنس کہاں پر یہ allow کرتے ہیں؟ اسمبلی سیکرٹریٹ جس نے آپ کو brief کرنا ہے اُن کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ سے خلافِ قانون اور خلافِ قاعدہ کام نہ کروائیں کیونکہ یہ precedents آئندہ آنے والوں کے لئے اسمبلی کے ریکارڈ کا حصہ بنتی ہیں۔جمہوریت کا مطلب کیا ہے؟ جب ہم ووٹ لے کر اس ہاؤس میں آتے ہیں تو آزادی اظہار رائے کی بات کرتے ہیں اور آزادی اظہار رائے کے اندر جو different means ہیں،اس کے اندر احتجاج کرنا اپوزیشن کا حق ہے اور play card اٹھانا اپوزیشن کا حق ہے۔اسی کے ساتھ ساتھ آپ نے جو رولنگ دی،اگر آپ اس رولنگ لینے سے پہلے جو طریق کار ہے،اگر حکومت کی طرف سے کوئی بات آئی تھی تو آپ اپوزیشن سے بھی پوچھ لیتے تو یہ ruling against rules ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بتا دیں کہاں پر لکھا ہے کہ کوئی ممبر یہاں پر اسمبلی اجلاس کی ویڈیو نہیں بنا سکتا یا تو ہوتا کہ اپوزیشن اور حکومت مل کر طے کرتے کہ یہ in camera proceedings ہیں اور ان in camera proceedings کو ہم نے باہر نہیں جانے دینا۔جب فیہاں proceeding کیمرے لگے ہوئے ہیں تو کہاں پر لکھا ہے کہ ممبر ویڈیو نہیں بنا سکتا؟ چونکہ ہم آپ کی بہت عزت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ نے انشاءاللہ آگے بھی grow کرنا ہے۔

جناب سپیکر! حکومت پریشر ڈالتی ہوتی ہے، اپوزیشن پریشر ڈالتی ہوتی ہے، آپ custodian of the House ہیں، آپ اس ہاؤس کے قانون اور قاعدے کے پابند ہیں، آپ نے اس independence کو یقینی بنانا ہے اور احتجاج ہمارا حق ہے۔

جناب سپیکر! میں آج بتا رہا ہوں کہ کل کسی نے اگر ہمیں اِدھر روکنے کی کوشش کی تو ہم اس سے بُرا سلوک کریں گے کیونکہ یہ ہمارا right ہے۔اپوزیشن کا right ہے احتجاج کرنا اور احتجاج کے طریقے ہم بتائیں گے حکومت نہیں بتائے گی کہ ہم نے احتجاج کس طرح کرنا ہے۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سال کے بجٹ کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو ہندسوں کے اور الفاظ کے اس گورکھ دھندے میں اس موجودہ حکومت کا جو manifesto ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! ایک دفعہ پھر آپ کو interrupt کر رہا ہوں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! "بس وی کردیو کیونکہ ستویں دفعہ ہو گیا اے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (قہقہہ) جناب نصیر احمد! ایک منٹ

223(k) Rules to be observed by Members while present in Assembly, shall not use a mobile telephone. No more interruptions

جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس گورکھ دھندے کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو اس حکومت کا جو manifesto تھا جس میں کہا گیا تھا کہ انسانی ترقی اور ویلفیئر کو سب سے پہلے priority دی جائے گی۔ اگر اس پوری budget book کا مطالعہ کیا جائے تو بہبود آبادی کا محکمہ ہو، ٹورازم کا محکمہ ہو یا ہیلتھ کا محکمہ ہو یعنی انسانی فلاح سے وابستہ کسی بھی محکمے کے بجٹ کو دیکھا جائے تو پاکستان کی تاریخ کا بجٹ کے حساب سے کم ترین بجٹ اس دفعہ مختص کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان چیزوں کی کیا بات کروں کہ 2018 کے بعد اس ملک کو اور اس صوبے کو ایسی نظر لگی ہے کہ لوگ اپنی بنیادی سہولتوں کو اور بنیادی ضروریات سے اتنے تنگ آئے ہیں کہ باقی معاملات کی طرف ان کی نظر ہی نہیں جاتی۔ چینی کی بات کرتے ہیں تو چینی مافیا سامنے آتا ہے اور آٹا کی بات کرتے ہیں تو آٹا مافیا سامنے آتا ہے تو جہاں جہاں دیکھتے ہیں کہیں تعلیم کا مافیا، کہیں ہیلتھ کا مافیا اور کہیں لینڈ مافیا ہے تو آج حکومت نہیں صرف مافیا کی حکومت نظر آتی ہے لیکن ایسا نہیں ہے، مافیا نہیں ہے بلکہ آج کی حکومت مہا غافل ہے اور مافیا نہیں ہے بلکہ حکومت اور اس کے اوپر بیٹھے سرپرست مہا غافل ہیں، جو لوگوں کی ضروریات سے غافل ہیں اور اس نظام حکومت کو چلانے سے غافل ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج بھی چیلنج کرتا ہوں کہ اس صوبے کے اندر جہاں مایوسی اور ناامیدی کے سائے چھا چکے ہیں، اگر آج بھی آپ موجودہ وزیراعلیٰ کی جگہ، اس معصوم وزیراعلیٰ کی جگہ پر اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے اپنے ہی کسی بھی ممبر کو چیف منسٹر بنالیں تو نظام بہتر ہو سکتا ہے۔ اتنی بڑی choice پڑی ہے اور میں کہتا ہوں کہ کسی بھی ایم پی اے چاہے سب سے متنازعہ یہاں پر جناب فیاض الحسن چوہان ہیں، اگر ان کو بھی بنادیں گے تو یہ صوبہ بہتر ہو سکتا ہے لیکن اس وزیراعلیٰ کے ہوتے ہوئے یہ حالات بہتر نہیں ہو سکتے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اقتدار میں آنے والی ساری ٹیم کے متعلق جہاں یہ کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس افراد نہیں ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ افراد کی کمی نہیں ہے کیونکہ سیاسی لوگ ہر پارٹی کے اندر موجود ہیں۔ اب یہ اس طرح بھی نہیں ہو گا کہ اتحادیوں کو کھانا دیا جائے اور وہ کہیں کہ ہم کھانے میں شامل نہیں ہیں so حکومت کی کی ہوئی تمام غلطیوں اور کوتاہیوں سے ہم بری الذمہ ہیں تو اب یہ اس طرح نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر! بائیس کروڑ عوام کے ملک کو آپ نے گردن گردن مشکلات کے اندر دھکیل دیا ہے۔ اگر آج بھی اس ملک کے لئے اور اس قوم کے لئے آپ نے ہوش کے ناخن نہ لئے تو پھر وہ وقت دور نہیں کہ اپوزیشن کو آج اس ہاؤس میں احتجاج نہیں کرنا پڑے گا بلکہ لاہور، کراچی اور پشاور کی سڑکوں پر لوگ آپ کو باہر نہیں آنے دیں گے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کو بتاتا چلوں کہ اس 12 کروڑ عوام کے صوبے کے اندر مایوسی اور ناامیدی کی حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ لوگ اب اس حکومت سے کوئی توقع نہیں رکھتے۔ لوگ بددعائیں بھی دیتے ہیں، پکارتے بھی ہیں اور فریاد بھی یہی کرتے ہیں کہ خدارا ہمیں آپ کے 50 لاکھ گھر نہیں چاہئیں اور آپ ہمارے پہلے سے بنے گھر ہی بچے رہنے دیں تو ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ ہمیں ایک کروڑ نوکریاں نہیں چاہئیں جو ہماری اپنی نوکریاں ہیں بھئی وہی بچی رہنے دیں تو ہمیں وہی چاہئیں۔ ہمیں آپ آٹا اور چینی نہ دیں بلکہ وہ آٹا، چینی اور تیل جو 2018 سے پہلے موجود تھا اگر وہ رہے تو ہمارے لئے وہی کافی ہے۔

جناب سپیکر! بات یہاں پر ہی ختم نہیں ہوئی کیونکہ آپ نے تو اس صوبے اور اس ملک کے لوگوں کے اندر مایوسی اور بدانتظامی کی انتہا کر دی کہ آج سارے صوبے میں کہیں سیاسی حکومت نظر نہیں آتی۔ پانچ پانچ چیف سیکرٹری تبدیل کئے جاتے ہیں اور چار چار آئی جی پولیس

تبدیل کئے جاتے ہیں بھئی کہاں ہیں یہ سیاسی لوگ اور کدھر ہے یہ سیاسی حکومت؟ آج افسر شاہی کا نظام اس پورے صوبے کے اندر پوری طرح سے راج کر رہا ہے۔ جو لوگ ووٹ لے کر آئے ہیں اور جو لوگ منتخب ہو کر آئے ہیں ان کا وجود کہیں نظر نہیں آتا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نقصان صرف عوام کا نہیں بلکہ پاکستان کا بھی ہے اور پاکستان کے اندر جمہوریت کا بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ انتباہ کرنا چاہتا ہوں کہ اب بھی اگر انہوں نے لوگوں کی بنیادی ضروریات پر توجہ نہیں دی تو خدارا یہ آپ کے نعرے، یہ لوگوں کے دلوں کو لُبھانے والی تقریریں، یہ باتیں اور یہ نوسر بازیاں سب کی سب دھری رہ جائیں گی پھر 2023 کا انتظار کسی نے نہیں کرنا۔ فیصلہ لاہور اور دوسرے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب نصیر احمد! آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سپلیمنٹری بجٹ ان کے زمانے کے بھی ہم نے دیکھے ہیں اور ہم نے اپنا بھی دیکھا ہے۔ ان کو تو خیر پڑھنا آتا ہی نہیں ہے اور اگر یہ گھر سے پڑھ کر آتے تو انہیں پتا چلتا کہ ہم نے اپنا ضمنی بجٹ ہیلتھ سروسز کے لئے مانگا ہے، پبلک ہیلتھ کے لئے مانگا ہے، پولیس کے لئے ہم نے مانگا ہے، ہم نے ریونیو کے لئے مانگا ہے اور ہم نے لوگوں کو ریلیف دینے کے لئے مانگا ہے جبکہ ان کا جو ضمنی بجٹ ہمیشہ آتا تھا تو وہ کیا کرتے تھے سبحان اللہ ان کے پاناما کیس کے lawyers کو salaries بھی اس ضمنی بجٹ سے جاتی تھیں۔ جب یہ باہر foreign trips پر جاتے تھے تو اس کا خرچہ ضمنی بجٹ سے اُٹھتا تھا۔ یہ باہر جا کر کے دو، دو کروڑ روپے اور تین تین کروڑ روپے tips دیتے تھے تو وہ بھی ضمنی بجٹ سے جاتی تھیں۔

جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ جناب آصف علی زرداری جو تحائف دیتے تھے وہ کہاں سے جاتے تھے؟ وہ بھی ضمنی بجٹ تھا اور جو 10 کروڑ روپے کی bomb proof چار دیواری انہوں نے جاتی امرا کے ارد گرد بنائی ہے وہ کہاں سے آتی تھی وہ بھی ضمنی بجٹ سے آتی تھی۔ ان سے پوچھیں کہ اس ضمنی کا کیا مطلب تھا؟

جناب سپیکر! انہوں نے بات کی کہ ماڈل ٹاؤن سے انہوں نے بیریئرز ہٹا دیئے۔ ہم بے چارے غریب لوگ پچھلے 30 سال سے ماڈل ٹاؤن میں رہتے تھے اور ہماری زندگی ایک عذاب تھی۔ ہم تو سپریم کورٹ کو دعائیں دیتے ہیں کہ جس نے وہ barricades ہٹائے۔

جناب سپیکر! انہوں نے پبلک کی زمین پر اور پورے پورے parks اپنے قبضے میں لے کر اپنے camp offices بنا لئے۔ کیا سڑکیں ان کے باپ کی تھیں بلکہ سڑکیں تو tax pair کے پیسوں کی تھیں جہاں انہوں نے اپنے barricades لگا لئے تھے۔

جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان ابھی بات کر رہے تھے کہ ہم نے تو جنوبی پنجاب میں سارا بجٹ ڈی جی خان کو دیا ہے۔ کیا ان کو وہ پانچ mother & child hospitals نظر نہیں آتے جو لیہ میں بھی ہیں، جو راجن پور میں بھی ہیں؟ جو یونیورسٹیز، کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ بن رہے ہیں کیا وہ انہیں نظر نہیں آتے؟

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ہم نے تو 228۔ ارب روپے جنوبی پنجاب کے لئے مختص کئے لیکن وہ یہ بتانا بھول گئے کہ اس میں سے انہوں نے 165۔ ارب روپے divert کر کے اورنج ٹرین لائن میں لگا دیئے۔ انہوں نے یہ کام کیا ہے جنوبی پنجاب میں کہ وہاں لوگ چھپڑ سے پانی پیتے ہیں۔ یہ ان کا حال تھا جو انہوں نے کیا۔

جناب سپیکر! انہوں نے بڑا تیر مارا کہ ہم نے جنوبی پنجاب میں 635۔ارب کا ڈویلپمنٹ بجٹ مختص کیا تھا لیکن یہ بتانا بھول گئے کہ utilize کتنا ہوا تھا؟ وہ صرف 411۔ارب روپے۔ یہ نالائق حکومت تھی اور ان کی نالائقی کی انتہا ہو گئی تھی۔ ان کا so-called وزیر اعلیٰ، نواب اعلیٰ، جس کے پانچ پانچ کیمپ آفسز تھے، یہ کہتے ہیں کہ کچن ہمارے چلانے سے چلتے ہیں، آپ کے کچن tax payer کے پیسے سے چلتے تھے۔ جناب آصف علی زرداری کے کچن، ملک ریاض کے پیسے سے چلتے رہے ہیں یہ پوری دنیا کو پتا ہے۔ یہ جھوٹ اتنا بولیں جتنا ہضم کر سکیں۔ ان کی ایک معزز ممبر محترمہ صبا صادق ہیں جو اُٹھ کر بڑے دبدبے سے بولی کہ شوکت خانم ہسپتال میں ٹیسٹ 22 ہزار روپے کا ہوتا ہے۔ اگر وہاں پر ٹیسٹ 22 ہزار روپے کا ہوتا ہے تو یہ ایک رسید لے آئیں میں استعفیٰ دے دوں گی۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین سردار محمد اویس دریشک کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں آج اسمبلی سے استعفیٰ دے دوں گی۔ یہ جھوٹ اتنا بولیں جتنا سہار سکیں لیکن یہ کیا کریں ان کے لیڈران کی ٹریننگ ہی ایسی ہے۔ وہ quarantine کے پیچھے چھپ کر لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سارے اشتہاری ہیں، یہ سارے بھاگے ہوئے ہیں، ان کا پورا خاندان لندن بیٹھا ہوا ہے، موجیں کر رہا ہے اور کافیاں پی رہا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کیجئے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جنہوں نے منی لانڈرنگ کی ہے انہیں اس کا حساب کتاب تو دینا پڑے گا۔ یہ جو بڑے بڑے پراجیکٹس کی باتیں کرتے ہیں، سب کو پتا ہے کہ میگا پراجیکٹس، میگا کرپشن اور ان کے پیسے سے ایون فیلڈ کی کتنی پراپرٹیز بنی تھیں۔ آج یہ سمجھتے ہیں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب جہانگیر خانزادہ! ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ عشرت اشرف! ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب عبدالرؤف مغل!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کے لئے موقع دیا میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ ایک ایسی سڑک ہے جیسے کسی شاعر نے کہا تھا کہ:

دہلی جو ایک شہر تھا عالم میں بے مثال

جناب سپیکر! ایک سڑک تھی جس پر بہترین پبلک ٹرانسپورٹ چلتی تھی، اب مواصلات و تعمیرات کے کاغذات میں شاید یہ سڑک عنقا ہو گئی ہے اور اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ اس سڑک پر چار چار فٹ اونچی گھاس اور سبزہ اُگا ہوا ہے وہاں پر مدت ہوئی کسی بس نے اس پر travel نہیں کیا۔ لوگ موٹر سائیکلوں پر اتنا لمبا سفر کرتے ہیں اور راستے میں snatching ہوتی ہے۔ یہ سڑک لوٹ مار کرنے والوں کے لئے ایک نرم چارہ ہے کیونکہ راستہ خراب ہے لوگ آہستہ آہستہ سفر کرتے ہیں اس لئے ان کو روک کر لوٹنا بڑا آسان ہے۔

جناب سپیکر! اس کی حقیقت یہ ہے کہ 18-2017 میں اس کے لئے ابتدائی فنڈ جاری ہوئے اور یہاں سے پی ٹی سی ایل اور واپڈا کے پول شفٹ کئے گئے، جہاں سڑک کی چوڑائی کم تھی وہاں کی زمین purchase کی گئی۔ یہ سارے معاملات ہو چکے تھے لیکن دو سال سے وہ سڑک ارباب اختیار کے ذہنوں سے نکل چکی ہے۔ کبھی کبھی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا لفظ سنا جاتا ہے کہ اس کے تحت یہ سڑک بنے گی اور اس کی قیمت وہاں پر ٹال ٹیکس لگا کر recover کی جائے گی۔ جس میں بنک شیئر ہولڈر ہوگا، construction کرنے والی کمپنی شیئر ہولڈر ہوگی اور تیسری پنجاب حکومت بھی شیئر ہولڈر ہوگی۔ پنجاب حکومت نے آج تک اپنا شیئر اس میں شامل نہیں کیا جس کی وجہ سے اس کی ابتداء نہیں ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ خدارا اس سڑک پر بسنے والے سینکڑوں دیہات اور قصبات کا خیال کیا جائے کہ گوجرانوالہ سے شیخوپورہ جانے آنے کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ متروک ہو چکی ہے۔ یہاں اگر مواصلات و تعمیرات کے منسٹر بیٹھے ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس روڈ پر ٹرانسپورٹ کے حوالے سے توجہ فرمائیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات بھی construction کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں۔ گوجرانوالہ میں گورنمنٹ میڈیکل کالج کی سڑک کے لئے 18-2017 میں ابتدائی فنڈز جاری ہوئے وہ کل پانچ کلو میٹر کا ٹکڑا ہے جس میں سے تین کلو میٹر سڑک ابھی بھی بننے والی ہے۔

جناب سپیکر! کل 30۔ جون ہے تو تین سالوں میں یہ سڑک صرف دو کلو میٹر تیار ہوئی ہے۔ اگر یہی کیفیت رہی تو پاکستان کے بسنے والے خاص طور پر پنجاب کے بسنے والے صرف حکومت کی تساہلی اور غفلت پر ماتم ہی کر سکیں گے۔ یہ روڈ میڈیکل کالج کو جانے والا روڈ ہے، جی ٹی روڈ سے یہ direct قابل استعمال نہ ہو سکے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس پر توجہ دی جائے۔

جناب چیئرمین: پلیز! wind up کریں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! کبھی کبھی موقع ملتا ہے مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔ میں وزیر تعلیم کی توجہ چاہوں گا کہ وہاں دو سکول ہیں ایک گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول جس میں 1100 بچیاں زیر تعلیم ہیں۔

جناب سپیکر! تیسرا سال ہو گیا ہے اس کا صرف سٹرکچر کھڑا ہوا ہے لیکن وہ سکول مکمل نہیں ہوا۔ میری گزارش ہے کہ اسے مکمل کیا جائے تاکہ بچیاں کمروں میں بیٹھ کر اپنی تعلیم مکمل کر سکیں۔ پچھلے دو سال بچیاں سردیوں میں برآمدوں میں بیٹھ کر پڑھتی رہی ہیں اور اب بھی آنے والے موسم سرما میں خطرہ ہے کہ ان کو کمرے نہ مل سکیں گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول اور گورنمنٹ مڈل گرلز سکول رتہ باجوہ کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔

جناب سپیکر! ابھی میری ایک بہن نے یہاں بیٹھے ہوئے کہا کہ ان کے دور میں یعنی (ن) لیگ کے دور میں یونیورسٹیوں میں سکالرشپ دیئے گئے۔ میں آپ کے سامنے اِن سب سے پوچھتی ہوں کہ کن بچوں کو سکالرشپ دیئے گئے؟ انہوں نے تو بی اے پاس بچوں کے لئے ٹیکسیاں دی تھیں تاکہ یہ بچے پڑھنے کے بعد ٹیکسیاں چلائیں۔ انہوں نے ٹیکسی سکیم کھولی اور اس کی مد میں بی اے پاس بچوں کو ڈرائیور بنایا گیا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے لیپ ٹاپ کی مد میں کروڑوں روپے کیا اربوں روپے کا گھپلا کیا، اربوں روپے کی کرپشن کی۔ یہ کس یونیورسٹی اور ایجوکیشن کی بات کرتے ہیں؟ انہوں نے تو پوری قوم کو اپاہج بنا دیا، انہوں نے پوری قوم کو چور بنا دیا، انہوں نے پوری قوم کو منشیات پر لگا دیا، انہوں نے پوری قوم کا بیڑا غرق کر دیا۔ یہ کس ملک کی بات کرتے ہیں، یہ کس قوم کی بات کرتے ہیں؟

جناب سپیکر میں نے دوسری بات یہ کرنی تھی کہ میں نے بجٹ کو پوراdetail سے پڑھا ہے میں نے اس میں دیکھا ہے کہ آپ نے واٹر سپلائی اور sanitation کی مد میں شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں سو، سو یونین کونسل کو فنڈز دے دیئے۔ آپ نے ان تینوں اضلاع کی 100 کے قریب یونین کونسل کو فنڈز دیئے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھتی ہوں کہ پورے پنجاب میں ان تین اضلاع پر اتنی مہربانی کیوں کی گئی؟ اگر ہمارا بجٹ پنجاب کے سارے اضلاع میں تقسیم کر دیتے تو وہ بہتر ہوتا کیونکہ آپ یہ دیکھئے کہ شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ100، 100 یونین کونسل کا مطلب ہے کہ پورا این اے کا حلقہ، ذرا اس پر نظر ثانی کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: محترم محمد کاظم علی پیرزادہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ گلناز شہزادی!

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! Thank you so much for giving me the opportunity to speak on this supplementary budget. In the beginning I would like to share some facts about the recent issues regarding flyover in Sialkot.

جناب سپیکر! وہاں پر سبھی نے سوشل میڈیا پر بھی دیکھا ہوگا اور ویسے بھی میڈیا پر بہت چلا۔ ہماری پی ٹی آئی گورنمنٹ کے لئے انتہائی شرمندگی کی بات ہے کہ جب کوئی پراجیکٹ بنا نہیں سکتے تو کم از کم جو already functional projects ہیں ان پر تختیاں لگا کر اپنی تختی چوری کی تعداد میں اضافہ کرتے جارہے ہیں جو کہ انتہائی شرمناک ہے۔ یہ پراجیکٹ، فلائی اوور کا پراجیکٹ میری سیالکوٹ کی جو لیڈرشپ respected خواجہ محمد آصف اور respected خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ کا پراجیکٹ تھا اور یہ تقریباً 18-2017 میں 90 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہو چکا تھا۔ اس پر نئے طریقے سے تختی لگا کر انتہائی شرمناک قدم اُٹھایا گیا جس پر میں ان کی بھرپور مذمت کروں گی۔ اگر اس کے ساتھ ساتھ slogan کی بات کی جائے تو یہاں پر بڑا slogan چلتا تھا کہ "صاف چلی شفاف چلی" اب وہ صاف اور شفاف جتنی چل رہی ہے اور جتنی وژن کے ساتھ چل رہی ہے وہ سبھی کو دکھائی دے رہا ہے۔ Regarding اگر میں ایجوکیشن کی بات کروں جو کہ ڈیمانڈ نمبر 21

ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ڈیمانڈ کس لئے کی جا رہی ہے۔ اگر میں COVID-19 سے پہلے کے حالات دیکھتی ہوں تو میرے پاس ایک لمبی فہرست ہے کہ ایجوکیشن کو جس طرح سے تباہ کیا گیا، وہ جو ٹارگٹس رکھے گئے تھے اس میں zero percent بھی achieve نہیں کیا گیا اور اگر میں COVID-19 کے بعد کے حالات دیکھتی ہوں تو ایجوکیشن سیکٹر کو ایک کورونا لگا دیا گیا۔

جناب سپیکر! اب اگر میں سب سے پہلے یہاں پر پرائیویٹ سیکٹر کی بات کروں تو پرائیویٹ سیکٹر میں جو rented buildings ہیں وہ تقریباً 90 فیصد ہوتی ہیں اور 90 فیصد بلڈنگ کے رینٹ وقت پر pay نہ ہونے کی وجہ سے 50 فیصد پرائیویٹ سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز بند ہو چکے ہیں۔ اب جس وقت میں ان کی سٹیٹمنٹ دیکھتی ہوں، ان کا وژن، ہمارے معزز وزیر اعلیٰ، وسیم اکرم پلس صاحب ہیں ان کا وژن یہ ہے کہ جب ہمارے بارڈر پر ایران اور چائنا میں جو کہ neighbouring countries میں COVID-19 اپنے peak پر تھا لیکن ان کا وژن کیا تھا، وہ ہمیں نیوز انٹرنیشنل بتاتا ہے اور یہ 15۔ جنوری کا آرٹیکل ہے، ہمارے وسیم اکرم پلس صاحب نے اپنی سیون کلب کی official residence پر millions of rupees لگوا کر انہیں اپ گریڈ کروایا۔ Seven star comforts جو کہ نہایت shameful ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب انہیں اس وژن کو لے کر چلنا چاہئے تھا کہ حالات ایسے آ رہے ہیں تو ہم نے ہیلتھ کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی ایجوکیشن کو کیسے continue کرنا ہے۔

جناب سپیکر! اگر میں معزز منسٹر صاحب کی بات کروں تو انہوں نے کیا کیا؟ یہ billions of rupees تو رجسٹریشن کی مد میں بچوں سے لے چکے تھے اس وقت حالات یہ ہو چکے ہوئے ہیں کہ گرانٹ اور لون کی مد میں جو 6.74 بلین US dollars ان کو ملے لیکن انہوں نے ایک پائی بھی ایجوکیشن سیکٹر میں دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک دو منٹ دے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کے اپنے colleagues کی بہت ساری لمبی لائن ہے I will be grateful. Thank you very much. محترمہ راشدہ خانم!۔۔۔ موجودہ نہیں ہیں۔ محترمہ عابدہ راجہ!

محترمہ عابدہ بی بی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اتنے مشکل حالات میں ایک اچھا بجٹ پیش کیا گیا۔ میں کیونکہ مری سے belong کرتی ہوں تو میں آج وہیں کی بات کروں گی۔ یہاں اپوزیشن سے بہت زیادہ آوازیں آئیں کہ ہم نے یہ کیا اور ہم نے وہ کیا۔ ان کے وزیر اعلیٰ بہت اچھے تھے، ان کے وزیر اعلیٰ اتنے اچھے تھے کہ وہ مری سے ہماری لکڑی چھپا کر یہاں اپنے محلوں میں لگاتے تھے۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف، سارے شریف مری میں جاتے تھے اور enjoy کرتے تھے۔

جناب سپیکر! آج تک انہوں نے ایک یونیورسٹی نہیں بنائی۔ ہمارے وزیر اعلیٰ نے کوہسار یونیورسٹی کا تحفہ دیا اور ہم اپنے وزیر اعلیٰ کو سلام پیش کرتے ہیں۔ صرف اور صرف انہوں نے کیا کیا، کرپشن کی۔ کوئی سکولز اپ گریڈ نہیں کرائے۔ ہمارے حلقے کے اندر ایک ہسپتال نہیں بنایا، ہمارے حلقے کے اندر ایک ڈسپنسری نہیں ہے جو چھوٹی چھوٹی ایک کمروں کی ڈسپنسریاں ہیں وہاں ڈاکٹرز نہیں تھے۔ ہم نے وہاں ڈاکٹرز رکھوائے، وہاں دوائیاں نہیں تھیں بلکہ پورے حلقے کے اندر کچھ بھی نہیں تھا۔ حلقہ تباہ و برباد تھا۔ ہر جگہ روڈز ٹوٹے پھوٹے تھے جب ہمارے مریض بہت serious condition میں ہوتے تھے ہم چارپائیوں پر دس دس میل اٹھا کر لاتے تھے۔ آج ہم وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے فنڈز دیئے اور ہمارے روڈز بنے۔ یہ بات کرتے ہیں اپنی کارکردگی، اپنی چوریوں کی، یہ وہ بات کریں کہ انہوں نے ملک کے اندر کیا کیا ہے؟ یہ اس وزیر اعلیٰ کی بات کرتے ہیں جنہوں نے فنڈز نہیں کھائے، جس نے چوری نہیں کی، جو سیدھا سادہ ہے۔ یہ میاں محمد شہباز شریف کی مثال دیتے ہیں کہ جب وہ وزیر اعلیٰ تھا تو اس نے پورے حلقے کو تباہ و برباد کر دیا۔ ان کی چوری اور کرپشن کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ میں زیادہ دور نہیں جاتی، میں اپنے ہی حلقے کی بات کرتی ہوں جب (ن) لیگ وہاں تھی تو تمام منشیات فروش ہمارے حلقے کے اندر

گھسائے گئے اور ہماری تمام نسلوں کو تباہ کیا گیا۔ تمام آنے والی نسلوں کو منشیات کے اوپر لگایا گیا۔ قبضہ گروپ جتنے تھے ان کو مری کے اندر گھسایا گیا، ہمارے غریب لوگوں کی زمینیں تھیں تمام کی زمینوں پر قبضہ کروایا گیا اور ان کی زمینیں چھین لیں تو یہ کون سی کارکردگی کی بات کرتے ہیں، پنجاب کا کون سا ایسا حلقہ ہے جہاں پر ان لوگوں نے کوئی کارکردگی دکھائی ہے۔ ماسوائے چوریوں اور ڈکیتیوں کے۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: No, cross talk please.

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! یہ پانی کی بات کرتے ہیں، آج بھی ہماری عورتیں سر پر پانی اٹھا کر لاتی ہیں بلکہ یہ پانی کے 3۔ارب روپے کھا گئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پراجیکٹ کسی اور کا تھا۔ چودھری صاحب نے اپنی حکومت میں یہ پراجیکٹ شروع کیا تھا اس کے بعد انہوں نے اس میں فنڈز نہیں رکھے جو فنڈز اس کے لئے مختص تھے یہ وہ بھی کھا گئے۔ ہر جگہ کھایا، اتنا کھایا کہ ان کا پیٹ ہی نہیں بھرتا۔ یہ اتنی دولت کہاں لے کر جائیں گے، قبروں میں لے کر جائیں گے۔ انہوں نے پورے حلقے کو تباہ و برباد کیا۔ میں اپنی حکومت کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! wind up. کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میں جناب عمران خان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے غریب عوام کا خیال کیا۔ احساس پروگرام کی بات کریں تو اس کے اندر غریبوں کو ریلیف دیا۔ ہمارے لوگ جن کے پاس صحت کی سہولیات نہیں تھی۔ انصاف کارڈ دینے پر ہم جناب عمران خان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ میں یہ سوچتی ہوں کہ میں کہاں کہاں عمران خان کا شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے ہماری غریب عوام کو ہر جگہ ریلیف دیا۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جی، محترم محمد کاظم پیرزادہ! (قطع کلامیاں)

Please discipline, Order in the House please,

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! وقت ضائع کئے بغیر تین ایشوز کے اوپر اس ایوان کی آپ کے توسط سے توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک تو سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ خاص کر یہ حکومت جنوبی پنجاب کے نام پر آئی اور جنوبی پنجاب کا انہوں نے بڑا نعرہ لگایا اور جنوبی پنجاب کی محرومیوں

کا ہمیشہ ذکر اور تذکرہ کیا۔ آپ بھی جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پاس گورنمنٹ سکول سسٹم کا انفراسٹرکچر اُس طرح سے موجود نہیں ہے جس طرح سنٹرل پنجاب میں ہے۔

جناب سپیکر! پچھلی گورنمنٹ میں ایک پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت PEEF کے ذریعہ سے ہمارے پاس وہاں پر سکول اور بچوں کو تعلیم کی سہولت کا ایک انتظام کیا گیا لیکن افسوس کہ اُس ذاتی اناء کی بناء پر اور صرف یہ کہ وہ ایک پچھلی گورنمنٹ کے نام سے منسوب منصوبہ تھا جو کہ بڑی کامیابی سے چل رہا تھا اور بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کر رہا تھا اُس کو صرف سیاست کی نذر کر دیا گیا اور میاں محمد شہباز شریف کے نام سے اس منصوبے کا منسوب ہونا اُس منصوبے کو scrap کرنے کا ایک موجب بنا۔ موجودہ گورنمنٹ کے پاس اس منصوبے کو scrap کرنے سے پہلے اتنی اہلیت ہو کہ اُس کے متبادل کوئی طریق کار، کوئی ایسا سسٹم، کوئی ایسا انتظام پیش کیا جاتا یا پھر میری گزارش ہوگی خدارا یہ اس ملک کے وسائل ہیں، چاہئے اُنہوں نے لگائے تھے یا جو آپ کے زیر استعمال ہیں اسی ملک کے وسائل ہیں ان کو اس طرح یوں ضائع نہ کریں اور ہمارے لوگوں کو اس طرح تعلیم سے محروم نہ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! مختصر وقت میں اپنے حلقے کے بارے ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے دریا کے بِک جانے کے بعد میں دریائے ستلج کی بات کر رہا ہوں کہ جس کا normal flow ہمارے باقی دریاؤں کے برابر تھا۔ چار دریاؤں کے برابر اس اکیلے دریا کا normal flow تھا جب وہ بِک گیا تو اس کے بعد وہاں پر لوگوں نے مختلف انتظامات کے تحت پانی کا انتظام کیا، وہاں پر ایک نہر بنائی گئی پہلے تو BQU سسٹم جو بہاولپور کا پراجیکٹ تھا جو نواب آف بہاولپور نے بنایا تھا اُس کے تحت بہاول کنال، قائم کنال کے نام سے دو نہریں قائم کی گئیں جن کے ذریعے ہمارے ایریا کو خیر پور ٹامے والی حاصل پور، بہاولپور، احمد پور، یزمان تک وہ پانی سیر اب کرتا تھا۔ Indus Basin Treaty کے بعد جب نہریں ادھر سے آئیں چناب کا پانی divert کیا گیا تو میلسی لنک کنال کے نام سے ایک نہر ہے جو ہمارے علاقے، میرے حلقے کے کافی زیادہ ایریا کو سیر اب کرتی ہے اُس کا پانی جو water excess ہوتا ہے جس کے اندر پچھلی گورنمنٹ نے ایک نئی ٹیوب ڈال کر اُس کے اندر پانی بھی بڑھایا ہے وہ اُلٹا بہاول کنال میں آجاتا تھا۔ وہاں پر تقریباً 200 کے قریب کاشتکاروں نے

lift irrigation کے ذریعے water pump لگائے ہوئے تھے جن کے ذریعے سے وہ lift کر کے اپنے رقبوں کو سیراب کرتے تھے۔ اب آکر اس گورنمنٹ نے اس کا کوئی متبادل انتظام دیئے بغیر اُس کو بند کر دیا۔

جناب سپیکر! میں نے تھوڑی دیر پہلے دیکھا وزیر آبپاشی بھی یہاں ایوان میں موجود تھے وہ چیک کر سکتے ہیں میں نے خود اپنے نام سے ایک درخواست دے رکھی ہے وہ ٹوٹل 70 کیوسک پانی بنتا ہے اُس سے ایک وسیع علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں صرف کاشتکاروں کی بات نہیں ہے جو ہمارے علاقے ہیں وہاں پر زیر زمین پینے کا پانی کڑوا ہے وہ میٹھا صرف اسی صورت میں رہتا ہے جب وہ سسٹم recharge ہوتا ہے اور یہ recharge کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

جناب سپیکر! یہ چھوٹی سی بات ہے یہ مینجمنٹ کی بات ہے اس کے لئے کوئی فنڈز درکار نہیں ہیں اس کے لئے بھی میری گزارش ہے۔ میری ایک اور عرض تھی اگر اجازت دیتے ہیں تو بات کر لیتا ہوں نہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں؟

جناب چیئرمین: جی، کریں بات۔ معزز ممبران فون استعمال نہ کریں۔

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! دوسری ایک چیز یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے اوپر ہے کہ میرے حلقے میں ایک آدمی کو ایک پولیس کے سپاہی نے اپنی ذاتی جیپ کی ٹکر مار کر مار دیا ہمارے ڈی پی او صاحب نے مہربانی کی اور انہوں نے جا کر موقع پر تھانے میں بیٹھ کر جو ذمہ داران تھے اُن کو گرفتار بھی کروایا، اُن کے خلاف کیس بھی ہوا لیکن اب اُس کیس کے اندر یہ ہو رہا ہے اور یقیناً نیچے والے لیول پر ہی یہ ہو رہا ہو گا کہ وہ اُس کیس کو accident کا رنگ دیتے پھر رہے ہیں اس کے بارے میں اگر آپ کہیں گے تو قرارداد لے آتا ہوں نہیں تو میری اسی درخواست کو سن کر اس پر نوٹس لیا جائے اگر یوں پولیس کے لوگوں کو اجازت دے دی جائے کہ پولیس لوگوں کو مارتی پھرے اور پھر ایسے موقع پر کہا جاتا ہے کہ پولیس کے مورال کا مسئلہ ہے ملک کا قانون ملک کی عوام کو تحفظ اور سہولت دینے کے لئے ہوتے ہیں یقیناً جو سرکاری اہلکاران ہیں اُن کو بھی تحفظ ہونا چاہئے لیکن اُس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اُن کو license to kill دے دیا جائے اور ایک سپاہی یوں قتل عام کرتا پھرے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ نسرین طارق!

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ تحریک انصاف کا یہ دوسرا بجٹ ہے جب پہلا بجٹ پیش کیا گیا تو ہمارا ملک معاشی طور پر نامساعد حالات کا شکار تھا، کیوں تھا یہ لمبی بحث ہے اس میں پڑنے کا وقت نہیں ہے جب دوسرا بجٹ پیش کیا تو COVID-19 کی ایک موذی وبا نے پورے ملک تو کیا پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا اس کے باوجود ان حالات میں اس سے بہتر بجٹ کی کیا توقع کی جاسکتی تھی؟ اُونچی آواز، سخت الفاظ اور بہت strong دلیلیں دینے سے یہ مطلب نہیں کہ ہم حقیقت سے اپنی جان چھڑا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! حقیقت کو ہمیں بھی تسلیم کرنا چاہئے اور معزز ممبران اسمبلی جو اپوزیشن میں بیٹھے اُن کو بھی تسلیم کرنا چاہئے۔ جب ملک پر مشکل وقت ہے اس میں کوئی شک نہیں تو بجائے قوم کو حوصلہ دینے کے ہمارے معزز ممبران اسمبلی یا لیڈران قوم میں مزید مایوسی پھیلاتے ہیں تو اس چیز سے اگر گریز کریں تو قوم کا یہ مشکل وقت شاید آسانی سے گزر جائے۔

جناب سپیکر! جب ہمارے وزیر اعظم اس مشکل وقت میں کہتے ہیں کہ گھبرانا نہیں تو اُس کا بھی مذاق اُڑایا جاتا ہے تو جناب چیئرمین مجھے یہ بتائیں کہ جب ہمارے گھروں میں کوئی مشکل آتی ہے کوئی مصیبت آتی ہے خدانخواستہ تو جو گھر کا سربراہ ہوتا ہے تو کیا وہ اپنے گھر والوں کو حوصلہ دیتا ہے یا مایوسی کا شکار کرتا ہے؟

جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے یہ کہنا ہے۔ میرے اپوزیشن کے معزز ممبر اسمبلی سید حسن مرتضٰی نے ڈی جی خان کے بجٹ کا ذکر کیا کہ اُس پر بہت زیادہ پیسا لگایا جارہا ہے تو یہاں ہر وقت یہ مسئلہ تھا، ایک شور تھا کہ جنوبی پنجاب ایک پسماندہ علاقہ ہے اور وہ محرومی کا شکار ہے اس کی ڈویلپمنٹ پر کسی نے توجہ نہیں دی تو اب اگر اُس کی ڈویلپمنٹ کے لئے ترجیحی بنیادوں پر بجٹ رکھا گیا ہے تو اس میں بھی اعتراض کیا جارہا ہے۔ میری اُن سے گزارش ہے جو کام اچھا ہے اُس کی تو تعریف کردیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ کنول پرویز چودھری: شروع اُس خدا کے نام سے جو بہتر انصاف کرنے والا ہے۔ میں، میرے والدین، میری اولاد آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اُن کی آل پر اور ختم نبوت کی حرمت پر قربان۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ جو کہ آئی ایم ایف زدہ بجٹ یہ اگلے سال کے لئے مجھے پنجاب کی عوام پر بہت کڑا وقت نظر آرہا ہے اور جتنا بھی بجٹ رکھ لیں جب تک بجٹ متناسب نہیں ہو گا تناسب میں درست نہیں ہو گا تب تک اُس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! اگر پولیس کے بجٹ پر نظر مار کر دیکھیں تو پولیس کا 75 سے 80 فیصد کا جو بجٹ ہے وہ صرف تنخواہیں اور پنشن کی مد میں چلا جاتا ہے 5 فیصد بجٹ فیول میں اور 15 فیصد بجٹ صرف operational use ہوتا ہے تو اس صورتحال میں انصاف کس طرح سے ہو گا؟

جناب سپیکر! اگر ہم پچھلے دو سالوں کی کارکردگی دیکھیں تو انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ پنجاب کی عوام مکمل طور پر مایوس نظر آتی ہے۔ اگر ہم ہیلتھ پر نظر ڈالیں تو منسٹر صاحبہ نے ہیلتھ کا جتنا بیڑا غرق کیا ہے شاید اتنا کسی اور محکمے کا نہ ہوا ہو گا۔ اگر ہم ایجوکیشن کو دیکھیں تو ایجوکیشن میں سوائے تختیاں اور پروگراموں کے نام تبدیل کرنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں کیا گیا۔ پولیس ریفارمز کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن افسوس کہ پولیس ریفارم کمیشن کی کارکردگی آج تک کسی کے سامنے نہ آسکی۔

جناب سپیکر! میں آج اس معزز ایوان میں کھڑی ہو کر یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ بچوں پر بڑھتے ہوئے روزمرہ تشدد اور جنسی زیادتی کے واقعات کو دیکھتے ہوئے کہ بچوں کے لئے الگ سے منسٹری قائم کی جائے اور بچوں کے لئے مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے تاکہ ہمارے بچوں کا آنے والا وقت محفوظ ہو۔

جناب سپیکر! میں مطالبہ کرتی ہوں کہ ایسی لاکھوں بچیاں جو صرف ٹرانسپورٹ نہ ہونے کے باعث سکولوں تک نہیں پہنچ پاتیں ان کے لئے اس بجٹ میں اضافی فنڈ جاری کیا جائے تاکہ میری قوم کی ہر بچی سکول کے دروازے تک پہنچ سکے۔ اگر ہم لاء اینڈ آرڈر اور انصاف کی بات کریں تو جہاں ہم نے پولیس کو تحفظ اور سہولیات دینی ہیں تو وہیں عوام کے دل میں ان کے لئے اعتماد بھی

پیدا کرنا ہے۔ اگر ہم نے judiciary کو مضبوط کرنا ہے، وہیں ہم نے وکلاء برادری کے مسائل کو بھی دیکھنا ہے کیونکہ میرا تعلق اسی کمیونٹی سے ہے۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان میں مطالبہ کرتی ہوں کہ تمام بار کونسلز کے لئے اس بجٹ میں نمایاں فنڈز جاری کئے جائیں اور جس طرح ڈاکٹرز اور صحافیوں کو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے لئے جگہ دی گئی ہے اسی طرح بار کونسلز کو بھی ہاؤسنگ سوسائٹی کے لئے جگہ دی جائے۔

جناب سپیکر! میں درخواست کرتی ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف کی گورنمنٹ نے یوتھ کے لئے کمپلیکس بنائے تھے جو کہ ہیلتھ کے حوالے سے بہت اہم تھے لیکن جب سے نئی گورنمنٹ آئی ہے ان پر کوئی کام نہیں کیا گیا لہذا میں استدعا کرتی ہوں کہ خدارا ان 9 ٹاؤنز میں جو سپورٹس کمپلیکس بنائے گئے تھے ان کو مکمل کیا جائے اور اس کے علاوہ خواتین کی بہبود کے لئے بھی نمایاں بجٹ رکھا جائے۔ اگر میں سچ کہوں تو اس آئی ایم ایف زدہ بجٹ سے کوئی اچھائی کی امید نظر نہیں آتی۔

جناب سپیکر! مہنگائی کا جن قابو سے باہر ہو گیا ہے۔ اس کڑے وقت میں پٹرول کی قیمت میں -/26 روپے لٹر اضافہ عوام کے ساتھ کھلا تضاد اور کھیل ہے اور پھر اگر یہ کہیں کہ گھبرانا نہیں اور میری بہن نے کہا کہ نہ گھبرائیں تو اس طرح نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہ ضرور کہوں گی کہ لاہور سے سیالکوٹ موٹر وے پر سفر کرتے ہوئے کہ شرم تو آتی ہو گی اور دل میں میاں شہباز شریف زندہ باد کا نعرہ بھی بلند ہوتا ہو گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اب محترمہ اُم البنین علی اپنی بات کریں۔

محترمہ اُم البنین علی: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے اس platform سے بات کرنے کا موقع دیا۔ پاکستان کی تاریخ میں ہمارا ملک اس وقت نہایت سنگین COVID-19 کی صورتحال سے گزر رہا ہے بلکہ پوری دنیا اس دور سے گزر رہی ہے۔ میں اپنے پیرامیڈکس، پولیس افسران اور جو ہمارے گورنمنٹ ملازمین دوران ڈیوٹی شہید ہوئے ان سب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جو کہ فرنٹ لائن پر COVID-19 سے لڑتے اور کام کرتے رہے تو میں ان کے لئے مغفرت کی دعا بھی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! ہماری ہیلتھ منسٹر صاحبہ ہر جگہ پر نظر آئی ہیں آپ نے ان کو بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا۔ پنجاب بہت بڑا صوبہ ہے تو منسٹر صاحبہ اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے سرانجام دے رہی ہیں۔ یہ میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت کو بہت یاد کر رہے ہیں، وہ بادشاہت کا دور حکومت تھا جس میں گریڈ-18 کے آفیسر کو گریڈ20 تک ڈائریکٹ لے جاتے تھے اور 20،20 اور 25،25 لاکھ روپے ان کی تنخواہیں کر دیتے تھے۔

جناب سپیکر! اگر لوگ خرید کر اور ایک مافیا بنا کر آپ نے گورنمنٹ چلانی ہے تو وہ ہم بھی کر سکتے ہیں لیکن ہم ان روایات کو توڑیں گے۔ آپ بھی دیکھتے ہیں کہ پی آئی اے کی انکوائری میں انکشاف کیا گیا ہے کہ میرٹ کی دھجیاں اڑادی گئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہم یہ صورتحال عوام کے سامنے نہ لاتے تو کسی کو پتا نہ چلتا۔ ہمارا انٹرنیشنلی مذاق اڑایا جا رہا ہے وہ ہم سب ٹھیک کر لیں اور بتائیں گے کہ جو پائلٹس میرٹ پر ہوں گے وہی فلائٹس لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ کتنا بڑا فراڈ ہے جس کو میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ یہ کیسے ہو گیا تو یہ سب انہی کے دور حکومت میں ہوا تھا کیونکہ یہ بھرتیاں انہوں نے ہی کی تھیں یہ کس منہ سے اس دور کی تعریفیں کر رہے ہیں؟ آپ کی اورنج لائن ٹرین اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے یہ پراجیکٹ USA,1478.18, Million Dollars کا تھا جس سے پورے پنجاب کی سڑکیں بن سکتی تھیں لیکن یہ پیسا Orange line train white elephant پر لگایا گیا جس کو ہم اُگل سکتے ہیں اور نہ ہی نگل سکتے ہیں تو آپ ہی بتائیں کہ ہم اس کا کیا کریں؟ یہ پنجاب کا پورا بجٹ کھا جائے گی یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کو چلاتے نہیں تو پھر یہ بتائیں کہ ہم ان کے نامکمل پراجیکٹس کیوں مکمل کر رہے ہیں؟ ایسا نہیں ہے کہ ہمارے پاس نئے منصوبے لانے کے لئے پلاننگ نہیں ہے لیکن ہم نے لوگوں کے ٹیکس کے پیسے کو ضائع نہیں کرنا کیونکہ اس پر لوگوں کے ٹیکس کا پیسا لگا ہوا ہے۔ یہ میاں محمد شہباز شریف کا دور حکومت یاد کرتے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف پانچ سال بوٹ پہن کر ان سڑکوں پر پھرتے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ ام البنین علی: جناب سپیکر! آپ ان سڑکوں کا حال دیکھیں۔ ماڈل ٹاؤن کی سڑکوں پر برسات میں ایک ایک دن پانی نہیں اترتا تو یہ ان کے دور حکومت کی کیا بات کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا بہت شکریہ۔ اب محترمہ عنیزہ فاطمہ اپنی بات کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ اب اس بات میں کوئی شک نہیں رہ گیا کہ نااہل ترین حکومت اب کرپٹ ترین اور بدترین حکومت بھی ثابت ہو چکی ہے۔ جو شخص شغل اعظم کے طور پر ہمارے سروں پر مسلط بیٹھا ہے اس کے نکمے پن کی مثال ہی یہ وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار ہے۔ یہ اتنے نااہل لوگ ہیں کہ ان کو عوام کے کسی مسئلے کا پتا ہے اور نہ ہی کوئی احساس ہے۔ انہوں نے صوبہ پنجاب کو ایک تماشا بنا دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، no cross talk آپ اپنی بات continue کریں اور reading نہیں کرنی۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں reading نہیں کر رہی۔ ایک دن پنجاب کی عوام آٹے کی لائن میں تو دوسرے دن ان کو چینی کی لائن میں لگنا پڑتا ہے۔ اگلے دن اٹھتے ہیں تو ان کو پتا چلتا ہے کہ آج پٹرول بھی ختم ہو گیا ہے، پورا مہینہ لوگوں کو پٹرول نہیں ملا تو ایک ماہ بعد بجائے اس کے کہ لوگوں کو پٹرول ملتا انہوں نے پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا اور یہ اضافہ تھوڑا بہت نہیں کیا گیا بلکہ -/26 روپے لٹر کا اضافہ کیا گیا۔ انہوں نے عوام کے لئے کوئی فلاحی منصوبہ اور فائدے کا کام نہیں کیا انہیں عوام کی کوئی فکر نہیں ہے اگر ان کو فکر ہے تو صرف یہ ہے کہ اپوزیشن کو پکڑیں، میاں محمد شہباز شریف کو پکڑیں اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو باہر نہ نکلنے دو کیونکہ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی کرسی کو خطرہ پڑ جائے گا۔ میاں محمد نواز شریف جس کا دل پاکستان کی سرزمین پر دھڑکتا ہے اس کے خلاف جھوٹے کیس بناؤ تاکہ جب وہ پاکستان آئیں ان کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دو۔ اگر یہ عوام کے ووٹ سے آئے ہوتے تب ان کو عوام کا کوئی احساس ہوتا۔ پنجاب کی عوام کورونا وائرس سے مر رہی تھی اور ہماری پنجاب حکومت پولیس کو لے کر کورونا وائرس سے نمٹنے کے لئے میاں محمد شہباز شریف کے گھر پہنچ گئی۔ لوڈشیڈنگ حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور پنجاب حکومت پولیس کو لے کر لوڈشیڈنگ سے نمٹنے کے لئے میاں محمد شہباز شریف کے گھر پہنچ گئی کیا یہ ان کو

عوام کا خیال ہے، ایک کو selectors نے ہمارے سروں پر بٹھا دیا اور دوسرا جنات کے کاندھوں پر بیٹھ کر پنجاب پر مسلط ہو گیا تو کوئی جناب عثمان احمد خان بُزدار سے پوچھے کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟ صوبے میں کرائم کی شرح میں اضافہ ہو گیا ہے تو انہوں نے اس کے لئے سدّباب کے لئے کیا کوئی منصوبہ بنایا ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ ہم چوروں کو پکڑ رہے ہیں تو چینی چور، آٹا چور اور پٹرول چور کو انہوں نے چھپا لیا ہے تو یہ کس چور کو پکڑنے کی بات کرتے ہیں۔ بے گناہوں کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں بلکہ نیب نے پکڑا ہے اوہ بھائی نیب کو تو آپ نے پکڑا ہوا ہے آپ نیب کو چھوڑ دو نیب بے گناہوں کو چھوڑ دے گی۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ انہوں نے یہ تیسرا بجٹ پیش کیا۔ ہر بار بجٹ میں انہوں نے بے انتہا سنہرے پراجیکٹس پیش کئے۔ جب میں نے وہ ڈویلپمنٹ پراجیکٹس دیکھے تو آنکھ خوشی سے اشک بار ہو گئی لیکن اس وقت میری آنکھوں میں اشکوں کی لائن لگ گئی جب وہ تمام کے تمام منصوبے کاغذات کی زینت بن گئے۔

جناب سپیکر! میں wind up کرتے ہوئے اپنی عوام کو اس ایوان کی وساطت سے ایک پیغام دینا چاہتی ہوں۔ میرے پیارے پاکستانیو، میرے معصوم پاکستانیو! گھبرانا نہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت مہربانی۔ اب تشریف رکھیں۔ وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب محترمہ سبین گل خان بات کریں گی۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کروں گی کہ انہوں نے سالانہ بجٹ اور ضمنی بجٹ دونوں بہت اچھے پیش کئے ہیں۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے شہر ملتان سے ہے، آپ کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے اور ہمارے وزیر خزانہ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ جب COVID-19 آیا تو جنوبی پنجاب کے لوگوں نے مہمان نوازی کا ایک بہت بہترین مظاہرہ پیش کیا۔ ملتان میں پہلا Quarantine Centre قائم کیا گیا۔ یہ پورے پنجاب کا best Quarantine Centre ہے۔

جناب سپیکر!میں بھی اسی جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتی ہوں۔جب بجٹ پیش ہوا تو حزب اختلاف سے تعلق رکھنی والی معزز ممبر محترمہ عظمیٰ بخاری ایک پریس کانفرنس میں بات کر رہی تھیں اور مجھے ان کی بات سُن کر بہت دکھ ہوا کیونکہ جنوبی پنجاب پاکستان کا حصہ ہے۔جب وہ پریس کانفرنس کر رہی تھیں تو ان کا دُکھ اور جلن واضح نظر آرہا تھا کہ جنوبی پنجاب کو بجٹ میں اس کا حصہ کیوں دیا گیا ہے، جنوبی پنجاب کو اتنے زیادہ فنڈز کیوں دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر!پچھلے 70 سالوں میں آپ نے جنوبی پنجاب سے کھایا تو ہے لیکن وہاں پر لگایا نہیں۔اگر آج جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے وزیر اعلیٰ پنجاب بنے ہیں، جنوبی پنجاب سے وزیر خزانہ بنے ہیں اور جنوبی پنجاب کے لئے فنڈز جا رہے ہیں تو آپ کو تکلیف کیوں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر!پچھلے 70 سالوں میں آپ نے وہاں کے لوگوں کو محکوم رکھا، وہاں کے لوگوں کو بنیادی سہولتیں نہ دیں، جنوبی پنجاب کے نام سے بجٹ تو رکھا جاتا تھا لیکن صرف دکھاوے کے لئے اور وہاں پر خرچ نہیں کیا جاتا تھا۔جنوبی پنجاب کے حصے کا بجٹ واپس لے کر یہاں لاہور شہر کی اورنج لائن ٹرین پر لگا دیا جاتا تھا۔لاہور میرا خوبصورت شہر ہے، میرے پاکستان اور پنجاب کا شہر ہے۔مجھے بھی لاہور شہر سے اتنی ہی محبت ہے جتنی کہ لاہور کے باسیوں کو ہے۔اگر آج جنوبی پنجاب کے شہروں، وہاڑی، ملتان، لیہ، خانیوال، راجن پور اور ڈیرہ غازی خان میں ترقی ہو رہی ہے تو حزب اختلاف کے معزز ممبران اس کو برداشت کریں۔

جناب سپیکر! آج جنوبی پنجاب کے لوگوں کو جو سہولتیں مل رہی ہیں وہ شریف برادران، مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کو برداشت نہیں ہو رہا۔پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک بڑے معزز ممبر بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے بجٹ کی کتابوں کے صفحے پلٹ پلٹ کر بتا رہے تھے کہ ڈیرہ غازی خان میں فلاں فلاں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اور ڈیرہ غازی خان میں اتنے زیادہ پیسے لگ گئے ہیں۔

جناب سپیکر!پچھلے 70 سالوں میں آپ نے ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کو فنڈز سے محروم رکھا ہے اور اگر آج وہاں پر کچھ پیسے خرچ ہو رہے ہیں اور لوگوں کو سہولتیں میسر آرہی ہیں تو مت چیخیں ماریں۔اپنا بغض مت ظاہر کریں۔

جناب سپیکر! یہاں پر میرے حزب اختلاف کے بھائی بجٹ پر بات کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ شاید جناب عثمان احمد خان بُزدار quarantine ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کر لیں۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار شوباز نہیں ہیں۔ وہ کام کرنے والے وزیر اعلیٰ ہیں۔ آج کے دور میں بطور وزیر اعلیٰ پنجاب ان سے زیادہ best choice کوئی اور نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ وقت ختم ہو چکا ہے۔ محترمہ اُسوہ آفتاب!

محترمہ اُسوہ آفتاب: جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کا آغاز علامہ محمد اقبالؒ کے شعر سے کرنا چاہتی ہوں:

اپنے کردار پر ڈال کر پردہ اقبال
ہر شخص کہہ رہا ہے کہ زمانہ خراب ہے

جناب سپیکر! یہاں میں اس thriving economy کا reference create کرنا چاہتی ہوں کہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر کورونا نہ آتا تو ہماری economy بہت زیادہ thriving تھی۔ ہم اپنی economy کو بہت زیادہ height میں دیکھ رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہوں گی کہ یہ کون سے پاکستان کی بات کرتے ہیں اور reference create کرتے ہیں؟ یہاں تو سب کچھ archived ہے۔ چلیں، آج کورونا کے وقت میں ہی بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ مہینوں میں ہماری economy کی صورتحال کس نہج پر پہنچ چکی ہے میں اس کے بارے میں بات کروں گی۔ آئی ایم ایف کا ایک تخمینہ اس بابت بڑی وضاحت کر دیتا ہے۔ جب ہم منہ کھولیں اور بات کریں تو بڑی سوچ سمجھ کر کریں کیونکہ یہاں پر ہر چیز documented ہے اور ہر چیز کا یہاں پر حساب کتاب بڑا کڑا ہوتا ہے۔ اس کے بعد میں ایک اور reference دے کر بات کروں گی۔ لاہور کی عوام کو جاہل کہا گیا۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کس بنیاد پر لاہور کی عوام کو جاہل کہا گیا ہے؟ جب آپ کا اپنا صحت کا بجٹlapse کر جائے اور آپ صحت کی مد میں مختص کئے گئے پیسے خرچ نہیں کر سکے تو پھر یہ کیسی منصوبہ بندی ہے؟ یہ باتیں میں نہیں کر رہی بلکہ یہ باتیں آپ کی کیبنٹ کمیٹی کی طرف سے نکلتی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: .Please no cross talk خاموشی اختیار کریں اور محترمہ کی تقریر کے دوران مداخلت نہ کریں۔ بی بی! میری بات تحمل اور آرام سے سُنیں۔

محترمہ اُسوہ آفتاب: جناب سپیکر! صحت کی کارکردگی کے حوالے سے میں بجٹ کا ایکfigures آپ کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں Infection control, Hepatitis-C, Communicable diseases اور HIV کے بارے میں بات کر رہی ہوں۔ آج ہم ان diseases کے لئے صرف 11- ارب روپے سے کچھ زیادہ پیسے مختص کر رہے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ آبادی کے تناسب کے لحاظ سے اس بجٹ کا کیا quantum بنتا ہے؟ کورونا کی وجہ سے لوگ کس طرح ہسپتالوں میں اُمڈ کر آ گئے اور آپ نے Infection control کے لئے صرف 943 ملین روپے رکھے ہیں۔ آپ اپنی پلاننگ کو revisit کریں۔ جب اس طرح کی پلاننگ ہو گی تو پھر اس پر انگلیاں تو اُٹھیں گی۔

جناب سپیکر! اب میں گاڑیوں کے بارے میں بات کروں گی۔ ایسی کون سی ضرورت ہے کہ جس کی وجہ سے اتنی زیادہ اور unforeseen رقم گاڑیوں کی مد میں رکھی گئی ہے؟ جس محکمہ کو یہ رقم دی گئی ہے unfortunately وہ میرے اپنے بھائی کا محکمہ ہے لیکن پھر بھی میں اس کی وجوہات جاننا چاہتی ہوں۔ ہسپتالوں کی revamping کو ہم نے 2.4 بلین روپے پر cap کیا ہوا ہے۔ یہ کیسی منصوبہ بندی ہے، کیا اس طرح محکمہ صحت چلتا رہے گا اور ہم نے فیملی پلاننگ کے لئے اب تک کیا کیا ہے؟ ہمارے ملک میں تو resources ہی بہت کم ہیں۔ مجھے تو اس پورے بجٹ میں اس طرح کا کوئی head نظر نہیں آیا جس کے بارے میں ہم کہہ سکیں کہ آپ فلاں goal achieve کر لیں گے۔ بچوں کے ہسپتالوں کو کیا ملا ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا تشریف رکھیں۔

محترمہ اُسوہ آفتاب: جناب سپیکر! مجھے کورونا پر بات کرنے کے لئے دو منٹ درکار ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ابھی بہت سے معزز ممبران نے بات کرنی ہے اور ہمارے پاس وقت بہت کم ہے لہٰذا مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اب محترمہ ساجدہ بیگم بات کریں گی۔ جی، محترمہ !

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے 20-2019 کے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں نے پہلے اپنا نام تقریر کے لئے نہیں دیا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے سوچا کہ شاید یہاں پر کوئی بہت ہی اعلیٰ پائے کی بحث ہونے جا رہی ہے۔ جب میں نے دونوں اطراف کی تقاریر سُنیں تو پھر محسوس ہوا کہ مجھے بولنا چاہئے کیونکہ یہاں تو کچھ بھی نہیں بولا جا رہا۔ عوام کے فائدہ کے لئے اور نہ ہی عوام کی سہولت کے لئے یہاں پر کچھ کہا جا رہا ہے۔ میں بجٹ پر بات کرنے کی بجائے صرف اپوزیشن کی طرف سے کی گئی باتوں کا جواب دوں گی۔ ہماری حکومت کی طرف سے بجٹ پیش کیا گیا ہے اور یہ بجٹ خصوصی طور پر غریب عوام کے مسائل کو سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ پر کوئی بھی سوال نہیں اُٹھا سکتا کیونکہ ہمیں اپنے لیڈر وزیراعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ان کی ٹیم پر مکمل یقین ہے۔ یہ بجٹ عوام کو ریلیف دینے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایسا بجٹ نہیں جیسا کہ مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں پیش کیا جاتا تھا۔ جب آپ لوگ بجٹ پیش کرتے تھے تو اس میں صرف اپنے قریبی لوگوں کو نوازتے تھے۔ وہ بجٹ کبھی عملی طور پر ہمیں نظر نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع خوشاب کے حلقہ پی پی۔83 سے ہے۔ میں مسلم لیگ (ن) کے بجٹ کی صرف ایک جھلک دکھانا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں ہمارے حلقہ کے ایم پی اے آصف بھاہ کو پانی کے منصوبے کی ایک سکیم کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مہیا کی گئی۔ وہاں پر ایک ارب روپیہ لگ گیا لیکن خدا کی قسم اُس ایک ارب روپے میں سے ایک بُوند پانی بھی نہیں ملی۔ یہ ہے آپ کا بجٹ، یہ ہے آپ کی کارکردگی اور یہ ہے آپ کی عوام سے محبت۔ ہمارا ضلع خوشاب جس کا نام "خُوش آب"

تھا لیکن آج اُس ضلع کے لوگ پانی کی ایک ایک بُوند کے لئے ترس رہے ہیں اور یہ صرف آپ کی مہربانیاں ہیں جن کو ہم شاید کبھی بھی نہیں بھول سکیں گے۔ آپ لوگ محترمہ یاسمین راشد کے بیان پر بات کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ لاہوری جاہل ہیں، پاکستانی جاہل ہیں مجھے اُن کی بات بُری نہیں لگی۔ میں بھی لاہور میں رہتی ہوں، میں بھی پاکستان سے تعلق رکھتی ہوں کیونکہ میں ماسک پہنتی ہوں، میں gloves use کرتی ہوں، میں sanitizer use کرتی ہوں اس لئے مجھے نہیں لگا کہ انہوں نے مجھے کہا ہے۔ انہوں نے جن کو کہا ہے شاید اُنہیں کچھ زیادہ ہی بُرا لگ گیا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی میری بہن نے تین سال پہلے کی کارکردگی کی بات کی کہ اتنے سکول بنائے گئے، اتنی یونیورسٹیاں بنائی گئیں مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جب آپ لوگ اسمبلی میں سوال کرتے ہیں اگر سکولز ایجوکیشن پر آپ کا سوال ہوتا ہے تو آپ لوگ ایک سوال میں سے ہزاروں ضمنی سوالات نکال لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ لوگ اگر اتنی اچھی کارکردگی دکھا گئے تھے تو پھر آپ وہ ضمنی سوالات کیسے نکال لیتے ہیں اور آپ لوگ خود بتاتے ہیں کہ سکولوں میں اتنے بُرے حالات ہیں۔ آپ نے پچھلے دس سال میں ایک سکول ٹھیک نہیں کیا اور یہ آپ لوگوں کی کارکردگی ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ سُمیرا کومل۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ رُخسانہ کوثر۔۔۔ نہیں ہیں۔ مرزا محمد جاوید۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب عرفان بشیر!

جناب عرفان بشیر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہاں پر ضمنی بجٹ پر میرے جتنے ساتھی بحث کر رہے تھے تمام مسائل اور تمام بحران جیسے آٹا اور چینی کا بحران اور دیگر ہمارے انفراسٹرکچرز میں جو کمیاں ہیں اور اس دفعہ تعلیم کے حوالے سے جو بجٹ پیش کیا گیا وہ تمام دوستوں کے سامنے موجود ہے لیکن میں آپ کی وساطت سے دو تین بہت ہی اہم مسائل کے اوپر آپ کی توجہ چاہوں گا۔ اس سے پہلے بھی اس پر بات ہو چکی ہے ہمارا ایک بہت اہم روڈ گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ ہے پچھلے دور میں اُس کی dualization ہونی تھی لیکن وہ نہ ہو سکی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر بہتsevere accidents ہوتے ہیں لیکن اس دفعہ گوجرانوالہ کو جس طرح تمام بجٹ میں نظر انداز کیا گیا ہے اُس کی پچھلے دور میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ کیdualization کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہاں روزانہ کی بنیاد پرaccidents میں بہت زیادہ قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ کاagreement پچھلے دور میں ہو چکا ہے لیکن اُس روڈ کا بھی کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے۔ وہ روڈ ہمارے حلقوں سے ہوتا ہوا شیخوپورہ جاتا ہے اور اس روڈ پر روزانہ کی بنیاد پرsnatching and robbery وغیرہ یہ سارے معاملات عروج پر چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ گوجرانوالہ کی جتنی connecting roads ہیں اُن roads کے اتنے بُرے حالات ہیں کہ کوئی شخص بھی اُن پر سفر نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہroads ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، بڑے بڑے کھڈے پڑے ہوئے اور اُن سے اچھی تو کچی سڑکیں ہیں۔

جناب سپیکر!آپ کی وساطت سے میری درخواست ہے کہ ہماریroads کی Maintenance and Rehabilitation کے لئے فنڈز دیئے جائیں تاکہ روڈز کا انفراسٹرکچر بہتر ہو سکے۔ میرے جتنے بھی ساتھی ہیں وہ اس بجٹ کے حوالے سے مبارکباد پیش کر رہے ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس بجٹ میں مبارکباد والی کون سی چیز ہے؟ ہمارا کسان مرنے کے قریب ہے گندم کیprocurement کو دو ماہ بھی نہیں ہوئے اور گندم کا ریٹ کہاں کا کہاں جا چکا ہے۔

جناب سپیکر!Government Rural Dispensaries خادم اعلیٰ کا ایک بہت ہی زبردستinitiative تھا اور دُور دراز علاقوں کے لوگ بڑے ہسپتالوں میں نہیں جا سکتے تو میری گزارش ہے کہ انdispensaries میں دوائیوں کے لئے سپیشل فنڈ مختص کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ضمنی بجٹ کے حوالے سے دو پوائنٹس raise کرنا چاہتی ہوں۔ میرا پہلا پوائنٹ یہ ہے کہ State Trading for Food Grains and Sugar کی مد میں حکومت نے 65۔ارب روپے کی extra addition demand کی ہے جس پر 3۔ارب 33 کروڑ روپے سود کی ادائیگی demand کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ آپ additional expense کے باوجود بھی آٹے اور چینی کا بحران ختم نہیں کر سکے تو ان اخراجات کی تفصیل ایوان میں دیں کہ آپ 65۔ارب روپے کا additional expense تو رکھ رہے ہیں لیکن پھر بھی آپ عوام کے لئے آٹے اور چینی کا بحران ختم نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ کے حوالے سے میرا دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ احساس پروگرام کے لئے 8۔ارب 40 کروڑ روپے کا addition ایوان سے مانگا جا رہا ہے تو براہ مہربانی بتایا جائے کہ اس addition expense کے beneficiaries کون ہیں تاکہ اس پروگرام کی شفافیت کا جائزہ لیا جائے کیونکہ محترمہ ثانیہ نشتر نے تو وفاق کی سطح پر ان کی تفصیلات دینے سے ہمیں انکار کر دیا تو اگر آپ پنجاب میں 8۔ارب 40 کروڑ روپیہ increase کر رہے ہیں تو براہ مہربانی بتا دیں کہ اس کے beneficiaries کون ہیں تاکہ ہمارے سامنے اُن کے نام آئیں اور پتا چلے کہ یہ صحیح لوگوں کو مل رہا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! میں ایک چھوٹا سا سوال بھی raise کرنا چاہتی ہوں۔ چھ سال کی معصوم بچی کے گلے پر ڈور پھرنے کی وجہ سے وفات ہو گئی اور یہ واقعہ شاہدرہ کے علاقے کا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے اس واقعہ کا نوٹس تو لے لیا لیکن اس بچی کے والدین پر کیا گزر رہی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں صرف یہ مطالبہ کرنا چاہتی ہوں کہ پتنگ بازی پر جو پابندی عائد کی گئی ہے اُس کے اوپر عملدرآمد کیا جائے اور پولیس سے کہا جائے کہ پتنگ بازوں کے خلاف proper کارروائی کی جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب شہباز احمد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں اس بجٹ پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن میں اپنے حلقے کے کچھ معاملات ایوان میں گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری main road احمد پور سیال سے حسو بلیل تک ٹوٹی ہوئی ہے، گڑھ موڑ پر 6/6 فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے تو میری گزارش ہو گی کہ اس سڑک کو فوری carpet کروایا جائے۔

جناب سپیکر! دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ سمندوآنہ کے قریب دریا کٹاؤ کر رہا ہے جس سے ہماری کچھ آبادیاں دریا بُرد ہو گئی ہیں میں نے پچھلے سال بھی گزارش کی تھی۔ موضع سیال فقیر کے لئے ہمیں دو spur چاہئیں اُس کے لئے خاص شفقت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر! ہمارا تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے کچھ سکول 1910 سے بنے ہوئے ہیں ایک سکول کی چھت پر بچے کھیلنے کے لئے گئے تو وہ چھت گر گئی میری گزارش ہے کہ ایسے سکولوں کو فنڈ دے کر اپ گریڈ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں صحت کے حوالے سے بات کروں گا ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور سیال میں صرف 20 beds کی سہولت ہے لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ وہاں پر بیس بیڈ مزید بڑھا دیئے جائیں۔ کورونا اور ٹڈی دَل بیماری جو ہماری تحصیل اور ضلع میں بہت زیادہ تھی اُس پر مکمل کنٹرول کرنے اور اچھا بجٹ پیش کرنے پر میں آپ کو اور اس ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بہت مہربانی

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ سنبل مالک حسین!

محترمہ سنبل مالک حسین: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اور جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔

جناب سپیکر! میں آج اپنی تقریر کا آغاز پٹرول کی بڑھتی ہوئی قیمت اور بجٹ سے پہلے ہی عوام پر منی بجٹ اور مہنگائی کا جو بم گرایا ہے اس کے احتجاج سے شروع کرتی ہوں۔ پٹرول کی 33 فیصد قیمت بڑھائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس لئے میں انتہائی افسوس کے ساتھ گورنمنٹ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ عوام کو relief نہیں دے سکتے تھے تو پھر آپ نے پٹرول کی قیمت کو پہلے کم کیوں کیا؟ اگر آپ میں یہ صلاحیت نہیں تھی کہ آپ پٹرول کی قیمت کم کر کے اُس پر implement کروا سکتے یا پٹرول پمپوں سے لوگوں کو -/75 روپے میں پٹرول دلوا سکتے تو آپ کو ایسا کرنا ہی نہیں چاہئے تھا۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ -/26 روپے لیٹر پٹرول کا اضافہ ہوا ہے جو انتہائی افسوسناک بات ہے۔ پٹرول کی بڑھتی ہوئی قیمت اور مافیا کے آگے گھٹنے ٹیکنا حکومت کی نااہلی کا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! تحریک انصاف کی حکومت چاہتی ہے کہ چاہے معیشت بھی نہ چلے، چاہے عوام کے گھروں کا چولہا بھی نہ جلے لیکن حکومت چلنی چاہئے اور یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔

جناب سپیکر! ترقی کی شرح صفر ہے، بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے اور کورونا وائرس انتہا پر ہے تو کیا یہ نیا پاکستان ہے؟ وزیراعظم جناب عمران خان جو پاکستان پر مسلط کر دیئے گئے ہیں اُن کا وعدہ تھا کہ وہ عوام کو relief دیں گے لیکن انہوں نے بجٹ میں سوائے تکلیف کے عوام کو کوئی relief نہیں دیا۔ عام آدمی کو معیشت کی GDP یا معیشت کے کم یا بڑھنے سے کوئی سروکار نہیں بلکہ اُس کو اپنی روٹی روزی کی فکر ہے اور عام آدمی صرف relief چاہتا ہے۔ دو سالوں میں 13 ہزار ارب کا قرض لیا گیا ہے لیکن اس کے آثار کہیں نظر نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر! یہاں بتا دیں کہ پاکستان یا پنجاب میں کوئی بھی میگا پراجیکٹ لگا ہو۔ یہاں صرف اور صرف باتیں، دعوے اور کھوکھلے نعرے کاغذات میں نظر آتے ہیں کہ ہم 90 دن میں 100 سکول بنائیں گے۔ میاں محمد شہباز شریف کے دَور میں بننے والے سکولوں کو ہی اگر یہ renovate کر لیں اور اچھے طریقے سے چلا لیں تو بڑی بات ہے۔ 90 دن میں 100 سکول بنانے کا دعویٰ بہت دُور کی بات ہے۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہو گئی ہے۔ کل مورخہ 30-جون 2020 کو ضمنی ڈیمانڈز پر بحث اور رائے شماری ہو گی۔ Cut motions کے ذریعے مطالبات زر پر کارروائی شام 4:30 بجے تک جاری رہے گی۔ باقی مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 144(4) کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے بعد براہِ راست سوال کے ذریعے ہو گی لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 30-جون 2020 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

منگل،30۔جون2020

(یوم الثلاثاء،8۔ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 14

975

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ30۔جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سرکاری کارروائی

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019

1۔ ضمنی مطالبات زر برائے سال20-2019پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر1	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو47کروڑ 13لاکھ27 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30 ۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"مالیہ اراضی"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات1تا3 ملاحظہ فرمائیں
مطالبہ نمبر2	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو4کروڑ 21لاکھ98 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30 ۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صوبائی آبکاری"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات4تا5 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر3	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو13۔ارب 84کروڑ76لاکھ82ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پولیس"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات6تا14 ملاحظہ فرمائیں۔

976

مطالبہ نمبر4	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو12-ارب 88کروڑ52لاکھ12ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات15تا45 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر5	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو6کروڑ61لاکھ 60ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو۔ 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات46تا50 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر6	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم8-ارب 15کروڑ91لاکھ78ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات51تا52 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر7	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم 65-ارب 78کروڑ72لاکھ63ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ" مد غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات53تا54 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر8	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو16کروڑ36لاکھ 60ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات55تا56 ملاحظہ فرمائیں۔

977

مطالبہ نمبر9	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 6۔ارب 28 کروڑ 18 لاکھ 3ہزار 842 روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات 57 تا144 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر10	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کا صفحہ145 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر11	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 ۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کا صفحہ146 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر12	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 ۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کا صفحہ147 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر13	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کا صفحہ148 ملاحظہ فرمائیں۔

978

مطالبہ نمبر14	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونےوالے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قانون موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات149 تا150 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر15	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات151 تا152 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر16	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی وبحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات153 تا164 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر17	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات165 تا214 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر18	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل برداشت" کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات215 تا218 ملاحظہ فرمائیں۔

979

مطالبہ نمبر19	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 ۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات وسزایافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات219 تا220 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر20	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 ۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات221 تا222 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر21	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات223 تا244 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر22	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات245 تا251 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر23	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات252 تا253 ملاحظہ فرمائیں۔

980

مطالبہ نمبر24	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات254تا259 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر25	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات260تا261 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر26	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات262تا265 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر27	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات266تا274 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر28	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات275تا279 ملاحظہ فرمائیں۔

981

مطالبہ نمبر29	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات280تا286 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر30	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد " ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات287تا288 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر31	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات289تا290 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر32	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات291تا292 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر33	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2019-20 کے صفحات293تا319 ملاحظہ فرمائیں۔

982

مطالبہ نمبر34	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات320تا321 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر35	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات322تا440 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر36	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد " تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات441تا448 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر37	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات449تا460 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر38	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 کے صفحات ملاحظہ فرمائیں۔

2- منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال20-2019 ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

983

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

منگل، 30-جون 2020

(یوم الثلاثہ، 8-ذیقعد 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 58 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ o

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑪ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ

اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ⑫

سورۃ الحُجُرات آیات 11 تا 12

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے وہ لوگ اُن (تمسخر کرنے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں ہی دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے وہی عورتیں اُن (مذاق اڑانے والی عورتوں) سے بہتر ہوں، اور نہ آپس میں طعنہ زنی اور الزام تراشی کیا کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کے بُرے نام رکھا کرو، کسی کے ایمان (لانے) کے بعد اسے فاسق وبدکردار کہنا بہت ہی برا نام ہے، اور جس نے توبہ نہیں کی سو وہی لوگ ظالم ہیں (11) اے ایمان والو! زیادہ تر گمانوں سے بچا کرو بے شک بعض گمان (ایسے) گناہ ہوتے ہیں (جن پر اُخروی سزا واجب ہوتی ہے) اور (کسی کے عیبوں اور رازوں کی) جستجو نہ کیا کرو اور نہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی کیا کرو، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، سو تم اس سے نفرت کرتے ہو۔ اور (اِن تمام معاملات میں) اللہ سے ڈرو بیشک اللہ توبہ کو بہت قبول فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے (12)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

میرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

میرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے، کمالِ خلاق ذات اُس کی
جمالِ ہستی حیات اُس کی، بشر نہیں عظمتِ بشر ہے
میرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے، شعور لایا کتاب لایا
وہ حشر تک کا نصاب لایا، دیا بھی کامل نظام اُس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا، وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اُس کا ہے اور ابد بھی، وہ ہر زمانے کا راہبر ہے
میرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے، جو اپنا دامن لہو سے بھرلے
مصیبتیں اپنی جان پر لے، جو تیغ زن سے لڑے نہتا
جو غالب آکر بھی صلح کرلے، اسیر دشمن کی چاہ میں بھی
مخالفوں کی نگاہ میں بھی، امیں ہے صادق ہے معتبر ہے

سرکاری کارروائی

بحث

ضمنی مطالبات زر برائے سال20-2019 پر عام بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ضمنی بجٹ برائے سال20-2019 میں پہلے مطالبات زر اور پھر کچھ cut motions ہوں گی تو اس حوالے سے ہم یوں کریں گے کہ اپوزیشن کی طرف سے چار cut motions ہیں تو ان کو ہم پہلے کی طرح اکٹھی ہی لے لیں گے اور جو کوئی بھی ان پر بات کرنا چاہے وہ کرلے کیونکہ 4 بج کر 30 منٹ پر گلوٹین اپلائی ہو جائے گی۔ اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں اس میں پہلا مطالبہ زر نمبر 3 پولیس ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! 4 بج کر 5 منٹ ہو گئے ہیں لہٰذا گزارش ہے کہ گلوٹین اپلائی کرنے کا وقت بڑھا کر 5:00 بجے کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اس کو موقع کی مناسبت سے دیکھ لیں گے کیونکہ time fix ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس پر mostly discussion آپ کر چکے ہیں اب وہی repeat ہونی ہے لہٰذا اس کو مختصر ہی کرلیں تو اچھا ہے کیونکہ اس میں کوئی نئی چیز نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! 25 منٹ میں سب کیا بات کریں گے لہٰذا آپ 5:00 بجے تک وقت بڑھا دیں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! کوئی بات نہیں سب دو، دو منٹ بات کرلیں مجھے پتا ہے کہ آپ اپنی بات دو منٹ میں کرلیں گے اور 5:00 بجے تک وقت نہیں بڑھا سکتے۔ آپ بات تو شروع کریں ان باتوں میں ہی دو منٹ ضائع ہو گئے ہیں۔

تعزیت

پروفیسر ڈاکٹر خالد چودھری اور علامہ طالب جوہری کی وفات پر دعائے مغفرت

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پروفیسر ڈاکٹر خالد چودھری COVID-19 کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں اور اسی طرح علامہ طالب جوہری کے لئے فاتحہ خوانی کروا دیں۔

جناب سپیکر: پروفیسر ڈاکٹر خالد چودھری COVID-19 کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں اور باقی بھی جتنے مریض یا ڈاکٹر COVID-19 کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں، قاری صاحب! ان سب کے لئے دعا کروا دیں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

ضمنی مطالبات زر برائے سال 2019-20 پر عام بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: سب سے پہلے ضمنی مطالبہ زر نمبر 3 بسلسلہ مد پولیس کو لیتے ہیں۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 3 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 3

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 13۔ارب 84 کروڑ 76 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو13۔ارب 84 کروڑ76لاکھ82ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پولیس"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشااللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، جناب منان خان، جناب بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، ملک سیف الملوک کھوکھر، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب عطاءالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، جناب شاہ محمد، جناب محمد

یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طٰحیانون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزا، محترمہ منیرہ یامین ستی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، سیدہ عظمیٰ قادری، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، جناب رمیش سنگھ اروڑا، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے cut motion موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی cut motion پیش کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"13-ارب 84 کروڑ 76 لاکھ 82 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 3 "پولیس" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"13-ارب 84 کروڑ 76 لاکھ 82 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 3 "پولیس" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ نے اس کٹوتی کی تحریک کو oppose کیا ہے۔ اب ضمنی مطالبہ زر نمبر 4 خدمات صحت کو لیتے ہیں۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 4 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 4

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 12- ارب 88 کروڑ 52 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"خدمات صحت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 12- ارب 88 کروڑ 52 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشااللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، جناب منان خان، جناب بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب

سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، ملک سیف الملوک کھوکھر، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب عطاءالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، جناب شاہ محمد، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طحیٰانون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزا، محترمہ منیرہ یامین ستی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، سیدہ عظمیٰ قادری، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، جناب رمیش سنگھ اروڑا، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے cut motion موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی cut motion پیش کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"12-ارب 88 کروڑ 52 لاکھ 12 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 4
"**خدمات صحت**" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"12-ارب 88 کروڑ 52 لاکھ 12 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 4
"**خدمات صحت**" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ نے اس کٹوتی کی تحریک کو oppose کیا ہے۔ اب ضمنی مطالبہ زر نمبر 7 غلے اور چینی کی سرکاری تجارت کو لیتے ہیں۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 7 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 7

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم 65-ارب 78 کروڑ 72 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم 65-ارب 78 کروڑ 72 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان

رفیق، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، جناب منان خان، جناب بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، ملک سیف الملوک کھوکھر، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب عطاءالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، جناب شاہ محمد، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طحٰیا نون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم،

محترمہ راحت افزا، محترمہ منیرہ یامین ستی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، سیدہ عظمٰی قادری، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، جناب رمیش سنگھ اروڑا، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضٰی، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے cut motion موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی cut motion پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"65-ارب 78 کروڑ 72 لاکھ 63 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 7 **"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"** کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"65-ارب 78 کروڑ 72 لاکھ 63 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 7 **"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"** کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ نے اس کٹوتی کی تحریک کو oppose کیا ہے۔ اب ضمنی مطالبہ زر نمبر 9 شاہرات و پل کو لیتے ہیں۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 9 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 9

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو6۔ارب28 کروڑ18 لاکھ3 ہزار842روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"شاہرات و پل"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو6۔ارب28 کروڑ18 لاکھ3 ہزار842روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"شاہرات و پل"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، چوہدری خوش اختر سبحانی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چوہدری ارشد جاوید وڑائچ، جناب منان خان، جناب بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، چوہدری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد توفیق بٹ، چوہدری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چوہدری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چوہدری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چوہدری اختر علی، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین

عامر، جناب نصیر احمد، ملک سیف الملوک کھوکھر، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب عطاءالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، جناب شاہ محمد، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمٰی زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طحٰیانون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزا، محترمہ منیرہ یامین ستی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، سیدہ عظمٰی قادری، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، جناب رمیش سنگھ اروڑا، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضٰی، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے cut motion موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی cut motion پیش کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"6-ارب 28 کروڑ 18 لاکھ 3 ہزار 843 روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 9 "**شاہرات وپل**" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"6-ارب28 کروڑ18 لاکھ3ہزار843 روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر9 "**شاہرات وپل**" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ نے اس کٹوتی کی تحریک کو oppose کیا ہے۔ اب تقاریر شروع کرتے ہیں۔ اس طرح کرلیں کہ جو معزز ممبران پہلے نہیں بول سکے وہ آج بات کرلیں تاکہ کوئی پوائنٹس رہ گئے ہیں تو وہ highlight ہو جائیں، کوئی فائدہ ہو جائے اور اگر کوئی نئی چیز پوائنٹ آؤٹ ہوگی تو اس سے بہتری آئے گی۔ جناب خلیل طاہر سندھو! آپ شروع کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

راتیں اپنے ٹوٹے ہوندے ویکھے نیں
تے اپنے سکے کھوٹے ہوندے ویکھے نیں
تے بڑیاں بڑیاں پھنّاں والے لوکو میں
غرضاں اگے لوٹے ہوندے ویکھے نیں

جناب سپیکر! چند دن پہلے سید حسن مرتضٰی نے اس پر بات کی تھی اور معزز وزیر قانون نے کہا کہ یہ ایک مذاق ہے۔ آج میں تھوڑے وقت میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب محمد بشارت راجہ سے کہوں گا کہ This is constructive criticism. اور جو سچائی ہوتی ہے ہم وہ بیان کرتے ہیں۔ You can challenge me at any stage at any time and wherever you want. وزیر اعلیٰ نے آرڈر دیا کہ baggers کے خلاف operation کیا جائے۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو اور پولیس والوں سے کہا گیا کہ ان baggers کی وجہ سے کورونا پھیل رہا ہے لیکن پولیس والوں نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ آج بھی آپ جس گلی یا سڑک میں جائیں وہاں پر beggars کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر! صرف لاہور میں خواتین کے قتل میں کتنا اضافہ ہوا؟ 2019 کے پانچ ماہ میں 41 خواتین کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا اور تین خواتین کے جسم کے ٹکڑے کر دیئے گئے

لیکن پولیس ملزمان کو گرفتار نہ کر سکی۔ گجر پورہ پولیس سٹیشن کی حدود رنگ روڈ سے ایک خاتون کی ٹکڑوں میں نعش ملی اُس کی بھی آج تک کوئی گرفتاری ہو سکی اور نہ ہی کوئی ملزم پکڑا جا سکا۔ ہال روڈ ڈرین سے قتل شدہ خاتون کی دو ٹانگیں ملیں لیکن قاتل آج تک گرفتار نہیں ہو سکا۔ اس سال ماڈل ٹاؤن اور صدر ڈویژن میں عورتوں کا سب سے زیادہ قتل ہوا۔ نشتر کالونی اور اعوان کالونی میں دن دہاڑے آٹھ ڈکیتیاں ہوئیں جس کی وجہ سے تمام لوگ خوف زدہ ہیں۔ ان ڈکیتیوں کے دوران اعوان مارکیٹ میں پولیس پٹرولنگ اور پنجاب پولیس بھی تھی لیکن کوئی بندہ گرفتار نہیں ہوا۔ اسی سال اقبال ٹاؤن، تھانہ سُندر، برکی اور کاہنہ میں مختلف لوگوں سے جیولری اور نقدی چھینی گئی۔ وقار ہاؤس سُندر سے 3 لاکھ 30 ہزار روپے نقدی اور جیولری کی ڈکیتی کی گئی لیکن کوئی بندہ گرفتار نہیں ہوا۔ حمزہ ہاؤس کاہنہ میں ایک لاکھ 45 ہزار روپے نقد اور جیولری کی ڈکیتی ہوئی کوئی بندہ گرفتار نہیں ہوا۔ گلشن راوی، خیبر ہاؤس شاہ زمان سے 40 ہزار روپے نقدی اور جیولری چھینی گئی کوئی بندہ گرفتار نہیں۔ موہنی شاہ سے رحمان نامی شخص کو لُوٹا گیا لیکن کوئی بندہ گرفتار نہیں۔ باٹا پور میں دن دہاڑے رضا نامی شخص کو لُوٹا گیا کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا۔ Certified record کے مطابق اس سال صرف لاہور میں 226 چوریاں ہوئیں۔ چائنا سکیم، لیاقت آباد میں مہنگی ترین گاڑیاں چوری ہوئیں اور اُن میں سے کوئی بھی گاڑی برآمد نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! اسی سال چائنا سکیم، لاہور میں ڈاکوؤں نے دکاندار سے دن دہاڑے 11 لاکھ 17 ہزار روپے چھین لئے کوئی بندہ گرفتار نہیں ہوا۔ گجر پورہ میں درخواست اندارج مقدمہ بھی دی گئی لیکن کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی۔ ملت پارک میں عدنان نامی شخص اور اُس کی فیملی سے سات لاکھ روپے لُوٹ لئے گئے کوئی بندہ گرفتار نہیں ہوا۔ سیدہ کمال ہاؤس، کاہنہ میں گن پوائنٹ پر تین لاکھ 80 ہزار روپے چھین لئے گئے کوئی بندہ گرفتار نہیں ہوا۔ حفیظ ہاؤس، چوہنگ سے ڈکیتوں نے 2 لاکھ 15 ہزار روپے چھینے۔ عادل ہاؤس قائد اعظم انڈسٹریل ایریا، عادل ہاؤس، مغلپورہ، مشتاق ہاؤس، افضل شاہدرہ سے دن دہاڑے رقم لُوٹی گئی۔ اسی طرح حیدریہ ایریا سے طاہر نامی شخص سے دن دہاڑے 20 ہزار روپے اور جیولری، تھانہ لٹن روڈ سے اعجاز نامی شخص سے 12 ہزار روپے، شاہد ہاؤس ملت پارک سے موٹر سائیکل چھینی گئی اور اُس کی CC Footage بھی ہے، جوہر ٹاؤن، نولکھا اور لٹن روڈ سے تقریباً 31 لاکھ روپے لوٹے گئے کوئی بندہ گرفتار نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! لاہور میں شفیق آباد پولیس نے ایک کلو500 گرام ہیروئن برآمد گی کی مگر اُن سے ٹک مُکا کر کے 300 گرام ہیروئن کا پرچہ دیا گیا۔ اسی سال پروفیسر تنذیل اکبر کا قتل ہوا، منسٹر کالونی میں میجر (ر) حسن سیاب خان اور اُن کی بیوی کا قتل ہوا لیکن ابھی تک قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔ فیصل ٹاؤن میں خالد نامی شخص قتل ہوا اور پھر گرین ٹاؤن میں اسی فیملی کے چار لوگ قتل ہوئے لیکن اس مقدمہ میں کوئی بندہ گرفتار نہیں ہوا۔ صرف لاہور میں294 گاڑیاں اور 645 موٹر سائیکلیں ڈکیتی اور چوری ہوئیں۔ جنوری2019 سے لے کر جنوری2020 میں مختلف ڈکیتیوں کے دورانresistance کرنے پر بارہ افراد قتل ہوئے اور پھر اسی ماہ جون میں مختلف ڈکیتیوں کے دورانresistance کرنے پر چار لوگ قتل ہوئے لیکن کوئی شخص گرفتار نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! صوبہ بھر میںrape cases کی تعداد3881 ہے، 1359 child sexual abuse cases, 1126 child abuse cases, 178 violence against women cases, 12600 kidnapping cases, 197 honour killing cases لیکن2019 میں88 child sexual abuse cases اور17 لڑکیوں کے ساتھrape ہوا، 41 child abuse cases and 22 with minor girls cases لیکن کوئی بندہ گرفتار نہیں۔ قصور میں75 child abuse cases, 41 child sexual abuse cases اسی طرح شیخوپورہ میں69 child abuse cases and 52 child sexual abuse cases لیکن کوئی بھی بندہ گرفتار نہیں ہوا۔ شیخورہ پورہ میں 31 چھوٹے بچوں کے ساتھ زیادتی ہوئی لیکن کوئی شخص گرفتار نہیں ہوا۔ گوجرانوالہ میں42 child abuse cases, 77 child sexual abuse cases اسی طرح آپ کے شہر گجرات میں41 child abuse cases and 22 child sexual abuse cases۔ پاکپتن میں14 child abuse cases۔

جناب سپیکر! 2017-18 کے مقابلے میں یہratio 55 percent increase کر گئی۔ رحیم یار خان میں28 child abuse cases and 52 child sexual abuse cases, 27 minor girls cases۔ وہاڑی میںone minor girl case، جھنگ میں ایک کیس اسی طرح فیصل آباد میں زیادتی، قتل اور 12 سال کے خواجہ سراء کو قتل کیا گیا لیکن کوئی بندہ گرفتار نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! یہ ساری چیزیں آگئی ہوئی ہیں۔ آپ کے ساتھی سید حسن مرتضٰی نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں صرف ایک آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس بہت سارا certified record with FIR's ہے اور جو FIRs نہیں ہوئیں اُن لوگوں کے نام اور وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ کوئی ایسی بات کریں جو بڑی serious بات ہو اور جس پر ہم واقعی کام کر سکیں۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس اس کا سارا ریکارڈ ہے؟ آپ FIRs کی ایک ایک کاپی اجلاس کے بعد وزیر قانون کو دے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ وہ cases ہیں جو درج نہیں ہو سکے اور جو cases درج ہوئے ہیں وہ بھی میرے پاس ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو میرے قابل احترام بھائی ہیں میں ان سے ان تمام cases کی تفصیل لے لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ ایک کیس بھول گئے ہیں ماڈل ٹاؤن واقعہ کے قاتل بھی ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔ ذرا اُن کا بھی ذکر فرمادیں وہ جانور نہیں تھے بلکہ انسان ہی تھے جو ماڈل ٹاؤن واقعہ میں قتل ہوئے تھے لہٰذا اُن کے قاتلوں کو بھی گرفتار ہونا چاہئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا جو وزیر قانون نے محسوس کیا ہے۔ I have a lot of respect for him.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے تو صرف یاد کرایا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر قانون نے غلط طریقے سے یاد کرایا ہے۔ ساہیوال واقعہ بھی تو ہوا تھاناں! انہوں نے ساہیوال واقعہ میں 10 کروڑ روپیہ دے کر صلح کرائی تھی وہ بھی تو انسان ہی تھے جو قتل ہوئے تھے۔

لگا کے آگ شہر کو یہ بادشاہ نے کہا
اُٹھا ہے آج دل میں تماشے کا شوق بہت
جُھکا کے سر سبھی شاہ پرست بول اُٹھے
حضور کا شوق سلامت رہے شہر اور بہت

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش اے کہ میں پورے بجٹ دے وچ اپنے وزیر صاحب دی کافی توجہ دوائی کہ میرے ضلع ول توجہ کرلین۔ پنجاب دے اوہناں اضلاع وچ جتھے حزب اختلاف دی نمائندگی اے اوہناں سڑکاں تے اوہناں پُلاں دے اُتے وی توجہ دے لین۔ اجے تک کوئی خاطر خواہ پیشرفت نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میں کوشش کراں گا کہ پنجاب دی50 فیصد آبادی جنہاں نے حزب اختلاف نُوں ووٹ دے کے اسمبلی دے وچ بھیجیا اے میں اوہناں دی طرفوں on the floor of the House منت کراں گا کہ خدارا، خدارا کُجھ نا کُجھ تے ساڈے ول وی لا دیو۔ اَسیں وی اس سوسائٹی دے tax payer آں، اَسیں وی تہاڈے بِھرا آں۔ اللہ کرے تُسیں ایدھر نا آؤ، اَسیں تہاڈے نال ادوھر جایئے آجا کدیں تے بہتر اے اَسیں وی کوئی اچھیاں یاداں تہاڈے نال رکھئے۔

جناب سپیکر! میں جناب دی وساطت نال وزیر صاحب دی توجہ دلاواں گا 2008 والی حکومت دی طرف پاکستان پیپلز پارٹی نے پاکپتن، منچن آباد دے درمیان دریا اُتے پُل دا کم مکمل کرایا سی تے اُوہ پُل اَج وی بابا فریدؒ دے ناں توں منسوب اے۔ اُس پُل تو پہلاں پاکپتن توں لے کے دریا دے اُس پُل تک سڑک اَج تک نہیں بَن سکی۔ حکومت اُس سڑک نُوں بنا دیوے تے

اوہناں لوکاں دا بہت وڈا مسئلہ حل ہو جائے گا، میں حکومت دا بڑا مشکور ہوواں گا۔ میرا اوہ حلقہ نئیں اے لیکن اوتھوں دے لوکاں نے request کیتی اے کہ تُسیں گل کر دے جے، تے ساڈی سڑک دی گل وی کر دینا اس واسطے میں اِہ عرض کر دتی اے۔

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ دے اندر اتنی وڈی رقم رکھنا میں سمجھنا آں کہ ساڈی حکومت دیاں ترجیحات نئیں نیں اس لئی اوہناں نُوں اُلجھن جئی محسوس ہوندی اے کہ سابقا ادوار دے وچ سڑکاں تعمیر ہوندیاں رہیاں۔ میٹرو بس تے اورنج ٹریناں چلدیاں رہیاں پر اوہناں دی ترجیحات وچ ایہہ شامل نئیں کہ اوہ سڑکاں ول توجہ دین گے تے جہیڑا پیسا اوہ رکھ رئے نیں ایس pandemic دے ہوندیاں ہویاں اوہ کجھ کرن گے۔

جناب سپیکر! میں کل وی عرض کیتی سی کہ قبرستاناں دیاں چار دیواراں تے نویں آفیسرز کلب بناون دیاں ترجیحات نیں پر میں سمجھنا آں کہ ساڈی عوام اس قسم دیاں فضول خرچیاں دے متحمل نئیں۔ اگر اینہاں نوں ایہہ رقم وی دے دتی گئی تے ایہہ اوس نوں وی ضائع کر دین گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش اے کہ میرے ضلع دے اندر main چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ اِک وقت وِچ کراچی توں خیبر تک link کر دی سی، اج موٹروے بنن نال اوہدی ضرورت کجھ گھٹی ضرور اے پر بڑی اہم سڑک اے۔ اوہ 35/30 کلومیٹر دا ٹوٹا بالکل ای تباہ ہو چکیا اے تے اوہدے تے travel کرنا مشکل ای نئیں بلکہ ناممکن ہو چکیا اے۔ چنیوٹ فیصل آباد سڑک جیہڑی اوکاڑہ توں خوشاب، میانوالی تے اگے تک جاندی اے اوس سڑک تے اِنّی ٹریفک اے کہ آئے دن حادثات ہوندے نیں۔ چنیوٹ توں پتھر تے ریت دے بھرے گیارہ ہزار ٹرک روزانہ گزردے نیں جیہدی وجہ توں لوگ روزانہ حادثات دا شکار ہوندے نیں، اموات وی ہوندیاں نیں تے لتّاں باہواں وی ٹٹدیاں نیں ایس لئی kindly اوس سڑک ول توجہ کر لین۔ ایس توں علاوہ کل میں ضمنی بجٹ پڑھدیاں تے کافی چیزاں عرض وی کیتیاں سن پر مینوں اپنے منسٹر مواصلات و تعمیرات تے رحم آ رہیا سی کہ اوس ویچارے دے شہر دی وی کوئی سڑک نئیں سی۔ ایہہ کجھ منسٹر تے کجھ مینوں وی فنڈز دے دین تا کہ مواصلات و تعمیرات بہتر طریقے نال کم کر سکے۔ اوہ ویچارے وزیر صاحب بول نئیں سکدے پر واقعی اوہناں دی حالت قابل رحم جے۔ بے شک تسیں ساری کتاب

پڑھ لوو اوہناں دے شہر دا کوئی ناں نئیں اے۔ اسیں چاہنے آں کہ حکومت کھلوتی روے پر ایہہ حکومت اپنے بھار نال ای ڈگدی جاندی اے۔

جناب سپیکر! اسیں نئیں چاہندے کہ جمہوریت کمزور ہووے، جمہوری نظام de-rail ہووے پر جدوں تک ایہہ خود کوشش نئیں کرن گے اودوں تک ایہہ نظام مضبوط نئیں ہو سکدا۔ میں زیادہ ٹائم نئیں لواں گا کیوں جے میرے ہور دوستاں نے وی گل کرنی اے۔

جناب سپیکر! میں ایہہ ای گزارش کراں گا کہ اپوزیشن دے حلقیاں ول ضرور توجہ دینی چاہیدی اے۔ بڑی مہربانی

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج گورنمنٹ کی طرف سے پیش کئے جانے والے ضمنی بجٹ پر مطالبات زر کو میں oppose اس لئے کرتا ہوں کیونکہ گورنمنٹ نے ایسی کوئی سکیم، کوئی کارنامہ یا کوئی ایسا incentive نہیں دیا جو پبلک کی بہتری کے لئے ہو۔ یہ tax payers کا پیسا ہے جس کو عوام کی بہتری کے لئے خرچ کرنا چاہئے تھا نہ کہ یہ رقم ان کے اللوں تللوں پر اڑا دی جائے۔ ہم سنتے تھے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ کو پُل اور سڑکیں بنانے کا بڑا شوق ہے لیکن جب موٹرویز بنائے گئے تو ان کی وجہ سے آج اللہ کا کرم ہے کہ پورا پاکستان موٹرویز کو enjoy کر رہا ہے۔ اِن کو پہلے موٹرویز پر بڑا اعتراض تھا لیکن اس وقت آپ دیکھ لیں کہ جس پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کو کل تک شاہرات، سڑکیں، پُل، کھالے اور نالے پسند نہیں تھے لیکن آج شاہرات اور پلوں کے لئے ضمنی بجٹ منظور کروا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع ساہیوال سے ہے اس لئے میں ساہیوال کے حوالے سے آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ جس side سے بھی ساہیوال جائیں تو ہر جگہ پر ٹال پلازے موجود ہیں۔ اگر فیصل آباد سے ساہیوال کی طرف جائیں تو کتب شاہانہ پُل پر ٹال پلازہ موجود ہے، عارف والہ روڈ پر چلے جائیں تو نمیر شریف سے پہلے ٹال پلازہ موجود ہے، پاکپتن روڈ پر چلے جائیں تو پاکپتن روڈ پر ٹال پلازہ موجود ہے، لاہور روڈ پر آ جائیں تو قادر آباد پر موجود ہے اور ملتان روڈ پر چلے جائیں تو ہڑپہ پر ٹال پلازہ موجود ہے۔ میرے ضلع میں داخل ہونے کے لئے چھ ٹال پلازے موجود ہیں۔ گورنمنٹ یہ تمام ٹیکس ہم سے collect کرتی ہے لیکن میں on the floor of the

House یہ چیلنج سے کہتا ہوں کہ مواصلات و تعمیرات نے ساہیوال کے لئے ایک بھی سکیم نہیں دی۔ ساہیوال عارف والہ روڈ ایک ریاست کو cater کرتی ہے یعنی وہاڑی، بہاولنگر اور بہاولپور کی طرف جانے والے لوگ اسی روڈ کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ ایک قاتل سڑک ہے جس کو مکمل تعمیر کرنا تو دُور کی بات ہے اُس کی repair تک نہیں کی جا رہی اور روزانہ اس روڈ پر آٹھ دس حادثات رونما ہو رہے ہیں۔ ساہیوال سے فیصل آباد روڈ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ کا ایسا شاہکار کارنامہ تھا جہاں کتب شاہانہ پُل بنایا گیا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا یہ پوائنٹ آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ایک دو منٹ لوں گا۔

جناب سپیکر: باقی ممبران رہ جائیں گے۔ خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ آج ہم ضمنی بجٹ میں صحت پر بات کر رہے ہیں لیکن میں نے جو تحریک پیش کی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ ڈالر کی وجہ سے ہمارے exchange rate میں فرق پڑا ہے۔ یہاں پر بہت comparison کئے جاتے ہیں کہ پچھلی دفعہ یہ بجٹ تھا اور اگلی دفعہ یہ بجٹ رکھ دیا لیکن کیا کبھی کسی نے سوچا ہے کہ آج سے دو سال پہلے ڈالر ریٹ کی وجہ سے جو چیز -/10 روپے کی تھی وہ آج -/16 روپے کی ہو چکی ہے لہٰذا اس حساب سے 40 گنا زیادہ بجٹ رکھنا چاہئے تھا لیکن ہم نے چونکہ تعریف کرنی ہوتی ہے اور اپوزیشن بنچوں نے تنقید کرنی ہوتی ہے اس لئے ہم اپنی اپنی روش پر چلتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کیونکہ اس وقت ہمیں سب سے بڑا testing کا مسئلہ درپیش ہے۔ کورونا اتنا بڑا epidemic ہے اس لئے بجٹ میں اصل کام کرنے والا یہ تھا کہ ٹیچنگ ہسپتال جن کے اندر تمام لیبارٹریاں موجود ہیں اُن کو اپ گریڈ کرتے۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق اب testing بھی reduce کر دی ہے لہٰذا ہمیں یہ چاہئے تھا کہ تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کی لیبارٹریوں کو اپ گریڈ کرتے، اُن کے لئے بجٹ رکھتے اور

وہاں کورونا ٹیسٹ کی سہولت بہم پہنچاتے تاکہ پورے پنجاب میں جگہ جگہ کورونا کا ٹیسٹ ہو سکتا لیکن بدقسمتی سے کوئی منصوبہ شامل نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں ایک اور مثال دینا چاہوں گا کہ ہمارے ممبران اسمبلی چاہے وہ گورنمنٹ یا اپوزیشن کی side پر بیٹھے ہیں ان سب کے پاس سفارشیں آتی ہیں کہ مریض کا ڈائیلسز کروانا ہے کیونکہ لسٹ بڑی لمبی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر ہیلتھ کے حوالے سے اتنے بڑے بڑے دعوے کرنے والے موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم champion ہیں اور ہم نے ہیلتھ کا بجٹ بھی کافی بڑھا دیا ہے لیکن جو کرتوت آپ نے کیا ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! پچھلے بجٹ میں آپ نے ڈائیلسز کے لئے 91 کروڑ روپے کی رقم رکھی تھی لیکن آپ کی نالائقی کا عالم یہ ہے کہ اس میں سے صرف 21 کروڑ روپیہ جاری کیا لیکن اُس کا بھی نہیں پتا کہ صحیح خرچ کر سکے ہیں یا نہیں۔ آپ جس کے دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ کے بجٹ سے کئی گنا زیادہ رکھ دیا ہے لیکن اس بجٹ میں آپ نے اس کے لئے صرف 66 کروڑ روپیہ مختص کیا ہے لیکن اس میں سے جاری کتنا ہو گا یہ آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ یہ اعداد و شمار کے جھمیلوں میں ہمیں گھمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ جس صحت انصاف کارڈ کی تعریفیں کرتے تھکتے نہیں تھے اور کہتے تھے کہ یہ کسی کے باپ کا پیسا نہیں ہے اس لئے کوئی اپنی تصویر نہ لگائے اور کوئی اپنی پارٹی کا نام نہ رکھے لیکن آپ نے ہر چیز کے ساتھ انصاف لگا دیا ہے۔ آپ نے سکولوں کے ساتھ انصاف کی دُم لگا دی لیکن آپ کے پاس انصاف نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ صحت انصاف کارڈ کو اپنی پارٹی پرچم سے paint کرنے کا حق کس نے دیا حالانکہ آپ تو کہتے تھے کہ یہ کسی کے باپ کا پیسا نہیں ہے۔ کیا یہ آپ کے باپ کا پیسا ہے لہٰذا آپ کو اس کا جواب دینا ہو گا؟ وہ صحت انصاف کارڈ جس میں gynecology کے علاوہ کسی دوسری بیماری کا علاج ہی نہیں ہوتا لہٰذا مجھے بتائیں کہ اس صحت انصاف کارڈ سے کسی شخص کا کورونا کا علاج ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کے پوائنٹس آ گئے ہیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! اگر کسی کا کورونا کا علاج صحت انصاف کارڈ سے ہو رہا ہے تو مجھے بتا دیں۔ ابھی تو میں نے بات شروع کی ہے اور بڑی دُور تک جائے گی۔

جناب سپیکر: بس اتنا ہی ٹائم ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! مجھے پانچ منٹ تو دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ نے سب سے زیادہ وقت لیا ہے۔ اب چونکہ اس پر طے ہوا ہے اور پہلے اعلان بھی کیا گیا تھا کہ ضمنی مطالبات زر پر cut motions کی کارروائی کا وقت ساڑھے چار بجے تک ہے لیکن ہم نے اس کو extend بھی کیا ہے اس لئے باقی مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 144(4) کے تحت "گلوٹین" کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب قاعدہ 144(4) کے تحت "گلوٹین" کا اطلاق کرتے ہوئے کارروائی کا آغاز کرتے ہیں اور مطالبہ زر نمبر 3 لیتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 13-ارب 84 کروڑ 76 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"پولیس"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 4

جناب سپیکر: جی، مطالبہ زر نمبر 4 لیتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 12-ارب 88 کروڑ 52 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"خدمات صحت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر7

جناب سپیکر: جی، مطالبہ زر نمبر7 لیتے ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم 65-ارب 78 کروڑ72لاکھ63ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر9

جناب سپیکر: جی، مطالبہ زر نمبر9 لیتے ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو6-ارب28کروڑ18لاکھ3ہزار842روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"شاہرات وپل"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار ایوان میں تشریف لائے)

مطالبہ زر نمبر 1

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 47 کروڑ 13 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"مالیہ اراضی"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 2

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 4 کروڑ 21 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"صوبائی آبکاری"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر5

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو6کروڑ61لاکھ 60ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صحت عامہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر6

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم 8-ارب 15 کروڑ91لاکھ78ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ریلیف**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر8

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو16 کروڑ36 لاکھ60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر10

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"افیون"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر11

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر12

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر13

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر14

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"اخراجات برائے قانون موٹر گاڑیاں"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر15

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"دیگر ٹیکس و محصولات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر16

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"آبپاشی و بحالی اراضی"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر17

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"انتظام عمومی"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر18

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"نظام عدل برداشت"** کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 19

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 20

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"عجائب خانہ جات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر21

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعلیم**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر22

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**زراعت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر23

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ماہی پروری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر24

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"ویٹرنری"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر25

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"امداد باہمی"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر26

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"صنعتیں"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر27

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"متفرق محکمہ جات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 28

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"سول ورکس"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 29

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"مواصلات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 30

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر31

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر32

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سبسڈیز**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر33

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرقات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر34

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**شہری دفاع**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر35

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ڈویلپمنٹ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر36

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعمیرات آبپاشی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر37

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سرکاری عمارات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر38

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Finance may lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2019-20.

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ

برائے سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2019-20.

MR SPEAKER: The Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2019-20 has been laid.

اب میں پنجاب کا بجٹ منظور ہونے پر وزیر اعلیٰ پنجاب، تمام ممبران جس میں اپوزیشن ممبران اور حکومتی اتحادی جماعتوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں، اس میں ہر ایک ممبر کا نہایت ہی اعلیٰ اور قابل تحسین کردار رہا ہے۔ چاہے وہ ہمارے منسٹرز صاحبان تھے الحمدللہ بڑے اچھے طریقے سے اللہ کے فضل وکرم سے خوش اسلوبی کے ساتھ بجٹ پاس ہوا ہے اور میں ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ شروع شروع میں بہت زیادہ criticism ہوئی کہ ہم نے ایسے میں یہ اتنی بڑی جگہ لے لی ہے، یہ ہو گیا ہے، وہ ہو گیا ہے؟

ہمارے بہت سارے اپنے دوستوں نے بھی کافی باتیں کیں تو میں نے کہا کہ میں end of the day ان کو بتاؤں گا کہ آج کے دن تک maximum ٹوٹل 33 لاکھ روپے سے زیادہ خرچہ نہیں ہے جبکہ اگر ہم اپنے ہاؤس میں اجلاس منعقد کرتے جو کہ جگہ بھی نہیں تھی تو ہمارا وہاں ساڑھے ستائیں لاکھ روپے صرف بجلی کا بل آتا ہے۔ آپ کے لئے یہ اتنی بڑی facility اس لئے کوشش کر کے لی گئی کہ جو بجٹ کے وقت ووٹنگ کا حق ہے، ہمارے ذہن میں یہی سوچ تھی، ہمارے وزیر اعلیٰ، ہمارے وزیر قانون اور ہماری کابینہ سب کے ذہن میں یہ سوچ تھی کہ ہم نے کسی کو اس حق سے محروم نہیں کرنا۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ کریڈٹ ان کو جاتا ہے کیونکہ ہم نے خوش اسلوبی سے ہر مرحلہ طے کیا ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں اپوزیشن کا رول بھی بڑا اہم تھا اور آپ نے بڑا اچھا کردار ادا کیا۔ ہمیں کہیں مشکلات آئیں تو ہم سب اور ہر ایک اپنی اپنی پارٹی کے مطابق سمجھ اور سوچ کر چلے لیکن ادھر جو ٹیم بیٹھی ہے، جناب عثمان احمد خان بزدار اور ان کی کابینہ، وزیر قانون، سارے قابل احترام منسٹرز صاحبان، قابل احترام ممبران صاحبان اور خاص طور پر چیف ویب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں (نعرہ ہائے تحسین)

انہوں نے اتنی بھاگ دوڑ کی ہے میرے خیال میں یہ اگلے دو ماہ exercise بھی نہ کریں تو ماشاءاللہ smart رہیں گے۔ اب میں نہایت ہی قابل احترام وزیر اعلیٰ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ خطاب فرمائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر اعلیٰ کا ایوان سے خطاب

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کے اس تاریخی موقع پر آپ نے جس بہتر انداز میں اس ہاؤس کو چلایا اس کی مثال بہت کم ہی ملتی ہے۔ اس پر میں آپ کا اپنے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اس ایوان میں موجود اپنے تمام ممبران اسمبلی، اپنے کابینہ کے ممبران، اپنے وزیر قانون، وزیر خزانہ اور اپنی پوری ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ پہلی دفعہ ایسا ہو رہا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس اسمبلی کی عمارت سے باہر منعقد کیا جا رہا ہے، ہم جس pandemic سے گزر رہے ہیں اس وقت دنیا میں ایک کروڑ سے زائد افراد اس سے متاثر

ہو چکے ہیں اور تقریباً پانچ لاکھ افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ اس مشکل صورتحال میں صرف ڈینگی ہی نہیں، کورونا ہی نہیں بلکہ ٹڈی دل اور سیلاب کا ممکنہ خدشہ بھی ہے۔اس میں ہمیں گندم کی خریداری کا چیلنج بھی تھااور غریب آدمی کو relief package دینے کا بھی ہے تو الحمدللہ میں اور میری پوری ٹیم نے ایمانداری کے ساتھ پوری محنت کی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس مقصد میں سرخرو ہوئے ہیں۔ جب ہمیں 13۔جنوری کورونا کی وبا کے بارے میں پتا چلا تو اسی دن سے ہی ہم نے عملی اقدامات کرنے شروع کر دیئے تھے۔ ہم نے کیبنٹ کمیٹی بنائی اور ہم نے پنجاب کے اندر ایمر جنسی نافذ کر دی، اس کے بعد جب ہماری لیبارٹریز کی تعداد بہت کم تھی اور جس طرح ہماری testing capacity ایک سو سے بھی کم تھی۔

جناب سپیکر!الحمدللہ آج ہم بارہ ہزار کی capacity پر پہنچ چکے ہیں اور ہماری 17 لیبارٹریز پنجاب کے اندر functional ہیں۔ اس وقت تک ہم پنجاب میں 5 لاکھ سے زیادہ test کر چکے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ اس وقت پنجاب کے اندر جو کورونا سے related ہر قسم کی ادویات ہیں ان میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ بیچ میں کچھ انجکشن کا چھوٹا سا مسئلہ درپیش تھا وہ وزیراعظم کی خصوصی intervention پر ڈراپ نے فوری طور پر اس کو منظور کیا اور آج کے دن پنجاب کے اندر کسی قسم کی دوائی یا انجکشن کی کمی نہیں ہے۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ ہم نے 9ہزار سے زیادہ oxygenated beds کی capacity بڑھائی ہے اور ہم نے 2600 High Dependency Unite قائم کئے ہیں اور 2300 سے زیادہ وینٹی لیٹرز فراہم کئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس کے علاوہ جو ڈاکٹرز، ہیلتھ پروفیشنلز اور ریسکیو ورکر تھے جو فرنٹ لائن پر COVID-19 کو deal کر رہے تھے ان کے لئے ایک اضافی تنخواہ کا بھی اعلان کیا ہے۔ اس

کے علاوہ جب کوئی دوران ڈیوٹی ورکر یا آفیسر جاں بحق ہوتا ہے تو اس کے لئے ہم نے شہید package کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ اس کے بعد locust ٹڈی دل جس نے ہمارے پنجاب کے 24 اضلاع کو متاثر کیا لیکن الحمدللہ ہماری بروقت کارروائی سے پنجاب کے اندر کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا۔ اس کے لئے ہم نے ایک ارب روپے سے زائد رقم پی ڈی ایم اے کو فراہم کر دی ہے اور ہم نے کورونا کے لئے بھی 2۔ارب روپے سے زائد کی رقم پی ڈی ایم اے کو فراہم کر دی ہے۔ آج کے دن تک پنجاب کے مختلف علاقوں میں پی ڈی ایم اے 8 لاکھ ایکڑ سے زیادہ رقبے پر سپرے کر چکی ہے اور جو ان کے پرانے آلات تھے ان کے لئے ہم نے جدید آلات purchase کئے ہیں۔ خصوصی App اور ٹڈی دل کے لئے surveillance کا information system develop کر لیا ہے۔ اس کے بعد ٹڈی دل اور کورونا کا جو issue تھا اس میں میں خود فیلڈ میں نکلا ہوں اور میں دفتر میں نہیں بیٹھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے 25 ڈویژن، ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر تک خود دورے کئے، میں نے خود فیلڈ میں جا کر تمام چیزوں کو visit کیا۔ وفاقی حکومت کے تعاون سے پنجاب بلکہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا relief package اس حکومت نے احساس پروگرام کے تحت دیا ہے۔ آج کے دن تک ہم نے پنجاب میں 65۔ارب روپے سے زیادہ 12,12 ہزار روپے ایک فرد کو پورے پنجاب میں تقسیم کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بجٹ سے پہلے کی کچھ financial صورتحال بیان کرنا چاہوں گا۔ مارچ 2020 کے اندر جو ہمارے مالی حالات تھے اُس میں ہمارے FBR کے targets میں 13 فیصد اضافہ متوقع تھا جو ہمارے صوبہ کا on source revenue تھا اُس میں 23 فیصد اضافہ دیکھنے میں آرہا تھا۔ وفاق سے محصولات کی مد میں 20 فیصد اضافہ متوقع تھا جس سے ہمیں 852.2۔ارب روپے کی خطیر رقم ملنا متوقع تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ کچھ اور تھا جو ہمیں ایک آزمائش کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے پنجاب کو 635۔ارب روپے کا نقصان اُٹھانا پڑا لیکن اس کے باوجود بھی میں نے جو ہماری اپنی پوری فنانس کی ٹیم تھی اُن کو کہا کہ ایک حقیقت پسندانہ بجٹ بنایا جائے اُس میں صرف الفاظ کی جادوگری نہ ہو، اس میں اعداد کا ہیر پھیر نہ ہو بلکہ یہ حقیقت پسندانہ بجٹ ہو۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ پہلا بجٹ ہے جو حقیقت کے بالکل ہی نزدیک ہے اس کے لئے میں اپنے معزز ممبران کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے اندر جو زیر تکمیل ہمارے منصوبہ جات ہیں اُن کے لئے ہمیں 1300-ارب روپے کی خطیر رقم درکار ہے، یہ ایک بہت بڑی رقم ہے، یہ بہت بڑا چیلنج ہے۔ انشاءاللہ میں اور میری پوری ٹیم بھرپور کوشش کریں گے کہ اس چیلنج سے ہم نبرد آزما ہو سکیں۔اس کے بعد کورونا سے بچاؤ کے لئے جو درکار وسائل ہیں اگلے مالی سال کے بجٹ میں 106-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں،اس میں 56-ارب روپے کا ٹیکس ریلیف دیا گیا ہے اور 50-ارب روپے براہ راست جو کورونا کے اوپر اخراجات ہونے ہیں وہ ہیں۔

جناب سپیکر! کنسٹریکشن انڈسٹری کی بحالی کے لئے ایک سپیشل مراعاتی package دیا گیا ہے ease of doing business کے اندر جو لوکل گورنمنٹ کے لوکل چھوٹے ٹیکسز تھے وہ ہم نے ختم کر دیئے ہیں جو کہ 600 ملین بنتے تھے وہ صوبائی حکومت خود ادا کرے گی۔ ہم PPP اتھارٹی کا قیام عمل میں لائے ہیں جس کے پائپ لائن کے اندر 140-ارب روپے کی 13 بڑی سڑکیں ہیں اور اُس میں SL3 کا افتتاح گزشتہ دنوں وزیراعظم کر چکے ہیں جس پر تقریباً 11-ارب روپے کے قریب لاگت آئے گی۔پنجاب میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے جو شہر ہیں اُن کے لئے 23-ارب روپے کی لاگت سے ورلڈ بنک کا ایک پروگرام ہے۔

جناب سپیکر! ایشین ڈویلپمنٹ بنک کا ایک پروگرام ہے جو کہ 20-ارب روپے سے پنجاب کے چھوٹے اور بڑے شہروں کی بہتری کے لئے ہے۔ہم نے ڈویلپمنٹ بجٹ کے اندر 5-ارب روپے کا اضافہ اس مشکل حالات کے اندر بھی کیا ہے۔ہم نے لوکل گورنمنٹ کے بجٹ کے اندر 10-ارب روپے کا اضافہ کیا۔ 121 سال کے بعد پنجاب کا اریگیشن کا دوسرا بڑا منصوبہ جلال پور کینال پراجیکٹ کا ہم نے آغاز کیا جس کے لئے 32-ارب 40 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔زراعت کے لئے 31-ارب 73 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں اور پہلی مرتبہ women empowerment کے لئے 1.5-ارب روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر !میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اقلیتوں کے لے بجٹ میں اس دفعہ 6 گنا اضافہ کیا گیا ہے۔ہیلتھ سیکٹر کے اندر 38 فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے جو کہ ایک ریکارڈ ہے اور ایجوکیشن کے بجٹ کے اندر 18 فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، Order in the House Please

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار): جناب سپیکر! انٹی انکروچمنٹ drive کے ذریعے پورے پنجاب کے اندر ہم نے 135-ارب روپے کی زمینیں واگزار کروائی ہیں۔ حکومت پنجاب اپنے بڑے بھائی ہونے کے ناتے بلوچستان کے اندر تین پراجیکٹس کرنے جارہی ہے۔ نمبر 1 خاران کے اندر ایک ٹیکنیکل کالج، نمبر 2 تفتان کے اندر زائرین کے لئے کمیونٹی سنٹر اور نمبر 3 تربت میں ایک 100 بیڈ کا ہسپتال ان منصوبوں پر 1.25 روپے لاگت آئے گی۔ ہم پنجاب میں ڈاکٹرز، انجینئرز، پولیس اور سول آفیسروں کی صلاحیتوں کے اعتراف کے طور پر انہیں مزید سہولتیں دے رہے ہیں تاکہ وہ یکسوئی کے ساتھ عوام کی خدمت کر سکیں۔ عوام کو عدل و انصاف کی فراہمی حکومت کی اوّلین ترجیح میں شامل ہے یہی وجہ ہے کہ عدلیہ کی گرانٹ میں 1.5-ارب روپے دیئے جارہے ہیں، جہاں تک پولیس کی بات ہے پہلی دفعہ 10 ہزار constable کی بھرتی کی منظوری دی گئی ہے، پولیس کو 600 نئی گاڑیوں کے لئے پیسے دیئے گئے ہیں، 45 نئے تھانے بنائے جارہے ہیں اور 101 تھانوں کو قائم کرنے کے لئے اراضی کی منظوری دی جاچکی ہے۔ ریسکیو 1122 انسانی خدمت کی ایک بہترین مثال ہے اس کا دائرہ کار پورے پنجاب کی تحصیل لیول تک بڑھا رہے ہیں، پندرہ سال کے بعد ان کا structure service ہم نے بنایا، ان کے allowances کی ہم نے منظوری دی ہے اور موٹر سائیکل ایمبولینس سروس ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر تک extend کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 483 ایمبولینسز ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے لئے ہیں جو پنجاب کے دیہی علاقوں میں سروس دیں گی اُن کے لئے ہم نے فنڈز فراہم کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! مہنگائی پر قابو پانے کے لئے ماڈل بازار کا دائرہ کار تحصیل لیول تک بڑھایا جارہا ہے اور 36 اضلاع میں ایک سال کے اندر ہم نے 3½ کروڑ افراد کو ہیلتھ کارڈ تقسیم کئے ہیں جو کہ پنجاب کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہیں نوجوانوں کے لئے PSIC کے تحت 9.5-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ 25 ہزار سے لے کر 50 لاکھ تک کے قرضے دے گی۔

جناب سپیکر! کفایت شعاری کی پالیسی کے تحت ہماری کیبنٹ کمیٹی نے 61-ارب روپے کی supplementary grants reject کی ہیں اور وزیر اعلیٰ آفس کا خرچہ 37 فیصد کم کر دیا گیا ہے۔ 12 ہزار ڈاکٹرز اور ہیلتھ پروفیشنل کی بھرتی کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو approval دے

دی ہے جس پر کام جاری ہے۔ ہم اس بجٹ میں تحصیل ہیڈ کوارٹرز کے اندر ایمر جنسی سروسز کو بہتر اور اپ گریڈ کریں گے اور صوبے میں 12 نئے بڑے ہسپتال بنائے جا رہے ہیں۔ تعلیم جو کہ ایک ہماری بنیادی ضرورت ہے اس کے اوپر ہمارا بہت focus ہے پنجاب کے اندر سات یونیورسٹیوں کے ایکٹ منظور ہو چکے ہیں اور یہ پراجیکٹس تیزی سے اپنے مراحل طے کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہر ضلع میں ایک یونیورسٹی کیمپس ضرور بنائے گی۔

جناب سپیکر! سرکاری خزانہ سے ایک روپیہ خرچ کئے بغیر zero financial impact کے تحت 1227 پرائمری سکولوں کو ایلیمنٹری سکولوں کا درجہ دے دیا گیا ہے یہ پہلے فیز کے تحت دیا گیا ہے اس کے بعد اب مڈل سکول کو ہائی اور ہائی سکولز کو ہائر سیکنڈری کا درجہ انشاءاللہ دیا جائے گا۔ ہم ریونیو بورڈ میں اصلاحات لا رہے ہیں اور لینڈ ریکارڈ سسٹم کو فعال کیا جا رہا ہے اور نمبر داری سسٹم کو بھی فعال کیا جا رہا ہے۔ اگلے مالی سال کے اندر ہم کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام، مونسپل سروسز پروگرام اور Rural Accessibility Programme کو جاری رکھیں گے جن کے فنڈز ہمارے منتخب ممبران کے مشورے سے خرچ ہوں گے۔

جناب سپیکر! پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ پچھلے دس سالوں میں سے ہم نے wheat کی ریکارڈ procurement کی ہے جو کہ 41 لاکھ میٹرک ٹن ہے اور اس کی release کی پالیسی انشاءاللہ کل cabinet سے فائنل کی جائے گی۔ قیام پاکستان سے لے کا کر آج تک پنجاب کے اندر تین special economic zones تھے۔ اس قلیل عرصے میں ہم نے 13 economics zone establish کئے ہیں جن میں سے سات کی Federal Government approval دے چکی ہے لہٰذا وزیر اعظم جناب عمران خان کے وژن اور ان کی صنعتی سرگرمیوں کی پالیسی کے تحت روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

جناب سپیکر! ماضی میں یہ روایت رہی ہے کہ گزشتہ حکومت کے ترقیاتی منصوبوں کو کسی نہ کسی جواز کے تحت یا تو بند کر دیا جاتا تھا یا ان کی رفتار سست کر دی جاتی تھی جس کی مثال پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت ہے، جس کو دس سال تک روکے رکھا گیا لیکن ہم نے اس روایت کو ختم کیا۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ ہم میٹرو بس اور اورنج لائن میٹرو ٹرین کو بھی چلا رہے ہیں اور اس کی مانیٹرنگ بھی کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! صرف یہی نہیں بلکہ پنجاب میں بہت جلد انشاءاللہ ہم میگا پراجیکٹس بھی لے کر آئیں گے جو کہ وزیراعظم کی راہنمائی اور پالیسیوں کے تحت یہاں پر خوشحالی آئے گی۔ میں اس ایوان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس قلیل مدت میں اس نے ریکارڈ قانون سازی کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس کی مثال قابل تقلید ہے۔ پسماندہ اور محروم اضلاع کی ترقی اور خوشحالی کا خصوصی طور پر خیال رکھا جارہا ہے۔ جنوبی پنجاب کے لئے 33 percent funds ring fence کئے گئے ہیں تاکہ ان کو کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہ کیا جاسکے۔ ساؤتھ پنجاب سیکرٹریٹ کے لئے اگلے مالی سال کے بجٹ میں ایک ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپنے کئے گئے ایک وعدے کے مطابق جنوبی پنجاب کے لئے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ساؤتھ اور ایڈیشنل آئی جی ساؤتھ کی اسامیاں منظور کی گئی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج آپ کو یہ جان کر بہت خوشی ہوگی کہ میرے یہاں آنے سے قبل ایڈیشنل چیف سیکرٹری ساؤتھ اور ایڈیشنل آئی جی ساؤتھ کے عہدوں پر افسران کی تعیناتی کے احکامات جاری ہوچکے ہیں اور وہ کل سے ہی اپنی جائے تعیناتی پر رپورٹ کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔ تحریک انصاف کی حکومت شفافیت اور میرٹ پر یقین رکھتی ہے اور افسران کی تعیناتی میرٹ پر کی جاتی ہے اور افسروں کو سیاسی دباؤ سے آزاد ہو کر کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے جس کا ماضی میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ میری حکومت، میری سیاسی اور انتظامی ٹیم عوام کے سامنے جوابدہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صوبائی اسمبلی پنجاب سٹاف، فنانس ڈیپارٹمنٹ، لاءڈیپارٹمنٹ اور کیبنٹ ونگ کو تین اضافی تنخواہیں بطور اعزازیہ دینے کا اعلان بھی کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں اپوزیشن کے ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس آئینی process میں حصہ لیا۔ ایک مرتبہ پھر میں آپ کا اور اس پورے ایوان کا

شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سب کی صحت اور سلامتی کے لئے دعا گو ہوں۔ آخر میں، میں ایک شعر پڑھ کے اپنی بات کو ختم کروں گا۔

اپنا شیوہ ہے زمانے میں جلاتے ہیں چراغ
ان کی سازش ہے زمانے میں یونہی رات رہے

(پاکستان زندہ باد)

جناب سپیکر: وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد بزدار میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص طور پر اچھی اور مدلل speech کرنے پر بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں خاص طور پر معذرت کے ساتھ ایک شکریہ اور خاص خراج تحسین پیش کرنا بھول گیا تھا کہ ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب نے اس آئینی process کو مکمل کرنے کے لئے بھرپور حصہ لیا اور اس کی نمائندگی بھی کی میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(59)/2020/2285. Dated: 30th June, 2020. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Mohammad Sarwar, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on 30th June 2020(Tuesday) after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 30th June 2020

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL ALEEM KHAN, MR. *(Minister for Food)*
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 772
ABDUL RAUF MUGHAL, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 947
ABIDA BIBI, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 952
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-19th June, 2020 485
-22nd June, 2020 547
-23rd June, 2020 621
-24th June, 2020 709
-25th June, 2020 787
-26th June, 2020 881
-29th June, 2020 919
-30th June, 2020 975
AHMAD KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 649
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 593
AISHA NAWAZ, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 644
ALI HAIDER GILANI, SYED
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 560
ANEEZA FATIMA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 605
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 960
ASIA AMJAD, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 696
AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 496

AYSHA IQBAL, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 562

B

BILAL AKBAR KHAN, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 747
BILAL FAROOQ TARAR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 581
BILAL YASEEN, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-State trading in food grains and sugar 731
BILLS *(Considered and passed by the House)***-**
-The Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020 898-900
-The Kohsar University, Murree Bill 2020 896-898
-The Punjab Finance Bill 2020 887-888
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020 901-903
-The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2020 905-906

C

CHIEF MINISTER OF PUNJAB

-SEE UNDER USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.

Condolence**-** 551
-One minute silence on demise of Mr. George Clement Ex MNA

D

DEMANDS FOR GRANTS-
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Administration of Justice 867
-Agriculture 729
-Charges on account of Motor Vehicles Acts 865
-Civil Defence 875

	PAGE NO.
-Civil Works	871
-Cooperatives	870
-Development	874
-Education	799
-Fisheries	869
-Forests	864
-General Administration	867
-Health Services	804
-Housing and Physical Planning	872
-Industries	871
-Investment	876
-Irrigation and Land Reclamation	866
-Irrigation Works	877
-Land Revenue	863
-Livestock	870
-Loans to Government Servants	876
-Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc.	878
-Miscellaneous	875
-Miscellaneous Departments	871
-Museums	868
-Opium	862
-Other Taxes and Duties	866
-Pension	873
-Police	801
-Prisons and settlements for convicts	868
-Provincial Excise	863
-Public Health	869
-Registration	865
-Relief	873
-Roads and Bridges	877
-Stamps	864
-State Buildings	878
-State trading in food grains and sugar	726
-State trade in medical stores and coal	875
-Stationery and Printing	874
-Subsidies	874
-Transport	872
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2019-2020 regarding-	
-Administration of Justice	1013
-Agriculture	1014
-Charges on account of Motor Vehicle Acts	1011
-Civil Defence	1018
-Civil Works	1016
-Cooperatives	1015
-Developments	1019

PAGE NO.

-Education 1014
-Fisheries 1015
-Forests 1010
-General Administration 1013
-Health Services 989, 1006
-Housing & Physical Planning 1017
-Industries 1015
-Irrigation and Land Reclamation 1012
-Irrigation Works 1019
-Land Revenue 1007
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 1020
-Miscellaneous 1018
-Miscellaneous Departments 1016
-Museums 1014
-Opium 1010
-Other Taxes and Duties 1012
-Police 986
-Prisons and settlements for convicts 1013
-Provincial Excise 1008
-Public Health 1008
-Registration 1011
-Relief 1009
-Roads & Bridges 994, 1007
-Stamps 1010
-State Buildings 1019
-State trading in food grains and sugar 991, 1006
-State trade in medical stores and coal 1009
-Stationery & Printing 1017
-Subsidies 1018
-Transport 1017
-Veterinary 1015

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 490-544,552-618,628-706
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 923-971

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Reports of Privilege Motion Committee for the year 2019-20 890
-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance, 2020 885
-The Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020 893
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 894

EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCE-
-The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020 724

PAGE NO.

F

FAISAL HAYAT, MR. *(Advisor to Chief Minister Livestock & Dairy Development)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 683
FARAH AGHA, MS.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2020-21 590

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 489
-On sad demise of mother of Mian Shafi Muhammad, MPA 723
-On sad demises of brother, nephew of Nishat Ahmad Khan Daha MPA and brother of Mr. Muhammad Tahir Pervaiz MPA 986
-On sad demises of Professor Dr. Khalid Ch and Allama Talib Jouhary
FIRDOUS RAHNA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 657

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2020-21 686
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 912

H

HAROON IMRAN GILL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 679
HASHIM JAWAN BAKHT, MAKHDOOM *(Minister for Finance)*
BILL *(Moved in the House)*-
-The Punjab Finance Bill 2020 887
DISCUSSION On-
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 729
-Education 806
-Health Services 804
-Police 801
-State trading in food grains and sugar 726
DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2019-2020 regarding-
-Health Services

PAGE NO.

-Police 989
-Roads & Bridges 986
-State trading in food grains and sugar 994
SCHEDULE of- 991
-The Authorized Expenditure for the year 2020-21 *(Laid in the House)* 888
supplementary Schedule OF-
-Authorized Expenditures for the year 2019-2020 *(Laid in the House)* 1020
HASSAN MURTAZA, SYED
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 508
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 923
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 743
-Police 825
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2019-2020 regarding-
-Roads & Bridges 996, 1000
HINA PERVAIZ BUTT, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 638
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 968
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Police 842

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 765
IMRAN NAZEER, KHAWAJA
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2019-2020 regarding-
-Health Services 991,1003
IRFAN BASHIR, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 966

J

JALIL AHMED, MIAN
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 940
JAVAID AKHTER, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 607

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 957
KHALID MEHMOOD, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 688
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 761
-Education 835
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 525
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2019-2020 regarding-
-Police 988, 996

M

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 570
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 942

MEHWISH SULTANA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 610
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 752
-Education 808, 838
MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Nauman Ahmad Langrial, Malik
MINISTER FOR CONSOLIDATION OF HOLDINGS
-See under Sumsam Ali Shah Bukhari, Syed
MINISTER FOR FINANCE
-See under Hashim Jawan Bakht, Makhdoom
MINISTER FOR FOOD
-See under Abdul Aleem Khan, Mr.
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS,

PAGE NO.

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.
MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Murad Raas, Mr.
MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 552
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 893
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 756
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 557
MOHAMMAD KASHIF, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 646
MOMINA WAHEED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 640
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 723,891,900,903,907,912
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 628

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 659
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 768
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2019-2020 regarding-
-Roads & Bridges 1002
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 697
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law &*

PAGE NO.

Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal)
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Baba Guru Nanak University Nankana Sahib Bill 2020 898
-The Kohsar University, Murree Bill 2020 896
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2020 901
-The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2020 905
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Police 853
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance, 2020 895
-The Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020 893
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 894
EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCE- 724
-THE PUNJAB INFECTIOUS DISEASES (PREVENTION AND CONTROL) ORDINANCE 2020 723, 891, 900,903
MOTION regarding- 627
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 889
point of order REGARDING-
-Demand to register FIR against Moulana Ashraf Asif Jalali for his blasphemous words about Hazrat Fatima [(R.A)]
report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Privilege Committee for the year 2019
MUHAMMAD FARRUKH MUMTAZ MANEKA, MIAN
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 688
MUHAMMAD ILLYAS, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 933
MUHAMMAD KAZIM PEERZADA, MR.
DISCUSSION On- 953
-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2019-2020 625
point of order REGARDING-

PAGE NO.

-Demand to register FIR against Moulana Ashraf Asif Jalali for his blasphemous words about Hazrat Fatima (R.A)

MUHAMMAD MOAVIA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 490
MOTION regarding- 907
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 908
Resolution REGARDING-
-Paying attribute on legislation for controlling improper changes in syllabus books

MUHAMMAD NAEEM, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 604

MUHAMMAD SABTAIN RAZA, MR. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 668
point of order REGARDING-
-Demand to register FIR against Moulana Ashraf Asif Jalali for his blasphemous words about Hazrat Fatima (R.A) 626

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 591
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 764

MUHAMMAD TOUFEEQ BUTT, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 540

MUHAMMAD YOUSAF, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 694

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 642

MUNEEB-UL-HAQ, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 596

MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Education 847

PAGE NO.

MUZAFFER ALI SHEIKH, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 675

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-19th June, 2020 488
-22nd June, 2020 550
-23rd June, 2020
-24th June, 2020 624
-25th June, 2020 722
-26th June, 2020 800
-29th June, 2020 886
-30th June, 2020 922
984

NASEER AHMAD, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 943

NASRIN TARIQ, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 543
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 956

NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK *(Minister for Agriculture)*
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 779

NAVEED ASLAM KHAN LODHI, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Agriculture 754

NAZIR AHMAD CHOHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Bait-ul-Maal)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 574

NEELUM HAYAT MALIK, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 555
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 912

Resolution REGARDING-
-Demand for writing "Khatam-un-Nabiyeen" before the Name of Hazrat Muhammad (PBUH), Umm-ul-Momineen before the names of wives of the Holy Prophet Hazrat Muhammad (PBUH), Khulafa-e-Rashideen before the names of four caliphs and Razi Allah Anhu before the 913

PAGE NO.

names of all Sahaba Karams
NOTIFICATION of-
-Prorogation of 22nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 5th June, 2020 1029

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR BAIT-UL-MAAL

-SEE UNDER NAZIR AHMAD CHOHAN, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COMMUNICATION & WORKS
-See under Shahab-Ud-Din Khan, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Muhammad Sabtain Raza, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-See under Shahbaz Ahmad, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Ahmad Khan, Mr.

point of order REGARDING-
-Demand to register FIR against Moulana Ashraf Asif Jalali for his blasphemous words about Hazrat Fatima (R.A) 625

Prorogation-
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 22ND SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 5TH JUNE, 2020 1029

R

RAHEELA NAEEM, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 601
RAMESH SINGH ARORA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 670

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-19th June, 2020 487
-22nd June, 2020 549
-23rd June, 2020 623
-24th June, 2020 721
-25th June, 2020 799
-26th June, 2020 885
-29th June, 2020 921
-30th June, 2020 983

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 889
-Privilege Committee for the year 2019

Resolutions REGARDING-
-Demand for writing "Khatam-un-Nabiyeen" before the Name of Hazrat Muhammad (PBUH), Umm-ul-Momineen before the names of wives of the Holy Prophet Hazrat Muhammad (PBUH), Khulafa-e-Rashideen before the names of four caliphs and Razi Allah Anhu before the names of all Sahaba Karams 904
-Paying attribute on legislation for controlling improper changes in syllabus books 908

S

SABA SADIQ, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 577
SABEEN GUL KHAN, MS
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 961

SABRINA JAVAID, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 568
SADIA SOHAIL RANA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 536
SAEED AKBAR KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 661
SAJIDA BEGUM, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 965

PAGE NO.

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 936
SALMAN RAFIQ, KHAWAJA
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Health Services 806, 809
SAMI ULLAH KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 564
SANIA KAMRAN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 617
SCHEDULE of-
-The Authorized Expenditure for the year 2020-21 *(Laid in the House)* 888
SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Communication & Works)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 613
SHAHBAZ AHMAD, MR. *(Parliamentary Secretary for Livestock & Dairy Development)*
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 969
SHAHEENA KARIM, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 585
SHAHIDA AHMED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 579
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 949
SHAMIM AFTAB, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 635
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 938

SHAZIA ABID, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 587
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Health Services 833
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 653

PAGE NO.

SUMSAM ALI SHAH BUKHARI, SYED *(Minister for Consolidation of Holdings)*

point of order REGARDING-

-Demand to register FIR against Moulana Ashraf Asif Jalali for his blasphemous words about Hazrat Fatima (R.A) 625

SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2020-21 681

-Supplementary Budget for the year 2019-2020 969

SUPPLEMENTARY BUDGET-

-General discussion on Supplementary Budget for the year 2019-2020 923-971

supplementary Schedule OF- 1020

-Authorized Expenditures for the year 2019-2020 *(Laid in the House)*

T

TARIQ MASIH GILL, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2020-21 666

U

UMAR FAROOQ, MR. *(Special Assistant to Chief MinisterYouth & Sports Department)*

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2020-21 692

UMUL BANIN ALI, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2020-21 651

-Supplementary Budget for the year 2019-2020 958

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. *(Chief Minister of Punjab)*

-Address to the House 1022

USWAH AFTAB, MS.

DISCUSSION On-

-Supplementary Budget for the year 2019-2020 **963**

UZMA KARDAR, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2020-21 673

-Supplementary Budget for the year 2019-2020 945

PAGE NO.

W

WASIF MAZHAR, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21

598

Y

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2020-21 regarding-
-Health Services 843
YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2020-21 515

Z

ZAHRA NAQVI, SYEDA
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2019-2020 935